ہندوپاک
کی
جڑی بوٹیاں
اور ان کے
عجیب و غریب
فوائد
استاد الحکما حکیم محمد عبداللہ
پنڈت کرشن کنور دت شرما
اعجاز پبلشنگ ہاؤس
کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی ۲

نام کتاب .... ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں اور ان کے عجیب وغریب فوائد

مولف .... حکیم محمد عبداللہ، پنڈت کرشن کنور دت شرما

باراوّل ۱۹۹۷ء

مطبع .... بھارت آفسیٹ پریس، دہلی

تعداد .... چھ سو

قیمت .... دوسوروپے

ISBN : 81 - 85949 - 77 - 8

Aijaz Publishing House
, Kucha Chelan
Darya Ganj, New Delhi - 2.
Ph. No. 3253268, 6926191

ناشر

اعجاز پبلشنگ ہائوس

۲۸۶۱۔ کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔ ۲

فون: ۳۲۵۳۲۶۸

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	علم نباتات۔	سید وکیل احمد	۹
۲	سانپ کاٹے کا تریاق۔	حکیم محمد عبداللہ	۱۸
۳	گرمیوں میں سردی پیدا کرنے والی بوٹی۔	”	۲۱
۴	سردیوں میں گرمی پیدا کرنے والی بوٹی۔	”	۲۳
۵	نئی زندگی بخشنے والی جڑی بوٹی۔	حکیم نتھو لال	۲۴
۶	اندھوں کو بینائی بخشنے والی بوٹی۔	دیوان بو گھا رام	۲۶
۷	بواسیر کے لیے ایک کرشمہ۔	حکیم نتھو لال	۲۹
۸	سگریٹ کے دو کش لگائیے ہچکی دور۔	پنڈت کرشن کنور دت	۳۱
۹	برگ سبز است تحفہ درویش۔	حکیم محمد اسمٰعیل	۳۳
۱۰	پھولوں کا تحفہ۔ گلقند بنانے کی تراکیب۔	”	۳۹
۱۱	جنگلی درخت کا پھل جس کے لگانے سے بال عمر بھر نہ اگیں۔	صوفی رام روپ	۴۱
۱۲	عضو مخصوص کی تمام بیماریاں دور کرنے کی عجیب جڑ۔	”	۴۲
۱۳	ضعفِ بینائی کے لیے اعلیٰ درجے کا تحفہ۔	”	۴۳
۱۴	صرف ایک خوراک میں نامردی دور۔	”	۴۴
۱۵	بے حد لذت بخشنے والی بوٹی۔	”	۴۵
۱۶	گوشت کا مکمل بدل۔	”	۴۶
۱۷	دہی بڑے بنانے کی ترکیب۔	”	۴۷
۱۸	برص کا کامیاب علاج۔	”	۴۸
۱۹	گنٹھیا کا شرطیہ علاج	”	۴۹
۲۰	حیرت انگیز بوٹی جو مچھر دانی کا کام دیتی ہے	”	۵۰

نمبر شمار	نام مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۲۱	پاگل پن کے مریض کو پہلی ہی خوراک میں فائدہ	صوفی رام روپ	۵۱
۲۲	سانپ کو اندھا کر دینے والی بوٹی	حکیم محمد عبداللہ	۵۱
۲۳	وہ بوٹی جسے ہاتھ میں لے کر بچھو پکڑ سکتے ہیں۔	پنڈت کرشن کنور دت	۵۲
۲۴	سیروں دودھ ہضم کر دینے والی بوٹی۔	〃	۵۲
۲۵	ایک تولہ کچی شنگرف ایک خوراک میں کھانے کی ترکیب	〃	۵۳
۲۶	پارے کے کشتہ کو پیشاب کے راستے خارج کرنا۔	〃	۵۴
۲۷	لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا کیجیے۔	〃	۵۴
۲۸	ایک ہی خوراک میں طاعون دور۔	〃	۵۵
۲۹	نبض پہ بوٹی باندھو اور پلیگ کی گلٹی دور۔	〃	۵۵
۳۰	ایک تولہ سنکھیا کو خاک بنا دینے والی بوٹی۔	〃	۵۶
۳۱	نبض پہ بوٹی باندھو اور تیئہ کا بخار دور	〃	۵۶
۳۲	جتنی تعداد میں پھول کھاؤ اتنے ہی سال آنکھ نہ دکھے۔	〃	۵۶
۳۳	پشت پر بوٹی کے پتے ملو۔ سوکھتا ہوا بچہ موٹا تازہ ہو جائے۔	〃	۵۷
۳۴	بچھو کے کاٹے مقام پہ ہاتھ پھیرنے سے درد غائب	ویدرام رچھپال	۵۸
۳۵	دیسی لیکٹو میٹر	صوفی رام روپ	۶۰
۳۶	پانی کو آن واحد میں جما دینے والی بوٹی۔	〃	۶۲
۳۷	میٹھی چیز کو خاک بنا دینے والی بوٹی۔	〃	۶۲
۳۸	بے شمار چھینکیں لانے والی بوٹی۔	〃	۶۳
۳۹	پھٹے ہوئے دودھ کو درست کر دینے والی بوٹی	〃	۶۳
۴۰	عام ملنے والی بوٹی جسے بچھو کے منہ پر لگاتے ہی وہ مر جاتا ہے	〃	۶۴
۴۱	وہ بوٹی جس کے استعمال کرنے سے پندرہ دن تک بھوک نہیں لگتی۔	〃	۶۵
۴۲	بوٹی جسے چلم میں رکھ کر پلانے سے بچھو کا زہر دور ہو جاتا ہے	پنڈت کرشن کنور دت	۶۵

نمبر شمار	نام مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۴۳	بوٹی جسے چلم میں رکھ کر پلانے سے ہچکی دور ہو جاتی ہے	پنڈت کرشن کنور دت	۶۵
۴۴	رتن جوت	حکیم امام بخش	۶۷
۴۵	زخم حیات	"	۶۸
۴۶	بانجھ ککوڑا	صوفی رام روپ	۷۰
۴۷	ایرسا۔	طبیبہ نجم النساء	۷۳
۴۸	چھوٹی چندن	کویراج جگن ناتھ	۸۱
۴۹	زخم حیات جنگلی۔	حکیم خادم علی خادم	۸۸
۵۰	بھو پھلی	حکیم محمد فضل حق انصاری	۹۰
۵۱	اندرائن۔	مولانا حکیم محمد عبداللہ	۹۳
۵۲	بیخ احمر	"	۹۶
۵۳	اونٹ کٹارہ۔	"	۹۹
۵۴	بکن بوٹی۔	حکیم محمد اسمٰعیل امرتسری	۱۰۷
۵۵	ارنڈ	حکیم محمد عبداللہ روڑی والے	۱۰۹

عرض ناشر

ادارہ اعجاز پبلشنگ ہاؤس، دہلی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے آسان، ارزاں اور گھریلو اور سستی جڑی بوٹیوں سے علاج پر مبنی پچاسوں کتابیں شائع کی ہیں جن سے لاکھوں افراد نے فیض اٹھایا ہے۔ مہنگائی کے اس دور میں طبیب مسیحا بننے کی بجائے صرف مریض کی جیب پر نظر رکھتے ہیں اور غربت کی چکی میں پسے ہوئے لوگ ڈاکٹر کی فیس اور ادویات کے گراں قدر بل ادا نہ کرسکنے کے باعث سسک سسک کر دم توڑ دیتے ہیں۔ اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ علاج کو سستا اور عام کیا جائے۔ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے استاذ الحکماء حکیم محمد عبداللہ کو عطا کی اور انھوں نے اپنی پوری زندگی اس مقصد کی تکمیل کے لیے صرف کردی۔ انھوں نے جڑی بوٹیوں اور عام ملنے والی، ارزاں اور مفت حاصل ہونے والی اشیاء کے خواص و فوائد پر ریسرچ کی اور ان انمول خزانوں کو عوام پر نچھاور کردیا۔ جڑی بوٹیوں سے علاج کے موضوع پر آپ کی بیسیوں کتابیں حکیموں اور مریضوں کی رہنمائی کر رہی ہیں۔

استاذ الحکماء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کے شاگرد عزیز پنڈت کرشن کنوردت شرما نے بھی اسی دشت کی سیاحی کی اور برصغیر کے چوٹی کے اطبائے کرام

سے اور سادھوؤں سنیاسیوں سے مل کر نسخہ جات حاصل کیے اور ماہنامہ آب حیات ٹوہانہ اور اپنی تصانیف و تالیفات کے ذریعے انھیں عوام تک پہنچایا۔ خود بھی جڑی بوٹیوں اور کشتہ جات کے موضوع پر تحقیق کی اور بالآخر ان کی زندگی بھی ایک نسخہ کے اثرات معلوم کرتے ہوئے کام آ گئی۔ جڑی بوٹیوں کے موضوع پر ان کی یہ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا آخری ایڈیشن ۱۹۳۸ء میں چھپا تھا۔ اب ہم اس نادر و نایاب کتاب کو سہ رنگا تصاویر سے مزین کر کے آفسٹ کی حسین و جمیل طباعت پر شائع کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کو کتاب کا ظاہری حسن ہی پسند نہیں آئے گا بلکہ اس کے نسخہ جات بھی تجربہ کی کسوٹی پر پورے اتریں گے۔

خیراندیش

ناظم ادارہ

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

علمِ نباتات

(سیّد وکیل احمد صاحب حیدرآباد دکن)

نباتات انسانی صحت کے لیے ایک خزانہ ہیں جیسے کہ لوہا۔ چاندی، سونا۔ پارہ۔ تانبہ۔ بھی صحت کے بہت کچھ ذمہ دار ہیں۔ لیکن فی الحقیقت فطرۃً انسان غذا یا دوا کے طور پر مذکورالصدر اشیاء کے خواص کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا قدرتِ خداوندی نے ایک نیا نظام یہ فرمایا ہے کہ خودرَو جڑی بوٹی کو مختلف قسم کی دھاتوں سے متاثر بنا کر دنیا کو مطلع کر دیا کہ:

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۞

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ نباتات سے انسان کا کس قدر عمیق تعلق ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خود انسان ایک نبات کامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے جسم سے کوئی نباتاتی مادہ خارج ہو جاتا ہے۔ تو وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ اور جب وہی نباتاتی مادہ انسان کو کھلا دیا جائے۔ تو وہ کمی پوری ہو کر انسان تندرست ہو جاتا ہے۔

دوسری مناسبت انسان کے ساتھ نباتات کو یہ ہے کہ نباتات میں بھی روح موجود ہے۔ اور خون کا دوران پایا جاتا ہے۔ نیز آب و ہوا سے مثل انسان کے نباتات کا متاثر ہونا مسلم ہے۔ نیز نر و مادہ بھی نباتات میں موجود ہیں اور مادہ کا نر کے نطفہ سے حاملہ ہونا ناقابلِ انکار ہے۔ اور خدائے پاک نے فرمایا ہے کہ ہم نے آدمؑ کو ہر چیز کے نام تبلا دیے ہیں۔ اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نام مع خواص آدمؑ کو تبلائے گئے ہیں۔ گویا آدمؑ کے اندر یہ استعداد ہے کہ اشیاء کے نام مع صفات دریافت کرے۔ اس کے بعد خدائے پاک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو آدمؑ کا مسخر کر دیا ہے۔ تسخیر اور غلامی ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔ گویا اگر انسان چاہے تو ہر چیز کو غلام بنا کر اپنی خدمت لے۔ سب سے بڑی خدمت جو انسان کو درکار ہے۔ وہ تندرستی کی خدمت ہے۔ اگر کوئی شخص اس قوت کا حامل ہے۔ کہ وہ انسان کو اشیاء اور نباتات کی تسخیر سے اچھا اور

تندرست کر سکتا ہے۔ تو حقیقت میں وہی انسان خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ کہے جانے کا مستحق ہے۔ یہاں یہ راز کھل گیا کہ حکیم اور حاکم دونوں کا توازن ایک ہے۔ کیونکہ حکیم بھی اتنی ہی بڑی قوت کا مالک ہے جتنی قوت حاکم میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ ہزاروں حکیم ایسے گزرے ہیں۔ اور اس زمانے میں بھی موجود ہیں جنہوں نے حاکم کے سامنے کبھی دستِ احتیاج دراز نہیں کیا۔ مگر دنیا میں کوئی حاکم ایسا نہیں گزرا جس نے حکیم صاحب کے سامنے سرِ عجز خم نہ کیا ہو۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ زندگی میں ہزاروں مرتبہ۔

بہرحال نباتات کے ناموں سے واقف انسان کا ایک فطری حق ہے۔ آئیے ایک بات ہم آپ کو اور دکھلائیں۔ کہ نباتات اگرچہ اپنی پرورش میں بہت کچھ جمادات کی مرہونِ منت ہیں۔ تاہم بعض نباتات ہم کو ایسی بھی ملتی ہیں۔ جن پر جمادات کا کوئی احسان نہیں ہے۔ مثل کاشن بیل وغیرہ جو کہ اپنی بقا میں زمین کی مادی غذا یا پانی کی خارج امداد کی بالکل محتاج نہیں ہے صرف فضائے مطلق سے اپنی ضروری غذا جذب کر لیتی ہے (آکاش بیل اپنی ضروری غذا فضائے مطلق ہی سے نہیں۔ بلکہ اس درخت سے بھی حاصل کرتی ہے۔ جس پر وہ پھیلتی ہے چنانچہ غائر نظر سے آپ دیکھیں گے۔ تو درخت کی شاخوں میں آپ کو آکاش بیل کی جڑیں جا بجا گھسی ہوئی نظر آئیں گی۔ (ایڈیٹر)

بعض بیلیں ایسی بھی موجود ہیں جن میں بصارت کی حس موجود ہے۔ مثلاً ان کا رُخ اگر مغرب کی طرف ہے اور آپ مشرق کی طرف ایک کھونٹی گاڑ دیں۔ تو دوسرے روز اُن کا رُخ مشرق کی طرف ملے گا اور آہستہ آہستہ وہ اس کھونٹی تک پہنچ جائیں گی۔ کھونٹی خواہ لوہے کی ہو۔ یا لکڑی کی۔

اسی طرح لاجونتی جو کہ تین قسم کی دریافت ہو چکی ہے۔ انسانی خواص کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ ایک قسم چھونے سے شرما جاتی ہے۔ دوسری قسم سایہ پڑنے سے مرجھا جاتی ہے۔ اور تیسری قسم جو کہ ایک ہاتھ بلند کھڑے درخت کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس میں انسان کی آواز ایک انقباضی اثر اور کیفیت پیدا کرتی ہے۔ امریکہ کی مردم خور بیل بھی انسان اور حیوان کے جسم کو لپیٹ کر اور مضبوط جکڑ کر اس کا خون چوس لیتی ہے۔ جب وہ مر جاتا ہے۔ تو بدستور اپنے مستقر کو واپس چلی جاتی ہے۔ غرضیکہ نباتات باعتبار اپنے عجائب الخواص ہونے کے جمادات پر فوقیت رکھتی ہیں۔ یہی نباتات ہیں۔ جو آن کی آن میں جمادات کو کشتہ

کر دیتی ہیں۔

اس کرہ زمین کو باعتبار پیداوار ادویہ و اغذیہ مختلف الخواص متعدد حصص میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی تجربہ ہے کہ جس ملک یا سرزمین میں جس قسم کی دھات زیادہ یا عنصر غالب کے طور پہ پائی جاتی ہے۔ وہاں کی ادویہ میں اس قسم کی جماداتی تاثیرات غالب ملتی ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں کے حیوانات میں ان نباتاتی اجزاء کا اثر غالب ہوتا ہے یہ امر بھی مشاہدہ میں آچکا ہے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں۔ وہاں ہمارے معالجہ کے لیے کافی خودرو ادویات موجود ہوتی ہیں۔ گو ہم سنائے مکی اور گل بنفشہ کشمیری اور انجیر ولائتی اور ہرڑ کابلی آملہ بنارسی وغیرہ کے رہین منت ہیں۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ان کا کوئی بدل اور غیر ملکی ادویات سے مستغنی کرنے والی دوائیں ہمارے ملک میں موجود نہیں ہیں۔ یہ کلیہ نہ صرف ہمارے لیے ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے لیے صرف سوال تحقیق اور تلاش کا ہے۔ زندہ قومیں اپنے ملک کا روپیہ باہر نہیں جانے دیتیں۔ اور مردہ اقوام اس سوال کو مجنوں کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں دیتیں۔

تحقیقات کی ضرورت

آمدم برسر مطلب۔ بعض بوٹیاں صبح سے شام تک اور بعض شام سے صبح تک تروتازہ اور شگفتہ رہتی ہیں۔ اسی وقت ان میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔ مثال کے لیے ان کو دیکھو کوئین آف نائٹ (رات کی رانی) بیلا چنبیلی۔ وغیرہ۔ اور بعض بوٹیاں ۲۴ گھنٹہ ایک ہی حالت پر شگفتہ رہتی ہیں۔ فن حصول ادویہ اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ ہر بوٹی اپنی شگفتگی اور تازگی کے وقت اکھاڑی جائے ورنہ اس کے خواص میں بہت کچھ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر ان بوٹیوں کا سفوف۔ ٹنکچر۔ عرق۔ لعوق۔ سب کے سب ساقط الاعتبار ہو جاتے ہیں۔ البتہ سدا بہار بوٹیوں کو جب چاہو اکھاڑ لو۔

حکیم مطلق نے تمام بوٹیوں کو نر اور مادہ پیدا کیا ہے۔ اسی لیے یہ بوٹیاں اپنے اندر ایک خاص آرزو رکھتی ہیں۔ یعنی جہاں وہ آپس میں ایک دوسرے سے وظیفہ زوجیت کا تولیدی عمل مکھیوں، بھنگوں۔ بھڑوں اور شہد کی مکھیوں کے ذریعہ سے کرتی ہیں۔ وہاں نر بوٹی مادہ کی متلاشی رہتی ہے۔ اور مادہ بوٹی نر کی متلاشی رہتی ہے۔ اگر علاج میں اطباء اس کو ملحوظ رکھیں۔ کہ علاوہ زنوں

بڑے درخت کو نر کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ تحقیقات کی سائنٹیفک غلطی ہے۔ نر کبھی برگ و بار سے آراستہ نہیں ہوتا۔ پھولنا، پھلنا اور بار آور ہونا مادہ ہی کا حصہ ہے۔ اس لیے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جو درخت برگ و بار میں کم اور بے ثمر ہوگا۔ وہ نر ہوگا۔ اور اس کے برعکس مادہ۔

جس طرح مفردات میں ہم کو نر اور مادہ کا خیال ضروری ہے۔ مرکبات میں بھی اس کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ نیز کشتہ جات میں بھی اس اصول کو ملحوظ رکھنا بہت کچھ طبیب کی ذمہ داریوں کو پورا کر دیتا ہے۔ جبکہ ہم ان بوٹیوں کی قوت فاعلیہ سے کام لے کر پارہ سنکھیا۔ شورہ۔ تانبا۔ سونا وغیرہ کو کشتہ کرنا چاہیں۔ یا محلول اور روغن بنانا چاہیں۔ تو اوّل جس مرض کے لیے محلول یا روغن بنانا چاہتے ہیں۔ اس مرض کے مناسب حال بوٹیاں تجویز کر کے نر و مادہ کا خیال رکھتے ہوئے کشتہ تیار کریں۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔ کسی روغن، محلول یا کشتہ کی تیاری کے وقت حسب ذیل امور کو ملحوظ رکھیں۔

۱۔ بوٹی کی قوت فاعلیہ اور کشتہ یا محلول کی قوت منفعلہ کا صحیح توازن۔

۲۔ مریض کے مزاج اور بوٹی اور کشتہ یا محلول کا تناسب۔

۳۔ بوٹی اور دوا کشتہ شدہ یا محلول کا مفید مرض ہونا۔

ان قیود کے ساتھ جو کشتہ یا دوا تیار کی جائے گی۔ وہ اس مریض یا اس قسم کے مریض کے لیے مفید ہوگی۔ جس کے لیے تیار کی گئی ہے۔ البتہ طبیب حاذق بہ تبدیل بدرقہ یا بوجہ تبدیل آب و ہوا ہر حالت میں استعمال کر سکتا ہے۔ مگر بدرقہ اور آب و ہوا کی پابندی لازم ہوگی۔

ترکیب اجزاء:

کیا سائنس قدیم اور کیا سائنس جدید بوٹیوں کے پورے پورے تجزیے اب تک نہ کر سکی۔ البتہ بعض بوٹیوں کے بعض خاص اجزا معلوم ہو گئے ہیں۔ مگر ان کے اوزان متناسبہ کا حال تا ہنوز مروجہ طب یونانی میں صرف قیاس پر مبنی ہے۔ اسی طرح ترتیب نسخہ اور قدر شربت اور امتزاج نسخہ صرف قیاس اور تجربہ پر مبنی ہے۔ جن مرکبات میں تجربہ اور قیاس سے کوئی نقصان نہ دیکھا۔ وہی نسخے رواج پذیر ہو گئے۔ اسی طرح قیاس قانون کی رو سے درجہ ہائے برودت یبوست و رطوبت بھی قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ان تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے لیے نسخہ

کی پیشانی پر ھوالشافی لکھنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ طبیب پہ کوئی ذمہ داری نہیں۔ بلکہ خدائے تعالیٰ پر تمام ذمہ داریاں عائد ہوگئیں۔ جیسے یہ سمجھ لینا کہ مسافر کے بازو پر امام ضامن باندھنا مسافر کو تمام ارضی و سماوی آفات سے بچاتا ہے۔ خواہ مسافر بغیر ٹکٹ ہی کیوں نہ سوار ہو جائے۔

البتہ سائنس جدید نے ایسے آلات پیش کر دیے ہیں۔ جن سے اُن کے اور آپ کے مسلم اور غیر مسلم اصول مشاہدے کی روشنی میں آ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہماری طب قدیم کو مزاج دانی کا اندھا دعویٰ کرنا فضول ہے۔

اوزان نسخہ:

یہ بھی ایک طرفہ تماشہ ہے۔ کہ جالینوس نے تمام عمر میں صرف ایک جوارش جالینوس تیار کی۔ جس کے اجزا ترکیب۔ ترتیب اور مزاج اپنی نظیر آپ ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ ہزاروں جوارشات اور معاجین تیار کرتے جاتے ہیں۔ اور زمانہ ہمارا اس قدر ساتھ دیتا چلا جاتا ہے۔ کہ ہم کو کسی مزاج اور تناسب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ نیز قدر شربت اور مقدار خوراک میں بھی ایک اہم ترین مسئلہ ترمیم طلب ہے۔ مثلاً خطمی۔ بنفشہ۔ گاؤزبان۔ عناب۔ اصل السوس۔ مویز منقیٰ شب در آب تر کردہ صباح مالیدہ صاف نمودہ بنوشند۔ یہ تو تھا خیساندہ۔ اب لیجئے جوش دادہ صاف نمودہ بنوشند۔ یہ ہو گیا جوشاندہ۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ قدر شربت مفردات میں جو بتلائی گئی ہے۔ وہ یہاں بھی اس مقدار میں موجود ہے۔ اس صورت میں یہ نسخہ چھ آدمیوں کی خوراک ہو گیا۔ مگر ہم پلاتے ہیں ایک بیمار کو۔ لہٰذا ہر وہ کچھ نقصان نہ کرے۔ مگر جب ہم ادویہ کو تحلیل و ہضم پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو اصل السوس دیر ہضم اور بنفشہ زود ہضم ان دونوں کا بیک وقت کسی ایک دقیقہ پر ہضم دخل ناممکن ہے۔ گو اصل السوس اچھی طرح سے کوٹ ہی کیوں نہ لیا جائے وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا ــــــ یہ بھی ظاہر ہے کہ حل ہونے کے بعد ہر چیز آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور کیفیات میں جو فرق مسلسل جاری ہو رہا ہے۔ وہ یکایک محسوس نہ ہو مگر ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ اس لیے کہ وہ سڑ کر ایک دوسری چیز بن جاتی ہے۔ اور ہر دوا کے اوقات استعمالیہ مختلف ہیں۔ لہٰذا صحیح طور پہ وہی نسخہ استعمال ہو سکتا ہے۔ جو نقطۂ تحلیل پر بلا توقف زمانی متحد ہو۔ اسی طرح اجزائے ترکیبی کے دریافت کے بعد

ان کے تناقص تخالف باہمی کو رفع کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہوگا۔ تو ضرور مدت بقائے قوت ادویہ کا اختلاف ہر وقت مزاج بدلتا رہے گا۔

بُوٹیوں کے خواص باعتبار زمین اور آب و ہوا

شہدئی بوٹی جس کو پنجاب میں مرچ بوٹی کہتے ہیں۔ ضلع لکھیم پور اودھ میں اچھی ملتی ہے۔ اس سے قلعی کا کشتہ بنایا گیا ڈلی بغیر پھولے ہوئے ایک آنچ میں نہایت عمدہ کشتہ ہو گئی۔ جو جریان کے لیے اکسیر ثابت ہوئی۔ گو بدرقات کی تبدیلی باعتبار مزاج ضرور کرنا پڑی وہی شہدئی بوٹی ملیح آباد۔ لکھنو وغیرہ میں اس کشتہ کے کام میں لائی گئی۔ مگر سات آنچوں میں بھی وہ بات پیدا نہ ہوئی۔ حالانکہ تجزیہ کیمسٹری دونوں جگہ کی بوٹیوں میں نوشادر کی مقدار برابر بتلا رہا تھا۔ لیکن تیزابیت و تریاقیت میں فرق تھا۔ اس لیے عمل تکلیس میں بھی ناکامیابی رہی ایسی صورت میں معالجات طبی میں اس کا لحاظ ضروری ہے۔ میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کہ مقامی ادویہ سے بمقابلہ غیر ملکی ادویہ کے علاج کرنا مناسب اور قرین نظام فطرت ہے۔ میری ان دونوں بحثوں کو یکجا کرنے میں آپ کو الجھن پیدا ہو گی۔ میں یہاں اس کا حل پیش کر کے بڑھتا ہوں غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ میری تلاش کی غلطی ہے کہ میں ہر جگہ کی شہدئی بوٹی میں لکھیم پور کی بوٹی کے خواص تلاش کرتا رہا۔ اگر میری تحقیق ناقص نہ ہوتی تو میں دوسری پچاس بوٹیاں اس شہدئی بوٹی کی ہم پلہ حاصل کر لیتا۔ یہ بھی ایک انتظام قدرت ہے کہ ہر جگہ ایک نیا اثر نیا خاصہ۔ نئے مفاد مضر فرما دیے گئے ہیں۔ اس میں صرف اقتصادی راز ہیں۔ خدا کا حکم ہے کہ زمین پر سیر کرو۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے یہاں کے نوادرات و مصنوعات دوسرے ممالک میں لے جاؤ۔ وہاں کی نئی اور مفید پیداوار اپنے ملک میں لاؤ۔ اس لیے ہر جگہ ہر ملک اور ہر خطۂ زمین پر ہم کو مسلسل اور متواتر ایسی خصوصیات ملیں گی جن کی بنا پر بنی نوع انسان باہمی تبادلہ عمل کر سکے۔ غالباً میری بحث کا تناقص رفع ہو گیا۔

اسی طرح رودنتی بوٹی کو ہم نے خود بمقام کھاگا ضلع فتح پور اور بیرم گاؤں اور اجین میں دیکھا ہے۔ لیکن عمل تکلیس پر صرف کھاگا کی بوٹی سچا کام دیتی ہے۔ دہلی کی رودنتی سے میں نے پارہ کا کشتہ بنانا چاہا۔ ہزار کوشش پر بھی کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن کھاگا کی

روددنتی سے بہت حدتک کامیاب ہوا۔ (ایڈیٹر)

یہ چیز بھی مشاہدہ میں آچکی ہے۔ کہ بعض بوٹیاں آغاز نمو میں۔ اور بعض بوٹیاں زمانہ شباب میں اور بعض اپنے موسم الخطاط میں پُرتاثیر ہوتی ہیں اس کے برعکس بے اثر یا کم تاثیر ہوتی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ ہر بوٹی کے کیمیاوی اجزاء نسبت اوزان اور قوت تاثیری دریافت کریں۔ جس کے لیے تمام طبی دنیا کا ایک مرکز قائم کرنا بہت ضروری اور لازمی ہے۔

ایک اور مصیبت ملاحظہ فرمائیے۔ بعض ادویہ سرد پانی میں حل ہو جاتی ہیں۔ بعض گرم پانی میں حل ہوتی ہیں۔ بعض نہ سرد میں حل ہوتی ہیں نہ گرم میں۔ بلکہ شراب یا روغن میں حل ہوتی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن بوٹیوں کا ہم جوشاندہ یا خیساندہ بنانا چاہتے ہیں۔ ان میں قابلیت انحلال موجود ہے یا نہیں۔ یا صرف حکیم صاحب کے جوشدادہ نبوشتند سے وہ حل ہو جائیں گی۔ اس لیے اس کی واقفیت ضروری ہے اور تمام بوٹیوں کو کسی ایک کلیہ پر لانا بے محل ہے۔

بہت سی بوٹیاں ایسی ہیں۔ جو کھلی ہوا میں رکھی جائیں۔ تو ہوا سے رطوبت کو جذب کر کے نمناک ہو جاتی ہیں۔ اگر چند روز اسی حالت میں رہیں۔ تو بیکار ہو جاتی ہیں۔ مثلاً پاناچونی، رودنتی۔ بعض بوٹیاں ایسی ہیں جن کا پانی ہوا میں خشک کر کے ان کو سفوف بنا دیتی ہے۔ اور ان کی تاثیر میں کچھ خلل پیدا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ہوا سے خراب ہونے والی بوٹیوں کو شیشے کے برتن میں رکھا جائے۔ اور ان کا سر پوش کیمیا دی ساخت کا ہو۔ تاکہ اس میں ہوا نہ جاسکے۔ عقاقیر کے اجزائے مؤثرہ کیمیادی کا انحصار ان کے خلاصے اور جوہر پہ ہوا کرتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک جوہر سجی کھار ہے۔ اس کی زیادہ مقدار درختوں کی جڑوں میں ملتی ہے۔ اس کا تجزیہ تبلاتا ہے کہ یہ نمک، آکسیجن، ہائیڈروجن۔ نائٹروجن کاربن سے مرکب ہے۔

اس طرح ہم کو مختلف سرزمین کی بوٹیوں میں مندرجہ ذیل اشیاء ملتی ہیں۔
گندھک۔ فاسفورس۔ نمکیات۔ سمیات۔ یہی وجہ ہے۔ کہ علم العقاقیر ہنوز غیر مکمل ہے۔ کیونکہ طب یونانی کا کوئی ادارہ اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اس لیے کہ نسخہ پر ھوالشافی لکھ دیا گیا ہے۔ جو کہ ہر طرح پر ذمہ داری سے بری ٹھہرتا ہے۔

اب میں دیکھتا ہوں فلسفیانہ مبحث اور منطقی مضامین کی آمد رکتی ہے۔ نہ کسی طرح اس سے میرا جی بھرتا ہے۔ گو تمام مضمون مجھ کو خود تشنہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر خوف طوالت سے اس بحث کو یہیں ختم کیے دیتا ہوں۔ دُعا ہے کہ خدائے تعالےٰ اس مضمون کے پڑھنے والوں کو فکر و عمل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔
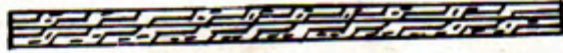
جڑی بُوٹیاں

اور

اُن کے عجیب و غریب فوا

سرسری تُم جہاں سے گذرے
ورنہ ہر جا جہانِ دیگر تھا

مُرتّبہ

حکیم پنڈت کرشن کنور دت شرما

جڑی بوٹیوں کے حیرت انگیز
اور عجیب وغریب فوائد

از قلم عالی جناب حکیم حاجی مولوی مولانا محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء۔ روڑی والے

جن لوگوں کو اس علم (علم النباتات) سے کچھ بھی لگاؤ ہے۔ یا جڑی بوٹیوں کی کرامات کو دیکھ چکے ہیں۔ وہ ہر وقت اس بات کے متمنی نظر آتے ہیں۔ کہ کہیں سے کوئی استاد کامل ملے تو اس علم کو حاصل کریں مگر مصیبت تو یہ ہے کہ اس کا معلم ہی کوئی نہیں ملتا۔ کیونکہ یہ وہ درسگاہ ہے جس کا تمام عملہ (سٹوڈنٹس اور پروفیسر) حتیٰ کہ کالج تک مبراعن المسکن (بے گھر بے در) ہے اس پر طرہ یہ کہ تعلیم کی کوئی بھی میعار مقرر نہیں۔ اور مصیبت پر مصیبت یہ کہ فرقہ معلمین بھی ماشاء اللہ اول نمبر کے بخیل اور بے رحم۔ کبھی سالوں، کی خوشامدوں اور خدمتوں سے اگر دل میں آجائے تو کبھی کوئی سبق پڑھا چھوڑا ورنہ خیر.......... کونڈے ڈنڈے اور اُپلوں کے انبار لگانے کا مطالبہ فرماتے ہیں۔ حاصل کلام یہ وہ علم ہے۔ جس کا وجود آج کل عنقا کی طرح بالکل معدوم تو نہیں۔ البتہ اس کے کالعدم ہونے میں شبہ نہیں۔ ان وجوہات ہی کی بنا پر اس علم کے جاننے والے خال خال رہ گئے ہیں۔ اور انہیں مشکلات کی وجہ سے متعلمین اس علم کو حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس مضمون میں جڑی بوٹیوں کے فوائد کے بارے میں چند عجیب وغریب اور محیر العقول واقعات پیش کرتا ہوں۔ جو مہمل یا خود ساختہ ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ ٹھیک اور معنی خیز ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ان کو غور سے پڑھیں گے۔ اور پڑھ لینے کے بعد کسی خاص نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں گے۔

حکایت اوّل

کمزور نیولے نے ایک زبردست سانپ کو کس طرح مقابلہ میں ہلاک کیا

سانپ کاٹے کا اعلیٰ تریاق

مجھے میرے دوست ڈاکٹر ایس جے رائے صاحب نے بتایا کہ میرے پاس سانپ کا ایک اعلیٰ تریاق

ہے۔ جس کے حصول کی کیفیت بھی از حد دلچسپ اور عجیب و غریب ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرے
ایک کرمفرما نے مجھے بتایا کہ میں اجمیر کے علاقہ میں کسی جنگل کا سفر کر رہا تھا کہ اچانک مجھے
ایک سانپ اور نیولا لڑتے ہوئے نظر پڑے۔ چنانچہ میں دور کھڑا ہوا ان کی لڑائی کو بغور
دیکھنے لگا۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سانپ سخت زہریلا اور طاقتور ہے۔ مگر نیولا اس سے
ہر طرح کمزور ہے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سانپ نے کئی بار نیولے کو ڈسا۔ جس سے نیولا
کئی ایک جگہ سے زخمی ہو گیا۔ مگر جونہی نیولے پر زہر کا اثر ہونے لگا۔ وہ فوراً داؤ بچا کر بھاگ
گیا۔ خیال کیا۔ کہ چونکہ نیولا شکست کھا کر بھاگا ہے۔ نامعلوم کہاں جا کر دم لے گا۔ مگر خلاف
امید نیولا زیادہ دور نہیں گیا۔ بلکہ تھوڑی دور جا کر رک گیا اور ایک بوٹی کو توڑ کر کھانے لگا
اور تھوڑی دیر میں پھر وہیں اسی سانپ سے مقابلہ کرنے کو آ دھمکا۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح
دو تین بار مغلوب ہو کر بھاگتا اور ایک بوٹی کے پتے کھا کر پھر مقابلہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے
اس زہریلے سانپ کو جان سے مار ڈالا اور جاتے ہوئے یعنی اپنی مکمل فتح کے بعد بھی اس بوٹی کو
کھا کر کسی نامعلوم جگہ کو چلا گیا۔

مجھے خیال ہوا کہ ضرور یہ بوٹی سانپ کے زہر کا تریاق ہوگی۔ اسی خیال سے میں نے
اس بوٹی کو جا کر دیکھا۔ اور ادھر اُدھر سے چند پودے اکھاڑ کر اپنے جھولے میں ڈال لیے تاکہ
بوقت ضرورت بنی نوع انسان پر بھی تجربہ کر کے دیکھا جائے یہ تھی مختصر کیفیت جو انہوں نے
بتائی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے ان سے اس بوٹی کا حلیہ وغیرہ پوچھ کر اس بوٹی کو تھانہ مونگ
علاقہ پٹیالہ کے گرد و نواح سے تلاش کرا لیا۔ مگر ابھی شوق تجربہ باقی تھا۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ میں اس بوٹی کو لے کر ریلوے اسٹیشن جاکھل سے گاڑی
پر سوار ہوا۔ تو اسی ڈبہ میں ایک ایسا مریض دیکھنے میں آیا جس کے ہر موئے تن سے خون جاری
تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کو سخت زہریلے سانپ نے کاٹ کھایا ہے۔ اس کو کسی
ڈاکٹر کے پاس لے گئے تھے۔ مگر اس ڈاکٹر صاحب نے جب اس کو جانبر ہوتے نہ دیکھا۔ تو مایوس
ہو کر کہہ دیا کہ اس کو گھر لے جاؤ۔ تاکہ اپنے متعلقین سے تو مل لے۔ کیونکہ اب یہ بچے گا نہیں۔
میں نے کہا گو اس کی حالت اب آخری ہے مگر جب تک سانس تب تک آس والے
مقولے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دوائیں دیتا ہوں اگر خدا کا فضل شامل حال ہوا تو ممکن ہے
کہ اس کی جان بچ جائے۔ انہوں نے بھی بقول ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ میری بات کو منظور کر لیا۔

چنانچہ میں نے ذرا علیحدہ ہو کر اس بوٹی کو پیسا۔ اور اس کی تین گولیاں بنا دیں۔ اور کہہ دیا کہ ایک گولی ابھی دے دو باقی چند گھنٹہ کے وقفہ سے دے دینا۔ قصہ مختصر اتنے میں ان کا اسٹیشن آ گیا۔ اور وہ وہیں اتر گئے۔ اور میں بٹھنڈہ ہوتے ہوئے سرسہ پہنچ گیا۔ مگر اس کا نتیجہ معلوم کرنے کا شوق دل میں ہی رہ گیا۔

دوسرے روز میں اپنے مطب میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک جوانمرد نے سلام کیا۔ اور بعد عجز گویا ہوا۔ کہ آپ کے احسان کا میں بڑا ہی شکر گذار ہوں۔ اجی آپ نے تو مجھ پر وہ احسان کیا ہے کہ جس کا مجھ سے کما حقہ شکریہ بھی ادا نہیں ہو سکتا وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ اس قسم کی باتیں کر رہا تھا۔ کہ گویا میرے اور اس کے درمیان کوئی گہرا معاملہ ہو چکا ہے۔ مگر میں حیران تھا۔ کہ ہے کون شخص کیونکہ میں نے اپنے خیال میں اس شخص کی کبھی شکل تک بھی نہ دیکھی تھی۔ آخر الامر میں نے پوچھا کہ میں نے تم پر کیا احسان کیا ہے، مجھے تو یاد نہیں آتا۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں .... میں وہی کل والا مریض ہوں۔ جس کے زندہ رہنے کی کوئی اُمید باقی نہیں رہی تھی۔ بس آپ کے طفیل سے میری جان بچی ہے۔ وہ دوا کیا تھی۔ اکسیر تھی .... اس کے بعد مجھے اس دوا پر پورا پورا بھروسہ ہو گیا۔ اور اسی دن سے میں نے اس کو معمول مطب بنا لیا۔ اور اس کو گولیوں کی شکل میں بنا کر رکھنے لگا۔ ان گولیوں نے اب تک خطا نہیں کی۔

میں نے یہ حکایت ڈاکٹر صاحب سے سُنی۔ تو مجھے بھی اس بوٹی کے دیکھنے کا شوق ہو گیا چنانچہ صاحب موصوف نے مجھے جناب مولانا حکیم حافظ خیر الدین احمد صاحب۔ کے مکان پہ یہ بوٹی لا دکھائی۔ میں نے اس کے حلیہ کو خوب ذہن نشین کر لیا۔ اور علاقہ مونگ میں جا کر تلاش کرنے لگا۔ مگر اتفاقاً ان ایام میں نہ ملی۔ مگر واپس لوٹنے پر اپنے ہی علاقہ میں بافراط مل گئی۔

اس نسخہ کی حکماء کے بھرے مجمع میں تصدیق :

حکیموں کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر میں نے یہ نسخہ معہ حکایت کے بیان کیا۔ تو سب بھائی بوٹی کا حلیہ اور نام وغیرہ پوچھنے لگے۔ میں نے سب کچھ عرض کر دیا۔ تو ایک بوڑھے حکیم صاحب جن کا نام نامی غالباً شبہ رام صاحب تھا۔ (ساکن ٹپالہ۔) نے فرمایا۔ کہ میں اس نسخہ کی تصدیق کرتا ہوں۔ بلکہ میرا تجربہ تو یہاں تک ہے کہ اگر مار گزیدہ کی حالت بہت ہی بگڑ چکی ہو۔ گویا کہ دوا لینے کے قابل ہی نہ رہا ہو۔ تب بھی مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس بوٹی

کو پانی میں پیس کر مریض کے ناک یا کان یا آنکھ میں ڈال دیں۔ تب بھی مریض کا زہر دور ہو جاتا ہے غرضیکہ یہ بوٹی سانپ کاٹے کا اعلیٰ تریاق ہے۔ اور یقینی علاج ہے۔ اور لطف یہ کہ ملک کے اکثر حصہ میں عام مل سکتی ہے۔ اور بقول سعدی مرحوم ؎

تا تریاق از عراق آوردہ شود　　　مار گزیدہ مردہ شود

والا جھمیلا نہیں ہے۔

تریاق مار بوٹی

اس بوٹی کا نام "گوما" ہے۔ جو کہ ویدک کی مایۂ ناز بوٹی ہے۔ جس کی بابت ویدک کی کتب میں یوں لکھا ہے۔ کہ اگر مریضانِ بخار کو بوٹی "گوما" سے بھرے ہوئے گدے پر لٹا دیا جائے تو بغیر کسی دیگر دوا کے بخار اتر جاتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ بخار شکنی کے لیے یہ بوٹی کونین سے بڑھ کر ثابت ہوتی ہے۔

بوٹی کی شناخت:

موسم برسات میں پیدا ہو کر ماہ اسوج و کاتک تک رہتی ہے۔ ذائقہ سخت۔ پودا جھاڑ دار۔ پھول برنگ سبز بمثل بھڑ کے چھتے کے سوراخدار اور خاص نشانی یہ ہے کہ ایک پھول میں ڈنڈی نکل کر دو نہیں بلکہ چار چار پھول اوپر نیچے لگ جاتے ہیں۔ چھ ماشہ سے تولہ تک کی مقدار میں یہ بوٹی لے کر گھوٹ کر پلانے سے سانپ کے زہر کو اتار دیتی ہے۔ زیادہ زہریلا سانپ ہو تو دوبارہ پلائیں۔

حکایت دوم

سادھو سخت گرمی اور دھوپ میں بیٹھے ہوئے آگ کیسے تاپتے ہیں؟

آپ نے دیکھا ہو گا۔ کہ بعض جگہ سخت گرمیوں میں بیٹھے سادھو لوگ آگ تاپا کرتے ہیں کبھی آپ نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کہ یہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ یہ پریکٹس ہے۔ اور کچھ نہیں تو میں اس کو ہر جگہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ہاں البتہ یہ مان سکتا ہوں کہ بعض شخصوں کی پریکٹس بھی ہو گی۔ مگر مجھے اس کا راز مسٹر بابو رام درما نے سمجھایا

چنانچہ انہوں نے کہا کہ تھانہ ڈبوالی کے علاقہ میں ایک سادھو مہاتما آکر اترے۔ وہ سخت گرمیوں میں اپنے چاروں طرف آگ کی انگیٹھیاں لگاکر درمیان میں بیٹھا کرتے تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ سادھو کامل ہیں۔ اس لیے ہم کبھی کبھی ان کے درشنوں کے لیے چلے جاتے۔ مگر آگ کی وجہ سے ذرا کنارہ کر کے بیٹھنا پڑتا۔ ایک روز سادھو جی فرمانے لگے تم ذرا ٹھہرے رہو۔ آج ہیں تمہیں بھی آگ سینکواؤں گا۔ یہ کہہ کر سادھو جی تو جنگل کی طرف چلے۔ مگر ہمیں ان کی یہ بات مہمل سی معلوم ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد سادھو جی ایک بوٹی کو ہاتھ میں لے کر آئے۔ اور اس کو سردائی کے طور پر پیس کر ہم کو پلادیا۔ ابھی چند منٹ ہی گذرے تھے۔ کہ ہمیں تو سردی محسوس ہونے لگی۔ اور اس سردی نے یہاں تک ترقی کی کہ ہم آگ کے قریب بیٹھنے کے لیے مجبور ہو گئے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ سخت سردیوں کا موسم ہے۔ اس لیے ہم مزے سے اپنے ہاتھ پاؤں کو آگ سینکوا رہے تھے۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ یہی وجہ ہے جو سادھو جی کو آگ کے قریب بیٹھنا تکلیف دہ معلوم نہیں ہوتا۔ اس واقعہ کے بعد ہمیں اس بوٹی کا حلیہ معلوم کرنے اور اسے شناخت کرنے کا شوق چرایا۔ اور سادھو جی کی منتیں وغیرہ کرنے پر انہوں نے یہ بوٹی دکھا دی۔

یہ حکایت سننے پر مجھے بھی اس بوٹی کے تلاش کرنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ ہیں نے مسٹر بابو رام صاحب کی بتلائی ہوئی علامت کے موافق تلاش کی اور دریائے گھگر کے کنارے جو کہ ہم سے محض تین میل کے فاصلہ پر ہے) دو چھوٹے چھوٹے پودے مل گئے۔ مگر میرے بڑھتے ہوئے تجربہ کے شوق نے بقول " وعدہ وصل چوں شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد" کے مصداق ہمیں اسے گھر تک لے جانے اور گھوٹنے چھاننے کی مہلت ہی نہ دی۔ بلکہ یہ تمام کام صرف دانتوں ہی سے لیا گیا یعنی ایک پودے کو میں نے چبالیا۔ باقی ایک پودا رہ گیا۔ جس کو میرے بھانجے حکیم رحمت اللہ نے وہیں کھالیا۔ اور دونوں نتیجہ کا بڑی بیصبری سے انتظار کرنے لگے۔

نتیجہ:

چونکہ ہم نے جو کچھ کیا تھا وہ خلاف اصول اور بیقاعدہ تھا۔ اس لیے ہمیں ایسی سردی تو محسوس نہیں ہوئی کہ آگ کے بغیر گذارہ ہی نہ چلے۔ البتہ اثر ہوا اور خوب ہوا۔ ہمیں کافی سردی محسوس ہوئی۔ جس کو گلابی سردی کہنا بجا ہے۔ غرضیکہ ہمیں اطمینان ہو گیا۔ کہ واقعی

یہ بوٹی اپنی تاثیر سے نہیں چوکتی۔ میرا خیال ہے کہ اس سے کافی کام لیے جا سکتے۔ مثلاً اگر اس کا شربت تیار کر کے استعمال کیا جائے۔ تو کیا کہنا۔ برف۔ اولے وغیرہ تمام ہی ماند ہو جائیں۔ اور اُمید غالب ہے کہ وہ شربت گرمی کی تمام مرضوں کے لیے اکسیر ہو گا۔ اور خصوصاً آج کل کی نئی بیماری بلڈ پریشر کے لیے مفید ثابت ہو گی۔

گرمیوں میں سردی پیدا کرنے والی بُوٹی

اس بوٹی کا نام بتانے والے مہاتما جی نے سنکھ مکھی بتایا جو کہ اس کے پھولوں کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ حالانکہ اس کے پھول خورد خورد و برنگ سفید قدرے نیلگوں بعینہ سنکھ کی صورت کے ہوتے ہیں۔ بلندی ایک بالشت سے زیادہ نہیں دیکھی گئی۔ پانی کے کنارے پائی جاتی ہے۔ اس کے دوسرے نام باوجود تجسس کے معلوم نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اس کا ذکر کسی کتاب یا رسالہ کے اندر نہیں ملتا۔

حکایت سوم

سادھو کڑکڑاتے ہوئے جاڑے میں علی الصبح ٹھنڈے پانی سے کیسے اشنان کرتا ہے

اکثر سادھوؤں کا ہمیشہ سے یہی معمول ہے کہ وہ سخت سردی کے موسم میں علی الصبح برہنہ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پانی کے کورے گھڑوں میں سوراخ کر کے ان میں سے جس طرح پانی منقطر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے۔ اور اس کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور سردی سے ذرا نہیں جھجکتے۔

اس عمل کو بھی پریکٹس خیال کیا جاتا ہے۔ مگر تھوڑے عرصہ سے مجھے ایک بوٹی کا پتہ چلا ہے۔ جس کا یہ خاصہ ہے۔ کہ اس بوٹی کی جڑ میں سے محض ایک باجرے کے دانہ کے برابر کھایا جائے۔ تو خواہ کتنی ہی شدید سردی کیوں نہ ہو مطلق محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ گرمی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حکیم محمد اسحٰق صاحب نے بھی ایک بار لکھا تھا۔ کہ میرے پاس دو سیاح شب باش ہوئے۔ دوران گفتگو میں بوٹیوں کا ذکر چل پڑا۔ تو انہوں نے یہی بوٹی دکھائی اور کہا کہ اس بوٹی کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اس میں سے ذرا سی کھا لی جائے۔ تو مطلق سردی معلوم

نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ کپڑے اوڑھنے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ میں نے تجربہ کے طور پر اس میں سے اس کی مقدار سے زیادہ کھالی۔ حالانکہ سخت سردی کا موسم تھا اور اس پر طرہ یہ کہ بارش بڑے زور سے برس رہی تھی۔ مگر وہ بوٹی اپنے خواص سے چوکنے والی کب تھی۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں مجھے گرمی معلوم ہونے لگی۔ یہاں تک کہ میں نے پہلے اپنا کوٹ واسکٹ اتار دیا اور پھر قمیص تک اتار پھینکی۔ مگر ابھی تک گرمی کی رفتار بدستور بڑھ رہی تھی۔ اس لیے میں جھٹ سے باہر نکل کر بارش میں نہانے لگا...... الخ قصہ مختصر یہ بوٹی اپنے اندر نہایت طلسماتی اثرات پنہاں رکھتی ہے۔ جن سے بے شمار حیرت انگیز کام لیے جاتے ہیں۔

سردیوں میں گرمی پیدا کرنے والی بُوٹی

اس بوٹی کا نام "مندورا" ہے جو کہ کشمیر اور پونچھ کے پہاڑوں میں اسی نام سے ملتی ہے یہ ایک جڑ ہے۔ جس کی شکل وصورت "ترسی" یعنی جدوار سے تقریباً ملتی ہوئی ہے۔ میں نے ایک سائیں صاحب مقیم "دیگوار ملدیالاں" سے منگوائی تھی۔ دیگوار ملدیالاں ایک موضع ہے۔ جو کہ ریاست پونچھ میں واقع ہے۔

چونکہ میں نے اس کو اُگی ہوئی حالت میں نہیں دیکھا۔ بلکہ محض اس کا جزو مسلمہ جڑ کو ہی دیکھا ہے لہٰذا اصحاب ضرورت کشمیر اور پونچھ کے دوستوں کی معرفت تلاش کرائیں۔

یہ بوٹی مقوی باہ بہت ہے۔ مگر مقدار خوراک باجرہ کے دانہ سے نہ بڑھائی جائے ورنہ باہ کے نخل کو سرسبز کرتے کرتے تبر جلد بازی سے شجر حیات کو ہی قطع کر بیٹھیں گے۔

یہ تیز لفظ اس لیے لکھ دیئے گئے ہیں کہ بالعموم شائقین باہ حریص ہونے کی وجہ سے اپنی مرضی کو رہبر بنا کر دگنی تگنی خوراک کھا لیا کرتے ہیں۔

نئی زندگی بخشنے والی جڑی

از قلم جناب حکیم نتھولال صاحب سونی شمس الحکماء۔ لدھیانہ

۱۹۳۵ء میں میرے والد صاحب جو قصبہ بوڑیہ تحصیل جگادھری ضلع انبالہ میں رہتے تھے۔ سخت بیمار ہوئے۔ میں مدت مدید سے لدھیانہ میں رہتا ہوں۔ ان کی تار آئی۔ وہاں پہنچا

علاج معالجہ میں مشغول ہوا۔ اثنائے علاج میں دوسرے مریضوں کی طرف بھی متوجہ ہونا پڑتا تھا۔ چونکہ ان کی سیوا کرنے والا میں اکیلا ہی تھا۔ اس لیے ان کے پہلو سے تیمارداری کی پہلو تہی مشکل تھی۔ البتہ کسی کسی روز میرے حقیقی چچا کا لڑکا جگادھری سے شام کے وقت آجایا کرتا تھا جس سے بعض دفعہ رات کے وقت چند منٹ کی مہلت ہو جاتی تھی۔ کہ میں بازار میں گھوم پھر آؤں۔ ایک روز ایسا واقعہ سنا کہ بوڑیہ میں لالہ جیون رام کھتری رہتے تھے۔ ان کے بڑے لڑکے بنارسی داس ہیں۔ ان کی عورت حاملہ تھی۔ جب وضع حمل کا وقت نزدیک آیا تو بچہ باہر نہ آسکا۔ دائیاں مجبور تھیں۔ ان کو بچہ نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ آخرکار تنگ آکر انہوں نے جگادھری سے مس (ڈی ۔ ایم) کو بلایا۔ مگر وہ بھی کچھ نہ کر سکی۔ پھر کیا تھا۔ مریضہ حال بے حال تھی۔ گھر کے آدمی پریشان تھے۔ کوئی سہارنپور اور کوئی انبالہ دوڑا۔ جگادھری میں دو ہسپتال ہیں۔ ایک مشن۔ دوسرا گورنمنٹ آخرکار مشن ہسپتال کا انگریز ڈاکٹر آیا۔ اس نے مریضہ کا معائنہ کر کے کہا کہ ایام حمل میں یہ عورت گر پڑی ہوگی۔ اس لیے ایک ہڈی ٹوٹ کر رحم کے منہ کے اندر اس طرح آ گئی ہے کہ جس کے باعث بچہ ہرگز باہر نہیں نکل سکتا۔ گھر والوں نے اقرار کیا کہ دراصل یہ سیڑھیوں پر سے گر پڑی تھی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ آخر ڈاکٹر صاحب کے ساتھ چھ سو روپے میں طے پایا کہ بچہ تو اندر مر گیا ہے۔ نکال دیا جائے۔ جب ڈاکٹر صاحب نے اوزار گرم کیے۔ تو فرمانے لگے کہ اگر عورت مر گئی۔ تو ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ جس پر گھر والوں نے کہا کہ حضور فرماتے ہیں کہ بچہ تو اندر مرا ہوا ہے۔ اگر عورت بھی مر گئی۔ تو پھر چھ سو روپیہ کیسا۔ بس جانے دو۔ قصہ کوتاہ ڈاکٹر صاحب چلے گئے اور مریضہ آخری سانس کے لیے تیار ہونے لگی۔

اس روز میرے حقیقی چچا کا لڑکا دن چھپے آگیا۔ مجھے بازار جانے کا موقعہ ملا۔ ہر کسی کی زبان پر مریضہ کے متعلق گفتگو تھی۔ میرے ایک دوست بھاگیرت رام حلوائی نے کہا۔ کہ ایسا وقت دو ہاتھ دکھلانے کا ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے سب ماجرا سنایا۔ اور سامنے دوکان پر لالہ جیون رام کو اشارہ کیا۔ وہ آکر میرے پیروں کو ہاتھ لگانے لگے۔ مگر میرے دوسرے دوست کہنے لگے کہ جان بوجھ کر تم اپنی شہرت کیوں خراب کرتے ہو۔ جبکہ سول سرجن صاحب نے کہہ دیا۔ کہ ایک ہڈی ٹوٹ کر رحم پر دونوں طرف ونتر کی طرح آکھڑی ہوئی ہے۔ تو پھر بچہ کیسے پیدا ہوگا۔ مگر میں نے کہا۔ ہمت مرداں مدد خدا جو ہو سو ہو۔ آپ تو ایشور کا نام لے کر ارادہ کر لیا ہے۔ کہ علاج ضرور کریں گے۔ اندھیری رات تھی۔ بوڑیہ

بالکل اجاڑسی جگہ ہے۔ ایک محلے میں اگر چند گھر بستے ہیں۔ تو اسی محلے میں بیسیوں ویران کھنڈر پڑے ہیں۔ رات کا وقت تھا۔ میں نے ان کو کہا کہ اپنی لال ٹین دو۔ اور میرے ساتھ اور کوئی نہ آئے۔ میں مکان کے قریب پہنچا۔ اور ایک بوٹی دو جگہ سے جڑ سے نکال لی۔ اور دو جڑیں اکھاڑیں۔ اس کے پتے وغیرہ اس غرض سے صاف کیے کہ کسی کو کوئی پتہ نہ لگے۔ صرف جڑیں رہ گئیں۔ جو وزن میں تقریباً پانچ تولہ کے قریب ہوں گی۔ جنہیں بازار میں لاکر ایک پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے نیم کوب کیا۔ اور لالہ جیون رام کو دے دیں۔ کہ نصف کو آدھ سیر پانی میں پکا کر جب ½ پانی باقی رہے۔ مل چھان کر ابھی پلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ وہ بے ہوش ہے۔ مردہ بچہ کا زہر چڑھا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ جلدی چمچے سے اس کے اندر پہنچاؤ۔ اگر یہ قے سے نکل جائے تو دوبارہ ایک گھنٹہ کے وقفے سے پلاؤ۔

جس طرح ان کو ہدایت کی گئی تھی ٹھیک اسی طرح پہلے بارہ بجے رات دوا پلائی گئی مگر پندرہ منٹ کے بعد وہ نکل گئی۔ یعنی قے ہو کر باہر ہوئی۔ مریضہ سخت بے چین تھی بولتی نہ تھی۔ ہوش و حواس بجا نہ تھے۔ آخر دو بجے رات پھر چمچہ چمچہ کر کے پلائی گئی۔ اور چار بجے صبح مردہ بچہ باہر آگیا۔ دائی کی بھی ضرورت نہ پڑی۔ لڑکا تو پہلے مر چکا تھا۔ مگر عورت آج تک زندہ ہے۔ وہ ایک معمولی جڑی ہے۔ دیہات میں شہروں کے باہر عام ملتی ہے۔ چار آنہ ایک مزدور کو دے دیجئے۔ اور ایک گاڑی بھروا لیجئے۔

اس بوٹی کے فوائد بہت ہیں۔ مگر میں نے سب سے بڑا فائدہ آپ کے قدموں میں حاضر کر دیا ہے۔ بعض صاحبان فن اس بوٹی کی جڑ کو پانی سے گھس کر ناف کے گرد لیپ کر دیتے ہیں۔ جس سے زندہ یا مردہ بچہ جس حالت میں ہو بہ آسانی باہر آجاتا ہے۔ بہر حال آپ اس کے نام کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ تو لیجئے اس بوٹی کا نام بھی سنتے جائیے۔ اٹ سٹ۔

اٹ سٹ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ہماری کتاب پاکستان و ہندوستان کی جڑی بوٹیاں۔

اندھوں کو بینائی بخشنے والی عجیب و غریب بوٹی

از قلم جناب دیوان بوگھا رام صاحب حکیم طلائی تمغہ یافتہ۔ ٹونک۔

ممیرے کی بابت بہ عام طور پر مشہور ہے کہ اس کے استعمال سے اندھے بھی سوانکھے ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ کانگڑہ کے پہاڑوں میں سیر کرتے ہوئے مجھے اتفاقاً اصلی ممیرہ دستیاب

ہوا۔ میں نے اسے چند دیگر اجزا کے ساتھ ملا کر سرمہ تیار کیا۔ اور مختلف امراض چشم پر برتا
اس میں شک نہیں۔ کہ اکثر امراض چشم کے لیے مفید ضرور ہے۔ لیکن اندھوں کو بینائی بخشنے کی طاقت
اس میں نہیں۔ لیکن پیارے ناظرین میں آج آپ کو ایک حیرت انگیز بوٹی سے روشناس
کرانے لگا ہوں جو میرا سے بدرجہا مفید اور سچ مچ اندھوں کو سوانکھا کرنے کی تاثیر رکھتی ہے
لطف یہ کہ اس کی تلاش میں نہ تو پہاڑوں میں سرگرداں پھرنا پڑتا ہے۔ اور نہ اس قدر قیمتی ہے
کہ صرف امیر ہی خرید سکیں۔ بلکہ یہ ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہونے والی بوٹی ہے۔ بلا مبالغہ
منوں جمع کی جا سکتی ہے۔ اور بالکل مفت اس بوٹی کے حصول کی داستان مختصر طور پر عرض
کرتا ہوں۔

لالہ پیارے لال کھڑ منجاری فروش ٹانک کی لڑکی کو ککروں کی سخت تکلیف تھی اور علاج
کے لیے ہسپتال لے جایا گیا۔ بدقسمتی سے کمپونڈر ناتجربہ کار تھا۔ اس نے کوئی ایسی تیز دوا ئی
آنکھوں میں ڈال دی۔ جس سے آنکھوں کی پتلیاں بالکل سفید ہو گئیں اور بینائی جاتی رہی۔ چھ
سات سال کی معصوم بچی۔ جس کے ابھی کھیلنے کودنے کے دن تھے۔ ہمیشہ کے لیے گھر کی چار دیواری
کے اندر بیٹھنے پر مجبور ہو گئی۔ اور اپنی مرضی سے ادھر اُدھر چلنا پھرنا تو کجا۔ ٹٹی پیشاب جانے
کے لیے بھی دوسروں کی محتاج ہو گئی۔ اگرچہ لڑکی کے والد نے کئی مشہور ماہرین چشم سے علاج
کرایا۔ مگر آنکھیں درست نہ ہوئیں۔ آخر وہ مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ اس بات کو تین سال کا
عرصہ گزر گیا۔

اتفاقاً ایک سیاح میرے پاس تشریف لائے۔ نسخہ جات کا ذکر چھڑنے پر انہوں نے
ایک بوٹی کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ جملہ امراض چشم کے لیے اکسیر ہے۔ شام کے وقت جب ہم
شہر سے باہر گھومنے گئے۔ تو انہوں نے وہ بوٹی مجھے دکھائی۔ اس وقت مجھے اس نابینا لڑکی
کا خیال آگیا۔ سیر سے واپس آنے پر ہی لالہ پیارے لال کے پاس گیا۔ اور دوسری صبح لڑکی
کو لانے کے لیے کہا۔ چنانچہ دوسرے دن وہ اس کو میرے مکان پر لے آئے۔ سیاح
صاحب نے بوٹی لا کر اس کا رس نکالا۔ اور ڈراپر سے دو دو قطرے لڑکی کی آنکھوں میں
ڈالے۔ وہ چند سیکنڈ کے بعد درد سے کراہنے لگی۔ لحظہ بلحظہ یہ درد بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ شدّتِ
درد سے بیتاب ہو گئی۔ ہم سب لڑکی کی بے چینی اور کرب کو دیکھ کر گھبرائے کہ کہیں کوئی
اور مصیبت بیماری پر نہ آجائے۔ لیکن سیاح مذکور اطمینان سے نتیجہ کا انتظار کرنے لگے۔

تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے فرمایا۔ کہ اب اس لڑکی کو گھر لے جاکر بستر پہ آرام سے لٹا دو۔ چنانچہ لڑکی کا والد اسے گھر لے گیا۔

گرمی کا موسم تھا۔ اور چاندنی رات تھی۔ تمام گھر والے حسب معمول مکان کی چھت پر سوئے ہوئے تھے۔ معاً لڑکی نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا "لالہ جی وہ چاند ہے" لڑکی کے منہ سے یہ انوکھا فقرہ سُن کر سب چونک پڑے۔ اور حیرانی سے دریافت کیا۔ کیا تمہیں چاند نظر آتا ہے؟ لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے دوبارہ چاند کی طرف انگلی اٹھائی اس وقت جو خوشی گھر والوں کو ہوئی۔ اس کا بیان کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ قصہ مختصر دوسرے دن لڑکی خود چل کر ہمارے مکان پہ آئی۔ اور بدستور دوائی اس کی آنکھوں میں ڈالی گئی۔ اس دن دوائی کی تیزی چنداں محسوس نہ ہوئی۔ چند روز متواتر دوائی استعمال کرانے سے لڑکی کی آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں۔ اور وہ پرماتما کی بنائی ہوئی شرشٹی کو پھر سے دیکھنے بھالنے لگی۔ چنانچہ آج کل وہ لڑکی آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ وہ حیرت انگیز بوٹی جس نے تین سال کی اندھی لڑکی کو پھر سے نور بخشا۔

بسکھپرا

ہے۔ سیاح مذکور نے اس بوٹی کے چند اور خواص بھی بیان کیے۔ مثلاً بسکھپرا سالم بوٹی کو کوٹ کر رس نکالیں۔ اور اس میں سرمہ سیاہ کھرل کریں۔ دو چار روز کھرل کرنے کے بعد جب سرمہ خشک ہو جائے۔ تو شیشی میں ڈال رکھیں۔ روزانہ استعمال کرنے سے آنکھوں کی بینائی از حد تیز ہو جاتی ہے۔ اور بڑھاپے میں بھی مثل نوجوانوں کے بینائی قائم رہتی ہے۔

اس کی جڑ چھاچھ میں گھس کر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ ابتدائی موتیابند کے لیے اکسیر ہے۔ اس کی جڑ گئو موتر میں گھس کر سلائی سے لگانا شب کوری کے لیے مفید ہے۔ اس کی جڑ کو گھی میں گھس کر آنکھوں میں لگائیں۔ تو چند روز میں پھولا کٹ جاتا ہے۔

ملاحظہ:

یہ بہت مشہور اور معروف بوٹی ہے۔ برسات کے موسم میں عام ہوتی ہے۔ اس قدر عام کہ چھکڑے کے چھکڑے بھر لیجئے۔ زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ شکل اٹ سٹ سے ملتی جلتی۔ پتے بیضاوی بغیر دندانوں اور نوک کے۔ پھولوں کی رنگت کے لحاظ سے دو قسم کی ہوتی ہے۔

شاخ
پتہ
پتہ کی پشت
پتہ
شاخ

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

اس کے دوسرے نام پڑ نواہ دھولی ۔ اساوڑی ۔ پانڈری وغیرہ ہیں ۔

ایک بُوٹی کی چند کونپلوں کا کرشمہ

از قلم جناب حکیم نتھو لال صاحب سونی شمس الحکماء ۔ لدھیانہ

لدھیانہ میں کوٹھی والے رئیس اعظم کہلاتے ہیں ۔ ان کے رشتہ دار بھی رئیس ہی ہیں ۔ یہ خاندان منگت رائے فقیر چند کا ہے ۔ ایک دفعہ ۲۶ یا ۱۹۲۷ء کا ذکر ہے کہ لالہ منگت رائے صاحب کے بڑے لڑکے لالہ کشوری لال بمرض بواسیر سخت بیمار ہوئے اور چھ مہینے تک ہر روز خون جاری رہا ۔ جس سے نوبت یہاں تک پہنچی ۔ کہ ہاتھ ۔ پاؤں اور تمام بدن سفید ہو گیا ۔ کھانا پینا چھوٹ گیا ۔ غشی پر غشی پڑنے لگی ۔ ہوش و حواس وداع ہو گئے ۔ حالت یہ ہوئی کہ اگر ایک چمچہ پانی کا منہ میں ڈالا تو فوراً خون کے ساتھ باہر ہوا ۔ رئیس آدمی تھے ۔ ڈاکٹر اور حکیم جگہ جگہ کے بلائے گئے ۔ سب نے متفقہ کوشش کی ۔ فرداً فرداً بھی علاج کیے ۔ مگر ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ۔ کے مصداق جو حکیم یا ڈاکٹر آتا وہی ڈھاک کے تین پات ۔ دیکھ کر جواب دے کر چلا جاتا ۔ یہ کہتا ہوا کہ اب اس مریض میں کچھ نہیں رہا ۔

لالہ کشوری لال کی ماتا ہر وقت سرہانے بیٹھی روتی رہتی تھی ۔ کیونکہ پیشتر ازیں دو نوجوان لڑکوں کی موت کا سانحہ دیکھ چکی تھی ۔ الغرض تمام خاندان رات دن مغموم اور گھر ایک قسم کا ماتمکدہ بنا ہوا تھا ۔

جب دیکھا کہ کسی صورت میں اس کا بچنا ممکن نہیں ہے اور زندگی آخری گھڑیوں پر ہے ۔ تو حکیم اور ڈاکٹر سب کپڑے جھاڑ کر چلے گئے ۔ اب گھر والوں نے اپنے تمام رشتہ داروں کے ہاں خط ڈال دیے ۔ کہ اگر کشوری لال کا منہ آخری دفعہ دیکھنا ہے تو آکر دیکھ جاؤ ورنہ .... الغرض جگہ جگہ سے رشتہ دار آ پہنچے ۔ ان کے ساتھ بعض حکیم یا ڈاکٹر بھی تھے ڈاکٹر اوم پرکاش ڈاکٹر ریاست بلوندی گڑھ وغیرہ موجود تھے ۔ مگر مریض کو دیکھ کر سب نے اظہار مایوسی کیا ۔

اس وقت میں آریہ ہائی سکول لدھیانہ میں ٹیچر تھا ۔ اور ساتویں جماعت کو جیومیٹری پڑھا رہا تھا ۔ کہ لالہ صاحب کی موٹر سکول کے دروازے پر آکھڑی ہوئی ۔ میرے پاس سکول

کا چپڑاسی آیا۔ کہ آپ کو ہیڈ ماسٹر صاحب بلاتے ہیں۔ میں گیا تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ لالہ کشوری لال سخت بیمار ہیں۔ ان کی موٹر کھڑی ہے۔ جا کر دیکھ آؤ۔ جب میں حویلی میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جم غفیر لالہ صاحب مذکور کی چارپائی کے گرد جمع ہے۔ سب پر خاموشی طاری ہے۔ کشوری لال کی ماتا سرہانے بیٹھی رو رہی ہے۔ تین شخصوں نے لالہ کشوری لال کو پکڑ کر بٹھلا رکھا تھا۔ جس طرح مٹی کی مورت کو بٹھلا دیتے ہیں۔ مگر خود اس کو کوئی ہوش نہیں تھا۔ کہ میں کہاں ہوں۔ اور یہاں کون کون موجود ہیں۔ ایک آدمی اس کے منہ میں چمچے سے جو پانی ڈالتا تھا۔ وہ فوراً منہ کے ایک طرف سے نکل جاتا تھا۔ چونکہ میں ہمیشہ سے سادگی پسند ہوں۔ اس لیے کسی نے نہ پہچانا۔ کہ یہ کون ہے۔ ان کے لیے میں اور میرے لیے بیرونجات سے آمدہ اشخاص اجنبی تھے۔ جب میں نے قریب جا کر اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ اس کو اچھی طرح سے پانی کیوں نہیں پلاتے۔ کیا تم اس کے ساتھ مخول کرتے ہو۔ اس پر مجھے جواب ملا کہ آپ کو مخول معلوم ہوتا ہے۔ سب حکیموں۔ ڈاکٹروں نے تو قطعی جواب دے دیا ہے۔ میں نے کہا۔ کیا تم نے بھی جواب دے دیا ہے۔؟۔ وہ بولا کہ ہماری کیا ہستی ہے۔

اس پر میں نے اپنے چہرہ پہ غصہ کا رنگ پیدا کر کے کہا کہ اس کو فوراً لٹا دو۔ انہوں نے اس کو لٹا دیا۔ وہ بالکل مردے کے برابر تھا۔ میں نے اس کے پلنگ پر بیٹھ کر اپنے انگوٹھے سے اس کی رگ صافن کو زور سے دبا دیا۔ اور کہا کہ فوراً پانی کا گلاس تیار رکھو۔ رگ صافن کو دباتے ہی کشوری لال نے چیخ ماری اور آنکھیں کھول دیں۔ تب میں نے غصے کی حالت بنا کر کہا کہ" لالہ کشوری لال کیوں تم کو لوگوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ اٹھ کر بیٹھو اور پانی پیو۔ نوکر نے ان کو پانی دیا۔ اور انہوں نے خود گلاس لے کر خوب پانی پیا۔ حالانکہ ان کو تین دن سے ہوش نہ تھا۔ اس پر میں نے اجازت مانگی۔ اور فوراً موٹر میں بیٹھ کر سکول میں چلا آیا اس جم غفیر میں رائے صاحب لالہ گنگا رام جی رئیس اعظم انبالہ شہر مجسٹریٹ درجہ اول بھی تھے جو لالہ کشوری لال جی کے تایا ہیں۔ جب میں سکول چلا گیا تو لوگ بہت حیران ہوئے۔ لالہ صاحب مذکور فرمانے لگے کہ بس جس نے یہ تکلیف بند کی وہ علاج بھی ضرور کر جائے گا۔

اسی دن شام کو پھر مجھے بلایا گیا۔ کہ چھ ماہ سے ایک دن کے لیے بھی اس کا خون بند نہیں ہوا۔ میں نے کہا کہ کب بند کرنا چاہتے ہو" وہ فرمانے لگے۔ ہم تو کہتے ہیں کل بند ہو جائے۔ میں نے کہا کہ" آج شام کو یا رات کو بند ہو جائے گا"

یہ کہہ کر میں فوراً باغ میں گیا۔ اور ایک جڑی بوٹی کی چند کونپلیں لا کر تین رتی کے قریب سرمہ سفید کے کشتہ میں جو گائے کی دہی میں بنایا گیا تھا۔ رگڑ کر گولی سی بنا کر دی۔ اور اوپر سے چاولوں کا دھون پلا دیا۔ اگلے روز صبح خون کا نام و نشان نہ رہا۔ سب آدمی متحیر ہو گئے اور عش عش کرنے لگے۔

اس کے بعد باقاعدہ علاج کیا گیا۔ آج کل خوب موٹے تازے ہیں۔ مگر انہوں نے سنہری تمغہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آج تک مجھے نہیں دیا۔ اس علاج پر رائے صاحب لالہ گنگا رام جی نے ایک سارٹیفکیٹ روانہ کیا۔ جس کے تلاش کرانے کا وقت نہیں ہے۔ وہ جڑی بوٹی جامن کا درخت ہے۔

سرمہ سفید کی ترکیب بالکل عام ترکیب ہے۔ پھر بھی جسے معلوم نہ ہو وہ کشتہ جات کی پہلی کتاب میں دیکھ سکتا ہے۔ یہاں اس لیے نہیں لکھی گئی۔ کہ اس ترکیب کا جڑی بوٹی نمبر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سگرٹ یا چلم کے دو کش لگائیے اور ہچکی کا دورہ دور

پنڈت کرشن کنور دت شرما

میری عمر بمشکل چار سال کی تھی جب میں نے پہلا طبی نسخہ سیکھا۔ یہ نسخہ مجھے ذاتی مشاہدہ نے سکھایا تھا۔

والد صاحب پلنگ پر بیٹھے تھے اور کوئی کتاب دیکھ رہے تھے۔ والدہ صاحبہ مرحومہ خدا انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کھانا تیار فرما رہی تھیں۔ سالن کے لیے ہلدی پیسنے کی ضرورت تھی۔ مگر پیسنے والا کوئی نہ تھا۔ میں فرش پر بیٹھا اپنے پاس پڑی ہوئی ہلدی کی گٹھیوں کو الٹ پلٹ کر کے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں کوئی مریض آیا۔ جسے اندر ہی بلا لیا گیا۔ مریض کے ساتھ والے آدمی نے بتایا کہ اسے تین روز سے ہچکی لگ رہی ہے۔ اور کسی طرح دور ہونے میں نہیں آتی۔ والدہ صاحبہ بھی مریض کے حالات سن رہی تھیں۔ والد صاحب تو ابھی خاموش ہی تھے۔ مگر والدہ صاحبہ کو چونکہ ہلدی پسوانے کی ضرورت تھی۔ اس لیے انہوں نے والد صاحب کی طرف مخاطب ہو کر ہندی کا ایک شلوک پڑھا۔ جو آج بھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے اور جس کا مطلب یہ ہے کہ پسی ہوئی ہلدی ہچکی کا دورہ دور کرنے کے

لیے ایسی اٹل دوا ہے کہ بڑے بڑے حکما کے حکم سے بھی بند نہ ہونے والی ہچکی اس سے بند ہو جاتی ہے۔ (مرحومہ آیورویدک صحائف کا وسیع مطالعہ رکھتی تھیں) والد صاحب نے اشارہ سمجھ کر مریض کے ساتھ والے آدمی کو ہلدی پیسنے لگا دیا۔ ہلدی پس گئی۔ تو والد صاحب نے والدہ صاحبہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ ایک پڑیہ نمبر سات زرد رنگ کی بھجواؤ۔ تاکہ چلم میں رکھ کر مریض کو پلائیں۔ اور ساتھ ہی مجھے اشارہ کیا کہ دوا لاؤ۔ والدہ صاحبہ پسی ہوئی ہلدی اٹھا کر ساتھ والے کمرے میں چلی گئیں۔ میں بھی دوا لینے ساتھ ہی گیا۔ والدہ صاحبہ نے دو چٹکی پسی ہوئی ہلدی لی اور اسے پانی کا چھینٹا دے کر کہا لو یہ لے جاؤ اپنے پتاجی کے پاس۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ اس پر سات نمبر کی چٹ تو ہے نہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا خاموش۔ چنانچہ میں نے دوائی (وہی پسی ہوئی ہلدی) لے کر والد صاحب کے پاس آ گیا۔ جسے انہوں نے چلم میں رکھ کر مریض کو پلایا۔ دو چار کش کے بعد ہی ہچکی بند ہو گئی۔ اس کے بعد والد صاحب نے پانچ چھ پڑیاں کسی اور دوا کی دیں۔ اور مریض اور اس کا ساتھی والد صاحب کے پاؤں پر ہاتھ لگا کر اور دو روپے دے کر چلے گئے۔ مگر میں سوچ میں پڑ گیا۔ کہ والد صاحب نے خوب تماشہ دکھایا کہ ذرا سی ہلدی پلا کر دو روپے لے لیے۔ اس کے چند روز بعد میرے ساتھ کھیلنے والے ایک لڑکے کو ہچکی آنے لگی میں چپکے سے اندر گیا اور ذرا سی ہلدی لے آیا۔ چلم ایک بڈھے مسلمان نوکر میاں جھنڈو (جو ہمارے ہاں کی گائیں چرایا کرتا تھا) کی اٹھائی۔ اور ذرا سی آگ رکھ کر اپنے ساتھ کھیلنے والے لڑکے کو پلائی۔ ہچکی بند ہو گئی۔ تو میں نے کہا لاؤ دو روپے۔ وہ بیچارہ دو روپے کہاں سے دیتا۔ جب اس نے انکار کیا۔ تو میں نے اسے زمین پر دے پٹخا۔ اور اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا "چیخم دھاڑ" کی آواز سن کر گھر کے سب آدمی جمع ہو گئے۔ اور حقیقت واقعہ معلوم ہونے پر مارے ہنسی کے سب لوٹ پوٹ ہو گئے۔

والدہ صاحبہ نے شدت محبت سے مجھے چومتے ہوئے کہا کہ "میرا بیٹا تو بڑا ہو کر راج وئید (شاہی حکیم) بنے گا" مگر آہ اس مرحومہ کو کیا معلوم کہ وہ کمبخت بڑا ہو کر صرف "آب حیات" کا ایڈیٹر بن کر ہی رہ جائے گا؟ اور "آب حیات" بھی وہ جسے وہ بوجوہات چند در چند ظاہری اور باطنی طور پر اپنے حسب خواہش آراستہ نہیں کر سکتا۔

پسی ہوئی ہلدی دو ماشہ کے قریب چلم میں رکھ کر پلائیں یا سگرٹ کی طرح کاغذ میں لپیٹ کر اس کا دھواں کشید کرائیں۔ تو شدید سے شدید ہچکی کا دورہ دو چار کش میں ہی بند ہو جاتا ہے

اس کے بعد اصولی علاج کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہچکی اکثر دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ فوری تسکین دینے والا مگر عارضی علاج ہے۔ مستقل علاج الگ کرنا چاہیئے۔

سگرٹ بنا کر پلانے کی صورت میں بعض دفعہ ہلدی آسانی سے نہیں جل سکتی صرف کاغذ ہی جل سکتا ہے۔ جس کے دھوئیں سے دو چار کشوں میں تو کیا دس بیس کشوں میں بھی ہچکی دور نہیں ہو سکتی اس لیے ہلدی کو جلانے کے لیے اس کا چھٹا حصہ قلمی شورہ ملا لیا جائے تو اور بھی بہتر ہوگا۔ چلم میں رکھ کر پلانا ہو تو قلمی شورہ ملانے کی ضرورت نہیں۔

تمباکو سے پرہیز کرنے والوں کو پلانا چاہیں۔ تو تمباکو کے بغیر ہی پلائیں۔ ورنہ تمباکو میں رکھ کر بھی پلا سکتے ہیں۔ سگرٹ میں سے نصف تمباکو نکال کر اس کی جگہ ہلدی کا سفوف بھر کر پلایا جا سکتا ہے۔

مکرّر التماس ہے کہ یہ نسخہ شدید دورہ کو روکنے کے لیے صرف وقتی علاج ہے۔ ضروری نہیں کہ اس سے مستقل فائدہ بھی ہو۔ ہاں فوری تسکین دینے کے لیے یہ ایسی عجیب چیز ہے کہ ممکن نہیں کہ اس کا دھواں اندر جانے پر بھی ہچکی آتی رہے۔

برگ سبز است تحفہ درویش

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری۔ لاہور۔

خلل اورام:

برگ اکسن تازہ گرم کرکے تیل سے چپڑ کر باندھیں۔ ورم تحلیل ہو جائے گا۔ یا پھوٹ کر بہہ جائے گا۔

دافع جریان وسرعت:

برگ سبز گھوڑ سمی ایک تولہ پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔ مجرب چیز ہے۔

خراش گلو وبندش گلو:

برگ مکو خالی پان کے پتہ میں رکھ کر چبائیں۔ اور چوسیں گلا صاف ہو جائے گا۔

خناق وورم گلو:

برگ مکو پانی میں جوش دے کر غرارے کریں۔

حرارت جگر و معدہ :
برگ سو پانی گھوٹ کر پلائیں

جریان :
برگ گلو کا پانی تین تولہ نکال کر اور مصری ملاکر پلائیں۔

قے :
گلو سبز کو پانی میں جوش دے کر شہد ملاکر پلائیں۔

مقوی جگر و معدہ، دافع تپ، سل، جوش خون :
برگ بانسہ کو رات بھر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح چھان کر پی لیا کریں۔

اکسیر ملیریا :
برگ شاہترہ سبز سایہ میں خشک کر کے باریک کر کے تین رتی صبح و شام بدرقہ مناسب سے دیں ملیریا کی حکمی دوا ہے۔

اکسیر ہیضہ :
برگ مدار جو خود بخود گرے ہوں۔ تین عدد لے کر خاکستر بنا کر پندرہ تولہ پانی میں بھگوئیں۔ اس کے تین حصے کریں۔ ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔ عموماً ایک ہی خوراک کے بعد خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

دنبل :
برگ حرمل گھوٹ کر باندھیں۔ دنبل پھوٹ کر بہ جائے گا۔ اسی طرح ہر قسم کے پھوڑے پھنسیاں۔ کچھرالی۔ طاعون وغیرہ کے لیے تیل کنجد ملاکر گرم کر کے باندھیں۔

قولنج :
نازک برگ مدار ۶ ماشہ کو ہمراہ نمک تین ماشہ گھوٹ کر تین حصہ کریں اور تین تین گھنٹہ کے وقفہ سے گرم پانی سے دیں۔ پہلی بار کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔

سوزاک کہنہ و جدید :
برگ سبز ببول تین تولہ کو ہمراہ پھٹکڑی سرخ ½ ۱ ماشہ گھوٹ کر پلائیں۔ آرام ہوگا۔

نکسیر :
ھوالشافی :۔ برگ سبز کاہو ۱ تولہ سرکہ انگوری میں گھوٹ کر پیشانی پر لیپ کریں۔ نکسیر فوراً بند ہوگی۔ صفراوی درد سر کو بھی مفید ہے۔

نقائص مے نوشی:

برگ مولی ایک تولہ گھوٹ کر کوزہ مصری تین تولہ ملا کر شرابی کو پلائیں۔ نشہ فوراً اتر جائے گا۔ اور کثرت مے نوشی سے اگر جگر خراب ہو گیا ہو۔ تو چند یوم کے استعمال سے درست ہو گا۔

خناق و درد گلو:

برگ شہتوت کو پانی میں جوش دے کر غرارے کریں۔

یرقان:

برگ نیم نازک نازک ایک تولہ گھوٹ کر سوڈا بائیکارب تین ماشہ ملا کر پلائیں۔ تین چار یوم میں یرقان دور ہو گا۔

کھانسی خشک:

برگ پالک ۲ تولہ گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔ مدتوں کی کھانسی دور ہو گی۔

آشوب چشم:

برگ سرس ایک پاؤ کچل کر دو سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ½ سیر رہ جائے تو چھن کر کورے پیالہ میں رکھیں۔ اور کپڑے کی تہ بھگو کر ٹکور کریں۔

دفعیہ قمل:

اگر جوئیں زیادہ پڑتی ہوں۔ آب برگ مولی نکال کر اس میں پارہ کھرل کریں۔ پارہ فوراً مل جائے گا۔ دھاگہ خام اس میں اچھی طرح تر کر کے سایہ میں خشک کریں۔ اور کمر میں باندھیں۔ ان شاء اللہ جوئیں کبھی نہ پڑیں گی۔ مرض سے پیدا شدہ جوئیں مر جائیں گی۔

عقم:

برگ پودینہ باریک کر کے نو ماشہ ہمراہ آب جماع سے پیشتر پھانکیں۔ تو عورت ہرگز حاملہ نہ ہو گی۔

کثرت حیض:

برگ سبز ببول ایک تولہ ہمراہ سرمہ سیاہ تین رتی گھوٹ کر پلائیں۔ حیض کی کثرت سے نجات ہو گی۔

کرم شکم:

برگ سبز سرس ایک تولہ ہمراہ مرچ سفید سات عدد گھوٹ کر پی لیں ہر قسم کے کرم شکم

مردہ ہوکر خارج ہوں گے۔

خارش و پتی :

برگ سبز بکائن باریک کر کے ترش دہی میں ملا کر بدن پر ملیں۔ دو تین بار کے لگانے سے خارش و پت دور ہو گی۔

جریان :

برگ ناشپاتی ایک تولہ گھوٹ کر پلائیں۔ جریان الرحم کو مفید ہے۔

ضیق النفس :

برگ سبز بانسہ دو تولہ گھوٹ کر شہد ملا کر پلائیں۔

کرم شکم :

سبز حنظل ایک تولہ ½ سیر پانی میں گھوٹ کر جوش دیں۔ نصف رہنے پر اتار کر چھان کر نیم گرم پلائیں۔ ایک ساعت کے بعد تمام کرم مردہ ہوکر خارج ہوں گے۔ کھل کر دست آئے گا۔

سوزش بول :

برگ سبز ڈھاک دو تولہ پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔

کرم گوش :

برگ مدار برنگ زرد بھوبھل میں دبائیں۔ تاکہ نرم ہو جائیں۔ نچوڑ کر پانی نکالیں۔ اور کان میں ٹپکائیں تو کان کے کیڑے مر جائیں گے۔

قے دست :

برگ کشنیز ۹ ماشہ ہمراہ اجوائن چار ماشہ۔ نمک چھ ماشہ گھوٹ کر پلائیں قے یا دست خواہ کسی قسم کے ہوں بند ہوں گے۔ ہیضہ کو مفید ہے۔

جریان، سرعت، ضعف باہ :

برگ برگد پانچ تولہ تین سیر پانی میں جوش دے کر ½ سیر حاصل کریں۔ اچھی طرح چھان کر شہد ملا کر بوقت صبح پلائیں۔

عظم طحال :

برگ جھاؤ یعنی پلچھی چار تولہ پانی دو سیر میں جوش دے کر ½۱ پاؤ حاصل کریں اور سکنجبین ملا کر پلائیں۔

ملیریا و بخار ہر قسم:

برگ سورج مکھی ایک تولہ کو ہمراہ مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر پلائیں۔ کونین سے بڑھ کر فائدہ ہوگا۔

مقوی معدہ، دل، دماغ، جگر وغیرہ:

برگ برہمی ایک تولہ۔ مرچ سیاہ سات عدد گھوٹ کر پلائیں۔ نہایت اعلیٰ مفرح ہے ان شاء اللہ موسم گرما کی تکالیف سے نجات ہوگی اور حافظہ اس قدر تیز ہو جائے گا کہ حیران رہ جائیں گے۔

یرقان:

برگ کاسنی سبز کا پانی نکال کر شربت بزوری ملا کر پلائیں۔

بخار ہر قسم:

برگ تلسی چھ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۵ عدد کے ہمراہ گھوٹ کر پلائیں۔

نزلہ، زکام، کھانسی:

برگ بانسہ دو تولہ پانی میں جوش دے کر صبح و شام مصری ملا کر پلائیں۔ تین یوم میں کلی صحت ہوگی۔

بواسیر:

برگ مدار پانی میں جوش دے کر آب دست لیا کریں۔ اور قدرے شیر مدار مسّوں پر لگایا کریں۔

درد حیض:

برگ نیم گرم کر کے پیڑو پر باندھیں۔ درد دور ہوگا۔

ھچکی:

برگ آم خشک کر کے چلم میں رکھ کر بطور حقہ پلائیں۔

مضیق:

برگ آم گھوٹ کر پوٹلی بنا کر صبح و شام رحم میں رکھائیں۔ بوڑھی عورت بھی حاملہ ہوگی۔

درد چشم :

برگ انار گھوٹ کر ٹکیہ بنا کر آنکھ پر باندھیں۔

سنگ گردہ و مثانہ :

برگ انگور گھوٹ کر پلائیں پتھری ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جائے گی۔

بخار ہر قسم :

برگ کرنجوہ تین ماشہ ہمراہ مرچ سیاہ سات عدد گھوٹ کر پلائیں۔

پھُولوں کا تحفہ

گلقند :

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری - لاہور

ناظرین میں سے جو میٹھی ادویہ استعمال کرنے کے خواہشمند ہوں - اور کڑوی ادویات نیز گولیاں اور
نگلنے سے نفرت کرتے ہوں - ان کے لیے یہ پھولوں کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے اور اس میں ہر پھول
بنانے کی طریق لکھے جاتے ہیں - پھول اور کھانڈ کے مجموعہ کا نام گلقند ہے - عام طور پر گل سُرخ
سے تیار شدہ مرکب کو گلقند کہا جاتا ہے - لیکن ہر پھول اور کھانڈ کے مجموعہ کا نام بھی گلقند
ہے - چنانچہ چند جڑی بوٹیوں کے پھولوں کی گلقند بنانے کے طریقے بمعہ فوائد درج کیے جاتے
امید ہے کہ ناظرین ان سے ضرور فائدہ حاصل کریں گے -

گلقند گل سُرخ :

اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ - ہاضم - قبض کشا ہے - مقوی دل و دماغ و جگر ہے - مفرح قلب
دق اور سل تک کے مریضوں کو بھی فائدہ دیتی ہے - اگر اسہال کمزوری معدہ کی وجہ سے
ہوں تو ان کو بند کرتی ہے - اور اگر قبض ہو تو اجابت با فراغت لاتی ہے - چنانچہ گل سرخ حسب
ضرورت لے کر سبزی وغیرہ دور کر کے دوگنی چینی کھانڈ ملا کر ہاتھوں سے خوب ملیں - تا کہ یکجان
ہوں - مرتبان میں ڈال کر ایک ماہ دھوپ میں رکھیں - بعدہ استعمال کریں - ۲ تولہ ہمراہ
دودھ سوتے وقت دیں - اگر صبح استعمال کرتی ہو تو ہمراہ عرق سونف استعمال کریں -

گلقند کپاس :

ایام ماہواری کی بیقاعدگی اور احتباس الطمث کی عجیب و غریب دوا ہے - ایام کے دنوں
میں دیں - بانجھ عورتوں کو ضرور استعمال کرنا چاہیئے - اور جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا

گلقند اسپند:

درد کمر۔ وجع المفاصل۔ عرق النساء۔ دمہ۔ زیادتی بلغم اور زکام وغیرہ کے لیے اکسیر ہے۔ گل اسپند لے کر دوگنی کھانڈ میں تیار کر کے چھ ماہ دھوپ میں بند کر کے رکھ چھوڑیں۔ اس کے بعد استعمال کریں۔ اس سے پہلے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ چھ ماشہ تک ہمراہ دودھ دیں۔

گلقند سہانجنہ:

اختناق الرحم۔ ضعف ہضم۔ سقوط اشتہا۔ درد شکم اور وجع الفواد کے۔ لیے نہایت بھروسہ کی چیز ہے۔ گل سہانجنہ لے کر بطریق شرح صدر تیار کر کے چھ ماشہ ہمراہ آب گرم۔

گلقند ببول:

جریان اور احتلام کے لیے مفید ہے۔ قاطع بلغم اور سرفہ بلغمی نیز آواز کو صاف اور درست کرتی ہے۔ گل ببول لے کر بطریق مذکور تیار کر کے تین ماشہ سے ایک تولہ بدرقہ مناسب سے دیں۔

رَمتے جوگیوں اور گھُومتے سادھوؤں کے کمالات

ازقلم جناب صوفی رام روپ صاحب ورمن رُدپ مہم

ایک قطعی عام جنگلی درخت کا پھل جس کے لگانے سے بال عمر بھر نہ اُگیں

جانڈ۔ تمام ہندوستان کی تو میں نہیں کہہ سکتا۔ مگر ہاں پنجاب کے ہر شہر اور گاؤں کے جنگلوں میں جانڈ یا جانڈی نام کا درخت ہوتا ہے۔ جیسا کہ جیٹھ میں اس کو خوب پھل آتا ہے۔ کچے پھل کو سانگر کہتے ہیں۔ اور جب یہ پک جاتا ہے۔ تو اسے جھینجھ کہتے ہیں۔ یہ حد درجہ قابض ہوتا ہے۔

اس درخت کے دوسرے فوائد کو نظر انداز کرتا ہوا۔ آج آپ کے سامنے صرف وہ قیمتی راز رکھ رہا ہوں۔ جس کی ہزاروں کو جستجو ہے۔ کالجوں کے لڑکے اور انگریزی فیشن کے دلدادہ بال عمر بھر پیدا نہ ہونے دینے والے صفا چٹ پوڈروں اور صابونوں کی تلاش میں مارے مارے پھرا کرتے ہیں۔ آج میں انہیں کھلی دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ میرے بتائے ہوئے معمولی عمل کو صرف دو تین بار ضرور کریں۔ اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے گالوں کو استرے کی رگڑ سے محفوظ رکھیں۔ یاد رہے کہ میں دوسرے حکیموں اور ویدوں کی طرح نسخے بازی میں کبھی مبالغہ سے کام نہیں لیا کرتا۔ میں کسی چیز کی بابت اتنا ہی لکھا کرتا ہوں۔ جتنا میرے تجربہ میں آچکا ہوتا ہے۔ لیجیے آپ ترکیب کو پڑھیے۔ اور اگر طبیعت میں آئے تو کام کر ڈالیے۔

نسخہ: جس جگہ کے بال عمر بھر کے لیے ناپید کرنے ہوں۔ پہلے اس جگہ کی خوب صفائی کے ساتھ حجامت بنائیں۔ پھر جانڈی کے پھل (سانگر) کا ضماد کر دیں۔ تین دن تک یہ عمل کریں۔ بال عمر بھر نمودار نہ ہوں گے۔ یاد رہے کئی شخصوں کے اس طریقہ سے سو یا پچاس بال باقی رہ جاتے ہیں۔ جو بعد میں موچنے سے اکھاڑے جا سکتے ہیں۔ ہاں اگر وہ بھی اڑانے مطلوب ہوں۔ تو پھر پہلے ہی رگڑے ہوئے سانگر میں شیر مدار (دودھ آک) ڈال کر ضماد کریں۔ تو پھر کسی شکایت کی وجہ ہی باقی نہیں رہے گی۔

ملاحظہ: اس نسخہ میں صاحب نسخہ سے خاکسار ایڈیٹر آبحیات نے مزید تبادلہ خیالات

بھی کیا تھا۔ جو سوالات و جوابات کی شکل میں درج ذیل ہے۔

میرا سوال: سانگہ کے پہلی مرتبہ کے سادہ ضماد سے جو بال باقی رہ جائیں گے۔ کیا وہ اس کا دوبارہ ضماد (سادہ) کرنے سے دور نہ ہوں گے۔

صاحب نسخہ کا جواب: باقی رہے ہوئے بالوں پر دوبارہ سانگہ کا ضماد کرنا بہتر رہے گا۔

میرا سوال: ضماد کتنی دیر کے بعد اتار دینا چاہیئے؟ شیر مدار ملا ہوا ضماد (مرکب) اگر کافی دیر تک اتارا نہ گیا۔ تو خراش آبلہ اور زخم پیدا کرے گا۔

صاحب نسخہ کا جواب: (۱) سانگہ کا ضماد شام کو کرا دیں اور صبح کو اتار دیں۔

(ب) شیر مدار کے ساتھ رگڑا ہوا سانگہ اکثر پیروں پر ہی لگایا جاتا ہے۔

میرا سوال، بال جسم کا فضلہ ہیں۔ انہیں اُگنے سے روک دیا گیا تو جلد سیاہ ہو جائے گی۔ اس نقصان کا کوئی علاج؟

صاحب نسخہ کا جواب جگہ ضرور سیاہ ہو جاتی ہے۔ مگر دس پندرہ روز میں پھر اپنے اصلی رنگ پر آ جاتی ہے۔

عضو مخصوص کے تمام نقائص دُور کرنے والی عجیب بُوٹی کی جڑ

جڑ چیتہ: طلاؤں سے سینکڑوں جھگڑے پیدا کرنے والے حکیموں اور مریضوں کو کھلی دعوت دی جاتی ہے۔ کہ اس ہر جگہ مل جانے والی بوٹی چیتے کی جڑ سے اعضاء تناسل کے تمام بیرونی نقائص دور کر دیں۔ نامردی، سستی اعضاء تناسل کا دُبلا پن اور انتشار کی کمی کو دور کرنے کے لیے ایک حیرت انگیز جڑی ہے۔ تجربہ کرنے پر آپ کسی دوسری دوائی کا نام بھی نہ لیں گے۔ اگر یہ جڑ آپ کے استعمال کرنے پر ناکامیاب ہو تو مجھے ہزاروں میں جھٹلائیں۔ میری روز کی تجربہ شدہ چیز ہے۔

حلیہ: یہ جڑ اسی چیتے (چترا) کی جڑ ہے۔ جسے آپ پنساریوں کے ہاں سے خرید کر چورنوں میں ڈالا کرتے ہیں۔ عام جنگلی پودا ہے۔ ہمارے ہاں سینکڑوں من آئے سال یونہی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی ٹہنیوں کے اگلے حصہ پر کانٹے دار جو کی شکل کے دانوں پر سفید پھول آتا ہے۔

ترکیب استعمال: جنگل سے اس کی تازہ جڑ نکال لائیں۔ اور شراب (عرق سونف بہتر ہے۔ ناشر) کے ساتھ سِل پتھر پر گھسیں۔ جب گاڑھا ضماد بن جائے۔ تو انگلی سے اعضائے تناسل پر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لیپ کر دیں۔ اور مناسب سمجھیں تو اوپر پان باندھ دیں ہر چوبیس گھنٹہ کے بعد دوسرا لیپ تازہ کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح کل تین لیپ کافی ہوں گے۔

اس کے استعمال سے غلط کاری سے تباہ شدہ پٹھوں اور کثرت کار سے تھکے ہوئے اعضاء میں بجلی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور پہلے ہی لیپ سے اتنا تناؤ ہوتا ہے۔ کہ رُکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب برابر تین دن تک یہ عمل ہو چکے۔ تو پھر لیپ والی جگہ پر سو دفعہ گائے کا دھویا ہوا مکھن لگائیں۔ تین دن میں آرام ہو جائے گا۔

ضعف بینائی کے لیے اعلیٰ درجہ کا تحفہ

میں آپ کو وہ چیز دے رہا ہوں جو سینکڑوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی ملنی مشکل ہے۔ گو چیز نہایت معمولی ہے مگر فوائد اس کے نہایت عجیب وغریب ہیں۔

دوستو! ہندوستان کی جڑی بوٹیوں میں وہ وہ صفات بھرے پڑے ہیں۔ کہ انگریزی دوائیاں ان کے پاسنگ بھی نہیں ہیں۔ مگر کیا کریں ہم اپنے علم کو بھولتے جا رہے ہیں۔ اور دوسرے ملکوں کے لوگ ہمیشہ نئے تجربات کرنے میں اپنی زندگی تباہ کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ جب تک ہم اپنی پوری طاقت سے تن من اور دھن کی آہوتیاں (قربانیاں) نہ دیں گے ہمارا آیورویدک جھنڈا کبھی کھڑا نہ ہوگا۔ آج انگریزی ادویات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔

اوّل۔ بوٹیوں کی پہچان اور ان کے فوائد سے واقفیت حاصل کرنا۔

دوم۔ تازہ یعنی نئی بوٹیوں کا استعمال۔

آج کل جو بھی نسخے دیسی حکیم اور وید بناتے یا تجویز کرتے ہیں۔ ان سے فائدہ تو کیا ہوتا تھا۔ بلکہ الٹا نقصان اور مرض میں ترقی ہو جاتی ہے۔ آپ پوچھیں گے کیوں؟ جواب یہ ہے کہ وجہ صاف ہے۔ کہ آج ہر شہر اور قصبہ کے پنساریوں اور عطاروں کے ہاں دس دس بیس بیس سال کی سڑی ہوئی دوائیاں پڑی ہیں۔ جن میں ہر دوائی سے آدھا وزن چوہے کی مینگنوں کا ہوتا ہے روزانہ بکری کے عرق اور شربتوں کی بوتلوں پہ کارک ہی نہیں ملتے

اگر پوچھا جائے تو جواب ملتا ہے کہ صاحب کیا کریں۔ چوہوں نے بڑا تنگ کر رکھا ہے۔ اب کارک لگا کر رکھتے ہیں۔ تو پانچ منٹ میں غائب۔ بھلا اتنے کارک کہاں سے لائیں۔ یہ حالت ہے۔ دوافروشوں کی! عرصہ ہوا جب سے میں نے پنساریوں کے ہاں سے نباتی دوائی خریدنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں ہمیشہ تازہ دوائیاں ہر سال خود اکٹھی کرتا ہوں۔ ہاں میں تو کدھر سے کدھر نکل گیا۔ لیجئے وہ آنکھوں کا نسخہ حاضر خدمت ہے۔ بینائی کے لیے ایک اور فقط ایک ہی چیز ہے۔

نسخہ: سہانجنہ ایک عام مشہور درخت ہے۔ پس اس سہانجنہ کے سبز پتوں کا رس اور شہد خالص ہموزن ملا کر آنکھوں میں ڈالا کریں۔ دس روز کے استعمال کے بعد آپ خود کہہ اٹھیں گے کہ اس سے اعلیٰ البصارت افروز دوائی آج تک نہیں دیکھی۔ سہانجنے کے پتوں کا رس ذرا دقت سے نکلتا ہے۔ اس لیے چاہیئے کہ کچے کچے پتے لے کر انہیں اسی دم اسی درخت کے نیچے ہی بیٹھ کر دو آدمی خوب بذریعہ کونڈی اور سوٹے سے رگڑا لگائیں۔ سوٹا نیم کا ہونا چاہیئے۔ اور کھدر کے پارچہ میں نچوڑ کر رس نکال لیں۔ دوائی ہمیشہ تازہ بنا کر استعمال کریں ورنہ فائدہ کی امید نہ رکھیں۔ اگر آپ اس دوائی کو آج بنا کر ایک سال کے بعد استعمال کریں گے تو نقصان کرے گی۔ کیونکہ سہانجنہ کا رس شیشی میں رکھا رکھا سڑ جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ اس میں کیڑے بھی پڑ جائیں۔

بھگوان چرک بھی لکھتے ہیں کہ ہر کاشٹک (نباتی) دوائی چھ یا نو ماہ کے بعد و بیریہ میں کمزور ہو جاتی ہے۔

صرف ایک خوراک میں نامردی دور

یہ نسخہ میرے محترم دوست لال چند سنیاسی نے مجھے بتایا تھا۔ آپ اس علاقہ کے نہایت باعزت وید ہیں۔ نسخہ بازی کی نگاہ سے جب میں اس نسخہ کو دیکھتا ہوں۔ تو نسخہ نگاہ میں ہیچ جاتا ہے۔ مگر بھرا کھرا جاتا ہے۔ اب تجربہ کے لیے آپ لوگوں کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تجربہ کریں۔ اور اس کی تصدیق یا تکذیب فرمائیں۔ ویدجی نے نسخہ بتانے سے بیشتر فرمایا تھا کہ دیکھنا نسخہ چھپا کر رکھنا۔ مگر دوستو یہ ہونا مجھ سے ناممکن ہے۔ ویدجی کھری کھوٹی سنا لیں گے۔ اور اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ بلا خون کیسے پھانسی کا حکم تو کسی کو

ہو ہی نہیں سکتا۔

نسخہ کا جزو نہ ملنے کے سبب میں اس کو نہ آزما سکا۔ کیونکہ آج کل یعنی ماہ بیساکھ میں ہری علاقوں میں اس کی بیلیں اگتی ہیں۔ ساڑھ۔ ساون میں کہیں جا کر پختہ ہوں گی۔ یہ چیز نہایت معمولی ہے۔

نسخہ: کونچ جو ایک بہت مشہور و معروف بیل ہے۔ اس کی جڑ کا سفوف ایک ماشہ دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ بس ایک ہی خوراک کافی ہے۔

فوائد: ضعف باہ کے لیے نہایت اعلیٰ درجہ کی اکسیر ہے۔ صرف ایک ہی خوراک سے بقول ویدجی ہر طرح کی نامردی دور ہو جاتی ہے۔ حد درجہ کا امساک پیدا ہوتا ہے۔ اور سب سے غضب کی بات ویدجی یہ بتلاتے تھے۔ کہ دوائی کھانے کی رات ہی آدمی بغیر مباشرت کیے نہیں رہ سکتا۔ نہایت غضب کی جادو اثر دوائی ہے۔

میرے اعتراضات: میں نے ویدجی سے کہا کہ عضو مخصوص کی بیرونی کمی خوردنی دوا سے دور ہونی مشکل ہے (میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا یہ اعتراض درست نہ تھا۔ تجربہ شاہد ہے کہ عضو مخصوص کی بیرونی کمی تو خوردنی دوا سے دور ہو سکتی ہے۔ مگر خارجی دوا سے جسم اور اعضائے رئیسہ کی کمزوریاں کبھی دور نہیں ہو سکتیں۔ خوردنی دوا سے پیدا ہونے والی طاقت ہمیشہ پائیدار ہوتی ہے۔ اور طلاؤں سے پیدا ہونے والی خیزش ہمیشہ منفانی خواہش کا نتیجہ اور اس لیے ہمیشہ چند روزہ۔ (ایڈیٹر) تو انہوں نے فرمایا جب تک آپ اس دوائی کو آزما کر نہ دیکھ لیں۔ میرے سامنے ایک بھی اعتراض نہ اٹھائیں۔ انہوں نے دعویٰ کے ساتھ کہا کہ اگر دوائی کسی بھی پہلو سے نکمی ثابت ہو تو میں گنہگار۔

عشرت اندوزی کی چھیٹوں میں لطف کی انتہا

یہ نسخہ مجھے ریل کے سفر میں ایک چمار سے ملا تھا۔ عیاش لوگوں کے لیے عیاشی کا مزیدار مصالحہ ہے۔ میرے ہاں سے یہ عجیب و غریب تحفہ فروخت ہوتا ہے (کیونکہ آج کل بکری ہی ان چیزوں کی رہ گئی ہے) میرا دن رات کا آزمودہ ہے۔ سب سے نرالی بات اس نسخہ میں یہ ہے کہ اس کے استعمال سے مرد و عورت دونوں کو ایسا لطف حاصل ہوتا ہے کہ بس کچھ نہ لکھوائیے تیئس سالہ جوانی سے ڈھلی ہوئی عورت اس کے استعمال سے گویا دوبارہ جوان ہو جاتی ہے۔

دوسرے مرد کو امساک بھی خوب ہوتا ہے۔ میرے دوست چمار نے تو اس نسخہ کو تبلاتے وقت بڑی تعریفیں کی تھیں (چونکہ وہ ذات کا چمار تھا اور چمار فطرۃً ہوتے ہی گھمنڈی ہیں) مگر میں نے اپنے تجربہ کی بنا پر صرف اتنا ہی لکھا ہے۔ جتنا کہ میں نے اسے خود پایا ہے۔

مغز تخم املی۔ مازو بے سوراخ۔ دو دو ادویات ہموزن لے کر خوب باریک غبار کی مانند کھرل کر لیں۔ اور شیشی میں سنبھال رکھیں۔ وقت خاص سے ۵ امنٹ پیشتر اس سفوف میں سے ایک چٹکی نکال کر پانی سے یا لعاب دہن سے ذکر پر ہلکا سا ضماد کریں۔ خشک ہونے پر شریک بہ باشر ہوں۔ خدا کی خدائی یاد آجائے گی۔

نوٹ:۔ چمار نے تو یہی دو درختوں کے پھل تبلائے تھے۔ عرصہ دو تین سال تو میں اس دوا کو یونہی بناتا رہا۔ مگر کئی سال سے میں دو ایک دواؤں کا اور اضافہ بھی کرتا ہوں۔ جن کے اثر سے عورت بہت جلد منزل ہو جاتی ہے۔ اور ان دواؤں کے اضافہ سے عورت کو لطف بھی غضب کا آتا ہے۔ اب پورا نسخہ جو اس وقت تیار کرتا ہوں۔ سُن لیجئے مگر یاد رہے کہ وہ پہلا دو پھلوں والا نسخہ اس سے بے ضرر ہے۔

نسخہ: مغز تخم املی ایک تولہ۔ مازو بے سوراخ۔ ایک تولہ۔ ہیرا ہینگ اصلی ۴ رتی۔ عقرقرحا ۲ ماشہ۔ سہاگہ ۴ رتی باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور حسب دستور لعاب دہن سے لگائیں۔

گوشت کا مکمل بدل

بوٹی کا سالن جو گوشت سے بدرجہ عمدہ تیار ہوتا ہے۔

غور فرمائیں وہ لوگ جو گوشت کھانا چاہتے ہیں۔ مگر "اہنسا پرمو دھرم" کے مقولہ سے ڈرتے ہیں۔ ہندوستان کی سرزمین میں خداوند تعالیٰ نے وہ وہ بوٹیاں پیدا کی ہیں۔ جن سے ہم اپنی تمام ضروریات زندگی اچھی طرح پوری کر سکتے ہیں۔ آج میں آپ کو اس حیرت انگیز بوٹی کا ذکر سُناتا ہوں۔ جو امریکہ میں ہزاروں بیگھے کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق میں آپ کو نہایت عجیب و غریب واقعہ سناتا ہوں۔ پچھلی برسات کے دنوں میں میں اپنے مہربان دوست چوہدری دھرت رام صاحب سب انسپکٹر نیک جالندھر کے ہاں ٹھیرا ہوا تھا۔ ایک دن شام کو کھانا کھانے کے وقت جب روٹی کا ٹکڑا سبزی لگا کر منہ میں لے گیا۔ تو سبزی کی پھانکیں نہایت

چکنی اور کچھ عجیب ہی قسم کی معلوم دیں۔میں نے چوہدری صاحب سے پوچھا۔کہ آج دال کس چیز کی بنائی ہے۔تو انہوں نے بتایا کہ آج یہ ساگ کھنبی (جو مشہور چیز ہے) کا ہے۔گوشت میں اور اس سالن میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں ہوتا۔اگر کسی گوشت کھانے والے کو آپ اندھیرے میں کھنبی کا ساگ کھلا دیں۔تو وہ ہرگز ہرگز نہیں پہچان سکتا۔مگر خیر میں نے تو آج تک کبھی گوشت نہیں کھایا۔جو میں آپ کے سامنے اس کی بابت کہوں۔ہاں کھنبی کے تجربات پھر خوب کیے۔گھر آتے ہی ادھر ادھر سے کھنبیاں لایا۔اور خوب مصالحہ ڈال کر سالن تیار کرایا اور کئی گوشت کھانے والوں کو بطور تجربہ کھلایا۔سب کی زبان سے یہی نکلا کہ "کیا آپ نے بھی گوشت کھانا شروع کر دیا ہے۔

کھنبی ایک نہایت عجیب و غریب خودرو بوٹی ہے جسے عام طور پر شہری۔دیہاتی سب لوگ جانتے ہیں۔وہ بھائی جو گوشت کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔مگر چھوڑ نہیں سکتے۔موسم برسات میں اس بوٹی کو استعمال کر سکتے ہیں۔خود نہ جانتے ہوں۔تو کسی سے دریافت کر لیں۔یہ ایک عام چیز ہے۔

دہی بڑے بنانے کی ترکیب

لکھنو میں ایک دہی بڑے بیچنے والا ایک بوٹی کے پتوں سے پانی کے تباشے بنایا کرتا تھا۔تباشے ایسے خوبصورت اور خوش ذائقہ بنتے تھے کہ آنکھیں دھوکہ کھاتی تھیں۔اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔گویا مشین میں بنائے گئے ہیں۔تباشے کے نچلی طرف بوٹی کا پتہ ہوتا تھا۔اور اسی پتہ کی وجہ سے ذائقہ ایسا لذیذ ہوتا تھا کہ بس کچھ نہ پوچھئے۔

یہ لکھنا کہ یہ نسخہ کیسے اور کس طرح ملا فضول ہے ہاں آپ کو اس بوٹی کا نام اور تباشے بنانے کی ترکیب بتلائے دیتا ہوں۔ہر ایک بھائی گھر میں تیار کر وا کر بوٹی کے تباشوں کا ذائقہ دیکھ سکتا ہے۔

نام و حلیہ: اس بوٹی کو علاقہ ہریانہ میں کُنہوا (KUNAHAVA) بوٹی کہتے ہیں۔لکھنو اور جگدیش پور کے علاقہ میں اس کو ٹپاڈا کہتے ہیں۔زمین پر پھیلنے والا بیل نما پودا ہوتا ہے۔پتے شیشم کے پتوں کے مشابہ مگر جسامت میں دو گنے تگنے بڑے ہوتے ہیں۔باغات اور کنوؤں پر میں نے اسے ہر جگہ دیکھا ہے۔

بتاشے بنانے کی ترکیب ۔ برگ کہنوا یہ دونوں طرف بتاشوں والا بیسن لگا کے پکتے تیل میں چھوڑ دیں ۔ پتہ بیچوں بیچ دو حصوں میں منقسم ہو کر ایک کے دو بتاشے بنا دے گا ۔ عجیب چیز ہے ۔

برص کا باتھو سے کامیاب علاج

بتھوا یا باتھو ایک ہی قطعی عام بوٹی ہے ۔ ہر ایک شخص نے اس کا رائتہ کھایا ہو گا ۔ رائتہ واقعی نہایت لذیذ بنتا ہے ۔ مرض برص پر میرا تجربہ ہے اور مجھے اس پر پورا یقین ہے ۔ میں نے بیسیوں آدمیوں کو استعمال کروایا ہے ۔ لگاتار دو ماہ کے استعمال سے برص قطعی جڑ سے چلا جاتا ہے ۔ ترکیب استعمال میں بھی کوئی الجھن نہیں ہے ۔ یعنی دن میں پانچ چھ دفعہ باتھو کے پتوں کو برص کے سفید داغوں پر مل دیا کیجئے اور اسی بوٹی کا خشک سالن (بھجیا) دونوں وقت سیاہ مرچ اور سیندھا نمک ملا کر کھائیے ۔ ان شاء اللہ دو ماہ میں کامل شفا ہو جائے گی ۔ نہایت سادہ مگر حیرت انگیز نسخہ ہے ۔ بڑے بڑے قیمتی نسخوں سے بازی لے جاتا ہے ۔

جگ بیتی کیا کہیے آپ بیتی ہی کہیے

ہماری مایوسی اور ایک سادھو کا گٹھیا توڑ ٹٹکہ

مدت کا ذکر ہے ۔ میرے چچا صاحب چودھری کشن چند بہاولپور سے مرض گنٹھیے میں نہایت بری طرح سے بیمار ہو کر گھر آئے ۔ ان کے جوڑ جوڑ میں نہایت سخت درد تھا ۔ اور تمام اعضاء میں سوزش تھی ۔ ہم موٹر سے آتار کر چارپائی پہ ڈال کر گھر لائے ۔ عرصہ تین ماہ تک ہر طرح کے دیسی یونانی اور انگریزی علاج کروائے ۔ مگر افسوس کہ ذرا بھی فائدہ نہ ہوا ۔ وہی حالت رہی ۔ بچارے زندگی سے تنگ آ گئے ۔ وہ خود کیا تمام گھر والے ہی دکھی ہو گئے ۔

ایک دن وہ پڑے پڑے بانس کی نے سے جو مٹکہ میں ان کے پانی پینے کے لیے رکھی ہوئی تھی ۔ پانی پی رہے تھے ۔ کہ ایک فقیر آٹا مانگنے آیا ۔ بیمار کے تمام حالات پوچھے ۔ اور کہا کہ بابا کیوں گھبراتے ہو ۔ آپ کو دو دن میں راضی کر دوں گا ۔ اُس وقت تو وہ آٹا لے کر چلا گیا ۔ اور میری چچی سے کہہ گیا ۔ کہ میں شام کو آؤں گا ۔ تم کھیت سے ایک تازہ تمہ (اندرائن یعنی حنظل کا پھل) منگوا لینا ۔

آدمی بھیج کر تمہ منگوالیا گیا۔ اور بابا جی بھی شام کو آ پہنچے۔ انہوں نے ایک قلعی دار دیگچی منگوا کر تمام تمہ کا گودا اس دیگچی میں ڈالا۔ اور پھر اس میں ایک سیر پانی ڈال کر اتنا ابالا کہ پانی قریب دو چھٹانک کے رہ گیا۔ پھر اس میں چینی ملا کر اس کے تولہ تولہ کے لڈو بنا لیے۔ اور اگلے روز صبح کو ایک لڈو کھلایا۔ ایک لڈو سے پیٹ میں درد ہونا شروع ہوا۔ پھر بابا جی نے دوسرا لڈو دیا۔ دوسرے نے پہلے سے بھی زیادہ درد کر دیا۔ اور چچا جی مارے پیٹ کے درد کے بیتاب ہو گئے۔ پھر بابا جی نے تیسرا لڈو دیا۔ تیسرے لڈو سے پیٹ کا درد دھیما ہونا شروع ہوا اور ایک گھنٹہ میں درد قطعی بند ہو گیا۔ اب ایک گھنٹہ کے بعد دست شروع ہوئے۔ کل ۱۸ دست آئے۔

ان دستوں کا یہاں تک اثر ہوا کہ ہاتھ پیر خوب ہلنے لگے۔ اگلے روز ایک دفعہ بابا جی نے تین لڈو ایک دم دے دیے۔ ان لڈوؤں سے ان کو آٹھ دست آئے۔ تیسرے دن پھر نئی تیار کی گئی۔ کیونکہ پہلی ختم ہو چکی تھی۔ اب خوراک تیسرے دن بھی اتنی ہی دی گئی۔ دست چار پانچ آئے۔ اس طرح چار پانچ روز میں مرض گٹھیے سے چھٹکارا مل گیا۔

اب دیکھیے اس تمہ کی کرامات انگریزی انجیکشنوں اور آیورویدک رسوں سے فائدہ نہ ہوا اور اس معمولی سے پھل سے فائدہ ہو گیا۔ اب آپ خود سوچ لیں۔ کہ اسے کتنے فیصدی گنٹھیے کا کامیاب علاج سمجھیں گے۔ اب میرے چچا صاحب کا دستور ہی یہ بن گیا۔ کہ جہاں کسی نے جوڑوں کا درد بتایا۔ فوراً اسے ایک پھانکی اس دوا کی دے دی۔ اپنے پاس ایک مٹی کی برنی بھرے رکھتے تھے۔ جب بھی ختم ہو جاتی ہے۔ فوراً بنا لیتے ہیں۔

حیرت انگیز بوٹی جو مچھر دانی کا کام دیتی ہے

مکھی اور مچھروں کا شکار کرنے والی شکاری بوٹی

موسم برسات میں بعض علاقوں میں تو مچھر سونا بھی حرام کر دیتے ہیں۔ کہیں مچھر دانیاں لگائی جاتی ہیں۔ کہیں دھواں کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ جان ایک آفت میں آجاتی ہے۔

میں اپنے دوست کرشن کے لیے یہ راز اپنے سینے سے نکال رہا ہوں۔ ورنہ میرا ارادہ اس راز سے پیسے کمانے کا تھا۔

خیر سنیے وہ حیرت انگیز بوٹی چینیہ بوٹی ہے۔ جس کا ذکر آپ میرے قلم سے اسی نمبر میں کسی دوسری جگہ عضو مخصوص کے تمام بیرونی نقائص دور کرنے کے بارے میں پڑھیں

گے۔ اس کی ٹہنیاں بانس کی لکڑی کی طرح ہوتی ہیں۔ علاقہ ہریانہ میں نہری علاقوں میں ہزاروں من پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک شکاری بوٹی ہے۔ مچھر اور مکھیوں کا شکار اس بوٹی کا من بھاتا شغل ہے۔ مچھر اور مکھی وغیرہ ادھر اس بوٹی پہ بیٹھے نہیں۔ کہ ادھر چت ہو کر گرے نہیں۔ بزرگوں نے اس کلچیتا نام بھی اس شکاری خاصیت کو دیکھ کر رکھا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ مچھروں کو مار ڈالتی ہے تو پھر مچھر دانی کا کام کیسے دے سکتی ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ اس معمولی سے پودے کے ہوتے ہوئے مچھر دانی کی ضرورت کیوں نہیں رہتی۔ بات یہ ہے کہ مچھر سب سے پہلے سبز پودے سے جا کر ٹکراتا ہے۔ اس لیے اگر سونے کی جگہ پر یا گملوں میں اور چھتوں پر اس کے پودے لگا دیے جائیں تو مچھر اس سے ٹکرا کر مر جائیں گے۔ اور وہاں سونے سے ہم مچھروں سے قطعی محفوظ رہیں گے۔ مزید لطف یہ کہ مچھر جان سے مر جاتے ہیں۔ جو مچھر دانی سے ناممکن ہے۔ اس لیے ملیریا کو روکنے کے لیے بھی یہ بوٹی ہیلتھ آفیسر کا کام دیتی ہے۔ تیسرے اس کے ہوتے ہوئے ماسکیٹو آئل اور مچھر مارنے والی پچکاریاں خریدنے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔ کیوں ہے نہ عجیب چیز۔

لاکھ لاکھ روپیہ کا ایک ایک نسخہ

(۱)

وہ حیرت انگیز بوٹی جس کی پہلی خوراک ہی سے شورش انگیز جنون کے مریض کو گہری نیند آنی شروع ہو کر چند ہی روز میں مرض پاگل پن کو پورا پورا فائدہ ہو جاتا ہے۔
یہ بوٹی "چندن" ہے اس کے متعلق تفصیلی واقفیت ایک الگ مضمون میں بہم پہنچائی گئی ہے۔ یہ مضمون اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ پر دیکھئے۔

(۲)

وہ بوٹی جسے ایک چاول بھر کی مقدار میں کھا لینے سے سخت سے سخت سردیوں میں بھی شدت کی گرمی محسوس ہونے لگتی ہے۔
یہ بوٹی "منذورا" ہے۔ اس کا ذکر جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں پہلے آچکا ہے۔ وہاں دیکھ لیجئے یہ بوٹی کشمیر میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے جو دو فائدے جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں بتائے گئے ہیں۔ وہ مجرب اور درست ہیں۔

(۳)

وہ بوٹی جس کی ایک ہی خوراک سے جون کی گرمیوں میں بھی دسمبر کا جاڑا لگنے لگتا ہے۔
یہ بوٹی "سنکھ مکھی" ہے۔ جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب کے مضمون میں اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

(۴)

وہ بوٹی جسے سامنے کرنے سے زہریلے سے زہریلا سانپ بھی

اندھا اور بے لبس ہو جاتا ہے۔

یہ بوٹی "ناگدون" ہے۔ لیکن ناگدون کی وہ قسم جس کی شکل و صورت بالکل سانپ سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے پتوں پر سانپ کے جسم کے سے چتکبرے نشان ہوتے ہیں۔ اور اس کی ڈنڈی بھی بالکل سانپ کے جسم کی طرح چتکبری ہوتی ہے۔ پھول شوخ سرخ پودا بہت خوشنما اور ایک گز تک بلند سر سبز پہاڑوں اور جنگلوں میں ملتی ہے۔ یہ سانپ کاٹنے کا بہترین تریاق بھی ہے۔ چھ ماشہ بوٹی تازہ پانی کے ساتھ گھونٹ کر پلا دینے سے سانپ کا زہر بالکل اتر جاتا ہے۔

(حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی)

(۵)

وہ بوٹی جسے ہاتھ میں رکھ کر زہریلے سے زہریلا بچھو پکڑ لیجئے مگر وہ ڈنک نہ مار سکے گا۔

یہ پھکنڈہ کی جڑ ہے۔ پھکنڈہ کا دوسرا نام چرچٹہ ہے۔ یہ مشہور بوٹی ہے۔ اس لیے حلیہ وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو معلوم نہ ہو تو کسی اور سے پوچھ لیجئے۔ عام چیز ہے۔ اس کی متذکرہ بالا خصوصیت کی سینکڑوں دفعہ تصدیق ہو چکی ہے۔ مگر "آبحیات" کے ایک مضمون نگار جناب صوفی رام روپ صاحب ورمن اس پہ کچھ اضافہ بھی تجویز فرماتے ہیں۔ اس عنوان کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کسی خط میں انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ "بچھو پکڑنے کی جڑی چرچٹہ کی جڑ ہے۔ یہ نسخہ بالکل درست ہے۔ مگر جڑ مذکور کو تین چار دفعہ مولی کے پانی میں بھگو لینا ضروری ہے۔ میرا بیسیوں دفعہ کا لوگوں کو دکھایا ہوا تماشہ ہے۔

(پنڈت کرشن کنور دت شرما)

(۶)

وہ بوٹی جس کی پہلی ہی خوراک سے سیروں دودھ آسانی ہضم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔

یہ بوٹی "گپ گٹی" کے نام سے کشمیر کے بعض مقامات پہ ملتی ہے۔ اور کوئی دوسرا نام اس کا معلوم نہیں ہو سکا۔ پہاڑی اسی نام سے جانتے ہیں۔ حلیہ تصویر سے ظاہر ہے۔ اس کی جڑ کو لے کر سایہ میں خشک کر کے اس کا سفوف تیار کر لیں۔ ایک تولہ یہ سفوف اور آٹھ دس تولہ گوشت کا قیمہ لے کر دونوں کو پکائیں۔ اور صبح نہار منہ یہ قیمہ کھائیں قیمہ کھانے کے بعد

پیاس لگتی ہے۔ آدھ آدھ سیر دودھ پیاس لگنے پر پیتے رہیں جیسے ایک سیر دودھ ہضم ہو جاتا ہے اس بوٹی کے استعمال سے ہیں چار سیر دودھ بآسانی ہضم ہو جاتا ہے۔ قوت باہ جو ضعف معدہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ اس کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

جو لوگ گوشت نہ کھاتے ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ سالم نخود میں یہ بوٹی پکا کر استعمال کریں۔ تو بھی اتنا ہی فائدہ ہونے کی اُمید ہے۔ جتنا کہ گوشت سے۔

(۷)

وہ بوٹی جس کے ذریعہ ایک تولہ کچی شنگرف ایک ہی خوراک میں کھلائی جا سکتی ہے۔

یہ بوٹی "راڑی" ہے۔ اس کا دوسرا نام روارٹی بھی ہے۔ گیہوں کے کھیتوں میں اور اس سے بھی زیادہ مسور کے کھیتوں میں یہ بوٹی عام طور پر پائی جاتی ہے۔ اس کا تخم مسور کے دانہ کے ہمرنگ ہوتا ہے۔ لیکن مسور کے دانہ سے کسی قدر چھوٹا اور مسور کے دانہ کی طرح درمیان سے ابھرا ہوا اور کناروں سے پتلا نہیں۔ بلکہ گول ہوتا ہے مسور کی دال میں اکثر راڑی مل جاتی ہے۔ دال کے ساتھ گلتی نہیں۔ اس لیے عقلمند اور واقف کار کسان اسے مسور کی دال میں سے چُن کر نکال دیتے ہیں۔ یہ مشہور چیز ہے۔ اب بھی آپ نہ سمجھے ہوں تو کسی بوڑھے کسان سے حلیہ بتا کر اس کی شناخت کرالیں۔

تخم راڑی کے ہم وزن شنگرف رومی لیجئے (شنگرف مصفی ہو تو بہتر ہے) دونوں کو باریک پیس کر محفوظ رکھیے۔ اس کی پہلی خوراک چھ ماشہ کی دی جائے۔ جس میں تین ماشہ شنگرف ہو گی۔ خوراک گائے بھینس کے تازہ بتازہ کچے دودھ کے ساتھ دینی چاہیئے دودھ میں میٹھا وغیرہ ملایا جا سکتا ہے۔ دوسری خوراک سردیوں میں تیسرے دن اور گرمیوں میں چھٹے روز دینی چاہیئے۔ اس دوران میں غذا دودھ۔ چاول۔ گھی۔ میٹھے پھل اور میٹھے پھلوں کے رس کے سوا اور کچھ نہ ہونی چاہیئے۔ موٹے بدن کے آدمیوں میں اس دوا کی برداشت کی زیادہ قوت ہوتی ہے۔ اور دبلے پتلے آدمیوں میں کم۔ سردی کا موسم ہو اور دوا لینے والا بلغمی مزاج کا موٹا تازہ آدمی ہو تو اسے پہلے ہی خوراک ایک تولہ کی دی جا سکتی ہے جس میں شنگرف کچی کی مقدار چھ ماشہ ہو گی۔ اس کے برخلاف دوا لینے والا دُبلا پتلا گرم مزاج کا ہو اور موسم بھی گرم ہو۔ تو پہلی خوراک چھ ماشہ سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ پھر جب موافق

آ جائے۔..... جب موافق نہیں آتی۔ تو اس سے متلی، قے اور اسہال وغیرہ کی شکائیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ تو رفتہ رفتہ خوراک بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ دو تولہ تک پہنچ جائیں (جس میں ایک تولہ کچی شنگرف ہو گی۔) ——— چھ سات خوراکوں کے استعمال سے جریان، سرعت انزال اور ضعف باہ وغیرہ مردانہ امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

(مصنف)

(۸)

وہ حیرت انگیز بوٹی جو پارے کے کچے کشتہ کو ایک ہی ہفتہ میں پیشاب کے راستے خارج کر دیتی ہے۔

میرے تجربے میں اسی قسم کے پچاسوں بوٹیاں ہیں۔ لیکن سب سے آسانی سے ملنے والی بوٹی تلسی ہے۔ تلسی بہت ہی مشہور و معروف بوٹی ہے۔ اس کے دو تولہ پتے لے کر پانی ملا کر خوب گھوٹ چھان کر روزانہ نہار منہ پلائیں۔ ایک ہی ہفتہ میں پارہ کا کچا کشتہ پیشاب کے راستے خارج ہو جائے گا۔ تلسی کے ساتھ مکو (عنب الثعلب یہ بھی بہت مشہور عام بوٹی ہے) کے پتے بھی دو تولہ ملا لیے جائیں۔ تو اور بھی بہتر ہو گا۔ بدستور گھوٹ کر پلائیں

(مصنف)

(۹)

وہ بوٹی جس کے استعمال سے لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہوتا ہے

ایسی پچاسوں بوٹیاں ہیں جن کے استعمال سے لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ لیکن آپ کو دو بہت ہی آسانی سے مل جانے والی بوٹیاں بتائے دیتا ہوں۔ وہ بھنگ اور شیولنگی ہیں۔ دونوں کے تخم مطلوب ہیں۔ بھنگ کے تخم بھنگ کے ٹھیکہ دار سے اور شیولنگی کے تخم تمام مشہور و معروف آیورویدک دوا خانوں سے عام طور پر مل جاتے ہیں۔ جب حمل ٹھہرے ہوئے دو ماہ ہو جائیں ۔ تو عورت کو ہدایت کر دیں کہ ایک ماشہ بھنگ کے بیج سالم (باریک پیسنے کی ضرورت نہیں) تازہ پانی کے ساتھ صبح نہار منہ پھانک لیا کریں اور ۴ عدد شیولنگی کے بیج سالم شام کا کھانا کھانے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اسی طرح تازہ پانی سے پھانک لیا کریں۔ یہ عمل پورے ایک ماہ تک جاری رکھیں۔ لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہو گا۔

(مصنف)

(۱۰)

وہ بوٹی جس کی ایک ہی خوراک سے سخت طاعون دور ہو جاتا ہے۔

یہ بوٹی لاجونتی ہے۔ جو باغات میں عام ملتی ہے۔ اس کے تخم دوا فروشوں کے ہاں سے بہت سستی قیمت پر مل سکتے ہیں۔ یہ تخم لے کر آپ خود بھی گملوں میں اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ میں نے اس کے کئی پودے لگا رکھے ہیں۔ اس بوٹی کے پتوں کو کوٹ کر ان کا رس ۴ تولہ نکال کر ایک ہی مرتبہ پلا دیں۔ اور نتیجہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ باقی سب کچھ بررائے طبیب۔

(مصنف)

(۱۱)

وہ بوٹی جسے نبض پر باندھ دینے سے تین چار گھنٹہ میں ہی پلیگ کی گلٹیاں دب جاتی ہیں اور بخار اتر جاتا ہے۔

یہ بوٹی جل دھنیا ہے۔ جسے کوڑ بوٹی اور لٹو کری بھی کہتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے عموماً ملتی ہے۔ دہلی میں جمنا کے کنارے میں نے اسے اس کثرت سے دیکھا ہے کہ چھکڑوں کے چھکڑے اس سے بھرے جا سکتے ہیں۔ پتے دھنیے کے پتوں سے بالکل ملتے جلتے ہیں۔ پودا دو تین بالشت اونچا جسے پھل بالکل فلفل دراز (پیپل) جیسا لگتا ہے۔ پتوں کو چبائیں تو مرچوں کی طرح زبان کو کاٹتے ہیں۔ ان کا رس کسی نرم جگہ پہ لگا دیا جائے۔ تو وہاں خراش پیدا کرتا ہے۔ ان کو کوٹ کر جسم کے کسی حصہ پہ باندھ دیا جائے۔ تو وہاں جلن ہو کر آبلہ پڑ جاتا ہے۔

یہ بوٹی طاعون کے لیے اکسیر ہے۔ لائق طبیب اسے بیسیوں طریقوں سے استعمال کرا کے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اس بوٹی کو تازہ بتازہ لے کر کوٹ کر ٹکیہ بنا کر مریض کی نبض پہ باندھیں۔ چند گھنٹوں میں وہاں آبلہ ہو جائے گا۔ اسے سوئی سے چھید کر کے پانی نکال دیں اور پھر اس پہ مکھن لگا دیں۔

بس گلٹی دب جائے گی اور بخار اتر جائے گا۔

لیکن گلٹی دب جانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ لمحہ بہ لمحہ افاقہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ بوٹی طاعون کے زہر کو فنا کر دیتی ہے ——— باقی بر رائے طبیب
(مصنف)

(۱۲)

وہ بوٹی جسے گھوٹ کر پلا دینے سے ایک تولہ سنکھیا کھایا ہوا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یہ بوٹی ارنڈ ہے۔ جو ایک عام مشہور پودا ہے۔ اس کی کونپلیں ایک تولہ لے کر گھوٹ چھان کر پلائیں ——— پھر پلائیں۔ اور پھر پلائیں۔ حتیٰ کہ قے کے راستہ تمام سم الفار معدہ سے نکل جائے۔ ——— اسہال بھی ہو جائیں۔ تو کوئی اندیشہ نہیں۔

زیادہ سم الفار خود بھی معدہ میں نہیں ٹھہرتا ——— باقی کے لیے یہ بوٹی کافی ہے ——— اسی قسم کی اور بھی بیسیوں بوٹیاں ہیں۔ مگر ان کے ذکر کی گنجائش یہاں نہیں ہے۔
(مصنف)

(۱۳)

وہ بوٹی جسے نبض پر باندھ دینے سے شرطیہ طور پر تپ بخار نہیں چڑھتا۔

بیسیوں بوٹیوں میں یہ تاثیر ہے۔ کہ اگر انہیں تپ بخار چڑھنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے نبض پہ باندھ دیا جائے۔ تو بخار نہیں چڑھتا۔ مگر یہاں موضوع صرف ایک ہی کا طلب گار ہے۔ باقی کا ذکر اس کتاب کے کسی اور حصہ میں ہوگا ——— ہلہل جو ایک بہت ہی مشہور و معروف بوٹی ہے۔ اسے تازہ بتازہ لے کر کوٹ کر ٹکیہ بنائیں۔ اور بخار چڑھنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پیشتر نبض پر باندھ دیں ——— دہاں آبلہ ہو جائے گا۔ سوئی سے چھید کر پانی نکال دیں۔ اور وہاں مکھن لگا دیں۔ ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا۔

تپ بخار کے لیے یہ شرطیہ نسخہ ہے۔ (مصنف)

(۱۴)

وہ بوٹی جس کے پھول جتنی تعداد میں کھاؤ۔ شرطیہ طور پہ اتنے ہی سال تک آنکھ نہ دُکھے۔

یہ بوٹی منڈی ہے جسے گورکھ منڈی بھی کہتے ہیں۔ بہت مشہور بوٹی ہے۔ برسات کے

دنوں ہیں پیدا ہوتی ہے ۔ نہار منہ اس کی ڈوڈی (پھول) تازہ بتازہ جتنی تعداد میں نگل لیں گے (چبانے کی ضرورت نہیں) شرطیہ طور پہ اتنے ہی سال آنکھ نہ دکھے گی۔

(مصنف)

(۱۵)

وہ بوٹی جس کے دو تین پتوں کے صرف ایک دفعہ پشت پر مل دینے سے سوکھتا ہوا بچہ شرطیہ طور پہ موٹا تازہ ہونے لگتا ہے۔

ایسی کئی بوٹیاں ہیں۔ لیکن موضوع صرف ایک کا طلبگار ہے ـــــ دو تین بنگلہ پان لے کر اچھی طرح کتھا چونا وغیرہ لگا کر کنگھی بوٹی کے دو تین پتوں کے ساتھ منہ میں رکھ کر چبائیں ۔ اور پیک بچہ کی پشت پہ (ریڑھ کی ہڈی پہ) گرائیں ۔ اور ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملیں۔ چند منٹ بعد باریک باریک کرم نمودار ہوں گے۔ ان کو چن دیں۔ پھر دوبارہ پیک گرائیے اور کرم چن دیجئے ـــــ تین چار روز تک ایسا کرنے سے سوکھتا ہوا بچہ ترو تازہ ہو جاتا ہے۔

کنگھی بوٹی ایک مشہور بوٹی ہے ۔ اس کا پودا ڈیڑھ فٹ سے لے کر چھ سات فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ شاخیں گھنی اور پتے کنگرہ دار۔ پھول کا رنگ شوخ زرد۔ پھل دندانہ دار۔ کنگھی کی طرح لیکن گول (اس کا پھل چونکہ کنگھی کی طرح دندانہ دار ہوتا ہے۔ اس لیے اسے کنگھی بوٹی کہتے ہیں) اس پھل میں سیاہ رنگ کے بیج ہوتے ہیں۔

(مصنف)
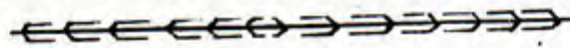
صاحبانِ کمال کے سینہ کے راز

(۱)

ایک وہ بوٹی جسے ایک مرتبہ ہاتھ سے چھو لینے پر ہاتھ میں یہ تاثیر آجاتی ہے کہ جہاں بچھو کے کاٹنے کے مقام پر اُسے پھیریں تو تکلیف اور درد غائب اور زہر قطعی طور پر کافور۔

کئی سال ہوئے میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ مجھے ایک سنیاسی صاحب نے بکمال مہربانی ایک عمل عطا فرمایا ہے۔ اور وہ عمل ایسا عجیب وغریب ہے کہ اس سے ہاتھ میں یہ تاثیر آجاتی ہے۔ کہ بچھو یا بھڑ کے کاٹنے کے مقام پر ادھر ہاتھ پھیرا نہیں۔ کہ ادھر درد غائب ہوا نہیں میں نے کہا کسی رمل عمل کا تو میں قائل نہیں ہوں۔ تاہم اگر کوئی قابل قدر چیز ہے۔ تو لائیے۔ ابھی آپ کے سامنے اس کا تجربہ کرتا ہوں۔

کچھ دیر مباحثہ کے بعد انہوں نے مجھے یہ عمل بتایا۔ جو اس طرح پر ہے کہ آم کے درخت کا مور (مور جانور نہیں بلکہ آم کے درخت کا وہ پھول (بورکہر) جو پھل لگنے سے پیشتر آم کی شاخوں کے سروں پر دیکھا جاتا ہے) جب پہلی مرتبہ دیکھو تو اپنے ہاتھوں سے چھو لو تو بس ہاتھوں میں یہ تاثیر آجائے گی۔ کہ ادھر بچھو کے کاٹے کے مقام پر ہاتھ رکھا اور ادھر درد غائب لطف یہ ہے کہ ایک ہاتھ سے مور کو چھوؤ گے۔ تو ایک ہاتھ میں یہ تاثیر آجائے گی اور دونوں ہاتھوں سے چھوؤ گے تو دونوں ہاتھوں میں۔

پھر انہوں نے یہاں تک مبالغہ کیا کہ چلتی ٹرین میں بیٹھے ہوئے اگر پہلی مرتبہ آم کا مور کہیں نظر آجائے۔ تو وہیں مور کی طرف ہاتھ پھیلا دینے سے ہاتھوں میں مذکورہ بالا تاثیر آجاتی ہے۔

یہ نسخہ کسی قدر ردوبدل کے ساتھ میں نے پہلے بھی کئی کتابوں میں دیکھا تھا مگر اس کی صداقت کا یقین نہ مجھے کتابوں کے پڑھنے سے آیا تھا۔ اور نہ اب اپنے دوست

کی زبانی اس کی ساحرانہ تاثیر کا سُن کر آیا ——— تاہم اپنے دوست کی زبان سے اس کی ساحرانہ تاثیر کا سُن کر میرے دل میں اس کی آزمائش کا شوق ضرور پیدا ہو گیا۔

اس عمل کی (جو بظاہر ایک مضحکہ خیز معلوم ہوتا تھا) آزمائش کا اشتیاق پیدا ہونے پر میں نے ضلع انبالہ میں جہاں آم کے درخت عام ہوتے ہیں۔ اپنے بعض دوستوں سے اس عمل کا ذکر اور اُن سے اس کی آزمائش کا وعدہ لیا ——— آزمائش کی جو رپورٹیں پانچ چھ جگہ سے گذشتہ دو تین سال سے میرے پاس پہنچی ہیں ان سے تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آم کے درخت کے بُور میں یہ تاثیر تو ضرور اور یقیناً ہے۔ کہ اسے ہاتھوں میں خوب اچھی طرح مل لینے سے ہاتھوں میں یہ تاثیر آجاتی ہے۔ کہ بچھو کے کاٹے کے مقام پر ہاتھ پھیرنے سے درد قطعاً غائب ہو جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ یہ عمل کر لینے سے دوبارہ کہر آنے کے وقت تک ہاتھوں میں یہ تاثیر موجود رہتی ہے۔ لیکن اس کی صداقت یا عدم صداقت کے متعلق نہ تو تجربہ کرنے والوں کی رپورٹ سے کچھ معلوم ہو سکا اور نہ میں اپنے ذاتی تجربہ دتیا اس کی بنا پر اس کے متعلق آپ کو کوئی صحیح بات بتا سکتا ہوں۔ لہٰذا اس کا آپ خود تجربہ کر کے دیکھئے۔ اور اپنے تجربہ کے نتائج ضرور شائع کرائیے۔

چلتی ٹرین میں بیٹھے ہوئے ہی دور سے آم کے پھولوں کی طرف ہاتھ پھیلا دینے سے ہاتھوں میں مذکورہ بالا تاثیر آجاتی ہے یا نہیں ——— اس کا بھی آپ خود ہی تجربہ کر دیکھیے۔ بغیر تجربہ کیے نہ تو میں اس کی مخالفت میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اور نہ اس کی صداقت کو ماننے کے لیے تیار ہوں۔

پھر کہا جاتا ہے کہ اس عمل سے ہاتھوں میں یہ تاثیر بھی آجاتی ہے۔ کہ ہاتھوں سے چھونے سے سانپ کا زہر بھی دور ہو جاتا ہے اس بات کا بھی آپ خود ہی تجربہ کیجئے ہمارا تجربہ اس کے متعلق آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا تاثیر ہاتھوں میں صرف اسی صورت میں آسکتی ہے۔ جبکہ آم کے کہرے کو پہلی نظر دیکھنے پر اسے ہاتھوں سے چھو لیا جائے ——— لیکن یہ بات ہمارے تجربہ میں درست ثابت نہیں ہوئی ہمارا تجربہ ہے کہ آم کے کہرے کو جس وقت بھی آپ کا دل چاہے ہاتھوں میں خوب اچھی طرح سے مل لیجئے۔ تو ہاتھوں میں یہ تاثیر آجائے گی۔ کہ بچھو کے کاٹے کے مقام پہ دو چار

منٹ ہاتھ پھیرتے رہنے سے زہر بالکل اتر جائے گا۔ یہ بات چاہے کتنی ہی مضحکہ خیز معلوم ہو۔ لیکن اس کی صداقت میں کوئی کلام نہیں ہے ــــــــــــ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آپ خود تجربہ کر دیکھئے۔

جناب وئیدرام رچھپال صاحب ریکھی (راجپورہ) نے یہ عمل مندرجہ ذیل طریقہ سے پیش کیا ہے۔ اگر اس طریقہ کو ہمارے متذکرہ بالا تجربہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہتر معلوم ہوتا ہے۔ (مصنف)

بچھو کے زہر کا اثر زائل کرنے کے لیے کراماتی ہاتھ بنانا

یہ طریقہ ہمارا بارہا بار کا مجرب ہے۔ آم کے درخت کا پھول (جس کے آم بنتے ہیں) جب کچا ہو۔ مگر پختگی پر آنے لگ گیا ہو۔ اور اس میں خوشبو پیدا ہو چکی ہو۔ دو چار درختوں سے تھوڑا تھوڑا توڑ کر کسی رومال میں ڈال لو۔ اور کام کاج سے فارغ ہو کر ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ تک اس پھول کو لگاتار آہستہ آہستہ دونوں ہاتھوں سے ملتے رہو۔ تاکہ اس کا پانی ہاتھوں میں جذب ہوتا رہے۔ اس سے بور جیسی خوشبو ہاتھوں میں سے آنے لگ جائے گی۔ اور بور کا میل جیسا ہاتھوں پر ملتے ملتے جم جائے گا۔ بس محض تین چار گھنٹہ بعد تک اپنے ہاتھ نہ دھونے چاہییں۔ بعدازاں جو چاہو ہاتھوں سے کرو۔ کوئی پرہیز نہیں۔ اب آپ کے یہ ہاتھ کراماتی بن گئے۔ جہاں پر بچھو یا بھڑ یا ڈیمو وغیرہ کاٹے اس جگہ پر محض ہاتھ رکھ دو۔ خواہ اپنے بدن پر کاٹے یا کسی دوسرے کے صرف چار پانچ منٹ بعد زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ گویا بچھو یا ڈیموں وغیرہ نے کاٹا ہی نہیں۔ کژدم گزیدہ خواہ کتنا ہی بے قرار کیوں نہ ہو۔ ایسا معلوم ہو گا کہ گویا جادو سے در دبند ہو گیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ محض ایک بار ملنے سے پورے سال بھر تک (جب تک کہ دوبارہ پھول نہ آجائے) اس بوٹی کا اثر قائم رہتا ہے۔

(وئیدرام رچھپال صاحب ریکھی۔ راجپورہ)

(۲)

ایک مشہور و معروف بوٹی جسے کسان بیلوں کو کھلاتے ہیں آپ اس سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر ایک ہزار لیکٹو میٹر (دودھ میں پانی کی ملاوٹ پہچاننے کا آلہ تیار کیجئے۔ یہ لیکٹو میٹر جہاں مفت

تیار ہوتا ہے۔ وہاں اس میں یہ خوبی بھی ہے کہ اس کے ذریعہ آپ دودھ سے پانی کو بالکل جدا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ انگریزی لیکٹومیٹر سے جو قیمتاً ملتا ہے ایسا ہونا ممکن نہیں۔

دودھ خالص ہے یا اس میں پانی ملا ہوا ہے۔ یہ پہچاننے کے لیے آج کل بازاروں میں نئی سائنس کا ایجاد کردہ شیشے اور پارہ سے تیار کردہ ایک آلہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جس کو لیکٹومیٹر کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ مگر آج صرف ناظرین کی خاطر وہ حیرت انگیز راز افشا کر رہا ہوں۔ جسے جان کر آپ بلاقیمت خود اپنے گھر پر لیکٹومیٹر تیار کر سکتے ہیں۔ آج بیسویں صدی میں جہاں انگریزوں کو شیشے یا دیگر دھات کے کل پرزوں و مشینریوں پہ فخر ہے وہاں آج ہم ان کے سامنے اپنے بزرگوں کا ایک چٹکلہ رکھ کر حیران کر سکتے ہیں۔ سائنس کے دلدادہ آج نئی نئی ایجادوں کو دیکھ کر بھو چکے ہوئے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ جو کچھ ہم بھول رہے ہیں غیر ممالک اس کو سیکھ کر ہماری عقلیں گم کر رہے ہیں۔ دودھ پہچاننے کا آلہ آج سے کروڑ برس پہلے تھا۔ اگر آپ کو یقین نہ ہو تو آئیے آپ کو ایک منٹ کے لیے پراچین ویدک کی تہذیب کے اندر لے جائیں۔ تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ وید تمام علوم و فنون کا منبع ہیں۔

عجیب راز کا انکشاف

جنگل میں جائیں اور جوار کے خشک پودوں کو جنہیں ہریانہ کی زبان میں پھرڑے کہتے ہیں چھیل کر نگاہ رکھیں۔ بس یہ آپ کے لیکٹومیٹر ہیں۔ چھیلنے کا طریقہ نہایت آسان ہے۔ جس طرح تازہ جوار کے گنے کا چھلکا اتارا جاتا ہے۔ بس اسی طرح خشک جوار کے پھرڑوں کو چھیل کر پوریاں کاٹ کر رکھ لیں۔ اس طریقہ سے آپ ایک گھنٹہ میں پورے ایک ہزار لیکٹومیٹر تیار کر سکتے ہیں۔

دودھ دیکھنے کا طریقہ

دودھ جس کا امتحان کرنا ہو۔ اس میں یہ ایک دیسی لیکٹومیٹر ڈالیں۔ اگر دودھ میں پانی کی آمیزش ہو گی۔ تو لیکٹومیٹر پانی سے بھر جائے گا۔ یعنی بھیگ جائے گا۔ اگر دودھ ہو گا تو لیکٹومیٹر بھیگے گا نہیں۔ اس حیرت انگیز لیکٹومیٹر میں سب سے تعریف کی بات یہ ہے کہ دودھ سے پانی الگ نکالا جا سکتا ہے۔ جو انگریزی اور جاپانی ساخت کے لیکٹومیٹر سے ناممکن ہے۔

(صوفی رام روپ صاحب ورمن نروپ مبہم)

(۳)

وہ بوٹی جسے پانی کے گھڑے میں ڈالنے سے تمام پانی آپ کے دیکھتے دیکھتے دہی کے مانند جم جائے۔

آپ نے بازاری دوا فروشوں کو دیکھا ہوگا کہ بوٹیوں کی کرامات بیان کرتے وقت ایک بوٹی کو ذرا کوٹ کر پانی میں گھولتے ہیں اور پھر اس پانی کو چھان کر تھوڑی دیر کے لیے ڈھانپ کر رکھ دیتے ہیں ——— چند منٹ کے بعد جب اس پانی پر سے ڈھکنا اٹھایا جاتا ہے تو پانی جما ہوا ملتا ہے ——— ناظرین بوٹی کا یہ کرشمہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور دوا فروش بڑے زور دار لفظوں میں کہتے ہیں۔ کہ یہ بوٹی کھائی جائے۔ تو پانی جیسی پتلی منی کو بھی اسی طرح سے جما دیتی ہے۔ (گاڑھا کر دیتی ہے) جس طرح سے کہ آن کی آن میں یہ پانی جما دیا ہے وغیرہ وغیرہ ——— اور پھر کچھ نہ پوچھئے بازاری دوا فروش کا گھاس پھوس سونے چاندی کے بدلے میں فروخت ہو جاتا ہے۔ آئیے آج ہم آپ کو اس بوٹی کا نام اور حلیہ وغیرہ بتائیں۔

نام اور حُلیہ

اس بوٹی کا نام جل جمنی ہے۔ یہ ایک بیل ہے جس کے پتے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں پہاڑوں اور شاداب جگہوں میں عام ملتی ہے۔ تازہ بوٹی زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا عرق نچوڑ کر پانی میں ڈالا جائے تو پانی فوراً جم جاتا ہے۔ ——— عرق اتنا ہونا چاہیئے۔ جس سے پانی کا رنگ گہرا سبز ہو جائے ——— اس بوٹی سے پانی گاڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی گانٹھ بندھ جاتی ہے۔ مگر اس کا درجہ حرارت اتنا ہی رہتا ہے۔ پانی برف کے برابر ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ جن کو منی کی حرارت کی وجہ سے جریان و احتلام کی شکایت ہو ان کے لیے یہ بوٹی واقعی مفید ہے۔ چھ ماشہ کی مقدار میں لے کر پانچ سات کالی مرچ کے ساتھ گھوٹ کر پانی ملا کر صبح کے وقت پلائیں۔ اس میں میٹھا بھی ملا سکتے ہیں۔ ترشی اور قبض کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ (صوفی رام روپ درمن)

(۴)

وہ بوٹی جس کو آپ ایک دفعہ چبا کر تھوک دیجئے۔ اور کوئی میٹھی سے میٹھی چیز کھائیے۔ تو اس کا ذائقہ ایسا معلوم ہوگا۔ گویا

آپ نے خاک پھانکی ہے۔

یہ بوٹی گڑ مار ہے جسے سنسکرت میں سرنگی اور بنگالی میں میراسنگی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں دکن اور سی، پی (وسطی ہند) میں بکثرت ملتی ہے۔ یہ بوٹی ذیابیطس (پیشاب میں شکر آنا) کی شکایت کو دور کرنے کے لیے عالمگیر شہرت رکھتی ہے۔ اس کی پتیوں کا سفوف ایک ماشہ کی مقدار فی خوراک کے حساب سے دن میں چار دفعہ مریض کو پھنکا دیجئے۔ یا پانی میں گھوٹ کر پلا دیں۔ تو پیشاب میں شکر آنے کو بہت جلد فائدہ ہوگا۔ اس کی جڑ کا یہ خاصہ ہے۔ اور پتوں کا بھی کہ اسے خوب اچھی طرح چبا کر تھوک دیا جائے اور پھر کوئی میٹھی چیز گڑ وغیرہ کھائی جائے۔ تو میٹھا س قطعاً محسوس نہیں ہوتی۔ اور اسی وجہ سے اسے گڑمار کہا جاتا ہے۔ یہ بہت بے نظیر بوٹی ہے۔ اس کے دوسرے خواص و فوائد اسی کتاب کے کسی اور حصہ میں لکھ دیئے جائیں گے۔ یہاں تو صرف عنوان بالا ہی کو پورا کرنے کی گنجائش تھی۔

(۵)

ایک حیرت انگیز بوٹی جس کے رس کی پھریری ناک کے پاس لانے سے بے شمار چھینکیں آتی ہیں۔

نزلہ وزکام کا واحد علاج

یہ بوٹی کنیر ہے۔ جس کی دو قسمیں ہیں۔ کنیر سفید گل۔ کنیر سُرخ گل۔ باغات اور ریلوے اسٹیشنوں پہ عام ملتی ہے۔

اس کے پتوں کے عرق میں چھینکیں لانے کی بڑی زبردست تاثیر ہے۔ اس کے پتوں کے عرق یا رس کے دو قطرے ہتھیلی پہ رکھ کر سونگھیں ——— یہ نزلہ وزکام کا بہت کارگر علاج ہے۔ اس میں نزلہ و زکام کو مستقل طور پہ دور کرنے کی تاثیر بھی ہے۔ اور فوری طور پہ روکنے کی بھی ——— اس کا درخت کئی گز اونچا ہوتا ہے۔ اس کے تمام اجزا طبی طور پہ بے حد مفید ہیں۔ اس لیے اس کے تفصیلی خواص اس کتاب کے کسی اور حصہ میں لکھ دیئے جائیں گے۔ (صوفی رام روپ ورمن روپ)

(۶)

پھٹے ہوئے دودھ کو پھر سے اصلی حالت پہ لانے والی عجیب و غریب بوٹی

یہ بوٹی کنگھی ہے۔ جس کا دوسرا نام گنگیرن بھی ہے۔ یہ بہت مشہور بوٹی ہے۔ برصغیر کے تمام گرم اور کوہستانی علاقوں میں بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک فٹ سے لے کر چھ سات فٹ تک بلند شاخیں گھنی پتے انجیر کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں اور کنگرہ دار ہوتے ہیں۔ پھول کا زرد رنگ۔ پھل کنگرہ دار۔ کنگھی کی طرح چونکہ اس کا پھل کنگھی کی مانند کنگرہ دار (لیکن گول) ہوتا ہے۔ اس لیے اسے کنگھی کہتے ہیں۔

بعض بھینسوں کا دودھ گرم کرنے سے پھٹ جایا کرتا ہے۔ ان کو بنولوں وغیرہ کے ساتھ ایک سبز کنگھی بوٹی روزانہ کھلائی جائے تو یہ نقص بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

پھٹے ہوئے دودھ کو گرم کریں اور اس میں کنگھی کی شاخ پھیراتے جائیں۔ پندرہ بیس منٹ بعد اتار لیں ——— اگرچہ یہ دودھ بالکل اصلی دودھ جیسا تو نہیں ہوتا۔ لیکن اسے جمانے سے گھی اصلی دودھ جتنا ہی نکل آتا ہے۔

یہ بہت ہی بے نظیر بوٹی ہے۔ ضرورت ہے کہ ناظرین اس کے تفصیلی خواص سے آگاہ ہوں۔ اس لیے منی کو بڑھانے والے اسیروں دودھ ہضم کرانے والے۔ بدن کو طاقت دینے والے اور چہرے کا رنگ سُرخ کرتے والے اس بوٹی کے نسخہ جات اس کتاب کے کسی اگلے حصہ میں بتائے جائیں گے۔ یہاں صرف وہی نسخہ بتایا گیا ہے۔ جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

(صوفی رام روپ ورمن)

(۷)

وہ جڑی جس کو بچھو کے منہ پر لگاتے ہی بچھو فوراً مر جائے۔

بچھو کاٹے کا شرطیہ علاج

یہ بوٹی مولی ہے وہی مولی جو گاجر کی قسم کی ایک جڑ ہے اور جس کی سبزی بھی بنائی جاتی ہے۔

مولی کو آپ اب تک ایک معمولی سبزی سمجھتے رہے ہوں گے۔ لیکن ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ اس میں بے شمار خوبیاں ایسی بھی ہیں۔ جن کا ابھی تک آپ کو خواب بھی نہیں آیا۔ یہاں صرف اس کی صرف ایک خوبی جس کا عنوان بالا میں وعدہ کیا گیا ہے۔ بتانے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیلی حالات سے آگاہی چاہو تو اسی کتاب کے باقی دوسرے حصے بھی ضرور دیکھو۔ کیونکہ ساری

مُولی کا پودا

اط

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

باتیں اس کتاب میں نہیں سماسکتیں۔

مولی میں پرماتما نے کچھ ایسی عجیب تاثیر رکھی ہے کہ اگر اس کی چیری ہوئی پھانک کو بچھو کے منہ پر لگادیں۔ تو وہ فوراً مر جائے گا ــــــــ اسی طرح عرق مولی میں مغز جما لگوٹہ رگڑ کر رکھنے سے آپ بچھو کے تریاق اعظم کے مالک بن سکتے ہیں۔

یہ عرق تیتہ اور بھڑ وغیرہ کا بھی شافی علاج ہے۔ جہاں بھڑ کاٹ کھائے۔ وہاں اس کو لگاتے ہی آرام ہو جائے گا۔ اور درد قطعی بند ہو جائے گا۔

(صوفی رام روپ درمن)

(۸)

وہ بوٹی جس کو ایک دفعہ استعمال کرنے سے پندرہ دن تک قطعی بھوک نہ لگے۔ بالکل عام ملنے والی بوٹی ہے۔

یہ بوٹی چوچٹہ ہے۔ جسے پٹھکنڈہ کہتے ہیں۔ موضع منصور پور ضلع مظفر نگر میں میں نے آج سے چار سال پہلے اس کا تجربہ کیا تھا۔ اس کے تخم لے کر کوٹ کر کھیر بنا کر استعمال کی تھی۔ چار روز کے بعد قے کر کے یہ کھیر باہر نکالی اور انیما (حقنہ) کیا تب کہیں جا کر دوسرے روز بھوک لگی۔ سادھو اور سنیاسی اس کا استعمال کر کے مہینہ مہینہ بھر بغیر کھائے پیئے مگن رہتے ہیں۔

(صوفی رام روپ درمن)

(۹)

ایک مشہورِ عام درخت کی چھال کا کرشمہ:

اسے چلم میں رکھ کر دو چار کش لگائیے۔ زہریلے سے زہریلے بچھو کے کاٹے کو فوراً آرام ہوگا۔

مشہور و معروف مصفیٔ خون درخت نیم کے تنے کی چھال جو بوسیدہ اور پرانی نہ ہو خواہ تازہ تبازہ ہو خواہ قدرے سوکھی ہوئی۔ تین چار ماشہ لے کر چلم میں تمباکو کی جگہ (یا تمباکو پیتے ہوں تو نصف وزن یہ چھال ملائیں) چند منٹ میں بچھو کا زہر دور ہو جائے گا۔ زیادہ مؤثر بنانے کے لیے بعض اوقات اس چھال کے ساتھ ایک عدد مور کا پر بھی چلم میں رکھ لیا جاتا ہے۔

(مصنف)

(۱۰)

ایک بوٹی جسے تین چار ماشہ کی مقدار میں چلم میں رکھ کر دو چار کش لگائیں تو شدید سے شدید ہچکی جو کسی علاج سے بند ہونے میں نہ آتی ہو فوراً بند ہو جائے گی۔ یہ بوٹی ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر گاؤں سے آسانی سے مل سکتی ہے۔

یہ ہلدی ہے۔ اس نسخہ کا مفصل ذکر اسی اشاعت میں پہلے ہو چکا ہے۔ وہاں سے دیکھ لیں۔

جواہرات کے خزانے:

ہر وقت پاؤں تلے روندے جانے والی گھاس پھونس میں جواہرات کے خزانے پوشیدہ ہیں۔ لیکن آپ کے پاس ان خزانوں کی چابی نہیں ہے۔

اسی کتاب کا جواب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ دوسرا حصہ بھی آج ہی طلب فرمائیے۔ آپ کو ان خزانوں کی چابی مل جائے گی۔

رتن جوت

(حکیم امام بخش صاحب بہاولپور)

یہ ایک عجیب خوشنما بوٹی ہے جو درخت کریر اور جنڈ کے نیچے بیساکھ یا جیٹھ میں پنجاب کے اکثر اضلاع میں ہوتی ہے۔ شکل اس کی بعینہٖ مثل کنجشک (چڑیا) کے پنجہ کے ہوتی ہے۔ زمین پر بچھی ہوئی اور شاخیں سُرخی مائل۔ برگ خورد۔ مثل سلونک ہوتے ہیں۔ قد ایک بالشت کے اندر اندر عموماً رہتا ہے۔ اُکھاڑ کر رکھ چھوڑو تو تین ماہ تک خشک نہیں ہوتی۔ گرمی سے جن کے سر کا تالو جلتا رہتا ہے۔ پگڑی نہ رکھی جاتی ہو یا جس کو گرمی سخت کا دھڑکا ہو یا حرقت یعنی پیشاب میں جلن ہو۔ یا خاص سوزاک ہو، اور کسی طرح نہ جائے۔ ان چاروں امراض کے لیے میرا خاص تجربہ ہے کہ جہاں ہفتہ بھر چھ ماشہ روزمرہ مثل سردائی گھوٹ، چھان کر ۲ تولہ مصری ملا کر یہ بوٹی پلائی گئی ہے وہاں ان امراض کا نام ونشان نہ رہا۔

مصفی خون :

رتن جوت کے پتوں کو کوٹ کر ان کا رس نکال لیں۔ اس میں سے ایک تولہ لے کر، ایک تولہ شہد اور دس تولہ پانی ملا کر صبح نہار منہ پئیں۔ دو چار ہفتہ تک حسب ضرورت گندے اور خراب خون کو صاف کرنے کے لیے بے نظیر ہے۔

دافع مرگی :

رتن جوت کے پتوں کا رس ناک میں ٹپکانے سے مرگی کا دورہ دُور ہو جاتا ہے۔

دافع سنگ گردہ و مثانہ :

ایک تولہ رتن جوت لے کر پانچ عدد کالی مرچ کے ساتھ پیس کر پانی ملا کر پینا سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کر دیتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کی جلن :

ہاتھ پاؤں اور کلیجہ کی جلن کو دور کرنے کے لیے رتن جوت ایک بہت ہی لاجواب چیز ہے۔ ایک تولہ تر و تازہ بوٹی لے کر ۵ عدد کالی مرچ کے ساتھ پیس کر پانی ملا کر پئیں۔ پانچ سات روز تک پلانے سے ہاتھ پاؤں کی جلن کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

زخمِ حیات

(حکیم امام بخش صاحب بہاولپور)

یہ بوٹی ہمارے ملک میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ برگ اس کے چوپنی کے برابر ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ سبز اور پیلا ہوتا ہے جو زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ شاخیں بکثرت، جوہڑ و تالاب اور نالہ پر بہت ہوتی ہے۔ ڈوڈے باافراط برگ موٹے موٹے اس کے بہت کچھ فوائد امتحان میں آئے ہیں۔ پہلے یہ کہ دو تولہ یہ بوٹی اور پانچ چھ مرچ سیاہ گھوٹ کر تین چھٹانک پانی ملا کر چھان کر پلائیں۔ ہفتہ عشرہ میں آتشک کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور بواسیر اور سوزاک کے لیے بلا مرچ سیاہ کے اسی طریقہ سے پلائیں۔

پرہیز:۔ معمولی گرم خشک اور تیل کی اشیاء سے۔

شکم اور انتوں کے کرم چھوٹا۔ کدو کیڑے جو بیس قسم کے ہوتے ہیں۔ اس طرح پلانے سے سب مر کر نکل جاتے ہیں۔ اور اس بوٹی کے رس میں کشتہ قلعی عمدہ ہوتا ہے۔ قلعی ایک تولہ لے کر باریک کر کے کھرل میں ڈال کر رس بوٹی تازہ نکال کر کھرل میں ڈال کر کھرل کریں۔ تاکہ کشتہ قلعی برنگ سبز ہو جائے۔ اور قلعی کی رڑک نہ رہے۔ پھر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک دو رتی سے تین رتی تک روزانہ ہمراہ لسی ترش گائے یا بھینس دیں۔ تین روز میں آرام ہو جائے گا۔ سالہا سال سے تجربہ ہے۔ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایسا نسخہ شاید کسی کے پاس ہو۔ تجربہ شرط ہے۔ (ایڈیٹر) ویدک فن کشتہ سازی کے نقطہ نگاہ سے میرا خیال ہے۔ کہ اس قسم کا کشتہ استعمال کرنا جائز نہیں (ایڈیٹر)۔ بواسیر خونی کے لیے تو بالکل تریاق ہے۔ پیشاب کی جلن اور جتنے امراض گرم ہیں سب کی دافع ہے اور تپ کو بھی مفید ہے۔ اور سکہ کا کشتہ جس قسم کا اس بوٹی میں ہوتا ہے۔ اور کسی میں کم ہوتا ہے۔ یعنی ایک تولہ سکہ کا پترا باریک کر کے کترا جائے۔ بیس تولہ اس کے پانی میں کھرل کرا کر جب ہاتھ میں نہ رڑکے سرمہ سا ہو جائے۔ تو غلولہ باندھ کر اس کو اپلوں کے درمیان اسی بوٹی کے پاؤ بھر نغدہ میں رکھ کر کسی گڑھے میں اُپلے خانگی پانچ سیر اُوپر نیچے دے کر درمیان غلولہ مذکور رکھ کر اُپلہ مذکور کے سر پر آگ لگا دیں۔ مگر گڑھے کا منہ اوپر سے تنگ رکھیں۔ اب دونوں اُپلوں کو مٹی سے بند کر دیں۔ غلولہ سفید کشتہ نغدہ برآمد ہوگا۔ پیس کر پارچہ میں چھانکر رکھیں۔

زخم حیات

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

خوراک :- ایک رتی سے لے کر دو رتی تک مکھن میں دیں۔
فوائد :- سوزاک، جریان۔ بواسیر اور اسہال کو ازحد مفید ہے۔

مصفی خون ٹنکچر :

ھوالشافی :- زخم حیات تازہ دس تولہ۔ ریکٹی فائڈ سپرٹ ایک پاؤ۔ بوٹی مذکور کو جوکوب کرکے پھر دونوں کو ملا کر ایک بوتل میں بھر دیں۔ اور کارک مضبوط لگا دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد فلٹر کرکے کسی شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت حاجت دونوں وقت ۲۵ - ۲۵ بوند پانی میں ملا کر پلا دیا کریں ان شاء اللہ العزیز دس پندرہ یوم کے بلاناغہ استعمال سے آتشک اور جذام کے گندے سے گندے زخم بغیر مرہم وغیرہ کے بھر آتے ہیں۔ علاوہ ازیں خرابی خون سے جو بھی بیماری پیدا ہو۔ اس کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ (جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب مرحوم)

شربت مصفّی خون :

ھوالشافی : زخم حیات ایک پاؤ۔ پوست درخت نیم۔ بیخ اندرائن۔ پوست شیشم۔ پوست سرس۔ ہر ایک ایک چھٹانک۔ جملہ ادویات کو جوکوب کرکے پانچ سیر پانی ڈال کر چوبیس گھنٹہ تک بھگو رکھیں۔ بعدہ جوش دیں۔ یہاں تک کہ پانی صرف ایک سیر باقی رہ جائے تو اتار لیں اور مل کر کپڑے میں سے چھان کر ایک سیر شربت تیار کر لیں۔ اور دونوں وقت ۲-۲ تولہ پانی میں ملا کر دیا کریں۔ آتشک، جذام، خارش، پھوڑا، پھنسی، داد، چنبل اور ثبور وغیرہ غرضیکہ دنیا بھر کی مصفی خون ادویات سے افضل اور بہتر ہے۔ بنا کر آزمائیں۔
(جناب حکیم رحمت اللہ صاحب مرحوم ٹھٹھہ صادق آباد ضلع ملتان)

بانجھ ککوڑا

از قلم جناب رام روپ صاحب ورمن روپ ـــــ مہم

بانجھ ککوڑا کریلے کی قسم کی بیل ہوتی ہے۔ جو جھاڑیوں اور عام پودوں پر عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ ککوڑا سے بالکل مشابہ ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ یہ بالکل بے ثمر ہوتا ہے پرماتما نے پھل کے لحاظ سے جیسا اسے بے ثمر بنایا ہے۔ فوائد کے لحاظ سے ویسا نہیں ہے۔ آج ناظرین کی طبی واقفیت بڑھانے کے لیے چند ایک اپنے آزمودہ تجربے سپرد قلم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جڑی بوٹیوں کے شوقین اس نایاب چیز سے خوب فائدہ اٹھائیں گے۔

سانپ کا تریاق

پہلا تجربہ:

ہمارے علاقہ میں چودھری جے لال صاحب حکیم سانپوں کے مشہور معالج ہیں۔ برسات کے دنوں میں تو انہیں روٹی کھانے کی بھی فرصت نہیں رہتی۔ میرے وہ خاص دوست ہیں۔ اکثر دفعہ وہ میرے ہاں کئی کئی دن ٹھہرتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ ان سے سانپ کی دوائی پوچھنے کی کوشش کی۔ مگر وہ ٹالتے رہے۔ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۳۶ء کو وہ میرے پاس کچھ دوائیاں لینے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ اور اسی روز تقریباً آٹھ بجے صبح میری والدہ کے بائیں ہاتھ کی انگلی پر زہریلا سانپ کاٹ گیا۔ سانپ کے ڈستے ہی اتنے زور کی ٹیسیں (درد) ہونے لگیں کہ بس تمام گھر میں چاروں طرف شور و غل مچ گیا۔ میں نے وئید جی سے کہا کہ معاملہ ایسے ایسے ہو گیا ہے۔ اب وئید جی بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے۔ کسی آدمی کو فوراً ہی سائیکل دے کر میرے گھر بھیج دو۔ گھر سے دوائی لے آئے گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ مگر والدہ کے ہاتھ میں درد اتنے زور سے ہو رہا تھا کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔ وئید جی کا گاؤں بھینی چندر پال ہمارے گاؤں قصبہ مہم سے دو میل پر ہے۔ وہاں سے آدمی کم از کم سائیکل پر آدھ گھنٹہ میں آ جا سکتا ہے۔ اس لیے آدھ گھنٹہ تک سانپ کے بیمار کو بغیر دوائی کے رکھنا بھی گناہ ہے۔ اس لیے میں نے ان سے کہا کہ آپ کی دوائی تقریباً آدھ گھنٹہ میں آئے گی۔ وقفہ بہت زیادہ لگے گا۔ اتنے عرصہ میں میں اپنی دوائی سے قے کراتا ہوں۔ انہوں نے بھی اس

تجویز کو پسند کیا۔ اور میں نے بانجھ ککوڑا کی جڑ ڈیڑھ تولہ کے قریب خوب باریک رگڑ کر ماتا جی کو پلا دی۔ پلانے کے آدھ منٹ بعد ہی بہت زور زور سے قئیں آنی شروع ہوگئیں۔ جب میں بانجھ ککوڑ کی جڑیں رگڑ وا رہا تھا، تو ویدجی نے نہایت دھیمی آواز سے کہا۔ کہ صاحب میں دس سال سے انہیں بانجھ ککوڑے کی جڑوں سے ہی سانپوں کا علاج کر رہا ہوں۔ اس بانجھ ککوڑا کی جڑ کے ساتھ فی تولہ ۲ رتی کھانے کا تمباکو (زردہ) بھی شامل کرتا ہوں۔ ایک خوراک دینے کے کوئی پانچ منٹ بعد ہی ان کی دوائی بھی آگئی۔ دیکھا تو بانجھ ککوڑا کی جڑ اور تمباکو کے پتے اور نیم کی نمولیوں کی گری تھی۔ دوسری خوراک ہم نے ویدجی کی دوائی کی دی۔ بس دو ہی خوراکوں سے مکمل فائدہ ہوگیا۔ اس لیے سانپ کے زہر کے لیے بانجھ ککوڑا تریاق سے کم نہیں ہے۔ جو چاہے تجربہ کرکے دیکھے۔

ڈاکٹروں کو حیران کر دینے والا دوسرا تجربہ:

جب بخار ۱۰۵ اور ۱۰۶ ڈگری کا ہو اور مریض مارے گرمی کے بے ہوش ہوا ہو۔ تو بانجھ ککوڑا کے پتوں کا پانی آنکھوں میں ڈالنے سے فوراً بخار ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد لگاتار پانی ٹپکانے سے بخار قطعی اتر جاتا ہے میرے علاج کو دیکھ کر کئی سرکاری ڈاکٹر حیران رہ جاتے ہیں۔ طبابت پیشہ اصحاب آزمائیں۔ اور اپنا معمول بنائیں۔

تیسرا تجربہ:

جب گرمی کی وجہ سے سر میں سخت درد ہو رہا ہو۔ بے چارہ مریض تڑپتا ہو۔ تو بانجھ ککوڑا کی جڑ کو چندن کی طرح پتھر پر گھس کر لگانے سے اسی وقت آرام ہو جاتا ہے۔ موسم گرما کے سر درد کو آرام کرنے میں اسپرین اور فینیسٹین سے زیادہ زود اثر ہے۔

چوتھا تجربہ:

گندے زخموں پر جہاں کیڑے پڑ گئے ہوں اس کے پتوں کا گھوٹا ہوا نغدہ غضب کا اثر دکھاتا ہے کیڑے فوراً ہی گھائل ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے جو اس کے زہریلے اثر سے بچ جاتے ہیں۔ وہ زخم کے پاس بھی نہیں ٹھہر سکتے۔

پانچواں تجربہ:

یہ میرا ذاتی تجربہ نہیں ہے بلکہ ایک فقیر نے بتلایا تھا کہ اس کی جڑ بقدر تین ماشہ یا اس سے کم

جتنی مریض ہضم کر سکے ۔ پلانے سے مرض مرگی قطعی چلی جاتی ہے ۔ کم از کم ایک ہفتہ تک استعمال کراتے رہنا چاہیے ۔ وہ فقیر حلفیہ بیان کرتا تھا ۔ امید ہے کہ درست ہوگا ۔

چھٹا تجربہ :

کتا کھانسی کے لیے میں نے اس بوٹی کو بہت مفید پایا ہے ۔ سبز پتوں کا رس چھ چھٹانک کھانڈ ۱۲ چھٹانک بطریق معروف شربت بنا کر محفوظ رکھیں ۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک بوقت صبح دیں ۔

ساتواں تجربہ :

تجربہ ۶ والا شربت اگر بلغمی کھانسی اور دمہ والے کو ایک ماہ تک استعمال کرایا جائے تو حیرت انگیز فائدہ دکھلاتا ہے ۔

آٹھواں تجربہ :

جب مار گزیدہ کا زخم پرانا ہوگیا ہو ۔ اور کسی طرح مندمل ہونے میں نہ آتا ہو تو مندرجہ ذیل طریقہ سے اس کی مرہم بہت جلد زخم کو اچھا کر دیتی ہے ۔ جڑ بانجھ ککوڑا ۲۰ تولہ ۔ روغن گاؤ ۲۰ تولہ ۔ پہلے گھی کو آگ پر گرم کریں ۔ جب گھی لال ہو جائے تو کتری ہوئی جڑیں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جڑیں جل کر کوئلہ ہو جائیں ۔ پھر آگ سے اتار کر خوب گھوٹیں ۔ نہایت غضب کی مرہم ہے ۔

نواں تجربہ :

مذکورہ بالا طریقہ کی طرح اگر اس کی مرہم کڑوے تیل میں بنائی جائے ۔ تو پھوڑے پھنسیوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔

ایرسا

اس کے خواص و فوائد پر ایک تفصیلی تبصرہ

از قلم محترمہ ایچ نجم النساء بیگم صاحبہ ——— لاہور

ملاحظہ :

قدرتی تقسیم کار کے لحاظ سے عورت کا حلقہ کار کوئی شبہ نہیں کہ مرد کے حلقۂ کار سے الگ

ہونا چاہیے۔ اور اسی لیے زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے دوش بدوش عورتوں کو میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ تاہم تصنیف و تالیف کے کام میں اعتدال کے ساتھ حصہ لینا ایک ایسا مستحسن فعل ہے جس میں عورتیں اگر مردوں کے دوش بدوش شریک ہوں۔ تو ان کی حوصلہ افزائی میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ہوشمند مرد کا فرض ہونا چاہیے۔ ایچ نجم النساء صاحبہ کی جو تحریریں میری نظر سے گزری ہیں۔ ان سے آشکارا ہے کہ قدرت کی طرف سے آپ ایک قابل رشک دل و دماغ لے کر پیدا ہوئی ہیں اور طبی دنیا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس قابل رشک دل و دماغ کو جنابہ محترمہ نے اس کے لیے وقف کر دیا ہے۔ کہ امراض کے شکنجے تلے کراہتی ہوئی دنیا کی آہوں کو کم سے کم کرنے کی حتی الامکان سعی فرمائیں۔ دُعا ہے کہ خدا ان کا حامی ناصر ہو۔ ذیل کی سطور میں جنابہ محترمہ نے جو کچھ سپرد قلم فرمایا ہے۔ اس کا تحقیقی طرز نگارش اس کا شاہد ہے کہ اگر آپ طبی تصنیف و تالیف کے کام میں روز افزوں اشتیاق و انہماک کے ساتھ حصہ لیں۔ تو طبیّ دنیا آپ کی سرگرمیوں کی بہت کچھ ممنون ہو سکتی ہے۔ (مصنّف)

نام اور حُلیہ وغیرہ :

یہ ایک خودرَو بوٹی ہے۔ جو از قسم سوسن بتائی جاتی ہے۔ سوسن کی بہت سی اقسام ہیں۔ اور ہر ایک قسم الگ الگ نام سے موسوم ہے۔ چنانچہ زنبق جسے پنجابی میں گل جنبش کہتے ہیں۔ وہ بھی اس کی ایک قسم ہے۔ مگر میں یہاں اس کی صرف ایک ہی قسم کا ذکر کروں گی۔ جو غالباً تمام اقسام سوسن سے زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔ یہ قسم ایرسا کے نام سے مشہور ہے۔

ملاحظہ :۔ اسے فارسی میں بیخ بنفشہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً بنفشہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

ایرسا یونانی لفظ ہے، اس کو رومی زبان میں ایریموں۔ اور فارسی میں سوسن آسمان بجونی کہتے ہیں۔ اس کے پتے بہت لمبے لمبے اور موٹے ہوتے ہیں۔ مگر اس کی جڑ میں بر نسبت دوسری اقسام سوسن کے فرق ہوتا ہے۔ دوسری تمام اقسام کی جڑ گول مثل پیاز وغیرہ کے پرتدار ہوتی ہے۔ لیکن ایرسا کی جڑ گرہ دار لمبوتری چپٹی اور سخت ہوتی ہے۔ اس کی جڑ بہ نسبت دوسری اقسام سوسن کے خوشبودار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اوپر سے اس کا رنگ قدرے سرخ سفید و نیلگوں ہوتا ہے۔ مگر اندر سے

بالکل سفید قدرے زردی یا سُرخی مائل ہوتا ہے۔ ایرسا کا پھول اس کو دوسری اقسام سوسن سے علیحدہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔ دوسری کے پھول ایک ہی رنگ کی پنکھڑیاں سفید یا زرد وغیرہ کیلیے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر ایرسا کا پھول قوس قزح کی طرح بوقلموں ہوتا ہے۔ یعنی مختلف رنگوں کو لیے ہوئے ہوتا ہے۔ جیسے قوس قزح ہوتی ہے۔ اور ایرسا کے معنی بھی قوس قزح ہی کے ہیں۔ اس کے پھول کی پنکھڑیوں پر علاوہ مختلف رنگوں کے عموماً چھوٹے چھوٹے نقطوں کی قطاریں بھی ہوتی ہیں۔ اور نرم نرم خوشبو بھی ان میں پائی جاتی ہے۔

اس کی جڑ کو منہ میں چبانے سے تلخ اور لذاع معلوم ہوتی ہے۔ یعنی کڑوی ہونے کے علاوہ زبان کو کاٹتی اور چھیلتی ہے۔ اس کی خشک جڑ کو جب ہاون دستہ میں کوٹا جائے تو اس کی غبار سانس کے ساتھ ناک میں جاکر خراش پیدا کرکے فوراً چھینکیں لاتی ہے۔

خواص و تاثرات:

اس دوا کو جب بطور ضماد کے کسی حصّہ جلد پر لگاکر دیکھیں تو تھوڑے عرصہ بعد وہاں سوزش جلن اور لذع معلوم ہونے لگے گا۔ جس کے دفعیہ کے لیے طبیعت مدبرہ بدن اس طرف کو خون غیر معمولی طور پر بھیجنا شروع کر دے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ جگہ سُرخ اور گرم معلوم ہونے لگے گی۔ یہ دوا بدن کے جس حصّہ پر بھی لگے گی۔ وہاں یہی کیفیت پیدا کر دے گی۔ چنانچہ جب اس کو باریک پیس کر بہت تھوڑے وزن میں ناک کے اندر بطور نسوار لیا جائے۔ تو اسی طرح ناک کے اندر بھی سوزش اور جلن پیدا ہوکر نتھرین سرخ ہو جائیں گی۔ اور ناک سے رطوبت بہنے لگے گی۔ اور چھینکیں آنی شروع ہو جائیں گی۔ اس مشاہدہ سے ہمیں اس دوا کی دو خاص علامتیں معلوم ہوں گی۔ ایک سیلان رطوبت اور دوسری چھینکیں۔

پہلی علامت یعنی سیلان رطوبت کی وجہ تو غشا مخاطی (میوکس ممبرین)، کے تخلخل ہونے کو قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اگر جلد بھی اسی قدر متخلخل ہوتی تو وہاں بھی خون سے رطوبت ضرور خارج ہوتی۔ اور دوسری علامت یعنی چھینک کی وجہ یہ سمجھی جائے گی کہ قوت مدبرہ اس ایذادہندہ چیز کو دور کرنے کے لیے پھیپھڑہ میں ہوا کو بکثرت بھر کر یکدم خارج کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ وہ موذی چیز ہوا کی زد میں آکر ناک کے نتھنوں سے خارج ہو جائے اور چھینک کی فلاسفی اور ماہیت بھی یہی ہے۔

اسی طرح جب منہ میں اس دوا کو چبایا جائے گا تو وہی لذع اور جلن وغیرہ علامات ظاہر ہوں گی۔ اور منہ میں اخراج رطوبت بھی بڑھ جائے گی۔ اگرچہ ناک کی رطوبت کی نسبت یہ رطوبت کم

خارج ہوں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ منہ کی جھلی ایسی تیز اشیاء سے پہلے ہی مانوس ہے۔ کیونکہ ادرک مرچ، تھوم (لہسن) وغیرہ اشیاء کے استعمال کی وجہ سے وہ لذع اور جلن وغیرہ کو برداشت کرنے کی عادی ہو چکی ہے۔ دوسرے یہ کہ منہ میں پہلے ہی کافی مقدار میں لعاب نکلتا رہتا ہے۔ جس کو نگل لینے کی ہمیں عادت ہے۔ پس اس دوا سے پیدا شدہ رطوبت کا کچھ حصہ نگلا جاتا ہے۔ تاہم اس دوا کے استعمال سے منہ کی رطوبت ضرور بڑھ جاتی ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر یہ دوا معدہ اور آنتوں میں پہنچائی جائے تو وہاں بھی یہی فعل کرے گی۔

چنانچہ جب بطور تجربہ اس دوا کو بقدر ایک دو ماشہ کسی تندرست شخص کو دے دیا جائے تو تھوڑے عرصہ بعد اس کے معدہ میں ایک حد تک جلن اور سوزش معلوم ہونے لگے گی۔ اور پیٹ میں گرمی بھی۔ جس سے ہمیں پتہ لگ جائے گا کہ معدہ کی اندرونی جھلی یعنی غشا مخاطی میں خون زیادہ مقدار میں آرہا ہے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد اس شخص کا دل متلانے لگے گا۔ اور جی کچا کچا ہو گا۔ جس سے یہ سمجھا جائے گا کہ رطوبت معدہ میں مترشح ہو رہی ہیں۔ اور طبیعت مدبرۂ بدن ان کو واپس منہ کی راہ سے باہر نکالنا چاہتی ہے۔ تھوڑے عرصہ بعد اگر قے آگئی۔ تو ان رطوبات کا مشاہدہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر طبیعت نے ان رطوبات کو اوپر کی طرف خارج کرنے کی بجائے امعاء کے طبعی راستہ کی طرف دھکیل دیا۔ تو وہ دوا بمعہ ان رطوبات کے امعاء میں چلی جائے گی۔ اور چوں کہ امعاء میں معدہ کی نسبت دوا کو زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑے گا۔ اس واسطے وہاں اس کا اثر زیادہ ہو کر اور بھی زیادہ رطوبات مترشح ہوں گی۔ جن کو اسہال کے رنگ میں قوتِ مدبرہ جسم سے خارج کر دیگی پس معلوم ہُوا کہ یہ دوا جہاں جاتی ہے۔ ایک ہی قسم کا فعل کرتی ہے۔ جس کو لذع کہتے ہیں۔ اور لذع کی وجہ سے قوت مدبرہ بدن اس خاص عضو کی طرف متوجہ ہو کر اس کے فعل کو تیز کر دیتی ہے۔ اور وہاں خون زیادہ مقدار میں بھیج کر رطوبات کے ترشح کو زیادہ کر دیتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس دوا کو اس خاص وزن میں کس کس مرض کے موقعہ پر استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ہمیں پہلے قوت مدبرہ بدن کی عادات اور اس کے حالات کو جاننا ضروری ہوگا۔ یہ روزمرّہ کا مشاہدہ ہے کہ جب ہم اپنی توجہ کو غیر معمولی رنگ میں کسی خاص کام کی طرف لگالیں تو دوسرے معمولی کاموں کی طرف سے ہماری توجہ ضرور کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے قیاس چاہتا ہے کہ جب کسی وجہ سے قوت مدبرہ بدن کسی خاص عضو کی طرف متوجہ ہو کر وہاں کے فعل کو تیز کر کے وہاں خون کا اجتماع کر رہی ہوگی۔ جس کو مرض کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تو ایسے موقعہ

پر اس دوا کے ذریعہ اس کی توجہ کو کسی دوسرے عضو کی طرف پھیر کر ماؤف عضو سے غافل کیا جا سکتا ہے جس سے وہ خاص تکلیف جو پیدا ہو رہی تھی۔ وہ دُور ہو جائے گی۔ اور یہ تکلیف جو اس دوا سے پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو طبیعت خود دور کر دے گی۔ اس قیاس کی بناء پر مفصلہ ذیل امراض میں حسب ذیل ترکیب سے اپنا منشاء پورا کرنے کی خاطر تجربات کر کے اپنے قیاس کو مشاہدہ اور تجربات صحیح میں بدلا جا سکتا ہے۔

موقع استعمال:

(۱) جب سر میں یا کسی خاص حصہ سر میں اجتماع خون ہو کر صداع شقیقہ۔ آشوب چشم۔ امراض وغیرہ پیدا ہوں یا کانوں کی طرف خون کے دوران تیز ہونے کی وجہ سے کانوں میں التہاب کی علامات ظاہر ہو رہی ہوں۔ یا ورم لثہ یا درد دنداں کے موقعہ پر طبیعت مدبرہ کو مجبوراً اس طرف اپنی مساعی کو خرچ کرنا ہوگا۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اس عارضی تکلیف کی وجہ سے پہلی تکلیف وہ علامات دور ہو جائیں گی۔

اگر نسوار بنانا کسی وجہ سے مناسب نہ ہو تو بطور ضماد کے اس کو قریب ترین جگہ پر استعمال کرنا چاہیے۔ مثلاً سر کی جلد پر اس کا ضماد کرنے سے دَوران خون باہر کی طرف زیادہ ہو کر اندر تسکین پیدا ہو جائے گی۔ اگر یہ ترکیب بھی پسند نہ ہو۔ تو اس دوا کا مطبوخ بنا کر سر پر نطول کرنا چاہیے یا کان میں پچکاری کریں یا منہ میں غرغرہ کرائیں۔ ان تمام ترکیبوں سے بطور امالہ اپنا منشاء پورا ہو سکتا ہے اسی طرح ورم طحال۔ ورم جگر۔ یرقان۔ استسقاء وغیرہ میں اس کو بڑی مقدار میں کھلا کر معدہ اور امعاء میں سوزش پیدا کر کے امالہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ تجربات میں سے بھی ہے۔

(۲) مذکورہ بالا تجاویز تو اس دوا کو بطور امالہ کے استعمال کرنے کی پیش کش کی گئی ہیں۔ اور اب بطور بالضد کے استعمال کی تراکیب لکھی جاتی ہیں وہ اس طرح کہ جب کسی عضو کی طرف سے قوت مدبرہ غافل ہو۔ اور وہاں خون کا دوران کم ہو چکا ہو تو اسی دوا کو اس عضو پر پہنچا کر اس کے فعل کو تیز کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تجربات سے معلوم ہی ہے۔ کہ جس عضو پر اس دوا کی تاثیر پہنچائی جائے گی۔ اس کی طرف قوت مدبرہ خون کو زیادہ کر کے اس کے فعل کو بڑھا دے گی۔ تو جب کسی مقام پر تحریک پیدا کرنے کی ضرورت ہو تو وہاں اس دوا کو استعمال کر کے اس عضو کے فعل کی کمی کو تیزی میں بدلا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر وہاں کا فعل کم نہ بھی ہو۔ لیکن ہمیں وہاں کا فعل تیز کرنا مطلوب ہو تو بھی اس سے مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور علاج بالضد کے طور پر مندرجہ ذیل مواقع پر اس

کا استعمال ہو سکتا ہے۔

(ا) اورام مزمنہ صلبہ خواہ مفاصل میں ہوں یا دیاں ہوں جہاں خون کا دوران ہو جانے کی وجہ سے جمی ہوئی رطوبات و موی تحلیل نہ ہوئی ہوں۔ اس دوا کو ایسی جگہ بطور ضماد یا نطول وغیرہ استعمال کرنا وہاں کے دوران خون کو تیز کر دیتا ہے۔ جس سے آہستہ آہستہ وہاں کی جمی ہوئی رطوبات تازہ آنے والے خون کے ساتھ مل کر دورانِ خون میں شامل ہو کر بدن منتشر ہو جاتی ہیں۔ جس سے اورام صلبہ دور ہو کر چند یوم کے اندر اندر جسم صحیح و سالم ہو جاتا ہے۔

شاید کوئی اس جگہ یہ سوال پیدا کرے کہ شاید وہ جمی ہوئی رطوبات جسم میں منتشر ہو کر کوئی اور امراض پیدا کر دیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ رطوبات بھی تو آخر دموی اجزاء ہی ہیں۔ جو منجمد ہو چکے تھے۔ اب جبکہ گرم گرم تازہ خون میں مل گئے۔ تو وہ جمے ہوئے ذرّے خون میں حل ہو کر خون ہی بن جائیں گے۔ لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ ذرے بہ سبب دیر تک رہنے کے اس قابل نہیں رہے کہ دوبارہ خون کی صفات حاصل کر سکیں۔ تو پھر اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر وہ ذرات ایک فضلہ کی صورت میں ہیں۔ تو خون کے دوران میں مل جانے سے قوت مدبرہ خود ان کو مناسب رستہ کے ذریعہ باہر نکال دے گی۔ لیکن اگر وہ ذرّات کاربن کے اجزا میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ تو پھیپھڑوں میں جب ایسا خون دورہ کرتا ہوا جائے گا۔ تو وہاں سے کاربانک بخارات کے ساتھ مل کر سانس کے ذریعہ سے باہر نکل جائیں گے۔ غرضیکہ وہ فضلات جس راستہ سے نکلنے کے قابل ہوں گے۔ اسی راستہ سے وہ نکال دیے جائیں گے۔ کیونکہ خون کے فضلات ہمیشہ اسی طرح نکلا کرتے ہیں۔

(ب) اگر ناک کی اندرونی غشاء کا فعل کمزور ہو مثلاً منخرین خشک ہیں یا رطوبت تو کسی قدر رستی ہے۔ مگر بہ سبب کمی فعل کے وہ رطوبات خارج نہیں ہوتیں۔ بلکہ ناک کے اندر ہی خشک یا غلیظ ہو کر ناک کے نتھنوں کو بند کر دیتی ہیں یا کہ وہ رطوبت بہ سبب بند رہنے کے متعفن ہو کر بخر الانف کا مرض پیدا کر دیتی ہے۔ تو اس حالت میں ایرسا کی نسوار دے کر اس کے فعل کو تیز کر دیں۔ جس سے وہ رطوبت تازہ رس کر ان منجمد رطوبات کو صاف کر دیں گی۔ اور تمام علامات سابقہ دور ہو جائیں گی۔

(ج) اگر بیرونی طور پر جلد کے کسی حصہ میں تبورات پیدا ہوں یا مسّے پیدا ہو جائیں۔ یا کلف اور نمش وغیرہ چھا جائے۔ جو کہ وہاں کی جلد کی کمی فعل اور کمی دوران خون پر دلالت کرتی

ہے۔ تو ایسے موقعہ پر اس دوا یعنی ایرسا کو بطور ضماد استعمال کرنے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی طرح اگر بواسیر کا خون بند ہو جانے سے درد خارش وغیرہ کی تکلیف ہو تو ایرسا کا لیپ مقعد پر کرانا چاہیے۔ جس سے وہاں کے خون کا دوران تیز ہو کر یا تو وہاں کے منجمد خون کو تحلیل کر دے گا یا مسّوں سے خون جاری ہو کر وہ انجماد رفع ہو جائے گا۔

(د) جب عورتوں میں کسی وجہ سے رحم کے فعل میں کمی آجائے۔ جس کی علامت قلت حیض وغیرہ ہیں۔ تو خواہ وہ کسی مزمن ورم رحم کی وجہ سے ہو۔ جو صلب ہو چکی ہو یا اس کی کوئی اور وجہ ہو۔ جس کے تمام پہلوؤں پر یہاں بحث کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ وہ علم العلاج کا حصّہ ہے۔ تو اس دوا کو بطور فرزجہ کے استعمال کرنے سے رحم کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ یا اس دوا کا مطبوخ بنا کر پچکاری کریں۔ اگر پچکاری بھی نہ مل سکے تو اس کا مطبوخ بنا کر اس میں عورت کو بٹھا دیں اور یہ دوا رحم کے دردوں میں بھی از حد مفید ہے۔ اور عسر ولادت میں بھی جب رحم کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ تو اس دوا سے اس کے فعل کو قوی کر کے وضع حمل میں مدد لی جا سکتی ہے۔

(ھ) جب کسی کو آشوب چشم مزمن ہو۔ اور درد وغیرہ کم ہو تو اس دوا کو باریک کر کے بطور سُرمہ یا اس کا مطبوخ بنا کر بطور لوشن استعمال کرنا مجربات سے ہے۔

(و) جب اعصاب میں کمی حس وحرکت واقع ہو کر فالج۔ استرخا۔ خدر اور تشنج وغیرہ پیدا ہو تو اس دوا کا ضماد لگانا یا اس کے تیل کی مالش کرنا مفید ہے۔

(ز) زہردار جانوروں کے کاٹے پر اس دوا کا لگا کر وہاں دوران خون اور سیلان رطوبات پیدا کر دی جائے۔ تو زہر بدن میں سرایت نہیں کر سکتا۔ بلکہ باہر کی طرف جذب ہو کر مریض کو آرام ہو جاتا ہے۔ اس طرح مخدّر زہروں کے اثر کو اس کی مناسب مقدار کھلا کر ان کی تاثیر تخدیر کو دُور کیا جاتا ہے۔ خواہ مطبوخ کے طور پر دیں یا سفوف کے طور پر دیں۔

(ح) جب کمی فعل امعاء وغیرہ سے قبض پیدا ہو کر فضلات وریاح متعفن ہو جاتی ہیں۔ اور بسا اوقات آنتوں میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو اس دوا کو کھلا کر اسہال سے ان کو خارج کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ دیدان خوردِ امعاء کے لیے تو اس کا عمول (شافہ) بھی بہت فائدہ مند ہے۔

(ط) کان کے اورام مزمنہ اور دوِمی وطنین مزمنہ میں اس کا تیل بہت مفید ہے۔

(ی) مرض نسیان میں اس کا کھلانا اور اس کے تیل کی سر پر مالش کرنا دماغی فعلی کمی میں مفید ہے۔ اس طرح جو بچے خواب میں ڈرتے ہیں۔ ان کو بھی اس کا استعمال مفید ہے۔

(ک) جب کسی جگہ کا زخم بہت پرانا ہو جائے۔ اور اندمال کی صورت نہ بنے۔ اور قوت مدبرہ بدن اس کے اندمال کی طرف مائل نہ ہو تو اس کو بطور مرہم یا اس کے تیل کا طلا کرنا طرف زخموں کی صفائی اور تنقیہ کے لیے مفید ہے۔ بلکہ اس کی طرف خون کا دورہ زیادہ ہو کر وہاں مرمت شروع ہو جاتی ہے۔ اور بہت جلد وہ جگہ مندمل ہو جاتی ہے۔ معمولی ناسور اور گہرے زخم اس سے بھر جاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات زخم کے نیچے اگر ہڈی نکل آئی ہو۔ جو کہ اندمال زخم کے لیے مانع ہوتی ہے۔ تو بھی اس دوا کے طفیل زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

(ل) لرزے والے بخاروں میں سے لرزہ سے پہلے اگر اس دوا کو کھلا دیا جائے تو اوّل تو بخار ہی نہیں آتا۔ لیکن اگر آئے بھی تو لرزہ بالکل نہیں ہوتا یا بہت کم لیکن اگر شروع ہو تو اس کے مطبوخ میں آبزن کرنا یا اس کے تیل کی مالش لرزہ کو فوراً بند کر دیتی ہے۔

(م) مسکن عطش بھی ہے۔ مگر ایسے موقع پر جبکہ معدہ کے سوا کسی اور عضو میں التہاب یا کسی اور وجہ سے معدہ کے فعل کے نقص سے وہ پیاس پیدا ہوئی ہو۔ لیکن اگر معدہ اور امعاء کا فعل تیز ہونے سے پیاس پیدا ہو تو اس سے آرام نہ ہوگا۔

(ن) مرض ربو۔ عسر النفس۔ ضیق النفس جو غشاء مخاطی کے نقص فعل کے باعث پیدا ہوں۔ اسی طرح ذات الریہ مزمن اور بلغمی کھانسی مزمن وغیرہ میں بھی اس کو تھوڑی مقدار میں کئی دفعہ کھلانا مفید ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یعنی تھوڑی مقدار میں دینے سے معدہ و امعاء میں چنداں سوزش پیدا نہیں کر سکتی۔ جس سے قے یا اسہال آکر دوا جسم سے باہر چلی جائے بلکہ ہضم ہو کر دوران خون میں شامل ہو کر جب پھیپھڑوں میں جاتی ہے تو وہاں اس کا اثر ہو کر غشاء مخاطی کا فعل زیادہ ہو جاتا اور بلغم بڑھ جاتا ہے جس سے ہوائی نالی صاف ہو کر سانس کی آمد و رفت اعتدال پر آ جاتی ہے کیونکہ اسی قدر یہ دوا خون میں جذب ہو جاتی ہے اس کا مخرج پھیپھڑے اور گردے ہیں۔ جن کی راہ سے قوت مدبرہ اس کو بدن سے باہر نکال دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے پھیپھڑے کی کمی فعل سے پیدا ہونے والے امراض میں مفید ہے ویسے ہی گردہ کی کمی فعل میں مفید ہے۔

(س) یہ دوا مقوی قلب بھی ہے اور مقوی رحم بھی۔ کیونکہ جب خون دل کے اذنین اور بطنین میں جاتا ہے۔ تو اس کے ذرات وہاں بھی تحریک و تقویت ضرور پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح رحم کے اندر جب خون سے رطوبات مترشح ہوتی ہیں تو اس کا کچھ نہ کچھ حصہ وہاں بھی خارج

چھوٹی چندن

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

ہو کر تحریک و تقویت رحم کا باعث بنتا ہے۔

(ع) اگرچہ اس دوا کا اثر براہ راست اعصاب پر نہیں پڑتا۔ مگر امالہ کے طور پر جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ اعصاب میں بھی تعدیل افعال کے لیے مفید ہے۔

علاوہ علاج بالامالہ اور علاج بالضد کے علاج بالمثل کے طور پر بھی اس کو استعمال کر کے بہت سے فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک حصّہ دوا کا اور نو حصّہ کھانڈ سفید ملا کر سفوف بنائیں۔ اور ایک رتی کی مقدار میں دینے سے مندرجہ ذیل امراض میں مفید ہے۔

(۱) غشیان (۲) قے (۳) اسہال (۴) کثرت بلغم والی کھانسی (۵) ذات الریہ (۶) ہر قسم کے تپ جن میں قے یا اسہال یا کھانسی موجود ہو مفید ہے۔ مگر جن بتوں میں قبض وغیرہ ہو۔ ان میں مفید نہیں ہے۔

مقدار خوراک :- علاج بالامالہ کے طور پر سفوف ۲ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک اور علاج بالضد کے طور پر ایک ماشہ سے تین ماشہ تک اور علاج بالمثل کے طور پر ½ رتی سے ½ رتی تک۔

مرکبات

نقوع ایرسا:

ایرسا کی جڑ نیم کوب پانچ تولہ کو سوا سیر اُبلتے ہوئے پانی میں پندرہ بیس منٹ تک برتن میں بھگو رکھیں۔ بعدہٗ صاف کر کے بوتل میں ڈال لیں۔ قدر خوراک پانچ تولہ سے دس تولہ تک علاج بالامالا کے لیے۔ اور ایک تولہ سے تین تولہ تک علاج بالضد کے لیے اور قطرہ سے پانچ قطرہ تک علاج بالمثل کے لیے پچکاریاں یا غرغرہ کے لیے حسب ضرورت۔

ضماد ایرسا:

بیخ ایرسا پانچ تولہ۔ اشق ایک تولہ۔ سرکہ خالص حسب ضرورت۔ پہلے سرکہ میں اشق ڈال کر کھرل کریں۔ تاکہ اشق حل ہو جائے بعدہٗ سفوف ایرسا ملا کر کھرل کریں تاکہ ضماد کے قابل بن جائے۔ یہ دوا کھانے کے کام نہیں آتی۔ صرف لگانے کے لیے ہے۔

روغن گل ایرسا:

ایرسا کے پھول تازہ ۳۰ تولہ۔ روغن کنجد ۱/۴ سیر، دونوں کو کسی بوتل میں ڈال کر تین ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر تیل صاف کر کے اس میں ۳۰ تولہ تازہ گل ایرسا ڈال کر ۲۱ یوم دھوپ میں رکھ کر صاف کریں۔ بس تیل تیار ہے۔

روغن بیخ ایرسا:

نقوع ایرسا اور روغن کنجد ہم وزن ملا کر آگ پر رکھیں اور پکائیں۔ جب پانی جل کر صرف تیل رہ جائے تو صاف کریں۔

نوٹ:۔ ان ہر دو قسم کے تیلوں کی تاثیر یکساں ہے۔ اور مقدار استعمال بھی یکساں ہے۔

چھوٹی چندن

جنون، بے خوابی اور ہائی بلڈ پریشر کی بے خطا دوا

کوریراج جگن ناتھ جی وئید واچسپتی ——— مقام جنڈ

نام:۔ اس کو سنسکرت میں سرپ گندھا یا سرپ سگندھا اور چندر کا کہتے ہیں۔

۲ ۔ ہندی میں چھوٹا چاند چھوٹی چندن۔ ۳۔ بنگالی میں چاندر چھوٹا چاندر۔

۴ ۔ تامل میں کودنا میل پوری۔ ۵۔ تیلگو میں پٹالر گندھی۔

۶ ۔ علاقہ بہار اڑیسہ میں چاند بردا، دھان بردا۔ دھان مارنا اور پاگل جڑی کے نام سے مشہور ہے

۷ ۔ انگریزی میں راؤوالفیا سرپن ٹائنا۔ (RAWALFIA SERPENTINA) کہتے ہیں۔

ماہیت:۔ یہ ایک گھنا خورد جھاڑی کی قسم کا پودا ہے۔ جو دو تین فٹ اونچا ہوتا ہے عموماً اس کی شاخیں سیدھی اوپر کو جاتی ہیں۔ لیکن اگر اسے کسی دوسری چیز کا سہارا مل جائے تو اس سے بھی لپٹ جاتا ہے۔ اس کی شاخوں کے ہر جوڑ پر بیضوی شکل کے تین چار پتے ہوتے ہیں جن کی لمبائی پانچ چھ انگل اور چوڑائی دو تین انگل ہوتی ہے۔ شاخ کے سرے پر دو انگل لمبا گہرے نارنگ

رنگ کے پھولوں کا گچھا ہوتا ہے۔ اس کا تخم سیاہ رنگ کا مٹر کے دانہ کے برابر ہوتا ہے۔

مقام پیدائش:۔ یہ پودا ہمالیہ کے گرم علاقوں میں مراد آباد سے لے کر سکم تک پایا جاتا ہے۔ نیز آسام۔ پیلیکو اور تناسرم کے علاقوں میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک اور دکن میں مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ لنکا تک پیدا ہوتا ہے۔ بنگال، بہار، پٹنہ کے جنگلوں میں بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

حصص مستعملہ:۔ جڑ اور پتے۔

افعال و خواص:۔ مشتہی۔ کاسر ریاح۔ مسکن اعصاب۔ منوم۔ نافع جنون۔ بے خوابی۔ صرع۔ اختناق الرحم، ہائی بلڈ پریشر۔ بخار اور آشوب چشم وغیرہ کی اکسیری دوا ہے۔

تاثیرات عضوی

قنات غذایہ:۔ دس رتی سے زائد خوراک میں استعمال کرنے سے چند فیصدی مریضوں کے قنات غذائیہ میں خراش ہونے لگتی ہے۔ بلکہ اس سخت کڑوی دوا کے استعمال سے بعض نازک مزاج مریضوں کا دل متلانے لگتا ہے۔ اور قے شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے سخت بے چینی اور قلق و اضطراب ہوتا ہے۔ کئی دفعہ تو ساری کی ساری کھائی ہوئی دوا ہی بذریعہ قے خارج ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ اس کا کچھ حصہ ہی خارج ہونے پاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ کئی نازک مزاجوں کو تو قے کے ساتھ ہی اسہال بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ پسینہ آنے لگتا ہے اور نبض کی رفتار بالکل سست پڑ جاتی ہے۔ لیکن گھبرانا نہیں چاہیے۔ کیونکہ یہ عوارض تھوڑے وقفہ کے لیے ہی ہوتے ہیں۔ اور پانچ فیصدی مریضوں سے زیادہ میں ظہور پذیر نہیں ہونے پاتے اور جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ صرف نازک مزاج اشخاص ہی میں یہ کیفیت رونما ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے کئی مریضوں میں تو دو ماشہ سے بھی زائد خوراک استعمال کرنے کے باوجود اس قسم کے کوئی عوارض پیدا نہیں ہوتے۔

یادداشت:

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی چھوٹی چندن جن مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہے ان کے قنات غذائیہ میں زیادہ خراش ہوتی ہے۔ اور وہ ان کے لیے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے بنگال کی چھوٹی چندن کی بجائے ہمیشہ بہار اور نیپال کی چھوٹی چندن استعمال کرانی چاہیے۔ اور اس امر کو مدنظر رکھ کر میں ہمیشہ بہار اور

نیپال ہی کی چھوٹی چندن اپنے مریضوں پر استعمال کیا کرتا ہوں۔

(۲) عضلات قلب :-

جب چھوٹی چندن کافی مدت تک استعمال کرائی جائے۔ تو اس سے عضلات قلب میں معمولی سی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ اثر آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جوں ہی دوا کا استعمال بند کر دیا جائے تو یہ علامت رفع ہو جاتی ہے۔

(۳) دوران خون :

عموماً نبض کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ اور نبض کا حجم بھی کم ہو جاتا ہے۔

(۴) نظام عصبی :

تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے خون کے بڑھے ہوئے دباؤ (ہائی بلڈ پریشر) پر حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اعصاب کی بڑھی ہوئی حس کو کم کرنے میں بہت مفید ہے۔ اور دیسی معالجین کو اس مدعا کے لیے پوٹاشیم برومائیڈ (POTASSIUMBROMIDE) کی جگہ استعمال کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ پوٹاشیم برومائیڈ کا بہترین بدل ہے۔ اس کی پانچ رتی کی خوراک کے استعمال سے ہی مریض سو جاتا ہے۔ اور دس رتی سے زائد مقدار میں استعمال کرنے سے تو مریض کو بہت ہی گہری نیند آجاتی ہے۔ اور وہ چپ چاپ سو جاتا ہے۔ جب زیادہ مقدار میں استعمال کرائی جائے تو کئی دفعہ مریض دس بارہ گھنٹہ تک گہری نیند سوتا رہتا ہے۔

(۵) نظام تنفس :

اس کا اثر نظام تنفس پر بالکل پوٹاشیم آیوڈائڈ کی مانند ہوتا ہے۔ اس لیے یہ پرانی کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔ اور کئی ڈاکٹر صاحبان کو دمہ کے مریضوں میں اس کے استعمال سے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن اس کے متعلق ابھی تک مزید تجربات جاری ہیں۔

محل استعمال

(۱) جنون :

یہ جنون کی مخصوص دوا ہے اور فی زمانہ کئی ڈاکٹر اور حکیم صاحبان صرف اس دوا کو مختلف ناموں سے وسیع پیمانہ پر مشتہر کر رہے ہیں۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی دواخانہ دہلی" کی جنون کی مشہور دوا بنام دواء الشفاء بھی صرف چھوٹی چندن کا کیمیائی طریق پر تیار کیا ہوا جوہر ہے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر ڈبلیو۔ سی۔ رائے ایل۔ ایم۔ ایس کلکتہ کی گولیوں (SPECIFIC FOR INSANITY) میں بھی چھوٹی چندن شامل ہے۔

یہ دوا ہمارے تجربہ میں بھی جنون کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ لیکن انہی مریضوں میں جو بھاگتے دوڑتے، شور و غل مچاتے دوسروں پر پتھر پھینکتے اور گالی گلوچ نکالتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس کا سفوف ۱ رتی سے پندرہ رتی تک دن میں دو بار دینے سے صرف یہی نہیں ہوتا کہ مریض گہری نیند سویا رہتا ہے۔ بلکہ اس کا ہائی بلڈ پریشر بھی کم ہو جاتا ہے اور اس کا چیخنا چلانا بھاگنا، دوڑنا اس قسم کی دوسری علامات جاتی رہتی ہیں۔ غرضیکہ ہفتہ عشرہ ہی میں مریض کو کافی آرام نصیب ہو جاتا ہے۔ لیکن ذیل کے امور کو بوقت علاج زیر غور رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(الف) ابتدا میں یہ دوا تھوڑی مقدار میں شروع کر کے ہمیشہ آہستہ آہستہ بڑھانی چاہیے یعنی چھ رتی فی خوراک استعمال کرائیں۔ اور بعدہٗ بتدریج بڑھاتے ہوئے فی خوراک ڈیڑھ دو ماشہ تک کر سکتے ہیں۔

(ب) اگر چھوٹی چندن کی ہر ایک خوراک کے ساتھ "برہد وات چنتامنی رس"، "چنتامنی چترمکھ رس"، "وات کلانتک رس" میں سے کوئی رس ساتھ ملا لیا جائے۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام ہوتا ہے۔ تجربہ کی بناء پر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ان آیورویدک رسوں میں سے کوئی رس ساتھ ملا دینے سے مریض کو حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے

(ج) اگرچہ چھوٹی چندن خود بھی قدرے قبض کشا ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ کوئی اور قبض کشا دوا شامل کر دی جائے تو یہ نہایت زود اثر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لیے خمیسانده ترپھلہ مربہ ہرڑ وغیرہ بھی مفید ہیں۔ لیکن ہماری مجرب المجرب "قبض کشا گولیاں" "ہر دو ریچک وٹی" نہایت درجہ مفید ہیں۔

نوٹ:۔ جنون کے ان مریضوں کے علاج میں جو بالکل خاموش رہتے ہیں۔ چھوٹی چندن بالکل مفید ثابت نہیں ہوئی۔ کیونکہ ایسے مریضوں کا بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) تو پہلے ہی نہایت درجہ کم ہوتا ہے۔ اور پھر چندن کے استعمال کرانے سے بلڈ پریشر اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایسے مریضوں میں اس کا استعمال بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ اشتہارات میں تو اسے ہر قسم کے جنون کی مخصوص دوا کے نام سے مشتہر کیا جاتا ہے۔ لیکن تجربہ سے

ایسا ثابت نہیں ہُوا۔ ایسے مریضوں کے لیے ایک اور ہی طریقہ علاج ہے۔ مگر اس جگہ اس کا ذکر ہمارے مبحث سے خارج ہے۔

(۲) بے خوابی:

اس دوا کے معلوم ہونے سے پیشتر نیند لانے کے لیے اکثر انگریزی ادویات استعمال کرنی پڑتی تھیں۔ یعنی پوٹاشیم برومائیڈ اور کلورل ہیڈرائٹ کا مکسچر یا دیگر ادویہ مثل ڈورس پوڈر۔ پیرلڈے ہائیڈ۔ سلفونل وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب سے ہمیں یہ دوا معلوم ہوئی ہے۔ ہمیں اس مدعا کے لیے کسی انگریزی دوا کے استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کیونکہ نیند لانے کیلیے یہ بے نظیر دوا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ اکثر انگریزی دواؤں کی طرح نہ تو نشیلی ہے۔ اور نہ ہی دل کو زیادہ کمزور کرتی ہے۔ رات کو سونے سے دو گھنٹہ پیشتر اس کو دو رتی کی مقدار میں دیدینے سے مریض کو بخوبی نیند آجاتی ہے۔ اگر مریض کو بے خوابی کی شکایت مدت سے ہو اور ساری رات کروٹیں بدلتے گزرجاتی ہو۔ تو ایک خوراک صبح سویرے استعمال کرائیں۔ اور ایک خوراک شام کو۔ رات کو مریض مزے کی نیند سوتا رہے گا۔ مفرد صورت میں استعمال کرنے کے علاوہ ہم اس غرض کے لیے اس کا ایک مرکب بھی تیار کرتے ہیں۔ جو نیند لانے کے لیے بغایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے اور گولیوں کی شکل میں ہونے کی وجہ سے مریض کو استعمال کرنے میں بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی وہ مبارک نسخہ بھی آج ہم ناظرین کے پیش نظر کیے دیتے ہیں۔

صفتہ:

رب چھوٹی چندن ۸ تولہ۔ رب برگ اجوائن خراسانی ایک تولہ۔ چرس ۲ ماشہ۔ سفوف پیپلا مول ایک تولہ۔ ان سب کو ملاکر دو دو رتی کی گولیاں بنالیں۔ رات کو سوتے وقت دو گولی دودھ یا پانی سے دیں۔ نیند لانے کے لیے بے نظیر مرکب ہے۔

چھوٹی چندن کا رُب:

اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ ایک سیر چھوٹی چندن لے کر آٹھ گنا پانی میں آگ پر پکائیں جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جائے تو اسے کپڑے میں سے چھان لیں۔ باقی فضلہ کو دوبارہ آٹھ گنا پانی میں آگ پر پکائیں۔ جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جائے تو اُسے چھان لیں۔ دونوں بار اکٹھے کیے ہوئے پانی کو باہم ملالیں اور نرم آگ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ قدرے غلیظ القوام ہو جائے اس کو پانی کی بھاپ پر پکائیں۔ تاکہ دوا صحیح طور پر غلیظ القوام ہو جائے۔ بعد کو اسے بھاپ سے نیچے اُتار کر سرد کرلیں۔

یہ رب تقریباً ۸ تولہ کی مقدار میں تیار ہوگا۔

رُبّ برگ اجوائن خراسانی :

رب برگ اجوائن خراسانی بھی مذکورہ طریقہ سے تیار کریں۔

(۳) ہائی بلڈ پریشر :

خون کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لیے چھوٹی چندن کے مقابلہ کی کوئی دوسری دوائی نہ تو ڈاکٹری میں ہے اور نہ دیسی طب میں بشرطیکہ اس کا استعمال لگاتار کیا جاتا رہے۔ اور خوراک وغیرہ کا مناسب خیال رکھا جائے۔ چھ رتی کے حساب سے دن میں تین خوراکیں عرق گلاب یا سادہ پانی سے استعمال کرائیں۔ بے چینی گھبراہٹ وغیرہ علامات جلد رفع ہو جاتی ہیں۔

کویراج ڈاکٹر گن ناتھ سین صاحب ایم، اے، ایم، ایل، ایس کلکتہ تحریر فرماتے ہیں "کہ تین سال کے اندر سینکڑوں ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہم نے اس دوا کی بدولت ٹھیک کیے ہیں"

اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ خون کے بڑھے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لیے کس قدر مفید دوا ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس کے استعمال سے مریضوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوا کرتی۔ لیکن کئی مریضوں کے دل کو قدرے کمزور کر دیتی ہے۔ اس لیے کستوری۔ سدھ مکر دھوج، دواء المسک، خمیرہ مروارید۔ جواہر مُہرہ۔ کیفین، سٹرکنین۔ برہدوات چنتامنی رس وغیرہ میں سے کوئی چیز اس کے ساتھ استعمال کراتے رہنا چاہیے۔ اور ہمارا تو طریقہ علاج ہی یہی ہے۔ کہ صبح سویرے جو خوراک چھوٹی چندن کی استعمال کرائی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ برہدوات چنتامنی رس بھی ملا دیتے ہیں اور خیساندہ تر پھلہ میں شہد ملا کر اسے بطور بدرقہ کے استعمال کرا دیتے ہیں۔ جس سے نہ تو دل کمزور ہونے پاتا ہے اور نہ قبض کی شکایت ہی ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے اس کا فائدہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے استعمال سے بلڈ پریشر اگرچہ آہستہ آہستہ کم ہوتا ہے۔ لیکن یہ اثر مستقل ہوتا ہے۔ یعنی اس کے استعمال کرنے سے جو بلڈ پریشر کم ہوتا ہے۔ وہ دوبارہ بڑھنے نہیں پاتا اس کے علاوہ اس میں ایک اور حیرت انگیز وصف بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک بار جتنا بلڈ پریشر کم ہو جائے۔ سال دو سال تک بھی کسی دوا کے استعمال کے وہ پھر اس درجہ پر مستقل رہتا ہے۔ غرضیکہ ہائی بلڈ پریشر کے لیے ایک بے نظیر دوا ہے۔

(۴) بخار :

جن مریضوں کا درجہ حرارت زیادہ ہو۔ نبض بھی تیز ہو۔ انہیں چھوٹی چندن کا استعمال

کراتے سے درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ اور ٹمپریچر کے زیادہ ہونے سے جو مریض کو بے چینی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اس میں کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس مدّعا کے لیے مرتنجے رس تربھون کیرتی رس وغیرہ بدرجہا بہتر ادویات موجود ہیں اس لیے بخار کو حرارت میں کم کرنے کے لیے اکثر اس کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

(۵) اختناق الرحم :

بوجہ مسکّن اعصاب و منوم ہونے کے اختناق الرحم کے دَورے بھی اس کے استعمال سے رُک جاتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی برہلہ دات چنتامنی رس کا استعمال کرایا جائے تو نہایت مفید ہے۔ اس سے فائدہ بھی جلد ہوتا ہے۔ ان دونوں کے استعمال سے ایسی ایسی مستورات کا یہ مرض دور ہو چکا ہے جن پر دوسری دوائیں غیر مفید ثابت ہو چکی تھیں۔

نوٹ :- شہوانی بخارات سے پیدا ہونے والے اختناق الرحم کے لیے اس بوٹی کو اکسیری فوائد کی حامل پایا گیا ہے۔ اس لیے نوجوان کنواری یا بیوہ عورتوں میں عموماً اس کا استعمال زیادہ مفید ثابت ہُوا ہے۔ لیکن چونکہ اس بوٹی کی تاثیر قدرے مضعف قلب ہے اور اختناق الرحم کی شکایت میں دل کی تقویت کا خصوصیت سے زیادہ خیال رکھا جانا چاہیے۔ لہٰذا اس نقصان کے ازالہ کے لیے اس کے ساتھ کسی مقوی قلب دوا کا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ اختناق الرحم کی مریضہ کو بعض دفعہ معدہ کی خرابی سے دَورہ کی شکایت لاحق ہُوا کرتی ہے۔ اس حالت میں دَورہ کے وقت پیٹ میں دَرد ہوتا ہے۔ اور اکثر دست بھی آتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس بوٹی کا استعمال جائز نہیں۔ جب مریضہ از حد کمزور ہو۔ اس وقت بھی اس کا استعمال ممنوع ہے۔ ایام حمل کی حالت میں اور خصوصاً ساتویں آٹھویں مہینے اگر اختناق الرحم کا دَورہ ہو تو اس بوٹی کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ حمل ساقط ہونے کا پورا پورا اندیشہ ہے۔ اختناق الرحم کی مریضہ کو حیض کی قلت یا بندش کی شکایت ہو۔ رحم میں ورم ہو۔ اس کے ساتھ سیلان الرحم بھی ہو تو ان شکایات کا علاج کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ اس بوٹی کے استعمال سے اختناق الرحم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(مصنّف)

(۶) وضع حمل :

بہار کے صوبہ میں وضع حمل کے بعد گاؤں کے لوگ اسے عموماً استعمال کراتے ہیں۔ کیونکہ اس میں رحم کو سکیڑنے کی خاصیت ہے لیکن اس کو اس مرض کے لیے استعمال نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

(۷) آشوب چشم :
کہیں کہیں اس کے پتوں کا رس امراض چشم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

زخمِ حیات جنگلی

علامہ حکیم خادم علی صاحب خادم کوٹلی لوہاراں شرقی ضلع سیالکوٹ۔

زخم حیات جنگلی } ایک نہایت بیش قیمت، مفید اور عجیب و غریب بوٹی ہے قدرت نے اس میں بے شمار اثرات و فوائد رکھے ہیں۔ ہمیں قبلہ حکیم صاحب کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ آپ نے ایسی مفید ترین بوٹی کے متعلق ذاتی تجربات عنایت فرمائیے۔ محترم قارئین کی خدمت میں یہ تجربات معمولی تغیر الفاظ کے ساتھ پیش ہو رہے ہیں۔ امید ہی نہیں، بلکہ یقین کامل ہے کہ قارئین کرام اور اطبائے گرامی اس بوٹی کے مندرجہ تجربات کو آزمائیں گے اور مزید تجربات فرما کر طبی دنیا پر احسان عظیم فرمائیں گے۔

خاکسار۔ ابوالمظفر اکمل از سیالکوٹ

مقام پیدائش :

زخم حیات جنگلی [illegible] بار اور پنجاب کے اکثر اضلاع میں نمناک مقامات پر بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

ہیئت :

یہ بوٹی زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سبز مائل بہ سفیدی ہوتا ہے۔ خشک ہونے پر خاکستری رنگ کی ہو جاتی ہے۔ اس کے اوپر روئیں سے ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کو توڑنے سے اندر سے زرد ورد کی طرح ایک سُرخی مائل رنگ کا زیرہ نکلتا ہے۔

تجربات

خنازیر :

زخم حیات جنگلی کو کوٹ کر سایہ میں خشک کریں۔ اور باریک پیس کر سفوف کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک :- ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام تازہ پانی کے ساتھ چند ہفتے باقاعدہ استعمال کرائیں خنازیری مزاج بچوں کو دو رتی سے چار رتی تک پانی سے کھلانا نہایت مفید و مجرب بیان کیا جاتا ہے۔

کرم امعاء :

زخم حیات جنگلی تازہ ایک تولہ کو دس تولہ پانی میں گھوٹ چھان کر ہر روز نہار معدہ کھلانا کرم امعاء کی تھیلیوں کو نکال دیتا ہے۔ اس سے زیادہ اسہال بھی نہیں ہوتے۔

سوزاک :

زخم حیات جنگلی ۷ ماشہ۔ تخم خربوزہ ۷ ماشہ۔ خار خشک ۷ ماشہ۔ پانی ایک پاؤ میں خوب اچھی طرح گھوٹ چھان کر پلا دیا کریں۔ پیشاب کی جلن۔ سوزش اور درد کا فوری علاج ہے۔ متواتر تین ہفتے کھلانے سے سوزاک کے زہریلے مادہ کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔

پرانے زخموں کے لیے :- اس بوٹی کو خشک کر کے سفوف کر لیں۔ سفوف کو جامہ بیز (کپڑ چھان) کر لینا چاہیے۔ زخموں کو آب برگ نیب سے دھو کر اس پر اس کو ذرور (چھڑک) دیا کریں۔ بڑے سے بڑے زخموں کو ہفتوں اور دنوں میں مندمل کر دیتی ہے۔

کشتہ سکہ :

زخم حیات جنگلی میں سرب (سکہ) کا لاجواب اور بے نظیر کشتہ بن جاتا ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اس کشتہ کی بے حد تعریف فرمائی ہے۔ لہٰذا قارئین کرام ضرور اس کو تیار کریں۔

صفتہ :- آدھ سیر بوٹی کو کوٹ کر نگدہ بنالیں۔ اور اس میں خالص سکہ ایک تولہ رکھ کر غلولہ بنالیں۔ اس پر کھدر لپیٹ کر اس کے اوپر مٹی کا لیپ کر دیں۔ اور گڑھے میں پندرہ سیر اپلوں کی آگ دیں کشتہ برنگ زرد تیار ہو جائے گا۔ بس سحق بلیغ کر کے محفوظ رکھیں۔

فوائد و ترکیب استعمال :- پرانے قرحہ اور سوزاک جدید کے لیے یہ کشتہ اکسیر الاثر ثابت ہوا ہے۔ خوراک ایک رتی مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔

دق :- کے ابتدائی درجات میں دہی کے مٹھے کے ساتھ یہ کشتہ ایک رتی کھلانا معجز نما اثرات رکھتا ہے۔ لیکن دو چار روز کے استعمال سے فوائد و خواص کا ظہور پذیر ہونا ذرا مشکل امر ہے۔ اس کے لیے دو چار ہفتوں کی مداومت اور پرہیز شرط ہے۔

بھو پھلی بوٹی

حکیم محمد فضل حق صاحب انصاری ——— دہلی دواخانہ سیالکوٹ

پہلی بات :- یہ بوٹی پنجاب میں قریبًا ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ لیکن جن علاقوں میں کپاس کی کاشت ہوتی ہے۔ وہاں خصوصیت سے عام ملتی ہے۔

شناخت :- یہ بوٹی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم زمین پر بچھی ہوتی ہے۔ اس میں پھلیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ لعاب بھی بہت ہوتا ہے۔

دوسری قسم نصف گز بلند ہوتی ہے۔ لعاب اور پھلیاں بھی کافی ہوتی ہیں۔ لیکن قسم اوّل سے کم۔

تیسری قسم قریبًا گز سوا گز اونچی ہوتی ہے۔ پھلیاں اور لعاب بہت کم۔ لیکن پھیلاؤ بہت زیادہ۔ قسم دوم عام ملتی ہے۔ لیکن قسم اوّل اور سوم خاص خاص علاقوں میں پیدا ہوتی ہے۔ پنجاب کے علاقہ لائل پور اور سرگودھا میں تینوں قسمیں پائی جاتی ہیں۔ جس وقت یہ بوٹی پھولتی ہے تو اس میں بسنتی پھول لگتے ہیں۔ پتے لمبوترے اور سرخ مرچ کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر کوئی حصہ منہ میں لے کر چبا لیا جائے تو منہ لعاب سے بھر جاتا ہے۔ پھولوں کے ساتھ پھلیاں نکل آتی ہیں۔ جب تک پودا خام ہوتا ہے پھلیوں میں بیج سفید ہوتے ہیں۔ جب پودا پختہ ہو جائے تو بیجوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور پودے کا رنگ مٹیالہ۔ پھلیاں شروع سے ٹیڑھی سی ہوتی ہیں اور پختہ ہو کر ان کے منہ کشادہ ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے سیاہ بیج زمین پر گر پڑتے ہیں۔ بوٹی کو اکھاڑنے کا ٹھیک وقت اسوج ہے۔ جبکہ ابھی پھلی کا منہ بند ہو اور پودے کا رنگ مٹیالہ ہو چکا ہو۔ لیکن اگر اس سے پیشتر اکھاڑی جائے تو خام ہوتی ہے۔ اور اگر پختہ ہونے کے بعد نہ اکھاڑی جائے تو بعد میں اس کی جڑوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ اور ڈنٹھل آسانی سے ٹوٹ نہیں سکتا۔

فوائد :- سیلان الرحم، احتلام۔ سرعت اور درد کمر وغیرہ امراض مثانہ کے لیے بھوپھلی دنیائے طب میں ایک اکسیر الاثر دوا ہے جو بڑے کیمیادی اور سونے کے مرکبات کا مقابلہ کرتی ہے۔ حکماء اور وئید صاحبان کی نسبت سنیاسی اسے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ ذیل میں اس کے

استعمال کے طریقے لکھے جاتے ہیں۔

استعمال کے چار آسان طریقے :

(۱) گھی۔ کھانڈ اور آٹا ہم وزن لے کر اس کی پنجیری (حلوائے خشک) بناؤ اور اس میں نصف حصہ بھوپھلی کا سفوف قدرے گھی میں بھون کر ملا دو۔ اور اس پنجیری کو صبح و شام ڈھائی ڈھائی تولہ ہمراہ دودھ کھا لینے سے چند ہی روز میں درد کمر کا قلع و قمع ہو جاتا ہے۔ اور امساک بھی بے حد بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے سیلان میں بھی فائدہ کرتا ہے۔ مستقل صحت کے لیے تین ہفتہ متواتر استعمال کریں۔

(۲) کوئی دوا اتنی جلدی مکمل طور سے جریان کو رفع نہیں کرتی، جتنی جلدی بھوپھلی کرتی ہے خواہ بیس سال کا پرانا جریان ہو۔ ایک تولہ بوٹی کو آدھ سیر پانی میں خوب اچھی طرح رگڑ کر اور چھان کر پی لیا جائے تو تین چار ہفتوں میں شرطیہ صحت ہوتی ہے۔ دوران استعمال میں ترشی، تیل، گڑ، سرخ مرچ اور جماع سے پرہیز کلی رکھیں۔

(۳) جو نوجوان سرعت انزال کے شاکی ہیں۔ اور امساک کے لیے افیون وغیرہ مضر چیزوں کا استعمال کرتے ہوں۔ ان کو چاہیے کہ وہ بھوپھلی کا استعمال کریں۔ اس کو کوٹ چھان کر کپڑ چھان کر لیں۔ اور ہر روز ایک تولہ سفوف کو پاؤ ڈیڑھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ صبح و شام پھانک لیں۔ پھر پندرہ روز بعد قدرت الٰہی کا مشاہدہ کریں کہ پاؤں میں روندے جانے والی اس بوٹی میں کتنے عجیب و غریب خواص ہیں۔

حق یہ ہے کہ سرعت انزال۔ جریان منی۔ سیلان الرحم اور احتلام کے لیے یہ ایک مایہ ناز دوا ہے۔ مناسب ہے کہ حکمائے کرام اس کو آزمائیں۔

(۴) اس کے استعمال کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ بھوپھلی کا سفوف کر کے دو تولہ سفوف روزانہ رات کو آدھ سیر پانی میں چینی یا شیشے کے برتن میں بھگو دیں۔ اور صبح صاف سرخی مائل رنگ کا پانی نتھار کر اس میں حسب ضرورت مصری ملا کر پی لیا کریں۔ یہ طریقہ موسم گرما کے لیے خاص طور پر موزوں ہے۔ اس سے پورا فائدہ ہوگا۔ پرہیز کے ساتھ کم از کم تین ہفتہ استعمال کی جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ بوٹی پرانی نہ ہو۔ ایک سال پڑے رہنے کے بعد اثرات کمزور ہو جاتے ہیں۔ جو صاحب ذرا بھی دوراندیشی سے کام لیں گے۔ وہ موسم پر کافی بوٹی جمع کر سکتے ہیں۔ اور چند روز کی محنت سے ہزاروں مریضوں کو جریان وغیرہ کے

پنجے سے رہائی دلا سکتے ہیں۔

مرکبات

ذیل میں بھوپھلی کے چند نادر ترین اور اکسیر الاثر مرکبات قارئین کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں۔ جو ایک عرصہ سے ہمارے معمول اور مجرب ہیں۔ اُمید ہے کہ حکمائے گرامی ضرور ان کو اپنے مطب میں تیار فرما کر مریضوں پر بلا خوف و خطر استعمال کریں گے۔

(۱) اکسیری سفوف :

جریان ، احتلام و سرعت کے لیے خاص الخاص نسخہ ہے۔ کمر کو طاقت دیتا ہے ، اس سے باہ بڑھ جاتی ہے ۔ اور اعضائے رئیسہ کے جملہ نقائص دور ہو جاتے ہیں۔ بھوپھلی ۔ تخم اٹنگن تخم کونچ ، مگرکس ۔ ثعلب مصری ، موچرس ، صمغ عربی ، بیج بند ، تالمکھانہ ، تیج بل تخم سردالی۔ موصلی سفید ، آرد ، حب القطن ، زنجبیل ہر ایک ایک تولہ کوٹ پیس کر دس تولہ گھی میں بھونیں اور دس تولہ مصری کوزہ اور نو ماشہ کشتہ قلعی اضافہ کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک :۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی تازہ یا شیر بادہ گائے کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) سفوف مغلظ :

مادہ منویہ کی تمام شکایات کو حکمی طور پر فائدہ کرتا ہے ۔ رقت ، سرعت انزال اور احتلام کے دفعیہ کے لیے مجربات و معمولات سے ہے ۔ آرد سنگھاڑہ ، ثعلب مصری ، موصلی سفید تالمکھانہ ، دانہ الائچی کلاں ، موچرس ، شقاقل مصری ہر ایک ۲ تولہ ، بھوپھلی ۷ تولہ ، قند سیاہ ہموزن ۔ جملہ ادویات کو کوٹ کر سفوف بنائیں ۔

خوراک :۔ ۷ ماشہ صبح ، ۷ ماشہ شام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں ۔

(۳) سفوف نادر :

جریان ، احتلام اور سرعت و رقت کے لیے مفید ہے ۔ اجزا نہایت کم ہیں ۔ ناظرین اس کو بنا کر اس کے فوائد اور اثرات کو ملاحظہ کریں ۔

صفت ۃ:
بھوپھلی ۵ تولہ۔ ستاور ہ تولہ۔ بہمن سفید ۲۰ تولہ۔ دار چینی ۲۰ تولہ۔ قند سیاہ ۱۵ تولہ کوٹ کر سفوف کریں۔
خوراک:۔ ۵ ماشہ صبح اور ۵ ماشہ شام تازہ پانی یا گائے کے جوش دیئے نیم گرم دودھ کے ساتھ مصری ملا کر استعمال کریں۔ واقعی نہایت ہی اکسیری فوائد و اثرات کا حامل ہے۔

اِندرانی بُوٹی

از حکیم محمد عبد اللہ مصنف کتب کثیرہ

تمہید و تعارف وغیرہ:
مشہور و معروف بوٹی ہے۔ جسے خورد و کلاں سب جانتے ہیں۔ زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کی پتی گول اور موٹی، پھول سُرخ اور بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ جڑ موصلی دار ہوتی ہے۔ شاخیں بے شمار اور ان پر لال لال دھاریں پائی جاتی ہیں۔
وجہ تسمیہ:۔ لوگوں نے اس کی اکسیری تاثیر اور فوائد سے خوش ہو کر ہندرانی یعنی ہندوستان کی رانی نام رکھ دیا۔ بعدہٗ ہندرانی سے اندرانی بن گیا۔ چنانچہ اب ہر دو ناموں سے مشہور ہے۔
موسم و مقام پیدائش:۔ موسم سرما میں نومبر کے مہینے میں اگتی ہے۔ جنوری فروری میں اس پر جوبن آتا ہے۔ موسم بہار کی بہار دیکھ کر خشک ہو جاتی ہے۔ عموماً سیلابی مقام تالابوں، جوہڑوں۔ ندی۔ نالوں اور کنوؤں کی نالیوں پر اپنے موسم میں بافراط پیدا ہوتی ہے۔ خصوصاً ایسے آبی قطعات جو موسم سرما میں خشک ہو جاتے ہیں۔ اس کی پیدائش کے لیے نہایت موزوں و مناسب ہیں۔
طبیعت:۔ عموماً دوسرے درجے میں گرم و تر ہے۔
اقسام:۔ جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں تحریر کر آئے ہیں کہ اندرانی میں سرخ پھول بھی آتے ہیں۔ لیکن سننے میں آیا ہے۔ کہ اس کے سفید پھول بھی ہوتے ہیں۔ مگر یہ نایاب ہے بعض کتب میں لکھا ہے کہ دریائے راوی کے کنارے علاقہ فیض پور اور اس کے گرد و نواح میں تلاش

کرنے سے دستیاب ہو جاتی ہے۔ مہوسین کے لیے عزیز الوجود ہے۔

افعال :- ملین اور ملطف ہے معدہ اور جگر کو تقویت دیتی ہے۔ قلب کو نفع بخشتی ہے صاف اور صالح خون پیدا کرتی ہے۔ منفث بلغم ہے۔

مرکبات

حب ورم :

ھوالشافی :- حسب ضرورت پوست بیخ اندرانی لے کر خوب باریک گھوٹ لیں۔ اور جائے ورم پر باندھیں۔ ان شاء اللہ ورم تحلیل ہو جائے گا۔

حبوب اندرانی :

گل اندرانی حسب ضرورت لے کر سایہ میں خشک کریں۔ پھر باریک پیس کر سفوف کی صمغ عربی ½ حصّہ کے ہمراہ حبوب بنالیں۔

فوائد :- منہ میں رکھنے سے بیٹھی ہوئی آواز صاف ہو جاتی ہے۔ نیز ادنیٰ قسم کی سگریٹ پینے سے جو قصبۃ الریہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ بھی زائل ہو جاتی ہے۔

عرق اندرانی :

ترکیب :- سالم بوٹی تمام و کمال یعنی مع بیخ و برگ و بار بیس تولہ کی مقدار میں لے کر نیم کوب کریں۔ آدھ سیر پانی میں بھگو دیں چوبیس گھنٹہ کے بعد بدستور معروف ایک بوتل عرق کشید کریں۔

فوائد :- مولد خون صالح اور خفقان کے لیے مفید ہے۔

سفوف نمک :

اجزا و ترکیب :- نمک اندرانی پانچ تولہ، سرکہ پندرہ تولہ۔ انار دانہ بریاں، زرشک مسحوق صاف شدہ۔ چاول کشنیز خشک نیم بریاں ہر ایک سات تولہ گیارہ ماشے پسے ہوئے نمک کو توے پر ڈال کر جذب کریں۔ بعدہٗ باقی ادویہ ملا کر سفوف بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال :- تین ماشہ بعد غذا کے پھانک لیں یا بوقت حاجت گرم پانی کے گھونٹ کے ساتھ پھانکیں۔

افعال و منافع :- محلل ریاح و مقوی معدہ ہے۔ بھوک لگاتا ہے اور ہضم خوب کرتا ہے۔ (طبی فارما کوپیا)

سنیاسی نسخہ :

یہ نسخہ ہیضہ کے لیے تریاق خیال کیا جاتا ہے۔ جس کو شافی مطلق عین ہیضہ کے دنوں میں پیدا کرتا ہے۔

ھوالشافی :- اندرانی بوٹی جو کہ تالاب اور جوہڑوں کے کنارے پر عام پیدا ہوتی ہے۔ جس کے پتے چھوٹے چھوٹے بعینہٖ گورکھ پان جیسے اور پھول چھوٹے چھوٹے بر نگ سُرخ ہوتے ہیں۔ جب پھولتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے سُرخ فرش بچھا دیا ہے۔ اُمید ہے کہ اب آپ اس بوٹی کو سمجھ گئے ہوں گے۔ یہ بوٹی ہیضہ کے لیے بہترین تریاق ہے۔

اندرانی بوٹی ۶ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۵ عدد۔ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ کر چھان لیں۔ اور گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں۔ اور اسی طرح پندرہ بیس منٹ کے بعد پلا دیں۔ خدا کے فضل سے تین چار بار پلانے سے قے اور دست، بے چینی وغیرہ دور ہو کر مریض کی جان میں جان آجائیگی بلکہ اکثر مریض تھوڑی دیر بعد سو جاتے ہیں۔ یہ بوٹی مرض کی حالت میں بلا ضرر اور آسان چیز ہے لیکن یہ بوٹی تازہ لینی چاہیے۔ ایک دن اکھاڑ کر کپڑے میں لپیٹ کر پانی سے تر رکھیں۔ تو کئی دن تک تازہ رہ سکتی ہے۔ (کنز المجربات جلد اوّل)

کُشتہ عقیق :

ترکیب :- عقیق ایک تولہ۔ نغدہ اندرانی بوٹی ڈیڑھ پاؤ۔ پاچک دشتی پندرہ سیر بطریق معروف عام آگ دیں۔ خوراک ایک رتی مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

فوائد :- دافع جریان، خفقان و دمہ وغیرہ۔

کُشتہ سنگ جراحت:

ھوالشافی :۔ سنگ جراحت درقیہ حسب ضرورت لے کر آدھ پاؤ تک کوب شدہ اندرانی بوٹی کے پانی میں دو روز بھگو رکھیں، پانی چار انگل اس کے اوپر رہے۔ بعد ازاں اسے پانی میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر کوزہ میں بند اور گل حکمت کریں۔ اور پانچ چھ سیر آگ دیں۔ شگفتہ، سفید نکلے گا۔

خوراک :۔ ایک سے ڈیڑھ رتی تک۔

فوائد :۔ نفث الدم، نزف الدم، زحیر وغیرہ غرضیکہ ان تمام امراض میں جن میں خون کسی عضو سے نکلا ہو از حد مفید و مؤثر ہے۔ (معدن الاکسیر)

بیخ احمر

مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء

مشہور نام ——— رت مدھی ——— لال جڑی

عربی نام ——— اصل الاحمر • فارسی نام ——— بیخ احمر

تقریباً برسات کے مہینہ میں پیدا ہو کر سردی کے وسط تک رہتی ہے۔ بالعموم ریتلے علاقہ میں عام ملتی ہے۔

حلیہ :۔ پتے گہرے سبز اوپر روآں سا بکثرت، پھول ایک ہی پودے پر دو رنگ کے زرد و سفید۔ جڑ بالکل سرخ۔ باقی تمام حلیہ فوٹو سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اس لیے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔

روغن اکسیر اعظم برائے نزلہ و زکام:

نزلہ و زکام عالمگیر بیماریاں ہیں۔ جن میں ہر موسم میں بالعموم اور موسم سرما میں بالخصوص لاکھوں شخص مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر نزول دماغی سینہ کے اندر گرے تو وہ نزلہ کہلاتا ہے۔ اور ناک کی

راہ بننے کو زکام کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ چونکہ ان کی جائے پیدائش دماغ ہی ہے۔ لہٰذا ذیل میں ہم بیخ احمر سے تیار ہونے والے ایک ایسے روغن کا نسخہ درج کرتے ہیں۔ جس کی چند روزہ مالش سے بفضلہ تعالیٰ نزلہ و زکام قطعی طور پر دور ہو جاتے ہیں۔

ھوالشافی: بیخ احمر بوٹی کی جڑیں نکال کر کوٹ لیں۔ اگر یہ پانچ تولہ ہوں تو اس میں پاؤ بھر تل کا تیل یا سرسوں کا تیل ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ تین چار یوم پڑا رہنے سے تمام اثر اس میں نکل آئے گا۔ جس کی علامت یہ ہے کہ تیل کی رنگت نہایت خوشنما سرخ ہو جائے گی۔

اب جبکہ اس کی رنگت گہری سرخ ہو جائے، تو اس کو چھان کر شیشی میں سنبھال رکھیں۔

بس روغن اکسیر اعظم تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔ روزانہ دھوپ میں بیٹھ کر سر پہ مالش کریں۔

فوائد:۔ چند روز میں بفضلہ نہ صرف یہ کہ وقتی طور پر نزلہ و زکام دور ہو جائیں گے۔ بلکہ ایسے مریض جو بوجہ ضعف دماغ پوری ششماہی نزلہ و زکام میں مبتلا رہتے ہیں، ان کو بھی شرطیہ بفضلہ شفا ہو جائے گی۔ یہ روغن اپنے خداداد اثرات کی بناء پر نہایت بیش قیمت ہے۔ بنائیں اور فائدہ حاصل کریں۔ اور خدا کی صناعیوں پر غور کریں۔ کہ اس نے ایک ایسی بوٹی کو جو ہر سال کروڑوں من پیدا ہوتی ہے۔ اور جس کو اونٹوں کا چارہ بنایا جاتا ہے۔ کس قدر فوائد کی سرمایہ دار بنا دیا ہے۔

یرقان کا سنیاسی علاج:

ہمارے علاقہ میں ایک گاؤں پکا شہیداں ہے۔ وہاں یرقان کا ایک دیرینہ مریض تھا جس کو باوجود علاج معالجہ کے فائدہ نہیں ہوا تھا۔ اتفاقاً ایک روز سنیاسی صاحب تشریف لائے اور آپ نے یہی بوٹی اکھاڑ کر اس کو کہہ دیا کہ یہ دو تولہ بمعہ جڑ گھوٹ کر اور مصری ملا کر پی لیا کرو۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خدا کی قدرت کے قربان جائیے۔ کہ وہ مرض جو تقریباً چھ ماہ سے جانے کا نام نہیں لیتا تھا۔ تین روز میں صاف اڑ گیا۔

کشتہ فولاد

فولاد کا برادہ لے کر اس کو چینی کی پیالی میں رکھیں۔ اور اس پر لال جڑی کی جڑ کا پانی ڈالیں

پودا اونٹ کٹارا

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

یہاں تک کہ فولاد ڈوب جائے۔ اور لوٹی کا پانی چار انگل اوپر تک آجائے۔ پھر دھوپ میں رکھ دیں۔ ان شاء اللہ پانی کے خشک ہونے تک کشتہ ہو جائے گا۔ اگر رڑک باقی رہے تو پھر اسی طرح پانی ڈالیں۔

فوائد :- یہ کشتہ ضعف جگر کے لیے مفید چیز ہے۔

خوراک :- ایک رتی مکھن میں دیا کریں۔ اور فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

وجع المفاصل کے لیے اکسیری مالش :

چھوٹے اور بڑے جوڑوں کے درد کے لیے علاوہ ازیں ایسے امراض کے لیے جو کہ بالکل صاحب فراش ہو چکا ہو۔ چلنے پھرنے بلکہ کروٹ بدلنے سے بھی عاجز ہو گیا ہو۔ یہ روغن بفضلہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ وہ روغن جس کا ذکر نزلہ و زکام کے تحت میں ہوا ہے۔ حسب ضرورت لے کر اس میں فی تولہ ایک ماشہ موم انگریزی آگ پر گرم کر کے اس میں دس ماشہ انگریزی موم شامل کرلیں۔ بس روغن تیار ہے۔

ترکیب استعمال :- مریض کو مکان کے اندر، یا ہوا سے بچا کر دھوپ میں لٹا کر جوڑوں پر مالش کریں۔ اور بعد ازاں روئی کے نمدے سے سینک دیں۔ اسی طرح کئی روز تک مالش کرنے سے بفضلہ تعالیٰ مریض چلنے پھرنے لگتا ہے۔ اور درد ٹیس وغیرہ سے نجات مل جاتی ہے۔ اندرونی طور پر دوا دے دی جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام ہو جاتا ہے۔

ذات الجنب و نمونیا :

وہی روغن جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ذات الجنب (پسلی کا درد) کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ مالش کرنے کے بعد بدستور سابق روئی کے نمدے سے سینکنا اور اس کے اوپر برگ ارنڈ یا محض روئی کا نمدہ رکھ کر باندھنا ضروری ہے۔ ان شاء اللہ درد بند ہو جائے گا۔

نوٹ :- یہ روغن عرق النساء اور فالج لقوہ کو مفید ہے۔ تجربہ کر کے فائدہ حاصل کریں۔

روغن احمر مرکب :

از جناب حکیم سید شاہ انیس احمد صاحب ـــــــ داؤد نگری

اس روغن کو بعض حکمائے نامدار تیار کر کے اپنے مطلب میں ہر وقت موجود رکھتے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل بیماریوں پر استعمال کراتے اور بفضلہٖ کامیابی حاصل کرتے ہیں :۔

درد عضلات ۔ درد اعصاب ، وجع المفاصل ، وجع الورک ۔ ذات الجنب / ذات الصدر عرق النساء ۔ فالج لقوہ وغیرہ ۔

ھو الشافی :۔ بیخ احمر بوٹی کی جڑ ۴ تولہ ۔ قسط تلخ ۲ تولہ ۔ بالچھڑ ۲ تولہ ۔ سورنجاں ۲ تولہ ۔ سبز برگ سنبھالو ۔ اکاش بیل ۔ برگ میتھی ۔ برگ نکو ۔ برگ ارنڈ ۔ برگ دھتورا ہر ایک پانچ تولہ ۔ سب کو نیم کوب کر کے سیر بھر پانی میں جوش دیں ۔ اور خوب پک جانے اور تھوڑا سا پانی رہنے پر چھان کر پانی نکالیں ۔ اور اس پانی میں ۲۰ تولہ سرسوں کا تیل داخل کر کے نرم آنچ پر پکائیں ۔ جب تمام پانی جل کر محض تیل باقی رہے تو صاف کر کے بوتل میں بحفاظت رکھیں ۔

ترکیب استعمال :۔ بوقت ضرورت مالش کر کے اوپر روئی باندھ دیا کریں ۔ مرقومہ بالا امراض کے لیے مفید ہے ۔

اُونٹ کٹارہ

استاذ الحکماء حکیم محمد عبد اللہ

تعارف :۔ یہ ایک خاردار بوٹی ہے ۔ جس کو اونٹ بڑے شوق سے کھاتے ہیں پتے لمبے لمبے ستیاناسی سے بہت ملتے جلتے مگر طول بین لمبے کانٹے دار ہوتے ہیں ۔

پھول :۔ بہ رنگ سفید، نیلے اور بعض کے زردی مائل ہوتے ہیں ۔ مگر بخلاف دوسری بوٹیوں کے اس کا پھول پھل کے گرداگرد ہوتا ہے ۔ یعنی پہلے پھل پیدا ہو کر پھل کے اردگرد پھول پیدا ہوتے ہیں ۔

پھل :۔ اخروٹ کے برابر ہر ایک شاخ کے سرے پر لگتا ہے ۔ جس پر کانٹے لمبے لمبے چاروں طرف بے شمار نظر آتے ہیں ۔ پک جانے پر اس کے اندر سے سفید چیز روئی کی طرح نکلتی ہے ۔

بیج :- چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔

قد :- ایک گز یا کبھی اس سے بھی زیادہ دیکھے جاتے ہیں۔

نام :- فارسی، اشتر خار - عربی، شوک الجمال - ہندی، اونٹ کٹیرا - مرہٹی، اُٹ کٹارہ یا اُنٹانٹی - گجراتی، اُنکنٹو - شولیو مشہور نام اونٹ کٹارہ - ہمارے علاقہ میں لیہہ کہلاتا ہے۔

وجہ تسمیہ :- نام سے ظاہر ہے کہ اسے اونٹ کھاتا ہے۔

مقام پیدائش :- چونکہ اونٹ اس کو شوق سے کھاتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ اس بوٹی کو وہاں ہی پیدا کرتا ہے۔ جہاں اونٹ ہوتے ہیں۔ تاکہ اگر نافہم اور بے قدر انسان اس کے طبی فوائد سے بہرہ اندوز شفانہ ہو تو کم از کم ان کی سواریوں کی شکم پُری تو باآسانی ہوتی رہے۔ حاصل کلام اس کی پیدائش ریتلے میدانوں میں ہوتی ہے۔

طبیعت :- دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے اور بقول بعض تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔

امراض العین :- اکثر امراض چشم کے لیے اس کے پھول بمنزلہ اکسیر ہیں۔ چنانچہ ہم ذیل میں اس کے استعمال کے چند طریقے بیان کرتے ہیں بنائیں۔ اور مریضان چشم کو استعمال کرا کر اُن سے دُعائیں لیں۔

عرق تریاق چشم ۱

ھوالشافی :- اونٹ کٹارہ کے پھول جس قدر مہیا ہو سکیں لے کر پانی سے بھیگے ہوئے مگر صاف کپڑے میں جمع کرتے جائیں۔ جب حسب ضرورت جمع ہو جائیں تو چینی یا کانچ کے کھرل میں ڈال کر کوٹیں۔ اور باریک ہونے پر صاف کپڑے میں سے چھان کر پانی نکال لیں اور صاف عمدہ بلوری پختہ شیشی میں ڈال رکھیں۔

ترکیب استعمال :- روئی کی پھریری عرق مذکور میں تر کر کے ایک ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔ ان شاء اللہ اس کے چند دن کے استعمال سے جالا۔ دھند۔ رتوندھی دور ہو کر نظر تیز ہو جائیگی۔

ہدایت :- ایک دن کا نکالا ہوا عرق تین روز سے زیادہ تک نہ استعمال کریں۔ بلکہ پھر تازہ حاصل کریں۔

عرق تریاق چشم ۲

ھو الشافی :۔ اونٹ کٹارہ کے پھول جس قدر مہیا ہوسکیں لے کر سایہ میں خشک کر رکھیں۔ جب ضرورت پڑے لے کر پھولوں سے آٹھ گنا عرق گلاب ملاکر ۲۴ گھنٹے تر رکھیں۔ پھر چھان کر صاف شیشی میں ڈال کر سنبھال رکھیں۔ اور اوپر کی ترکیب کے موافق استعمال کرایا کریں۔ ان شاء اللہ وہی فائدے حاصل ہونگے۔

نکتہ :۔ چونکہ تازہ پھول ہر موسم اور ہر ایک علاقہ میں نہیں مل سکتے۔ اس لیے یہ نسخہ بہت مفید ہے اور عمدہ ہے۔ ایک بار محنت سے تیار کردہ مدتوں تک کافی ہوسکتا ہے۔

کحل گل اشترخار والا :

ھو الشافی :۔ سُرمہ سفید یا سیاہ ایک تولہ لے کر عمدہ کھرل میں ڈالیں اور خوب باریک پیس کر آب گل اشترخار یا عرق تریاق ۲ ڈال ڈال کر کھرل کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ دس تولہ پانی جذب ہو جائے بس سُرمہ تیار ہے۔ بدستور معروف استعمال فرمائیں۔ ان شاء اللہ وہی فوائد حاصل ہوں گے جو اوپر مرقوم ہوئے ہیں۔

کھانسی اور دمہ :

ھو الشافی :۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ لے کر سایہ میں خشک کرلیں۔ اور پیس کر رکھیں۔ بوقت ضرورت اس میں سے چار رتی لے کر پان میں رکھ کر کھلائیں۔ کھانسی اور دمہ کے لیے مفید ہے۔

مقوی ہاضمہ :

ھو الشافی :۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ، چھوہارہ کی گٹھلی ہر دو کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنائیں۔ اور ان ہر دو ادویات کے برابر مصری ملاکر بحفاظت رکھیں۔

خوراک :۔ بوقت صبح بقدر چھ ماشہ ہمراہ پانی دیں۔ اس کے چند روزہ استعمال سے ہاضمہ کی کمزوری بفضلہ دور ہو جاتی ہے۔

امراض گردہ ومثانہ:

ھو الشافی:۔ بیخ اونٹ کٹارہ چھ ماشہ۔ برگ دودھی ۵ ماشہ پانی میں جوش دے کر شربت بزوری سے شیریں کرکے پلائیں۔ (حامی الصحت)

امراض مخصوصہ مرداں:

مردوں کی مخصوصہ بیماریوں میں سے ضعف باہ کے لیے اونٹ کٹارہ کی جڑ ایک بے مثل اکسیر اور مسیحائے صادق سے کم نہیں۔ اگر اس کی جڑ میں سے جوہر مؤثرہ کو کسی انگریزی طریقے پر نکال کر مشتہر کیا جائے۔ تو اس دوا کی تمام دنیا میں شہرت ہوسکتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ شاہی طبیب حکیم **محمد علی** صاحب مرحوم نے ایک مرکب بنام **روح جیون بوٹی** ایجاد کرکے زور و شور سے مشتہر کی تھی۔ چونکہ دوا بے حد مؤثر تھی لہٰذا اس کی شہرت بیرون ہند سے گزر کر غیر ممالک تک جا پہنچی تھی۔ اور نہ معلوم آج تک کس رفعت و بلندی کے کنگرے تک پہنچ چکی ہوتی۔ اگر قضا کا زبردست ہاتھ حکیم صاحب کو نہ دبوچ لیتا۔ اس کا نسخہ یہ ہے:

اجزاء و ترکیب:۔ سم الفار، شنگرف (مدبر کیا ہوا) سفوف رتن جوت ہر ایک، ایک تولہ۔ سفوف بیخ اونٹ کٹارہ دو تولہ سب کو پانچ سیر دودھ میں جوش دے کر جامن لگائیں اور پھر بلو کر گھی نکال لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ پانچ قطرے آدھ سیر دودھ یا دو تولہ مکھن یا آدھ پاؤ حلوا میں ملا کر کھلائیں۔ گھی دودھ اور مرغن غذائیں زیادہ استعمال کریں۔

افعال و منافع:۔ محرک و مقوی باہ ہے۔ بدن کو بڑھاتی اور بھوک لگاتی ہے۔ اس کے استعمال سے دودھ گھی خوب ہضم ہونے لگتا ہے اور چہرہ سرخ سپید ہو جاتا ہے۔

(طبی فارماکوپیا جلد اوّل صفحہ ۳۸۹)

مقوی باہ دودھ:

ھو الشافی:۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ تازہ سوا تولہ کچل کر پوٹلی بنا کر آدھ سیر گائے کا دودھ۔ سیر بھر پانی۔ چھوہارہ چار عدد سب کو قلعی دار دیگچی میں ڈال کر نرم آگ پر پکائیں جب تمام پانی جل کر صرف دودھ باقی رہے تو چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔ دس روز متواتر استعمال کرکے دیکھیں۔ کس قدر

قوت بدن میں پیدا ہوتی ہے۔

مقوی باہ لڈو :

ھوالشافی :۔ بیخ اونٹ کٹارہ سایہ میں خشک کی ہوئی آدھ سیر کوٹ کر سفوف بنائیں اور گائے کے پانچ سیر دودھ میں ملاکر بدستور معروف کھویا تیار کریں۔ اور کھویا تیار ہونے پر اس میں موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ ثعلب مصری پانچ پانچ تولہ ملاکر بقدر ضرورت کھانڈ ملالیں۔ اور پیڑے یا ٹکیاں یا لڈو بنالیں۔ اور روزانہ بقدر ضرورت دو تولہ استعمال کریں۔

فوائد :۔ جریان، سرعت انزال، کمزوری باہ کو دُور کرنے کے لیے عجیب چیز ہے۔

مُمسک لیپ :

پوست بیخ اونٹ کٹارہ حسب ضرورت لے کر باریک پیسیں اور شہد خالص ملاکر ایک گھنٹہ وقت سے پہلے لیپ کریں۔ بغیر کسی نشہ آور ادویات کے امساک پیدا کرنا اسی کا کام ہے۔

طلائے مجلوق :

اگر پوست بیخ اونٹ کٹارہ ۳ ماشہ۔ دارچینی ۲ رتی پانی میں نہایت زوردار ہاتھوں سے کھرل کر کے عضو مخصوص پر لیپ کرائیں۔ اور اوپر سے برگ پان بندھوائیں تو لگاتار دو ہفتہ کے استعمال سے بفضلہ مردہ رگوں میں جان پڑ جائے گی۔ اور پھر لطف یہ کہ آبلہ یا زخم کچھ بھی نہیں ہوتا دوران استعمال میں جماع سے پرہیز کرائیں۔

برائے فراخی فرج باکرہ :

جڑ اونٹ کٹارہ کی پیس کر ناف عورت پر ملیں۔ فرج کشادہ ہو گی۔

(مجربات اکسیری اُردو)

سفوف مقوی باہ :

جس کے استعمال سے مایوس العلاج نامرد بھی شیر مرد بن جاتا ہے۔

ھوالشافی :۔ پوست بیخ اشترخار پانچ ماشہ۔ عقرقرحا تین ماشہ۔ اسگندناگوری ایک ماشہ

باریک پیس کر حلوے میں ملا کر سات روز تک کھلائیں۔ اور قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔

بچہ آسانی سے پیدا ہو :

بچہ کی پیدائش کا وقت عورت کے لیے جان کنی سے کم نہیں۔ اللہ اللہ اگر ایک گھنٹہ کی دیر ہو جائے۔ تو بے چاری کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ بقول مستورات کفن سرہانے ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر بفضلہ مندرجہ ذیل چٹکلہ بہت زود اثر ثابت ہوتا ہے۔

ھو الشافی :۔ اُونٹ کٹارہ کی جڑ کو باریک پیس کر عورت کے ناف اور اس کے نیچے تک لیپ کر دیں۔ بفضلہ فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا۔

پیشاب کا رُک کر آنا :

ھو الشافی :۔ اُونٹ کٹارہ کی جڑ کی چھال بقدر چھ ماشہ پانی میں گھونٹ کر اور مصری ملا کر پلانے سے بفضلہ پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے۔

تپ بلغمی :

ھو الشافی :۔ اونٹ کٹارہ ۹ ماشہ معہ برگ دبار پانی میں پکا کر فلفل گرد سات عدد اضافہ کر کے پلائیں۔ نہایت مؤثر چیز ہے۔

نوٹ :۔ استسقا اور یرقان بارد کے لیے بھی نہایت مفید چیز ہے۔ (حامی الصحت)

ٹھنڈے پسینے روکنا :

ھو الشافی :۔ اُونٹ کٹارہ کی جڑ بقدر چھ ماشہ روزانہ شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے ٹھنڈے پسینے رک جاتے ہیں۔ (مخزن آیور وید ۴۲)

مرکبات

شربت انتشار مرکب :۔ بیخ اُونٹ کٹارہ ایک سیر۔ شاخ اونٹ کٹارہ آدھ سیر

پودینہ کوہی ایک پاؤ۔ سانج ہندی ایک پاؤ۔ گل منڈی ایک پاؤ۔ مویز منقیٰ دو چھٹانک
حسب دستور معروف پانی میں پکا کر شکر سفید دو سیر کا اضافہ کر کے شربت تیار کریں۔ ۱½
تولہ عرق برنجاسف میں ڈال کر بہ وقت صبح پئیں۔
فوائد:۔ ورم طحال۔ ورم جگر۔ استسقاء۔ یرقان اور تمام بلغمی امراض میں مفید ہے۔

شربت دیگر:۔ جو کہ سوزاک کے لیے اکسیر ہے۔

بیخ اونٹ کٹارہ ایک پاؤ۔ برگ اونٹ کٹارہ دو چھٹانک۔ تخم خیارین نیم کوفتہ دو چھٹانک
تخم خربوزہ تین تولہ۔ برادہ صندل سفید چار تولہ۔ بیخ کاسنی ۶ تولہ۔ حب کاکنج ۴ تولہ۔ سب کو ڈیڑھ سیر
پانی میں رات کو بھگو رکھیں۔ صبح پکا کر شکر سفید کا اضافہ کریں، اور قوام شربت تیار کریں۔ اس میں سے
دو تولہ شربت عرق گاؤ زبان دو چھٹانک ڈال کر پلائیں۔
نوٹ:۔ یہی شربت درد گردہ کے لیے نہایت مفید ہے۔

معجون مختصر:

بیخ اونٹ کٹارہ ۶ تولہ۔ سورنجاں شیریں ۳ تولہ۔ بیخ بادیان ایک تولہ۔ اذخر ایک تولہ۔ شہد
خالص ایک پاؤ کا قوام کر کے ادویات بالا پیس کر آمیز کریں۔ اور بقدر ایک تولہ عرق بادیان دو چھٹانک
یا عرق منڈی دو چھٹانک کے ہمراہ کھایا کریں۔

گھی اکسیر الاثر:

اس نسخہ کے منافع کے متعلق میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ تحریک باہ۔ تجدید ہضم۔ تولید خون
تقویت اعصاب۔ تحسن لون اور ایام طفلی کی بدعادات سے پیدا ہونے والے نقائص کے لیے
نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس کی قدر وہی اصحاب بخوبی جان سکتے ہیں جو اس کو بنا کر استعمال کریں گے
یہ ہمارے مطب کا اکسیری نسخہ ہے جس کو ہم مدت سے برتتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل اس کے
اجزا اور تھے۔ تبدیلی کے بعد اس کے فوائد بہت زیادہ اہم ہو گئے ہیں۔
نسخہ:۔ بیخ اونٹ کٹارہ ایک پاؤ۔ رتن جوت ایک پاؤ۔ سم الفار مسلّم ڈلی، ایک تولہ
شیر گاؤ پانچ سیر میں جوش دے کر دودھ کو جما دیں۔ اور بطریق معروف بلو کر گھی حاصل کریں۔

بکن بُوٹی

11

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

بس یہ مختلف منافع کے واسطے اکسیری چیز ہے۔

تحریک باہ کے لیے نو قطرہ دودھ میں پلائیں۔ تقویت عصاب، جریان۔ اور کثرت احتلام کے واسطے معجون خرما ایک تولہ میں دیں۔ تھوڑے عرصہ کی مداومت سے چہرہ سُرخ و سپید ہو جائے گا۔

ضماد:۔ جو تقویت باہ اور مجلوق کے لیے مفید ہے۔

ترکیب:۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ۔ پوست بیخ آک۔ پوست بیخ کنیر سفید۔ پوست بیخ دھتورہ ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو سایہ میں خشک کر کے کوٹ چھان کر آب برگ دھتورہ میں ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ وقت حاجت ایک گولی عرق گلاب میں حل کر کے ضماد کریں۔ جب خشک ہو جائے مجامعت کریں۔

برائے قوت باہ:

ھوالشافی:۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ ایک تولہ خوب کچل کر نصف سیر پختہ دودھ گائے میں ڈال دیں۔ اور اس میں نصف سیر پانی بھی ملا دیں۔ اور نرم نرم آنچ پر پکائیں۔ حتیٰ کہ کل پانی جل جائے اور صرف دودھ باقی رہ جائے۔ اس میں مصری ملا کر پئیں اور یہی عمل برابر چالیس روز تک کریں۔ اس سے نامرد، مرد بن جاتا ہے۔

(مخزن آیورویدک)

دیگر:

ھوالشافی:۔ پوست بیخ اُونٹ کٹارہ۔ پوست بیخ سنکھا ہولی۔ آرد ماش ہر ایک ۲ تولہ۔ پہلے پوست مذکور کو سایہ میں خشک کریں۔ بعدۂ جُدا جُدا کوٹ کر چھان کر آرد مذکورہ میں ملا کر سفوف تیار کریں۔ اور روزانہ صبح کو بمقدار ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ کھایا کریں۔ تقویت باہ اور تولید منی میں مفید ہے۔ (مخزن حکمت)

بکن

از قلم جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب امرتسری ——— لاہور

یہ بوٹی دریاؤں کے کنارے مفروش ہوتی ہے۔ اور کسی قدر زمین سے اُٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات اونچی بھی دیکھی گئی ہے۔ باغوں میں بھی دیکھی گئی ہے۔ پنجاب میں دریائے چناب، راوی اور ستلج نیز امرتسر کے گرد و نواح میں دیکھنے کا زیادہ اتفاق ہوا ہے۔ تقریبًا ہر موسم میں دستیاب ہو جاتی ہے۔ اس کے پتے برگ شہتوت یا پودینہ جیسے ہوتے ہیں۔ مگر بلدار اور سر کے پاس گولائی لیے ہوئے۔ ایک جامنی رنگ کا پھول اس کی ہر گرہ پر ہوتا ہے پھل چھوٹا سا مثل پھل شہتوت کے لگتا ہے۔ اگر اس کو چبایا جائے تو مچھلی جیسی بو آتی ہے۔ اور بھوپھلی کی طرح لیسدار ہوتی ہے۔ اونٹ کے سوا اور کوئی جانور اسے نہیں کھا سکتا۔ بعض علاقوں میں اسے توت بوٹی تو تڑی اور جل پیپل بھی کہتے ہیں۔ عمومًا گھوٹ کر استعمال کرنے کے کام زیادہ لائی جاتی ہے۔

دفعیہ بواسیر خونی :

بکن بوٹی ۲ تولہ۔ مصری ۲ تولہ۔ ایک پاؤ پانی میں گھوٹ کر صبح و شام پلائیں۔ پہلے ہی روز فائدہ ہوگا۔

دفعیہ سوزاک :

بکن بوٹی ۲ تولہ گھونٹ کر بغیر میٹھا ملائے صبح، دوپہر اور شام پلائیں۔ پہلے ہی روز جلن بند ہوگی۔

دفعیہ قرحہ :

بکن ۲ تولہ۔ خار خشک ایک تولہ۔ مغز خیارین ایک تولہ۔ کا کنج تین ماشہ گھوٹ کر شربت بزوری شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے مدتوں کا قرحہ دفع ہو جائے گا۔

دفعیہ نکسیر :

بکن گھوٹ کر سر پر باندھیں نکسیر فورًا بند ہوگی۔

دفعیہ کثرت پیاس :۔ بکن گھوٹ کر مصری ملا کر پئیں۔

ارنڈ کا پودا

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

دفعیہ ورم سوجن :

بکن کوٹ کر باندھیں ورم تحلیل ہو جائے گا۔

دفعیہ نفث الدم :

بکن ایک تولہ۔ مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر پلائیں۔

دفعیہ جلن دست و پا :

بکن گھوٹ کر مہندی کی طرح ہاتھ پاؤں پر لیپ کریں۔

دفعیہ شبکوری :

بکن گھوٹ کر سر پر لیپ کریں تین چار گھنٹوں کے بعد سر کو دھو ڈالیں۔ پہلے ہی روز فائدہ معلوم ہوگا۔

کشتہ سرب :

سکہ پانچ تولہ کڑاھی میں ڈال کر آگ جلائیں اور بکن کے جھاڑو سے سکہ کو ہلاتے جائیں کشتہ تیار ہو جائے گا۔ ایک رتی ہمراہ مسکہ دیں۔ سوزاک، جریان، سوزش بول اور ذیابیطس کو مفید ہے۔

کشتہ شنگرف :

بکن ایک پاؤ۔ روغن سرسوں ایک پاؤ۔ دونوں کو خوب گھوٹ کر درمیان میں شنگرف ایک تولہ رکھ کر کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں، جب نغدہ کو آگ لگ کر سرد ہو جائے تو شنگرف نکال کر ½ پاؤ شیر مدار میں کھرل کر کے ½ پاؤ پختہ کھدر سفید رنگ میں لپیٹ کر محفوظ الہوا جگہ میں رکھ کر آگ لگا دیں۔ سرد ہونے پر سفید کشتہ ہوگا۔ ½ رتی مسکہ یا بالائی سے دیں۔ امراض ریحی و بادی۔ وجع المفاصل اور ضعف باہ کو مفید ہے۔

شربت بکن :

اگر اس کے پانی کو نکال کر بطریق معروف مصری ملا کر شربت بنالیں اور کوئی سا رنگ شامل کرلیں تو نہایت خوشنما مفرح شربت بن جائے گا۔ جو موسم گرما میں کام آئے گا۔ یہ شربت پیاس اور گرمی جگر وغیرہ سے محفوظ رکھے گا۔ بچے خصوصیت سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کا شربت ہے۔

ارنڈ

اس کے خواص و فوائد پر ایک تفصیلی تبصرہ

(الحاج حکیم محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء مصنف کتب کثیرہ)

ماہیت و شناخت :

یہ ایک مشہور و معروف پودا ہے۔ جو انار کے جھاڑ سے کسی قدر اونچا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اچھی نشوونما اور پرورش کے ماتحت بڑھ کر درخت کی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا اصلی مسکن تمر اعظم فریقہ ہے۔ لیکن اب برصغیر میں عام طور پر ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ بعض مہذب خطے کے لوگ اس کے بیجوں سے نفع اندوز ہونے کے لیے اسے خود بوتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو از خود بلائے بے درماں کی طرح اُگ آتے ہیں جس کو لوگ فضول خیال کرتے ہیں۔

پتّے :- بہت چوڑے اور ہاتھ کی اُنگلیوں کی طرح پھیلے ہوئے، انجیر کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک پتے میں سات شاخیں ہوتی ہیں۔

پھول :- چھوٹے چھوٹے سُرخی مائل ہوتے ہیں۔

پھل :- کانٹے دار ہوتے ہیں۔ شروع میں سبز اور پکنے پر سُرخ یا زرد رنگ اختیار کر لیتے ہیں بیرونی سطح پر کانٹے ہوتے ہیں۔ خوشبو مرغوب طبع ہوتی ہے۔

تخم :- پھل کے اندر سے بیج نکلتے ہیں۔ یہی اس کے تخم ہیں۔ یہ عموماً چپٹے اور کسی قدر بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ ان کی ایک طرف نکیلی اور لمبائی دو تہائی انچ اور چوڑائی ایک تہائی انچ ہوتی ہے

مغز تخم :- تخم سے چھلکا دور کر دینے پر جو سفید یا چکنی گری نکلتی ہے، وہی اس کا مغز کہلاتی ہے اس میں بڑا پتہ ملفوف ہوتا ہے۔

نوٹ :- روغن بیدانجیر کی نسبت تخم بیدانجیر، یعنی نیل ارنڈ کی نسبت بیجوں میں دس گنا مسہلہ تاثیر ہوتی ہے۔

تاریخ :- قدیم یونانی ہندی۔ عربی اور عجمی اطباء کو روغن بیدانجیر کا بخوبی علم تھا۔ چنانچہ سشرت۔ ہیرادی طوس۔ تاؤفرسطس دیسقوریدوس وغیرہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ (میٹریا میڈیکا)

طبیعت و مزاج وغیرہ :- بعض کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم خشک ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ تیسرے درجہ میں گرم خشک۔ واللہ اعلم

اقسام :- عموماً دو قسم کا پایا جاتا ہے۔ سفید، سُرخ۔ سفید عام ملتا ہے۔ سُرخ کی ڈنڈیاں اور پھول بالکل سُرخ ہوتے ہیں۔ یہ بھی اکثر مل جاتا ہے۔

حصص مستعملہ :- عام طور پر مغز تخم ارنڈ روغن بیدانجیر ارنڈ کی نرم شاخیں کلیاں اور بیج ارنڈ وغیرہ استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

مغز ارنڈ کے کیمیائی افعال :- زرنیخ کو اعمال کیمیاوی کے لیے قائم النار کرتا ہے۔ اس سے سم الفار اور ہڑتال کا بے دُود کشتہ ہو جاتا ہے۔ اس میں سیماب منعقد اور ہڑتال کے کیمیائی روغن بنانے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اس کے اثر سے سم الفار کا روغن نکالا جاتا ہے۔ جو رس پر چرخ کرنے کے کام آتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

ارنڈ کے من حیث المجموع افعال وخواص :- ردی مواد کو تحلیل کرتا ہے اور سرد اخلاط کو براہ راست خارج کرتا ہے۔ نیز محلل ہے۔

مکمل افعال وخواص :- کے لیے اس کتاب کا دوسرا حصّہ ملاحظہ فرمائیے گا۔ اس حصّہ میں تو زیادہ لکھنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ دوسرے حصّہ میں البتہ ارنڈ پر ایک مفصّل مضمون سپردِ قلم کیا جائے گا۔ جس میں ایسے ایسے قیمتی راز پیش کیے جائیں گے کہ ان میں سے کسی ایک راز کی قیمت ہی تمام کتاب کی قیمت سے پچاس گنا زیادہ ہو سکتی ہے۔

مضرات :- معدہ کو سُست اور قوت اشتہا کو کم کرتا ہے۔ نیز کرب اور متلی لاتا ہے اور بعض اوقات اس سے قے کی بھی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

مصلحات :- کتیرا، مصتگی۔ کیکر کا گوند اور پودینہ وغیرہ اس کے مصلحات ہیں۔

بدل :- مغز جیپال یا جلاب ہے۔ نیز اسہال کے لیے جمال گوٹہ۔

نوٹ :- مغز بیدانجیر کا دسواں حصّہ مغز جمالگوٹہ اس کا بدل ہے۔

مغز ارنڈ کی مقدار اور اس کے اثرات :

عام طور پر مغز بیدانجیر دو سے چار ماشہ تک دواءً مستعمل ہے۔ البتہ فالج اور لقوہ کے مریض کو پانچ سے دس دانہ تک دیا جاتا ہے۔ اور حیض کے جاری کرنے کے لیے چار ماشہ تک اور بقول

بعض، سترہ دانوں تک دیا جاسکتا ہے۔

ہدایت :۔ بیس مغز انسان کو بے ہوش کر دیتے ہیں۔ اور پچاس کھا لینے سے قوی ہیکل انسان بھی قے کرتے کرتے ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس مقدار سے کتا بھی مر جاتا ہے۔ نیز اس کا چھلکا بھی بہت زہریلا ہوتا ہے۔ یونانی اطباء کے نزدیک اس کی ساڑھے دس ماشہ خوراک مہلک ہے۔ اس کے کھا لینے کے بعد انسان جان بر نہیں ہو سکتا۔

مغز ارنڈ کا زہر دُور کرنا :۔ جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں لکھ آئے ہیں کہ مغز ارنڈ اور اس کا چھلکا مہلک ہے۔ اس لیے ہر طبیب کو بھی اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔

اگر کوئی ناواقف ہوتے ہوئے کھا بھی لے تو اس کے زہر کا جلد ازالہ کرنا چاہیے چنانچہ ذیل میں ہم ایک نسخہ درج کرتے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ ایسے موقعہ پر مسیحائے صادق کا کام دے گا اور جس سے مسموم کا زہر زائل ہو جائے گا۔

ھوالشافی :۔ طباشیر ساڑھے چار ماشہ لیں اور پیس کر ایک چھٹانک سکنجبین ٹھنڈے پانی میں ملا کر حسب ضرورت مسموم کو دو تین مرتبہ پلائیں۔ بفضلہ زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ مقررہ مقدار سے زیادہ کھا لینے پر مندرجہ بالا ترکیب مفید ثابت ہو گی۔

روغن بیدانجیر :

ماہیت :۔ یہ ایک فکسڈ آئل یعنی گاڑھا تیل ہے۔ جو ارنڈ کے بیجوں سے نکالا جاتا ہے۔ ہلکا سا زرد بلکہ بے رنگ ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ بو ایک خاص قسم کی دھیمی سی ہوتی ہے۔ ذائقہ میں قدرے تلخ اور ناگوار ہوتا ہے۔ اس کا وزن متناسبہ ۰۹۵ سے ۰۹۷ تک ہے۔

انحلال :۔ اس کا ایک حصہ ساڑھے تین حصہ الکوہل (۹۰ فیصدی) میں ایبسولیوٹ الکوہل ایتھر۔ آئل آف ٹرپن ٹائن گلے شل ایسی ٹک ایسڈ میں ہر نسبت سے بآسانی حل ہو جاتا ہے۔

مضرات :۔ فم معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گرم مزاجوں میں متلی اور قے پیدا کرتا ہے۔

مصلحات :۔ تازہ دودھ اور چائے اور بعض مزاجوں میں نخود بریاں سے اس کے نقصانات کی تلافی ہوتی ہے۔

بدل :۔ روغن کنجد۔ روغن زیتون اور مولی کے بیجوں کا تیل بھی بعض موقعوں پر اس کی

بکر کام دے جاتا ہے۔

مقدار خوراک :

ایک سے آٹھ ڈرام۔ ایک سال کے بچے کے لیے ایک ڈرام۔

ارنڈ کے مختلف نام :

مشہور نام :۔ ارنڈ۔ رینڈ۔ لال ارنڈ۔

اُردو :۔ ارنڈ۔ **پنجابی** :۔ رنڈ۔ ہرنولہ۔ ہرنولی۔ **پشتو** :۔ ارنڈے۔ **بنگالی** :۔ بیرانڈ سدا بھیرانڈ۔ شاردارینڈی۔ **گجراتی** :۔ راتو۔ ایرونڈی۔ **مرہٹی** :۔ ایرونڈی۔ پارسی لونیا۔ چاتا باریک۔ ایرونڈی۔ **کرناٹکی** :۔ ایرونڈو۔ رنڈل کے۔ **تلنگی** :۔ ایراڈاپو۔ دے کن۔ **برہمی** کیسوی۔ **آسامی** :۔ ایری۔ **سنسکرت** :۔ ایرنڈم۔ استھول رنڈ۔ ات چنچل۔ اتارا۔ پرایرڈ **فارسی** :۔ بیدانجیر۔ **عربی** :۔ خروع۔ حب الخروع۔ **انگریزی** :۔ کسٹرآئل۔ پلانٹ۔ **لاطینی** :۔ ای سائی انس کمیونس۔

ہندوپاک
کی
جڑی بوٹیاں
اور اُن کے
عجیب و غریب
فوائد
اعجاز پبلشنگ ہاؤس

ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں

اور ان کے

عجیب وغریب فوائد

مکمّل پانچ حصّے

مع رنگین تصاویر

جلد ۲

حکیم محمد عبداللہ

پنڈت کرشن کنور دت شرما

اعجاز پبلشنگ ہائوس

۲۸٦۱۔ کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔ ۲

فون : ۳۲۵۳۲٦۸

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱-	علم العقاقیر پر ایک نظر۔	ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی	۵
۲-	جڑی بوٹیوں کے عملی تجربات۔	استاذ الحکماء حکیم محمد عبداللہ	۱۰
۳-	نباتاتی جواہر۔	حکیم محمد اسماعیل امرتسری	۱۹
۴-	تازہ بتازہ ۔ نو بنو۔	حکیم سید وکیل احمد	۲۹
۵-	جڑی بوٹیوں سے علاج۔	حکیم پرتھوی چند شاد	۳۱
۶-	چند بوٹیوں کے عجیب وغریب خواص۔	وید رام رچھپال رکھی	۳۴
۷-	نایاب اکسیری فقیری چٹکلے	سید طالب آرزو	۴۰
۸-	حقیقی تجربات اور علم الادویہ۔	طلیبہ نجم النساء بیگم	۴۶
۹-	پھوڑے پھنسی کے لیے نشتر کے قائم مقام بوٹی۔	ڈاکٹر مرلی دھر	۵۱
۱۰-	گورکھ پان	حکیم محمد اسماعیل امرتسری	۵۴
۱۱-	سنکھاہولی	حکیم محمد رحمت علی ہمایوں	۵۷
۱۲-	"	حکیم محمد اسماعیل امرتسری	۶۰
۱۳-	اسگندھ۔	کویرت پنڈت گوردت	۶۱
۱۴-	زخم حیات۔	حکیم محمد رحمت اللہ	۶۵
۱۵-	شاہترہ۔	حکیم فضل الٰہی اکمل صدیقی	۶۶
۱۶-	ارجن	وید جگن ناتھ	۷۶
۱۷-	اجوائن خراسانی۔	حکیم محمد ابراہیم کسری	۸۵
۱۸-	ارنڈ۔	استاذ الحکماء حکیم محمد عبداللہ	۹۴

چیدہ چیدہ نسخہ جات

۱- کدو اور مصری کھائیے اور تپ دق سے نجات پائیے۔ ۱۰

۲- سیروں چربی ہضم کرنے کا راز۔ جس کی بدولت ایک شخص سالم دنبہ کی چربی شرط لگا کر کھا جایا کرتا تھا۔ ۱۲

۳- چند پیسے کی دوا سے ایک نامرد ایک ہفتہ میں مکمل مرد بن گیا۔ ۱۲

۴- جمال گوٹے کا بہترین تریاق۔ جمال گوٹے کو پستہ سمجھ کر کھا لیا جائے تو اس کے استعمال سے زندگی خطرہ میں نہیں پڑتی۔ ۱۷

۵- ایک مشہور بوٹی جس کا رس ابرک پر ملنے سے وہ بغیر آگ کے خاکستر ہو جاتا ہے۔ ۳۳

۶- وہ بوٹی جسے تمباکو کے ساتھ چلم میں پینے سے ایک ہفتہ میں ہر قسم کی بواسیر کو شرطیہ فائدہ ہو جاتا ہے۔ ۳۴

۷- ارزاں اور عام ملنے والی چیز۔ جس سے چار روز میں نیلے کپڑے کو سفید کر دینے والا مامیرہ تیار ہو جاتا ہے۔ ۳۶

۸- ایکمہ کا نلبون (جس سے گولڈن لوشن تیار کیا جاتا ہے) کے مقابلہ کی بالکل سستی چیز۔ پورے لاکھ روپے کا نسخہ۔ ۳۸

۹- حمل روکنے کے لیے بے ضرر، سستی اور آسانی سے تیار ہونے والی خوردنی دوا۔ ۳۸

۱۰- بازاری دوا جس کے کھانے سے بکروں میں اولاد پیدا کرنے کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ ۳۸

۱۱- ایک عام بیج جسے بے پھل کھجور کے اردگرد بونے سے ضرور پھل آنے لگتا ہے ۳۸

۱۲۔ مفت میں ملنے والی دوا جو چلم میں رکھ کر پی جائے تو مرگی دور ہو جاتی ہے۔ ۳۹
۱۳۔ وہ بوٹی جو پھوڑے کو ایک گھنٹہ کے اندر اندر پھوڑ دیتی ہے ۵۱
۱۴۔ ایک مشہور درخت کے پتے۔جن کو چلم میں تمباکو کی طرح پینے سے دمہ کا فور ہو جاتا ہے۔ ۹۹
۱۵۔ ایک مشہور درخت کے پتے۔جن کے بچہ کے پیٹ پر لیپ کرنے سے پانچ منٹ میں قبض کھل جاتی ہے۔ ۱۰۳
۱۶۔ آسانی سے تیار ہونے والا کاجل۔جسے آنکھوں میں لگانے سے سوزاک دور ہو جاتا ہے۔ ۱۰۵
۱۷۔ ایک مشہور درخت کے بیج جن کو عورت کی ناف پر لیپ کر دینے سے حیض کی تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ ۱۱۳
۱۸۔ کسٹر آئل کا سفوف تیار کرنا۔ ۱۱۴
۱۹۔ ارنڈ کے تیل کو خوشبودار اور خوش ذائقہ بنانا۔ ۱۱۵
۲۰۔ ارنڈ کے ذریعے سیماب کو عقد کرنا اور اس سے صاف اور سفید پارے کا کشتہ تیار کرنا۔

عِلم العقاقیر پر ایک نظر

از قلم جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی۔ لاہور

تاریخ:

جب سے حضرتِ انسان عالم وجود میں آیا ہے صحت اور مرض کی کیفیات دھوپ اور سایہ کی طرح اس کے ساتھ رہی ہیں اور اسی طرح ازالہ مرض کی تدابیر کی فکر بھی قدیم ایام سے دامنگیر رہی ہے چنانچہ ابتداء میں حیوانوں کی طرح حضرت انسان نے بھی مقامی جڑی بوٹیوں کو دوائی استعمال کیا اور ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ جس قدر جڑی بوٹیوں کے خواص و افعال پرانے زمانہ میں اس ملک کے باشندوں کو معلوم تھے وہ کسی دوسری قوم یا ملک کے افراد کے حصہ میں نہیں آئے۔ چنانچہ ان ایام میں بھی جسے زمانہ قبل از تاریخ کہتے ہیں اور جب یہاں بھیل اور گونڈ قومیں آباد تھیں لوگوں کو عقاقیر کے افعال و خواص کا اچھا خاصا علم تھا اور اپنے علاج معالجہ میں ید طولےٰ رکھتے تھے پھر آریہ ہندوستان میں وارد ہوئے تو اس علم نے اور بھی ترقی کی اور ان کی مقدس کتاب رگ وید سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں تین سو سے زائد جڑی بوٹیوں کے طبی خواص معلوم تھے پھر چرک اور شسرت نے ایک ہزار سے زائد جڑی بوٹیوں کا نہایت شرح و بسط کے ساتھ اپنی تصانیف میں ذکر کیا۔

ان جڑی بوٹیوں میں اکثر تو ہندوستان کی پیداوار ہیں لیکن بہت سی ایسی بھی ہیں جو وسط ایشیا چین اور ایشیائے کوچک وغیرہ سے لائی گئی ہیں۔

ہندوستان میں برہمنوں کا وہ طبقہ جو جنگلوں اور بنوں میں سنیاسی روپ دھار کر سیر و سیاحت کیا کرتا تھا۔ مختلف جڑی اور رشدھی کے افعال و خواص سے خوب واقف اور ماہر تھا یہ مہا پرش ہر روگ کا علاج انہی جڑی بوٹیوں سے کیا کرتے تھے اور انسان کو دکھ درد سے چھڑاتے پھرتے تھے۔ ان بھدر پرشوں کی معلومات اس جہت میں بہت وسیع تھیں یہی وجہ ہے کہ جڑی بوٹیوں کے ساتھ سادھو سنیاسیوں کا نام احترام سے لیا جاتا ہے۔

جب بدھ مت کا ہندوستان میں عروج ہوا اور راجہ اشوک کے زمانہ میں بدھ مت کا پرچار کرنے کے لیے اس مذہب کے مشنری دور دراز ممالک میں گئے تو یہ لوگ تبلیغ مذہب کے ساتھ لوگوں کا علاج معالجہ بھی کیا کرتے۔ چنانچہ وہ نہ صرف ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کو دیگر ممالک میں

لے گئے بلکہ غیر ممالک کی مفید ترین ادویہ کو بھی ہندوستان میں لائے اور اس طرح سے علم العقاقیر میں نہایت مفید اور گراں قدر اضافہ ہوا۔

اس کے بعد جب سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کیا تو اہل ہند اور اہل یونان کے میل ملاپ نے دونوں ملکوں اور قوموں کے علم العلاج کا تبادلہ کیا اور ایک دوسرے سے بہت کچھ مفید معلومات حاصل کیں گویا سکندر اعظم کے حملے کے ساتھ یونانی طب کی داغ بیل ہندوستان میں پڑی۔ یونانی لوگ ہندوستان میں زیادہ عرصہ نہ ٹھہرے لیکن وہ اپنا نقش اولین چھوڑ گئے اور اس ملاپ کی تجدید پھر خلفائے بغداد کے عہد میں ہوئی اور اسلامی حکومت نے یونانی اور ہندوستانی طبی کتب کے تراجم کرائے ان کے علماء کو جمع کیا اور اس طرح سے طب اسلامی کی بنیاد ڈالی جو درحقیقت آیورویدک اور طب یونانی کی ایک مرکب معجون ہے۔

پھر اسلامی تمدن نے اپنے زمانہ عروج میں اس علم میں بیش بہا اضافے کیے اور اس علم کو بہت ترقی دی۔ پھر جب مسلمانوں نے ہندوستان کو فتح کیا تو وہ اپنے ساتھ اسلامی طب بھی لائے اور ہندوستان کے باشندوں سے بھی استفادہ کیا اور اس طرح سے ہماری موجودہ طب اسلامی، یونانی اور ہندی طب کا ایک دلاویز مجموعہ بن گئی۔

اب جہاں ہندوستان کو اس بات کا صحیح طور پر فخر اور ناز ہے کہ اسے قدیم زمانے میں بھی اس قدر جڑی بوٹیوں کے خواص و افعال کا علم تھا کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ وہاں ہمیں آج اس بات کا بھی افسوس ہے کہ آج کل جس قدر غفلت اور لاعلمی علم الادویہ اور جڑی بوٹی کے مطالعہ میں ہندوستان نے روا رکھی ہے اس کی بھی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم میں ڈھونڈے سے نہ ملے گی۔ یہ اس کی غفلت اور لاعلمی کا نتیجہ ہے کہ ہزاروں مفید اور بیش بہا عقاقیر کے صحیح خواص سے ہم محض بے خبر ہیں۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ہر مرض کا تریاق اور شافی علاج بھی قادر مطلق نے مقامی طور پر بکثرت پیدا کیا۔

مگر ہم اپنی کم علمی کی وجہ سے ان طبی بوٹیوں سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے چنانچہ ظاہر ہے کہ عقاقیر کا صحیح علم علم طب کا ایک نہایت ضروری اور علمی شعبہ ہے۔

اگرچہ علم العقاقیر قدیم زمانے سے ہندوستان کے حصہ میں آیا مگر یورپ نے گذشتہ دو سو سال میں علم الادویہ۔ کیمسٹری اور دواسازی میں وہ ترقی کی کہ اس کے مقابلہ میں آج ہمارا علم الادویہ اور

علم العقاقیر افسانہ طرازی سے زیادہ قدر وقیمت نہیں رکھتا۔ اور ہمارے ملک کے عطاروں کی دوکانیں کوڑا کرکٹ کے گودام سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔

ہمارے دوا خانوں میں برسوں کی پرانی، بے اثر، بوسیدہ، کرم خوردہ ادویہ سَن کی بوریوں میں میلے کچیلے چیتھڑوں کی تھیلیوں اور مٹی کے ظروف میں بھری ہوئی بے ترتیبی سے پڑی رہتی ہیں اور سردی وگرمی کے اثرات سے سڑتی رہتی ہیں اور انہیں غلیظ ادویہ سے ہم مریضوں کی جانِ شیریں کو تختۂ مشق بنا رہے ہیں۔

ابھی وقت ہے کہ قوم اپنی حالت کا جائزہ لے اور اصلاح کی طرف ہوشیاری اور بیداری کے ساتھ قدم اٹھائے ورنہ زمانہ بے مروّت ہے وہ پرانے علوم کو حرفِ غلط کی طرح مٹا کر چھوڑے گا۔

علم العقاقیر کے متعلق اس قدر کہنا کافی ہے کہ علم و ہنر کی ترویج کے باوجود اہلِ علم کا وہ طبقہ جو صحیح طور پر ملک و قوم کی خدمت اور صحیح خدمت کر سکتا ہے وہ تو قوتِ لایموت کی فکر میں سرگرداں اور حیران ہے۔ اور وہ طبقہ جو علوم کی باریکیوں سے یکسر نابلد اور ہیچمدان ہے۔ اس منزل میں پیش پیش نظر آتا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ملک کے تعلیم یافتہ طبقے اور ایسے نوجوانوں کو دعوتِ عمل دی جائے جو علمِ نباتات اور علم افعال الاعضا کے ماہر ہوں۔ تاکہ وہ ملکی علوم و فنون میں ایک نئی روح پھونک دیں۔ ورنہ جو شخص علم النباتات کی مبادیات سے بھی ناواقف ہے اور بوٹیوں کی صحیح شناخت، نسبت موسم طریقِ کاشت، حصص مستعملہ اور ان کے ذخیرہ کرنے کے قواعد، بوٹیوں کی شکل و شباہت، نرمی، سختی رنگ، روپ، ذائقہ اور خوشبو، اجزاء موثرہ اور افعال و خواص سے محض ناواقف ہے اور ضرورتِ زمانہ کے مطابق دوا کا اثر مختلف اعضاء و احشاء اور نسخہ بدن پر دلائل و براہین سے واضح نہیں کر سکتا اور نہ یہ بتا سکتا ہے کہ مختلف اعضاء و احشاء جسم پر ان کی تاثیرات کیوں اور کس طرح پیدا ہوتی ہیں اس کی افسانہ طرازی اور من گھڑت کہانی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی اور ایسی کتھا کسی عقل مند اور باہوش انسان کے مفید مطلب نہیں ہو سکتی۔

اگر ہمارے علم العقاقیر کی حالت یہی رہی اور ہمارے علمی جمود نے کوئی جدت پیدا نہ کی اور اگر ہمارے علم کا انحصار کسی عالی جناب کی شخصی روایت پر ہی رہا تو کوئی بلاک کی تصویر یا کسی حکیم یا وید کا بے معنی مضمون اس مردہ کالبد میں زندگی کی روح نہیں ڈال سکے گا اور آئندہ نسلیں ہماری خوش اعتقادی پر حقارت و نفرت سے نوحہ کریں گی۔

قدیم کتبِ طب میں بھی ایسی نباتاتی ادویہ اور بوٹیوں کا ذکر موجود ہے۔ جو یا تو محض بے فائدہ

ہیں یا جن کے افعال و خواص بیان کرنے میں نہایت لغویت سے کام لیا گیا ہے اس کے علاوہ آج بھی ایک کندۂ ناتراش جماعت غیر معروف جڑی بوٹیوں کے من گھڑت خواص بیان کرنے کی اجارہ دار ہے لیکن اگر ان سے منسوبہ خواص الادویہ کی سند پوچھی جائے تو جواب سے بجائے تسلی کے پریشانیاں بڑھتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لکھنے کی سند صرف ان کی اپنی کھوپڑی ہے۔

پس اپنے علوم کو زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں صحیح علمی مذاق پیدا کریں۔ اور اس تمام عنصر کو نکال پھینکیں جو علمی تعصب اور بددیانتی سے کام لیتا ہوا ملک کو ظلمت اور جہالت کی گہرائیوں کی طرف لے جا رہا ہے اور صحیح علمی تحقیق کا شوق ملک کے نوجوانوں اور فارغ التحصیل طلباء میں پیدا کریں کیونکہ تمام عمر میں ایک مفید شے کو معلوم کر لینا ان تمام ترخرافات سے بہتر ہے جس کا ماحصل کچھ بھی نہ ہو۔

غرض ضرورت ہے کہ ہم اپنی موجودہ علم الادویہ کا جائزہ لیں اور اپنی ادویہ کے خواص وافعال کو تمام حشو و زوائد سے پاک و صاف کر دیں یہ کام انفرادی کوششوں سے سرانجام نہیں پا سکتا۔ بلکہ قوم اور جماعتیں اس ناؤ کو غرق ہونے سے بچا سکتی ہیں خدا کرے کہ فن کی سرپرستی کے دعویدار حضرات کی آواز کو سنیں سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مقامی جڑی بوٹیوں کی چھان بین کا کام ڈاکٹر بوس کی لیبارٹری کلکتہ میں شروع ہے۔ لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر چوپڑا اور ڈاکٹر نند کرنی نے بھی اس جہت میں بیش بہا اضافہ فرمایا ہے۔ ان ماہرین کی علمی نکات سے فائدہ اٹھانا ہر اہل ذوق کا فرض ہے۔

مندرجہ بالا ماہرین نے کئی عقاقیر پر اپنے تبصرے شائع کیے ہیں جن میں سے،
سوماکلپالتا۔ چھوٹی چندن۔ تیکسی۔ اڑوسہ۔ اکاسہ۔ پیپل۔ کرنجوہ۔ باکچی۔ اور کرچی وغیرہ پر نہایت اعلیٰ درجہ کے مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

سوماکلپالتا:

دمہ۔ ضیق النفس اور کالی کھانسی کے لیے ایک بہترین دوا ہے۔ اس کا شربت سیرپ سوماکلپالتا ساختہ ڈاکٹر بوس بھی مل جاتا ہے۔

چھوٹی چندن:

برومائیڈ سے بہت بہتر ثابت ہوئی ہے اور دیوانگی۔ جنون۔ بے خوابی اور ہائی بلڈ پریشر کے لیے عجیب شے ہے اس کتاب کے پہلے حصہ میں اس کے تفصیلی حالات دیکھئے۔

تلسی؛

تریاقی دوا ہے اور ہر قسم کے زہروں کا ازالہ کرتی ہے۔ پرانے بخاروں اور کھانسی کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

اڑوسہ؛

نئی اور پرانی کھانسی کے لیے بے بہا دوا ہے اس کے پھولوں کی گلقند بہت نافع ہے اس کا سیرپ بھی بہت مشہور ہے جس کا نام سیرپ ویسا کا کم ڑوا یا ہپوفاسفیٹ ہے۔

پیپل؛

ہندوستان کا یہ درخت اپنی منفعت کے لحاظ سے بہت ہی عظیم الشان ہے۔ درخت کی چھال اس کی ڈاڑھی اس کے پتوں میں عجیب وغریب خواص موجود ہیں۔ پیپل کی ڈاڑھی ازالہ عقروعقم کے لیے بے حد مفید ہے۔

کرنجوہ؛

ملیریا اور موسمی بخاروں کے لیے کونین کا نعم البدل ہے۔

باپچی؛

برص ابیض (پھلبہری) کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے۔

کرچی؛

پوست درخت اندرجو۔ پیچش کے لیے اکسیر دوا ہے۔ کرچی ڈین ٹیبلٹ۔ ساختہ۔ ڈاکٹر بوس پیچش کی ہر حالت میں اکسیر اعظم شے ہے۔

جڑی بوٹیوں کے عملی تجربات

از قلم حکیم محمد عبداللہ صاحب، مصنف کنز المجربات وغیرہ

بوٹیوں کی معجزہ کاریوں کی مندرجہ ذیل سچی داستانیں عزیزم پنڈت کرشن کنوردت شرما ایڈیٹر آبحیات کی درخواست پر ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں یاد رہے کہ یہ حقیقی تجربات ہیں۔ من گھڑت کہانیاں نہیں ہیں۔ من گھڑت کہانیوں سے ناظرین کو بہلانا میرا منشاء نہیں ہے۔ ورنہ ان کہانیوں سے ہزار درجہ دلچسپ کہانیاں گھڑی جاسکتی ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین کو ان سچی داستانوں کے مطالعہ کے بعد بہت سی جڑی بوٹیوں کی سچی قدر و قیمت بخوبی معلوم ہو جائے گی۔

خاکسار

محمد عبداللہ عفی عنہ

بچھو کاٹے کا طلسم:

جناب مولوی عطا محمد صاحب کاتب دار الکتب سلیمانی روڑی ذکر کرتے ہیں کہ ایک روز ایک عورت کو زہریلے بچھو نے کاٹ لیا اور اسے زہر کی وجہ سے سخت تکلیف ہونے لگی۔ اس موقعہ پر میں نے نیم کی چھال لے کر حقہ میں بجائے تمباکو کے ڈال کر پلایا۔ بس سبحان اللہ بمشکل تین چار کش ہی سہارے ہوں گے کہ عورت مذکور کی تکلیف بالکل ہی دور ہو گئی۔ گویا کہ بچھو نے کبھی کاٹا ہی نہ تھا۔

سانپ کا تریاق

ایک شخص کو ایک زہردار سانپ نے کاٹا کر اس کا بدن بالکل پھٹ گیا اس کو زہر دور ہو جانے کے بعد اٹھارہ روز تک سفوف ریٹھا بقدر ایک ماشہ صبح و شام دیا گیا۔ سب زخم بھر کر بدن بالکل صاف ہو گیا اور تندرست ہو گیا۔ غرضیکہ ریٹھہ سانپ کا تریاق ہے اس کو ہمیشہ اپنی جیب میں رکھیں۔

نوٹ: بعض شخصوں کو اس کے استعمال سے قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کو بالکل نہیں ہوتے اور آرام آ جاتا ہے۔ ہر ایک شخص کی اپنی اپنی طبیعت ہے۔

جریان و احتلام کے لیے خوشبودار میٹھی دوا

اس نسخہ کو دہلی کے ایک خاندانی حکیم صاحب بنایا کرتے ہیں جو آج کل لاہور میں مطب کرتے ہیں۔ وہ اس دوا کی ایک خوراک دو آنہ میں دیا کرتے ہیں۔ چونکہ دوا کی شہرت ہو چکی ہے۔ اس لیے لوگ خوشی سے لے جاتے ہیں۔ حالانکہ لاگت ایک پیسہ بھی نہیں آتی۔

ھوالشافی :۔ دھنیاں باریک کوٹ چھان کر اس کے برابر مصری ملالیں۔ بس دوا تیار ہے۔

خوراک صرف ۶ ماشہ صبح کے وقت سرد پانی سے کھلایا کریں۔ سات روز ہر طرح کافی ہے۔ اس کے دو تین خوراک سے ہی جریان آنا بند ہو جاتا ہے۔ لیکن احتیاط کے طور پر سات روز استعمال کرائیں۔ گرم چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

سل و دق کا نہایت آسان علاج

پنڈت رام جی داس صاحب رتن۔ علی گڑھ۔ جو عزیزم حکیم رحمت اللہ صاحب کے خاص دوستوں میں سے اپنی زبانی یہ حکایت سنائی کہ میں ایک دفعہ بعارضہ سل و دق اس قدر بیمار ہو گیا تھا کہ میرے یار آشناؤں نے نہیں بلکہ لائق حکیموں اور بڑے بڑے کہنہ مشق ڈاکٹروں نے بھی میری

موت کا فتویٰ صادر کر دیا تھا! در میرے دل میں بھی یہ پختہ یقین ہو گیا تھا کہ میں اب دنیا میں چند ہی روز کا مہمان ہوں۔ لیکن قدرتِ خداوندی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ایک دن اتفاق سے ایک خضر صورت فقیر تشریف لائے اور کہنے لگے کہ ایک بار قبرستان میں چکر لگا آیا کرو۔ چنانچہ میں نے آپ کے فرمان کے بموجب گرتے پڑتے بمشکل تمام قبرستان جانا شروع کر دیا۔ قبرستان میں بیٹھے ہوئے ایک دن مجھ پر غیر معمولی رقت طاری ہو رہی تھی۔ کہ ایک صاحب جو کہ سنیاسی معلوم ہوتے تھے تشریف لائے اور مجھے رنجیدہ خاطر دیکھ کر فرمانے لگے کہ بیٹا گھبراؤ نہیں بازار سے کدو لے کر اور چاقو سے چھیل کر قاشیں بنا کر اور کھانڈ لگا کر ہمیشہ کھایا کرو۔ تپ دق کی اکسیر دوا ہے۔ چنانچہ میں نے آپ کے فرمان کے بموجب عمل کرنا شروع کر دیا۔ چند ہی دنوں میں شافی حقیقی کے فضل و کرم سے میری صحت قابلِ رشک ہو گئی لوگ میری حالت میں تغیر معلوم کر کے حیران ہوتے تھے۔ اب اس کیفیت کو گزرے ہوئے کئی سال ہو چکے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے اب تک مرض کا دورہ نہیں ہوا۔

ڈاڑھ کے درد کا تریاق:

ایک دن میں اپنے احباب کے ساتھ دریائے گھگر پر مچھلیوں کا شکار کھیلنے چلا گیا اچانک ایک مچھیرے کی ڈاڑھ میں سخت درد ہونے لگا خشک و خزاں کا موسم تھا دریا پہ کوئی بوٹی بھی میسر نہ آسکی۔ عجیب کش مکش اور پریشانی میں مبتلا تھا کہ کیا کیا جائے آخر جوئندہ یابندہ کے مصداق دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ تمباکو کے گل سوختہ سے مشکل کشائی کا کام لیا جائے چنانچہ حقے کی چلم سے گل سوختہ نکلوا کر داڑھ پہ ملوایا گیا۔ پانی نکل کر بالکل آرام ہو گیا۔

آشوبِ چشم کا شرطیہ علاج:

حاجی شرف الدین صاحب میرپوری جو کہ میرے ماموں زاد بھائی اور ظریف الطبع ہیں۔ ایک مرض آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ باوجود مدت کے علاج معالجہ کے آرام کی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اتفاقاً راقم الحروف کا وہاں جانا ہوا۔ تو حاجی صاحب کہنے لگے کہ اگر مجھے آج شام ہونے سے پیشتر آرام ہو جائے تو میں آپ کو ڈبل فیس دوں گا۔ میں نے ایک لڑکے کو بلا کر کہا کہ سلائی پر ستیاناسی کا دودھ جو بزرنگ زرد ہوتا ہے لگا کر لے آؤ۔ چنانچہ دن میں چند مرتبہ ستیاناسی کا دودھ ہی آنکھوں

میں ڈلوایا اور خدا کی عنایت سے حسب خواہش مریض کو شام ہونے سے پیشتر ہی آرام ہوگیا۔ مگر حاجی صاحب یہ کہہ کر کہ یہ بوٹی ہمارے کھیتوں کی تھی فیس سے مُنکر ہوگئے حاصل کلام یہ نسخہ نہایت زود اثر ہے جس کو بار بار آزما کر مفید پایا ہے۔

سیروں چربی ہضم کرنے کا پوشیدہ راز:

قدیم زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص دنبے اور بکری کی چربی سیروں کھا کر ہضم کر جایا کرتا تھا۔ جس سے لوگ بہت حیران تھے آخر ایک شخص نے معلوم کیا کہ یہ شخص چربی وغیرہ کھانے کے بعد مولی کھالیتا ہے جس سے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس نے گاؤں میں جتنی مولیاں تھیں اپنے قبضہ میں کرلیں اور پھر اس کو ایک سالم دنبہ کی چربی کھانے پر کچھ انعام مقرر کرکے تمام چربی کھلا دی۔ چونکہ اسے اپنے نسخہ پر اعتماد تھا اس لیے وہ بلا خوف کھا گیا مگر معدہ مولیاں تلاش کرنے لگا مگر وہ نہ ملیں۔ سخت گھبرایا اور بے قرار ہوگیا بالآخر اس کو چند پتے مل گئے جس کو وہ کھا گیا۔ مگر پتوں کی مقدار چونکہ بہت کم تھی اس لیے جان بر نہ ہوسکا اور وہ اسی بیماری کی وجہ سے مرگیا چنانچہ اس کے مرنے کے بعد اس کا پیٹ چاک کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ معدہ کے اندر چربی کا ایک سخت گولا سا بن گیا ہے۔ مگر مولی کا پانی جہاں جہاں گرا ہے ہضم کرتا ہوا پار نکل گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہ قصہ درست ہو یا نہ ہو بہر کیف اس کو بڑے بڑے طبیب تسلیم کرتے ہیں کہ مولی ہاضم ہے مگر خود دیر ہضم ہے۔

دو پیسہ کی دوا سے نامرد پورا مرد بن گیا:

کہتے ہیں کہ کوئی بادشاہ ضعف باہ کی کمزوری میں مبتلا ہوگیا اور اس نے اپنے حکیم کو بلوا کر نسخہ تجویز کرنے کا حکم دیا۔ حکیم صاحب نے کئی ہزار کا نسخہ تجویز کردیا بادشاہ نے کہا کہ اس سے کم قیمت میں اس کا علاج نہیں ہوسکتا؟ حکیم صاحب نے انکار کردیا۔ چنانچہ بادشاہ نے دوسرے دن فقیروں کے لباس پہن کر حکیم صاحب کے مکان پر جاکر دستک دی کہ میں ایک غریب آدمی ہوں میرا علاج فرمائیے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ دو پیسے کے مولی کے بیج لے کر باریک پیس لو اور روزانہ ۶ ماشہ کی مقدار میں لے کر نیم برشت انڈے کے ساتھ کھاؤ۔ سات دن کافی ہے۔ چنانچہ سات روز کے استعمال سے اس کو فائدہ ہوگیا۔ اب بادشاہ نے اپنی اصلی صورت میں جلوہ گر

ہو کر حکیم صاحب کو بلوایا اور کہا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ کم قیمت میں علاج نہیں ہو سکتا۔ مگر پھر دو پیسے میں کیسے راضی ہو گیا۔ حکیم صاحب نے ہنس کر عرض کیا کہ اگر آپ فقیروں کے لباس میں نہ آتے تو فائدہ نہ ہوتا۔

اکسیر آتشک:

ایک شخص نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ میں جوانی کے دنوں میں نامراد مرض آتشک میں مبتلا ہو گیا تھا۔ آتشک اس قدر سخت تھا کہ باوجود علاج معالجہ کے ہٹنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ بالآخر کسی فقیر کے بتانے پر اندرائن کے پھل کا استعمال کیا اور وہ اسطرح کہ روزانہ آدھا پھل کھا جایا کرتا تھا اس کے استعمال سے ہمیشہ کئی دست آیا کرتے تھے۔ حاصل کلام چند روز کے استعمال سے مکمل صحت ہو گئی۔

نوٹ:۔ چونکہ شخص مذکور تو سخت طبیعت کا آدمی تھا۔ اس لیے اسے کوئی خاص تکلیف نہ ہوئی البتہ نفیس طبع حضرات سے یہ عمل ہرگز نہیں ہو سکتا اس لیے ذیل میں خاص حکیمانہ ترکیب لکھی جاتی ہے۔

حکیمانہ نسخہ:

ھوالشافی:۔ اندرائن سبز کا گودہ پہلے ۴ ماشہ گائے کے مکھن میں لپیٹ کر نگلوا دیں اور ہر روز ۴ ماشہ بڑھا دیا کریں یہاں تک کہ ۲ تولہ تک پہنچ جائیں اس سے روزانہ چند اسہال ہو جایا کریں گے اور آتشک کا ردی مواد خارج ہو جایا کرے گا۔ بفضلہ مرض دور ہو کر بدن، کندن کی طرح نکل آئے گا۔

غذا:۔ صرف بیسنی روٹی گھی کے ہمراہ اور تمام چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

سوزاک کا حیران کر دینے والا علاج:

جناب حکیم بشیر احمد صاحب انصاری راجپوری، رموز طب، میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ جن دنوں ہم عالی جناب حکیم مولوی رضی الدین احمد خاں صاحب مرحوم کے مطب میں بیٹھا کرتے تھے ان دنوں کا ذکر ہے کہ ایک دن مریضوں کا بہت ہجوم تھا۔ ہم چند شاگرد آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ نیز آپ کے خاص احباب بھی تشریف فرما تھے کہ جب مریضوں کا انبوہ کم ہوا تو احباب کی طرف

متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ میں اپنے دادا صاحب مرحوم کے پاس مطب کیا کرتا تھا میرے ساتھ چند دیگر طلباء بھی آپ کے مطب میں بیٹھا کرتے تھے۔ حُسن اتفاق سے ایک مریض آیا جو بیان کرنے لگا کہ مجھے مدت مدید سے سوزاک کی بیماری ہے۔ صدہا حکیموں سے علاج معالجہ کرا چکا ہوں ذرا آرام نہیں ہوا۔ اب تکلیف کی شدت سے لاچار ہو کر یہ چاہتا ہوں کہ ایسی دوا عنایت فرمائیے کہ یا تو تکلیف دور ہو جائے یا میری روح رنج و غم کی دنیا سے نکل کر آزاد ہو جائے۔ آپ نے (دادا صاحب نے) فرمایا کہ بھائی تو علاج نہیں کر سکتا۔ اس لیے میں نسخہ نہیں بتانا چاہتا۔ مریض نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں جو کہوں گا تو اس کو ہرگز پورا نہ کر سکے گا۔ پھر بتلانے سے کیا حاصل۔ اس نے کہا کہ اگر آپ مجھے سنکھیا بھی کھلائیں گے تو بخوشی کھا لوں گا۔

آخر آپ نے فرمایا کہ اچھا آج صبح و شام ایک ایک تولہ سرخ مرچ تازہ پانی میں گھوٹ چھان کر پی کر کل پھر آ جانا۔ چنانچہ وہ چلا گیا اور پھر صبح آیا مگر بری حالت تھی قدم ڈگمگا رہے تھے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ پیشاب جل کر آتا تھا۔ دادا صاحب نے دیکھتے ہی حکم دیا کہ آج پھر صبح و شام ایک تولہ مرچ سرخ ہی گھوٹ کر پیو اس نے بھی شاید جان سے ہاتھ دھو رکھے تھے۔ جو اس روز پھر مرچیں پی کر تیسرے روز آ حاضر ہوا۔ مگر دو آدمیوں کو پکڑ کر بمشکل آیا اور درد کی شدت سے چلا رہا تھا۔ دادا صاحب نے ذرا بھر پرواہ نہ کرتے ہوئے پھر حکم دے دیا کہ پھر مرچیں پیو۔ ہم حیران تھے کہ اس کو مرچیں پلا کر کیوں تنگ کیا جا رہا ہے شاید امتحان ہی مقصود ہے یا کیا وجہ ہے؟ قصہ مختصر جب مریض آیا تو وہ خود چل کر نہ آ سکا بلکہ پالکی میں بٹھا کر لایا گیا۔ ٹانگیں پھیلائے ہوئے جگہ خراش آواز میں ہائے ہائے کر رہا تھا پیشاب میں لہو آتا تھا اور ہر ایک قطرہ گویا کہ موت کی آمد کی نشانی تھی۔ اب دادا صاحب نے ایک معمولی نسخہ لکھ دیا کہ اس کو تین دن پی کر آنا۔ کیونکہ دادا صاحب کو یقین تھا کہ اب مریض صحت یاب ہو کر ہی آئے گا۔

چنانچہ مریض تین دن کے بعد آیا تو اسے بالکل تکلیف نہ تھی اور وہ راضی تھا اس لیے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ بتلاؤ مریض کو پہلے آرام کیوں نہیں آتا تھا اور مرچ کے استعمال سے کیوں آرام ہو گیا۔ ہم سب خاموش تھے اور آپ بار بار اصرار فرماتے تھے آخر آپ کو غصہ آ گیا اور غصہ کے عالم میں نوکر کو فرمانے لگے کہ ان سب کمبختوں کو ایک ایک کر کے کان سے پکڑ کر مطب سے باہر نکال دو۔ چنانچہ نوکر نے ہم سب کو اسی طرح نکال دیا چونکہ دوسرے روز تک غصہ کم ہو گیا تھا۔ اس لیے فرمانے لگے کہ دیکھو کلیات کا معمولی مسئلہ ہے جس کی طرف اکثر حکیم توجہ نہیں کرتے کہ ہر زخم پر چالیس روز

کے بعد ایک سفید جھلی پیدا ہو جاتی ہے جس کو اصطلاح طب میں ناسور کہتے ہیں جس پر کوئی مندمل دوا اثر نہیں کرتی۔ لہٰذا یہ قاعدہ ہے کہ پہلے سفید جھلی کو اڑا کر زخم صاف کر لیا جائے۔ اور پھر کوئی دوا وغیرہ لگائی جائے تاکہ زخم پر لگ کر اثر کرے اور جھلی کو اڑانے کے لیے یہی اصول ہے کہ زخم کو از سرِ نو تازہ کر دیا جائے تاکہ براہ راست اس پر دوا کا اثر ہو۔ چنانچہ اسی خیال سے مرچیں پلائی گئی تھیں جو کہ کامیاب ثابت ہوئیں۔

اندھے کو بھی نظر آنے لگے:

بعض آنکھوں کے معالج دھتورہ کی جڑ کو پانی میں گھس کر سلائی سے نابینا مریض کی آنکھ میں ڈلوا دیتے ہیں۔ جس سے فوراً آنکھ کی پتلی پھیل کر تھوڑی دیر کے لیے اندھے کو بھی نظر آنے لگتا ہے۔ لوگ اس کرشمہ حیرانگیز کو دیکھ کر حکیم صاحب کی مسیحائی کے قائل ہو کر اس کی جیب کو بآسانی پُر کر دیتے ہیں۔ لیکن جب دوا کا اثر زائل ہوتا ہے تو بس مریض کی وہی حالت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا گذارش ہے کہ ایسی چالوں میں ہرگز ہرگز نہ پھنسنا چاہیئے۔ نیز چونکہ آنکھ ایسی نازک جگہ میں اس کا ڈالنا بھی میری دانست میں بہتر نہیں لہٰذا اس کو تجربہ کے طور پر بھی نہ استعمال کرانا چاہیئے۔

دردِ قولنج کے لیے فقیرانہ ٹوٹکہ:

ایک شخص کو قولنج کا درد پیدا ہو گیا جس پر ایک لائق حکیم کو بلایا گیا۔ اس نے غاریقون سقمونیا شحم حنظل کا مسہل دیا۔ سارا دن گذر گیا۔ مگر مریض کو ایک بھی اجابت نہ ہوئی۔ رات کو مریض بیچارا مارے درد کے بیتاب ہو گیا۔ اس کے گھر والے لوگ بھی اس کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور زار و قطار رونے لگے اس اثنا میں ایک فقیر درویش روٹی مانگنے کے لیے آ گئے اور انہوں نے روٹی کے لیے صدا کی گھر والوں میں سے ایک نے کہا۔ بابا ہمارے گھر میں آج روٹی نہیں پکی کیونکہ مالکِ خانہ سخت بیمار پڑا ہے فقیر صاحب کہنے لگے بھائی اس بیمار کو دکھاؤ تو سہی وہ شخص فقیر کو بیمار کے پاس لے گیا انہوں نے بیمار کے پیٹ کو خوب ٹھکور کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک بڑا سا حنظل (تمّہ) لاؤ چنانچہ آدھ گھنٹہ میں ہی ایک حنظل حاضر کر دیا گیا۔ حکیم صاحب بھی پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے وہ کہنے لگے کہ اجی! سائیں صاحب یہ تو ہم پہلے ہی ماشہ کے اندازے میں کھلا بیٹھے ہیں۔ سائیں صاحب ہنسے اور فرمانے لگے کہ آپ نے کوٹ کر کھانے

کا اثر تو دیکھ ہی لیا۔ اب ذرا تازہ پھل کا اثر دکھانا چاہتا ہوں اسے بھی ملاحظہ فرمائیے۔ سنیاسی صاحب نے اندرائن مذکور کو لے کر چاقو سے درمیان میں چیر دیا اور ایک ٹکڑا اتار کر علیحدہ رکھ دیا اب چاقو سے اس کے گودے کو کرید کر نکالنے لگے جب وہ پیالے کی طرح خول سا رہ گیا تو آپ نے اس میں تین چھٹانک بکری کا دودھ بھر کر گرم گرم راکھ میں رکھ دینے کا حکم دیا اور پندرہ منٹ بعد اس میں دیسی کھانڈ تقریباً دو تولہ ڈال کر اور انگلی سے ملا کر مریض کو نیم گرم ہی پلا دیا ابھی بمشکل ایک گھنٹہ ہی گزرا ہوگا کہ مریض کو بڑے زور سے دست آیا جس میں کئی سُدے خارج ہوئے جس سے مریض کا درد بہت ہی کم ہو گیا تقریباً آدھ گھنٹہ بعد دو دست اور آ گئے۔ جن کے آنے سے مریض بالکل تندرست ہو گیا اس کے بعد ہم نے بھی اس نسخہ سے فائدہ اٹھایا اور بالکل ٹھیک ثابت ہوا۔ آپ بھی اس مفت کے چٹکلہ کو یاد رکھیں۔

جمالگوٹے کا تریاق:

ہمارے گاؤں کی بات ہے کہ لالہ دلیری چند کے کارخانہ پر کام کرنے والوں میں سے دو تین شخصوں نے غلطی سے جمالگوٹے کے مغزوں کو پستہ سمجھ کر کھا لیا اب آپ ہی اندازہ لگائیں کہ جس کا ایک دانہ دس پندرہ جلاب لانے کی طاقت رکھتا ہے اس کو میوہ سمجھ کر کئی دانے کھا جانا کیا کچھ ظلم نہ ڈھائے گا۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں دل گھبرانے لگا تو انہوں نے سوچا کہ خدا جانے ہم پستہ سمجھ کر کیا کھا گئے فوراً لالہ جی کے آدمی مجھے بلا کر لے گئے نیز ڈاکٹر رگھوناتھ رائے صاحب کو بھی بلا لیا ڈاکٹر صاحب نے تو صاف کہہ دیا کہ ہمارے ہاں تو اس کا کوئی خاص علاج نہیں صرف یہ ہے کہ انڈوں کی سفیدی کو دودھ میں پھینٹ کر پلاؤ لیکن لالہ جی کا اس نسخہ پر اعتماد نہ جما۔

البتہ میں پہلے سے ہی دوا گھر سے تیار کر کے لے گیا تھا میں نے جاتے ہی اس دوا کی چٹکی چھاچھ سے دلانی شروع کر دی بس جونہی دوا اندر پہنچی جمالگوٹے سے پیٹ کی بھڑکی ہوئی آگ اور پیاس وغیرہ کو آرام ہونا شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ تمام کے تمام جن کے اوسان خطا ہو رہے تھے بالکل تندرست ہو گئے۔

گو ایسے نسخوں کو حکیم لوگ اپنے سینہ کے اندر چھپا کر رکھا کرتے ہیں لیکن میں ایسے نسخہ کو چھپا کر رکھنا گناہ سمجھتا ہوں اگر تم کو کہیں ایسا موقعہ پڑ جائے تو ضرور اس نسخہ سے فائدہ اٹھانا اور نسخہ بتلانے والے کے حق میں صرف دعا کر چھوڑنا۔ اللہ اللہ خیر صلا۔

نسخہ متبرکہ یہ ہے :

ھوالشافی :۔ دھنیاں ضرورت کے موافق لے کر خوب باریک پیس لیں اور اس میں سے ۱۰ ماشہ لے کر آدھ پاؤ دہی جس کو مصری سے میٹھا کر لیا گیا ہو دے دیں اور ۵۔ ۵ منٹ کے بعد اسی طرح ۱۰ ماشہ دھنیا پسا ہوا اور دہی مصری ملی ہوئی پلاتے رہیں۔ اگر شروع میں قے آکر ایک دو بار نکل بھی جائے تو پرواہ نہ کریں۔ بلکہ اسی **طرح** دیتے رہیں۔ آہستہ آہستہ خود ہی ہضم ہونے لگے گا۔ اس کے اندر پہنچتے ہی گھبراہٹ۔ بے چینی، دست وقے وغیرہ بند ہو جاتے ہیں۔ دوا کا استعمال اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ بالکل آرام نہ ہو جائے۔

نوٹ :۔ اگر دہی بروقت نہ مل سکے تو چھاچھ گاڑھی سی دے دیں تو اس سے بھی کام چل جائے گا۔ پورا ہزار روپے کا نسخہ ہے یاد رکھیں۔

نباتاتی جواہر

حکیم محمد اسماعیل صاحب امرتسری مالک دارالسنیاس لاہور

نفاست پسند طبائع جو دیسی ادویات کو محنت سے پیسنے یا جوش دے کر کٹورہ پہ کٹورہ بھر کر پینے سے گریزاں ہوں ان کے لیے نباتاتی جواہر ایک تحفہ بے بہا ہے۔ یہ جواہر ایک دو رتی کی مقدار میں استعمال کرنے سے ایسے سریع التاثیر ثابت ہوتے ہیں کہ حلق سے اترتے ہی اپنا فوری اثر شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے مزہ اور بُو میں بھی کسی قسم کی کڑواہٹ نہیں پائی جاتی۔ پانی وغیرہ سیال چیزوں میں فوراً حل اور خشک چیزیں میں خفیف سا رگڑنے سے آسانی کے ساتھ مخلوط اور ایک جان ہو جاتے ہیں۔ ہمارے اطباء کا فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے دور میں اپنی فن شریف کو عروج پہ پہنچانے کے لیے اس طریقہ علاج کو کامیاب بنائیں تاکہ لوگوں میں دیسی طریقہ علاج کا شوق بڑھے۔ مریض ایسی دواؤں کے استعمال سے یقیناً خوش ہوگا اور بخوشی دوا استعمال کرے گا برعکس اس کے بڑی مقدار دوا دینے سے بہت جلد مریض کا دل اکتا جاتا ہے جس سے آرام تو کیا بیماری کے بڑھنے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بہبود خاص و عام کو مدنظر رکھ کر جوہر بنانے کا مفصل طریقہ اور چند مشہور نباتاتی جواہر کے مفصل خواص ہدیہ ناظرین ہیں جس کے بعد کسی مزید واقفیت کی ضرورت نہ رہے گی۔

اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہو گا کہ حکیم صاحب موصوف نے مختلف بوٹیوں کی نمکیات کو ان کے جواہر کا نام دیا ہے۔

(مصنف)

جوہر بنانے کی ترکیب:

جس جڑی بوٹی کا جوہر حاصل کرنا مقصود ہو اس کو عین جوبن پر اکھاڑیں اور اس کو سایہ میں اچھی طرح خشک کریں پھر پاک اور صاف ہوادار جگہ پر رکھ کر آگ لگائیں تاکہ سرد ہونے پر سفید رنگ کی ہلکی خاکستر تیار ہو اگر خاکستر سیاہ رنگ کی رہے گی تو پانی میں حل نہ ہو سکے گی۔ جس سے نمک حاصل ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ لہٰذا ہوادار جگہ میں آگ لگانے سے سفید رنگ کی خاکستر بنے گی۔ جس جڑی بوٹی کی خاکستر بنائی جائے اس کے تقریباً تمام حصے شاخ۔ برگ۔ پھل۔ بیج وغیرہ موجود ہوں جب خاکستر اچھی طرح بن جائے تو اس کو چار گنا پانی میں ڈال کر بھگوئیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ کامل ایک ہفتہ بھگو چھوڑیں اور صبح و شام ہلاتے رہیں۔ اشد ضرورت کے لیے ۲۴ گھنٹہ تک بھگوئیں۔ اس عرصہ میں تو دس بار ہلائیں اس کے بعد مقطر حاصل کریں۔ مقطر کا عام مروج طریقہ یہ ہے کہ خاکستر والا برتن اونچا ذرا ٹیڑھا کر کے رکھیں اور روئی کی موٹی بتی لگائیں جس کے نیچے چینی کا برتن رکھیں۔ تاکہ اس بتی کے ذریعہ پانی مصفیٰ قطرہ قطرہ ہو کر نیچے کے پیالہ میں آجائے۔ جتنا نفیس جوہر تیار کرنا ہو اتنی ہی بار مقطر کریں۔ نہیں تو دو بار مقطر ضرور کریں۔

یا ایک ایسی گھڑونجی تیار کرائیں جس کے نیچے اوپر تین یا چار گھڑے رکھے جائیں اوپر کے تین گھڑوں کے پیندوں میں سوراخ ہونے چاہئیں۔ جن میں روئی کی بتی لگائی جائے اب اوپر گھڑے میں خاکستر والا پانی تیار کر ڈال دیں وہاں سے نیچے کے گھڑے میں قطرہ قطرہ ہو کر ٹپکے گا اور دوسرے گھڑے میں جائے گا اور دوسرے گھڑے سے ٹپک کر تیسرے میں اور تیسرے سے چوتھے گھڑے میں نہایت ہی مصفا ہو کر آئے گا۔ اب اس مصفیٰ پانی کو صاف ستھری کڑاہی میں ڈال کر نرم نرم آگ پر رکھیں اگر تیز آنچ جلائیں گے تو سفید جوہر تیار نہ ہوگا۔ نرم نرم آنچ پر تیار ہونے والا جوہر ہمہ صفت موصوف ہوگا۔ جوہر تیار کرنے میں تیز آگ جلانا بڑی بھاری غلطی ہے۔ جب پانی بالکل خشک ہو جائے اور نمی ابھی باقی ہو تو اتار لیں خود بخود خشک ہو جائے گا۔ اس کا رنگ سفید ہوگا۔ کسی شیشی میں ڈال کر مضبوط کارک لگائیں۔ ہوا وغیرہ لگنے سے بھی اس کی تاثیر میں فرق آجاتا ہے بس یہی جوہر بنانا آتی ہے جس کو بوٹی کا نمک یا کھار بھی کہتے ہیں۔ انگریزی میں سوڈا اور پوٹاس وغیرہ کہتے ہیں۔

جس طرح ہر بوٹی کے خواص جداگانہ ہیں اسی طرح ہر ایک بوٹی کا نمک بھی جداگانہ تاثیر رکھتا

ہے۔ چونکہ ہمیں ہر ایک بوٹی کے نمک کا تفصیلی علم نہیں ہے اس لیے اس جگہ اپنے معمولات کی حد تک
ان کی بعض تاثیرات کا حال بیان کرتے ہیں۔

جوہر مدار :

ریح اور بلغم کو خارج کرتا ہے۔ بلغمی کھانسی۔ ضیق النفس۔ بد ہضمی۔ سقے۔ متلی۔ درد شکم
ورم جگر و طحال کو مفید ہے۔ امراض معدہ و درد فم معدہ کو دور کرتا ہے۔ امراض خونی و اعصابی۔ آتشک
جذام نیز وجع المفاصل۔ فربہ و سقطہ کے ورم کو تحلیل کرنے اور زہریلے جانوروں کے زہریلے اثر کو
زائل کرنے میں بے نظیر ہے۔ اس میں مس کا کشتہ نیلگوں رنگ کا نہایت عمدہ تیار ہوتا ہے اور
مناسب بوٹی میں آگ دینے سے سفید ہو جاتا ہے جو بعض امراض میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔
اس نمک سے ایک مرکب دالو تیار ہوتا ہے۔ جو سم الفار۔ شنگرف۔ زرنیخ کو قائم کرتا ہے۔ یہ ایک
بھوسانہ اور سنیاسانہ راز ہے جو کہ اہل صنعت کے لیے کام آنے کی چیز ہے۔

ترکیب تیاری :

نمک مدار۔ نمک سجی اصلی۔ قلمی شورہ ہر ایک۔ ۱ تولہ کو ۳ سیر پانی میں حل کریں ۲۴ گھنٹے کے بعد
مقطر کر کے نرم نرم آگ پر پکا کر خشک کریں۔ بس تیار ہے۔ سم الفار۔ زرنیخ وغیرہ میں سے کوئی رکھ
کر آٹھ پہر نرم آگ جلائیں ان شاء اللہ قائم المنار ہو گا۔

جوہر زقوم :

قبض دائمی کو دور کرنے اور جگر کا سدہ کھولنے میں بے نظیر ہے درد گردہ و قولنج نیز دیگر
امراض باردہ کے لیے مفید ہے۔ داد چنبل پر لگانے سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اس
میں نقرہ کا کشتہ نہایت اعلیٰ تیار ہوتا ہے۔ جوہر مدار کے ہمراہ استعمال کرنا ضیق النفس کا
بے مثل علاج ہے۔

جوہر ممولی :

ممولی جس کو کنٹائی خورد بھی کہتے ہیں اس کا جوہر نہایت ہی مصفی خون ہے امراض سوداوی
آتشک۔ وجع المفاصل کے لیے سنیاسی تازیانہ ہے نیز اس سے کشتہ نقرہ پارہ نرش تیار ہوتا
ہے۔ جو امراض باردہ اور قوت باہ کو نافع ہے۔ اہل صنعت اس سے کشتہ مس بھی تیار کرتے ہیں
جو اکسیری کام دینے کے علاوہ وجع المفاصل۔ استرخاء فالج قوت باہ کے لیے مفید ثابت
ہو چکا ہے۔

مکو (سیاہ)

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

جوہر چرچٹہ:

چرچٹہ جس کو پٹھکنڈہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا جوہر پرانی ضیق النفس اور کھانسی کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے اس کے دابو میں سم الفار۔ نربنیخ۔ زنجفر کشتہ ہوجاتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کا محلل ہے۔ خنازیر اور اقسام غدد وعقد کو بطور خوردنی و مالیدنی تحلیل کرتا ہے۔ پھیپھڑوں میں غلیظ اور جمے ہوئے بلغم کو پتلا کر کے قابل اخراج کرتا ہے۔ نمک جوہر مدار و چرچٹہ ہموزن ملا کر خطرناک سے خطرناک زخم پر ڈالیں۔ فوراً بجلی کا اثر کرے گا۔ اوپر مناسب مرہم لگائیں اس سے گو تکلیف ہوگی۔ مگر لاعلاج زخموں کو بھی فائدہ ہوگا۔ جراحوں کے لیے قابل قدر نسخہ ہے۔ سخت چیزوں کا مربہ بنانے کے لیے ابالتے ہیں تو یہ نمک ڈالنے سے وہ نرم ہوجاتی ہیں۔

جوہر لانہ:

جس کی سجی بنتی ہے بہاول پور کے علاقہ میں عموماً بکثرت ہوتی ہے۔ اگر بہتر نہ ہوسکے تو عمدہ سجی کا نمک حاصل کریں جس کو سوڈا بائی کارب بھی کہتے ہیں۔ اور جو انگریزی دواؤں میں ایک مشہور چیز ہے۔ میٹھا سوڈا بھی اسی کو کہتے ہیں۔

کھانسی جو معدہ کی عصبی خراش کی وجہ سے ہو بدہضمی جس کا سبب ہاضمہ کی زیادہ ترشی ہو جس کی علامت یہ ہے کہ دو غذاؤں کے درمیانی وقت میں فم معدہ میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور کھانا کھانے سے درد رفع ہوجاتا ہے کلیجہ جلتا ہے۔ ترش ڈکاریں آتی ہیں۔ نفخ اور قبض کی شکایت رہتی ہے۔ ایسی حالت میں جوہر لانہ مفید ترین چیز ہے۔

یورک ایسڈ کو جسم سے خارج کر کے اس سے پیدا شدہ عوارض کا قلع قمع کرتا ہے۔ خارش کے لیے پانی میں حل کر کے جسم پر ملیں اسی طرح آگ یا گرم پانی سے جلے ہوئے مقام پر لگانے سے جلن اور سوزش کو تسکین ہوتی ہے۔ امراض دندان میں اس کے محلول کی کلیاں کریں۔

جوہر شعیر:

جس کو جو کھار بھی کہتے ہیں اور انگریزی میں پوٹاسیم بائیکارب کہتے ہیں خون اور صفرا کے جوش کو کم کرنے اور پیاس کی شدت اور تپ کی حرارت دفع کرنے میں مفید ہے۔

فم معدہ میں درد ہو کلیجہ جلتا ہو اور ترش ڈکاریں آتی ہوں تو غذا کے بعد کھائیں، دردسو کو دور کرتا ہے اسہال کبدی کو مفید ہے۔ مدربول ہے۔ یورک ایسڈ سے پیدا شدہ نقرس اور وجع المفاصل کو مفید ہے۔ جلدی امراض۔ پتی اچھلنا۔ خارش وغیرہ پر پانی میں حل کر کے لگائیں۔

سنگ گردہ ومثانہ کو توڑ کر بہاتی ہے۔

جوہر مکو:

جگر کے ورم اور استسقاء کو مفید ہے۔ نیز ہر قسم کے ورم کو دور کرتا ہے۔ شدت پیاس کو رفع کرتا ہے۔ سودا و صفرا کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے سوزش معدہ۔ امراض مقعد۔ یرقان۔ درد گلو میں نفع ہے ورم رحم میں اس کا استعمال بمنزلہ اکسیر ہے۔

جوہر ترپھلہ:

اعلیٰ قسم کا مقوی دماغ و معدہ و جگر ہے۔ ہر سہ اخلاط کے فساد کا تریاق ہے۔ سیلان الرحم بواسیر کو مفید ہے۔ تپ اور خفقان کو دور کرتی ہے۔ نزلہ و زکام دکھانسی کو مفید اور جاذب رطوبتِ فاسدہ ہے بچوں کے پیچش و اسہال کی حکمی دوا ہے خصوصاً اسہال کبدی کے لیے مفید ہے۔ اس کے متواتر استعمال سے بال سفید نہیں ہوں گے۔ مقوی بصارت اس قدر ہے کہ اس کے استعمال کے بعد عینک لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جوہر ترپھلہ۔ جوہر برہمی۔ ورق نقرہ بموزن خوب کھرل کریں کہ یکجان ہو جائیں تو ایک رتی ہمراہ خمیرہ گاؤزبان استعمال کریں۔ غضب کی مقوی دماغ دوا ہے۔ طالب علموں کی مونس ہے۔

جوہر شاہترہ:

اعلیٰ درجہ کا مصفی خون۔ دافع آتشک۔ سوزاک۔ یرقان دبخار ہے۔ جگر وطحال کی اصلاح کرتا ہے۔ مقوی معدہ و مدر بول ہے اور مسلول کو مناسب بدرقہ سے فائدہ رساں ہے۔

جوہر گلو:

کونین سے بڑھ کر مفید ہے۔ مگر اس کی طرح خشکی گرمی نہیں کرتا ہر قسم کے موسمی وخلطی بخاروں میں مناسب بدرقہ سے مفید ہے۔

مصفی خون اور قاطع صفرا ہے۔

جوہر ڈھاک:

ڈھاک جس کو چھچھرہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا جوہر مقوی معدہ۔ مشتہی اور مصفی خون ہے۔ محلل ریاح۔ درد گردہ و قولنج و کرم شکم اور بواسیر کو دفع کرتا ہے۔ ورم طحال کو تحلیل کرنے میں نافع ہے۔ مدر بول۔ مغلظ منی و محرک باہ ہے۔ اس جوہر کی چٹکیاں شورہ پہ دینے سے اعلیٰ درجہ کا قائم النار جاری بنتا ہے۔

برسوں خاک چھاننے سے بھی ایسا مجرب نسخہ ملنا مشکل ہے۔ کوئلہ پہ اگر ڈالا جائے تو اس میں دھنس جاتا ہے۔ مہوسین کی جان ہے بنا کر نسخہ کی داد دیں۔

جوہر حرمل:

وجع المفاصل اورام اعضاء اور درد ریح کے لیے نہایت اکسیر ہے۔ نیز مقوی معدہ و جگر ہے۔ اور استسقاء کو فائدہ دیتا ہے۔ اس میں کشتہ نقرہ عمدہ تیار ہوتا ہے۔ جو پارہ نوش بھی مقوی اور مقوی معدہ و دماغ ہے۔ نیز اس میں کشتہ سم الفار نہایت اعلیٰ بنتا ہے۔ جو وجع المفاصل کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ نہایت درجہ کا مقوی باہ دافع فالج اور لقوہ وغیرہ ہے۔

جوہر ستیاناسی

اعلیٰ درجہ کا مصفی خون۔ دافع آتشک و سوزاک و قرحہ ہے۔ جگر کا سدہ کھولنے اور غذا کو معدہ میں تحلیل کرنے میں نافع ہے۔ کرم شکم کا قاتل ہے۔ درد گردہ۔ قبض دائمی۔ سرفہ کہنہ کے لیے صحت بخش دوا ہے۔

جوہر تمباکو:

پرانی کھانسی اور دمہ کی حکمی دوا ہے۔ قبض کشا اور مقوی ہاضمہ ہے۔ خشونت سینہ امراض شکم دباؤ گولہ کو دفع کرتا ہے۔ داخلی استعمال ہر قسم کے درد و اورام کو نافع ہے۔ اس کا نمک عموماً اندر لکڑیوں سے نکالا جاتا ہے۔ جو برگ حاصل کر لینے کے بعد پھینک جاتی ہیں۔

جوہر موء خوشہ مکی:

ریگ مثانہ و گردہ کو توڑ کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ بند پیشاب کو کھولنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ قبض دائمی کو دور اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔

جوہر جامن:

ذیابیطس کو بالخصوص بمنزلہ اکسیر ہے۔ پیشاب میں شکر آنے کو مانع ہے۔ مغلظ منی۔ محرک باہ ہے۔ اسہال صفراوی کو مفید ہے۔ خون اور صفرا کا جوش بند کرنے اور معدہ جگر کو طاقت دینے میں لاثانی ہے۔

جوہر مولی:

بالخاصہ مدر بول ہے اور سنگ گردہ و مثانہ کو بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ نقرس و وجع المفاصل اور بواسیر کو مفید ہے۔

ہاضم طعام ہے۔ عظم طحال و جگر کو مفید ترین ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ نفع معدہ کر دور کرتا ہے۔ یرقان۔ پیچش کہنہ و سنگ رہنی کے لیے کار آمد چیز ہے۔ خراب بلغم اور جگر کے غلیظ کیموس کو دور کرتا ہے۔

جوہر حنظل :

قبض کشا ہے درد و اعصاب و مواد آتشک کا اخراج کرتا ہے۔ درد قولنج کے دفع کرنے میں اکسیر اعظم ہے بواسیر کا تریاق ہے بلغمی دمہ دردں اور سوداوی اور بلغمی مادوں کو خارج کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ فالج۔ لقوہ۔ شقیقہ۔ صرع۔ نسیان اور نزلہ کہنہ کو فائدہ مند ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ کرم شکم کی ہلاکت کا باعث ہے۔ دانتوں پر ملنے سے ان کو بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

جوہر فالسہ :

جگر کی حرارت کے لیے بالخاصہ مفید چیز ہے۔ مصفی خون ہے۔ پیاس کی شدت کو دفع کرتا ہے۔ مدر بول اور دافع سوزاک ہے۔ قاطع صفراو نافع یرقان ہے۔ زبان کے ذائقہ کو درست کرتا ہے۔ جن لوگوں کے ہاتھ پاؤں کی تلیاں جلتی ہوں اور سر پہ پگڑی رکھنی مشکل ہو گرمیوں میں نہائے بغیر چین نہ آتا ہو۔ ان کے لیے نہایت مفید ہے۔

جوہر کاسنی :

اس کے خواص بالکل جوہر فالسہ جیسے ہیں۔

جوہر کیلا :

کھانسی اور دمہ کو مفید ہے۔ مدر بول ہے، سوزاک و ریگ گردہ کو مفید ہے۔ مغلظ و مولد خون ہے۔ خشونت حلق اور کرم شکم کو دور کرتا ہے۔

اس میں کشتہ سیماب نہایت اعلیٰ تیار ہو جاتا ہے۔

جوہر افتیموں :

مصفی خون اور سوداوی امراض کے لیے ازبس مفید ہے۔ جگر اور مثانہ کی اصلاح کرتا ہے۔ دماغی امراض خصوصاً مرگی اور صداع کو دور کرتا ہے۔

جوہر گکروندہ :

بواسیر کو از حد مفید ہے۔ کرم شکم کو دفع کرتا ہے۔ فلفل سیاہ کے ہمراہ اس کا نفوخ۔ دماغی کرموں کو ہلاک کرتا ہے اور پھر پیدا ہونے نہیں دیتا۔ مرگی اور صداع و دوی کو مفید ہے۔ جن چھوٹے

چھوٹے بچوں کو کرم چمونہ اکثر رات کے وقت کاٹنے سے بے چین کر دیتے ہیں۔ ایک چاول بھر پانی
میں حل کر کے ان کو مقعد میں لگائیں فوراً تسکین ہوگی۔

جوہر پھلی املتاس :

کھانسی دمہ۔ کالی کھانسی۔ بچوں کی پسلی کے خلل کو آرام کرتا ہے۔ ہر سہ اخلاط کو خارج کرتا ہے قبض کشا
ہے۔ گرم پانی میں ملا کر غرغرہ کرنا خناق اور گلے کے دیگر نقائص کو دور کرتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ اگر زرنیخ
شنگرف۔ سم الفار۔ طوطیا وغیرہ کو کشتہ کرنا مطلوب ہو تو جوہر مذکورہ ایک تولہ کافور دیسی ½ ۲ تولہ شیر عشر
۱۰ تولہ ہر سہ کھرل کر کے درمیان کوئی سی ڈلی بوزن دو تولہ رکھ کر منڈیا میں رکھ کر اور خاکستر املتاس
ایک سیر فرش و لحاف کر کے منڈیا کا منہ بند کر کے آٹھ پہر دو چوبی آگ چلائیں۔ سرد ہونے پر نکالیں
سفید باوزن ہوگا۔

جوہر سلہ :

کنجد یعنی تل اتار لینے کے بعد جو ٹکڑیاں باقی رہ جاتی ہیں ان کو سلہ کہتے ہیں۔ اور اس سے
حاصل شدہ نمک کو جوہر سلہ کہا جاتا ہے۔ کثرت بول کو نافع ہے۔ حافظ صحت ہے اور ملین طبع
ہے۔ بواسیر کو بھی دور کرتا ہے۔ مقوی بدن ہے اگر سم الفار مثل آں اشیاء کو قائم النار کرنا مطلوب
ہو تو یہ دابر تیار کریں۔ جوہر سلہ۔ جوہر ریٹھ ہر ایک ۲۰ تولہ۔ شورہ قلمی قائم اسیر۔ جس کی ترکیب یہ ہے:
کہ شورہ ½ اسیر نوشادر ۱۰ چھٹانک۔ نوشادر کو کڑاہی میں ڈال کر اوپر شورہ ڈال دیں۔ جب نوشادر
جل جائے تو ہلا دیں۔ بغیر شور کیے شورہ قائم ہوگا) ہر سہ اشیاء کو کھرل کر کوزہ میں بند کر کے دس سیر کی
آگ دیں۔ دابر تیار ہے۔ سم الفار ایک ڈلی ۲۰ تولہ تک رکھ کر کوزہ میں بند کر کے گڑھے میں ۲۰ سیر بینگنی
بکری یا اوپلے باریک کر کے آگ دیں۔ تین دن کے بعد جا کر یہ آگ سرد ہوگی۔ سرد ہونے پر نکالیں
قائم النار ہوگا۔

جوہر عشق پیچہ :

قبض کشا ہے۔ بہق و برص کو دور کرتا ہے۔ جگر و طحال کے سدہ کو کھولتا ہے۔ بلغم غلیظ
کا مخرج ہے۔ اگر اس کے نمک کو تیز القرہ پہ لگا کر اور اجوائن خراسانی کا نغدہ دے کر دو اُپلہ کلاں
میں آگ دیں تو سفید شگفتہ کشتہ ہوگا جو پارہ نوش ہونے کے علاوہ بھی مقوی اور مشتہی ہے۔

جوہر برہمی :

اعلیٰ درجے کا مقوی دماغ و معدہ و دل و جگر ہے۔ مفرح قلب ہے۔ بھوک پیدا کرتا ہے۔

ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے اور بلغم کو زائل کرتا ہے طالب علموں کو خصوصاً رفیق صادق کا کام دیتا ہے۔

جوہر بانسہ:

کھانسی۔ سل۔ دق اور پرانے بخاروں میں مفید ہے۔ منہ کی بدبو کو رفع کرتا ہے۔ اس میں کشتہ زرنیخ سفید باوزن ہوتا ہے۔ جو تپ دق وسل نیز بخار کہنہ کے لیے بالخاصہ مفید ہے اور پرانی سے پرانی کھانسی و دمہ کو بھی دنوں میں زائل کرتا ہے۔

جوہر تلسی:

درد شکم۔ قراقر اور اپھارہ کو آرام دیتا ہے۔ ہر قسم کے بخاروں کا تریاق ہے۔ کونین سے بڑھ کر فائدہ مند ہے۔ درد گردہ۔ نیز تمام ریاحی دردوں کے لیے فائدہ رساں ہے۔ سنگ گردہ ومثانہ کو خارج کرتا ہے۔ خارجی استعمال سے داد چنبل۔ برص کو فائدہ دیتا ہے۔ اس میں نقرہ و مس برنگ آسمانی کشتہ ہو جاتے ہیں۔ جو کہ مختلف امراض کو مفید ہیں۔

جوہر خربوزہ:

یہ جوہر قشر خربوزہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ مدر بول ہے۔ سنگ گردہ ومثانہ کو توڑ کر بہانے اور پیشاب کو جاری کرنے میں سب ادویہ سے زیادہ زبردست اور قوی ہے۔ اور اسی چیز کے لیے مخصوص ہے۔

جوہر بسکھپرہ:

دوران سر۔ مرگی۔ برسام۔ جنون۔ مالیخولیا۔ مراق۔ قولنج۔ استسقا کو مفید ہے۔ محلل ریاح ہے اور مدر حیض ہے۔

جوہر اجوائن:

اعلیٰ درجے کا ہاضم ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ ریاح کو توڑتا ہے اور نفخ کو تحلیل کرتا ہے۔ جگر و طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ بخار کو بھی دور کرنے میں مفید ہے۔

جوہر اکاس بیل:

اکاس بیل جس کو امر بیل بھی کہتے ہیں۔ اس کا جوہر قبض کشا اور محلل ریاح ہے ہچکی اور یرقان کے لیے مفید ہے۔ مدر بول و حیض ہے۔ اختناق الرحم کو دور کرتا ہے سنے اور پرانے بخاروں میں مفید ہے۔ مصفی خون ہے۔ پیٹ کے کرموں کو مارتا ہے۔

جوہر پان :

مفرح قلب ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے اور بھوک بڑھاتا ہے۔ منہ کے ذائقہ کو درست کرتا ہے۔ کھانسی کے لیے مفید ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ قے اور متلی کو دور کرتا ہے۔

جوہر ادرک :

اعلیٰ درجہ کا ہاضم ہے۔ درد شکم کو مفید ہے۔ حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ فالج کے لیے مفید ہے مقوی جگر ہے اور معدہ کو کھولتا ہے۔ اخراج ریاح کے لیے مفید ہے پٹھوں اور جوڑوں کی فاضل رطوبت کو جذب کرتا ہے مقوی باہ و مولدِ منی ہے۔ آنکھ میں لگانے سے ناخونہ اور پھولا کو فائدہ دیتا ہے۔

جوہر منڈی :

مقوی اعضاء رئیسہ۔ مقوی بصر اور مصفی خون ہے بواسیر کو دفع کرتا ہے۔ خفقان کو آرام دیتا ہے۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت و رقت کو مفید ہے اس کے متواتر استعمال سے بال سفید نہیں ہوں گے۔

نوٹ : جوہروں کی خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک مطابق عمر دے سکتے ہیں اور بدرقہ مناسبہ سے استعمال کر سکتے ہیں۔ خارجی استعمال کے لیے تیل یا پانی میں ملاکر استعمال کر سکتے ہیں۔

تازہ بتازہ، نو بہ نو

حکیم سید وکیل احمد صاحب ——————— حیدر آباد دکن

چمکدار گھانس :

یہ درخت چھوٹی جوار کے درخت سے مشابہ ہے صرف شناخت مخصوصہ یہ ہے کہ دھوپ میں چمکتا ہے۔ اس کے پتوں کا شیرہ نکال کر پارہ کیا تو کھرل کیا جائے تو پارہ مثل مسکہ کے ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد شیرہ برگ کندوری جنگلی میں ۱۲ گھنٹے بھگو دیں تو گولی بندھ جاتی ہے۔ یہ گولی ان تمام اوصاف کی حامل ہوتی ہے۔ دنیا جن کی متلاشی ہے۔

میاکا پرسو گڈھ :

مثل زمین قند کے ایک جڑ ہے جس کے اوپر سے کوئی شناخت نہیں بتائی جاسکتی کیونکہ میں نے اب تک درخت نہیں دیکھا۔ صحرائی لوگ اس کو پہچانتے ہیں۔ سُنا ہے کہ ۵۔۶ گز زمین کے اندر ہوتی ہے۔ اس لیے دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ انسان کے سایہ سے اس کی جڑ بھاگتی ہے۔ جتنا کھودتے ہیں اتنی ہی زمین کے اندر چلی جاتی ہے۔ یہ جڑ کوٹ پیس کر ایک تولہ صبح کو پاؤ بھر دودھ کے ساتھ کھائی جائے تو چار چلہ مسلسل کھانے سے گئی ہوئی طاقت عود کرآتی ہے۔ سوائے دکن کے اور کہیں نہیں ملتی۔

بھوچکرم گڈھ :

یہ بھی مثل زمین قند کے زیر زمین پیدا ہونے والی دوا ہے اس کی مقدار خوراک ۳ ماشہ ہے اس جڑ کا پوست سیاہی مائل اندر سے سفیدی مائل ہوتا ہے۔ صرف صحرائی لوگوں سے ملتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ دکن میں دستیاب ہے۔

انکول :

یہ قرابادینی نام ہے۔ مگر ہم کو اس کے درخت ماسوائے بھوپال اور حیدرآباد کے کہیں دکھلائی نہیں دیے۔ اس کے تخم کا تیل کانوں کی سماعت کو کھوتا ہے۔ درد سر کہنہ کو مفید ہے۔ گنٹھیا، عرق النساء اور درد مفاصل کو ضماداً مفید ہے۔ اس کے تخم کو کوٹ کر آب آملہ میں سات مرتبہ تر و خشک کریں۔ اس کے بعد روغن کشید کریں۔ یہ روغن ناک میں لگانے سے بال مستقل طور پر سیاہ ہو جاتے ہیں اور اس کا طلاء درازی...... کے لیے مفید ہے۔

آم :

اگرچہ اس سلسلہ میں آم کی مداخلت بے جا آپ کو ناگوار ہو گی۔ مگر ایک نسخہ یاد آگیا۔ جو کہ میرا ذاتی تجربہ ہے اس لیے ان مفردات میں اس کو بھی جگہ دی گئی ہے۔

ایسی کیریاں جن میں جالی نہ پڑی ہو درمیان سے دو دو ٹکڑے کر کے ہر دو ٹکڑے کے درمیان میں ایک عدد بھلاواں رکھ کر کچے سوت سے دونوں ٹکڑوں کو باندھ کر ایک گھڑے میں رکھ کر اس کے منہ کو گل حکمت کر کے زمین میں دفن کر دیں۔ بارش ختم ہونے پر نکال کر سب کو کوٹ کر یک جان کر لیں اور حب بقدر نخود بنالیں۔

ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو آبِ تازہ کے ساتھ کھائیں۔ نزلہ مزمن کا واحد علاج ہے مقوی اور مبہی بھی ہے۔

جڑی بُوٹی سے علاج

ازقلم جناب حکیم پرتھوی چند صاحب شاد ——————— پنڈی گھیپ

جہاں ناکام رہ جاتی ہیں دنیا بھر کی تدبیریں
وہاں آتی ہیں کام ایسی جڑی بوٹی کی تاثیریں

علامہ طالب گورگانی

ہمارے ملک کے ہر حصہ میں سینکڑوں جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں جنہیں اطباء عام طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں لیکن ابھی تک ان کے بیشتر خواص و فوائد پوشیدہ ہیں اور اطباء ان کے حالات بیان کرتے وقت مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔

ذیل میں چند بوٹیوں کے متعلق لکھا جاتا ہے جو مبالغہ سے بالکل مبرا ہے اور جس میں فضول لفاظی سے کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ بوٹیوں کے خاص خاص فوائد لیے گئے ہیں۔

آک

ایک مشہور بوٹی ہے جو ہر جگہ ملتی ہے حکیم چندن لال سہگل مضطر (جو ممتاز اطباء میں سے ہیں) کے مطب واقع پنڈی گھیپ میں اس کے ذیل کے مرکبات عام طور پر برتے جاتے ہیں۔

حبوب ہاضم:

پیپتا ۳ تولہ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پودینہ خشک۔ گل آک۔ نمک سیاہ۔ نمک لاہوری۔ ہر ایک ایک تولہ۔ آب لیموں بقدر ضرورت میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں دو گولی بعد از غذا تازہ پانی سے کھائیں۔

پیٹ درد کو دور کرتی ہیں۔ ہاضمہ کو درست رکھتی ہیں۔

روغن گل آک:

وجع المفاصل۔ نقرس۔ کمر۔ پنڈلی اور سردی کے درد میں نہایت مفید ہے۔

گل آک۔ سورنجان تلخ نیم کوفتہ۔ زنجبیل نیم کوفتہ۔ اجوائن خراسانی ہر ایک ایک تولہ۔ روغن کنجد ۱ تولہ

تمام ادویہ کو روغن کنجد میں ڈال کر آگ پر پکائیں جل جانے پر صاف کر لیں اور بوقت ضرورت مقام ماؤف پر مالش کریں۔

گلو

گلو ایک مشہور بوٹی ہے جو بیل کی طرح نیم بکائن وغیرہ درختوں یا مکانوں پر چڑھتی ہے۔ ہمارے مطب میں اس کے ذیل کے مرکبات تیار رہتے ہیں۔ جو اکثر حالات میں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بازار میں اس کا ست فروخت ہوتا ہے۔ جو قابل استعمال نہیں ہوتا۔ خانہ ساز ست استعمال کرنا چاہیئے۔ سب سے اچھی گلو کوہاٹ صوبہ سرحد کی ہوتی ہے۔

اکسیر دق:

جو استاد الحکماء حکیم فرید احمد عباسی فرزلینن سرجن طبیہ کالج دہلی کے مجربات سے ہے۔

ست گلو۔ دانہ الائچی خورد۔ طباشیر۔ بلادر مدبر۔ فلفل سیاہ۔ حبوب بقدر نخود۔ ایک گولی ہمراہ شیر بز گھٹا بڑھا کر استعمال کریں۔

اکسیر سل:

جو حکیم چندن لال سہگل مضطر کے مجربات سے ہے۔

طباشیر۔ دانہ الائچی خورد۔ ست گلو۔ شنگرف تیغال۔ گوند کتیرا۔ ہموزن سفوف کریں اور ۳ ماشہ کی پڑیہ باندھیں۔ ہر پڑیہ میں ایک رتی کشتہ ابرک سفید ملائیں۔ اور ایک پڑیہ عرق ہرا بھرا کے ساتھ دو تولہ صبح کے وقت دیں۔ اور شام کو شربت اعجاز در عرق ہرا بھرا ۱۲ تولہ دیں۔

عرق ہرا بھرا:

جو شہنشاہ طب۔ مسیح الملک۔ حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم و مغفور کا خاص خاندانی نسخہ ہے۔ اور دق و سل کے لیے خاص طور پر مفید و مستعمل ہے۔

گلو سبز۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ خس۔ پدماکھ۔ ناگر موتھ۔ شاہترہ۔ پوست نیم۔ گلو نیلو فر۔ تخم کاسنی۔ بادیان۔ تخم کدو شیریں۔ نیتر بالا۔ کشنیز خشک ہر ایک دس تولہ تخم تلسی دو تولہ۔ بیخ بھٹرہ بیخ نیشکر۔ بیخ جوانسہ۔ دھمایا۔ منڈی۔ بیخ کاسنی۔ اصل السوس منقشر۔ ہر ایک ۵ تولہ الائچی خورد۔ کو کنار ہر ایک

دو تولہ۔ پانی تمام دواؤں کے وزن سے آٹھ گنا لے کر اس میں تمام دوائیں کو رات کے وقت بھگو دیں صبح عرق کشید کریں۔

اکسیر ذیابیطس:

ذیابیطس جیسے موذی مرض کے لیے عالی جناب درد مند ملک حکیم چندن لال سہگل مضطر گلہ سے تیار شدہ ذیل کے مرکبات استعمال کراتے ہیں ملک کے ہر گوشہ کے ہزاروں مایوس بیمار اس دستور العلاج۔ سے صحت یاب ہو چکے ہیں یہ بے بہا نسخے عالی جناب حکیم کرشن کنور دت صاحب ایڈیٹر آبحیات کی خوشنودی کی خاطر لکھے جاتے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے والے حضرات حکیم چندن لال سہگل اور حکیم کرشن کنور دت صاحب کے حق میں دعا فرمائیں۔

(صبح) ست گلو۔ طباشیر۔ مغز کنول گٹہ ہر اک اک ماشہ کھا کر اوپر سے گلوئے خشک ۷ ماشہ خشخاش سفید ۳ ماشہ۔ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ کا عرق سونف ۱۲ تولہ میں شیرہ نکال کر شربت خشخاش دو تولہ شامل کر کے پلائیں۔

(شام) مغز تخم جامن۔ ست گڑ مار بوٹی۔ ست گلو۔ ہر ایک ایک تولہ افیون خالص دو ماشہ کو کھرل کر کے پانی کی مدد سے گولیاں بنائیں اور ایک گولی تازہ پانی سے کھائیں۔

غذا میں دہی کا پانی۔ انار کا رس۔ خرفہ کا ساگ زیادہ استعمال کریں۔ شیریں اشیا سے پرہیز کریں۔

اکسیر جریان واحتلام:

حکیم چندن لال سہگل مضطر کا مایہ ناز نسخہ ہے۔ جو چندن فارمیسی پنڈی گھیپ سے سیروں کی مقدار میں نکلتا ہے۔ جناب حکیم پنڈت کرشن کنور دت شرما کے پاس خاطر سے اس کا راز افشا کیا جاتا ہے۔

صفت:

ست گلو خالص۔ طباشیر نیلگوں۔ دانہ الائچی خورد۔ موچرس۔ تالمکھانہ مصفیٰ ثعلب مصری ہموزن لے کر سفوف بنائیں اور ۳ ماشہ کی مقدار میں بوقت صبح دودھ کے ساتھ کھائیں۔ کم از کم ۲۱ روز تک کھائیں۔

ککڑچھڈی

۴۔۲

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔

چند بُوٹیوں کے عجیب و غریب خواص

از قلم جناب وئید رام رچھپال صاحب ریکھی ———— راجپورہ

ککڑ چھڈی یا ککر وندہ:

یہ عام بوٹی ہے جو اکثر گاؤں کے ارد گرد باڑوں اور رنستاک نالیوں وغیرہ میں متعفن جگہ تین فٹ تک اونچی ہوتی ہے۔ اس کے پتوں میں ایک خاص قسم کی نہایت بُری سی تیز بو ہوتی ہے۔ اس کے چند ایک فوائد حسب ذیل ہیں۔

(۱)

اس کو سایہ میں خشک کر کے کپڑ چھان کر لو جس کے دماغ میں کیڑے پڑ جائیں۔ دو چار دن اس کی نسوار دینے سے سب نکل جاتے ہیں۔ اور مر جاتے ہیں اور پھر پیدا نہیں ہوتے۔

(۲)

بچوں کی مقعد میں چمونے ہو کر رات کو بے چین رکھتے ہیں۔ جس سے بچہ بہت روتا ہے۔ اس کے پتوں کا پانی نکال کر بچہ کی مقعد پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

(۳)

پھنسی پھوڑوں پر اس کے پتوں کا پانی چپڑنے سے دو ہی تین دن میں سب اچھے ہو جاتے ہیں۔

(۴)

بواسیر ہر قسم خونی یا بادی ہو سب کے لیے نہایت مجرب علاج ہے ککڑ چھڈی دو حصہ۔ پینے کا تمباکو ایک حصہ دونوں کو ملا کر تمباکو کی طرح ایک ہفتہ پینے سے بواسیر خونی ہو یا بادی جڑ سے چلی جاتی ہے۔ سو میں سے سو کو ہی فائدہ ہوتا ہے۔

(۵)

اس میں ایک صفت یہ ہے کہ اس کے پتوں کو ابرک پر ملنے سے ہی ابرک کو راکھ کر

دیتا ہے۔ اس کے بیجوں کا پانی نکال کر ابرک کو کھرل کریں۔ ابرک بالکل خاکستر کی طرح ہو جائے گی۔

آم:

مشہور پھل ہے۔ اس کے مشہور فوائد حسب ذیل ہیں۔

(۱)

سن سٹروک (جس کو لو لگنا کہتے ہیں) کے لیے کچے آم کو آگ میں بھون کر گڑ کے شربت میں اس کا رس ملا کر مریض کو پلائیں۔ فوراً ہی مرض کو دور کر دیتا ہے۔ (جس موسم میں یہ مرض ہوتا ہے۔ قدرتاً اسی موسم میں آم ہوتا ہے۔)

(۲)

آم کا بور (کھر) سایہ میں خشک کیا ہوا سفوف کر کے ۷ ماشہ صبح ۷ ماشہ شام پانی کے ساتھ کھانے پر ایک ہفتہ میں جریان کو فائدہ ہوتا ہے۔

ہلدی:

اس کو پہچان کرانے کی ضرورت نہیں یہ وہ عام چیز ہے جو برصغیر کے ہر ایک گھر میں خواہ وہ امیر ہو یا غریب دو وقت استعمال ہوتی ہے۔

(۱)

باریک پیس کر کپڑ چھان کی ہوئی ہلدی کو گائے کے کچے دودھ میں ملا کر پٹنے کی طرح جسم پر ملتے رہنے سے ہر قسم سفید و سیاہ داغ دور ہو جاتے ہیں۔

چہرہ پر اس کی مالش سے کیل (مہاسے) چھیپ، چھائیاں، جھریاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ملائم خوبصورت ہو جاتا ہے۔

خوبصورتی بڑھانے کے لیے ممالک غیر کی مختلف ادویات پر جی کھول کر روپیہ لٹانے والے اپنے ملک کی اس سادہ اور کم قیمت بے ضرر چیز سے فائدہ اٹھائیں۔

(۲)

ہلدی کو ابال کر یا پتال جنتر سے یا سرسوں کے تیل میں چٹنی سی بنا کر ہلدی کا مفرد یا مرکب تیل تیار کر کے جسم اور چہرہ پر لگانا مذکورہ بالا کام دے سکتا ہے۔

(۳)

گھر کی پسی ہوئی ہلدی ایک چھٹانک۔ ٹارٹرک ایسڈ ۳ ماشہ۔ پانی الوتل۔ سپرٹ میتھلیٹڈ الوتل۔
پہلے ہلدی کو پانی میں حل کرکے ٹارٹرک ایسڈ ڈال دیں پھر سپرٹ ملاکر چھان کر بوتل میں بھر لیں
——— یہ دوا ٹنکچر آیوڈین کی جگہ خصوصاً زخموں کے بھرنے اور صاف کرنے میں نہایت
اچھی چیز ہے۔

(۴)

ایک تولہ ہلدی باریک پسی ہوئی پاؤ بھر میتھی لیٹیڈ اسپرٹ میں ملاکر رکھ دیں ۲۴ گھنٹہ کے بعد
خوب ہلاکر چھوڑ دیں پھر ایک گھنٹہ کے بعد نتھار کر دوسری شیشی میں ڈال لیں اور زخموں داغوں
وغیرہ پر اسے لگائیں۔

(۵)

خرابی خون اور آتشک مادہ میں باریک پسی ہوئی ہلدی چھ چھ ماشہ صبح وشام تازہ پانی
سے کھلائیں۔

(۶)

چیچک کے مریض کو اسی مقدار میں اور اسی طرح یا جوشاندہ بناکر ہلدی کا استعمال کرائیں۔

(۷)

چیچک کے دنوں میں ہلدی کے سفوف کا ۳ ماشہ صبح وشام پانی سے استعمال کرانا مرض
سے محفوظ رکھتا ہے۔
بچوں اور بوڑھوں کو ان کی طاقت اور عمر کے لحاظ سے استعمال کرائیں۔

ہلدی کا تیل اکسیر سوزاک :

ایک سیر خشک ہلدی کو موٹا موٹا کوٹ پیس کر ۸ سیر گائے کے دودھ میں بھگو دیں۔ جب ہلدی
دودھ کو جذب کرے تو سایہ میں خشک کرلیں اور پتال جنتر کے ذریعہ تیل نکال لیں یہ ہلدی کا سنہری
رنگ کا تیل ہوگا اس کو شیشی میں محفوظ رکھیں۔
پرانے سے پرانا اور نئے سے نیا ہر قسم کا سوزاک اس کے چند دنوں کے استعمال سے
دور ہوجاتا ہے

قرص۔سوزاک کے مریض کو چار قطرے بتاشہ میں ڈال کر صبح کو پاؤ بھر بکری یا گائے کے تازہ دودھ سے کھلائیں۔

ہڈی ٹوٹنے میں یا ہڈیوں کو طاقت دینے اور مضبوط کرنے کے لیے رات کو سوتے وقت قدرے تیل بتاشہ میں ڈال کر گرم دودھ کے ساتھ دیں۔ فاسفورس اور کشتہ فولاد اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے

نیلے کپڑے کو سفید کرنے والا ممیرہ :

ایک ہلدی کی کچی گرہ لے کر امرت دھارا کی شیشی میں ۱۴ یوم تک ڈبو دیں۔ پھر نکال کر خشک کرلیں جب نیلے کپڑے سے گھسو گے تو سفید کر دے گا۔ پھولے اور سفیدی چشم کو کچھ کاٹے گا

اگر ہ تولہ سرمہ میں ایک گرہ ڈال کر رگڑی جائے تو بازاری سرمہ سے ہزار درجہ بہتر ہو جائے گا۔

ہلدی سے صابون کی پہچان :

صابون وہی عمدہ ہے۔جس میں وزن کے مطابق سوڈا کاسٹک موجود ہو۔ زیادہ کاسٹک سوڈے والا صابن کپڑے کو جلد بوڑھا کر دے گا۔ اور جلد کو نقصان دے گا۔معمولی دیسی کاریگر ہمیشہ کاسٹک سوڈے کا زیادہ مقدار میں استعمال کرتے ہیں۔اس کے پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ ذراسی مقدار صابون کی ٹکیہ سے کاٹ کر کسی کانچ کے گلاس میں قدرے پانی ملا کر یا صرف ہاتھ کی ہتھیلی پر گھول کر اس میں قدرے سفوف ہلدی ڈال دیں۔ اگر تو صابون میں سوڈا کی مقدار ٹھیک طور پر ہو گی تو صابن کا رنگ اصلی حالت پر رہے گا۔ورنہ فوراً سُرخ بن جائے گا۔

ہلدی سے بندی پوڈر تیار کرنا :

کپڑ چھان شدہ سفوف ہلدی کو آہنی کڑچھے یا توے پر ڈال کر گرم کرو اور ہلاتے جاؤ تھوڑی دیر میں سفوف سرخ رنگت میں تبدیل ہو جائے گا۔ اب اس میں برابر کا سفوف گوند کیکر ملا کر خشک پوڈر ڈبیوں میں یا سیال صورت میں کانچ کی ڈاٹ والی شیشیوں میں جنہیں کہ بندی لگانے کے لیے باریک سی سلائی ساتھ ہی لگی ہوئی ہوتی ہے، بند کر کے خوبصورت لیبل لگا کر فروخت کریں عورتوں کے بندی لگانے کا نہایت عمدہ مصالحہ بن جائے گا۔

سُرخ رنگ کی جگہ ہلدی کا استعمال:

ان شربتوں اور بوٹ پالشوں وغیرہ میں جن میں چونا اور صابون کا استعمال ہوتا ہے مثلاً بال امرت اور براؤن بوٹ پالش ان میں خوش نمائی کے لیے سرخ رنگ دینے کی ضرورت پڑتی ہے وہ رنگ جو چونا اور صابن کی تیزی میں قائم رہیں گراں ملتے ہیں اور زیادہ مقداریں ڈالنے پڑتے ہیں۔ اس لیے اگر بجائے قیمتی رنگوں کے موزوں مقدار میں ہلدی کا سفوف ڈال دیا جائے تو سرخ رنگت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ چیز بالکل بے ضرر ہے۔ دام ایک روپیہ کے مقابلہ میں صرف ایک آنہ خرچ آئیں گے۔

گولڈن لوشن:

پورے ایک لاکھ روپے کا اکیلا نسخہ جو صرف ایڈیٹر آبجیات کی خوشنودی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ گولڈن لوشن ایک سنہری پوڈر سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو بیحد گراں ہے مگر اس میں عجیب اوصاف ہیں ـــــــ زخم خواہ کیسا ہی تکلیف دہ ہو جہاں اس لوشن میں کپڑا تر کر کے رکھا ٹھنڈک پڑ گئی اور چند دنوں میں آسانی سے بھر جاتا ہے۔ ـــــــ ایسا ہی جلے ہوئے زخم پر مسیحائی اثر دکھاتا ہے۔ ـــــــ آنکھوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ خواہ پٹی لگاؤ یا دکھتی آنکھوں میں ڈالو۔ لطف یہ ہے کہ خواہ کیسی ہی نازک سے نازک جگہ پر استعمال کریں سب جگہ بے ضرر اور مفید ہے۔ ـــــــ یہ سائنس والوں کی نئی ایجاد ہے۔ اس کا نسخہ تا حال کسی مخزن میں بھی نہیں آیا اور نہ ہی میں نے اپنے پوڈر کا اگزامی نیشن گروایا۔ جس سے وثوق کے ساتھ کہا جا سکے کہ دراصل یہی میرا نسخہ گولڈن پوڈر ہے۔ لیکن چونکہ اس کے سارے کے سارے اوصاف گولڈن پوڈر سے ملتے ہیں اس لیے اگر یہ چیز گولڈن پوڈر نہیں ہے تو کسی حالت میں اس سے کم بھی نہیں ہے۔

یہ ہے کیا چیز محض ہلدی کا ست ہے جو اس طرح تیار کیا جاتا ہے:

ہلدی کی خشک گانٹھوں کو بازار سے لا کر پانی سے خوب مل مل کر دھو کر خشک کر لیں۔ پھر اس کو پیس کر سفوف بنائیں (کیونکہ بازار سے ہلدی کو خوبصورت بنا سکنے کے لیے سیسے کے پاؤڈر کا رنگ دیا جاتا ہے جو کہ زہریلا ہوتا ہے۔ اب اس سفوف کو دس گنا سپرٹ میں ڈال کر رکھ دیں ۲۴ گھنٹہ

کے بعد خوب ہلا کر چھوڑ دیں ایک گھنٹہ کے بعد سپرٹ نتھار لیں۔ تلچھٹ میں اسی مقدار میں اور سپرٹ ڈال کر رکھ دیں اسی طرح دوبارہ سہ بارہ سپرٹ ڈال ڈال کر ہلدی کا سارا رنگ حاصل کر کے تلچھٹ کو پھینک دیں اب تمام رنگ ملی ہوئی سپرٹ کو ایک جگہ اکٹھی کر کے اس میں سے سپرٹ کو کشید کر لیں باقی جو چیز بچے گی وہ بقیہ گولڈن لوشن جیسی ہو گی اور اس سے گولڈن لوشن انہیں اوصاف کا بنایا جا سکے گا۔

نوٹ: دوائیں کھانے کے لیے جہاں بھی ہلدی کی ضرورت ہو بازار سے پسی ہوئی ہلدی لینی نہیں لینی چاہیئے۔ بلکہ بازاری ہلدی کو دھو کر خشک کر کے کام میں لانا چاہیئے۔

برتھ کنٹرول کے لیے بے ضرر چیز:

اگر ہمبستری سے پیشتر نو دس ماشہ سفوف پودینہ پانی سے پھانک لیا کرے تو عورت عمر بھر حاملہ نہ ہو گی۔

اجوائن دیسی:

اگر جاڑے کے موسم میں نر بکروں کو اجوائن کھلا دیں جو کہ ریوڑ میں بکریوں سے اولاد پیدا کرنے کے لیے رکھے ہوئے ہوں تو ان کی طاقت اور مادہ تولید بہت بڑھ جائے گا اور ان کے نطفہ سے ہر ایک مادہ پہلی دفعہ بار آور ہو گی۔

۲- جس کھجور کے درخت میں پھل نہ آتا ہو اس کے ارد گرد چاروں طرف اجوائن بو دیں۔ تو ضرور وہ پھل دینے لگ جائے گا۔
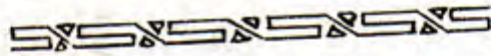
نایاب اکسیری فقیری چٹکلے

از جناب سید طالب علی صاحب آرزو ——— بریلوی

بواسیر کا نایاب چٹکلہ فقیری:

کیکر ایک مشہور درخت ہے اکثر اس درخت کے موٹے ٹہنے میں دوسری قسم کا درخت پیدا ہو جاتا ہے۔ جو کہ بہت کم مگر مل جاتا ہے۔ اس کے پتے شکل میں برگ آم سے مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن بہت سبز اور سخت اور موٹے ہوتے ہیں۔ یہ مشہور ہے کہ یہ درخت کی بیماری ہے۔ اکثر اور درختوں پر بھی مثلاً آم۔ جامن۔ بیری۔ لسوڑہ پہ پایا جاتا ہے۔ مگر یہاں صرف کیکر کا مقصود ہے اور عام طور پر اس کو بندہ بوٹی کہتے ہیں۔ (کالکا شملہ کے علاقہ میں مَیں نے شیشم انبہ۔ جامن۔ کیکر۔ ڈھاک وغیرہ کا بندہ اکثر دیکھا ہے۔ (ایڈیٹر)

اس لکڑی کو حاصل کر کے ایک ایک انچ کے ٹکڑے کر کے اور جست کے تعویذ کا خول بنا کر اس میں اس کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک تعویذ کے خول میں رکھ کے اور تعویذ کے خول کو موم وغیرہ سے بند کر کے کمر میں باندھیں اور قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ اس کے بندھے رہنے سے تاعمر بواسیر مفقود رہے گی اور مریض تندرست رہے گا۔

مرگی کا نایاب فقیری چٹکلہ:

درخت مذکور یعنی کیکر پہ اکثر ایک گول گانٹھ پیدا ہوتی ہے۔ جس میں نہ کہ صرف پتے ہوتے ہیں۔ بلکہ سوائے کانٹوں کے کچھ نہیں ہوتا۔ وہ کانٹے بشکل گیند ہو جاتے ہیں۔ گو کم ملتے ہیں۔ لیکن تلاش سے ضرور ملتے ہیں۔ ان کو لے کر اور سایہ میں خشک کر کے جو کوب کر کے رکھ لیں اور مریض مرگی کو کوری چلم میں تمباکو کی جگہ رکھ کر اوپر آگ رکھ کر کہہ دیں کہ زور سے دم لگائے۔ چند کش لگانے سے مرض عمر بھر کو مفقود ہو جاتا ہے۔

بے نظیر مقوی تحفہ:

اونٹ کٹارا ایک خودرو اور مشہور بوٹی ہے۔ جہاں یہ بکثرت موجود ہو۔ وہاں جاکر ہر درخت کو بڑے سے بڑے مٹی کے ڈھیلے سے دبا دیں اور چلے آئیں۔ دوسرے دن صبح جاکر دیکھیں۔ جو پودا ڈھیلے کے نیچے سے نکل کر کھڑا ہو گیا ہو وہ نر ہے اور جو چھپے اور دبے ہوئے ہوں ان کی ضرورت نہیں وہ مادہ ہیں۔ بس نر کو مع مادہ کے اکھاڑ لائیں اور سایہ میں خشک کر کے اور کوٹ کر سفوف بنائیں۔ روزانہ فجر کو ہمراہ شیر گاؤ خام آدھ سیر کے ایک تولہ سفوف پھانک لیا کریں بس اس قدر باہ پیدا ہو گی کہ قدرتِ خداوندی کا نظارہ نظر آنے لگے گا۔

بخار کی شرطیہ حکمی اور فوری بوٹی:

برگ ہلہل سبز چند پتے بطور رنغدی بنا کر ٹکیہ خورد کی صورت میں نبض پہ باندھ لیں قبل از آمد بخار ایک گھنٹہ دس پندرہ منٹ میں سوزش پیدا کرے گا جب ٹکیہ علیحدہ ہو گی تو اس جگہ آبلہ پڑا ہو گا مگر بخار بالکل کالعدم ہو جائے گا۔

بہترین اور زبردست فوری اثر بوٹی ہے۔

زکام کی بے نظیر بوٹی:

برگ لہسوڑہ سبز چند عدد جو کوب کر کے قدرے ایک پاؤ پانی میں بھگوئیں۔ جب پانی کا رنگ سرخ ہو جائے تو برگ لہسوڑہ مل کر پھینک دیں اور پانی کو چھان لیں اور قدرے مصری ملا کر پی لیں صرف دو تین روز میں زکام دور ہو جائے گا۔

بخار کی ایک اور بے بدل بوٹی:

گلوئے سبز ۱ تولہ میں تخم کاسنی ۴ ماشہ یا برگ سبز کاسنی ۴ ماشہ پیس کر کپڑ چھان کر کے رکھ لیں اور کسی لوہے کے کڑچھے میں خوب کلاں (خاکسی) ۴ ماشہ ڈال کر آگ پہ رکھ کر بریاں کریں۔ بریاں ہوتے پر عرق تیار شدہ اس میں ڈال کر ڈھک دیں اور آگ سے علیحدہ کریں۔ سرد ہونے پر ۴ ماشہ خوب کلاں ہتھیلی پہ رکھ کر پھانک کر عرق داغ کیا ہوا پی لیں۔ ہر روز بوقت فجر سات یوم

ایسا کریں۔ ایام استعمال میں گڑ۔ تیل۔ کھٹائی کا سخت پرہیز رکھیں۔ اس سے چھ چھ ماہ کا بخار غائب ہو گیا ہے۔

بے بدل ممسک بُوٹی:

کٹائی خورد جس میں پھل آتا ہے۔ جس کو بعض کٹائی بھی کہتے ہیں۔ یہ زمین پر پھیلتی ہے۔ اکثر موسم گرما میں موجود ہوتی ہے۔ مع بیخ و برگ پھل پھول سالم پودا اکھاڑلیں اور کوٹ کر حسب ضرورت عرق نکال لیں۔ ایک چینی کے برتن میں عرق ڈال دیں۔ اور چھوہارے (خرما) اس قدر ڈالیں کہ عرق میں ڈوبے رہیں اور تین دن تین رات بھیگے رہنے کے بعد چوتھے دن خرموں کو گائے کے روغن زرد میں یہاں تک بریاں کریں کہ سرخ ہو جائیں۔ بس چھوہارے نکال کر احتیاط سے رکھ لیں۔ وقت ضرورت اس کا تماشا دیکھیں۔ ضرورت سے ۳ یا ۴ گھنٹے پہلے اس کا استعمال کریں بے حد ممسک ہے۔

درد گردہ کے لیے اکسیر:

درخت چیڑ کی لکڑی جلا کر سفوف بنا لیں اور محفوظ رکھیں۔ ضرورت پر ایک تولہ سفوف میں ۲ ماشہ نمک سیاہ ملا کر چار خوراک بنالیں اور ہمراہ آب تازہ ایک دن میں چاروں خوراک پھانک لیں بس مرض کی بیخ و بنیاد کا پتہ نہ چلے گا۔

آزمائیے اور قدرت خدا کا ملاحظہ فرمائیے۔

درد شقیقہ کے لیے لاثانی نسخہ:

عرق برگ سبز کشنیز ایک تولہ۔ کافور ایک رتی حل کر کے دونوں نتھنوں میں چند قطرے ٹپکائیں اور قدرت خدا کا ملاحظہ فرمائیں۔

اندمال زخم:

ستیاناسی کی شاخ توڑنے پر زرد رنگ کا شیر برآمد ہوگا۔ اس کا زخم پر ضماد کریں۔ صرف تین یوم ضماد سے زخم مندمل ہو جائے گا۔

جریان کی بے نظیر بوٹی:

عرق گلو سبز ۲½ تولے۔ عسل خالص ایک تولہ میں حل کر کے ایک ہفتہ نہار منہ پلائیے۔ گڑ۔ تیل اور ترش اشیاء سے پرہیز کرائیے اور قدرت شافی مطلق ملاحظہ فرمائیے۔

بغل گند کے لیے تحفۂ بے نظیر:

درخت جامن کی چھال اور سبز پتے پانی میں بھگو دیجئے۔ اور اس پانی سے بغلیں دھویا کیجئے۔ دو چار یوم میں مرض کی بیخ و بنیاد کالعدم ہو جائے گی۔ بے نظیر نسخہ ہے۔

اکسیر اختلاج القلب:

پھل ناگ پھنی تھوہر جو سرخ رنگ عمدہ ہوں لے کر کپڑے کی پوٹلی میں دبا کر شیرہ حاصل کریں اور دو تولے شیرے میں ۶ ماشہ شکر سفید دیسی ملا کر جوش دے کر مریض کو پلائیں ۳ یوم ایک مرتبہ روزانہ استعمال میں لائیں۔

پتی اچھلنے کی دوا:

کریلا سبز کچا ایک عدد مریض کو کھلائیے اور قدرت شافی مطلق ملاحظہ فرمائیے۔

داد ہر قسم کے لیے تشرطیہ دوا:

عرق برگ تلسی سبز اور عرق لیموں ہم وزن ملا کر داد پر ایک ہفتہ لگانے سے داد بالکل کالعدم ہو جائے گا۔ نیز چہرے کی چھائیاں اور خارش کے لیے بے نظیر عرق ہے۔

عرق النسا کے لیے عمل:

جل دھنبہ بوٹی کے برگ سبز کو کوٹ کر ٹخنے اور ایڑی کے درمیان باندھیں۔ ایک آبلہ پیدا ہو گا اسے توڑ کر مکھن لگاتے رہیں اور قدرت خدا ملاحظہ فرماتے رہیں۔

سگ گزیدہ کے لیے اکسیر:

برگ سبز مولی (ترب) پیس کر زخم پر لگائیے۔ جلد صحت پائیے گا۔

ممسک و ملذذ:

شہد یوی بوٹی کی جڑ پانی سے گھس کر طلاء کریئے اور مباشرت کیجئے۔ اور نتیجہ ملاحظہ فرمائیے۔

جریان، رقت، سرعت کے لیے لاثانی شے:

دودھی بوٹی کی سبز تازہ کونپل روزانہ نہار منہ ۲ تولہ گھوٹ کر پلائیے ایک ہفتہ کے اندر قدرت خدا ملاحظہ فرمائیے۔

منجمد منی و مقوی باہ

برگ سبز جدوار (زربی) ۵ عدد باریک پیس کر دودھ میں ڈال کر مصری سے میٹھا کر کے نوش فرمائیے۔
نوٹ: دیر ہو گئی تو شل دہی کے ہو جائے گی یا برگ خشک ۳ ماشہ ہوں تو بھی بہتر ہے۔

مقوی باہ تحفہ:

گل گورکھ منڈی بوٹی روزانہ ہمراہ شربت اتولہ یا ہمراہ پاؤ بھر دودھ چالیس روز تک استعمال کریں اس سے قوت باہ اس قدر بڑھ جائے گی کہ باید وشاید۔

دمہ کا اسراری نسخہ:

تمباکو سورتی جس کا پتہ لمبا ہوتا ہے لے کر جو کوب کریں اس میں شہد خالص بقدر ضرورت شامل کرکے اتنا کوٹ لیں کہ شہد اچھی طرح مل جائے۔ بس دوا تیار ہے۔

مٹی کا ایک کورا حقہ لے کر اس میں بجائے پانی کے بھیڑ کا دودھ بھر لیں اور چلم میں مذکورہ بالا تیار شدہ تمباکو ڈال کر پیا کریں۔ ۴۰ دن تک ایسا عمل کرنے سے عمر بھر کے لیے دمہ کا نام و نشان کالعدم ہو جائے گا۔ کئی مریضوں کو اس دوائے اسراری سے فائدہ ہو چکا ہے آپ آزما کر ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ: دودھ دو دن تک خراب نہیں ہوتا۔ پھر بدل کر نیا دودھ ڈال لیجئے۔

جدید و کہنہ کھانسی کے لیے سریع التاثیر اکسیر:

ایک کوزہ گلی آب نارسیدہ لے کر اس میں برگ نیم (سرخ کونپل) صرف اس قدر بھریں کہ دو حصہ برتن خالی رہے۔ بعدہٗ برتن کے باقی دو حصوں میں ایک حصہ میں پرانا گڑ بھریں اور باقی ایک حصہ میں سانبھر نمک بھر دیں۔ تاکہ برتن پُر ہو جائے۔ اس کے بعد گل حکمت کرکے اس قدر اوپلوں میں پھونکیں کہ کامل ۲۴ گھنٹے آگ سرد نہ ہونے پائے بالکل سرد ہو جانے پر برتن نکال کر اندر سے تمام ادویہ نکال لیں۔ برتن کی مٹی بالکل نہ آنے پائے۔ ادویہ کو باریک کھرل کر لیں۔ بس اکسیر تیار ہے۔

خوراک بقدر ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک ہمراہ آب تازہ یا شہد خالص سے ضدی ہٹیلی کھانسی جو کسی دوا سے جانے کا نام نہ لے۔ اس کے لیے اس دوا کی ایک خوراک ایک تولہ مکھن میں رکھ کر دیں اور قدرت خداوندی کا ملاحظہ فرمائیں۔

دکھتی آنکھ کو صرف ایک رات میں آرام:

جل نیم بوٹی باریک پیس کر ٹکیہ بنا کر کوزہ گلی آب نارسیدہ پر چپکا دیں اور کوزہ گلی پانی سے پُر کر دیں۔ دوا کو تمام دن اسی طرح رہنے دیں۔ بوقت شب دکھتی آنکھوں پر اس کی ٹکیہ رکھ کر پٹی باندھیں اور سو جائیں۔ صبح کو اٹھ کر خدا کی قدرت ملاحظہ کریں۔

مقوی باہ، مغلظ منی:

سنکھاہولی بوٹی کی جڑ کی چھال سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور بقدر

۲ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ صبح و شام استعمال کرائیں۔

روغن بواسیر:

۸ تولہ روغن ارنڈ (کسٹرائیل) کو آگ پر گرم کریں اور ایک تولہ کافور گرم گرم روغن میں ڈال کر کسی مضبوط شیشی میں بھرلیں۔ اور ہلکی آنچ پر رکھیں کافور حل ہو جائے گا۔

رفع حاجت و طہارت کے بعد کپڑے سے بدن کو صاف کر کے تیل لگائیں بے نظیر اکسیر ہے مسے خشک ہو کر مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ممسک:

بیخ گھیکوار سایہ میں خشک کردہ نہایت باریک کر کے بذریعہ پانی کھرلیں اور کف دست پر ضماد کریں اور صحبت کریں۔ کافی ممسک ہے۔

ممسک:

بیخ کنیر سفید سایہ میں خشک کردہ ایک تولہ مسکہ گاؤ دو تولہ میں کھرل کریں اور دونوں پاؤں کے تلوؤں پر ضماد کریں۔ تعجب خیز اثر ہوتا ہے۔

مقوی باہ:

برگ گڑہل تازہ۔ تین پاؤ۔ قند سیاہ ۵ سالہ ایک پاؤ دونوں کوٹ کر لڈو بنا کر رکھیں۔ اور روزانہ ہمراہ شیر گاؤ ایک چھٹانک ناشتہ کریں۔ اور قدرت خدا کا مشاہدہ فرمائیں۔ عجیب الاثر ہے۔

حقیقی مجربات اور علم الادویہ

از قلم جنابہ ایچ نجم النساء بیگم صاحبہ ــــــ شاہدرہ۔ لاہور

آج کل یہ ایک عام رو چل گئی ہے۔ کہ اکثر طبی جرائد جڑی بوٹی نمبر نکالنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور دھڑا دھڑ جڑی بوٹی نمبر شائع ہو رہے ہیں۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ ان میں کوئی بھی جڑی بوٹی نمبر ایسا نہیں جسے ذرا بھی محققانہ رنگ دیا گیا ہو تمام کے تمام نقل در نقل کرتے چلے جا رہے ہیں۔

وہی گل سرخ۔ سورنجان اور قنب ہندی ہے کہ جو کچھ ان کے متعلق قدماء نے اپنی دماغی کاوشوں سے تحقیقات اور تجربات کیے ہیں۔ بس یہ بھی انہیں کی رٹ لگائے جا رہے ہیں۔ کوئی بھی ذرا خیال نہیں کرتا کہ آخر اس سے کیا خدمتِ فن مقصود ہے کوئی نئی بات نہیں کوئی نیا تجربہ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے رسائل کے ناظرین بھی بچوں کی طرح خوبصورت تصاویر دیکھنے سے خوش ہوتے ہیں اور یہی ان کا منتہائے نظر ہوتا ہے کہ خاص نمبر ہو اور اس میں خوبصورت تصاویر ہوں۔ کاغذ عمدہ ہو اور لچھے دار مضامین ہوں بس وہ تصاویر دیکھ کر اور بڑے بڑے نسخے لکھے ہوئے دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ بھی استفادہ نہیں کرتے اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔ ان میں ہوتا ہی کیا ہے۔ جس سے کوئی فائدہ اٹھائے۔ بخل شکنی بخل شکنی کی صدائیں تمام رسائل میں گونج رہی ہیں لیکن امر واقع ہے کہ کوئی بھی اپنے صحیح تجربات کو مفت میں شائع کرنا گوارا نہیں کرتا۔ کون ہے جو اپنی محنت اور اپنا پسینہ بہا کر کمائی ہوئی دولت کو مفت میں لٹا دے ہاں چند ایک ایسی مخیر ہستیاں بھی موجود ہیں

جو صحیح طور پر خدمتِ فن کا جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اور بغیر کسی لالچ کے مستحق لوگوں تک اپنے تجربات کو پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے۔

طبابت میرے خاندان میں پشتوں سے چلی آتی ہے۔ اس لیے علم المفردات اور مجربات کا اک کافی ذخیرہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے۔ میں نے اسے اپنے سینہ سے نکال کر عوام کے سامنے پیش کرنے کا تہیہ کر لیا ہے تو مجھے خیال ہوا کہ جس طرح بہترین مجربات کو شائع نہ کرنا اور انہیں اپنے سینہ میں لیے ہوئے عالم جاودانی کو سدھار جانا ایک ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ ٹھیک اسی طرح مفید چیزوں کا ناقدر شناس لوگوں کے سامنے پیش کرنا بھی بہت بڑا جرم ہے۔ اسی خیال کے آتے ہی قدرتی طور پر مجھے کسی ایسے قدر شناس کی تلاش ہوئی جو ان جواہرات کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہو کیونکہ بقول شخصے ؎

ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوبئے زر
کھلے ہے تو صراف کی نظر چڑھ کر

میں کسی ہنر شناس کے لیے ابھی تگ و دو میں تھی کہ اتفاقاً آبِ حیات کا ایک پرچہ میری نظر سے گزرا۔ جس کا طرزِ تحریر اور اندازِ بیان مجھے بے حد دلچسپ معلوم ہوا اور میرے ضمیر نے مجھے تحریک کی کہ میں اس رسالہ کے ذریعہ اپنے مفید مجربات کو اطباء کرام تک پہنچا کر خدمتِ فن اور بخل شکنی کا ثبوت مہیا کروں۔ پھر سب سے بڑی خوشی مجھے اس بات سے ہوئی کہ محترم بھائی عالی جناب پنڈت کرشن کنور دت صاحب مدیر آبِ حیات نے بڑی فراخ دلی سے میرے خیالات کو اپنے مفید عام رسالہ میں جگہ دینے کا وعدہ فرمایا اس لیے میرے خیال میں صاحب موصوف بہت شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ ان کی وساطت سے آپ تک میرے بہترین مجربات پہنچ رہے ہیں۔

رم بوٹی:

اشاعت ہذا میں ایک ایسی مفید عام اور سہل الحصول بوٹی کے فوائد اور اپنے تجربات ہدیۂ ناظرین کر رہی ہوں کہ جس کا ذکر زمانہ گزشتہ اور زمانہ حال کے کسی طبیب (سوائے ہمارے خاندان کے) نے نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی کو اس کے فوائد معلوم تھے۔ اور نہ کسی طبی کتاب میں اس کا ذکر تھا۔

یہ بوٹی پنجاب اور خصوصاً لاہور کے گرد و نواح میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ غالباً دوسرے اضلاع میں بھی ضرور ہوگی عام خودرو بوٹی ہے۔ اس کا کوئی خاص نام لوگوں میں مروج نہیں ہے۔ ہم نے اس کی شکل و شباہت کی بنا پر اس کا نام رم بوٹی رکھا ہوا ہے اس کا پودا بعض زمینوں میں ½ گز اونچا اور کہیں ایک گز تک اونچائی میں ہوتا ہے۔ چنے کے پودے کی طرح اس کی مختلف شاخیں اور پتے ہوتے ہیں۔ اس میں چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ سب سے صحیح شناخت اس کی یہ ہے کہ اس کے پتوں اور ڈنٹھلوں پر روئیں جمی ہوتی ہے اور کوئی جگہ روئیں سے خالی نہیں ہوتی اس کے پتوں کو منہ میں چبانے سے مزہ کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بوٹی ماہ اگست میں عام ملتی ہے۔

فوائد: میں نے اس کو کونین کا نہایت عمدہ نعم البدل پایا ہے۔ ملیریا بخار کے لیے تریاق کا کام دیتی ہے۔ کونین کے متعلق ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ وہ جراثیم کش ہونے کی وجہ سے ملیریا بخار میں فائدہ کرتی ہے۔ مجھے اس جگہ یہ بحث مطلوب نہیں کہ آیا کونین جراثیم کش ہونے کے باعث ملیریا میں مفید ہے یا کسی اور وجہ سے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ ملیریا کے زہر کا اثر عام طور پر معدہ انتڑیوں جگر اور طحال پر ہوتا ہے۔ ملیریا کے جس مریض کے جگر اور طحال محض ماؤف ہوتے ہیں۔ ان کو تو کونین ضرور فائدہ کرتی ہے۔ مگر جن مریضوں کے معدہ اور انتڑیوں پر ملیریا کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ ان کو کونین بجائے فائدہ کے نقصان دیتی ہے۔ انہیں اس سے قیئیں آنے لگتی ہیں۔ بےچینی لاحق ہو جاتی ہے کانوں میں شائیں شائیں ہوتی ہے۔ اس لیے لوگ کونین کو حد درجہ کی گرم خیال کر کے اس کے استعمال سے بہت ڈرتے ہیں۔ لیکن رم بوٹی ملیریا بخار کی ہر حالت میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ کسی قسم کی گھبراہٹ یا گرمی ہرگز پیدا نہیں کرتی۔

طریق استعمال: ۶ ماشہ رم بوٹی صبح گھوٹ کر یا جوشاندہ کر بخار کی نوبت سے ایک گھنٹہ قبل پلا دی جائے۔ اس روز بخار رک جائے گا اور متواتر تین چار روز استعمال کرنے سے بخار بالکل چلا جائے گا۔

۲۔ آدھ پاؤ تازہ بوٹی فی بوتل کے حساب سے اس کا بطریق معروف عرق کشید کر لیا جائے تو بہترین فیور مکسچر تیار ہو جائے گا۔ صبح و شام دونوں وقت بقدر ۲، ۲ تولہ مریض کو پلائیں تین چار روز میں ہر قسم کا بخار ٹوٹ جائے گا۔ اور کسی قسم کی کمزوری گرمی پیدا نہیں ہوگی۔

۳۔ ایک سیر رم بوٹی لے کر آٹھ سیر پانی میں ڈال کر آگ پر اس قدر پکائیں کہ نصف پانی رہ

جائے۔ اتار کر مل چھان کر پانی نتھار لیں اور بوٹی پھینک دیں۔ پانی حاصل شدہ کو لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ گاڑھا رُب بن جائے۔ پھر اس میں سفوف ہلیلہ زرد (جو پہلے پاس تیار موجود ہو نہایت باریک کردہ بقدر دس تولہ ملا کر حبوب بقدر نخود تیار کر لیں۔

خوراک اگولی سے ۲ گولی تک صبح و شام۔ ہر قسم کے بخار خصوصاً ملیریا کا تریاق سمجھیں۔ یہ تینوں طریق استعمال ہمارے ہاں رائج ہیں۔ اور ہم نے اس سے بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔ کبھی خطا نہیں جاتی۔ بخاروں کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے۔ بلا کسی قسم کی تکلیف کے فائدہ کرتی ہے۔

سینہ کا ایک خاص الخاص راز:

میں نے رم بوٹی کا ایک خاص مرکب تیار کر رکھا ہے۔ جو میں نے کبھی کسی پر ظاہر نہیں کیا صرف آب حیات کی خاطر ایسا نایاب اور موتیوں سے تولنے والا نسخہ آپ پر ظاہر کر رہی ہوں سینکڑوں زندہ درگور مریض اس کی طفیل دوبارہ زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین اسے تیار کر کے ضرور فائدہ حاصل کریں گے۔

نسخہ متبرکہ یہ ہے: (ا) رم بوٹی تازہ کی جڑ لے کر ہاون دستہ میں کوٹ کر اس کا پانی نکالیں اور قلعی دار برتن میں آگ پر رکھیں جب اس کو ایک جوش آئے گا تو پانی پھٹ جائے گا۔ اس وقت آگ سے اتار کر موٹے کپڑے سے پانی چھان لیں۔ اور شیشہ کے برتن یا بوتل میں ڈال دیں۔ پھر مندرجہ ذیل اشیاء اس میں شامل کر لیں۔

(ب) سم الفار سفید ۲ ماشہ کو ۵ تولہ گلیسرین خالص میں حل کریں اور ایک چینی کے پیالہ میں ڈال کر کوئلوں کی بالکل نرم آگ پر رکھیں جب اس کو جوش آنے لگے آگ سے علیحدہ کر لیں اس طرح چند بار کرنے سے سم الفار حل ہو جائے گا پس اتار کر رکھ لیں یہ محلول سم الفار ہو گا۔

(ج) عرق رم بوٹی مذکورہ نمبر ا ۳ پاؤ لے کر کسی قلعی دار برتن میں ڈالیں پھر زعفران ا تولہ ہینگ خالص ایک تولہ قدرے سادہ پانی میں کھرل کر کے شامل کر دیں اور نرم آگ پر چڑھا کر ایک دو جوش آنے پر اتار لیں اور محلول سم الفار تمام کا تمام اس میں شامل کر کے کسی موٹے کپڑے سے چھان کر بوتل میں محفوظ رکھیں۔ صحیح معنوں میں آب حیات تیار ہے۔

اس مرکب کے خاص فوائد:

خاص امراض مستورات: سیلان الرحم۔ ماہواری۔ بے قاعدگی۔ ماہواری درد سے آنا۔ رُک رُک کر آنا۔ ان امراض کی وجہ سے اولاد کا نہ ہونا۔ سر درد کرتے رہنا۔ بھوک کم لگنا۔ کام کاج کرتے یا مکان کی سیڑھیوں پر چڑھنے سے سانس پھول جانا۔ دل کا دھڑکنا۔ اسقاط۔ اٹھرا۔ ان تمام امراض کے لیے نہایت مفید اور مجرب ہے۔ علاوہ ازیں چہرہ کو خوبصورت اور سرخ و سفید بناتا ہے۔

عام امراض: ضعف معدہ۔ ضعف جگر۔ کمی خون۔ اسہال۔ عظم الکبد، وجع الکبد جس کے ساتھ بخار رہے، استسقا ہو جائے۔ ملیریا بخار۔ بھوک کی کمی۔ پیٹ کا بڑھ جانا۔ سمن مفرط یعنی موٹاپا ان جملہ امراض کے دور کرنے میں یقیناً تریاق ہے ایک گیا گزرا کمزور نحیف الجثہ مردہ صورت انسان اگر اس آب حیات کو ایک ماہ تک متواتر استعمال کرے تو خدا کے فضل سے اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرے گا۔ خون اس قدر صاف اور عمدہ پیدا ہو گا۔ کہ دنوں میں ایک مریل اور زرد مریض سرخ و سفید بن جائے گا۔

مرض دمہ کے لیے ایک لاثانی شے:

دمہ ایک نامراد اور ہٹیلی بیماری ہے۔ جو نہایت ہی عسر العلاج ہے لیکن میرے ذاتی تجربہ میں مندرجہ بالا مرکب دمہ کے لیے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ جگر اور پھیپھڑوں کو خاص طور پر تقویت پہنچتی ہے۔ پھیپھڑوں کی ہوائی نالیاں بلغم سے پاک و صاف ہو جاتی ہیں۔ اس کے ایک ہی ہفتہ کے استعمال سے جملہ عوارض دمہ یکسر ختم ہو جاتے ہیں۔ اور بدن میں طاقت و چستی کے آثار پیدا ہونے لگتے ہیں۔ لیکن اس کا استعمال پورا ایک ماہ تک بلا ناغہ جاری رہے اور پھر ایک ہفتہ کا ناغہ کر کے ایک ماہ تک دوبارہ استعمال کریں اسی طرح ایک ماہ بعد ایک ہفتہ کے ناغہ سے چھ ماہ تک استعمال جاری رہے۔ خدا کے فضل سے مرض دمہ کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ اور مریض ہمیشہ کے لیے اس سے نجات حاصل کرے گا۔

مقدار خوراک:- ہر حالت میں مرد و عورت کے لیے ۴ قطرہ سے ۶ قطرہ تک صبح و شام دونوں وقت غذا کے نصف یا ایک گھنٹہ بعد قدرے دودھ یا پانی میں ملا کر پلائیں۔

پرہیز:- مرض کی حالت اور نوعیت کی رعایت سے ضروری پرہیز کرائیں۔

غذا:- حسب عادت و ضرورت غذا استعمال کریں علاوہ ان امراض کے جن پر لکیر کھینچ دی گئی ہے۔ باقی امراض میں دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ دہی۔ لسی وغیرہ مرغن اشیا حسب برداشت خوب کھلائیں۔ بالکل شرطیہ نسخہ ہے۔

پھوڑے پھنسی کے لیے نشتر کے قائم مقام بُوٹی

ڈاکٹر مرلی دھر صاحب اگروال آئی سپیشلٹ میڈیکل آفیسر ——————— روڑی

پہلا ذاتی تجربہ:

بچپن کے زمانہ میں جب کہ میری عمر آٹھ نو سال تھی ایک روز میں ایک اونچے چبوترے سے چھلانگیں لگا رہا تھا کہ دفعتاً مجھ کو چوٹ لگی اور میرے دائیں ٹخنے میں سخت درد ہونے لگا اس درد کی شدت کی وجہ سے میں چیختا چلاتا گھر چلا گیا میری والدہ محترمہ نے ہر طرح کا علاج کیا جو کہ دیہات میں حاصل ہو سکتا تھا۔ لیکن میرے درد میں افاقہ نہ ہوا۔

ماں بے چاری ماتا کی ماری مجھ کو اٹھائے جگہ جگہ پھرتی تھی لیکن مجھ کو کہیں سے فائدہ نہ ہوتا تھا چار یوم کے بعد کسی نے ایک حجام کی بابت سفارش کی کہ وہ فن جراحی میں خاص دسترس رکھتا تھا۔ مجھ کو اس کے پاس بھیجا گیا لیکن اس نے میرے ٹخنے کو دیکھ کر نہایت بے اعتنائی سے کہا کہ اس کو تو ایسا سخت مرض ہے کہ ٹانگ کٹوا دی جائے تو بہتر ورنہ خیر نہیں یہ سن کر سب کے ہوش و حواس جاتے رہے اور مایوس ہو کر مجھ کو گھر میں لے آئے۔ واپسی پر کسی نے ایک چمار کی بابت سفارش کی اور بتلایا کہ ان امراض میں وہ سول سرجن کی حیثیت رکھتا ہے۔ لاچار مجھ کو اس کے پاس پہنچایا گیا۔ اس نے نہایت اطمینان سے کہا کہ اس کے مقام ورم پر فلاں بیل کو اتار کر باندھ دو۔ میری والدہ محترمہ نے کہا کہ جنگلوں میں کون مارا مارا پھرے بیل کے لانے کا انتظام بھی تمہیں کر دو۔ اور اس کے لیے دو آنے بطور مزدوری کے دے دیے وہ تھوڑی دیر میں ایک گٹھڑی اس بیل کی جو کہ ایک بکری کے لیے کافی ہو سکتی تھی لا کر مکان کے مردانہ حصے میں ڈال گیا۔ بس رات کو اس بیل کے تھوڑے سے پتے ابال کر میرے ورم پر باندھ دیے گئے۔ ایک گھنٹہ کے بعد جب میں نے پٹی کھلوائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ پھوڑا پھوٹ گیا ہے۔ پٹی کھولنے سے پیپ بڑی کافی مقدار میں خارج ہوئی جس سے مجھ کو اسی وقت تسکین ہو گئی۔ اور پھر چند روز میں مکمل آرام ہو گیا۔

دوسرا ذاتی تجربہ:

اس بیل کی دوبارہ آزمائش کا موقعہ مجھے ایک دفعہ پھر ملا جب کہ میں ڈاکٹر ہو چکا تھا اور شفاخانہ کا انچارج تھا۔ میرے دائیں گھٹنے کے ذرا اوپر ایک چھوٹی سی پھنسی نکل آئی جو بظاہر معمولی معلوم دیتی تھی لیکن درحقیقت سخت درد کرتی تھی۔ اس قدر سخت درد کہ شدت درد کی وجہ سے میں اپنے رہائشی کوارٹر سے شفاخانہ کے دفتر میں بھی نہ جا سکتا تھا اور مجھے رفع حاجت کے لیے بھی تکلیف سے چلنا پڑتا تھا۔ اس وقت مجھ کو اچانک گھر سے نہایت ضروری تار ملا کہ فوراً گھر پہنچوں مجھے بڑی تشویش ہوئی۔ کیونکہ اسٹیشن پر پہنچنے کے لیے دس میل کا سائیکل کا سفر ضروری تھا۔ میں نے ایسے آڑے وقت میں اس دوا کو جنگل سے منگوایا۔ تھوڑے سے پتوں کو لے کر ابال لیا۔ اس ابلے ہوئے پانی سے پھنسی کو خوب ٹکور کی اور بعد میں کچھ پتوں کو ٹکیہ بنا کر پھنسی پر رکھ کر پٹی باندھ کر لیٹ گیا۔ صرف ایک گھنٹہ بعد میں نے پٹی کو کھول کر دیکھا تو ایک پتہ سختی سے پھنسی پر چپکا ہوا تھا میں نے اس پتہ کو زور سے کھینچا۔ اس وقت خون کی ایک دھار پھنسی سے نکلی میں نے خون کو روکنے کی کوشش نہ کی تقریباً دو تولے خون پھنسی مذکور سے نکل گیا۔ اس پر میں نے محسوس کیا کہ میں آسانی سے چل پھر سکتا ہوں۔ اور کہ پھنسی میں درد بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد میں نے معمولی مرہم لگا کر پٹی باندھ لی اور فوراً سفر کے لیے تیار ہو گیا۔ اور یہ پھنسی بغیر کسی دیگر علاج کے ٹھیک ہو گئی۔

اب اس بوٹی کا نام اور حلیہ سن لیجئے:

اس بوٹی کا نام پلون بوٹی ہے۔

یہ ایک قسم کی بیل ہوتی ہے جو انگریزی کے CREEPER قسم کے پودوں کے خاندان میں سے ہے یہ ہمارے جنگلوں میں اکثر پائی جاتی ہے عموماً کریہ یا کیر پہ ملتی ہے اور بعض اوقات جانڈ کے درخت پر بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ درخت پر چڑھنے والی لمبی اور پتلی بیلوں کی طرح ہوتی ہے اس لیے اس کے پتے لمبے اور پتلے ہوتے ہیں اور میرے خیال میں اس کے پتوں کی پیلو سے مشابہت ہی کی وجہ سے اس کا نام پلون بیل رکھا گیا ہے کیونکہ پلون اور پیلو میں ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں اور پیلو، پلون جال کے پھل کو کہتے ہیں۔ اس لیے وہ بیل جس کے پتے جال جیسے ہوں پلون بیل کہلاتی ہے۔

یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہی سمجھئے کہ ہم نے اپنے اردگرد کی اور نباتات سے ملنے والی

مفت کی کارآمد چیزوں کو پوری طرح آزمانے کی طرف توجہ نہیں کی اس وقت اطباء کو چاہیئے کہ جنگلی چیزوں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اگر اس بیل کی بابت بھی تحقیقات کی جائے تو مجھے امید ہے کہ نہایت کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔

یہ بیل پھوڑے پھنسیوں کو آرام دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی اور اسی وجہ سے یہ ان انگریزی دواؤں کی فہرست میں رکھی جا سکتی ہے جن کو (PRODUCING CONGESTION) یا خون کو اپنی طرف لانے والی ادویات کہتے ہیں کیونکہ خون کی خاص مقدار کو پھوڑے میں لا کر ہی دوا اپنا اثر دکھاتی ہے۔

گورکھ پان

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——————— لاہور۔

پنجاب کے اکثر علاقوں میں یہ بوٹی اس نام سے مشہور ہے اگر اس کے پتوں کو پان کی طرح چبا کر پیک پھینکیں تو رنگ سرخ ہوتا ہے لہٰذا گورکھ پان کے نام سے مشہور ہے۔ بعض علاقوں میں پنا چُنی۔ چڑی پنجہ۔ کتھوری۔ اور پانا بوٹی کہتے ہیں یہ ساون اور بھادوں کے آخر میں جوار اور باجرہ کے کھیتوں میں یا پانی کے کنارے بکثرت ملتی ہے اس کا پودا چار انگل اونچا زمین پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ پتے باریک باریک اور تین تین ملے ہوتے ہیں۔ جیسے چڑیا کا پنجہ ہوتا ہے۔ اس کا پھول سفید اور باریک جیسے کثوری نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور بو خوشگوار ہوتی ہے اور اس کا مزاج سرد و خشک اور قابض ہے۔

اس بوٹی سے تیار ہونے والے کشتے نہایت معتدل ہوتے ہیں۔ اس میں گئودنتی کا کشتہ اپنی قسم کے دیگر تمام قسم کے کشتوں سے افضل تیار ہوگا۔ بخار کے دور کرنے کے علاوہ اسہال پیچش کو بھی مفید ہوگا۔ اسی طرح مرجان و عقیق کا کشتہ اس میں اعلیٰ قسم کا مفرح و مقوی قلب اور دافع جریان تیار ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

کشتہ گئودنتی:

گئودنتی ۵ تولہ کو بوٹی گورکھ پان کے ½ سیر نغدہ میں رکھ کر بیس سیر کی آگ دیں ایک رتی ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔

کشتہ مرجان:

بطریق کشتہ گئودنتی تیار کر کے استعمال میں لائیں۔

کشتہ عقیق:

عقیق بے داغ ۱ تولہ لے کر آب بوٹی گورکھ پان میں بیس بجھاؤ دیں اور ایک پاؤ نغدہ گورکھ پان میں دے کر ایک من آگ دیں۔ سفید ہوگا۔ ایک رتی ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔

کشتہ نقرہ :

اس کشتہ میں قدرت نے غضب کی طاقت بھر رکھی ہے یہی وہ کشتہ ہے جس کے استعمال سے سرعت جیسی قبیح مرض کا صحیح معنوں میں قلع قمع ہو جاتا ہے۔ قدرتی امساک پیدا کرنے والی لاجواب چیز ہے۔

پترا نقرہ ۲ تولہ۔ افیم ۱۲ ماشہ۔ پہلے افیم ۳ ماشہ لے کر آب بوٹی گورکھ پان میں کھرل کر کے پترا پر لیپ کر کے دو اوپلہ کلاں میں آگ دیں اسی طرح ۱۲ ماشہ افیم کے لیے سات آگ دیں۔ شگفتہ ہوگی ایک چاول ہمراہ مسکہ دیں۔

شیرہ گورکھ پان :

ایک تولہ گورکھ پان۔ مرچ سیاہ ، عدد پانی میں گھوٹ کر دن میں تین بار پلائیں ملیریا اور اس سے پیدا شدہ عوارض کو نیست و نابود کرے گی۔ ضعف جگر دور ہوگا اور جملہ امراض معدہ صرف اسی ایک بوٹی سے دور ہوں گے۔

اکسیر خنازیر و آتشک :

یہ نسخہ ہمارے دار السیناس کا خاص راز ہے اور خنازیر اور آتشک کو دور کرنے اور ہمیشہ کے لیے ان کا اثر زائل کرنے کے لیے اپنا ثانی آپ ہیں۔ بچوں کا اس سے زیادہ کامیاب علاج کوئی نہیں ہے۔

گورکھ پان خشک یاتر ایک تولہ۔ طوطیا۔ سم الفار دودھیا۔ دار چکنا۔ رسکپور ہر چہار اشیاء تین تین ماشہ لے کر کھرل کر کے جوہر لیں اس جوہر میں آرد گندم ایک تولہ ملا کر پانی کی مدد سے گولی بقدر دانہ ماش بنائیں صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیں ترش اور بادی اشیاء زیادہ نمک اور مرچ سے پرہیز کریں۔ غذا مرغن کھائیں۔

درد گوش :

اگر کان میں ورم یا پھوڑا پھنسی ہو تو اس کا پانی مقطر کر کے گرم کر کے کان میں ڈالیں فوراً آرام ہوگا۔

دفعیہ تپ دق و سل :

آب گورکھ پان مروتی کے ساتھ قرص کافور کھلائیں دو ہفتہ کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔

دفعیہ قے و دست :

برگ گورکھ پان ایک تولہ۔ مرچ سیاہ تین عدد۔ عرق گلو میں گھوٹ کر دن میں ۳ بار پلائیں۔

دفعیہ اسہال خونی :

برگ گورکھ پان ایک تولہ دودھی خورد ایک تولہ۔ سیاہ مرچ ۵ عدد پانی میں گھوٹ کر دن

میں تین بار پلائیں۔

دفعیہ ضربہ وسقطہ:

اگر چوٹ لگے یا کسی اوزار سے کوئی عضو کٹ گیا ہو اور زخم کا خون بند نہ ہوتا ہو تو اس کو کوٹ کر باندھیں۔

دفعیہ بواسیر:

برگ گورکھ پان گھوٹ کر شربت انجبار دو تولہ ملا کر پلائیں۔

دفعیہ جوش و آبلہ دہن:

اگر منہ پکا ہوا ہو یا اس میں چھالے ہوں تو اس کا پانی نکال کر غرارے کریں۔

دفعیہ سوزاک:

برگ گورکھ پان ایک تولہ۔ زیرہ سفید ۳ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۱۱ عدد گھوٹ کر شربت صندل دو تولہ ملا کر پلائیں ہفتہ عشرہ میں مکمل فائدہ ہوگا۔

دفعیہ کرنگ:

جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو اور وہ خشک ہو گیا ہو اور حرکت کرتا معلوم نہ ہو اس کے لیے یہ نسخہ استعمال کریں۔

½ سیر گورکھ پان خشک کر لیں اور باریک کر کے۔ ا سیر شیر گائے ملا کر پکائیں کہ کھویا ہو جائے پھر دو تولہ زعفران پانی میں پیس کر ملا دیں اور بقدر ضرورت کھانڈ ملا لیں۔ روزانہ ۵ تولہ کھلا کر اوپر سے عرق گورکھ پان ۵ تولہ پلا دیں حمل سر سبز ہو کر وقت پر بچہ پیدا ہوگا۔

پودا سنکھاہولی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔

سنکھاہولی

حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں ——————— لائل پور

موسم گرما میں لوگ سینکڑوں روپیہ خرچ کرکے شربت سکنجبین اور دل کو تسکین دینے والی مفرح بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ مگر میں ناظرین کی خدمت میں ایک ایسی بے نظیر جڑی بوٹی پیش کرتا ہوں جو بغیر داموں کے مل سکتی ہے جس کو اگر موسم گرما میں استعمال کیا جائے تو ان کی جسمانی طاقت بغیر کسی قسم کے اخراجات کے قائم رہے اور وہ موسم گرما کی لو سے بچے رہیں۔

خواص: میں نے اس بوٹی کو کئی قسم کے مریضوں پر صدہا بار آزمایا ہے۔ جس میں سے مندرجہ ذیل امراض کے گرفتار شدگان کو مکمل طور پر صحت ہو جاتی ہے۔ سوزاک دیرینہ۔ جریان کہنہ۔ احتلام سرعت۔ درد سر۔ نزلہ و زکام کمزوری دماغ۔ ضعف باہ۔ خرابی خون وغیرہ۔

علاوہ بریں اس جڑی کے استعمال سے ان اصحاب کو بھی بہت سی کامیابی حاصل ہوتی ہے جن کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتی ہو صرف مادینہ اولاد کی کثرت سے تنگ آ چکے تھے۔ وکیلوں بیرسٹروں۔ منشیوں۔ پٹواریوں اور طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے تو یہ بوٹی نہایت مفید ہے۔

مقام پیدائش: یہ بوٹی کانگڑہ۔ ہوشیار پور۔ جالندھر۔ لودھیانہ۔ انبالہ۔ فیروزپور لائل پور۔ ملتان۔ امرتسر۔ لاہور۔ ریاست پٹیالہ۔ نابھ۔ سرگودھا۔ گنگا اور جمنا کے درمیانی اضلاع میں بکثرت ملتی ہے لیکن سب سے زیادہ اودھ میں دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ساون اور بھادوں کے کالے کالے بادلوں کے برس چکنے کے بعد اسوج میں پھوٹتی ہے اور پھر اساڑھ تک رہتی ہے گویا کہ ساون کے بادل اس کے لیے آگ کے انگارے ہیں جن سے یہ بالکل جل جاتی ہے کاتک۔ مگھر۔ پوس میں خوب پھلتی ہے۔ یہی موقعہ ہے جب کہ یہ بوٹی جڑ سمیت اکھاڑ کر استعمال

کرنے کے لیے رکھ لی جاتی ہے۔

ماہیت: اس کے پھول اس بیل سے ملتے جلتے ہیں جو گندم کپاس اور چنے پر چڑھ جاتی ہے اور جسے ہرن کھری کہتے ہیں لیکن اس سے مقابلتاً چھوٹے ہوتے ہیں۔ پھول کا رنگ ہلکا گلابی ہوتا ہے۔ دور سے دیکھنے والے کو تو سفید ہی دکھائی دیتا ہے لیکن جب توڑ کر دیکھا جائے تو ہلکے گلابی رنگ کی جھلک دیتا ہے۔ یہ بوٹی زمین پر گھاس کی طرح بچھی ہوئی ملتی ہے۔ اسوج کے مہینے میں تو اسے گھاس سے تمیز کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ دونوں کے پتے آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ گھاس کے پتے نوکدار ہوتے ہیں۔ اور اس کے پتے اوپر سے گول اور ملائم ہوتے ہیں۔ عام طور پر یہ بوٹی اس زمین میں جہاں اناج نہ پیدا ہوتا ہو یا چراگاہ میں جہاں پر جانوروں کو چرایا جاتا ہے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن کھیتوں۔ سڑکوں اور نہر کے کناروں پر بھی دیکھنے میں آتی ہے۔

طریق استعمال: اس بوٹی کو جڑ سمیت اکھاڑنا چاہیے اگر ہری ہو تو سایہ میں چند روز تک رکھ چھوڑنا چاہیئے بعد ازاں گرد سے پاک و صاف کر کے ہاون دستہ میں ڈال کر کوٹ لیں یہاں تک کہ بالکل سفوف بن جائے اور ایک ڈبیہ میں بند کر کے خشک جگہ پہ رکھ لیں شروع میں اس میں سے ۳ ماشہ پھر چھ ماشہ کھانا چاہیئے۔

اگر سردائی پینے کی خواہش ہو تو خشخاش ۶ ماشہ۔ مغز بادام حسب ضرورت کالی مرچ ۶ یا ۷ دانہ اور بوٹی مذکور حسب ضرورت اگر تازہ ملے تو بہت ہی اچھا ہے۔ ورنہ سفوف ہی ڈال لیں اور کھانڈ ڈال کر خوب ڈٹ کر بیئیں پھر دیکھیں کیا مزہ دیتی ہے۔

اگر سفوف ۴ ماشہ صبح نہار منہ بھینس یا گائے بکری کے تھن سے نکلتے ہوئے تازہ دودھ کے ہمراہ کھایا کریں تو جریان کہنہ۔ سوزاک۔ احتلام اور سرعت کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ مادہ تولید گاڑھا کرتی ہے جسم اور ہڈیوں کو گوشت سے بھر دیتی ہے۔ بدن کو لحیم و شحیم کر کے فربہ اور وزن دار سڈول بناتی ہے۔ حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔ چہرہ خوبصورت ہو کر چمکنے لگتا ہے پچکے ہوئے گال از سرنو ابھر آتے ہیں اور چہرہ بھاری رعب دار ہو جاتا ہے (چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ضرور ہے جسم کو فربہ بھی کرتی ہے مگر اس قدر نہیں جس قدر آپ نے لکھا ہے۔ ایسے شاندار نتائج تو چھ ماہ تک استعمال کرنے سے بھی ظاہر نہیں ہو سکتے۔ (مصنف) رنگ کی زردی۔ یرقان وغیرہ کو دور کر کے دھنسی ہوئی آنکھوں کو مرگ نین کی طرح نمودار کرتی ہے گھوٹ کر دودھ ڈال کر پینا

تمام مذکورہ امراض کو بیخ و بن سے دور کر دیتا ہے دل کی دھڑکن۔ پیاس کی شدت گرمی اور لُو بالکل محسوس نہیں ہوتی اگر ۱ ماشہ سفوف روزانہ رات کو سوتے وقت تازہ دودھ گائے یا بھینس سے مصری ڈال کر کھایا جائے تو دس روز کے استعمال سے امساک کی طاقت حیران کن ہو جاتی ہے (مفید ضرور ہے مگر حیران کن امساک پیدا نہیں کر سکتی۔ مصنف) مگر جماع سے پرہیز لازم ہے۔ پرہیز ہر ایک بیماری میں لازم ہے۔ مثلاً سوزاک وغیرہ میں سرخ مرچ۔ گوشت۔ کھٹائی۔ تیل کی چیز۔ گرم دودھ گرم چائے اور گرم چیزوں سے پرہیز لازم ہے تین ماشہ سفوف ہر روز صبح اور شام دودھ کے ساتھ کھانے سے ۱ ماہ اولاد نرینہ پیدا کرنے کی قابلیت ہو جاتی ہے جس کا تجربہ ہو چکا ہے لیکن جماع سے پرہیز ضروری ہے۔

انتباہ: سال بھر کے بعد ساون کے شروع میں اس سفوف میں جالا اور کرم پیدا ہو کر خراب ہو جاتا ہے اس لیے ساون کے مہینہ میں اسے پھینک دینا چاہیئے اور اسوج میں تازہ بوٹی لے کر پھر سفوف تیار کرنا چاہیئے۔ نیز سطور بالا میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ تجربہ کی بنا پہ لکھا گیا ہے اور لفظ بہ لفظ درست ہے (بشرطیکہ تھوڑے سے مبالغے کو نظرانداز کر دیا جائے۔)

مصنف

سنکھاہولی

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ———————— لاہور

یہ ایک مشہور بوٹی ہے مگر بہت کم لوگ اس سے واقف ہیں عموماً ندی یا تالاب کے کنارے ریتلی زمین میں گھاس کی طرح پھیلی ہوتی ہے اس کا پودا زمین سے کچھ اونچا ہوتا ہے اور برگ السی سے مشابہت رکھتا ہے اسے ایک چھوٹا سا نیلگوں پھول بھی لگتا ہے جو بعض جگہ ہلکا گلابی ہوتا ہے یہ بوٹی تپ مبارکی اور چیچک کا تریاق ہے چنانچہ چیچک کے زمانہ میں بچوں کو تین ماشہ تک یہ بوٹی ہمراہ مرچ سیاہ ۳ عدد گھوٹ کر پلانے سے چیچک بالکل نہیں نکلتی اور اگر اتفاقاً نکلتی ہے تو بہت ہی کم نکلتی ہے اور بلا کسی خطرہ کے دو تین روز میں صحت ہو جاتی ہے۔

دفعیہ مبارکی :

یہ بوٹی مبارکی کے دانوں کو باہر نکالنے کے لیے مفید ہے خصوصاً جب کہ موتی جھرے کی وجہ سے بخار پرانا ہو چکا ہو تو ۳ ماشہ سے ایک تولہ تک سنکھاہولی بمعہ مرچ سیاہ ۳ عدد گھوٹ کر صبح شام دیں ان شاء اللہ جلد دانے نمودار ہو کر ڈھل جاتے ہیں اور بخار اتر جاتا ہے اور کسی قسم کی خطرناک علامات نہیں رہتیں۔

عرق بخار کہنہ تپ دق وسل :

سنکھاہولی۔ گلو۔ درخت نیم پر چڑھی ہوئی ہموزن ملاکر عرق کشید کریں ½ پاؤ عرق میں شربت عناب دو تولہ ملاکر روزانہ استعمال کریں۔

جریان کہنہ و جدید :

سنکھاہولی۔ ثعلب مصری۔ شکر تری ہموزن سفوف بناکر ۶ ماشہ ہر روز دودھ سے دیں۔

اشوگندھ یا اسگندھ

پنڈت گورودت صاحب آیورویدا چاریہ ——— کراچی

اسگندھ ایک عام مشہور بوٹی ہے اس کے پودے ہر جگہ ملتے ہیں مگر ناگپور کی اسگندھ جسے اسگندھ ناگوری کہتے ہیں اور جو عام پنساریوں سے ملتی ہے وئید لوگ شوق سے استعمال کرتے ہیں ۔ اگرچہ اس کی جڑ پتے ، پھل ، پھول اور چھال ——— کام میں آتے ہیں ۔ مگر اسگندھ عموماً اس پودے کی جڑ ہی کو کہتے ہیں ۔ اور اسی کا استعمال وئید حکیم لوگ زیادہ تر اپنی دوائیوں میں کرتے ہیں۔

آیورویدک دنیا کے اندر اور باہر عام لوگ بھی اسے اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ اس لیے اس کے نام اور حلیہ کے متعلق کچھ لکھنا بیکار سمجھتا ہوں صرف اس کے بڑے بڑے نسخہ جات سے ناظرین کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں ——— تسلیم کیا جاتا ہے کہ اسگندھ منی کو بڑھاتا ہے۔ رنگ کو نکھارتا ہے ۔ مقوی جسم ہے ۔ حمل کے لیے اکسیر ہے ۔ دمہ اور کھانسی کو دور کرتا ہے ۔ سوجن اور کھجلی کے لیے مفید ہے ۔ برص اور دیگر امراض بلغمی کے لیے ایک اچھی دوا ہے ۔

استعمالات

(۱) مقوی و مبہی :

اسگندھ اور بدھارا ہموزن لے کر کوٹ پیس کر چھان لیں اور چکنے برتن میں رکھ چھوڑیں اس میں سے چھ ماشہ تک دوائی روزانہ دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے طاقت خوب بڑھتی ہے اور بال سفید نہیں ہوتے ۔

(۲) پرسوت کے امراض :

ایک پاؤ اسگندھ کا سفوف اور آدھ پاؤ سونٹھ کا سفوف لے کر ایک سال پرانے گڑ کی چاشنی میں ملا دو دوا تیار ہے اس کی خوراک دو سے چار تولے تک ہے اسے دودھ یا گرم پانی سے استعمال کرنے سے عورتوں کی ہر قسم کی پرسوت کی بیماریاں اور بلغمی اور ریحی امراض دور ہو جاتے ہیں۔

(۳) خنازیر :

اسگندھ کو گئو موتر میں پیس کر کنٹھ مالا کی گلٹیوں پر لیپ کرنے سے اس کی گانٹھیں بیٹھ جاتی ہیں یا پھوٹ جاتی ہیں اور سوجن دور ہو جاتی ہے۔

(۴) گود بھری :

دو تولے اسگندھ کو گائے کے دودھ میں پیس کر لگدی بنا لو پھر اسے ایک قلعی دار برتن میں رکھ کر ایک پاؤ گائے کا دودھ اور ایک تولہ گائے کے گھی میں نرم نرم آگ پر پکاؤ۔ تین چھٹانک دودھ رہ جانے پر اتار کر چھان لو اس دودھ کو استعمال کرنے والی عورت کو ضرور حمل ٹھہر جاتا ہے۔

(۵)

اسگندھ ۱ تولہ اور چاندی کی بھسم دورتی بچھے والی گائے کے دودھ میں پیس کر پینے سے بانجھ بھی گربھ دتی ہو جاتی ہے۔

اسگندھ کے سفوف میں ہموزن کھانڈ ملا کر ۶ ماشہ سے ۱ تولہ تک استعمال کرانے سے عورتوں کی وہ بیماریاں جو انہیں حمل نہیں ہونے دیتیں ——— دور ہو جاتی ہیں۔

(۶) نمک اسگندھ :

اسگندھ کے پورے پودے لے کر جلا لو اور اس راکھ سے کھار بنا لو اس سے دمہ کھانسی اور پیٹ کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

(۷) حیض کی خرابیاں :

۶ ماشہ اسگندھ اور اتنی ہی کھانڈ ملا کر پان کے ساتھ پھانکنے سے حیض کی قلت کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ یہ عمل آبادی سے باہر کسی کھلے میدان میں کریں اور اپنے آپ کو اس کے دھوئیں بچائیں۔

فوائد: یہ کشتہ نہایت عمدہ مقوی باہ اور ممسک ہے خوراک ا چاول۔

کشتہ سم الفار:

سم الفار ا تولہ کو اجوائن خراسانی نصف سیر کے درمیان ہانڈی میں رکھ کر نیچے آگ جلائیں جب اجوائن خراسانی جل جائے آگ بند کر دیں۔ سم الفار شگفتہ ہوگا۔

فوائد:۔ نہایت عمدہ مقوی باہ ممسک ہے۔ خوراک ا چاول۔

کشتہ شنگرف:

ایک تولہ شنگرف کی ڈلی کو آگ پر گرم کر کے اجوائن خراسانی کے روغن میں جو بذریعہ بتال جنتر نکالا گیا ہو یک صد بار بجھاؤ دیں۔ پھر اجوائن خراسانی نیم پاؤ کو پانی سے رگڑ کر اس کے نغدہ میں شنگرف کی ڈلی رکھ کر گل حکمت کریں اور دو اپلوں میں آگ دیں کشتہ ہوگا۔

فوائد:۔ مقوی باہ۔ ممسک۔ دافع نزلہ۔ کھانسی اور دمہ ہے۔

خوراک ایک چاول۔

پانی میں ایک قلعی دار کڑاہی میں پکاؤ ۲ سیر پانی رہ جانے پر اتار کر چھان لو اس کاڑھے کو پھر آگ پر چڑھا کر اس میں ایک پاؤ مصری اور ایک پاؤ بیل کا سفوف ڈال کر دو روز پکاؤ۔ جب گاڑھا ہونے پر آئے تو ۳ تولے بادام روغن ڈال کر نیچے اتار لو۔ پھر اس میں ست گلو۔ چھوٹی الائچی۔ ملٹھی۔ ککر اسنگی بنسلوچن کا ۶-۶ ماشہ سفوف ڈال کر اسے خوب گھوٹو یہ اسگندھ اولیہ تیار ہو گیا اس کی خوراک ۱ ماشہ سے دو ماشہ تک ہے اسے دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے نزلہ زکام، کھانسی، دمہ۔ تپدق نمونیا۔ اور کف جور وغیرہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں جن مریضوں کو اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہو وہ اس کے فوائد دیکھیں۔

عرق اسگندھ

اسگندھ کا عرق بھبکے سے حاصل کر لو اس میں ایک دو تولہ لے کر مصری ڈال کر استعمال کرنے سے کھانسی، دمہ، جریان امراض منی درد، سوجن، اور کمزوری وغیرہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

زخمِ حیات

حکیم محمد رحمت اللہ صاحب ———— روڑی والے ٹھٹہ صادق آباد۔

نام۔ زخم حیات کو اندروتی۔ جھوگنی۔ ہم ساگرہ۔ فاتل الدیدانہ یا بھیوکڑیہ وغیرہ ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔

شناخت:۔ یہ ایک گھاس ہے زمین پہ مفروش۔ جڑ پتلی لمبی تقریباً نصف بالشت کے قریب اس پر شاخیں، شاخوں پہ پتے لمبائی میں نصف انچ اور بُردار بعض اس سے بڑے بھی ہوتے ہیں۔ اس کے نیچے کی تمام زمین چکنی ہوتی اور پتوں کے قریب قریب ڈوڈیاں بکثرت ثمردار ہوتی ہیں۔ اس کے تخم نہایت باریک ہوتے ہیں۔

مقدار خوراک: تازہ ۴ ماشہ سے ۳ تولہ تک۔ اگر خشک ہو تو ۳ ماشہ سے دو تولہ تک

بدل: اس کا بدل۔ بکن۔ بھنگرہ۔ شاہترہ۔ افسنتین اور کیکر وغیرہ ہے۔

حکیم مطلق نے اپنی بے بہا رحمت اور برکت سے اس ایک حقیر سی بوٹی میں وہ اثر پنہاں کر رکھے ہیں کہ جن کے بیان کرتے سے قلم قاصر ہے اس کے کثیر المنافع ہونے کی یہ ایک زبردست دلیل ہے کہ یہ بوٹی ہر موسم میں تقریباً تمام پاکستان و ہندوستان میں بکثرت پائی جاتی ہے عربی کا ایک مشہور مقولہ ہے۔ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض لانہ محتاج الیہ فی کل اٰن للجنا جیں لہ۔ یعنی جو چیز نفع دیتی ہے اولاد آدم کو۔ پس پھیلتی ہے زمین اس واسطے کہ وہ چیز محتاجوں اور بیکسوں کی حاجت روائی برآن کرتی ہے پس یہ زمین پر پھیلنے والی بوٹی اولاد آدم کے لیے بیحد نفع بخش چیز ہے۔ ذیل میں اس بوٹی کے فوائد سپرد قلم کرتا ہوں امید ہے کہ ناظرین ان سے فیض حاصل کر کے بندہ کو دعائے خیر سے یاد کریں گے۔ اس کتاب کی پہلی جلد میں صرف دو مجربات میری طرف سے شائع ہوئے تھے اب ان کے ساتھ کئی اور مجربات شامل کر کے اس مضمون کو مکمل کرتا ہوں۔

اکسیر جذام:

ھوالشافی:۔ زخم حیات تازہ دو تولہ مرچ سیاہ ۱۰ عدد بوقت صبح حسب ضرورت پانی میں گھوٹ کر پلایا کریں اسی طرح چالیس یوم استعمال کراتے رہیں اور ہر ایک ہفتہ کے بعد مسہل دے دیا کریں جذام اور آتشک کے لیے مانی ہوئی اکسیر ہے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں خون کا تصفیہ کر کے جذام و آتشک اور اس کے جملہ عوارضات کو بیخ و بن سے اُڑا دیتی ہے۔

مصفی خون ٹنکچر:

ھوالشافی:۔ زخم حیات تازہ ۱۰ تولہ۔ ریکٹی فائیڈ سپرٹ ایک پاؤ بوٹی مذکور کو جوکوب کر کے پھر دونوں کو ملا کر ایک بوتل میں بھر دیں اور کارک مضبوط لگا دیں ایک ہفتہ کے بعد فلٹر کر کے کسی شیشی میں محفوظ رکھیں بوقت حاجت دونوں وقت پچیس پچیس بوند پانی میں ملا کر پلایا کریں ان شاء اللہ دس پندرہ یوم کے بلا ناغہ استعمال سے آتشک جذام کے گندے گندے زخم بغیر مرہم وغیرہ کے بھر آتے ہیں۔ علاوہ ازیں خرابی خون سے جو بھی بیماری پیدا ہو اس کے لیے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

شربت مصفی خون:

ھوالشافی:۔ زخم حیات ایک پاؤ۔ پوست درخت نیم۔ بیخ اندرائن پوست شیشم پوست سرس ہر ایک ۵ تولہ جملہ ادویات کو جوکوب کر کے ۵ سیر پانی میں ڈال کر ۲۴ گھنٹہ بھگو رکھیں بعدہ جوش دیں یہاں تک کہ پانی صرف ایک سیر باقی رہ جائے تو اتار لیں اور مل کر کپڑے سے چھان کر ایک سیر مصری ملا کر شربت تیار کر لیں اور دونوں وقت دو دو تولہ پانی میں ملا کر دیا کریں۔

آتشک، جذام، پھوڑا، پھنسی۔ داد۔ چنبل۔ تبور وغیرہ غرضیکہ دنیا بھر کی مصفی خون ادویات سے افضل و بہتر ہے بنا کر آزمائیں۔

تریاق بواسیر:

ھوالشافی:۔ زخم حیات تازہ ۲ تولہ مرچ سیاہ ۱۱ عدد بوقت صبح گھوٹ کر پلایا کریں۔

ہفتہ عشرہ کے استعمال سے ان شاء اللہ ہر قسم کی بواسیر شرطیہ طور پر دور ہوجائے گی مگر کھرل کرتے وقت ایسا باریک کھرل کیا کریں کہ چھاننے کی ضرورت باقی نہ رہے یہ ایک معمولی سا چٹکلہ چند مرتبہ تجربہ میں آکر اُمید سے زیادہ بڑھ کر مفید ثابت ہوچکا ہے ترشی۔ بادی اشیاء سے پرہیز

سفوف بواسیر:

زخم حیات حسب ضرورت لے کر سایہ میں خشک کرکے باریک پیس کر محفوظ رکھیں ضرورت کے وقت مریض کو بوقت خواب سات تولہ گڑ کھلا دیا کریں۔ اور صبح اس سفوف میں سے بقدر ۶ ماشہ آب تازہ سے دیا کریں ان شاء اللہ پندرہ یوم کے استعمال سے مرض نیست و نابود ہوجائے گا۔

ورم ہر قسم:

زخم حیات تازہ حسب ضرورت لے کر باریک کرکے جائے ورم پر لیپ کردیں ایک دو مرتبہ لگانے سے ورم رفع ہوجائے گا۔

راکھ بوٹی زخم حیات ا تولہ مکھن ۳ تولہ پہلے مکھن کو ایک سو ایک مرتبہ پانی میں صاف کرکے ملالیں اور دونوں وقت زخم پر لگایا کریں دوسرے دن زخم کو نیم کے گرم پانی سے صاف کرکے لگایا کریں چند مرتبہ لگانے سے گہرے سے گہرا زخم بھر جاتا ہے۔

خون بند کرنا:

جب کسی عضو سے خون بند نہ ہوتا ہو تو زخم حیات کے رس میں کپڑا تر کرکے گدی بنا کر اوپر رکھ دیں فوراً خون کا آنا بند ہوجائے گا علاوہ ازیں یہی عرق آگ کے جلے ہوئے زخموں کو از حد نافع ہے۔

زخم کہنہ:

ھو الشافی:۔ حسب ضرورت زخم حیات لے کر سایہ میں خشک اور بقدر ضرورت زخم پر برک دیا کریں اس سے تھوڑے ہی عرصہ میں کہنہ سے کہنہ زخم مندمل ہوجاتے ہیں۔

اسہال :

ھوالشافی :۔ تازہ زخم حیات کا عرق ا تولہ گھی دو تولہ ہیں ملا کر صبح و شام دیں اس سے اسہال شرطیہ بند ہو جاتے ہیں۔

کرم شکم :

زخم حیات ا تولہ پاؤ بھر پانی میں ایک ہفتہ تک روزانہ پلانے سے پیٹ کے کیڑے دور ہو جاتے ہیں۔

آشوب چشم :

حسب ضرورت سرمہ سیاہ لے کر ایک ہفتہ متواتر زخم حیات میں کھرل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں ضرورت کے وقت دن میں ۳ مرتبہ آنکھوں میں ڈال دیں آشوب چشم کے لیے ایک زندہ معجزہ ہے ایک ہی دن دن کے استعمال سے درد ٹیس وغیرہ دور ہو جاتی ہے۔

پودا شاہترہ

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

شاہترہ

جناب ابوالمظفر حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی ــــــــــــ سیالکوٹ

تمہید: خدائے بزرگ اور برتر نے انسان کو دنیا میں لاتعداد انعام عطا فرمائے ہیں۔ ہم اس کی کروڑہا نعمتوں میں سے کسی ایک کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیں۔ تو ہماری زبان والفاظ میں یہ قدرت کہاں کہ اس کی معمولی سے معمولی نعمت کا بھی شکریہ ادا کر سکیں صحبت حاضرہ میں دیگر اَن گنت انعام واکرام کو چھوڑتے ہوئے خاکسار ایک نہایت ہی معمولی چیز کے اثرات وفوائد پر ذیل کی سطور میں کچھ روشنی ڈالتا ہے کہ پاؤں میں پامال ہوتے والی ایک بے حقیقت چیز میں قدرت نے کس قدر خواص واثرات پنہاں کر رکھے ہیں۔ کاش! کوئی سنے اور اس پر عمل کرے۔ وہ کیا چیز ہے؟ کوئی بہت بڑی نعمت ہے۔؟ نہیں؛ بلکہ درحقیقت ایک نہایت ہی حقیر سی بوٹی ہے جس کا نام ــــــــ شاہترہ ہے۔ اور پنجاب میں اُسے پاپڑہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

نام: اس بوٹی کا معروف نام شاہترہ ہے اس کا فارسی نام بھی یہی ہے۔ اور عربی نام شاہترج ہے اور ہندی میں پت پاپڑہ اور پنجاب اور پنجاب کے دیہاتوں میں صرف پاپڑہ کے نام سے مشہور ہے۔

ماہیت: ایک مشہور ومعروف بوٹی ہے۔ جو عام طور پر کھیتوں، گیہوں اور چنے کے کھیتوں میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

گیہوں اور چنے کی فصل میں منوں کی مقدار میں اکٹھی کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ آبی زمین، سبزہ زار اور نمناک مقامات میں جہاں سایہ دار درخت ہوں۔ وہاں عام مل سکتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

اوّل: قسم بالکل کشنیز (دھنیئے) کے پتوں کی مانند ہوتی ہے اور پھول بنفشی رنگ کا ہوتا ہے۔

دوم: اس قسم کے پتے پہلی قسم سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں اور سفید رنگ کا پھول ہوتا

ہے۔ اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔

مزاج :- شاہترہ مرکب القویٰ ہے۔ گرمی سردی میں معتدل اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ مگر بعضوں کے نزدیک گرم اور شیخ علیہ الرحمتہ کے نزدیک اول درجہ میں سرد بیان کیا جاتا ہے۔

ذیل میں شاہترہ کے مزاج کے متعلق علم الادویہ کی محققانہ کتاب "ترجمہ نفیسی" سے بھی اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جو طبیہ کالج دہلی کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔

"پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے یہ سرد اور گرم ارضی جوہر اور مائیت کثیرہ سے مرکب ہے۔ سرد ارضی جوہر کی وجہ سے یہ قابض ہے اور گرم ارضی جوہر کی وجہ سے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ اس کی مائیت کی زیادتی نچوڑ سے معلوم ہوتی ہے۔

مضرت - شاہترے کو پھیپھڑوں کے لیے مضر بیان کیا جاتا ہے۔

اصلاح :- شاہترہ کی مضرت کی اصلاح کاسنی یا آب برگ کاسنی تازہ سے ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک :- اس کی مقدار خوراک نو ماشہ تک ہے اور اس کا آب مروق چار تولہ تک دیا جا سکتا ہے۔

بعض ۵ ماشہ سے، ماشہ تک بھی دیتے ہیں اور آب مروق کو ایک تولہ یا اس سے کچھ زائد استعمال کراتے ہیں۔

افعال :- شاہترہ خون کو صاف کرتا ہے۔ پیشاب کا ادرار کرتا ہے۔ معدے کو قوت دیتا ہے۔ سدوں کو توڑتا ہے۔ جگر کو قوت دیتا ہے اور بھوک لگاتا ہے۔ خون، صفرا اور سوداکے بگاڑ کو درستی پر لاتا ہے، خارش، پھوڑے اور پھنسیوں بلکہ جذام تک کو نفع دیتا ہے بخاروں کے دفعیہ میں نہایت بیش بہا اثرات و فوائد کا حامل ہے۔

خواص :- اس ضمن میں شاہترہ کے افعال و خواص کے متعلق زائد واقفیت حاصل کرنے کے لیے "ترجمہ نفیسی" سے اقتباس ذیل درج کیا جاتا ہے۔

"شاہترہ اپنے گرم اور تلخ جوہر کے باعث سدوں کو کھولتا ہے۔ معدہ کو قوی کرتا ہے۔ اپنے گرم جوہر کے سبب معدہ کی رطوبات کو چھانٹ دیتا

ہے اور اپنی مایئت، کی زیادتی سے اس کو دھو ڈالتا ہے۔ اور اپنے سرد قابض جوہر کی
وجہ سے اس کو طاقت بخشتا ہے اور خون کو اخلاط محرقہ سے جو اس کے ساتھ
ملے ہوئے ہوں پاک و صاف کرتا ہے کیوں کہ یہ ان کو قوت جالیہ اور قوت غسالہ
سے خارج کر دیتا ہے اور اخلاط محرقہ کا استفراغ کرنے کی وجہ سے حکہ و جرب
کو نفع دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ملین طبع بھی ہے۔

خاص فوائد: شاہترہ کے تین فائدے مصدقہ و مسلمہ ہیں۔

اول: خون کا بہترین مصفی ہے۔

دوم: معدے کے لیے بہترین ٹانک (مقوی) ہے۔

سوم: نئے اور پرانے پتوں کے لیے بہترین دوا ہے۔

استعمال:۔ شاہترہ کو امراض فساد خون میں بہت زیادہ برتا جاتا ہے۔ خارش خشک و تر، داد، چنبل، پھوڑے۔ پھنسیوں میں تنہا یا مناسب ادویات کے ساتھ جوشاندہ یا خیساندہ بنا کر پلایا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات سبز شاہترے کو کوٹ کر اس کا پانی نچوڑ کر بھی پلاتے ہیں نئے اور پرانے بخاروں میں مختلف طریق سے بکثرت مستعمل ہے۔ ہمارے مطب میں "عرق شفا" شاہترے کے مجربات میں سے ہے۔ خاص نسخہ ہے جو عرصہ سے آزمایا جا رہا ہے یہ خاص اختراعی مرکب ہے۔ اور ہر قسم کے بخاروں میں شرطیہ اور حکمی فائدہ کرتا ہے۔

اب مجربات کے ماتحت اس کا نسخہ قارئین گرامی کی خدمت میں یہ ہدیہ کیا جاتا ہے اس کے علاوہ عرق شاہترہ۔ نقوع شاہترہ، اور اطریفل شاہترہ اس کے خاص امتیازی مرکبات ہیں ذیل میں یہ سب مرکبات جو طبی دنیا میں بہت شہرت رکھتے ہیں پورے اوزان کے ساتھ...... نذر ناظرین کیئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے فوائد اور طریق استعمال کی تفصیل بھی پیش کی جاتی ہے۔

مرکبات

(۱) ہاضم و مصفی:

خون کو صاف کرنے اور معدہ کو طاقت دینے کے لیے نہایت سادہ اور مجرب

دوائیں کوٹ کر شہد کے قوام میں ملالیں اطریفل تیار ہے۔
مقدار خوراک: اس اطریفل کی ۵ ماشہ سے، ۷ ماشہ تک خوراک ہے۔ اور عرق شاہترہ کے ساتھ ہی استعمال کریں۔

معجون شاہترہ

خون کے فساد اور خارش کے دفعیہ میں بے حد مفید و مجرب اور معمول نسخہ ہے۔
صفتہ:۔ پوست بلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ کا بلی۔ پوست بلیلہ۔ آملہ مقشر۔ برگ سرپھوکہ بلیلہ زنگی۔ ہر ایک ایک تولہ۔ شاہترہ دو تولہ۔ چرائتہ، ۷ ماشہ۔ اصل السوس مقشر، ۷ ماشہ۔ تخم خشخاش ۹ ماشہ۔ شکر سفید سرچند دو یہ۔
دوائیں کوٹ پیس کر شکر سفید کا قوام بنا کر اس میں حسب طریق معجون تیار کر لیں۔
خوراک۔ یہ معجون ۹ ماشہ ہمراہ عرق شاہترہ، ۷ تولہ استعمال کریں۔

نقوع سوداوی:

تمام سوداوی امراض عموماً اور ابتدائے جذام تیز خارش اور داد میں خصوصاً بے حد مفید و مجرب ہے اور معمول ہے۔
صفتہ:۔ برگ شاہترہ ڈیڑھ تولہ کو پانی ایک سیر میں اس قدر جوش دیں کہ نصف باقی رہ جائے۔ بعدہ اچھی طرح مل کر صاف کر لیں اور اس میں چرائتہ ۴ ماشہ بلیلہ سیاہ ۴ ماشہ کو نیم کوب کر کے اضافہ کر دیں اور سرپوش ڈھانک کر کھلی جگہ رات بھر رکھا رہنے دیں صبح تغیر ملے چھان کر نیم گرم پی لیں۔
استعمال: کم از کم ۱۲ دن اور زیادہ سے زیادہ ۴۰ دن تک متواتر استعمال کریں۔ (مخزن المرکبات)

نقوع فساد خون:

امراض فساد خون۔ جوش خون۔ گرمی دانے۔ خارش دانے۔ داد، وغیرہ کے دفعیہ میں بے حد مفید و مجرب ہے۔ شریف خانی اطباء کے ہاں خوب برتا جاتا ہے۔ درحقیقت بے نظیر اثرات

نسخہ ہے۔

صفتہ:۔ شاہترہ نو ماشہ۔ نلفل سیاہ ۳ عدد پانی میں پیس کر شہد ملا کر ہر روز صبح و شام پلانا مجربات و معمولات سے ہے۔

(۲) عرق شاہترہ:

فساد خون اور جلدی امراض کے دفعیہ میں مفید ہے۔ خونی اور صفراوی بخاروں میں تسکین بخشتا ہے۔

صفتہ:۔ شاہترہ سوا سیر۔ پانی حسب ضرورت ملا کر رات کو بھگو دیں اور صبح عرق کشید کریں۔

خوراک: دس تولہ یہ عرق اور شربت عناب دو تولہ ملا کر استعمال کرائیں۔

عرق شاہترہ مرکب:

جوڑوں کے درد۔ اور آتشک کے لیے خاص طور پر مفید و معمول ہے۔

صفتہ: شاہترہ۔ پوست بلیلہ زرد۔ پوست بیخ نیب ہر ایک ایک سیر چرائتہ آدھ سیر۔ امربیل ایک سیر۔ بیخ یاسمین۔ گاؤزبان ہر ایک پاؤ سیر۔ مکوئے خشک ایک سیر۔ صندل سفید صندل سرخ ہر ایک پاؤ سیر۔ سر پھوکا ایک سیر پانی حسب حاجت ملا کر رات کو بھگو دیں اور صبح عرق کشید کریں۔

مقدار خوراک:۔ ۶ تولہ عرق میں دو تولہ شہد ملا کر استعمال کریں۔

اطریفل شاہترہ:

خون کو صاف کرنے اور خارش کو دور کرنے میں بے حد مفید ہے آتشک اور اس کی وجہ سے دماغ میں جو گرمی محسوس ہوتی ہے اس کے زائل کرنے میں خصوصیت سے نافع اور مجرب ہے۔ اس کے علاوہ یہ اطریفل دماغ کو بھی تقویت دیتا ہے۔

صفتہ: شاہترہ ۲۴ تولہ۔ پوست بلیلہ زرد ۱۲ تولہ۔ مویز منقی ۱۵ تولہ۔ پوست بلیلہ کابلی ۹ تولہ پوست بلیلہ ۶ تولہ۔ آملہ مقشر ۶ تولہ۔ سنائکی ۳ تولہ۔ گل سرخ ۲ تولہ۔ شہد خالص سہ چند ادویہ۔

کا حامل ہے۔

صفتہ: شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ گل منڈی ہرایک، ماشہ۔ عناب ۵ دانے۔ ہلیلہ سیاہ۔ صندل سرخ ہرایک، ماشہ گرم پانی میں رات بھر بھگودیں اور صبح مل چھان کر اور شربت عناب ۲ تولہ ملاکر استعمال کریں۔

نکات مطب

بحالت نزلہ یا نضج بلغم کی ضرورت ہو تو صندل سرخ خارج کرکے اس میں گل بنفشہ۔ تخم خطمی تخم خبازی ۶، ۶ ماشہ اضافہ کریں اور اگر موسم سرما ہو تو صندل کے بجائے عشبہ مغربی، ماشہ داخل نسخہ کریں۔ (دستور الاطباء)

مجرّبات خاص

اس عنوان کے ماتحت صرف ۲ مجرب ترین نسخے لکھے جاتے ہیں جو ہمارے صدیقی مطب صدر بازار سیالکوٹ میں عرصہ دس سال سے بنائے جاتے ہیں۔ اور اپنے منافع اور بے شمار خواص و اثرات کے باعث بہت مشہور ہو چکے ہیں۔ مخلص محترم جناب حکیم پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما مدظلہ، ایڈیٹر آیجیات کے مسلسل اصرار پر شاہترہ کے تذکرہ کے ماتحت دے دیئے گئے ہیں۔

عرق مصفی خون:

مصفی خون عرقیات میں یہ عرق اپنے فوائد و اثرات میں عدیم النظیر ہے خارش خشک و تر داد، چنبل۔ پھوڑے۔ پھنسیوں میں ہر جگہ اور حالت میں جید التاثیر ثابت ہوا ہے دس بارہ سال سے مجرب و مفید اور معمول ہے۔

صفتہ: شاہترہ۔ عشبہ مغربی۔ گل نیلوفر۔ برگ نیب۔ چرائتہ۔ گل منڈی۔ گلسرخ۔ سرپھوکہ۔ برگ حنا سنا مکی۔ عناب ولائتی۔ کشنیز خشک۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ ہرایک ۱۰ تولہ۔ دوائیں نیم کوب کرکے رات کو ۲۰ سیر پانی میں بھگوئیں اور صبح ۱۶ بوتلیں عرق کشید کریں مقدار خوراک: ۲ تولہ عرق مصفی ۲۰ تولہ شربت عناب ملاکر استعمال کریں۔ کم از کم ۲۱ دن استعمال کرنا ضروری ہے۔

ارجن

عرق شفاء:

یہ لاجواب اور اکسیری عرق شاہترے کے خاص مرکبات میں سے ہے جو ہر قسم کے نئے اور پرانے بخاروں، خلطی اور غیر خلطی بخاروں میں بے حد نافع اور جید الاثر ہے۔ ملیریل فیور (موسمی بخاروں) کے لیے لاثانی اور خاص الخاص مرکب ہے۔ مناسب بدرقات کے ہمراہ استعمال کرانے سے کونین سے بھی زیادہ مفید و موثر ہو جاتا ہے۔

صفت:۔ شاہترہ ۲۰ تولہ۔ نانخواہ ۱۵ تولہ۔ تخم کاسنی ۱۵ تولہ۔ مکوئے خشک ۱۵ تولہ۔ بادیان ۱۵ تولہ عناب ولائتی ۱۵ تولہ۔ گلوئے سبز ۱۵ تولہ۔ گل منڈی ۵ اتولہ۔ گاؤزبان ۱۵ تولہ۔ چرائتہ ۱۵ تولہ۔ بادآورد ۵ تولہ۔ شکاعی ۵ تولہ۔ افسنتین ۵ تولہ برنجاسف ۵ تولہ۔ نیم کوب کرنے والی دواؤں کو کوٹ کر رات کو ۱۲ سیر پانی میں بھگوئیں اور صبح عرق کشید کر لیں۔

طریق استعمال:۔ اس کی مقدار خوراک ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک ہے دن میں ۳ بار شربت عناب یا بنفشہ کے ساتھ۔

نوٹ: اگر اس کے ہمراہ سفوف کرنجوہ بہ نسخہ ذیل دیا جائے تو سونے پہ سہاگہ کا کام دیتا ہے۔

صفت:۔ مغز کرنجوہ ایک تولہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ ست گلو خالص ۶ ماشہ۔ دارفلفل ۶ ماشہ۔ مصری کوزہ ۳ تولہ باریک کر کے سفوف کر لیں۔

اس سفوف کی مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک ہے حسب حالات و مزاج مریض استعمال کرائیں عرق اور سفوف استعمال کرنے سے قبل کوئی ملین دوا کھلا کر معدے کی اصلاح کر لیں۔

ارجن - اور اس کے خاص فوائد پر ایک نظر

جگن ناتھ جی وئید شاستری ———————— جنڈ

مختلف نام: اس کو سنسکرت میں ارجن۔ پارتھ۔ پھالگن۔ ککھ وغیرہ کہتے ہیں۔ ہندی میں ارجن۔ کاہو وغیرہ۔ بنگلہ میں ارجن۔ گجراتی میں ساداڑو۔ کڑایو۔ تلنگو میں ٹی چٹیو۔ مرہٹی میں ارجن جملا۔ سارڈ ہول۔ ساد ہڑا کے ناموں سے موسوم۔ انگریزی میں اس کو ٹرمی نے لیا ارجنا کہتے ہیں (TEREMINALIA ARJUNA)۔

نباتی ماہیت: اس کا درخت ۶۰ سے ۸۰ فٹ تک اونچا ہوتا ہے اس کی چھال چکنی سفیدی مائل خاکی رنگ کی ہوتی ہے۔ جو کہ عموماً تہائی انچ تک موٹی ہوتی ہے۔ اس کے برگ ۳ سے ۶ انچ تک لمبے اور ایک سے دو انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ اسے زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول آتے ہیں اور پھل کرکھ کی مانند ایک سے ڈیڑھ انچ تک لمبے ۵۔۷ پہلو لیے ہوئے ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش: اس کا درخت اگرچہ ہندوستان و پاکستان بھر کے تقریباً تمام صوبوں میں پایا جاتا ہے لیکن خاص کر کوہ ہمالیہ کے دامن میں یو۔ پی کے علاقوں میں۔ نیز دکن۔ بہار۔ چھوٹا ناگ پور۔ برما اور لنکا میں پایا جاتا ہے۔ پنجاب میں بھی اس کے درخت ملتے ہیں۔ چنانچہ لاہور میں ہم نے اس کے درخت دیکھے ہیں۔

اجزائے ترکیبی: طب جدید کے مطابق اس کی چھال میں ۱۵ فی صدی ٹینین (TANNIN) اور چھال کی راکھ میں ۳۴ فی صدی خالص کیلیم کاربونیٹ CALCIUM CARBONATE پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ایک گلیوکوسائیڈ (GLUCOCIDE) نام کی بھی چیز پائی جاتی ہے جو کہ امراض دل کے لیے نہایت مفید تسلیم کی جا چکی ہے۔

حصص مستعملہ: طب آیورویدمیں عموماً اس کی چھال ہی کام میں لائی جاتی ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی اس کے برگ بھی استعمال کر لیے جاتے ہیں۔

طبی تاثیرات: آیوروید کے مشہور مخزن المفردات " بھاؤ پرکاش " میں لکھا ہے:

ارجن ٹھنڈا۔مقوی دل۔کسیلا۔پھیپھڑوں کے زخم۔دق۔خرابی خون۔زہر موٹاپا۔پرمیہ۔
(جریان) بلغم اور صفرا کو دور کرتا ہے۔"
راج ولبھ نگھنٹو میں لکھا ہے۔
"ارجن زخم، ہڈی کا ٹوٹنا۔نفث الدم، اور تنگی پیشاب کے لیے مفید ہے۔"

طریق استعمال: طب آیورویدیں عموماً اس کا جوشاندہ استعمال کیا جاتا ہے۔دودھ میں اس کا تیار کیا ہوا جوشاندہ زیادہ پر اثر ثابت ہوا جو بطور سفوف کے بھی اسے استعمال کر لیا جاتا ہے۔حسب طریق اس کی دیسی بھی تیار کی جا سکتی ہے۔بنگال کیمیکل اینڈ فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ کلکتہ وغیرہ نے اس کا لکویڈ ایکسٹریکٹ بھی تیار کروایا ہے جس سے اس کے استعمال میں سہولت ہو گئی ہے۔

محل استعمال ــــــ امراض دل

طب آیورویدیں اسے دل کی مختلف بیماریوں اور ان سے پیدا ہونے والے استسقاء وغیرہ کے لیے نہایت مفید تسلیم کیا گیا ہے۔چنانچہ عرصہ قدیم سے اس غرض و مدعا کے لیے نہایت کامیابی سے بکثرت استعمال کیا جا رہا ہے۔

اس کے استعمال سے دل کی حرکت کم ہو جاتی ہے۔لیکن دوران خون نہایت تیز ہو جاتا ہے۔اس کے استعمال سے دل قوی ہو کر نہایت زور سے خون دھکیلتا ہے۔
چنانچہ ڈاکٹر گھوش نے بھی لکھا ہے۔

IT ACTS AS A CARDIAC STIMULANT AND TONIC, INCREASING THE FORCE OF THE BEATS OF HEART, BUT SLOWING THEIR NUMBERS BUT NEVER COMPLETELY STOPPING IT

دراصل ارجن وہی کام کرتا ہے جو کہ ایلوپیتھی کی مشہور دوا ڈیجی ٹیلس DIGITALIS کرتی ہے بلکہ جہاں ڈیجی ٹیلس ایک خطرناک زہریلی دوا ہے۔وہاں ارجن بالکل بے ضرر ہے۔اس کے استعمال میں کوئی بھی خطرہ لاحق نہیں ہے۔لیکن اس کے فعل میں ایک فرق نمایاں ہے کہ ڈیجی ٹیلس کی مانند ارجن مرض حاد (ACUTE DISEASE) میں زیادہ مفید نہیں بلکہ مرض مزمن میں (CHRONIC DISEASE) زود اثر ثابت ہوتا ہے۔

اس کے متعلق جو نئی تحقیقات ہوئی ہیں۔ان سے بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ اس سے دل کو بہت تقویت ہوتی ہے یہ دھڑکن کو دور کرتا ہے۔لیکن دل پہ کوئی زہریلا اثر نہیں کرتا جن نالیوں سے دل کو خون پہنچتا ہے۔ان کو اپنی اصلی حالت پہ لا کر طاقت دینے کے علاوہ یہ صالح خون پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔اور سب سے بڑھ کر اس میں یہ وصف ہے کہ ڈیجی ٹیلس کی مانند دل کی حرکت میں بے قاعدگی پیدا نہیں کرتا۔غرضیکہ دل کو طاقت اور فرحت دینے کے لیے یہ بہترین دوا ثابت ہوئی ہے۔

آیورویدکی مشہور کتاب "چکردت" میں امراض دل کے لیے پوست ارجن سے تیار کیا ہوا دودھ استعمال کرنے کو کہا گیا ہے جو کہ ذیل کے طریقہ سے بآسانی تیار کیا جا سکتا ہے۔پوست ارجن ایک تولہ لے کر جوکوب کر لیں اور پھر اس کو ایک ایک پاؤ شیر گاؤ اور پانی میں مدہم آگ پر پکائیں حتیٰ کہ تمام پانی جل جائے اور صرف دودھ باقی رہ جائے اب اس دودھ کو چھان کر دو تولہ کھانڈ ملا کر ہر روز نہار منہ مریض کو پلایا کریں۔

چکردت کا یہ ٹوٹکہ امراض دل کے لیے واقعی بے نظیر ہے۔لیکن اسے کافی عرصہ استعمال کرانا چاہیئے دو چار دن کے استعمال سے فائدہ کی اُمید نہیں رکھنی چاہیئے لیکن کچھ عرصہ کے استعمال سے یقینی فائدہ ہوتا ہے اور جہاں بڑی بڑی قیمتی ادویات ناکام ہو جاتی ہیں۔وہاں یہ ٹوٹکہ اپنا معجزہ دکھاتا ہے۔

علاوہ ازیں سناتن دھرمیوں کی کتاب گرڑپران میں لکھا ہے۔

کہ پوست ارجن سے تیار کیا ہوا دودھ امراض دل میں استعمال کرنا چاہیئے۔

چکردت میں پھر لکھا ہے کہ "جو لوگ سفوف پوست ارجن کو گھی دودھ یا شربت گڑ کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔وہ امراض دل۔پرانے بخار۔اور رکت پت۔خون کا منہ۔ناک وغیرہ کے راستہ سے خارج ہونا) سے محفوظ رہ کر۔طول عمر کو حاصل کرتے ہیں۔

اس کے متعلق کویراج۔اے۔سی شاردبھشک بھوجن۔ایم۔آر۔اے۔ایس لنڈن آف کلکتہ اپنے تجربہ کا اظہار اس طرح سے جرنل آف آیورویدمیں کرتے ہیں۔

ہم نے اپنے تجربہ میں اسے بہت ہی زوداثر پایا ہے۔بشرطیکہ اسے ذیل کے طریق سے ہر روز صبح نہار منہ استعمال کیا جائے۔

سفوف پوست درخت ارجن ۳ ماشہ۔کھانڈ ۲ تولہ۔شیر گاؤ (اُبلتا ہوا) ا پاؤ۔

ہرسہ اشیاء کو خوب ملا کر استعمال کرائیں۔
امراض دل کے بہت سے مریض جو کئی خطرناک علامات مثلاً ورم باطن دل
انڈو کارڈائٹس ENDOCAR DITIS
ورم غلاف دل پیری کارڈائیٹس PERKAR DITIS
درد دل (ANGINA) میں مبتلا تھے حیرت انگیز طور پر شفا یاب ہو گئے جب ان کو متواتر ایک سال تک اس طریقہ علاج کے زیر رکھا گیا۔

مذکورہ طریق کے علاوہ ایسے مریضوں کو ارجن ارشٹ ارجن گھرت وغیرہ ادویات بھی استعمال کرائی جاتی ہیں۔ لیکن میرے تجربہ میں پوست ارجن کا مذکورہ بالا طریق بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور اس طریق سے تمام مریضوں کو عموماً موافق آجاتی ہے۔ اگر اس کے ہمراہ مکردھوج کشتہ ابرک یا پانچ صد آتشہ اور کشتہ سونا استعمال کیا جائے تو سونے پر سوہاگہ کا کام ہوتا ہے۔

ہڈی کا ٹوٹ جانا:

اگر جسم کے کسی بھی حصہ کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن سب سے پہلے شکستہ ہڈی کو اپنی اصلی حالت میں کر لینا چاہیئے۔

یعنی کر (FRACTURE SET) کرنے کے بعد اسے اندرونی اور بیرونی ہر دو طریق سے استعمال کرنا چاہیئے جس سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جلد ہی جڑ جاتی ہے۔ چنانچہ چکر دت میں ایسی حالت کے لیے سفوف پوست درخت ارجن کو دودھ اور گھی کے ہمراہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

۶ ماشہ سفوف پوست ارجن کے ہموزن شکر اور روغن زرد ملا کر ہر روز صبح سویرے مریض کو کھلا دینا چاہیئے اور ایسی ہی ایک خوراک شام کو اگر کوئی مریض اس طریق سے اسے استعمال نہ کر سکے تو اس کے صرف سفوف کو صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کرانا چاہیئے۔
اسے اندرونی طور پر استعمال کرانے کے علاوہ بیرونی طور پر بھی امراض دل کے مریضوں پر استعمال کرانا چاہیئے۔ چنانچہ تازہ پوست ارجن کو کوٹ کر گھی کے ہمراہ اس کی لگدی بنائیں اور اسے ٹوٹی ہوئی ہڈی پر رکھ کر اوپر سے خوب مضبوط پٹی باندھ دیں۔ برگ ارجن سے

بھی یہ کام لیا جاسکتا ہے۔یعنی کہ ارجن کے پتوں کو گھی سے چپڑ کر اس جگہ پر باندھ دینا مفید ہوتا ہے۔

پھوڑے

پھوڑے پر پوست ارجن کی پلٹس باندھنے سے پھوڑا بہت ہی جلد پک جاتا ہے۔

زخم

جسم کے کسی حصہ پر کیسا ہی زخم کیوں نہ ہوا سے اگر جوشاندہ پوست ارجن سے باقاعدہ طور پر دھویا جائے تو نہ تو اس میں کیڑے پڑتے ہیں اور نہ ہی اس میں بُو پیدا ہونے پاتی ہے بلکہ زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ زخم کو جوشاندہ مذکور سے دھونے کے بعد اس پر پوست ارجن کا دھوڑا چھڑک کر صاف پٹی باندھ دینی چاہیئے، ۸ دن میں گہرے سے گہرا زخم بھر جاتا ہے یہی نہیں بلکہ آگ وغیرہ سے جلی ہوئی جگہ پر بھی مذکور طریقہ علاج کارگر ثابت ہوا ہے۔

دیگر واضح ہو کہ اگر کوئی زخم بہت گہرا ہو تو پوست ارجن کو اندرونی طور پر بھی استعمال کراتے رہنا چاہیئے۔ اس طریق سے بہت جلد فائدہ ہوگا۔

پوست ارجن کے علاوہ برگ ارجن بھی اس غرض کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں چنانچہ ان سے زخم کو ڈھانپ کر پٹی باندھ دینی چاہیئے۔

نفث الدّم

اس کے سفوف کے نصف وزن سفوف صندل سُرخ ملا کر تمام کے ہموزن کھانڈ شامل کریں ½ ۱ تولہ کی خوراک صبح و شام ہمراہ آب چاول دینے سے نفث الدم کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ (چرک)

اسہال و سنگرہنی

اس کے سفوف کو ۲ ماشہ کی خوراک میں صبح و شام ہمراہ شیر بُزاستعمال کرنے سے اسہال اور پیچش و سنگرہنی کو فائدہ ہوتا ہے۔

پیچش و خونی اسہال میں خون پہلے ہی روز بند ہو جاتا ہے۔

نکسیر

مذکور طریق کے مطابق ہی اسے استعمال کرتے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔

جریان

صندل سفید و پوست ارجن ہر دو کو ملا کر تیار کیے ہوئے جوشاندہ کے استعمال سے جریان جیسی مرض سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ (سشرت سنگھتا)

چکروت میں بھی اسے مرض جریان ہاتھ رفع کرنے کے لیے کئی مرکبات میں شامل کیا گیا ہے۔ ذیل میں دو نسخہ جات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ بابڑنگ۔ پاڈھہ۔ پوست درخت ارجن۔ دھوانسہ ہر ایک ۶ ماشہ سب کو جوکوب کر کے ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوشائیں۔ جب چوتھا حصہ پانی رہ جائے تو اس کو چھان کر بقدر ایک تولہ خالص شہد ملا کر مریض کو صبح و شام پلائیں۔ چند روز کے استعمال سے بلغمی جریان رفع دفع ہو جاتا ہے۔

۲۔ آملہ مقشر۔ پوست درخت ارجن۔ پوست نیم۔ پوست کوڑا ہر ایک ۶ ماشہ کو جوکوب کر کے پاؤ بھر پانی میں ڈال کر مٹی کے کوزہ میں بھگو دیں بارہ گھنٹہ کے بعد خوب مل چھان کر مصری آمیز کر کے مریض کو پلائیں اس طرح صبح و شام چند روز لگاتار استعمال کرانے سے ہر قسم کا صفراوی جریان دور ہو جاتا ہے۔

جوش دہن

اس کے جوشاندے سے دن میں دو تین بار غرغرے کرانے سے حیرت انگیز فائدہ ہو جاتا ہے۔

کان کا درد

اس کے پتوں کا رس گرم کر کے کان میں ڈالنے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔

تنگی پیشاب

اس مرض کے لیے یہ بہت زود اثر دوا ہے۔ (باریت سنگھنا)

پتھری

اس کے استعمال سے پیشاب میں (PHOSPHATES) اور (URATES) کی مقدار کم ہو جاتی ہے اس لیے یہ پتھری کے لیے بھی نسبتاً مفید ہے لیکن اس غرض کے لیے اسے کافی عرصہ تک متواتر استعمال کرنا چاہیئے۔

پُرانے بخار

پُرانے بخار کے لیے اسے گڑ کے شربت کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

دِق

بھاؤ پرکاش اور یوگ رتنا کر میں اسے دق کے لیے مفید تسلیم کیا گیا ہے۔

مرکّبات

پارتھ آدی ارشٹ المعروف بہ ارجن ارشٹ

اجزاء و ترکیب :- پوست ارجن ۶ سیر - مویز منقی ۳ سیر ۱۰ تولہ - گل مہوہ سوا سیر تمام ادویات کو ۲۶ سیر پانی میں پکائیں جب چوتھا حصہ (۶ ۱ سیر پانی باقی رہ جائے۔ تو خوب مل چھان کر ٹھنڈا کرلیں اور اس میں پرانا قند سیاہ (گڑ) سوا ۶ سیر گھول کر مٹکہ میں ڈال دیں۔ بعدازاں گل دھاوا کا سفوف سوا سیر شامل کر کے حسب طریق معروف ارشٹ تیار کر لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال :- صبح و شام کھانا کھانے کے بعد ایک ایک اونس کی مقدار

تنگی پیشاب

اس مرض کے لیے یہ بہت زود اثر دوا ہے۔ (باریت سنگھنا)

پتھری

اس کے استعمال سے پیشاب میں (PHOSPHATES) اور (URATES) کی مقدار کم ہو جاتی ہے اس لیے یہ پتھری کے لیے بھی نسبتاً مفید ہے لیکن اس غرض کے لیے اسے کافی عرصہ تک متواتر استعمال کرنا چاہیئے۔

پُرانے بخار

پُرانے بخار کے لیے اسے گڑ کے شربت کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

دِق

بھاڈ پر کاش اور یوگ رتنا کر میں اسے دق کے لیے مفید تسلیم کیا گیا ہے۔

مرکّبات

پارتھ آدی ارشٹ المعروف بہ ارجن ارشٹ

اجزاء و ترکیب:۔ پوست ارجن ۶ سیر۔ مویز منقی ۳ سیر ۱۰ تولہ۔ گل مہوہ سوا سیر تمام ادویات کو ۴۸ سیر پانی میں پکائیں جب چوتھا حصہ (۱۲ سیر پانی باقی رہ جائے۔ تو خوب مل چھان کر ٹھنڈا کرلیں اور اس میں پرانا قند سیاہ (گڑ) سوا ۶ سیر گھول کر مٹکہ میں ڈال دیں۔ بعد ازاں گل دھاوا کا سفوف سوا سیر شامل کر کے حسب طریق معروف ارشٹ تیار کرلیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ صبح و شام کھانا کھانے کے بعد ایک ایک اونس کی مقدار

ناگ ارجن:

اجزاء و ترکیب :۔ ایک ہزار آنچ سے عمدہ تیار کیے ہوئے کشتہ ابرک سادہ کو متواتر سات یوم تک جوشاندہ پوست درخت ارجن سے کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں تیار کر لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال :۔ صبح و شام ایک ایک گولی ہمراہ شیر گاؤ کے دیں۔

افعال و منافع :۔ بھیشج رتناولی میں لکھا ہے کہ اس کے استعمال سے امراضِ دل۔ پیٹ درد۔ بواسیر۔ جی متلانا۔ قے۔ کھانا کھانے کی طرف طبیعت کی رغبت نہ ہونا۔ اسہال۔ کمی ہاضمہ۔ ناک منہ کے راستہ خون آنا۔ دق۔ سوجن۔ امراض امعاء۔ ترشی معدہ۔ ملیریا بخار وغیرہ امراض دور ہوتے ہیں۔

منفعت خاص :۔ پرانے بخار۔ دق و دل کی بیماریوں کے لیے واقعی مفید دوا ہے۔

اجوائن خراسانی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

اجوائن خراسانی

حکیم محمد ابراہیم صاحب کسرٰی رکن ادارہ سلیمانی

مختلف نام: مشہور نام اجوائن خراسانی عربی بزر البنج فارسی تخم بھنگ۔ ڈاکٹری میں ہنبین بین۔ لاطینی۔ ہائیوسائی مس۔

وجہ تسمیہ: اگرچہ بوٹی ہذا کوہ ہمالیہ اور شمالی ہند میں پیدا ہوتی تھی اور اب بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن ہندی اطباء کو اس کا علم نہ تھا چنانچہ جدید ویدک کتب میں اس کا نام پرسیکا وغیرہ (پارس کی یا ایرانی اور خراسانی یمانی) پائے جاتے ہیں کہ ان سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک بدیشی یعنی غیر ملکی دوا ہے۔ صداقت یہ ہے کہ تخم بنج سفید زیادہ تر خراسان سے ہندوستان میں (پاکستان اور بھارت) آئے تھے ہندی اطباء نے ان بیجوں کو اجوائن کے مشابہ خیال کر کے اس کا نام خراسانی یمانی رکھ دیا جو بعدہ اجوائن خراسانی کے نام سے مشہور ہو گیا۔

بنج اس پودے کا نام ہے جس سے یہ بیج پیدا ہوتے ہیں اس لیے عربی میں اس کو بزرالبنج کہتے ہیں۔ فارسی میں بنج کے جیم کو گاف سے بدل کر اس کا نام تخم بنگ رکھا گیا اس کا لاطینی نام ہائیوسائی مس اس کے یونانی نام اوس کوامس سے اخذ کیا گیا ہے جو دو کلمات اوس اور کوامس سے مرکب ہے اوس کے معنی خوک (سور) ہیں اور کوامس باقلا کو کہتے ہیں یعنی سور کی باقلا۔ چونکہ اس کے پودے کو سور رغبت سے کھاتا ہے اس لیے اس دوا کا نام یہی رکھا گیا۔

ماہیت: یہ حقیقت ہے کہ اجوائن خراسانی نہ اجوائن کی کوئی قسم ہے جیسا کہ نام اجوائن خراسانی سے معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی یہ بھنگ کے بیج ہیں۔ جیسا اس کا فارسی نام تخم بھنگ دلالت کرتا ہے بلکہ یہ ایک علیحدہ نشہ آور پودے کے بیج ہیں جو انیسوں کے مشابہ ہوتا ہے۔ محض تناسب اسمی کے باعث اجوائن کے اقسام میں شمار ہوتی ہے۔

مقام پیدائش: یہ ایک خودرو پودا ہے جو باغات میں بھی بویا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کی پیدائش اکبر آباد میں بھی ہوتی ہے اور کوہ ہمالیہ میں کشمیر سے گڑھوال تک پایا جاتا ہے۔

سہارنپور کے سرکاری باغ نباتات میں بھی تخم سیاہ بوٹی جاتی ہے۔ اور وہاں اس کے پتوں کا عصارہ جو ڈاکٹری ادویہ میں بکثرت مستعمل ہے تیار کیا جاتا ہے۔ یورپ میں یہ پرتگال، یونان ناروے اور فن لینڈ میں پیدا ہوتی ہے۔ نیز ایشیائے کوچک۔ کافرستان۔ سائبیریا۔ خراسان اور بلوچستان بالخصوص کوئٹہ میں یہ روئیدگی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اب امریکہ اور خصوصاً برازیل میں بھی پیدا ہونے لگی ہے۔

صفات وشناخت: اس کے پودے کی ساق موٹی ہوتی ہے اور اس پہ اُون کی طرح رواں ہوتا ہے۔ پتے بہت دبیز اور موٹے ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی مختلف ہوتی ہے بعض اوقات دس انچ تک لمبے ڈنٹھل لگے ہوتے ہیں اور مقابل میں ایک دوسرے کے مابعد، شکل میں بیضوی اور اسی قدر مثلث کی مانند یا لمبے یا بیضوی نوکدار اور کئی حصوں میں منقسم کنارے بے قاعدہ طور پہ دندانہ دار رنگت زردی مائل، سبز اور رونگٹے پتے کی پشت کی جانب زیادہ ہوتے ہیں۔ ذائقہ قدرے تلخ اور خراش دار تھوڑا سا تند و تیز معمولی اجوائن کے کسی قدر مشابہ ہوتا ہے تمام پودے میں تیز اور بھاری بو کچھ نہ کچھ اجوائن دیسی کی سی ہوتی ہے۔

پھل: شاخوں پر پتوں کے نیچے پھل لگتے ہیں۔ جو انار کے پھول کی وضع کے پھلوں میں ہوتے ہیں یہ پھلیاں پھول میں ایک دوسرے کے اندر گھسی ہوئی ہوتی ہیں اور ان کے اندر بیج بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

بیج: یہ بیج تین قسم کے ہوتے ہیں۔ سفید سرخ اور سیاہ۔

سفید بیجوں کے پودے کا پھول سفید اور پتے نرم ہوتے ہیں یہ نہ زیادہ دبیز اور نہ ہی ان کا رنگ زیادہ سبز ہوتا ہے اس کے پودے سے چیپ دار رطوبت نکلتی رہتی ہے اوپر غبار اور پھپھوندی کی طرح ایک چیز جمی رہتی ہے اس قسم کے پودے دریاؤں کے کنارے پائے جاتے ہیں۔

سرخ بیجوں والے پودے کا پھول زردی مائل ہوتا ہے۔ وضع سیب کی سی اور اس کے پتے کسی قدر نرم ہوتے ہیں لیکن ان کی نرمی سفید قسم سے کم ہوتی ہے اور اس کے بیجوں کی شکل دہیئت تودری سے ملتی جلتی سمجھیے۔

سیاہ بیجوں کا پھول نیلا اور پتے لوبیا کے پتوں کی طرح۔ رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ بیجوں کی وضع تخم ریحان سے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن قدرے سیاہی کم ہوتی ہے۔

نوٹ:- قدیم یونانی طبیب اسی کے پتے، شاخیں اور بیج سب کچھ استعمال کرتے تھے۔ زمانہ وسطی میں یورپ میں اس کے بیج اور جڑیں زیادہ استعمال کی جاتی رہیں۔ لیکن آج کل یورپ اور امریکہ میں زیادہ تر اس کے پتے اور بہت کم اس کی جڑیں استعمال ہوتی ہیں۔

قدیم اطباء یونانی سفید پھول اور سفید بیجوں والے پودے کو استعمال کرنا بہتر خیال کرتے تھے۔ لیکن آج کل یورپ میں سیاہ قسم ہی دوائً مستعمل ہے۔

یونانی میں سفید بیجوں کو زیادہ مفید خیال کیا جاتا ہے۔ اس لیے بعض لوگ اس کے سرخ و سیاہ بیجوں کو سفیدہ سے رنگ دے کر فروخت کرتے ہیں ان کو چند بار پانی کے ساتھ دھونے سے ان کی اصلی رنگت ظاہر ہو جاتی ہے۔ یونانی میں اب تک اس کے صرف بیج ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹری میں اس کے پتوں کا عصارہ لبطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس کی سیاہ قسم کے پتوں کا عصارہ افیون کی بجائے کام میں لایا جاتا ہے۔ اس کے پتوں سے ایک قلمی جوہر نکلتا ہے اس کو ڈاکٹری میں ہائیوسائی مین کہتے ہیں۔ اس جوہر کی برف کی مانند سفید ڈلیاں ہوتی ہیں ہر ڈلی میں چھوٹی چھوٹی قلمیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں کوئی بو نہیں ہوتی۔ ایک جوہر کا ایک حصہ ۱۲۰ حصہ پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ نیز تیزاب میں بھی بخوبی تحلیل ہو جاتی ہے۔

طبیعت: اس کی سیاہ قسم چوتھے درجہ کے اول میں۔ سرخ قسم تیسرے درجہ میں اور سفید قسم دوسرے درجہ میں سرد و خشک ہیں بہترین قسم سفید سمجھی جاتی ہے۔

افعال و خواص: اجوائن خراسانی داخلی طور پر اور خارجی طور پر مختلف اعضاء پر مختلف اثر ڈالتی ہے۔

دماغ۔ اعصاب کو بے حس روح کو غلیظ کرتی ہے اور نیند لاتی ہے اس لیے اور دل کو ساکن کرنے میں اور دردسر کو تسکین دینے اور نیند لانے کے واسطے بکثرت مستعمل ہے۔

دیوانگی میں مفید ہے۔ دماغی ہیجان کو کم کرتی ہے۔ سیلان رطوبت کو قطع کرتی ہے اور دماغی رطوبات کو خشک کرتی ہے۔ اس لیے عموماً نزلہ دماغی میں استعمال کی جاتی ہے اور نخاع کو تسکین دیتی ہے۔

نوٹ:۔ اس کا دھواں کرنے سے اہل مکان کو نشہ آتا ہے اور وہ سو جاتے ہیں۔

درد سر کا اکسیر الاثر ضماد:

یہ ضماد تڑپتی اور پھڑکتی ہوئی کنپٹیوں کی رگوں کو تسکین بخشنے کے لیے بے حد فوری اثر ہے۔

ھوالشافی:۔ اجوائن خراسانی ایک ماشہ۔ زعفران خالص ا ماشہ۔ افیون ا ماشہ ہر سہ ادویہ کو ملاکر بخوبی کھرل کریں پھر اس میں سفیدی بیضہ مرغ ڈال کر سحق کریں بس سکون کی پیامبر دوا تیار ہے موٹے اور صاف کاغذ پہ لگا کر مریض کی دو کنپٹیوں پر چسپاں کر دیں۔ چسپاں کرتے ہی درد میں تخفیف ہوتی شروع ہو گی اور ۵ منٹ کے اندر اندر درد کافور ہو جائے گا۔

نوٹ: یہ ضماد ہر قسم کے درد سر کے لیے فوری اثر ہے۔

حبوب ہذیان:

ھوالشافی:۔ اجوائن خراسانی ۳ ماشہ۔ افیون خالص ڈیڑھ ماشہ ہر دو کو عرق گلاب میں بخوبی سحق کرکے نخودی گولیاں بنالیں ضرورت کے وقت مریض کو ایک گولی کھلا دیں بفضلہ آرام ہو گا۔

فوائد:۔ ان گولیوں کے استعمال سے ہذیان کے دسیوں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ شوق سے آزمائش کر سکتے ہیں۔

حبوب خواب آور:

آب اجوائن خراسانی ۴۸ گرین۔ آیوڈائیڈ آف مرکری ۱۲ گرین۔ رُب افیون ایک گرین ہر سہ ادویہ کو بخوبی ملالیں۔ اور تمام کی گولیاں مساوی الوزن بنالیں اور رات کو سوتے وقت ایک گولی کھلا دیا کریں۔ نیند بخوبی آنے لگے گی۔

امراضِ چشم:

آنکھ کی ٹیس اور شدت درد کو تسکین دیتی ہے۔ نزول الماء کو آنکھوں کی طرف رجوع کرنے سے باز رکھتی ہے۔ اس کے بیجوں کو سولہ گنا پانی میں جوش دیں۔ جب ایک حصہ رہ جائے تو صاف کر کے آنکھ میں ڈالیں۔ درد چشم کے لیے سودمند ہے۔ شدت درد میں اس کے پتوں کا سائیدہ لیپ کریں۔ مسکن درد ثابت ہو گا۔

امراض گوش:

اس کا عصارہ سرکہ یا شہد کے ساتھ کان کے ہر طرح کے درد کو تسکین دیتا ہے۔

امراض دہن:

اس کے جوشاندہ میں سرکہ اور روغن گل ملا کر کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد زائل ہو جاتا ہے۔ نلکی کے ذریعہ اس کا دھواں دانتوں کو پہنچانے سے ان کی گندگی دور ہو جاتی ہے۔ دانتوں کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

امراض اعضائے تنفس:

بلغمی کھانسی کو بہت مفید ہے اور بلغم میں خون کو دفع کرتی ہے۔ دمہ میں مستعمل ہے اعضائے تنفس پر مسکن اثر کرتی ہے۔

حَبِّ سبکراں:

یہ گولیاں اس وقت جادو کا اثر دکھاتی ہیں جبکہ مواد رقیق ہو کر ناک کی راہ جاری ہو یا اندر گر رہا ہو یا سینہ اور پھیپھڑوں میں پیدا ہو کر رقت کے باعث خارج نہ ہو سکتا ہو۔
ھوالشافی ہا اجوائن خراسانی دو تولہ۔ سونٹھ دو تولہ۔ تخم دھتورہ ۲ تولہ ہر سہ ادویہ کو پیس کر شہد میں ملا کر حبوب نخودی بنالیں ایک صبح ایک شام ہمراہ دودھ یا پانی کے استعمال کرائیں۔

نوٹ:۔ اگر اس کے زیادہ استعمال سے بلغم بہت غلیظ ہو جائے اور نکلنی بند ہو جائے تو خوراک کم کر دیں یا بالکل بند کر دیں۔

امراض معدہ و امعاء:

صد ہا قسم کی رطوبت کو خشک کرتی ہے ہاضم ہے اس سے معدہ کے درد کو تسکین ہوتی ہے۔ پیچش کو دفع کرتی ہے اس لیے نیز اور خراشدار مسہل دواؤں کے ساتھ ان کی اصلاح کے واسطے اس کو شامل کیا جاتا ہے تو لنج کے درد میں اس کا لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے امعاء کی حرکت دودیہ کو تیز کرتی ہے اور پیچش کو کم کرتی ہے۔

امراض اعضائے بول:

گردہ، آلات بول کے امراض سوزش اور درد کو رفع کرنے کے واسطے بطور مسکن اس کا استعمال بہت مفید ہے کثرت بول کو روکتی ہے۔

امراض مقعد:

اجوائن خراسانی سفید کو انجیر کے ساتھ پیس کر فتیلہ بنائیں اور مقعد میں رکھیں تو اس سے امراض مقعد اور بواسیر کو فائدہ ہوتا ہے۔ درد بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے۔

امراض مرداں:

اگر اس کو پانی میں بھگو کر اس سے عضو تناسل کو دھویا جائے تو نعوذ بہت پیدا کرتا ہے اور طاقت آتی ہے یہ ذکاوت حس کے لیے بہت مفید دوا ہے جریان اور سرعت انزال کو دفع کرنے کے لیے اس کا فائدہ مسلمہ ہے۔ نیز اس کے استعمال سے کافی امساک ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی اکثر اشخاص کو مضر بھی ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی اصلاح کر لینی چاہیئے۔

امراض زناں:

اس کا فرزجہ قرح رحم کو رفع کرتا ہے۔ زخم کی رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ یہ قابض اور

حابس حیض ہے۔ اگر حمل کے بعد پستان پر ورم آجائے تو اس کے لگانے سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس کے عصارہ کو حمول کرنے سے رحم کا درد رفع ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اگر اس کے پتے باقلا کے آٹے کے ساتھ پیس کر خصیوں اور عورتوں کی چھاتیوں پر لگائے جائیں تو ان کی بڑھوتری رک جاتی ہے۔

امراض مفاصل:

جوڑوں کے دردوں کی ٹیس عرق النساء اور نقرس میں اس کا لیپ کرنا نافع ہے اس کے پتوں کو پکا کر انڈے کی زردی اور چربی ملا کر لیپ کرنے سے کنج ران اور خصیوں اور وجع المفاصل کا درد رفع ہو جاتا ہے۔ نیز نقرس اور پنڈلیوں کا درد موقوف ہو جاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ اِس کے سفید قسم کی خوراک ۸ رتی سے ۲ ماشہ تک اور سیاہ قسم کی مقدار ۴ رتی تک ہے۔

نوٹ:۔ سیاہ قسم سات ماشہ بقول بعض چودہ ماشہ تک قاتل ہے۔

مضرات:

یونانی اطباء کہتے ہیں کہ اجوائن خراسانی خناق اور جنون اور سر میں چکر اور سبات عقل میں فتور پیدا کرتی ہے۔ خاص کر سیاہ سے یہ باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں۔

مصلحات:

شہد۔ انیسوں۔ ابن زہر کہتا ہے کہ جس نے خراسانی اجوائن کھائی اسے بھیڑ کا دودھ نافع ہے۔

مرکبات

روغن خراسانی:

سفید اجوائن خراسانی کے بیج کوٹ کر گندم پانی میں گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیں تاکہ وہ تھوڑے سے خشک ہو جائیں۔ پھر ان کو دبا کر نچوڑ لیں۔ جو روغن نکلے اسے محفوظ رکھیں۔

فوائد :۔ یہ روغن سر کے بالوں میں لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں۔ اگر اس کی کنپٹیوں پر مالش کی جائے تو اس سے معتدل نیند آجاتی ہے۔ اگر سر میں گرمی کے باعث پھنسیاں ہوں یا بدن کے کسی مقام پر تر یا خشک خارش ہو تو اس کے لگانے سے آرام ہو جاتا ہے اگر اس روغن کو ناک میں سعوط کیا جائے تو گرمی کا درد سر اور سے خرابی دور ہو جاتی ہے اس کو کان میں ٹپکانے سے دردِ گوش رفع ہو جاتا ہے۔ اس کو تشنج والے مقام پر مالش کرنے سے تشنج رفع ہو جاتا ہے۔

رُبّ اجوائن خراسانی :

اجوائن خراسانی ۲۰ تولہ کوٹ کر ایک سیر پانی میں دو رات دن بھگو کر رکھ دیں پھر اس کو اس قدر آگ پر پکائیں کہ پانی صرف ایک پاؤ رہ جائے اس کو صاف کر کے کھانڈ سفید چالیس تولہ شامل کر کے قوام دیں۔

فوائد :۔ مسکن و منوم ہے۔ نزلہ و کھانسی، دمہ کے لیے مجرب ہے۔ خوراک ۶ ماشہ دن میں دو بار۔

عرق اجوائن خراسانی :

اجوائن خراسانی ۳۰ تولہ کوٹ کر ڈیڑھ سیر پانی میں دو رات دن تر کریں۔ پھر بدستور اس کا عرق کشید کر لیں۔ یہ عرق مسکن اور منوم ہے خوراک ایک تولہ دن میں دو بار۔

اجوائن خراسانی سے تیار ہونے والے کشتہ جات

کشتہ سیماب :

ترکیب :۔ سیاہ رنگ کا سانپ مار کر منہ کے راستے اس کے پیٹ میں جس قدر سیماب سما سکے داخل کریں پھر ایک سبو چہ گلی میں اس سانپ کو دو سیر اجوائن خراسانی کے درمیان رکھ کر سبو چہ کا منہ گل حکمت کریں اور گڑھا کھود کر دو من اوپلوں میں آگ دیں۔ سرد ہوتے پر نکالیں سیماب کا عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔

نوٹ :۔ یہ عمل آبادی سے باہر کسی کھلے میدان میں کریں اور اپنے آپ کو اس کے دھوئیں بچائیں۔

فوائد : یہ کشتہ نہایت عمدہ مقوی باہ اور ممسک ہے خوراک اچاول۔

کشتہ سم الفار :

سم الفار ا تولہ کو اجوائن خراسانی نصف سیر کے درمیان ہانڈی میں رکھ کر نیچے آگ جلائیں جب اجوائن خراسانی جل جائے آگ بند کر دیں۔ سم الفار شگفتہ ہوگا۔

فوائد :۔ نہایت عمدہ مقوی باہ ممسک ہے۔ خوراک اچاول۔

کشتہ شنگرف :

ایک تولہ شنگرف کی ڈلی کو آگ پہ گرم کر کے اجوائن خراسانی کے روغن میں جو بذریعہ بتال جنتر نکالا گیا ہو یک صد بار بجھاؤ دیں۔ پھر اجوائن خراسانی نیم پاؤ کو پانی سے رگڑ کر اس کے نغدہ میں شنگرف کی ڈلی رکھ کر گل حکمت کریں اور دو اپلوں میں آگ دیں کشتہ ہوگا۔

فوائد :۔ مقوی باہ۔ ممسک۔ دافع نزلہ۔ کھانسی اور دمہ ہے۔

خوراک ایک چاول۔

ارنڈ کے خواص و فوائد

حکیم محمد عبداللہ صاحب ———— روڑی والے

ضماد دافع درد سر:

ہر قسم کے درد سر اور خصوصاً برودت اور باد انگیز مواد سے پیدا ہونے والے درد کو مفید اور مؤثر ہے اور خداوند کریم کے فضل و کرم سے ایک دو مرتبہ ضماد کرنے سے کلی طور پر فائدہ ہو جاتا ہے۔ آزمائش کر سکتے ہیں۔

ھوالشافی:۔ ارنڈ کی جڑ حسب ضرورت لیں اور قدرے پانی میں گھس کر بدستور معروف ضماد تیار کر لیں اور مریض کی پیشانی اور کنپٹیوں پر لیپ کر دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضماد اولین ہی سے درد سر موقوف ہو جائے گا۔ ورنہ مزید ایک آدھ لیپ سے تو شرطیہ طور پر آرام ہوگا۔

جوشاندہ اکسیر الاثر:

جو کہ درد سر بلغمی اور سوداوی کے لیے اکسیر الاثر دوا ہے

ھوالشافی:۔ برگ ارنڈ ۶ ماشہ لیں اور حسب ضرورت پانی میں ڈال کر آنچ پر رکھیں اور نیچے دھیمی دھیمی اور ہلکی ہلکی آگ جلاتے رہیں یہاں تک کہ پانی یعنی جوشاندہ کی مقدار نصف کے قریب رہ جائے اتار لیں اور قدرے سرد ہونے پر مل چھان لیں اور حسب ذائقہ ۲ تولہ کھانڈ سفید ملا کر مریض درد سر کو پلائیں۔

نوٹ:۔ یہ ایک خوراک ہے ہر دو وقت صبح و شام دیں۔

فوائد:۔ یہ جوشاندہ درد سر بلغمی اور سوداوی کے لیے اکسیر الاثر اور تریاق صفت دوا ہے۔

سفوف مقوی دماغ:

بفضلہ تعالیٰ سفوف ہذا کے ایک ماہ کے متواتر اور مسلسل استعمال سے دماغ کی کمزوری

اور ضعف دور ہوجاتا ہے اور قوت حافظہ میں بیش بہا اضافہ ہوجاتا ہے۔

ھوالشافی :۔ حسب ضرورت ارنڈ کے تروتازہ اور شاداب پتے لیں اور انہیں سایہ میں رکھ لیں جب بخوبی خشک ہوجائیں تو ان کو بدستور معروف باریک پیس کر سفوف بنالیں اور سنبھال رکھیں بس سفوف مقوی دماغ تیار ہے۔

ترکیب استعمال :۔ سفوف ہذا بقدر ۴ ماشہ ہر دو وقت صبح و شام ایک پاؤ گرم دودھ گائے کے ہمراہ استعمال کرایا کریں۔

فوائد :۔ دماغ اور حافظہ کو تقویت دینے کے لیے سفوف ہذا قبض کشا بھی ہے۔

نوٹ :۔ ایسے نسخہ جات جو مقوی دماغ ہونے کے ساتھ ساتھ قبض کشا بھی ہوں اپنے فوائد میں نہایت شاندار، اہم اور نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔

نسوار دافع کرم دماغ :

دماغ کے کیڑوں کو خارج کرنے کے لیے نسوار ہذا بفضلہ تعالیٰ نہایت مفید و مؤثر ہے بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

ھوالشافی :۔ برگ ارنڈ خشک ایک چھٹانک۔ سیندھا نمک اڑھائی تولہ ہر دو ادویہ کو پہلے علیحدہ علیحدہ بخوبی باریک پیس لیں پھر ارنڈ کے سفوف کو چھان کر نمک مذکور کے ساتھ ملائیں ازاں بعد ہر دو ادویہ کو پھر سے بخوبی اور زوردار ہاتھوں سے سحق کریں اور پارچہ بیز کر کے رکھ لیں۔ بس نسوار دافع کرم دماغ تیار ہے۔

ترکیب استعمال :۔ مریض کو دن میں تین مرتبہ بطور نسوار استعمال کرایا کریں۔

فوائد :۔ بفضلہ تعالیٰ چند روز کے استعمال سے دماغ کے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔ تجربہ پر ان شاء اللہ امید سے بڑھ کر پائیں گے۔

خیساندہ برائے مرگی :

ارنڈ خداوند کریم کے فضل و کرم سے مرگی جیسی منحوس اور مہلک بیماری کے لیے بھی مفید اور مؤثر ہے۔ اور اس کے متواتر استعمال سے بفضلہ تعالیٰ بس افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور دورے پڑنے موقوف ہو جاتے ہیں بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

ھوالشافی :- ارنڈ کے پتے ۶ ماشہ فلفل سیاہ ۱ ماشہ ۔ مغز بادام شیریں چودہ عدد ۔ مصری دو تولہ سب ادویہ کو ۵ تولہ پانی میں پیس کر چھان لیں اور مریض کو پلائیں اور ہر دو وقت صبح و شام یہی خیسانده تیار کر کے استعمال کرایا کریں ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہی مریض صرع کو نمایاں اور گراں قدر اضافہ ہوگا اور دورے پڑنے موقوف ہو جائیں گے ۔

نزول الماء یعنی موتیا بند کا اکسیری نسخہ :

نسخہ ہٰذا موتیا بند کے لیے اپنی مثال آپ ہے اور بہت ہی فائدہ بخشتا ہے ۔ خصوصاً جب کہ پانی اتر رہا ہو ۔

ھوالشافی :- روغن ارنڈ خانہ ساز ۳ تولہ ۔ تمباکو تند و تیز ایک تولہ ۔ کانچ ۶ ماشہ ۔ پہلے کانچ کو کسی نہ گھسنے والے کھرل میں ڈال کر نہایت زوردار ہاتھوں سے سحق کریں جب بخوبی پس جائے تو پھر ادویہ میں ڈال کر ہر سہ ادویہ کو چار پہر تک مسلسل اور لگاتار زور زور سے گھوٹیں بارہ گھنٹے کے بعد موتیا بند کی اکسیر الاثر اور لاجواب دوا تیار ہو گی ۔ کسی شیشی وغیرہ میں سنبھال کر رکھیں ۔

ترکیب استعمال :- دوا ہٰذا ہر دو وقت صبح و شام اللہ کا نام لے کر ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگایا کریں ۔

فوائد :- موتیا بند کے لیے جید الاثر دوا ہے ۔ خاص کر نزول الماء کے واسطے تو اکسیر بے نظیر ہے بنائیں اور فائدہ اٹھائیں ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ بنا کر اور استعمال کر کے ہمیشہ کے لیے اس کے گرویدہ اور دلدادہ ہو جائیں گے ۔

برائے آشوب چشم :

ھوالشافی :- ارنڈ کے پتے ۔ ارنڈ کی جڑ کی چھال ۔ ارنڈ کی چھال ہر سہ ادویہ مساوی الوزن حسب ضرورت لیں اور سل بٹے کے ذریعہ بخوبی پیس لیں ازاں بعد اس میں حسب ضرورت بکری کا دودھ شامل کر کے اور کسی تانبے کے برتن میں ڈال کر آگ پر چڑھائیں اور دھیمی دھیمی آگ جلائیں اور پکائیں پھر چھان کر کسی شیشی میں بحفاظت تمام سنبھال رکھیں ۔ بس دکھتی ہوئی آنکھوں کی اکسیر الاثر دوا تیار ہے ۔

ترکیب استعمال :- ضرورت کے وقت تھوڑی سی دوا آنکھوں میں ڈالیں اور جب تک آنکھیں تندرست نہ ہوں دن میں کئی کئی مرتبہ ڈالتے رہیں۔

فوائد :- ہر قسم کی دکھتی ہوئی اور سرخ شدہ آنکھوں کو آرام و تسکین بخشنے کے لیے یہ دوا بفضلہ نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوئی ہے خاص کر ہوا کے باعث دکھنے والی آنکھیں جیسے پنجاب اور خصوصاً ہمارے علاقہ میں "دواہک" کے نام سے موسوم کرتے ہیں ان کے لیے اعجاز اثر دوا ہے بنا کر تجربہ کر سکتے ہیں ان شاء اللہ آپ نہایت محفوظ ہوں گے۔

درد کان:

ھوالشافی :- تخم ارنڈ یعنی ارنڈ کے بیج ۲ تولہ۔ گل روغن ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری :- تخم ارنڈ کو روغن مذکور میں ڈال کر جلا لیں اور کسی شیشی میں سنبھال رکھیں بس دوا تیار ہے۔ ضرورت کے وقت مریض کے کان میں چند قطرے دوا قطرہ قطرہ کر کے ڈال دیں۔

فوائد :- درد کان کے لیے بفضلہ مفید اور مؤثر دوا ہے۔

بچوں کا مُنہ آنا:

بچوں کا منہ آنا بچوں کی کثیر الوقوع امراض میں سے ہے ننھے ننھے بچے آئے دن اس مرض کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ ذیل کا چٹکلہ بفضلہ تعالیٰ نہ صرف بچوں کے منہ آنے کو شفا اور تندرستی بخشتا ہے بلکہ ہر وقت کی رال بہنے کو بھی موقوف کرتا ہے۔ بنائیں اور فائدہ اُٹھائیں۔

ھوالشافی :- حسب ضرورت برگ ارنڈ تر و تازہ مگر پختہ لیں اور انہیں سایہ میں رکھ کر خشک کر لیں ازاں بعد ان کو جلا کر خاکستر بنا لیں اور کسی شیشی میں ڈال کر سنبھال رکھیں بس دوا تیار ہے۔ ضرورت کے وقت بچے کے منہ میں ایک دو چٹکی چھڑک دیا کریں اور دن میں چند مرتبہ یہ عمل کیا کریں۔

فوائد :- بچوں کے منہ آنے اور رال بہنے کو مفید اور مؤثر ہے۔

کنٹھ مالا کا عجیب الاثر ضماد:

ھوالشافی:۔ سرخ ارنڈ کی جڑ کا چھلکا حسبِ ضرورت لیں اور چاولوں کے پانی کے اضافہ سے بطریق معمول ضماد تیار کر لیں اور کنٹھ مالا پر لیپ کر دیں۔ ان شاء اللہ تعالےٰ چند مرتبہ کے عمل سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ نیز اس عجیب الاثر ضماد سے گلے کے جملہ اقسام کی بیماریاں نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔

چاولوں کا پانی تیار کرنا:

مندرجہ بالا ضماد میں چاولوں کے جس پانی کا ذکر آیا ہے اس کا مطلب اور مفہوم چاولوں کے جوشاندہ یا ان کی پیچھ سے نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے وقت قدرے چاول لے کر پانی میں بھگو دیں اور تھوڑی دیر کے بعد ان کا پانی نتھار لیں۔ بس یہی چاولوں کا پانی ہے جو نسخہ متذکرہ بالا میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جوشاندہ برائے خناق:

ھوالشافی:۔ برگ ارنڈ خشک جو سایہ میں خشک شدہ ہوں دو تولہ کی مقدار میں لیں اور انہیں ایک سیر پانی کے ہمراہ چولھے پر چڑھائیں اور نیچے دھیمی دھیمی آگ جلا کر پکانا شروع کریں یہاں تک کہ جوشاندہ کی مقدار صرف ایک پاؤ باقی رہ جائے۔ آتار لیں اور قدرے سرد ہونے پر چھان کر نیم گرم سے مریض کو غرارے کرائیں۔

ھوالشافی:۔ خناق اور دیگر حلق کے امراض کے لیے بفضلہٖ تعالیٰ جوشاندہ نہایت مفید اور مؤثر ہے بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ ان شاء اللہ تعالےٰ امید سے بڑھ کر پائیں گے۔ اور ہمیشہ کے لیے اس کے گرویدہ اور دلدادہ ہو جائیں گے۔

جوشاندہ دافع نمونیا:

ھوالشافی:۔ ارنڈ کے خشک پتے بقدر ۶ ماشہ لیں اور آدھ سیر پانی کے ہمراہ شامل کرکے آگ پر رکھیں اور نیچے نرم نرم آگ جلائیں اور جوشائیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مقدار صرف

دو چھٹانک باقی رہ جائے تو اتار لیں اور قدرے سرد ہونے پر کُل چھان کر اور نمک سفید حا بقدر ۴ رتی ملا کر چار چار گھنٹے کے بعد مریض نمونیا کو پلائیں۔
خداوند کریم کے فضل و کرم سے نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوگا۔ آزما کر تجربہ کریں۔
(مجربات المنیر)

دمہ اور کھانسی کا فقیرانہ چٹکلہ:

چٹکلہ ہذا دمہ اور کھانسی کے لیے ایک خاص فقیرانہ اور سینا بسانہ راز ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ دمہ اور کھانسی کافور ہو جاتے ہیں۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ ان شاء اللہ تعالےٰ بے حد مفید اور مؤثر پائیں گے۔ چٹکلہ موصوفہ حسب ذیل ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ھوالشافی:۔ ارنڈ کے خشک پتوں کو کوری چلم میں تمباکو کی طرح رکھ کر پئیں اور اس کا دھواں اندر نگلتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دمہ اور کھانسی دور ہو جائیں گے۔ تجربہ کر کے آزما سکتے ہیں۔ اگر دورہ کے وقت اس کے کش لگائے جائیں تو بفضلہ تعالیٰ نوبت موقوف ہو جاتی ہے

جوشاندہ دافع دمہ بلغمی:

ھوالشافی:۔ برگ ارنڈ خشک ۶ ماشہ۔ فلفل دراز ۲ ماشہ پہلے برگ ارنڈ کو آدھ سیر پانی میں ملا کر آگ پر رکھیں اور جوش دیں۔ جب جوشاندہ صرف دو چھٹانک یعنی آدھ پاؤ باقی رہ جائے۔ تو مذکورہ فلفل دراز کو باریک پیس کر اس میں ملا دیں اور مریض کو صبح و شام پلائیں مگر یہ ایک خوراک ہے۔

فوائد:۔ بلغمی دمہ کے لیے جوشاندہ ہذا بفضلہ تعالیٰ نہایت مفید اور موثر دوا ہے کچھ دن کے متواتر و مسلسل استعمال سے مریض دمہ کو خاطر خواہ فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور افاقہ تو خداوند کریم کے فضل سے دو تین خوراکوں ہی سے ہو جاتا ہے۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔
علاوہ ازیں کھانسی تر کے لیے عجیب چیز ہے اور دیگر امراض سینہ اور پھیپھڑوں کو بھی دور کرتی ہے۔ مجرب المجرب ہے۔

ذات الجنب:

ذات الجنب جس کا سبب بلغم کی شدت یا بلغمی مواد کا سدہ ہو اس کے لیے جوشاندہ ہذا بفضلہٖ تعالیٰ نہایت مفید اور مؤثر ہے۔

ھو الشافی:۔ برگ ارنڈ ۲ تولہ۔ آب خالص ۳ پاؤ میں شامل کر کے چولھے پر رکھیں اور نیچے دھیمی دھیمی آگ جلائیں اور جوشائیں یہاں تک کہ جوشاندہ کی مقدار جوش کھاتے کھاتے صرف نصف کے قریب رہ جائے اتارلیں اور سرد ہوتے پر بخوبی مل چھان لیں پھر اس میں ایک تولہ جوکھار باریک پیس کر شامل کر دیں اور مریض ذات الجنب کو تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔

فوائد:۔ جوشاندہ ہذا ذات الجنب کو شفا اور آرام بخشنے کے علاوہ بلغم کے باعث پیدا ہونے والے درد شکم کو بھی نیست و نابود کرتا ہے۔ بنا کر آزما سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میری تعریف سے کئی گنا زیادہ مفید اور جادو اثر پائیں گے۔

ہچکی بند کرنے کا سینا سیانہ چٹکلہ:

سینا سیانہ چٹکلہ ہچکی کو موقوف کرنے کے لیے نہایت مفید اور مؤثر ہے اور خداوند کریم کے فضل و کرم سے اس کے چند کش لگانے سے ہچکی فوراً بند ہو جاتی ہے۔ تجربہ کر کے آزمائش کر سکتے ہیں۔

ھو الشافی:۔ ارنڈ کے خشک پتے حسبِ ضرورت لیں اور انہیں کوری چلم میں تمبا کو کی جگہ رکھ کر حقہ کی طرح پئیں اور دھواں حتی الوسع اندر نگلنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چند کش لگانے کی نوبت آئے گی کہ ہچکی کافور ہو جائے گی۔

چٹکلہ ہذا رستے سادھوؤں کے عیبوں کی طرح چھپائے ہوئے اکسیری اور فوری اثر ٹوٹکوں میں سے ہے۔

احتیاط:۔ مریض کو ہچکی کے دوران اور بعدہ چند روز احتیاطاً کھانا بھوک سے کم کھلانا چاہیئے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ حسبِ ضرورت ایک یا دو وقت کا فاقہ کرائیں۔ نیز ثقیل اور دیر ہضم چیزیں از قسم دودھ۔ گھی۔ ماش کی دال اور بھنڈی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

جوشاندہ ریاح توڑ:

ریاح کو توڑنے اور اس کی پیدائش کو موقوف کرنے کے لیے جوشاندہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ نہایت مفید اور موثر ہے۔

علاوہ ازیں درد شکم۔ اپھارہ۔ پیٹ کی گڑگڑاہٹ کو بھی زائل کر دیتا ہے تیار کرنے کی ترکیب اور اس کے اجزاء درج ذیل ہیں بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

ھوالشافی:۔ بیخ ارنڈ یعنی ارنڈ کی جڑ سونٹھ ہر دو مساوی الوزن ضرورت کے مطابق لیں اور آدھ سیر پانی میں شامل کر کے چولھے پر سوار کریں اور نیچے بدستور معروف ہلکی ہلکی آگ جلانی شروع کریں۔ جب دیکھیں کہ جوشاندہ کی مقدار نصف کے قریب رہ گئی ہے تو اتار لیں اور قدرے سرد ہونے پر بخوبی مل چھان لیں۔ پھر اس میں نمک سیاہ بقدر ۳ ماشہ اور ہینگ ۱ ماشہ ملا لیں اور مریض کو تھوڑا تھوڑا پلائیں اور حسب ضرورت یا ہر دو وقت کھانا کھانے کے بعد استعمال کرایا کریں۔

نوٹ:۔ بیخ ارنڈ اور سونٹھ کی مقدار جو جوشاندہ میں استعمال کرائی جائے طبی معینہ اور مقررہ خوراک سے فزوں نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ قرار دادہ خوراک کے مطابق اور مریض کی طاقت اور مزاج و طبیعت کے موافق استعمال کرائی جائے ورنہ بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا واضح رہے۔

روغن برائے درد ریح:

اکثر اوقات ریح کے باعث مریض کے پیٹ میں سخت قسم کا درد شروع ہو جاتا ہے اور مریض بے چارے کو کسی پہلو قرار نہیں پڑتا۔ مگر روغن ہٰذا بفضلہٖ تعالیٰ درد ریح کو نیست و نابود کرنے کے لیے نہایت مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ حسب ضرورت ارنڈ کے تر و تازہ اور شاداب پتے لیں اور انہیں کچل کر رس نکال لیں پھر اس کو روغن کنجد میں مل کر آگ پہ رکھیں اور نیچے نرم نرم آگ جلائیں اور بذریعہ تبخیر اس کے پانی کو اڑائیں۔ اس طرح جب تمام پتوں کا رس اڑ جائے اور محض روغن باقی رہ جائے تو اتار لیں اور کسی شیشی میں ڈال کر سنبھال رکھیں۔ پس درد ریح کو دور کرنے والا اکسیری روغن

تیار ہے۔

ترکیب استعمال :۔ ضرورت کے وقت روغن ہٰذا مریض کے پیٹ پر مل دیں۔ ان شاء اللہ تھوڑی ہی دیر میں درد ریح کافور ہو جائے گا۔

ہیضہ کی اکسیری گولیاں :

ہیضہ کے لیے ان گولیوں کا استعمال نہایت مفید اور مؤثر پایا گیا ہے۔ چنانچہ ان گولیوں کو ایک ہیضہ مریض کو استعمال کرانے سے نہایت شاندار اور اہم نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ بعض خوش تمیز حضرات تو ان گولیوں کو ہیضہ کا مکمل علاج قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ یہ گولیاں ہیضہ کے مریض کے لیے اکسیر بے نظیر ہیں۔

ھوالشافی :۔ برگ ارنڈ نورستہ ۲ تولہ۔ مرچ سیاہ ایک تولہ ہر دو ادویہ کو بخوبی باریک پیس کر نخود کی گولیاں تیار فرما کر سنبھال رکھیں۔ بس ہیضہ کی موصوفہ گولیاں تیار ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ ضرورت کے وقت مریض کو ہر تین گھنٹے کے بعد ایک گولی ہمراہ عرق ہٰذا ایک چھٹانک کے استعمال کرائیں۔ بفضلہٖ شفا ہو گی۔

عرق مذکور تیار کرنے کی ترکیب :

آب خالص اسیر لونگ ۱ عدد۔ دارچینی ۲ تولہ۔ سونف ۲ تولہ۔ ہر سہ ادویہ کو ذرا سا کوٹ کر پانی میں شامل کر کے آگ پر رکھیں اور نیچے نرم نرم آگ جلائیں جب جوشاندہ کی مقدار تقریباً ایک چوتھائی کے قریب رہ جائے تو اتار لیں اور قدرے سرد ہونے پر بخوبی مل چھان کر بوتل میں سنبھال رکھیں۔ بس یہی وہ عرق ہے۔ جس کا مندرجہ بالا ہیضہ کے نسخہ میں بطور بدرقہ کے ذکر کیا گیا ہے۔

بچّوں کی قبض کو ۵ منٹ میں کھولنے والا اکسیری ضماد :

بچوں کی قبض کو کھولنے کے لیے یہ ضماد نہایت ہی مفید اور مؤثر ہے اور بفضلہٖ چار یا پانچ منٹ میں ہی قبض کھل جاتا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ آپ آزما کر متعجب اور حیران ہوں گے۔

ھوالشافی:۔ تخم ارنڈ۔ ست لیموں۔ چوہے کی مینگنی ہر سہ ادویہ مساوی الوزن حسبِ ضرورت لیں اور پانی کے اضافہ سے بخوبی پیس کر ضماد تیار کر لیں اور بچہ کے ناف اور مقعد پر لیپ کر دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ۵ منٹ کے اندر قبض کھل جائے گا۔

قولنج کا فقیرانہ ٹٹکہ:

ارنڈ کی جڑ حسبِ ضرورت لیں اور کسی صاف اور پاک جگہ میں جلا کر خاکستر کر لیں۔ بس فقیرانہ دوا تیار ہے۔ ضرورت کے وقت یہ راکھ بقدر کفِ دست مریض قولنج کو کھلائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ فوراً افاقہ ہوگا اور مریض قولنج بیماری سے شفایاب ہو جائے گا۔

پیچش کی اکسیری دوا:

ھوالشافی:۔ محلوب بیدانجیر دس تولہ۔ شربت احمر ۲ تولہ ہر دو کو ملا کر مریض پیچش کو پلائیں ان شاء اللہ تعالیٰ فوراً اسی وقت شفا ہوگی۔

محلوب بیدانجیر کی ترکیب:

اجزاء و ترکیب۔ روغن بیدانجیر ۲ تولہ۔ صمغ عربی سائیدہ ڈیڑھ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۸ تولہ پہلے صمغ عربی میں عرق ہذا تھوڑا تھوڑا ملا کر کھرل کرنا شروع کریں۔ یہاں تک کہ ایک قسم کی لئی سی تیار ہو جائے۔ ازاں بعد بدستور عرق کی بجائے روغن بیدانجیر شامل کرتے جائیں اور سحق کرتے جائیں۔ پھر بیچ بیچ میں عرق مذکور کو ملانا شروع کریں حتیٰ کہ عرق اور روغن ہر دو بخوبی باہم مل جائیں اور تمام کا تمام عرق اور روغن گوند میں مل کر ایک سیال سی دوا کی مانند تیار ہو جائیں بس یہی محلوب بیدانجیر ہے۔ کام میں لائیں۔

پیٹ کے کیڑے:

سفوف ہذا بفضلہ تعالیٰ پیٹ کے کیڑے کو مردہ کر کے براہ پاخانہ خارج کرتا ہے اور ان سے پیدا شدہ جملہ عوارض و شکایات کا ازالہ و بیخ کنی کرتا ہے۔

ھوالشافی:۔ حسبِ ضرورت برگ ارنڈ تر و تازہ و سبز لیں اور انہیں سایہ میں خشک

بھگندر و ناسور کو کھلائیں اور اوپر سے ۵ تولہ روغن زرد آگ پر رکھ کر سرخ کر کے پلائیں ازاں بعد غذا دیں۔ چنانچہ اس طرح چند روز کے متواتر اور مسلسل استعمال سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا بنائیں اور فائدہ حاصل کریں۔ بفضلہٖ تعالےٰ بھگندر اور ناسور کے لیے نہایت مفید اور مؤثر دوا ہے۔

ورمِ خصیہ کو زائل کرنے والا چٹکلہ:

ھوالشافی:۔ حسب ضرورت مغز ارنڈ لیں اور انہیں پانی میں پیس کر بدستور معروف ضماد تیار کر لیں۔ ازاں بعد اسے قدرے نیم گرم کر کے جائے ماؤف پر لیپ کر دیں اور روزانہ یہی ضماد تیار کیا کریں اور لیپ کر دیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ متواتر اور متعدد روز کے لگاتے رہنے سے ورم خصیہ کا عارضہ دور ہو جائے گا۔

حَبّ طلائی مقوی باہ:

ھوالشافی:۔ آب برگ ارنڈ ایک پاؤ۔ آب برگ کریلا ایک پاؤ۔ سم الفار سفید ایک تولہ شنگرف رومی ایک تولہ۔ سم الفار اور شنگرف کو آب برگ ارنڈ میں کھرل کرنا شروع کریں یہاں تک کہ تمام آب بخوبی جذب ہو جائے ازاں بعد اسی طرح آب برگ کریلہ میں سحق کریں جب قوام گولیاں بندھنے کے لائق ہو جائے تو اس میں کشتہ چاندی ۲ ماشہ گوند کیکر ۳ ماشہ حل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور سونے کے ورقوں میں ملفوف کر کے سنبھال رکھیں پس حبوب طلائی مقوی باہ تیار ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ مریض کو ایک گولی رات کو سوتے وقت ہمراہ آدھ سیر یا جس قدر بھی مریض پی سکے۔ شیر گاؤ کے ہمراہ کھلایا کریں اور اس ترکیب سے چالیس روز تک استعمال کرائیں مگر ایک ہفتہ استعمال کروا کر دو تین روز کا وقفہ بھی ضرور دیا کریں۔

نوٹ:۔ ان گولیوں کا استعمال موسم سرما میں کرائیں۔ گرمی کے دنوں میں بجائے فائدہ کے نقصان رساں ثابت ہوں گی۔

فوائد:۔ حبوب ہٰذا قوت باہ کے بیدار کرنے میں نہایت مفید اور مؤثر واقع ہوئی ہیں چنانچہ ان کے استعمال سے نامرد جوان اور جوان بلوان ہو جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں بلغمی اور بادانگیز مواد فاسدہ خارج کرنے کے لیے بھی یہ چٹکلہ نہایت مفید اور سود مند ثابت ہوتا ہے۔

درد گردہ کے لیے اکسیر:

درد گردہ کے لیے ایسے بے نظیر نسخہ کا ملنا ہے پھر لطف یہ کہ استعمال کے صرف دو منٹ کے بعد درد میں تسکین ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم صوفی لعل صاحب کوہلی ایم۔ بی۔ ایچ سنگھوئی ضلع جہلم کے مطب کا مایہ ناز نسخہ ہے۔ موصوف کے والد بزرگوار کا بھی یہ نسخہ معمول رہا ہے۔ آپ اس نسخہ کو استعمال کرنے کے بعد یقیناً خوش ہوں گے۔

ھوالشافی:۔ پوست ارنڈ ڈھائی تولہ۔ بیخ پلاہ اڑھائی تولہ۔ اندر جو شیریں ۶ ماشہ ہیرا ہینگ ۱ ماشہ۔

اول ہر دو ادویہ کو ایک سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تین چھٹانک باقی رہ جائے تو اتار کر اندر جو اور ہیرا ہینگ داخل کریں اور چھان لیں۔

فوائد:۔ درد گردہ کے لیے اعجاز مسیحائی کا کام کرتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ جوشاندہ مذکور ایک خوراک ہے دو گھنٹے کے بعد اگر ضرورت ہو تو دوبارہ بھی پلا سکتے ہیں۔ (جیبی فارموکوپیا)

سوزاک کی شفا بخش سردائی:

ھوالشافی:۔ ارنڈ کے تین چار سبز پتے لیں اور انہیں آدھ پاؤ پانی میں شامل کر کے رگڑیں اور چھان کر سردائی تیار کر لیں۔ ازاں بعد اس میں دو ماشہ قلمی شورہ ملا کر مریض کو پلائیں اور ہر دو وقت صبح و شام یہی سردائی اسی طریقے سے تیار کر کے استعمال کرایا کریں ان شاء اللہ تعالیٰ چند روز کے استعمال سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

سُرمہ سوزاک:

جس کے آنکھ میں لگانے سے مرض سوزاک قطعی طور سے دور ہو جاتا ہے۔

ھوالشافی :- روغن بیدانجیر دیسی آدھ پاؤ- کافور- پوکھرمول- ہرایک ۲ تولہ- شاخ گاؤمیش ۴ تولہ۔

دواؤں کو پیس کر فتیلہ بناکر تیل میں ڈال دیں اور چراغ روشن کرکے اس کا کاجل حاصل کریں- ذراسا کاجل مسکہ میں حل کرکے سلائی سے آنکھوں میں لگایا کریں- سوزاک میں مستعمل ہے۔

بواسیر:

ھوالشافی :- روغن ارنڈ دیسی جو اپنے ہاتھ سے نکالا گیا ہو- بقدر ۸ تولہ کافور دیسی ۲ تولہ نوشادر ۳ ماشہ سہاگہ ۶ ماشہ ان چہار اشیاء کو ایک بوتہ مسی میں ڈال کر مسی سر پوش سے منہ بند کرکے کھڑیا مٹی سے مضبوط کرکے بوقت شام دو سیر جنگلی اُپلوں کی آنچ دیں- صبح نکال کر دیکھیں بوتہ مذکور میں قدرے لزوجت دار چیز ملے گی- اس کو بحفاظت تمام شیشی میں رکھیں بوقت ضرورت اس میں سے بقدر ایک یا دو رتی مطابق مسہ کے گرم کرکے مسہ کے اوپر لگائیں- مسّے گر جائیں گے- ایک ہفتہ کے استعمال سے ان شاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

ترش و بادی اشیاء نیز مرچ وغیرہ سے پرہیز۔

نانِ مرغن بے نمک اختیار کریں۔ (رموز الاطباء جلد دوم)

بھگندر اور ناسور کا خوراکی علاج:

بھگندر اور ناسور کو نیست و نابود کرنے کے لیے یہ خوراکی نسخہ نہایت مفید اور منافع پذیر ہے- چنانچہ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

ھوالشافی :- مغز ارنڈ ۲ تولہ- سم الفار سفید ۶ ماشہ۔

ترکیب تیاری :- سم الفار کو مغز ارنڈ کے نغدہ میں رکھ کر ایک لوہے کی کڑچھی میں داخل کرکے تیز و تند آنچ پر رکھیں جب دیکھیں کہ نغدہ کو آگ لگ گئی ہے تو کڑچھی کو آگ سے اتار لیں اور نغدہ کو جلنے دیں جب نغدہ کسی قدر جل جائے تو آگ کے شعلہ کو بجھا دیں اور سرد ہونے پر سم الفار کو نغدہ سے نکال لیں اور سنبھال رکھیں بس بھگندر اور ناسور کی خوراکی دوا تیار ہے۔

ترکیب استعمال :- دوا ہٰذا بقدر ایک تل کے برابر ۵ دانہ انگور میں رکھ کر مریض

بھگندر و ناسور کو کھلائیں اور اوپر سے ۵ تولہ روغن زرد آگ پر رکھ کر سرخ کر کے پلائیں ازاں بعد غذا دیں۔ چنانچہ اس طرح چند روز کے متواتر اور مسلسل استعمال سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا بتائیں اور فائدہ حاصل کریں۔ بفضلہٖ تعالےٰ بھگندر اور ناسور کے لیے نہایت مفید اور مؤثر دوا ہے۔

ورم خصیہ کو زائل کرنے والا چٹکلہ :

ھوالشافی :۔ حسب ضرورت مغز ارنڈ لیں اور انہیں پانی میں پیس کر بدستور معروف ضماد تیار کر لیں۔ ازاں بعد اسے قدرے نیم گرم کر کے جائے ماؤف پر لیپ کر دیں اور روزانہ یہی ضماد تیار کیا کریں اور لیپ کر دیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ متواتر اور متعدد روز کے لگاتے رہنے سے ورم خصیہ کا عارضہ دور ہو جائے گا۔

حَبّ طلائی مقوی باہ :

ھوالشافی :۔ آب برگ ارنڈ ایک پاؤ۔ آب برگ کریلا ایک پاؤ۔ سم الفار سفید ایک تولہ شنگرف رومی ایک تولہ۔ سم الفار اور شنگرف کو آب برگ ارنڈ میں کھرل کرنا شروع کریں یہاں تک کہ تمام آب بخوبی جذب ہو جائے ازاں بعد اسی طرح آب برگ کریلہ میں سحق کریں جب قوام گولیاں بندھنے کے لائق ہو جائے تو اس میں کشتہ چاندی ۲ ماشہ گوندکیکر ۳ ماشہ حل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنا لیں اور سونے کے ورقوں میں ملفوف کر کے سنبھال رکھیں پس حبوب طلائی مقوی باہ تیار ہیں۔

ترکیب استعمال :۔ مریض کو ایک گولی رات کو سوتے وقت ہمراہ آدھ سیر یا جس قدر بھی مریض پی سکے۔ شیر گاؤ کے ہمراہ کھلایا کریں اور اس ترکیب سے چالیس روز تک استعمال کرائیں مگر ایک ہفتہ استعمال کروا کر دو تین روز کا وقفہ بھی ضرور دیا کریں۔

نوٹ :۔ ان گولیوں کا استعمال موسم سرما میں کرائیں۔ گرمی کے دنوں میں بجائے فائدہ کے نقصان رساں ثابت ہوں گی۔

فوائد :۔ حبوب ہذا قوت باہ کے بیدار کرنے میں نہایت مفید اور مؤثر واقع ہوئی ہیں چنانچہ ان کے استعمال سے نامرد جوان اور جوان بلوان ہو جاتے ہیں۔

طلائے خاص:

ازجناب حاذق الملک حکیم عبدالمجید صاحب مرحوم غفرلہ

ھوالشافی :- تخم ارنڈ۔ بیربہوٹی۔ دار چکنا۔ شنگرف۔ سم الفار سفید۔ سم الفار زرد۔ جمال گوٹہ ہر ایک دوا چھ چھ ماشہ۔ گائے کا مکھن ایک چھٹانک ہر ایک دوا کو علیحدہ علیحدہ پیس کر مسکہ گاؤ میں ملالیں۔ بس طلائے خاص تیار ہے۔

ترکیب استعمال :- طلائے ہذا ایک رتی حشفہ وسیون چھوڑ کر مالش کریں اور اوپر برگ ارنڈ باندھیں۔

فوائد :- استرخاء قضیب کے لیے عجیب الاثر دوا ہے۔ اور مجربات خصوصی سے ہے۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

قوت باہ:

ھوالشافی :- بیدانجیر کے پھولوں کا رس بقدر ایک تولہ پینا قوت باہ کے واسطے مفید ہے۔ (علاج بالمفردات)

طلائے عضو مخصوص:

مندرجہ بالا طلاؤں کی طرح یہ طلاء بھی عضو مخصوص کی خرابیوں اور کمزوری کو رفع کرنے کے واسطے نہایت مفید اور سود مند ہے۔ تجربہ کر کے آزما سکتے ہیں۔

ھوالشافی :- مغز تخم ارنڈ۔ مغز کچلہ۔ مغز جمال گوٹہ ہر ایک ۶۔۶ ماشہ ہر سہ ادویہ کو عرق گلاب ودآتشہ میں متواتر چھ گھنٹہ تک کھرل کریں اس کے بعد کسی شیشی میں ڈال کر محفوظ رکھیں بس طلائے عضو مخصوص تیار ہے۔ ضرورت کے وقت یا روزانہ نصف ماشہ کے قریب عضو مخصوص پر ملا کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

سفوف جریان:

جریان کو دور کرنے کی صلاحیت بھی ارنڈ میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے استعمال

سے بفضلہ تعالیٰ جریان کا عارضہ بہت جلد موقوف ہو جاتا ہے بنا کر تجربہ کر سکتے ہیں۔

ھوالشافی :۔ برگ ارنڈ حسب ضرورت لیں اور انہیں کوٹ پیس کر بدستور معروف سفوف تیار کر لیں اور کسی ڈبہ میں ڈال کر سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال :۔ روزانہ صبح و شام مریض جریان کو سفوف ہذا چار ماشہ کی مقدار میں دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جریان کے لیے سفوف ہذا خاطر خواہ مفید ثابت ہوگا۔

ممسک :

ھوالشافی :۔ مغز تخم ارنڈ پیس کر لبطور ضماد لگایا کریں۔ مقوی باہ اور ممسک ہے۔

ضماد حیض کشا :

ھوالشافی :۔ تخم بیدانجیر بقدر ۶ ماشہ لیں اور انہیں پیس کر بدستور معروف ضماد تیار کر لیں اور مریضہ کی ناف اور اس کے حوالی میں لیپ کر دیں۔

فوائد :۔ اس ضماد کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ حیض کا مقررہ مقدار سے کم آ کر رک جانا یا تھوڑا تھوڑا اور درد کے ساتھ آنا یا شدت درد سے آنا وغیرہ شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور حیض اپنی معینہ مقدار اور معینہ ایام میں نہایت آسانی اور آرام کے ساتھ آنے لگتا ہے۔

دیگر :

ھوالشافی :۔ تخم بیدانجیر ایک عدد روزانہ کھلایا کریں۔ اور سات دن تک کھلائیں ان شاء اللہ احتباس طمث اور اس سے پیدا شدہ جملہ قسم کی شکایات خود بخود زائل ہو جاتی ہیں۔ بنائیں آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ (طب عثمانی)

جوشاندہ :

جید الاثر برائے درد رحم

درد رحم کی مریضہ کو تسکین اور تسلی بخشنے کے لیے بفضلہ تعالیٰ یہ جوشاندہ قابل تعریف و توصیف

ہے۔ بنائیں آزمائیں اور فائدہ اُٹھائیں ان شاء اللہ تعالیٰ امید سے بڑھ کر ہی پائیں گے۔

ھو الشافی :۔ ارنڈ کی جڑ کی چھال ۶ ماشہ۔ سونٹھ ۳ ماشہ۔ دھنیا ۶ ماشہ ہر سہ ادویہ کو ۱۰ تولہ پانی میں شامل کریں آگ پہ رکھیں اور نیچے نرم نرم اور ہلکی آنچ جلائیں۔ یہاں تک کہ بخوبی جوش آجائے۔ ازاں بعد دو تولہ مصری ملائیں اور مریض کو پلائیں۔ ان شاء اللہ دو تین مرتبہ کے پلانے سے تسلی بخش فائدہ ہوگا۔ اور مریضہ تندرست ہو جائے گی۔

نوٹ :۔ درد رحم کے علاوہ صلابت رحم کے لیے بھی یہی جوشاندہ اکسیری اور اعجازی فوائد کا سرمایہ دار ہے۔

عورت کو دائمی طور پر بانجھ بنانا :

علم الطب کی کئی ایک کتب میں یہ بھی لکھا ہوا ملتا ہے کہ اگر عورت حیض سے فارغ اور پاک ہو کر روزانہ ایک عدد مغز ارنڈ کھا لیا کرے اور اس طرح سات دن تک کرے۔ تو عمر بھر کے لیے بانجھ ہو جائے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مغز ارنڈ کا بیرونی پردہ پھٹنے نہ پائے)

مانع حمل :

مندرجہ بالا نظریہ کی تصدیق و توثیق کرتا ہوا اسی رنگ میں مگر قدرے اختلاف پذیر ترکیب سے یہ دعویٰ بھی اکثر کتب کے صفحات پہ مرقسم و منقش ہے کہ اگر عورت ہر ماہ ایک عدد تخم ارنڈ سالم نگل لیا کرے تو اس دوران میں حاملہ نہ ہوگی۔ اگر بالفرض حمل قائم کرنا مقصود ہو تو تخم ارنڈ کھانا موقوف کر دے۔ اس سے ایک سال بعد اس عورت میں حاملہ ہونے کی صلاحیت و قابلیت پیدا ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔

ضماد دافع داد :

ھو الشافی :۔ برگ ارنڈ سبز حسب ضرورت لیں اور انہیں پانی کے ذریعے پیس کر ضماد تیار کر لیں اور مقام ماؤف پر اس کا لیپ کر دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چند مرتبہ کے لیپ کرنے سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور داد کا نام و نشان نہ رہے گا۔

علاوہ بریں یہ ضماد جس قدر داد کے لیے مفید اور مؤثر دوا ہے۔ بعینہٖ چنبل کے لیے

بھی قابل تعریف چیز ہے بنا کر تجربہ کر سکتے ہیں۔
نوٹ:۔ ضماد ہذا دن میں دو مرتبہ لگایا کریں۔

نارُوا :

ھو الشافی :۔ پوست بیخ ارنڈ کا رس بقدر ۴ تولہ اس میں دو تولہ گھی گرم کر کے ملائیں اس کے استعمال سے نارو ا شانت ہو جاتا ہے۔ (مخزن آیورویدہ۲)

محلل اورام چٹکلہ :

یہ چٹکلہ بفضلہٖ تعالیٰ ہر قسم کے اورام کو تحلیل کرنے کے لیے نہایت مفید ہے۔
ھو الشافی :۔ برگ ارنڈ آدھ چھٹانک۔ برگ بانسہ ۵ تولہ ہر دو کو پانی میں شامل کر کے آگ پر رکھیں اور ایک جوش دلائیں ازاں بعد اتار کر اور قدرے سرد ہونے پر ورم پر پانی کو چھاریں اور پتوں کو ورم پر رکھ کر باندھ دیں اور دن میں دو تین مرتبہ یہ عمل کیا کریں۔ ان شاء اللہ چند روز کے استعمال سے ہر قسم کا سخت سے سخت ورم بھی تحلیل ہو گا۔

موٹاپا :

جس طرح دُبلاپن اور کمزوری ایک مرض ہے۔ اسی طرح موٹاپا بھی ایک بیماری ہے مندرجہ ذیل چٹکلہ بفضلہٖ تعالیٰ اس کے لیے مفید اور سودمند ہے اور اس کے متعدد روز کے استعمال سے مریض کا بدن اپنی طبعی اور قدرتی حالت پر لوٹ آتا ہے۔
ھو الشافی :۔ برگ ارنڈ خشک ۲ ماشہ۔ لاکھ ایک ماشہ ہر دو ادویہ کو باریک پیس کر ملائیں اور پانی کے ہمراہ مریض کو استعمال کرائیں۔

ٹکیہ دافع آتشک :

آتشک جیسے ہٹیلے اور گھناؤنے مرض کے لیے بفضلہٖ تعالیٰ یہ ٹکیہ نہایت مفید ہے چنانچہ اس کے استعمال سے آتشک کا مرض دور ہو جاتا ہے۔ اکثر اطباء کا معمول مطب ہے۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

ھوالشافی :۔ پوست ارنڈ کہنہ ا تولہ۔ پوست مدار کہنہ ا تولہ۔ شنگرف ۲ تولہ ہر سہ ادویہ کو ملا کر بخوبی سحق کرنا شروع کریں اور زور دار ہاتھوں سے کھرل کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ تقریباً ۵ پہر ہو جائیں ازاں بعد اس دوا کی کل ۹ عدد ٹکیاں بنالیں اور اسے سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال :۔ ضرورت کے وقت مریض آتشک کو ایک ٹکیہ درخت بیری کے کوئلہ سے نئی چلم اور حقہ پر کشید کرائیں اور کش کے دھواں کو اس کے جسم پر پھونکائیں اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ آٹھ دس دن میں کلی طور پر صحت ہو جائے گی۔ اور مریض بفضل خدا شفایاب ہو جائے گا۔

نوٹ :۔ اس سے مریض کا منہ خوب آئے گا گھبرائیں نہیں اس کے لیے ذیل کا نسخہ تیر بہدف ہے۔

غرغرا :

ھوالشافی :۔ پوست بیخ جھڑ بیری حسب حاجت لے کر پانی میں جوشائیں اور سرد کر کے مریض کو غرغرے کرائیں چند بار کے استعمال سے ان شاء اللہ بالکل آرام ہو جائے گا۔

پرہیز۔ دوران علاج میں جملہ سرد اور گرم اشیائ سے پرہیز کریں۔ اور بطور غذا دودھ اور بھات وغیرہ دیں۔

معجون وجع المفاصل :

یہ معجون بھی بفضلہ تعالیٰ جوڑوں کے درد کو تسکین اور تسلی بخشنے کے لیے اپنی نظیر آپ ہے چنانچہ اس کی چند روزہ مداومت سے مرض مذکور نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں معجون ہذا کی ترکیب اور اجزا یہ ہیں۔

ھوالشافی :۔ مغز تخم ارنڈ ایک پاؤ۔ چینی ۲۰ تولہ۔ شیر گاؤ ایک سیر۔ پہلے شیر گاؤ کسی برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور نیچے نرم نرم آگ جلائیں اور پکائیں یہاں تک کہ دودھ کا کھویا سا تیار ہو جائے تب اس میں مغز ارنڈ جو پہلے سے باریک کر لیے گئے ہوں اور قند ملالیں اور بطریق معروف معجون تیار کر لیں اور کسی چینی وغیرہ کے برتن میں ڈال کر سنبھال کر رکھیں۔

اور ضرورت کے وقت معجون ہذا ایک سے ڈیڑھ تولہ تک مریض وجع المفاصل کو کھلائیں۔
فوائد :۔ ہر قسم کے درد مفاصل کے لیے بفضلہٖ تعالیٰ معجون ہذا نہایت سود مند ہے۔
نیز اس معجون کی مداومت سے بلغمیہ اور ریاحیہ امراض بھی علاج پذیر ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں قبض دائمی اور معدہ و آنتوں کے دیگر امراض میں بھی تسلی بخش فوائد کی سرمایہ دار دوا ہے۔

رینگھن کا خوراکی علاج :

دوا کی دوا اور غذا کی غذا

اس کے کئی روز کے استعمال سے بفضلہٖ تعالیٰ درد مذکور رفع ہو جاتا ہے۔ تیار کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

اجزاء و ترکیب :۔ مغز تخم ارنڈ بقدر تین چار تولہ لیں اور پیس کر گائے کے آدھ سیر دودھ میں شامل کر کے بطور کھیر پکا لیں اور مریض کو کھلائیں رینگھن کا درد یا (باؤ کا درد) دور ہو جائے گا۔ (مخزن آیورویدنمبر ۲)

ضماد حیض کشا :

اس ضماد کو صرف ناف پر لیپ کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔

اجزاء و ترکیب :۔ مغز تخم ارنڈ ایک پاؤ۔ زیرہ سیاہ ۲ تولہ۔ سونٹھ ۲ تولہ۔ ہر سہ ادویہ کو پانی کے اضافہ سے پیس کر ضماد تیار کر لیں اور قدرے گرم کر کے مریضہ کے زیر ناف لیپ کر دیں۔ بفضلہٖ دو روز میں حیض جاری ہو جائے گا۔ (کنز المرکبات)

سفوف دافع درد کمر :

درد کمر کو رفع کرنے کے واسطے بفضلہٖ تعالیٰ یہ سفوف نہایت مفید اور سود مند ہے اور محض چند روز کے استعمال کرانے ہی سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔

ھوالشافی :۔ برگ ارنڈ سبز حسب ضرورت لیں۔ اور انہیں سایہ میں خشک کر کے حسب دستور سفوف تیار کر لیں۔ اور سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال :۔ یہ سفوف ہذا چار ماشہ کی مقدار میں ہر دو وقت صبح و شام گرم

دودھ کے ساتھ مریض کو کھلایا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چند روز کے کھلانے سے دردکمر دور ہو جائے گا۔

روغن بیدانجیر تیار کرنے کی سہل ترکیب:

حسب ضرورت مغز ارنڈ لیں اور تمام کے پوست علیحدہ کر دیں بعدازاں اُن کو ایک مضبوط ٹاٹ کے تھیلے میں بھر کر کسی زوردار اور وزنی چیز سے بخوبی دبائیں روغن نکل آئے گا۔ یہ روغن گاڑھا اور غیر مصفیٰ ہوگا۔ چنانچہ اس کو صاف کرکے بوتلوں میں بھر رکھیں اور ضرورت کے وقت کام میں لائیں۔

دیسی کسٹرائیل کی عمدہ اور اعلیٰ ترکیب:

جو کہ انگریزی کسٹرائیل کے مقابلہ میں بہت سستا اور نہایت عمدہ ہوتا ہے۔

ترکیب:۔ روغن ارنڈ جو دبا کر بلا حرارت حاصل کیا گیا ہو ایک پاؤ لیں اور اسے میٹھے دہی کے پانی میں شامل کرکے آگ پر رکھیں اور نیچے دھیمی دھیمی آگ جلائیں اور پکائیں یہاں تک کہ دہی کا تمام پانی بذریعہ بخارات اڑ جائے اور محض تیل باقی رہ جائے اس تیل کی رنگت بالکل گھی جیسی ہوگی اور اس کی بدبو بھی ایک حد تک رفع شدہ ہوگی اور باقی ماندہ رہی سہی بدبو کو زائل کرنے کے لیے اس میں دو عدد پان کے پتے ڈال دیں اس سے جہاں بدبو دور ہو گی۔ وہاں روغن اور بھی مصفیٰ ہو جائے گا۔ اور اگر مزید عمدہ اور اعلیٰ بنانا مقصود ہو تو اس میں عرق پان حسب ضرورت ملائیں ازاں بعد روغن ہذا کو سفید رنگ کی بوتلوں میں بھر کر سورج کی روشنی میں رکھ دیں رنگ بالکل صاف ہو جائے تو سنبھال رکھیں بس ولائتی کسٹرائیل سے بدرجہا بہتر اور سستا دیسی کسٹرائیل تیار ہے۔

نوٹ:۔ روغن ہذا کو بچے بھی بہ آسانی پی سکتے ہیں۔

کیسٹرائیل سفوف کی شکل میں:

اجزاء وترکیب:۔ کیسٹرائیل۔ میگنیشیم کاربونیٹ۔ پانی۔ ہر سہ مساوی الوزن ضرورت کے مطابق لیں۔ پہلے کیسٹرائیل کو میگنیشیم کاربونیٹ میں ملائیں پھر اسے پانی کے ذریعہ گوندھیں

اور جب تمام پانی جذب ہو جائے اس وقت لیدی کو پھیلا کر خشک کریں۔ خشک ہونے پر مرکب کو باریک پیس کر سنبھال رکھیں بس سفوف کسٹرائیل تیار ہے۔ ضرورت کے وقت کام لیں اسے ایک وقت میں دو ڈرام دینا کافی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ سفوف ہذا کسٹرائیل کا صحیح قائم مقام ثابت ہوگا۔

کسٹرائیل کو خوشبودار اور خوش ذائقہ بنانے کے چند انگریزی طریقے

چکٹ دور کرنا:

چکٹے ہوئے ارنڈی کے تیل کے سو حصے لے کر ۹۵ ڈگری فارن ہیٹ تک گرم کریں الکحل (۹٦ فی صدی) ایک حصہ۔ تیزاب گندھک ایک حصہ کو باہم ملائیں ازاں بعد ہر دو روغنیات اور تیزابی مرکب کو کسی بلوری برتن میں ملا کر رکھیں۔ شیشے کی سلاخ سے ہلایا کریں۔ ۲۴ گھنٹوں کے بعد صاف تیل کو نتھار کر ابلتے ہوئے پانی میں آدھ گھنٹے تک جوشائیں پھر کسی بوتل میں ڈال کر ۲ گھنٹے کے لیے رکھ دیں بعد ازاں اوپر سے تیل نتھار کر کام میں لائیں بفضلہ چکٹ دور ہو کر تیل کا رنگ صاف ہو جائے گا۔

خوش ذائقہ بنانا

اجزاء و ترکیب:۔ انیس آئل چار منم۔ سیکرین اگرین۔ الکحل (۹۰) ایک ڈرام سب کو باہم ملا کر حل کر کے چار اونس کسٹرائیل مصفیٰ میں جس کے تیار کرنے کے مختلف طریقے ہم ابھی بیان کر آئے ہیں ملا لیں اگر رنگین بنانا مقصود ہو تو اس میں چند قطرے ٹنکچر الکونیٹ کے بھی شامل کر لیں۔

ٹنکچر الکونیٹ تیار کرنے کی ترکیب:

رتن جوت ا حصہ (الکحل ۹۰) ۵ حصہ میں بھگو دیں بس ٹنکچر الکونیٹ تیار ہے۔ کام میں لائیں۔

خوشبودار روغن بیدانجیر تیار کرنے کی ترکیب:

اجزاء و ترکیب:- کسٹرائیل سولہ اونس۔ کولون سپرٹ تین فلوئڈ اونس۔ ونٹر گرین آئیل ۴۰ منم۔ ساسافراس آئیل ۲۰ منم۔ انیس آئیل ۱۵ منم۔ سیکرین ۵ گرین آب گرم حسب ضرورت۔

پہلے کسٹرائیل کو ایک گیلن کی بوتل میں ڈالیں پھر ۶۔ اونس گرم پانی ملاکر پاؤ گھنٹہ پندرہ منٹ تک خوب زور دار ہاتھوں سے ہلائیں ازاں بعد اُسے ایک بلوری برتن میں جسے نیچے ٹونٹی لگی ہوئی ہو منتقل کر دیں بارہ گھنٹہ کے بعد نیچے سے ٹونٹی کھول کر پانی نکال دیں اور سپرٹ میں خوشبو روغن اور سیکرین حل کر کے مصفیٰ تیل ملادیں۔ کسٹرائیل کی بھبک دور ہو جائے گی۔ اور خوشبودار اور روغن بیدانجیر تیار ہو گا۔

ارنڈ کے ذریعہ سیماب کو عقد کرنا:

ترکیب:- چاندی کا ایک پترا روپے کے برابر بنوا کر ایک کوزہ گلی میں رکھیں اور اس کے نیچے اوپر شنگرف چاندی سے دو چند وزن میں پیس ڈالیں اس پر عرق لیموں اس قدر ڈالیں کہ شنگرف کے اوپر ایک ایک انگل تک چڑھ جائے تب برتن پر ڈھکنا رکھ کر بغیر گل حکمت کے اڑھائی سیر اُپلوں کی آگ دیں سرد کر کے نکال لیں چاندی سیاہ رنگ کے مانند نکلے گی اس کھنگر شدہ چاندی کو ایک کوزہ گلی میں ڈال کر اور ۵ تولہ پارہ ڈالیں اور پارہ پر ارنڈ کا تیل اس قدر ڈالیں کہ دو تین انگل اونچا رہے برتن کو کھلے منہ نرم آگ پر دو تین گھنٹہ پکائیں پھر تیل الگ کر کے سیماب کو سخت کپڑے میں ڈال کر نچوڑیں جو باہر نکل جائے وہ خام ہو گا اس کو الگ رکھیں جو کپڑے میں رہ جائے وہ سخت ہو گا اس کا گنگا یا پیالہ یا گلاس بنالیں، ایک مرتبہ کی بنائی ہوئی چاندی مدت تک سیماب کو گرہ کرتی ہے۔ جب کمزور ہو جائے گا پھر شنگرف میں رکھ کر عرق لیموں سے تر کر کے آگ دیں پھر کام دینے لگے گا۔ جس قدر چاندی زیادہ ہو گی۔ سیماب زیادہ گرہ ہو گا۔ حتیٰ کہ پاؤ بھر تیار کردہ چاندی ایک سیر سیماب کو تین گھنٹہ میں بستہ کر لیتی ہے۔

بعض لوگ کوزہ گلی کے بجائے لوہے کے ملیے برتن میں یہ عمل کرتے ہیں۔

فوائد:- اس گنگا کو دودھ میں جوش دے کر یا اس کے گلاس میں دودھ پینے

سے دودھ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ دل کو فرحت اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ نیلا طوطیا اور سنگ راسخ والے کشتے کے خلاف یہ کشتہ مصفیٰ اور سفید ہوتا ہے۔ اس پر نیلاہٹ یا سیاہی نہیں آتی اور تاثیریں بھی اس سے وہ تمام فوائد حاصل ہوتے ہیں جو کہ کشتہ چاندی سے متصور رہیں۔
(کاشف رموز کیمیا)

شگفتہ شنگرف:

اجزاء و ترکیب :۔ شنگرف دو تولہ کی سالم ڈلی لے کر باریک ململ کے کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں پھر آب بھنگرہ سفید گل بقدر ۱ سیر ہانڈی میں ڈال کر چولہے پر رکھ کر شنگرف کو اس میں لٹکائیں اس پر سوراخ دار سرپوش دے کر پوٹلی کا ڈورا باہر نکال کر سرپوش کو آرد ماش سے بند کر دیں اور نیچے آگ جلانا شروع کریں چار پہر میں سب پانی خشک ہو جائے گا۔ دوسرے روز ۱ سیر پانی برگ بیدانجیر لے کر بدستور شنگرف پکائیں۔ تیسرے روز ۲۰ سیر آب پیاز سفید میں پکائیں۔ پھر عرق گلاب ۱ تولہ گل سورج مکھی ۱ تولہ دونوں کو خوب گھوٹ کر نغدہ بنائیں اور شنگرف کو اس میں رکھ کر ۳ مرتبہ گل حکمت کریں جب اچھی طرح خشک ہو جائے اسے بچا کر دو سیر اُپلوں کی آگ دیں سفید باوزن کشتہ ہو گا۔

ترکیب :۔ اس کشتہ کو ایک ہفتہ سے دو ہفتہ تک استعمال کرنے سے برسوں کا نامرد جوان مرد ہو جاتا ہے۔ قوت باہ کے علاج وجع المفاصل۔ درد پشت۔ رعشہ۔ جریان۔ سرعت انزال احتلام امراض بلغمیہ اور آتشک کے دفعیہ میں بے مثل ہے۔ پہلی خوراک میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ نصف چاول بھر مکھن میں رکھ کر کھائیں اور قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔

شنگرف مومیا:

ترکیب :۔ تخم ارنڈ۔ حب الملوک۔ مال کنگنی۔ بلادر۔ تخم حرمل۔ ہر ایک ایک پاؤ سوا سیر شیر مدار میں تر کریں اور سایہ میں خشک کر کے تیپال جنتر سے روغن ٹپکائیں ۲ تولہ ڈلی شنگرف کو روغن مذکورہ سے چرب کر کے دو عدد برگ مدار میں لپیٹ کر اوپر سے خفیف مٹی کا لیپ کریں خشک ہونے پر بھوبھل میں دبا دیں۔ جب مٹی سُرخ ہو جائے نکال لیں اور مکرر عمل کریں امید ہے چالیس تشویہ میں شنگرف مومیا خواص ہو جائے گا۔

کشتہ سم الفار مرکب :

ترکیب :- ۱½ ماشہ چاندی کو پگھلائیں اور عین حالت گداز میں ۱½ ماشہ قلعی ڈال کر نیچے اتار لیں پھر اس گرہ کا برادہ کر لیں اور اس برادہ کو ۱۲ ماشہ سم الفار سفید کے ساتھ کامل ۱۲ گھنٹہ تک کھرل کریں۔ کھرل کرتے وقت تھوڑا تھوڑا مقطر و مصفیٰ شیرہ ڈالتے جائیں پھر ٹکیہ بنا کر ایک مٹی کے تپلے کٹورے میں رکھ کر ایک تولہ شیرہ ارنڈ ڈال کر صرف تین سیر اپلوں پر رکھ دیں جن کا شعلہ نکل چکا ہو تاکہ ایک تولہ شیرہ خشک ہو جائے اور سم الفار نہ اڑے پھر دوسری بار ایک تولہ شیرہ مذکور ڈال کر پھر ۳ سیر اُپلوں پر رکھیں اس کے بعد دو پیالوں میں بند کریں لیکن شیرہ مذکور بھی ڈالیں اور آدھ پاؤ اپلہ صحرائی کی آگ دیں دوسری بار ایک پاؤ۔ تیسری بار ۱½ پاؤ کی آنچ دیں۔ یعنی ہر آگ پر آدھ سیر اُپلے کا اضافہ کریں اور شیرہ بھی ایک ایک تولہ بڑھاتے جائیں کل ۲۱ آگ دیں۔ آخری آگ کا وزن ۲ سیر ۲½ پاؤ ہے اور آخری بار شیرہ کا وزن بھی تین چھٹانک تک ہو تو بہتر ہے۔ بس تیار ہے۔

نوٹ :- تمام عمل میں شیرہ ارنڈ سرخ ایک سیر صرف ہوتا ہے۔

مقدار خوراک دوائیہ، اس اکسیر کی خوراک ایک سے ۴ چاول تک ہے۔ حسب برداشت اس سے زائد بھی دے سکتے ہیں۔ یہ قوت باہ اور امساک پیدا کرتی ہے۔ اس سے انتشار پہلے سے دوگنا پیدا ہوتا ہے۔

نیز امراض باردہ مثل فالج۔ (لقوہ، رعشہ، وجع المفاصل، وغیرہ میں مجربات سے ہے چہرے کا رنگ سرخ بناتی ہے۔ (صبغت اکبر)

سم الفار مومیا :

ترکیب :- پیتل کے کسی گہرے برتن میں جو تنگ بھی ہو ایک تولہ رال سفید باریک کر کے بچھائیں اس پر ایک تولہ سم الفار کی ڈلی رکھ کر ایک تولہ رال اوپر سے ڈھانپ دیں۔ اوپر آدھ پاؤ ارنڈ کا تیل ڈال کر نیچے بیری کی لکڑی کی آگ جلائیں۔ پون گھنٹہ میں ڈلی پک کر موم کی طرح ہو جائے گی جس کی پہچان یہ ہے۔ کہ اس ایک سیخ آہنی ڈالیں تو وہ ادھر سے ادھر نکل جائے گی۔ اس وقت ڈلی باہر نکال کر بیلن سے بیل کر پاپڑ کی طرح چکلی بنا لیں۔ سوکھ کر خشک ہو جائے گا۔

مقدار خوراک :- وجع المفاصل کے واسطے بقدر ایک چاول مریض کو کھلائیں۔

اور بچے ہوئے تیل کی مالش کریں (خزینہ)

کشتہ ابرک سیاہ :

ابرک سیاہ محلوب کو ارنڈ سرخ کے رس میں کھرل کرکے برتن گل میں بند کریں اور گج پٹ کی آگ دیں۔ دوسری بار بھی ایسا ہی کریں۔

اگر اس کی چمک جاتی رہے تو بہتر ورنہ ایک آنچ اور دے دیں۔ بہ رنگ سرخ کشتہ ہوگا۔

خوراک وفوائد: یہ کشتہ اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ اور اکسیر ہے۔ طریق استعمال یہ ہے۔ کہ ابرک مذکور چار تولہ۔ سیماب مصفیٰ۔ گندھک آملہ سار۔ کافور بھیم سینی۔ جائفل۔ جلوتری۔ بدہارے کے بیج۔ بداری کند۔ ستاور۔ گنگیرن۔ گوکھرو۔ سمندر سوکھ ہر ایک ایک تولہ سب ادویہ کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے آپس میں ملائیں اور پان کے رس میں کھرل کرکے تین تین رتی کی گولیاں بنائیں۔

بقول اہل وید ک یہ لکشمی ولاس رس ہے۔ جذام۔ ذیابیطس۔ جریان۔ بواسیر۔ ناسور اتیسار۔ کھانسی۔ دمہ۔ سوء القینہ۔ وجع المفاصل۔ تپ سنپات۔ اپرسوت کو مفید شے ہے۔

نیم کے پتے
جدوار (زربنی)
پھل (ڈوڈے)
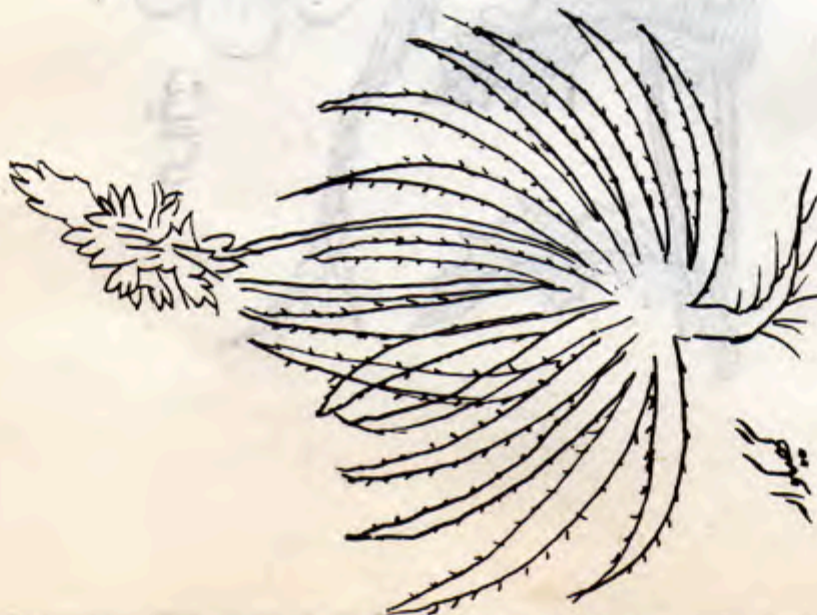
کیلا

کشنیز
خاکسی
جمالگوٹہ
برہمی کے پتے کی شکل

جل نیم
برہمڈنڈی
ککروندہ

پتّہ
جڑ
شاخ
پھول
ستیاناسی

ہندوپاک
کی
جڑی بوٹیاں
اور ان کے
عجیب و غریب
فوائد
استاد الحکماء حکیم محمد عبداللہ
پنڈت کرشن کنور دت شرما
اعجاز پبلشنگ ہاؤس
کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی

ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں

اور ان کے

عجیب و غریب فوائد

مکمّل پانچ حصّے

مع رنگین تصاویر

جلد ۳

حکیم محمد عبداللہ

پنڈت کرشن کنور دت شرما

اعجاز پبلشنگ ہائوس

۲۸۶۱۔ کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی ۔ ۲

فون : ۳۲۵۳۲۶۸

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱۔	ایک عجیب بیماری اور ایک بوٹی کی معجزہ کاری	حکیم نتھولال سونی	۵
۲۔	ایک بوٹی کے رس کی ایک بوند کا کرشمہ	وید بشمبر داس	۶
۳۔	چار بوٹیاں۔ چار تجربات۔	حکیم خدا یار قریشی	۷
۴۔	جڑی بوٹی کے مجربات۔	حکیم محمد رحمت علی ہمایوں	۹
۵۔	بعض بوٹیوں کے مخصوص فوائد	حکیم محمد اسماعیل امرتسری	۱۲
۶۔	میرے چند ایک خاص مجربات۔	ڈاکٹر گوردیال سنگھ	۱۷
۷۔	نامردوں کو مرد بنا دینے والی بازاری جڑی بوٹی۔	ڈاکٹر امداد علی ہاشمی	۱۹
۸۔	چند ایک بوٹیوں کے متعلق میرے تجربات۔	حکیم محمد اسماعیل امرتسری	۲۳
۹۔	ستیاناسی اور اس کے اکسیری فوائد۔	"	۳۷
۱۰۔	کوکنار۔	حکیم عبدالمجید عتیقی	۴۴
۱۱۔	آکاش بیل۔	استاذ الحکماء حکیم محمد عبداللہ	۵۴
۱۲۔	آک۔	حکیم غلام محمد ناظم	۷۰
۱۳۔	سیب۔	پنڈت کرشن کنور دت شرما	۹۱
۱۴۔	انیسوں	حکیم عبدالمجید عتیقی	۹۴
۱۵۔	اشنق۔	طبیبہ نجم النساء بیگم	۱۰۱
۱۶۔	ماکھنہ بوٹی۔	ڈاکٹر جسونت سنگھ حیتا	۱۰۵
۱۷۔	زقوم۔	حکیم محمد اسماعیل امرتسری	۱۰۸
۱۸۔	بوٹیوں کی عجیب وغریب تاثیریں۔	وید رام رچھپال	۱۱۱
۱۹۔	سونف کے دو نسخے۔		۱۱۴

پیچیدہ پیچیدہ نسخہ جات

- ایک عجیب بیماری اور عام بوٹی کی معجزہ کاری۔ ایک پیٹو دہقان نے ایک بارات میں شرط لگا کر چھ سیر شکر کھالی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ کھانستا تو منہ کے راستہ شکر کی گولیاں نکلتیں۔ پاد دیتا تو پاخانہ کے راستہ گولیاں خارج ہوتیں۔ کوئی علاج کارگر نہ ہوا تو ایک بوٹی کی جڑ نے ایک ہی دن میں شفا دے دی۔ ۵
- ایک مشہور بوٹی کے رس کی ایک بوند کا کرشمہ: مرگی کے دورہ کے وقت ایک بوند آنکھ میں ڈالیے۔ مرگی ہمیشہ کے لیے دور ہو جائے گی۔ ۶
- ہر جگہ ملنے والی درخت کی چھال۔ پرانی نکسیر کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے والی اکسیر ۸
- ایک بوٹی کو پیس کر استعمال کیجئے۔ درد فم معدہ غائب۔ کھویا شیر شتر والے نسخہ سے بھی زیادہ کامیاب۔ ۸
- ایک عام ملنے والی بوٹی۔ لکنت کو دور کرنے کے لیے اکسیری صفات کی حامل ۴۱
- ایک درختوں پر رہنے والی بیل۔ جو بالوں کو گرنے سے روکتی ہے۔ ۶۲
- شیر مدار سے تیار ہونے والا طلاء۔ جس کے استعمال سے سالہا سال کے گئے گزرے نامرد چند دنوں میں صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ۸۵
- وہ بوٹی جس کے کھانے سے عورت مثل باکرہ کے بن جاتی ہے۔ ۱۱۱
- وہ بوٹی جس کا خارجی استعمال عورت کے پستانوں کو سخت در اندام نہانی کو تنگ کر دیتا ہے ۱۱۲
- وہ بوٹی جس کے کھانے سے ایک ہی دن میں تمام پارہ پیشاب کے راستے نکل جاتا ہے۔ ۱۱۲
- وہ بوٹی جو غصیلے آدمی کا غصہ فرو کرنے میں بے نظیر ہے۔ ۱۱۳

ایک عجیب بیماری ــــ اور ایک بوٹی کی معجزہ کاری

از قلم جناب حکیم نتھو لال صاحب سونی شمس الحکماء ــــــــــــــ لدھیانہ

گرمیوں کا موسم تھا۔ اور میں ابھی سو رہا تھا۔ کہ موضع باقرپور تحصیل جگادھری کا ایک چمار آیا اور آتے ہی دیہاتی لب و لہجہ میں کوّے کی طرح چیخ مار کر مجھے جگا دیا۔ اور بغیر میری پرسش کے اپنا ماجرا سنانا شروع کر دیا۔ جو اس طرح پر تھا۔ کہ

"میرا لڑکا آج دس روز ہوئے۔ ایک بارات میں گیا تھا۔ وہاں پر بارات کو چاول اور شکر ملی۔ گھی نہیں دیا گیا۔ لیکن شکر منہ چھوٹ (جتنی کوئی پیٹ بھر کر کھا سکے) ملی چماروں کے ہاں رواج ہے کہ بیاہ شادیوں میں روڑی وار شکر دیتے ہیں۔ میرے لڑکے نے اپنے چند ہجولیوں کے ساتھ شرط لگا کر ۲۶ لپ (ایک ہاتھ کو کڑچھے کی طرح پھیلائیے۔ اس پر جتنی شکر چڑھ سکے۔ اسے پنجابی زبان میں ایک لپ بھر شکر کہیں گے) شکر کھالی۔ بس کچھ نہ پوچھیے۔ اسی دن سے اس کا بُرا حال ہے"۔

میں نے پوچھا بُرا حال کیسا ہے؟ چمار نے کہا بس کچھ نہ پوچھیے میں دو ڈاکٹروں اور تین حکیموں سے علاج کرا چکا ہوں۔ کسی کے ہاتھ سے فائدہ نہیں ہوا۔ آپ جلدی چلیں۔ میں آپ کو پانچ روپے بطور فیس پیش کروں گا۔ میں نے کہا کہ میرا سالا ڈبل نمونیہ میں بے ہوش پڑا ہے اس لیے تمہارے ساتھ چلنے سے معذور ہوں۔ البتہ تم لڑکے کی کچھ حالت بتاؤ۔ تو کچھ نہ کچھ علاج بتا دوں گا۔ چمار نے جواب میں کہا۔ کہ جب وہ کھانستا ہے۔ تو اس کے منہ سے وہی شکر کی روڑیاں نکل نکل کر گرتی ہیں۔ جب اسے ریاح خارج ہوتی ہے۔ اس وقت بھی وہی شکر کی روڑیاں پاخانہ کے مقام سے مشین گن کی گولیوں کی طرح نکلتی ہیں۔ یہ کیفیت سُن کر میں نے پوچھا۔ کسی نے اس کو جلاب بھی دیا ہے یا نہیں۔ چمار نے کہا جلاب دیے گئے۔ مگر کسی سے کچھ نہ ہوا۔ جب پاخانہ بیٹھ کر زور لگاتا ہے۔ تو وہی شکر کی روڑیاں گرتی ہیں۔ میں نے چمار سے پوچھا کہ ۲۶ لپوں میں کتنی شکر آجاتی ہے۔ چمار نے کہا آپ خود ہی حساب لگا لیجئے۔ ایک لپ میں کم از کم ایک پاؤ بھر تو ضرور آجاتی ہے۔ میں نے کہا اس حساب سے تو کم از کم ساڑھے چھ سیر شکر ہوئی۔ وہ حیوان ہے یا انسان جو اس قدر شکر کھا گیا۔ چمار منتیں کرنے لگا۔ کہ حکیم صاحب ان باتوں کو چھوڑیئے۔ اور کسی طرح

بن پڑے تو مریض کے لیے کچھ دیجئے۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ اور اٹھ کر ذرا باہر گیا۔ اور ایک بوٹی کی جڑیں وزنی چار تولہ نکال کر لایا۔ اور کہا یہ جو کوب کر کے دے دیں۔ کہ اس کو ۲ سیر پانی میں پکانا۔ اور جب آدھ سیر پانی باقی رہے تو مل چھان کر تھوڑا تھوڑا کر کے تھوڑی تھوڑی دیر بعد مریض کو پلاتے رہیں۔ اور کل مجھے اس کی کل کیفیت سے اطلاع دینا۔ چمار مجھے دعائیں دیتا ہوا بوٹی کی جڑیں لے کر چلا گیا۔ دوسرے دن اطلاع پہنچی۔ کہ بوٹی حسب ترکیب استعمال کرائی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام شکر شیرہ بن کر (گھل کر پتلی ہو کر) پاخانہ کے راستے خارج ہو گئی۔ اور اب وہ لڑکا راضی خوشی ہے۔

کہیئے میرا جواب بوٹی آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ہے؟ ـــــ چولائی خاردار کی جڑ ـــــ یہ پورے ایک سو روپیہ کا نسخہ ہے۔ مگر یہاں آپ کو مفت مل گیا ہے امید نہیں کہ آپ اس کی کچھ قدر کریں ـــــ مفت چیز کی قدر نہیں ہوا کرتی!

چولائی خاردار ایک مشہور و معروف بوٹی ہے۔ جو موسم برسات میں عام پیدا ہوتی ہے اور جس کی سبزی ساگ وغیرہ بنایا جاتا ہے۔ اسی کی ایک قسم کانٹے والی بھی ہوتی ہے۔ یہ قسم بھی عام ہے۔ پس اسی کو چولائی خاردار کہتے ہیں۔

ایک بوٹی کے رس کی ایک بوند کا کرشمہ

از قلم جناب وید راج بشمبر داس صاحب شرما آیورویدو شادر ـــــ ناگل

ایک عام ملنے والی بوٹی جس کی جڑ کے رس کی ایک ایک سلائی مرگی کے دورہ کے وقت آنکھوں میں ڈالنے سے تمام عمر کے لیے مرگی دور ہو جاتی ہے۔

یہ ایک عام ملنے والی بوٹی ہے جس کی آزمائش ایک سادھو مہاتما نے خود ہمارے سامنے دو دفعہ کی تھی۔ اور اس کو مرگی میں مکمل پایا تھا۔ اور ان فقیر صاحب نے یہ بھی بتلایا تھا۔ کہ یہ نسخہ کبھی بھی فیل ہونے والی چیز نہیں ہے۔ آپ بھی اس کو آزمائش کر کے دیکھ لیں" لیکن افسوس ہے کہ بعد کو مجھے پھر کوئی مرگی کا مریض ہی نہیں ملا۔ جس پر تجربہ کر کے خود دیکھتا۔ اس لیے بلو مہربانی

ناظرین میں سے جو کوئی صاحب اس کو تجربہ کریں۔ نتیجہ سے ہمیں ضرور آگاہ کریں تاکہ دیگر اصحاب بھی بلا تامل اس چیز کا تجربہ کر سکیں۔

اس لاجواب فقیری بوٹی کا نام "رُس" ہے اس کو رد سربھی کہتے ہیں۔ سنسکرت میں اس کو "سورن اکشیری" بھی کہتے ہیں۔ اس کا پھول پیلا ہوتا ہے۔ اور اس کا رس یعنی دودھ بالکل سونے جیسا پیلا ہوتا ہے۔ پس جس وقت کسی کو مرگی کا دورہ اٹھے۔ تو فوراً ہی اس بوٹی کی جڑ نکال کر اس کا رس نکال کر سلائی سے دونوں آنکھوں میں ڈالا جائے۔ بس مرگی کا دورہ فوراً ہی دور ہو جائے گا۔ اور پھر دوبارہ کبھی مرگی نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ ان دونوں باتوں کا خیال ضرور رکھا جائے کہ ایک تو اس کا رس تازہ استعمال کیا جائے۔ دوسرے ۵ منٹ کے اندر ہی اندر اس کو آنکھ میں ڈالنا چاہیئے۔ یہ دو باتیں بے حد ضروری ہیں۔

نوٹ: سورن اکشیری سنسکرت میں اسی بوٹی کا نام ہے جسے حرف عام میں ستیاناسی کہا جاتا ہے۔ مرگی نہایت ہی مشکل سے اور بطیء حکیمانہ علاج سے دور ہونے والی بیماری ہے تاہم شرما صاحب کے کہنے کے مطابق اس نسخہ کا تجربہ کر لینا بُرا نہ ہو گا۔ ——— ایڈیٹر

چار بوٹیاں ——— چار تجربات

از قلم جناب حکیم خدا یار صاحب قریشی ——— لڈن

مراسلہ عالیہ مورخہ ۲ ملا آپ کی تحریر سے متاثر ہو کر "جڑی بوٹی نمبر" کے واسطے چند تجربات ارسال ہیں۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کے مراسلہ کے الفاظ "بالکل تازہ بتازہ۔ نو بنو اجدید الذید اور ہنگامہ خیز" کے معیار پر یہ کہاں تک پورے اتریں گے۔

تجربہ ا

ہمارے علاقہ (سب تحصیل لڈن ضلع ملتان) میں ایک بوٹی ہے۔ مفروش ڈنڈی وغیرہ تقریباً لانہ کی مانند ہوتی ہے۔ اس کو کھڑو (کھٹ رو) کے نام سے عام لوگ اس طرف جانتے

ہیں۔ عام ملنے والی چیز ہے۔ صرف زیادہ سردی کے موسم میں خشک ہو جاتی ہے۔ ورنہ ہر موسم میں دستیاب ہو جایا کرتی ہے۔ اس کی جڑ سرخ رنگ کی نکلتی ہے۔ اور یہی جڑ ہی استعمال کی جاتی ہے۔ پرانی سنگرہنی کے واسطے اس کی جڑ کا سفوف نقوع عجیب ہے۔ بعض دفعہ مایوس حالتوں میں بھی حیرت انگیز فائدہ ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں غالباً یہ دیسی انجبار ہے۔ کیونکہ جڑ کا علیہ بازاری بیخ انجبار سے ملتا جلتا ہے۔ بوجہ تازہ بتازہ میسر ہو جانے کے فائدہ انجبار سے بہت جلد ہوتا ہے۔

تجربہ ۲: بوگھنی

یہ ایک عام مشہور معروف بوٹی ہے۔ اس کے فوائد اکثر کتب و رسائل میں درج اور مشہور ہیں۔ مگر جو فائدہ میں بیان کرتا ہوں۔ لذیذ اور ہنگامہ خیز ہو نہ ہو۔ تازہ بتازہ۔ نو بنو اور جدید تو ضرور ہے۔ اس بوٹی کو لے کر سایہ میں خشک کر کے پیس چھان کر شیشی میں بند کر لیا جائے۔ ایک چٹکی (نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک) روزانہ قدرے نمک خوردنی کے استعمال کرنے سے درد و فم معدہ کا دورہ بالکل دور ہو جاتا ہے۔ جہاں کھویا شیر شتر والا مشہور نسخہ ناکام ثابت ہو۔ وہاں بھی اس سے عجیب و غریب فائدہ مشاہدہ ہوا۔

تجربہ ۳: پیپل

پیپل کو تو ہر شخص جانتا ہے اور اکثر طبی فوائد اس کے بہت ہی مشہور ہو چکے ہیں۔ میرے تجربہ میں جو فائدہ خاص آیا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی چھال دو تولہ رات کو بھگو کر سویرے زلال لے کر قدرے کوئی شربت مناسب یا صرف نبات سفید ہی ملا کر پلایا جائے۔ اور اسی چھال کو بطور صندل گھس کر پیشانی اور تالو پر لیپ کرایا جائے۔ تو پرانی سے پرانی نکسیر کا عارضہ تھوڑے ہی دنوں کے استعمال کرنے سے ایسا غائب ہوتا ہے۔ کہ گویا جادو کر دیا گیا۔ اور لطف یہ کہ پھر عمر بھر عود نہیں کرتا۔

تجربہ ۴: گورکھ پان

بہت ہی عام ملنے والی بوٹی ہے آپ نے لطور چائے تو استعمال کی اور کرائی ہے لیکن یہ سادہ ترکیب بھی ملاحظہ کیجئے۔

جوان آدمی کے لیے دو یا تین تولہ سایہ میں خشک کی ہوئی۔ مٹی کے کورے برتن میں آدھ سیر پانی ملا کر بھگو دی جائے۔ اور یہ برتن کسی ہوادار جگہ پر لٹکا دیا جائے۔ دوسرے دن

زوال سرخ لے کر صرف کسی قدر کھانڈ ذائقہ تبدیل کرنے کے لیے ملا کر پلایا جائے۔ حرارت جگر، یرقان صفراء۔ گرمی مثانہ۔ حبس وغیرہ جاتے معلوم بھی نہ ہوں گے۔ بعض لوگ اسے گھوٹ کر پلاتے ہیں جو بہت ہی بد ذائقہ معلوم ہوتی ہے۔ اس نوع کا ذائقہ بُرا نہیں ہوتا۔ لیکن فائدہ بہت ہی اعلیٰ ہے۔

جڑی بوٹی کے مجرّبات

از قلم جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں ـــــ لائل پور

برائے چنبل:

کریل (کریر) کی لکڑی کا روغن بطریق تپال جنتر نکال کر مقام چنبل پر لگایا کریں۔ پانچ چار دفعہ کے لگانے سے برسوں کا چنبل رفع ہو جاتا ہے۔

برائے دھدر:

شیشم کی سُرخ لکڑی کا روغن بطریق تپال جنتر نکال کر مقام دھدر پر دو تین دفعہ کے لگانے سے رفع ہو جاتا ہے۔

اکسیر دمہ:

ابکل بیر زرد رنگ (یہ ایک زرد رنگ کی لکڑی ہے۔ جو چمڑے کے کارخانوں میں مستعمل ہے) دو ماشہ باریک پیس کر کھلائیں۔ اس کے بعد چھا چھ کی لسی دو تین بار پلائیں۔ اس سے ایک دو قے اور اسہال ہوں گے۔ بعد فراغت شوربائے گوشت پلائیں اس کی پانچ چھ خوراک سے دمہ ہمیشہ کے لیے دور ہو جاتا ہے۔ صرف ایک دن کی ایک خوراک سے ایک سال تک دمہ نہ ہوگا۔

اکسیر پیچش و اسہال:

ہلیلہ سیاہ کو گرم راکھ میں نیم بریاں کر لیں۔ پھر باریک پیس کر چار چار ماشہ تازہ پانی یا عرق سونف سے کھلایا کریں۔ اسہال و پیچش کے لیے اکسیر ہے۔

دوائے طحال:
رائی ۲ تولہ ۔ نوشادر ۱ تولہ ۔ سفوف بنائیں ۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک پانی یا بدرقہ مناسبہ سے استعمال کرائیں ۔ عظم طحال کے لیے اکسیر ہے ۔

اکسیر بواسیر:
بل کتھ اصلی حسب ضرورت لے کر پوست وغیرہ دور کرکے بالکل اصلی گودہ نکال کر آٹے میں ملفوف کرکے آگ بغیر دھواں میں پکائیں ۔ جب آٹا پک کر سُرخ ہو جائے تو بل کتھ نکال کر گرم گرم ہی کوٹ کر مثل مبدہ بنالیں ۔ ہر روز تین تین ماشہ بوقت صبح ہمراہ شیر بھیڑ تازہ استعمال کرائیں بواسیر شرطیہ رفع ہوگی ۔

درد شقیقہ وعصابہ
پوست ریٹھہ ایک ماشہ ۔ کشمیری پتّھ ایک تولہ ۔ خوب باریک کرکے بطور نسوار استعمال کریں ۔

صرع بلغمی وصفراوی
تخم دھتورہ پانی سے رگڑ کر بے ہوشی کے وقت ناک میں ڈالنا صرع بلغمی وسوداوی کے لیے مفید ہے

ایضاً:
کٹائی خورد کا شیرہ بے ہوشی کے وقت تین قطرہ ناک میں ڈالنا صرع کو بیخ و بن سے نکال دیتا ہے ۔

ایضاً:
سمندر پھل ۵ تولہ ایسے جوان گدھے کے پیشاب میں جو بالکل سیاہ ہو سات روز تک تر رکھیں بعد ازاں نکال کر سایہ میں خشک کرلیں ۔ دورہ کے وقت ایک سمندر پھل خوب باریک پیس کر مصروع کے ناک میں پھونک دیں ۔ تین چار دفعہ یہ عمل کرنے سے ایک یا دو کرم سیاہ رنگ کے بیمار کے دماغ سے نکل جائیں گے ۔ اور ہمیشہ کے لیے آرام ہو جائے گا ۔

سبات: ۸ مرچ سیاہ پیس کر ناک میں پھونکنا سبات کے لیے مفید ہے ۔

بے خوابی:
خس چار ماشہ رات کو تازہ پانی سے پھنکانا بے خوابی کو دور کرنے کے لیے عجیب وغریب دوا ہے ۔

لقوہ: کے لیے تخم دھتورہ پہلے روز ایک تخم ۔ دوسرے روز دو ۔ تیسرے روز تین اسی

طرح مریض کے تندرست ہونے تک ایک ایک بڑھاتے جائیں۔ بعدازاں ایک ایک کم کر کے چھوڑ دیں۔ اور روغن دھتورہ کی مالش کریں۔ اکسیر ہے۔

اکسیر کابوس:

پانچ سات قے اور جلاب کرانے کے بعد مریض کو صبح ساڑھے تین ماشہ مصطگی پانی سے کھلانا کابوس کا قلع قمع کر دیتا ہے۔

جل جانے کا علاج:

جلے ہوئے حصہ پر فوراً ہی مغز کنو ارگندل مل دیا کریں۔ جلن اسی دم بند ہو جائے گا۔ اور پکنے کا خدشہ نہ رہے گا۔

ناسور:

کاٹھی بیری کا پتہ ناسور پر باندھنا اکسیر ہے۔

یرقان:

بیخ بسکھپرا کو چھوٹا چھوٹا کاٹ کر ایک ڈورے میں باندھ کر گلے میں ڈالوا دیں۔ یرقان دور ہو جائے گا۔

ایضاً:

پوست ریٹھہ کو باریک کر کے رات کو قدرے پانی میں بھگو کر صبح اس پانی کی نسوار لینے سے آنکھوں کی زردی بہت جلد دور ہو جاتی ہے۔

استسقاء:

برگ مرچ سرخ ۳۰ عدد۔ نوشادر ڈیڑھ ماشہ۔ ہر دو کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ چھان کر مریض کو پلائیں۔ دو ہفتہ میں صحت ہو گی۔

اٹھرا:

باد ضو سرد کے آدھ پاؤ پتے لا کر ۲۰ عدد مرچ سیاہ کے ساتھ خوب باریک کریں پھر قدرے پانی ملا کر چار چار رتی کی گولیاں بنالیں۔ حمل کے تیسرے مہینے سے ہر روز ایک ایک گولی ۴۰ یوم تک صبح و شام کھائیں۔

بعض بوٹیوں کے مخصوص فوائد

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ــــــــ کشمیری گیٹ لاہور

تخم جامن:

تخم جامن حسب ضرورت لے کر باریک کرکے ہموزن شکر تری ملا کر محفوظ رکھیں ذیابیطس کو اکسیری فائدہ دینے والی دوا تیار ہے۔ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ پنبہ دانہ کے جوشاندہ کے دیں۔ اور روٹی آردِ نخود کی کھایا کریں۔ ہفتہ عشرہ میں مکمل فائدہ ہو جائے گا۔

تخم سَروالی:

اسی نام سے بازار میں بکتی ہے۔ حسب ضرورت لے کر سفوف بنا کر ہموزن شکر تری ملا لیں اعلیٰ قسم کی مغلظ منی دوا تیار ہے۔ علی الصباح ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ تازہ دیں۔ دہی کی مانند جم جائے گی۔ بڑے بڑے نسخوں کے مقابلہ میں اسے ترجیح دیجئے۔ تجربہ شرط ہے۔

مازو:

مازو کلاں حسب ضرورت لے کر دس گنا غلہ ماش میں شامل کرکے پانی میں اس قدر جوش دیں کہ مازو نرم ہو جائیں۔ جب مازو نرم ہو جائیں۔ تو نکال کر سایہ میں خشک کرکے باریک کرکے رکھ لیں عورتوں کے لیے رفیق نسواں کا کام دینے والی دوائی تیار ہے۔ عورتوں کی سیلان الرحم کی قبیح مرض کا قلع قمع کرکے بوڑھی کو بھی باکرہ بنا دے گی۔ کہ کسی اور دوا سے ممکن نہیں۔ ایک یا دو رتی ہمراہ شیر گاؤ دیں۔

طباشیر:

طباشیر نقرہ حسب ضرورت لے کر باریک کرکے رکھیں۔ حاملہ کی مونس دوائی تیار ہے۔ ہر روز تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں اس کے استعمال کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا وہ گورے رنگ کا

اور طاقتور ہوگا۔ کالے کلوٹے گھروں میں استعمال کر کے دیکھ لیں۔ حاملہ بھی کئی قسم کی کمزوریوں سے محفوظ رہے گی۔

خوب کلاں:

خوب کلاں مدبر کر لیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پانچ تولہ خوب کلاں کو ایک پاؤ شیر بکری میں جوش دے کر دودھ پھینک دیں۔ اور خوب کلاں کو سایہ میں خشک کر کے پھر شیر بکری میں جوش دیں۔ اور خشک کریں۔ تین بار کے عمل کے بعد خشک کر کے باریک کر کے رکھ لیں۔ بچوں کے لیے آب حیات کا کام دینے والی دوائی تیار ہے۔ دو سے چار ماشہ تک دن میں تین بار شیر مادر سے دیں۔ جن بچوں کو سوکھے کا مرض ہو۔ ہر وقت بخار رہتا ہو۔ دست آتے ہوں۔ اس کے استعمال سے تمام شکایات دور ہوں گی۔ اور بچہ ایسا موٹا تازہ ہو جائے گا۔ کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ بڑے بڑے مروار یدی مرکبات کے مقابلہ میں بہتر اثر دکھانے والی دوائی ہے۔

عقرقرحا:

بہت کم لوگ عقرقرحا کے اس مخصوص فائدہ سے واقف ہوں گے۔ چنانچہ چھپاکی کے عارضہ کے لیے اس سے زود اثر دوائی کوئی نہیں۔ چھپاکی کو بگڑنے سے بچاتی ہے چنانچہ جب کسی کو چھپاکی کا عارضہ ہو تو ایک رتی عقرقرحا پان میں رکھ کر کھلائیں۔ فوراً آرام ہوگا۔ پان میں کتھ چونہ وغیرہ مصالحہ نہ ڈالیں۔

چاکسو:

چاکسو مقشر کر کے باریک کر لیں۔ لیجئے گکرہ چشم کی مجرب دوائی موجود ہے۔ آنکھ کی کنی پر جہاں خارش ہوتی ہو۔ ململ کے باریک کپڑے سے رگڑ کر چھوڑ دیں۔ دو تین دن میں گکرے غائب ہو جائیں گے۔ ایک سنیاسی بزرگ کا عطیہ ہے۔ جس کے فوائد استعمال کے بعد ظاہر ہوں گے۔

گندم:

گندم صرف روٹی پکانے کے لیے ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بہت سے اور کام بھی لیے جا سکتے

ہیں۔ اور مختلف بیماریوں میں مخصوص طریق سے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ پڑبال چشم کے لیے بھی یہ خاص طور پر مفید ہے۔

غلہ گندم آدھ سیر لے کر تندرست گھوڑے کو کھلائیں۔ جب وہ لید کرے اور جو سالم دانے لید میں ملیں۔ لے کر سایہ میں خشک کر کے بال اکھاڑ کر لگائیں۔ دو تین روز میں اس تکلیف سے کلی طور پر نجات ہوگی۔

کیکر:

کیکر کی لکڑی جس کو گھن لگا ہو۔ وہ گھن اکٹھا کر کے رکھ لیں۔ اور ہموزن کھانڈ ملا لیں سیلان الرحم کی اکسیری دوا تیار ہے۔ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیا کریں۔ ہفتہ عشرہ میں مکمل فائدہ ہوگا۔

گل سرکنڈا:

گل سرکنڈا عام باہر ملتا ہے۔ ایک سیر لے کر تین سیر پانی میں جوش دے کر ایک بوتل پانی حاصل کریں۔ سنگ گردہ و مثانہ کے لیے مفت کی دوا تیار ہو گئی۔ پانچ تولہ ہر روز پلائیں بلا اپریشن کے پتھری خارج کرنے کا کامیاب علاج ہے۔

تخم پوہلی:

کنڈیاری کی قسم کی ایک بوٹی ہے۔ جو عموماً گندم کے کھیتوں میں پائی جاتی ہے۔ گندم کے کھیتوں میں زیادہ پھیلتی ہے۔ اور اس کے پودوں کو سخت نقصان پہنچاتی ہے۔ گاؤں کے لوگ اس کو عام طور سے جانتے ہیں۔ اس کو ڈوڈیاں بھی لگتی ہیں۔ جن میں بقدر تخم حنظل بھورے رنگ کے چنکبرے بیج ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کو اکٹھا کر کے رکھ چھوڑیں۔ سوزاک کہنہ و جدید کا شرطیہ علاج ہے اس کے تخم بقدر دو تولے لے کر پانی میں گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔ ایک ہفتہ میں صحت ہوگی

جلا سہ:

جلا سہ ہرٹر برنگ تیلیہ سے کر باریک کر کے رکھیں۔ اعلیٰ درجہ کی ملین دوائی ہے اور ذائقہ

بس بھی بدمزہ نہیں ہے۔ چھ ماشہ ہمراہ آب گرم رات کو کھا کر سو جائیں بغیر کسی قسم کی خراش کے ایک دو اجابتیں بافراغت ہو جائے گی۔ ذائقہ شیریں کرنے لیے اور بطور قبض کشا کھانڈ استعمال کرنے کے لیے ہموزن کھانڈ ملا سکتے ہیں۔ اس طرح خوراک ایک تولہ بھر دیں۔

نوٹ:۔ طبی مسلمات کے نقطہ نگاہ سے تو نسخہ کے درست ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ مگر کسی کسی صاحب کا اس کے استعمال سے جو حال ہوگا۔ وہ قبلہ حکیم محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکما روڑوی سے دریافت کیجئے تو بہتر ہوگا۔ ایک دفعہ حکیم صاحب موصوف کے سامنے ایک صاحب نے اس نسخہ کی اس قدر تعریف کی کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے۔ اور یہ بھی کہا کہ اسے کسی اچھے نام سے پیٹنٹ کرا کے وسیع پیمانہ پر اس کی تجارت کرنی چاہیئے۔ حکیم صاحب موصوف نسخہ بتانے والے کی تعریفوں سے اس قدر متاثر ہوئے۔ کہ اس نسخہ کو تجارتی اصولوں پر چلانے کے منصوبے بنانے لگے۔ ڈبہ اس طرح کا ہو۔ پیکنگ ایسا ہو۔ لیبل ایسا ہو۔ قیمت یہ ہو۔ اشتہار اس طرح سے دیا جائے، ایجنٹ اس طریقہ سے بنائے جائیں وغیرہ۔ پھر ایک دن جی میں آئی کہ پہلے اس نسخہ کا تجربہ تو کر دیکھیں۔ چنانچہ چھ ماشہ کی مقدار میں نہایت عمدہ جلاب سفوف کرا کے رات کو سوتے وقت پھانک کر لیٹ گئے۔ اس امید میں کہ رات بھر تو آرام سے سوئیں گے اور صبح نہایت آسانی سے بلا تکلیف اجابت ہو جائے گی۔ مگر ابھی دو گھنٹہ بھی گذرنے نہ پائے تھے کہ بڑے زور کا دست آیا۔ پھر بڑے زور کی قے۔ پھر دست۔ پھر قے پھر دست۔ غرضیکہ یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا۔ میں نے حکیم صاحب موصوف سے اس وقت کی ذہنی کیفیت دریافت کی۔ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ اب میں زندہ نہ رہوں گا۔ صبح ہونے سے پیشتر ہی مر جاؤں گا۔ لیکن خیال رہے کہ ہر کسی کا یہ حال نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایڈیٹر

پوست درخت پیپل:

بیرونی پوست درخت پیپل باریک کر کے رکھ چھوڑیں۔ بواسیر خونی کے لیے نہایت اکسیر دوائی ہے۔ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیں۔ ایک دن میں خون بند ہوگا۔ چند
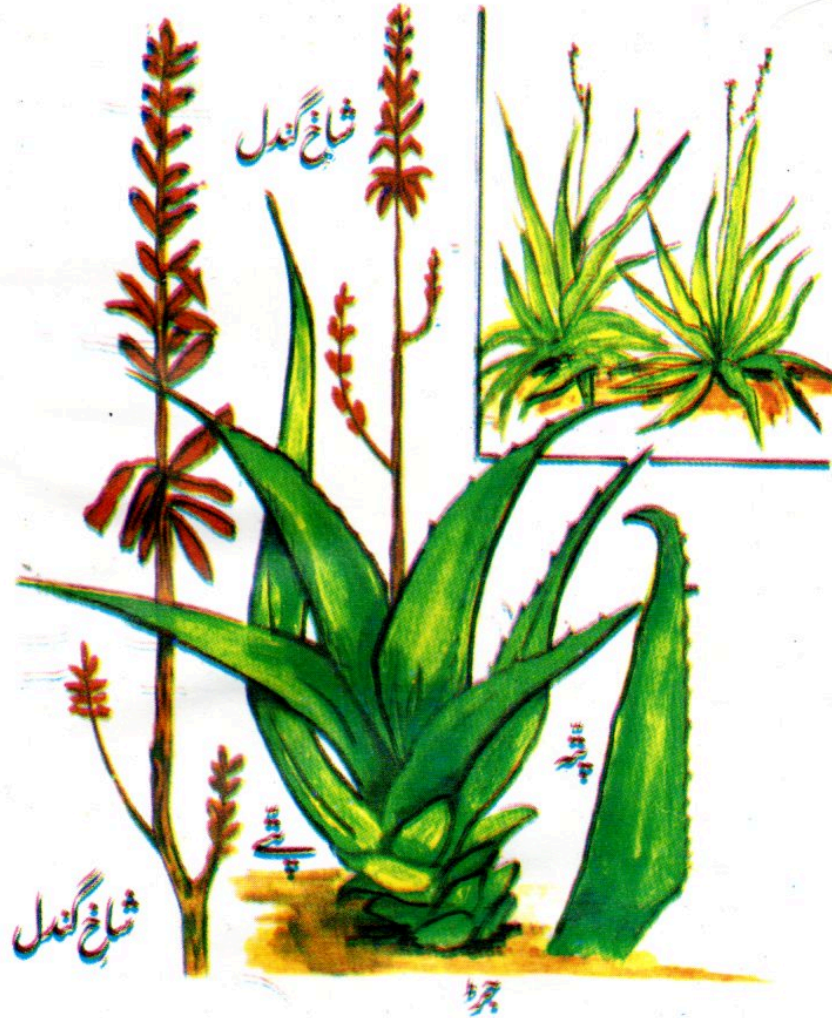
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی - 110002

یوم میں عارضہ دور ہوگا۔

جل دھنیا:

جل دھنیا مخلوق کے بیرونی عوارض کے لیے نہایت مفید ہے۔ ایک برگ جل دھنیا لے کر کے عضو پہ باندھیں۔ دو تین روز میں آبلہ پیدا ہوگا۔ چھید کر پانی نکالیں اور گھی جلا کر لگائیں اگر پتوں کو گھوٹ کر لیپ کریں گے تو پہلے ہی روز آبلہ پیدا ہوگا۔ گندہ مواد خارج ہوکر صحت ہوگی۔

اسارون:

بازار سے اسی نام سے مل جاتی ہے۔ ہلدی کی طرح گانٹھیں ہوتی ہیں۔ سفیدی مائل گانٹھیں لے کر باریک سفوف بنائیں۔ یہ سفوف عسر الطمث کے لیے اکسیر چیز ہے۔ تین ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گرم۔ گھی اور قند سیاہ ملے ہوئے یعنی گاڑھا بنا کر دیں۔ ایام شروع ہونے پہ تین یوم تک استعمال کرائیں۔ ان ایام میں غذا صرف نان گندم ہمراہ شوربہ نخود دیں۔ ان شاء اللہ العزیز پہلے ہی ماہ فائدہ ہوگا۔ ورنہ دوسرے ماہ ضرور فائدہ ہوگا۔

تربسی:

تربسی اصلی ایک تولہ لے کر باریک کر کے ایک بوتل پانی میں ملا کر رکھیں۔ بچوں کے سوکھا پن کے لیے اکسیری دوا تیار ہے۔ ایک چمچہ صبح و شام بچہ کو پلائیں۔ ہفتہ عشرہ میں اس کے فوائد خاطر خواہ ظاہر ہوں گے۔ اور بچہ موٹا تازہ ہوجائے گا۔

زنجبیل:

زنجبیل حسب ضرورت لے کر گھی میں بریاں کریں کہ سرخ ہوجائے باریک کر کے رکھیں۔ یہ سفوف سنگرہنی لاعلاج کے لیے نہایت مفید ہے۔ ایک ہی دن کے استعمال سے آرام ہوجاتا ہے۔ تین ماشہ ہمراہ چھاچھ کھاویں۔ جب پیاس یا بھوک لگے تو چھاچھ

ہی پلائیں۔ اور ہر بار چھاچھ پلاتے وقت تین ماشہ دوائی کھلائیں۔ اس دن کوئی غذا یا پانی وغیرہ نہ دیں اگرچہ اس نسخہ کے تجربہ کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جس شخص سے یہ نسخہ حاصل ہوا ہے۔ اس کا دعویٰ تھا۔ کہ کیسا ہی سنگرہنی کا مریض کیوں نہ ہو۔ ایک ہی دن میں آرام ہوگا۔ تجربتاً واقعی ایسا ہی تھا۔ ایک سال کی لگاتار کوشش کے بعد یہ نسخہ اس سے حاصل ہوا۔ یہ ایک راز تھا۔ جو کہ ناظرین کی خاطر بلاکم و کاست ظاہر کر دیا گیا ہے۔

میرے چند ایک خاص مجرّبات

از قلم جناب حکیم و ڈاکٹر گوردیال سنگھ ماہی بی، اے ——— کوٹ فتوحی

محترمی پنڈت جی مہاراج!

آپ کی خدمت میں چند ایک نسخہ جات برائے اندراج در جڑی بوٹی نمبر ارسال ہیں۔ یہ نسخہ جات گو دیکھنے میں معمولی دکھائی دیتے ہیں۔ مگر اثر میں ایک ایک نسخہ جواہرات کے برابر تولنے کے قابل ہے۔ کوئی نسخہ سُنا سنایا یا غیر مجرب نہیں صرف وہی نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ جو بارہا میرے تجربہ میں بالکل صحیح اُترے ہیں۔ اور نیز بے خطا ثابت ہوئے ہیں۔ امید کامل ہے کہ آپ جڑی بوٹی نمبر میں انہیں شائع کرنے کے قابل پائیں گے۔

آپ کا صادق

گوردیال سنگھ ماہی بی۔ اے

سُرخی چشم اطفال:

گھیکوار کا گودا والا ایک پتہ لے کر ایک طرف سے اوپر کی چھال دور کر دیں۔ اور درمیانی گودہ پر شگاف دے کر قدرے ہلدی کا باریک سفوف دھوڑ دیں۔ اور نیم گرم صورت میں بچے کے پاؤں کے تلووں پر باندھیں۔ درد و سرخی سے بچہ بلبلا رہا ہو اور روشنی میں آنکھیں کھولنے سے لاچار ہو۔ اس کے باندھتے ہی پندرہ بیس منٹ میں سو جاتا ہے اور جاگنے پر آپ یہ دیکھ کر حیران رہیں گے کہ آنکھوں کی تمام تکالیف کافور ہو چکی ہیں۔ سرخی نام کو نہیں رہتی

مجرب ورآزمودہ ہے۔

قے ہر قسم۔ بخار صفراوی وکمزوری دل:

پیپل کی خشک چھال بقدر ایک پاؤ جلا کر کوئلہ کر لیں۔ جب دھواں نکلنا بند ہو جائے۔ ایک سیر پانی میں بجھالیں۔ سرد ہونے پر کوئلے نکال کر پھینک دیں۔ اور پانی کو دو تین دفعہ چھان کر محفوظ رکھیں۔ اس میں سے ایک اونس پلانے سے قے خواہ کسی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔ فوراً بند ہو جاتی ہے۔ ضعف قلب سے مریض کیسا ہی نڈھال ہو گیا ہو۔ دو دو گھنٹہ بعد نصف پاؤ یہ عرق پلاتے رہیں۔ دو تین خوراک سے ہی طاقت عود کر آتی ہے۔ اور مریض اٹھ بیٹھتا ہے صفراوی بخار کے لیے بھی اکسیر صفت ہے۔

ملیریا:

ستیاناسی کے سالم تخم بقدر چار ماشہ ہمراہ آب گرم پھنکانے سے ملیریا بخار خواہ کتنے زور کا ہو۔ فوراً پسینہ آکر اتر جاتا ہے۔ دو تین گھنٹہ بعد کھل کر پاخانہ آجاتا ہے اور مریض کی طبیعت بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ میرا معمول ہے۔

چھپاکی:

ستیاناسی کے بیج چار ماشہ سے چھ ماشہ تک ایک پاؤ پانی تازہ میں سردائی کی طرح رگڑ کر تین چار دفعہ باریک کپڑے میں چھان کر بغیر نمک و میٹھا ملائے پلا دیں۔ پیتے ہی خارش بند ہو جائے گی۔ اور چند منٹ کے اندر اندر چھپاکی کے تمام دھبے وغیرہ دور ہو جائیں گے۔ خاص تجربہ کی چیز ہے۔ ایک خوراک کافی ہوتی ہے۔ دوسری کی ضرورت نہیں پڑتی۔

نوٹ:۔ اس سے قے اور دست ہوں تو گھبرائیں نہیں ------- ایڈیٹر

مروڑ:

جب درد اُٹھ اُٹھ کر بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہو۔ اور مروڑ خون آمیز آکر مایوسی کی حالت پیدا کریں۔ تو اس حالت میں مندرجہ ذیل نسخہ کا جادو اثر ملاحظہ فرمائیں۔ اول تو پہلی خوراک ورنہ دوسری حد تیسری خوراک سے مکمل صحت ہوتی ہے۔ پودینہ سبز ایک تولہ۔ برگ شیشم چھ ماشہ سردائی کی طرح گھوٹ کر پن چھان کر پلائیں۔ اگر پودینہ سبز نہ ملے۔ تو خشک چھ ماشہ ڈال

سکتے ہیں۔ایسی ایک خوراک بوقت صبح اور ایک بوقت شام۔ عموماً پہلی خوراک ہی سے فائدہ ہوجاتا ہے۔ بارہا کا آزمودہ ہے۔

درد گولہ شکم:

گولہ شکم کے درد سے جب مریض نہایت لاچار ہو اور تمام علاج معالجے فیل ہوتے دکھائی دیں۔ مسہل وغیرہ بھی مدد دیں تسکین نہ دیں تو آم کے درخت کے پتے سایہ میں خشک کر کے بقدر پانچ تولے کر کوری چلم میں رکھ کر کش لگوائیں۔ پہلے ہی کش سے تمام بیتابی دور ہوجاتی ہے۔ اسی طرح دن میں دو تین بار کرنے سے مکمل صحت ہوجاتی ہے۔ بے خطا ہے۔

باری کا بخار:

جب بخار چڑھنے کا وقت نزدیک آئے۔ درخت پیپل کے سایہ میں بیٹھ کر اسی درخت کی سبز شاخ لے کر اس کی مسواک کرنی شروع کر دیں۔ اور جب تک باری کا وقت ٹل نہ جائے۔ برابر مسواک کرتے رہیں۔ بخار نہ ہوگا۔ یہ ایک عمل ہے۔ جو آزمائش پر سو فیصدی صحیح اترتا ہے۔

نامردوں کو مرد بنا دینے والی بازاری جڑی

از قلم شفاء الہند حکیم وڈاکٹر سید امراؤ علی صاحب ہاشمی ——— کالپی

۱۹۵۲ء میں مجھے یہ نسخہ ایک مدراسی سادھو سے مقام اورئی ضلع جلسون بحالت ملازمت محکمہ پولیس حاصل ہوا تھا۔ چونکہ ابتدائے عمر سے مجھے خدمت فقراء و حکماء سے زیادہ دلچسپی تھی لہٰذا سادھو صاحب نے اپنی عنایت سے یہ نسخہ میرے ہاتھ سے۔ اکرادل حبیب احمد خاں کانسٹبل جس کو جلق زدگی کی وجہ سے یہ شکایت عرصہ سے تھی اور اس مرض سے خارج از رجولیت ہوچکا تھا استعمال کرایا۔ دس یوم استعمال کرنے سے اس کو فائدہ محسوس ہونے لگا۔ اس کو چالیس یوم تک دوا استعمال کرائی گئی۔ جس سے وہ بالکل درست ہوگیا۔ اس کی

شہرت ہونے پر بہت سے مریض آئے۔ ان کو دوا بنا کر استعمال کرائی۔ سب کو فائدہ ہوا۔ تین مریضوں کو تو چالیس یوم کھانا پڑی۔ بقیہ بیس سے تیس یوم کے استعمال سے اچھے ہو گئے جب سے اب تک صدہا مریضوں کو دوا دی گئی اور سب اچھے ہو گئے۔ دوا سہل الحصول ہے مگر بدمزہ ضرور ہے۔

دو سیر سفید پیاز کا عرق۔ جو پتھر سے کوٹ کر نکالا گیا ہو۔ اس میں ایک سیر خالص شہد ملا کر قلعی دار تانبے کے برتن یا مٹی کے برتن میں رکھ کر پکایا جائے۔ آنچ تیز نہ ہو۔ جب پیاز کا پانی جل جائے۔ اور شہد رہ جائے۔ اتار کر کسی بڑے منہ کے برتن (خواہ چینی یا کانچ کا ہو) میں رکھ لیا جائے۔ بس تیار ہے۔ حسب عمر و طاقت ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح و شام استعمال کرایا جائے۔ بعض مریضوں کو صرف ایک ہی وقت صبح کو استعمال کرایا گیا ہے۔

پرہیز :۔ ترشی۔ بادی اور سرخ مرچ۔ گرم اشیاء۔ صحرائی جانوروں سے پرہیز کیا جائے۔ اب تک اس نسخہ سے ناکامیابی نہیں ہوئی۔ موسم سرما میں بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ یہ نسخہ لعوق بصل کے نام سے بہت سی کتابوں میں ملتا ہے۔ لیکن اس کے متعلق مندرجہ بالا سطور میں حکیم صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ان کے ذاتی تجربات سے ہے اور اسی چیز کی آج ہم کو ضرورت ہے۔ کتابوں اور رسالوں میں نسخہ جات کی کمی نہیں ہے۔ عام مضمون نگار انہیں کتابوں اور رسالوں سے "نقل در نقل" کر کے نسخہ جات آگے کتابوں اور رسالوں میں شائع کراتے جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس لغویت کو روکا جائے۔ اور پرانے نسخہ جات کو جدید تجربات کی روشنی میں جانچ پرکھ کر پھر ان کے نفع و نقصان پر اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں مفصل بحث کی جائے ۔۔۔۔۔۔ "دفتر پارینہ" اور ایڈیٹر کے دار التجارب سے، کے عنوانات سے ہم نے بہت سے مضامین شائع کیے سوچنے اور سمجھنے والوں کے لیے یہ مضامین بے حد قیمتی تھے۔ لیکن ٹھوس نظریات سے دل بہلانے والے فریب خوردہ لوگ علمی تحقیق کی طوالت سے ہمیشہ گھبراتے رہیں گے۔ اور ایسے تحقیقی مضامین کی قدر و قیمت سے کبھی آگاہ نہ ہوں گے ضرورت ہے کہ نسخہ جات کی پوری چھان بین اور تحقیق کی جائے۔ خواہ ایک

نسخے کے لیے کئی ورق کیوں نہ صرف ہو جائیں۔ اور خواہ یہ بحث کتنی ہی خشک کیوں نہ ہو۔ ورنہ آنکھیں بند کرکے "مکھی پر مکھی" مارنے سے کچھ حاصل نہیں مکھی پر مکھی مارنے والوں کو میرے رویہ سے نہیں تو جناب سید امراؤ علی صاحب کے رویہ سے سبق لینا چاہیئے ——— ایڈیٹر

پھولوں کا تحفہ

گل قند

از جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— کشمیری گیٹ لاہور۔

چند ایک قسم کے پھولوں کی گلقند تیار کرنے کا طریقہ اس کتاب کے حصہ اوّل میں لکھ چکا ہوں باقی چند ایک قسم کے پھولوں کی گلقند بنانے کا طریقہ اب بیان درج کرتا ہوں ۔۔۔ ناظرین تیار کرکے آزمائش کریں۔

گلقند املتاس:

اعلیٰ قسم کا امیرانہ مسہل ہے۔ اور عمدہ قبض کشا ہے۔ گل املتاس پنکھڑیاں علیٰحدہ کرکے دوگنی کھانڈ ملا کر بترکیب معروف گلقند بنا کر ایک ہفتہ دھوپ میں رکھیں۔ ایک تولہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

گلقند بکائن:

بواسیر ہر قسم کے لیے تریاق کا اثر رکھتی ہے۔ عرق النساء۔ خرابی خون اور بلغمی کھانسی کو مفید ہے۔

گل بکائن لے کر بطریق مذکورہ تیار کریں۔ چھ ماشہ ہمراہ آب تازہ دیں۔

گلقند نیم:

اعلیٰ درجہ کی مصفیٰ خون۔ دافع آتشک وجذام۔ برص۔ سوزاک وغیرہ ہے۔ بر سمی پھوڑے پھنسیوں سے بچاتی ہے۔ گل نیم بقدر ضرورت لے کر بطریق بالا گلقند تیار کریں۔ ۶ ماشہ

ہمراہ دودھ دیں۔

گلقند بانسہ:

ہر قسم کی کھانسی۔ دمہ۔ تپدق اور سل کے لیے نہایت بھروسہ کی چیز ہے۔

گلقند مدار:

زبردست مقوی معدہ ہے۔ دافع بلغمی کھانسی۔ دمہ اور مرض ریحی ہے۔ اس کے استعمال سے وبا ہیضہ و طاعون سے حفاظت رہتی ہے۔ گل آک مدار لے کر ڈنڈیاں دور کر کے گلقند تیار کر کے تین ماہ دھوپ میں رکھ چھوڑیں۔ تین ماشہ ہمراہ آب تازہ دیں۔

گلقند بنفشہ:

اعلیٰ درجہ کی ملین ہے۔ کھانسی کو نافع ہے۔ ورم کو تحلیل کرتی ہے۔ سینہ اور حلق کی خراش کو تسکین دیتی ہے۔ گل بنفشہ تازہ لیں اگر نہ مل سکیں تو بازار سے خرید کر پانی سے معمولی تر کر کے بالکل نرم آگ پر رکھیں۔ تاکہ پھول بھاپ سے ہی نرم ہو جائیں۔ پھر ہموزن۔ یا ڈیڑھ گنا چینی ملا کر بطریق معروف گلقند تیار کریں۔ اور ایک ماہ دھوپ میں رکھیں۔ ایک تولہ سے ½ ۲ تولہ تک ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔

گلقند گاؤزبان:

نہایت ہی مفرح و مقوی قلب ہے۔ علاوہ ازیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ گل گاؤزبان لے کر بطریق گلقند بنفشہ گلقند تیار کریں۔ ایک تولہ ہمراہ بدرقہ مناسب استعمال کرائیں۔

گلقند برگد:

جریان۔ احتلام۔ سرعت اور رقت کو دور کر کے مادہ تولید کی اصلاح کرتی ہے۔ اور اسے قابل اولاد بناتی ہے۔ مقوی باہ ہے۔

گل برگد یعنی برگد کی چھوٹی چھوٹی سرخ رنگ کی شگفتہ پتیاں لے کر دوگنی کھانڈ ملا کر گلقند تیار کریں۔ چھ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام دیں۔ اور قدرتی امساک پیدا ہوتا دیکھیں۔

گلقند پیپل:

بانجھ عورتوں کو حاملہ بنانے کے لیے اور اولاد نرینہ پیدا کرنے کے لیے مفید ترین ہے۔

بطریق گلقند برگد تیار کر کے بعد فراغت حیض چھ ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ اور شب کو جماع کریں۔ مراد بر آئے گی۔

گلقند سورج مکھی؛

ملیریا بخار کی سمی دوا ہے۔ نیز ہر قسم کے بخاروں کو دفع کرنے کے لیے مفید ہے۔ کونین سے بڑھ کر کام دیتی ہے۔

گل سورج مکھی لے کر سبزی اور ڈنڈیاں دور کر کے دوگنی کھانڈ ملا کر بدستور گلقند بنائیں۔ تین ماشہ ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔ ملیریا کے دنوں میں اس کے استعمال سے بخار نہیں ہوتا۔

چند ایک بوٹیوں کے متعلق میرے تجربات

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری۔۔۔۔۔۔کشمیری گیٹ لاہور

پھلکھڑی:

بہت کم لوگ اس اکسیری بوٹی سے واقف ہوں گے۔ اس کا دوسرا نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کی شکل و شباہت بالکل امر ویل (آکاش بیل) جیسی ہوتی ہے۔ مگر پتے رکھتی ہے۔ لود رنگ میں سبز ہوتی ہے۔ امر ویل تو عام درختوں پر ہوتی ہے۔ لیکن یہ صرف سرکنڈوں کے ساتھ چمٹی ہوتی ہے۔ دیکھنے والا معلوم نہیں کر سکتا۔ کہ یہاں کوئی بوٹی ہوگی۔ اس کے پتے تقریباً ۲ انچ لمبے اور ½ انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ اسے سفید رنگ کا پھول لگتا ہے۔ ٹہنی اور پھول توڑنے سے سفید دودھ نکلتا ہے۔ عموماً ماہ جولائی اور اگست میں بکثرت ملتی ہے۔ مجھے اس بوٹی کا علم ایک سیلانی فقیر سے ہوا تھا۔ اس میں جملہ اشیاء مثل ہڑتال ورقیہ شنگرف سم الفار۔ سیماب، چاندی، سونا وغیرہ کشتہ ہو جاتی ہے۔ کشتہ برنگ سفید اور باوزن ہو جاتا ہے۔ ہڑتال ورقیہ کا کشتہ تو ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا۔ سفید باوزن ہوا۔ چنانچہ جب کسی چیز کو کشتہ کرنا مطلوب ہو۔ تو آب پھلکھڑی مروق ½ پاؤ میں ایک تولہ دواکھل کر کے

ٹکیہ بنا کر خشک کر کے کوزہ میں بند کر کے دو اپلوں میں رکھ کر ارد گرد سات سیر اوپلے صحرائی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چن دیں۔ اور اوپر سے اوپلوں کو گوبر تازہ سے اچھی طرح لیپ کر دیں۔ صرف دیر کی چوٹی ننگی رہے۔ وہاں جلتا ہوا کوئلہ رکھ دیں۔ تاکہ آگ شروع ہو جائے۔ سرد ہونے کے بعد آہستہ سے نکال لیں۔ ان شاء اللہ العزیز باوزن سفید کشتہ ہوگا۔ شائقین اس بوٹی سے ہر قسم کے کشتہ جات تیار کر سکتے ہیں۔ یقیناً تجربہ سے بہترین نتائج حاصل ہوں گے۔ آگ بطریق بالا محفوظ الہوا جگہ میں دیں۔ ورنہ ناکامی ہوگی۔

بسکھپرا:

اس بوٹی عموماً تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو عام قسم کی جو کہ سرسبز کھیتوں میں پائی جاتی ہے۔ جس کو لوگ بطور پلنس کے استعمال کیا کرتے ہیں دوسری قسم تین گز لمبی لمبی شاخوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ تیسری قسم ان دونوں سے مختلف مفروش ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوئی گول صورت اختیار کیے ہوتی ہیں اس کے پتے بہ نسبت دوسروں کے کھردرے ہوتے ہیں۔ اور عموماً ان کا پھول سفید ہوتا ہے۔ خشک جگہ اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ اسی کو بسکھپرا کہتے ہیں۔ یہ بوٹی نہایت اکسیری کام دینے والی ہے۔ ہر قسم کے کشتہ جات عمدہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ یہاں ایک حکیم صاحب کشتہ طلاء کی تیاری میں بہت مشہور تھے ان کا کشتہ طلاء نہایت مفید ثابت ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے تجربہ کے طور پر اس کو ماء الحیات دے کر جیرت دیا تو وہ سفید سی دھات زندہ ہوئی۔ ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ آخر حکیم صاحب کو اس کے متعلق مطلع کیا۔ ان سے ہمارے تعلقات پہلے ہی اچھے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ دراصل سونا نہیں ہے۔ بلکہ یہ چاندی، قلعی اور پارہ کا کشتہ ہے۔ چونکہ اس کا رنگ کشتہ طلاء کی طرح ہوتا ہے۔ اور فوائد میں کشتہ طلاء سے بھی زیادہ ہے۔ لہٰذا اس کو بطور کشتہ طلاء فروخت کیا جاتا ہے۔ یہ ایک راز تھا۔ جو کہ ظاہر کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ان کے حسب الارشاد یہ کشتہ بطریق ذیل تیار کیا گیا۔

کشتہ چاندی قلعی۔ پارہ مرکب:

برادہ قلعی۔ برادہ چاندی۔ برادہ سیماب۔ ہر سہ ادویہ مصفیٰ دو دو تولے کر آب بسکھپرہ میں کامل ایک ہفتہ کھرل کر کے ایک پاؤ نغدہ بوٹی مذکورہ میں رکھ کر کوزہ میں گل حکمت کر کے

سولہ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ نسواری رنگ لیے ہوئے باوزن کشتہ ہوگا۔ ½ رتی ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔ سل، دق، جریان، ضعف باہ، ذیابیطس وغیرہ کو مفید ہے۔

کشتہ نقرہ:

بقدر ضرورت نقرہ کا پترا بنا کر آب پوست بیخ بسکھپرا میں ۱۴ بار بجھاؤ دیں۔ کشتہ ہوگا پیس کر محفوظ رکھیں۔ قابل استعمال ہے۔ اگر اس کشتہ کو ایک ساعت آب لیموں میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر پانچ سیر کی آگ دیں۔ تو بالکل سفید ہو جائے گا۔ یہ کشتہ اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے اگر آب بیخ بسکھپرہ میں اکیس بجھاؤ دیں۔ تو یہ کشتہ پارہ نوش ہوگا۔ اور ایک تولہ کشتہ دس تولہ پارہ جذب کرے گا۔ جتنے بجھاؤ زیادہ دیں گے۔ اتنا ہی پارہ زیادہ جذب کرے گا۔

کشتہ فلوس:

آب بسکھپرا میں پیسہ ڈھوا کا پترا کر کے چند بار بجھاؤ دیں اور اس کے نغدہ میں دے کر ایک من کی آگ دیں آسمانی رنگ کا کشتہ ہوگا۔ ایک چاول ہمراہ بدرقہ مناسب دیں۔ فالج۔ لقوہ ضعف باہ اور دمہ کو مفید ہے۔

کشتہ جست مرکب:

جست حسب ضرورت لے کر روغن کنجد میں بیس بجھاؤ دیں۔ تاکہ جست مصفیٰ ہو جائے پھر جست مصفیٰ۔ سیماب مصفیٰ۔ سم الفار چار چار تولہ لے کر ایک سیر آب بسکھپرا میں کھرل کر کے قرص بنائیں۔ اور دس تولہ تانبہ کی کٹوری ایسی بنائیں۔ کہ قرص اس میں سما سکے۔ ایک مٹی کی ہنڈیا میں پہلے وہ قرص رکھیں۔ اس پر کٹوری تانبہ معکوس رکھیں۔ اس پر نمک سنگ، چار سیر باریک کر کے ڈال کر دبا دیں۔ چوب پیپل کی آگ جلانی شروع کر دیں۔ پہلے تین گھنٹہ نرم آگ۔ پھر زیادہ کریں۔ متواتر ایک دن رات آنچ ہوتی رہے۔ شعلہ ہنڈیا کے نیچے رہے ادھر ادھر نہ ہو جائے۔ بعدہٗ سرد ہونے پر نکالیں۔ قرص سفید شگفتہ ہوگا۔ نصف رتی ہمراہ مسکہ دیں۔ جذام، ضعف باہ، جریان، رعشہ اور سوزاک کو مفید ہے۔

کشتہ مس:

برادہ مس، تولہ کو شیر مدار تازہ میں دو ہفتہ کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر ایک سیر بسکھپرا بمعہ برگ شاخ و بیج مے کر آب لیموں میں گھوٹ کر نغدہ بنا کر سات کپڑ مٹی کر کے گڑھے میں تین من کی آگ دیں۔ اگر احتیاط سے عمل کیا جائے۔ تو سفید کشتہ ہوگا۔ قوت باہ کیلئے

بے حد مفید ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔

جوہر رسکپور:

رس کپور چھ ماشہ کو آب بسکھپرہ پندرہ تولہ میں کھرل کرکے بطریق معروف جوہر لیں۔ نصف چاول ہمراہ مسکہ دیں۔ گھی معمول سے زیادہ استعمال کریں۔ بواسیر ہر قسم کے لیے مفید ترین چیز ہے۔

نمک بسکھپرا:

سالم پودہ بسکھپرا لے کر خشک کرکے خاکستر بنالیں اور پانی میں بھگو کر مقطر کرکے بطریق مروجہ نمک حاصل کریں۔ یہ نمک دمہ۔ اور استسقاء والے کو مفید ہے۔ قے یا دست آکر مکمل صحت ہوگی۔ اس کی خوراک ایک ماشہ تک ہے۔ علاوہ ازیں یہ نمک ہر اڑنے والی دھات کو قائم رکھتا ہے۔ اور دھاتوں کو چیرغ دے کر اس پر ٹلکی دینے سے اس کی پھوٹک دور کرکے نرم کرتا ہے۔ چنانچہ اس نمک میں سم الفار کا کشتہ اس طرح تیار کریں۔ نمک بسکھپرہ ۱۰ تولہ کے درمیان سم الفار ایک تولہ رکھ کر کوزہ میں گل حکمت کرکے ادھ سیر اوپلوں کی محفوظ الہوا جگہ میں آگ دیں۔ سم الفار قائم النار مومیہ ہوگا کھانے اور اہل فن کے کام آئے گا۔

دفعیہ آتشک:

پوست بیخ بسکھپرہ دو تولہ۔ سم الفار سفید۔ شنگرف۔ رسکپور۔ دارچکنا۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ خوب گھوٹ کر قرص بقدر تین ماشہ بنائیں۔ استعمال سے پہلے روز مسہل دیں۔ بعد فراغت دوسرے روز گھی کی تمام بدن پر خوب مالش کریں۔ اب حقہ کی چلم لے کر اس پہ پیسہ شیر انوالا رکھ کر اوپر بیری کے جلتے ہوئے کوئلے رکھیں۔ تھوڑے کوئلے رکھ کر اس پر پھر ایک پیسہ رکھیں۔ اس پر قرص مذکور رکھ کر اور کوئلے رکھ دیں۔ پھر سوٹا (کش) لگائیں۔ ایک صبح۔ ایک دوپہر۔ ایک شام۔ دوسرے روز خوب منہ آئے گا۔ اور سات روز تک آتا رہے گا۔ صرف ایک روز کے استعمال سے کلی آرام ہوگا۔ یہ ایک سیلانی فقیر کا عطیہ ہے۔ ان کا قول ہے۔ کہ اس نسخہ سے گو تکلیف بہت ہوگی۔ لیکن آرام ضرور آجائے گا۔ نازک مزاج اصحاب استعمال نہ کریں۔

شافہ ادرار حیض: پوست بیخ بسکھپرہ۔ منقہ دانہ برآوردہ۔ ہموزن دونوں گھوٹ

کرشاندہ بقدر کھجور رشل گاؤدم بنا کر دایہ سے تین یوم تک رکھائیں۔ حیض جاری ہوگا۔

دفعیۂ استسقاء:

سفوف پوست بیخ بسکھپرا۔ ایک تولہ کشتہ فولاد تین ماشہ۔ باریک کرکے ۲ ماشہ روزانہ تین بار دیں۔ ادرار بول ہوکر آرام ہوگا۔

دفعیۂ سوزش وتقطیر بول:

برگ بسکھپرا ایک تولہ۔ مرچ سیاہ ۵ عدد گھوٹ کر پلائیں۔

دفعیۂ کرم امعاء:

بیخ بسکھپرہ ایک تولہ۔ جوشاندہ بنا کر پلائیں۔

جملہ امراض چشم:

اس کی جڑ پانی میں گھس کر سلائی سے لگائیں۔ ضعف بصارت، خارش، شبکوری کو مفید ہے۔

بھوپھلی

اس کا یہی مشہور نام ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک بڑی۔ دوسری چھوٹی۔ بڑی کا پودا تقریباً دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ لمبی لمبی پھلیاں اور زرد رنگ کا پھول لگتا ہے۔ اس کے پتے برگ بانسہ کی طرح۔ مگر کسی قدر دندانہ دار ہوتے ہیں۔ جڑ اور شاخیں نہایت گنجان ہوتی ہیں۔ اس کے پتوں کو چبانے سے منہ لعاب سے بھر جاتا ہے۔ اور پھلی توڑنے سے بھی لعاب سا نکلتا ہے۔ چھوٹی قسم کی زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے پتے چھوٹے اور ننھی ننھی پھلیاں لگتی ہیں۔ اس کی پیدائش بالعموم ریتلی اور پتھریلی زمین کے باغوں اور کھیتوں میں ہوتی ہے۔ ماہ ساون کے آغاز میں پہلی بارش ہونے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور بھادوں کے مہینہ میں خوب پھلتی پھولتی ہے۔ اسوج میں پھل اور پھول شروع ہوکر اوائل کاتک میں پھلیاں پک کر تیار ہو جاتی ہیں۔ چھوٹی بھوپھلی بڑی سے زیادہ مفید اور مستعمل ہے۔ بڑی بھوپھلی مشرقی پنجاب اور چھوٹی مغربی پنجاب کے علاقوں میں مذکورہ موسموں میں

خوب پھلتی پھولتی ہے۔ جب ضرورت ہو تو اس کو بمعہ بیخ اکھاڑنا چاہیئے۔

سفوف مغلظ:

یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت، رقت، اور سوزاک کو مفید ہے۔ اس کے علاوہ مقوی دماغ بھی ہے۔

چھوٹی یا بڑی ہوبھلی جڑ سمیت اکھاڑ کر سایہ میں خشک کر کے چھ ماشہ علی الصبح ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ اور ہفتہ عشرہ میں ملاحظہ کریں۔

حب اکسیر جریان:

ہوبھلی خورد یا کلاں ایک سیر لے کر گھڑے میں پانی ڈال کر پانی سے بھر دیں۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد قلعی دار دیگچہ میں ڈال کر دو تین جوش دے کر ہاتھ سے خوب مل چھان کر پکائیں۔ جب قوام مثل افیم کے ہو جائے۔ تو اتار کر سفوف دودھی خورد پانچ تولہ۔ دانہ الائچی خورد۔ طباشیر۔ کشتہ قلعی۔ ست گلو۔ ہر ایک ایک تولہ باریک کر کے ملا کر گولی بقدر نخود بنالیں۔ ایک گولی ہر روز دودھ کے ساتھ دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کہنہ جریان بہت جلد دور ہو گا۔

دفعیہ درد کمر:

اس کے استعمال سے بدن میں کافی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمر درد کے لیے مخصوص چیز ہے۔ عمدہ درجہ کا مغلظ ہے۔

سفوف ہوبھلی۔ آرد ماش۔ ایک ایک پاؤ لے کر ایک سیر روغن زرد میں بریاں کر کے ۱/۲ سیر شکر تری ملا کر پانچ تولہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ دوائی کھانے سے پہلے اور بعد پانی ہرگز نہ پئیں۔

کشتہ نقرہ:

یہ کشتہ نقرہ اعلیٰ درجہ کا مقوی اعضائے رئیسہ و دافع جریان ہے۔

برادہ نقرہ کو یک صد بار عرق گلاب میں بجھاؤ دے کر نغدہ ہوبھلی میں رکھ کر پانچ سیر کی آگ دیں۔ اگر کوئی کسر رہ جائے۔ تو دوبارہ آگ دیں۔ کشتہ ہو گا۔

کسَوندی

اس کا یہی مشہور نام ہے۔اس کا پودا تقریباً ڈیڑھ گز لمبا ہوتا ہے۔موسم برسات میں خوب پھلتی پھولتی ہے۔اور موسم سرما میں پتے دراز اور پھلیاں پختہ ہو جاتی ہیں۔باغوں۔کھیتوں اور اکثر نہروں کے پاس ہوتی ہے۔اس کے پتے برگ سنا جیسے مگر اس سے کچھ بڑے پھلی دو تین انچ لمبی ہوتی ہے۔جو تلوار کی طرح خم کھائے ہوتی ہے۔اس وجہ سے بعض علاقوں میں اسے تلوار پھلی بھی کہتے ہیں۔اس کی تمام چھال شروع سے آخر تک گہرے عنابی رنگ کی ہوتی ہے۔یہ دو طرح کی ہوتی ہے۔چھوٹی اور بڑی۔چھوٹی کو کسوندی اور بڑی کو کسوندا کہتے ہیں۔

کسوندی دو طرح کی ہوتی ہے۔ایک کو زرد پھول لگتا ہے۔دوسری کو پھل۔پھول۔شاخیں وغیرہ سب سیاہ ہوتے ہیں۔جسے کسوندی سیاہ کہتے ہیں۔

دفعیہ مارگزیدہ:

بیخ کسوندی سیاہ۔مرچ سیاہ ہموزن۔باریک کر کے گولیاں بقدر نخود بنائیں اور استعمال کرائیں۔زہر فوراً جذب ہو گی۔یہ گولیاں فاسد اخلاط کی اصلاح کرتی ہیں۔اور ہر قسم کی زہر کو دور کرتی ہیں۔

دفعیہ داد:

اس کی تازہ جڑ گھس کر لگائیں۔ہفتہ عشرہ میں داد دور ہو گا۔

دفعیہ قبض:

یہ تمام بوٹی مسہل۔ملین اور منفث بلغم ہے۔تخم اس کے مسہل ہیں۔اس کے بیجوں کو باریک کر کے جوشاندہ بنا کر استعمال کریں۔ہلکا مسہل ہو گا۔

دفعیہ استسقاء:

برگ کسوندی تین ماشہ۔مرچ سیاہ ایک ماشہ کی گولیاں بنا کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔لیکن خاندان شریفی میں اس کو گھوٹ کر استسقاء،سوالقینہ۔رطوبت شکم اور سوءمزاج بارد۔کبد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ایک تولہ برگ کسوندی اور پانچ دانے فلفل سیاہ کے حساب سے گھوٹ کر دیتے ہیں۔

دفعیہ سرفہ:
حبوب دفعیۂ مارگزیدہ منہ میں رکھ کر چوسیں آرام ہوگا۔
دفعیہ بخار:
برگ کسونڈی۔ کرنجوہ۔ ہم وزن گولی بقدر نخود بنا کر استعمال کریں۔ ملیریا میں کونین کا مقابلہ کرنے والی گولیاں ہیں۔
دفعیہ بواسیر خونی:
برگ کسونڈی ایک تولہ۔ پانی میں گھوٹ کر تین ماشہ گیرو ملا کر پلائیں۔ خون بواسیر بند ہوگا۔

گھگر بیل

یہ ایک قسم کی بیل ہے جو درختوں پر پھیلتی ہے۔ اس کے پتے برگ خربوزہ سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن کچھ چھوٹے ہوتے ہیں۔ روواں دار اس کا پھل بلیلہ سے ملتا جلتا ہے۔ اوپر کا چھلکا سخت اور بیج سے خالی ہوتا ہے۔ جڑ لمبی اور موٹی زمین میں بہت دور تک جاتی ہے۔ دو قسم کی ہوتی ہے۔ زرد اور سفید۔ اس کو بندال فشاوالحمار بھی کہتے ہیں۔
دفعیہ بواسیر:
سفوف گھگر بیل کو روغن سرسوں میں حل کر کے لگائیں۔ ہفتہ عشرہ میں مسّے گر جاتے ہیں بعض اس کا بخور دے کر بھی یہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔
برائے قوت شامہ:
جس کی قوت شامہ بالکل ہی نادارد ہو۔ تو اب گھگر بیل کو گھی میں جلا کر ناک میں ٹپکائیں از سرنو عود کر آئے گی۔
دفعیہ مرگی:
گھگر بیل۔ مرچ سیاہ۔ اسطوخودوس۔ کلونجی۔ عود صلیب۔ کندش۔ نوشادر۔ شحم اندرائن۔ ہموزن باریک کرائیں۔ اس کے استعمال سے سکتہ اور مرگی کے مریض کو فوراً ہوش آجاتی ہے۔
برائے منقی دماغ: گھگر بیل چھ ماشہ۔ زعفران دو رتی۔ قرنفل تین عدد سفوف

نا کر استعمال کرنے سے ناک سے پانی خارج ہو کر تنقیہ دماغ ہوگا۔

دفعیہ یرقان :

اس کے پھل کا رس نکال کر ناک میں ٹپکائیں۔ زرد رنگ کا پانی خارج ہو کر یرقان دور ہوگا۔

دفعیہ استسقاء :

اس کے دو پھل رات کو پانی میں بھگوئیں۔ صبح پن کر پی لیں۔ قے یا دست آ کر آرام ہوگا۔

دفعیہ جذام :

اس کے پھل کا سفوف دو ماشہ روزانہ استعمال کرائیں۔ اور دودھ بکثرت پلائیں تین ہفتہ میں کلی آرام ہوگا۔

برائے اسقاط حمل :

اس کے پھل کا سفوف ایک تولہ کھانے سے حمل ساقط ہوگا۔

آک

جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک اس کو جانتے ہیں اگر اس کے فوائد کو قلمبند کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے۔ اس کی ہر ایک چیز مستعمل ہے۔ کون کشتہ ہے۔ جو اس میں نہیں ہو سکتا۔ اور وہ کون سی بیماری ہے۔ جو اس کے استعمال سے دور نہیں ہو سکتی۔ اس وقت مجھے اس کے زیادہ فوائد سے غرض نہیں۔ میں صرف ایک نسخہ اس کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ میں جب سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ تو مجھے درد شدید کے دورہ شروع ہو گئے۔ جب دورہ پڑتا تھا۔ تمام دن حالت خراب رہتی تھی۔ طبیعت میں امتلا ہو کر دل گھبرانے لگتا۔ آنکھوں تلے تمام دن اندھیرا رہتا۔ ہر چند علاج کیے۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخر ایک گلزار شاہ نامی فقیر مل گئے۔ باتوں باتوں میں والد مکرم نے اس مرض کا بھی ذکر کیا۔ جس پر انہوں ایک تیل تیار کرا کر استعمال کرایا۔ اس دن سے آج تک پھر کبھی دورہ نہیں پڑا۔ رخصت ہوتے وقت انہوں نے کہا

آکسن کا پودا

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۔110002

کہ اس کا نام گلزار روغن رکھنا اور اسی نام سے یہ فائدہ کرے گا۔ اور بہت سی امراض کے کام آئے گا۔

گلزار روغن:

روغن سرسوں ایک سیر میں گل مدار ناشگفتہ ½ پاؤ ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب پھول جل کر سیاہ ہو جائیں۔ تو تیل کو چھان کر سنبھال رکھیں۔ چارپائی پر لیٹ کر سر چارپائی سے نیچے لٹکائیں۔ اور دو تین قطرے ہر دو سوراخ بینی میں ڈالیں اور سانس زور سے اوپر کھینچیں تاکہ ناک میں چلا جائے۔ صبح و شام اسی طرح ڈالیں۔ ناک کی بیماریاں۔ سر درد۔ شقیقہ نزلہ۔ زکام کھانسی۔ مرگی۔ امراض چشم۔ امراض گلو۔ غشی۔ سہر سبات وغیرہ کو مفید ہے۔

رتن جوت

یہ بوٹی درخت کریر اور جنڈ کے نیچے عموماً بیساکھ اور جیٹھ کے مہینوں میں ملتی ہے زمین پر بچھی ہوئی شاخیں سرخی مائل ہوتی ہیں۔ برگ خورد سلونک کی طرح ہوتے ہیں۔ اور جڑی پنجہ کی طرح تین تین ہوتے ہیں۔ ہر پتے کی جڑ کے نیچے سفید پُر ہوتی ہے۔ اگر اس کو اکھاڑ کر رکھ لیں۔ تو تین ماہ تک خشک نہیں ہوتی۔ مزا پھیکا اور لیسدار ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق میرا بارہا کا تجربہ ہے۔ کہ گرمی سے جس کا تالو جلتا ہو۔ یا ہاتھ پاؤں کی تلیوں میں ہر وقت گرمی نکلتی ہو یا جس کو گرمی کا سخت خفقان ہو یا سوزش بول اور سوزاک ہو۔ اور خونی بواسیر کا خون بند نہ ہوتا ہو۔ تو بقدر چھ ماشہ رتن جوت مثل سردائی گھوٹ کر مصری ملا کر ہر روز پلائیں۔ ایک بار کے پینے سے فائدہ معلوم ہوگا۔

اس کی ایک دوسری قسم ہے۔ جس کو رتن جوت سٹے والی کہتے ہیں۔ اس کی تاثیر اور اس کے خواص بالکل اس کے الٹ ہیں۔ یہ زمین سے بالشت بھر اونچی ہوتی ہے۔ سر پر مثل تاج مرغ ایک سٹہ ہوتا ہے۔ اور پھول اور شاخیں پیازی رنگ کی ہوتی ہیں۔ اور پتے نوکدار ہوتے ہیں۔ ان پتوں کو اگر ہاتھ کی پشت پر ملیں۔ تو آبلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر پیپ پر ملیں۔ تو ایک گھنٹہ تک سفید رہتا ہے۔ میں نے ابھی تک اس کو نہیں دیکھا۔ بلکہ والد مکرم

اس کی تلاش میں بہت سرگرداں رہتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو مل جائے تو اطلاع دینے پر والد مکرم کا مجرب اکسیری عمل پیش کیا جائے گا۔

آکسن

اس کا دوسرا نام اسگندھ ہے۔ یہ بوٹی برصغیر کے تقریباً ہر گرم خشک علاقہ میں ہوتی ہے۔ اس کا پودا ایک گز بلند ہوتا ہے اور برگ مثل درخت لسوڑہ کے ہوتا ہے اور شاخیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اور ہر شاخ پر ڈوڈیاں سرخ رنگ مثل دانہ مکو لیکن حجم میں دانہ مٹر کے برابر ہوتی ہیں۔ اور ہر تخم پر خول غلاف کی مانند چڑھا ہوتا ہے اس کی جڑ دواً مستعمل ہے جو پتلی ایک انگشت کے قریب لمبی، مولی کی مانند گاؤدم یعنی اوپر سے موٹی اور نیچے سے پتلی ہوتی ہے۔ لیکن جب اس کو توڑا جائے تو اندر سے بالکل سفید ہوتی ہے۔ ذائقہ اس کا تلخ لیکن کسی قدر میٹھا ہوتا ہے۔ جب اس کی تازہ جڑ کو توڑا جائے تو اس میں سے گھوڑے کے پیشاب جیسی بو آتی ہے۔ اس کی جڑ کا چھلکا اتار کر سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں۔ اور برابر کی کھانڈ ملائیں۔ ایک کف دست گرم دودھ سے پھنکائیں اور خوب دودھ پئیں۔ وجع المفاصل سے جفت شدہ کیوں نہ ہو۔ پسینہ آکر صحت ہوگی۔ اس کے علاوہ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ درد اعصابی کو مفید ہے۔ حائضہ عورت کو استعمال کرانے سے درد وغیرہ دور ہو کر خون کھل کر آئے گا۔ اور رحم کے جملہ عوارضات دور ہو کر حمل قرار پائے گا۔ کئی بار عوارضات مذکورہ کے متعلق تجربہ ہو چکا ہے۔ بلکہ ویدک کتابوں میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ اس کے استعمال سے امراض ریحی۔ بلغمی۔ برص۔ ہر قسم کے اورام۔ تپدق۔ جملہ اقسام زخم۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف باہ وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ مغلظ منی و مولد منی ہے۔ اور جرم کش ہے۔

برائے قیام سم الفار و ہڑتال ورقیہ وغیرہ:

جو چیز قائم کرنی ہو بقدر ۲ تولہ لے کر آب برگ آکسن میں چار پہر کھرل کر کے جو ہر حاصل کریں۔ اسی طرح بار بار عمل کریں۔ بیس بار کے عمل سے تہ نشین ہوگی۔ ہر بار کے کھرل کرتے وقت جو ہر اور تہ نشین کو ملالیں۔ ہمارے ایک مخلص دوست کا معمول ہے۔ کئی بار تہ نشین

ہوتے دیکھا۔ بلکہ وہ تو یہاں تک کہتا ہے کہ اسی طرح پارہ کا عمل کرنے سے قائم النار۔ بستہ جاذب۔ مشتری ہو جاتا ہے۔ شائقین تجربہ کر لیں۔

کاگ جنگا

اس کا مشہور نام ہے۔ اس کا پودا خشک جگہ میں برسات کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک گز سے کم و بیش اونچا ہو جاتا ہے۔ اس کے پتے سرخ مرچ کی طرح ہوتے ہیں شاخیں بکثرت کوّے کے پنجے کی طرح اکٹھی ہوتی ہیں۔ اسی لیے اس کو کاگ جنگا کہتے ہیں۔ ہر شاخ کے اختتام پہ گرہ ہوتی ہے۔ جس کو توڑنے سے زرد رنگ کا کیڑا نکلتا ہے۔ بعض احباب کہتے ہیں کہ اس میں دھاتوں کا سفید کشتہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک تجربہ نہیں ہوا۔ شائد درست ہو۔ بچوں کے حق میں یہ بوٹی اکسیر کا کام دیتی ہے۔ چنانچہ جب بچہ کو مرض ام الصبیان کا دورہ پڑ جائے۔ جس سے بچہ کے زندہ رہنے کی امید نہ ہو۔ تو اس کے کیڑے کو پانی میں پیس کر سر دو گھنٹہ کے بعد دیں۔ فوراً بچہ کو ہوش آ جائے گا۔ اور چند بار کے استعمال سے مرض ہمیشہ کے لیے جاتا رہے گا۔

اکسیر بانجھ پن:

بانجھ پن کے لیے اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی دوا ہو۔ ایک مہاتما سادھو کا بتلایا ہوا مجرب نسخہ ہے۔ اگر اولاد قسمت میں نہ ہو تو اور بات ہے۔ ورنہ کامیابی ضرور ہو گی۔ اس کے سالم پودے کو اکھاڑ کر خشک کر کے خاکستر بنائیں اور بطریق معروف نمک حاصل کریں بعد فراغت حیض ایک رتی ہمراہ دودھ بوقت صبح استعمال کرائیں۔ شب کو...... کریں خدا کے فضل سے سات ایام کے اندر اندر حمل قرار پا جائے گا۔ نا امید گھروں والو۔ تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ ہمارے سینہ کا راز آپ کے سامنے ہے۔ اس سے فائدہ نہ اٹھانا انتہائی بدقسمتی ہے۔

دھماسہ

یہ بوٹی بھی خشک علاقوں اضلاع ملتان ساہیوال وغیرہ میں بکثرت ہوتی ہے۔ زمین پہ بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے پتے نہایت ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور باریک باریک کانٹے بھی لگتے ہیں۔ جہاں ہوتی ہے۔ ہر ایک آدمی اس سے واقف ہوتا ہے۔ اور اسے

عام طور پر دھماں کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ بوٹی اعلیٰ درجہ کی مصفی خون ہے۔ مرض اٹھرا کے لیے تو سو فیصدی کامیاب دوا ہے۔ جس کا تجربہ بارہا ہو چکا ہے۔

اکسیر اٹھرا:

جن عورتوں کے بچے پیدا ہو کر طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر مرجاتے ہیں۔ یا اسقاط بوجہ اٹھرا ہو جاتا ہے۔ تو اس دوا کا استعمال کریں۔ کامیابی میں کسی قسم کا شک نہیں۔

دھماسہ ۱/۴ سیر لے کر تین سیر پانی میں خوب جوش دے کر چھان کر رکھ لیں۔ حمل کے تیسرے ماہ سے شروع کریں۔ ایک قہوہ والی پیالی نیم گرم یہ عرق ڈال کر قہوہ گرم کی طرح پیئیں ہر روز صبح کے وقت پیا کریں۔ اور تا ایام رضاعت استعمال جاری رکھیں۔

محافظ بچگان از چیچک:

جب بچہ پیدا ہو تو ایک تولہ دھماسہ پانی میں جوش دے کر بچہ کو نہلائیں۔ اور دھماسہ کو باریک کر کے شہد میں گولی بقدر نخود بنا کر کسی وقت ماں کو ایک گولی نگلوا چھوڑیں۔ تو بچہ چیچک سے محفوظ رہے گا۔ اگر گولی بقدر جوار بنا کر اہم یوم کے بعد ہر ماہ سات یوم ماں کے دودھ میں گھس کر بچہ کو دیں۔ تو تمام عمر چیچک نہ نکلے گی۔

سرمہ نور نظر:

یہ سرمہ آنکھ کی روشنی کو بڑھانے اور بصارت کو قائم رکھنے کے لیے خاص چیز ہے اس کے استعمال سے شرطیہ طور پر عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ بڑھاپے میں نظر کو تیز کرتا ہے۔ علاوہ ازیں ابتدائی موتیا بند دھند، غبار کے لیے نہایت مفید ہے۔ ہمارے دارالسنیاس کا خاص نسخہ ہے۔

سرمہ سیاہ حسب ضرورت لے کر روغن زرد (گھی) میں بریاں کریں۔ کہ سیاہ ہو جائے اور چمک نہ رہے اس میں بحساب فی تولہ مرچ سیاہ ایک عدد۔ فلفل دراز ایک عدد ملا کر آب دھماسہ میں ایک ہفتہ کھرل کر کے محفوظ رکھیں اور سوتے وقت استعمال کریں۔

جل دھنیا

یہ بوٹی عام تالابوں کے کناروں پر بکثرت ہوتی ہے۔ موسم سرما کے آغاز میں کافی

پودا استیاناسی
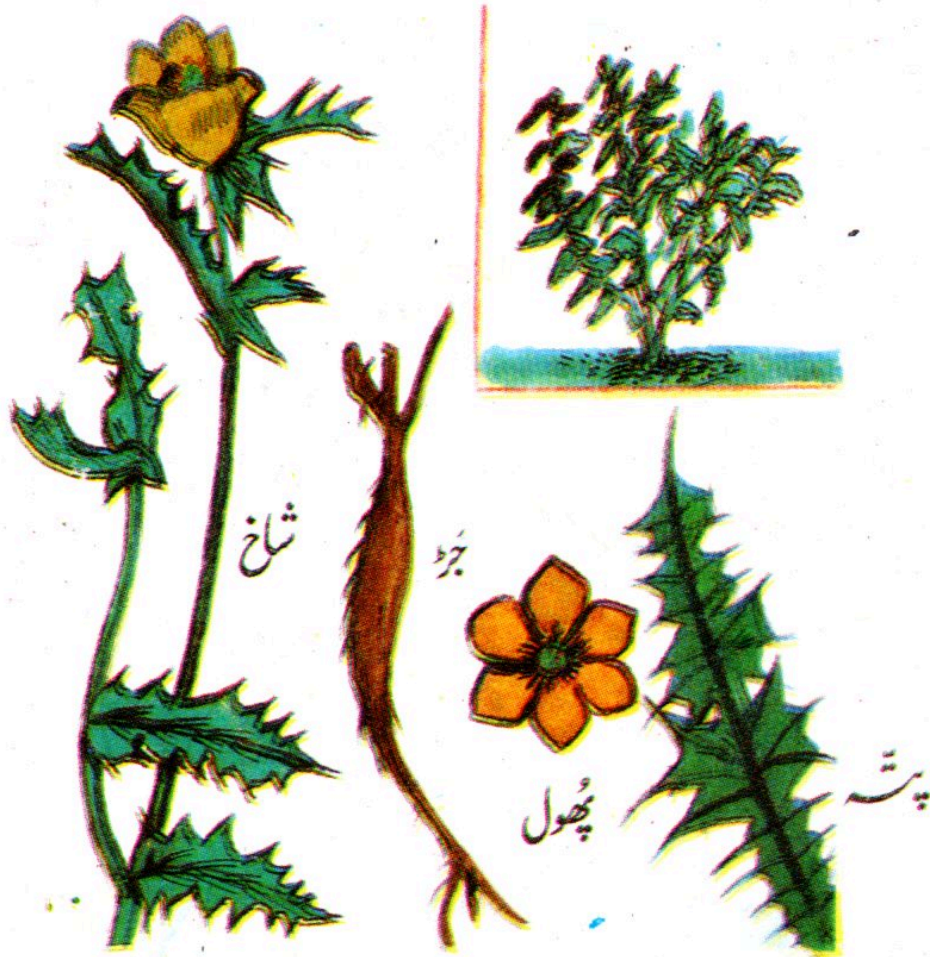
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

مل سکتی ہے۔ چونکہ اس کی شکل وشباہت دھنیا جیسی ہوتی ہے اور پانی کے کنارے ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے جل دھنیا کہتے ہیں۔ بعض کوڑ کندل بھی کہتے ہیں۔ پتے دھنیا جیسے مگر اس سے بڑے ہوتے ہیں۔ زرد رنگ کا پھول لگتا ہے۔ اس کا پودا تقریباً ڈیڑھ دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ یہ نہایت اکسیری کام دینے والی تیز قسم کی بوٹی ہے۔ اس میں کئی اکسیری کشتے تیار ہوتے ہیں۔ مگر یہاں صرف اس کے مخصوص فوائد ہدیہ ناظرین ہو گے۔ اس کے پتوں کو گھوٹ کر عضو پر رات کو باندھیں۔ صبح آبلہ پیدا ہوگا۔ چھید کر پانی نکالیں اور گھی جلا کر لگائیں۔ مخلوق کے لیے مفید ہے۔ گندہ پانی رگوں سے خارج ہو کر خون صالح پیدا ہوگا۔

طاعون کے لیے بھی یہ بوٹی تریاق کا اثر رکھتی ہے۔ اور بڑے بڑے علاجوں اور جراحوں سے نجات دلاتی ہے۔ جب کوئی طاعون میں مبتلا ہو تو برگ جل دھنیا چار تولہ کوٹ کر دو ٹکیہ بنا کر دونوں ہاتھوں کی کلائیوں پر سیدھی جانب باندھیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد وہ ٹکیہ بدلتے رہیں۔ اور نئی باندھیں۔ وہاں آبلہ پیدا ہوگا اور بخار فوراً اتر جائے گا۔ گلٹی تحلیل ہو جائے گی اور تمام شکایات کافور ہوں گی۔

زخم حیات

یہ بوٹی اٹ سٹ کی طرح زمین پر بچھی ہوتی ہے۔ اور اس سے کچھ ملتی جلتی ہے جو ہڑ اور تالاب کے کنارہ پر ہوتی ہے۔ شاخیں بکثرت ہوتی ہیں۔ برگ مثل جوانسہ کے ہوتے ہیں۔ لیکن سبز اور میلے بکثرت ہوتے ہیں۔ اور اس سے کچھ موٹے ہوتے ہیں۔ پتوں کے پاس چھوٹی چھوٹی بُردار ڈوڈیاں لگی ہوتی ہیں۔ اس میں سنکھ کا کشتہ نہایت سفید ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے نغدہ میں دے کر دس پندرہ سیر کی آگ دیں۔ ایک ماشہ ہمراہ دودھ دیں۔ رطوبت زخم۔ جریان الرحم۔ اور کثرت حیض کو مفید ہے۔

شیرہ اندرانی بوٹی کے ہمراہ کھانے سے سل وتپ دق کو فائدہ ہوتا ہے اکیلی کا استعمال بھی بہت سی امراض میں مفید ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ آتشک۔ بواسیر۔ سوزاک کرم شکم۔ کرم امعاء۔ سوزش بول وغیرہ کے لیے دو تولہ برگ زخم حیات ایک پاؤ پانی میں ہمراہ مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر پلائیں۔ دنوں میں فائدہ ہوگا۔

اس کی ایک قسم اور بھی ہے۔ جو کہ اس سے پچاس گنا قوی الاثر ہے۔ لیکن وہ کمیاب ہے پہاڑوں میں اکثر ملا کرتی ہے۔ اس کے پتوں میں اگر گوشت کا قیمہ کر کے رکھ دیں۔ تو بہت جلد گوشت کا ٹکڑا بن جاتا ہے۔

ستیاناسی اور اس کے اکسیری فوائد

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— کشمیری گیٹ لاہور

ستیاناسی:

ایک خودرو بوٹی ہے۔ جو تقریباً پنجاب میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اس کا یہ نام غالباً سنیاسی لوگوں نے اس لیے رکھا ہوا ہے۔ کہ یہ مرض کا ستیاناس یعنی قلع قمع کر دیتی ہے ظاہر ہے کہ اس کو ستیاناسی ہی کہنا موزوں ہے۔ پنجاب میں اسے کٹائی کلاں یا کٹیلا اور کنڈیاری ڈوڈے والی بھی کہتے ہیں۔ چیت بیساکھ میں خوب پھلتی پھولتی ہے۔ اس کا پودا تقریباً نصف گز سے گز سوا گز اونچا ہوتا ہے۔ پتوں پہ سفید خط اور کانٹے بکثرت ہوتے ہیں۔ شاخ توڑنے سے زرد رنگ کا دودھ نکلتا ہے۔ اس کا پھول نہایت خوبصورت، ملائم اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ پختہ ہو کر چار خانے کا ڈوڈا نکلتا ہے۔ اس میں سیاہ رنگ کے بیج مثل سرسوں اور بارود کی طرح کے ہوتے ہیں۔ ان دانوں کو آگ پر ڈالنے سے چٹاخ پٹاخ کی آواز نکلتی ہے۔ ستیاناسی کے پودے جہاں ہوتے ہیں۔ بکثرت ہوتے ہیں۔ پس یہ وہ بوٹی ہے۔ جس کے استعمال سے ہر مرض کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ قدرت نے اس کے اندر وہ فوائد مخفی کر رکھے ہیں۔ جو بیان سے باہر ہیں۔ اس کا مزاج درجہ دوم میں گرم خشک ہے۔ سب سے پہلے اس سے ہونے والے کشتہ جات لکھے جاتے ہیں بعد میں اس کے دیگر فوائد مفصل لکھے جائیں گے اور بتایا جائے گا۔ کہ کس طرح اور کیسے یہ ہر مرض کا ستیاناس کر دیتی ہے۔

کشتہ سم الفار اکسیری:

یہ نہایت ہی معرکہ کا نسخہ ہے جس کو جناب حکیم محمد عالم صاحب مرحوم ہمیشہ مطب

میں تیار رکھتے تھے۔ جس کے متعلق وہ اپنی فہرست شفاخانہ ضیائے عالم میں لکھتے ہیں۔ کربہ اکسیری اصول سے تیار کیا ہوا قائم اور تہ نشین کشتہ ہے۔ قوت باہ کے لیے بے مثل ہے۔ اعصاب کو بے حد طاقت دیتا ہے۔ جذام اور کہنہ آتشک کو دور کرتا ہے۔ گھی دودھ خوب ہضم کرتا ہے۔ اس کی پوری کیفیت استعمال پر ہی معلوم ہو سکے گی۔

خوراک:۔ ایک چاول ہمراہ مسکہ یا بالائی دیں۔

نوٹ:۔ ایک چاول خوراک زیادہ ہے۔ چوتھائی چاول سے شروع کریں۔ ایڈیٹر

یہ وہ نسخہ ہے کہ جس کو ایک طبیب تیس روپیہ فی ماشہ[1] بیچ رہا ہے۔ لیکن یہاں اس کا نسخہ مفت لکھا جا رہا ہے۔ آخر خیال کیجئے کہ اس میں کوئی طلسمی اثر ضرور ہوگا۔ جو اتنا گراں فروخت ہو رہا ہے۔ اگر اعتبار نہ آئے۔ تو فہرست شفاخانہ ضیائے عالم لاہور ملاحظہ فرمالیں اگر پھر بھی یقین نہ آئے۔ تو ایک ماشہ خرید کر دیکھیں کہ کیا قیمت لی جاتی ہے۔ مجھے مدت تک اس نسخہ کا اشتیاق رہا۔ آخر بعد بصد اصرار حکیم صاحب موصوف نے عطا فرمایا۔ وہ نسخہ یہ ہے۔

سم الفار سفید حسب ضرورت لے کر آب ستیاناسی مروق میں ایک پہر کھرل کر کے دو پیالہ نام چینی میں رکھ کر عمدہ گل حکمت کر کے خشک کریں۔ ایک پہر آگ جلا کر جوہر حاصل کریں۔ سرد ہونے پر آب مذکورہ میں دو پہر کھرل کر کے اور دو پہر آگ جلا کر جوہر حاصل کریں۔ اسی طرح ہر بار ایک پہر کھرل اور ایک پہر آگ زیادہ کرتے جائیں۔ ان شاء اللہ کم و بیش آٹھ آنچوں میں تہ نشین ہوگا۔

نوٹ: کھرل کرنے کے بعد جب تک دوا خشک نہ ہو جائے پیالوں میں بند نہ کریں۔ ہر بار جوہر و تہ نشین دونوں کو ملا کر کھرل کیا کریں۔

کشتہ طلا اکسیری:

کشتہ ذیل مطب کے لیے نہایت کارآمد نسخہ ہے۔ سل۔ دق۔ نامردی۔ ضعف اعصاب اور ذیابیطس وغیرہ کے لیے اکسیر صفت ہے۔

ورق طلا ایک تولہ۔ سیماب مصفیٰ ایک تولہ۔ اس قدر کھرل کریں۔ کہ سیماب ناپید ہو جائے

---

[1] یہ قیمت ۱۹۳۵ء میں تھی۔ اس مہنگائی کے دور میں آپ خود اندازہ لگالیں۔

آب ستیا ناسی مردق میں ایک یوم کھرل کرکے ٹکیہ بنا کر محفوظ الہوا جگہ میں ایک پاؤ اوپلہ صحرائی کی آگ دیں۔ اسی طرح پارہ جدید شامل کرکے آب ستیا ناسی میں کھرل کرکے بدستور آگ دیں۔ ہر بار آگ دینے کے بعد وزن کرلیا کریں۔ جتنا وزن کم ہوا اتنا سیماب شامل کرلیا کریں۔ یہاں تک کہ وزن گھٹنا بند ہو جائے۔ محفوظ رکھیں۔ ہمراہ بدرقہ مناسب ایک چاول دیں۔

کشتہ فلوس نحاسی:

یہ کشتہ مقوی باہ۔ ممسک۔ مولد منی۔ دافع درد۔ کمر و پشت اور وجع المفاصل کو مفید ہے۔ ایک چاول ہمراہ مسکہ دیں۔

سم الفار سفید۔ ہڑتال ورقیہ چھ چھ ماشہ لے کر آب ستیا ناسی میں کھرل کرکے ایک ڈھوا پیسہ پر لیپ کریں اور ½ سیر نغدہ ستیا ناسی میں دے کر ایک سیر پارچہ کہنہ لپیٹ کر گجپٹ کی آگ دیں۔ کشتہ ہوگا۔

کشتہ مس:

جو امراض چشم کا واحد علاج ہے۔

مس مصفیٰ ایک تولہ کو آب ستیا ناسی میں تیس بجھاؤ دیں اور آدھ سیر نغدہ ستیا ناسی میں دے کر ایک من اوپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہوگا۔

کشتہ توتیا:

جو آتشک۔ سوزاک اور جذام کہنہ کو مفید ہے۔

ڈلی نیلا تھوتھا کو شیر ستیا ناسی میں تر کرکے آرد گندم سے لیپ کرکے بھوبھل میں پکائیں۔ جب آٹا سرخ ہو جائے تو نکال کر دوبارہ یہی عمل کریں۔ اسی طرح چالیس بار کریں سفید کشتہ ہوگا۔ اگر ایک سوا ایک بار آگ دیں۔ تو ایسا کشتہ ہوگا۔ جو زنگار نہ دے۔ جس کی تلاش میں اہل کیمیا سرگرداں رہتے ہیں۔

خوراکی طور پر دو چاول یہ کشتہ مکھن میں رکھ کر استعمال کرائیں۔ متذکرہ بالا امراض کو مفید ہے۔

کشتہ ہڑتال ورقیہ:

ایک کڑاہی میں پانچ سیر نغدہ سالم پودہ ستیا ناسی کا ڈال کر درمیان میں ایک تولہ ہڑتال ورقیہ رکھیں۔ اوپر کوئی ڈھکنا دے کر گل حکمت کرکے خشک ہونے پر چڑھے پر

چڑھائیں۔ اور نیچے چوبیس گھنٹہ تک نرم آگ جلائیں۔ سفید کشتہ ہوگا۔ جو بے حد مصفی خون اور مقوی باہ ہے۔ خوراک ایک چاول مکھن میں دیں۔

ان کشتوں کی تیاری کے بعد آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ستیاناسی واقعی اکسیری بوٹی ہے اب ذرا اس بوٹی کے دیگر فوائد کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

روغن ستیاناسی:

کسی ہوشیار تیلی سے تخم ستیاناسی کا کولہو میں تیل نکلوائیں یا ستیاناسی بقدر ضرورت باریک کر کے ایک شب قدرے پانی میں بھگو چھوڑیں۔ دوسرے روز کڑاہی میں آٹھ گنا پانی ڈال کر نرم نرم آگ پر جوش دیں۔ اس عمل سے تیل پانی کے اوپر آ جائے گا۔ وہ کسی مرغ کے پر سے جمع کرتے جائیں۔ ایک سیر تخم ستیاناسی میں سے دس اونس تیل نکلے گا۔ تمام تیل شیشی میں ڈال کر گرم راکھ پر رکھیں۔ اس عمل سے اگر کچھ پانی ہوگا۔ تو جذب ہو جائے گا۔ اگر جلاب کی ضرورت ہو تو ایک ماشہ تیل دودھ میں ڈال کر پلائیں۔ پانچ چھ اسہال ہو جائیں گے۔ بند کرنے کے لیے شربت مصری پلائیں۔ فوراً بند ہوں گے۔ اگر مریض کرم شکم کو چار قطرے صبح و شام بتاشہ میں ڈال کر پانی کے ہمراہ دیں گے۔ تو ہر قسم کے کرم شکم دور ہوں گے اور پھر عود نہ کریں گے۔ اگر مریض ہیضہ کو تین قطرہ دو دو گھنٹہ بعد دیے جائیں۔ تو فوراً اینند آ جائے گی۔ درد شکم۔ پیچش۔ اور دمہ کے لیے مناسب بدرقہ سے دیں۔ خارش اور وجع المفاصل کے لیے مالش کریں۔ ایک بزرگ ایک ملاقات میں فرماتے تھے۔ کہ تخم ستیاناسی کو گھوٹ کر جتنی بار چھان کر پلائیں۔ اتنے ہی دست آئیں گے (مگر اس کے ساتھ قئیں بھی آتی ہیں۔ اور حساب بھی پورا ٹھیک نہیں بیٹھتا ——— ایڈیٹر

دفعیہ دنبل:

کتنا ہی کہنہ پھوڑا ہو۔ جو پک کر نہ پھوٹتا ہو۔ تخم ستیاناسی گھوٹ کر لگائیں۔ فوراً ورم پھٹ جائے گا۔

دفعیہ خرابی خون۔ خارش وغیرہ:

تخم ستیاناسی باریک کر کے گوند کیکر شامل کر کے گولی بقدر نخود بنا کر دن میں تین بار پانی کے ہمراہ دیں۔

سگ گزیدہ کے لیے: تخم ستیاناسی ایک تولہ۔ مرچ سیاہ سات عدد گھوٹ کر

پلائیں۔ فوراً ایک دو دستے آکر آرام ہوگا۔

دفعیہ آتشک، خارش، زخم کہنہ:

تخم ستیاناسی۔ حب النیل۔ مصری۔ ہم وزن سفوف بناکر چھ ماشہ صبح و شام پانی کے ہمراہ دیں۔ دست آکر آرام ہوگا۔

دفعیہ لکنت اور خارش و آشوب چشم:

شاخ توڑنے کے بعد جو زرد رنگ کا دودھ نکلے اس کو اگر لکنت والے زبان پر لگائیں تو چند یوم میں لکنت دور ہوگی۔ اور اگر اس دودھ کو سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ تو آشوب چشم اور خارش وغیرہ دور ہوگی۔

نمونیہ۔ ذات الجنب:

روغن ستیاناسی تین تولہ۔ موم نو ماشہ۔ کافور چھ ماشہ۔ افیم تین ماشہ۔ آہک آب ندیدہ تین ماشہ۔ حسب معروف قیروطی بناکر استعمال کریں۔

دفعیہ سوزاک، جریان، احتلام و سرعت:

گل ستیاناسی در سایہ خشک کردہ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک ایک تولہ۔ زعفران سہ ماشہ۔ شہد میں کھرل کرکے گولی بقدر نخود بناکر دو گولی صبح و شام ہمراہ دودھ دیں۔

جوہر ستیاناسی:

سالم پودے ستیاناسی کے جلاکر بطریق معروف نمک حاصل کریں۔ دو رتی بدرقہ مناسب سے دیں۔ آتشک۔ بواسیر۔ جذام اور دائمی قبض کو مفید ہے۔

رب ستیاناسی:

اس کے پتے اور شاخوں وغیرہ کو کوٹ کر پانی نکالیں۔ اور اس کو مقطر کرکے آگ پر خشک کرکے گولیاں بنالیں۔ یہ گولیاں درد شکم۔ کھانسی۔ دمہ۔ ہیضہ۔ اسہال۔ درد سر دائمی کو مفید ہیں۔ ایک دفعہ ہم نے یہ گولیاں تیار کیں۔ اتفاقاً ان دنوں ہم نے بہت سی مرغیاں رکھی ہوئی تھیں۔ مرغیوں کو جو وبا شروع ہوئی۔ تو مرنے لگیں۔ چنانچہ یہی گولیاں مرغیوں کو کھلائی گئیں۔ خدا کی قدرت۔ دو ہی دن میں تمام مرغیاں تندرست ہوگئیں۔ پھر کیا تھا جس نے سنا ہمارے پاس دوڑا آیا۔ اور وہ گولیاں استعمال کرانے لگا۔ اسی طرح سے بہت سی مرغیاں تلف ہونے سے بچ گئیں۔

شربت ستیاناسی:
ستیاناسی کے سالم پودا کا پانی نکال کر اچھی طرح مقطر کر کے شکر تری شامل کر کے شربت بنائیں ہر روز دو تولہ شربت پانی ملا کر دیں عرصہ تک استعمال کرنے سے ابتدائی جذام و برص کو فائدہ ہوگا۔

دفعیہ جریان وسرعت:
پوست بیخ ستیاناسی۔ شکر تری ہموزن سفوف کر کے چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ دیں۔ آرام ہوگا۔

دفعیہ سوزاک وسوزش بول:
گل ستیاناسی نو ماشہ۔ رات کو آب تازہ میں بھگو رکھیں۔ صبح زلال لے کر شربت بزوری شامل کر کے پلائیں۔ آرام ہوگا۔

دفعیہ آتشک:
بیخ ستیاناسی ایک تولہ۔ مرچ سیاہ سات عدد۔ علی الصبح گھوٹ کر پلائیں ایک ہفتہ میں آرام ہوگا۔

دفعیہ امراض چشم:
آب برگ ستیاناسی ایک تولہ۔ روغن زرد ایک تولہ۔ دونوں کو ملا کر آگ پر رکھیں کہ آب مذکور جل جائے۔ اور فقط روغن باقی رہ جائے۔ صاف کر کے رکھیں سامراض چشم کے لیے قطعی طور پر اکسیر ہے۔

دفعیہ بھگندر:
برگ ستیاناسی گھوٹ کر لیپ کریں جلد آرام ہوگا۔

دافع وجع الفواد و ہاضم ومحلل ریاح:
ستیاناسی ایک تولہ۔ بھنگ ۳ ماشہ۔ صمغ عربی ایک ماشہ۔ حبوب بقدر نخود بنا کر استعمال کریں۔

دفعیہ داد:
تخم ستیاناسی سرکہ میں گھوٹ کر لگایا کریں۔

دفعیہ ورم ہر قسم: برگ ستیاناسی ۵ تولہ۔ مغز گھیکوار ۳ تولہ۔ نمک ۳ ماشہ۔ صمغ عربی

ایک ماشہ خوب باریک کر کے ورم پر لیپ کریں۔ ایک ہی دن میں ورم بیٹھ جائے گا۔

طلا مجلوق :

یہ طلا جملہ عوارضات جلق کو مفید ترین ہے۔ معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں بلکہ استعمال کر کے داد دیں۔

سم الفار ایک تولہ۔ گندھک آملہ سار تین تولہ۔ ہر دو کو آب ستیاناسی میں دو یوم کھرل کر کے گولیاں بنا کر بذریعہ تپال جنتر نکالیں۔ اور لگائیں۔

مقوی باہ سالن :

شاخ ستیاناسی مقشر کے قتلے کر کے ہمراہ گوشت پکائیں۔ لذیذ ہونے کے علاوہ مقوی باہ ثابت ہوگا۔

دفعیہ خرابی خون، آتشک و خارش تر :

تخم ستیاناسی۔ کالادانہ۔ تربد سفید۔ مجوف۔ ہر واحد ۴ ماشہ۔ جلابہ۔ زنجبیل ہر ایک چار ماشہ۔ سفوف بنا کر روغن بادام سے چرب کریں۔ ۹ ماشہ ہمراہ شیرہ مغز بادام ۲۰ عدد مغز کدو ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۹ ماشہ۔ شربت بنفشہ ملا کر استعمال کریں۔ ایک دن کے استعمال کے بعد چوتھے دن استعمال کریں۔ تین بار کے استعمال سے بدن کندن کی طرح ہوگا۔

دفعیہ درد کمر و سرعت و احتلام :

گل ستیاناسی ۳ تولہ۔ ست گلو۔ سبوس اسبغول۔ الائچی خورد۔ ثعلب مصری ہر ایک ایک تولہ۔ سنبل ۹ ماشہ۔ کشتہ قلعی۔ سلاجیت ہر ایک ۶ ماشہ۔ سفوف بنا کر ۶ ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کرائیں۔ اعلیٰ درجہ کا مغلظ نسخہ ہے۔

مفرح و مقوی قلب و دافع احتلام :

پوست بیخ ستیاناسی دو تولہ۔ کشتہ صدف۔ کشتہ مرجان۔ ورق نقرہ۔ کہربا زہر مہرہ۔ کشتہ ابرک سفید ہر ایک ۹ ماشہ۔ سفوف بنا کر ۳ ماشہ ہمراہ دودھ بوقت صبح دیں۔

حلوا مقوی دماغ و قلب و مقوی باہ و مغلظ اور دافع جریان و سرعت :

سالم پودا ستیاناسی خشک دس تولہ کو نیم کوب کر کے روغن زرد ۲۰ تولہ میں بریاں

کریں اور روغن چھان لیں۔اور بوٹی کا فضلہ پھینک دیں۔بعدازاں گوند کیکر۔گوند کتیرا۔بہمنین تودریں۔صندلین۔کمرکس۔مغز تخم تمرہندی ہر ایک ½ ۱ تولہ۔مغز بادام۔مغز کدو۔مغز پنبہ مغز تربوز۔مغز خربوزہ ہر ایک ۵ تولہ باریک کرکے روغن مذکورہ میں چرب کرکے حلوا تیار کریں۔۹ ماشہ ہمراہ دودھ ہر روز استعمال کیا کریں۔

حلوہ مقوی باہ وبدن۔مولد منی:

تازہ شاخ ستیاناسی مقشر کرکے خشک کریں۔پھر اس کا سفوف۔آرد نخود۔آرد کنگنی آرد بنولہ۔ہر ایک۔اتولہ۔ان سب کو روغن زرد ¼ سیر میں بریاں کریں۔پھر شیر گاؤ۔½ سیر شہد اصلی ¼ ۱ پاؤ۔مصری ¼ سیر میں قوام کرکے سفوف بریاں شدہ میں ڈال دیں۔اور دانہ الائچی خورد۔بسباسہ زعفران ہر ایک ۶ ماشہ ڈال کر مغز بادام۔مغز نارجیل۔مغز چلغوزہ شامل کرکے چھ ماشہ صبح وشام استعمال کریں۔

کوکنار

زبدۃ الحکما حکیم محمد عبدالمجید صاحب عتیقی مؤلف "جامع العقاقیر"۔۔۔۔ لاہور

مختلف نام:

معروف۔کوکنار۔ ہندی۔پوست کھاکھس کا پھل۔سنسکرت۔کھس پھل۔کھستیلا بنگلہ۔پوست دانہ۔گماچھ کھاکھس۔گجراتی افین ناڈوڈاں۔چینی میناگ۔پنجابی۔ڈوڈا کھس کھاس۔فارسی کوکنار۔پوست خشخاش۔عربی قشر الخشخاش۔طبی۔رؤس الخشخاش انگریزی۔پاپی کیپ سول۔لاطینی۔پی پی درس کیپ شیولی۔

قدیم تاریخ:

قدیم یونانیوں نے خشخاش کے پودے کی کئی اقسام کا ذکر کیا ہے۔بقراط اور یقیوفراسطس وغیرہ کوکنار کے پودے سے ایک نباتی خلاصہ تیار کیا کرتے تھے۔چینی ساتویں صدی عیسوی میں اس سے واقف ہوچکے تھے۔دسویں صدی ہجری کی ایک چینی تالیف میں کوکنار کا نام میناگ (باجرہ نما ظرف) موجود ہے۔بارھویں اور تیرھویں صدی کے سرصد میں چینیوں

کو پوست سے افیون حاصل کرنے کی ترکیب معلوم ہوئی۔ ہندوستان میں افیون کا استعمال اگرچہ بہت بعد شروع ہوا۔ لیکن پوست قدیم ایام سے مستعمل ہے۔ اور اس کا سنسکرت نام اس کی قدامت پر شاہد ہے۔ بابر (۱۵۱۹ء) نے افیون کے محاصل کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن اکبر کے زمانہ میں افیون کی تجارت سے محاصل وصول کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ ابوالفضل نے فتح پور۔ الہ آباد۔ غازی پور اور لاہور وغیرہ میں پوست کی کاشت کا حوالہ دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ مالوے کی افیون بہترین ہوتی ہے۔

مقام و موسم پیدائش:

ایشیائے کوچک۔ چین۔ ایران اور ہندوستان کے متعدد گوشوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ آغاز سرما میں اس کی تخم ریزی ہوتی ہے۔ چونکہ اس سے افیون حاصل کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کی کاشت حکومت سے ٹھیکہ لے کر ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کی کاشت عام نہیں ہے۔

ماہیت و شناخت:

اس کا پودا اڑھائی تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔ پتے متبادل۔ بے حد کٹے پھٹے عموماً تین سے پانچ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ تنا اور شاخ نرم ایک ڈنڈی پر عموماً ایک ہی پھول لگتا ہے۔ یہ پھول رنگ کے اعتبار سے سرخ۔ ارغوانی۔ سفید۔ زرد۔ نیلا وغیرہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کوکنار (پھل) گول بیضوی دو سے تین انچ قطر کا گردن نیچے کی طرف۔ بالائی جانب کنگرہ دار چھتری۔ رنگت سفیدی مائل۔ بازردی مائل بھوری۔ وزن میں نہایت ہلکا۔ اندرونی حصہ خانہ دار۔ جن کی دیواریں نہایت باریک اور خوشنما۔ ان خانوں میں چھوٹے چھوٹے سفید بادامی یا سیاہ دانے۔ جن کو خشخاش کہتے ہیں۔ ذائقہ میں تلخ اور ہیک لیے ہوئے۔

حصص مستعملہ:

پوست (چھلکا) تخم پوست (خشخاش) افیون۔ جوہر افیون۔

جدید تحقیق:

اس میں افیون۔ مختلف ایلکلائیڈز۔ آرگینک ایسڈز ریزن۔ گلوکوز وغیرہ مختلف اجزا پائے جاتے ہیں۔ پختہ کوکنار میں۔ مارفین (جوہر مؤثرہ) کی مقدار ۱۶ء۱ فیصدی سے ۲۸ء بر

نک۔ نیم پختہ میں ۶۰۱۵ فیصدی اور ۲۰۶% فیصدی کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ نیز اس میں میکونک ایسڈ بھی پایا جاتا ہے۔

طبیعت:

درجہ دوم میں سرد اور درجہ اول میں خشک۔ بعض نے درجہ سوم میں خشک لکھا ہے۔

مضرت واصلاح:

سرد مزاجوں اور پھیپھڑے کے لیے مضر ہے۔ شکر، شہد۔ اور مصطگی رومی اس کے مصلح ہیں۔

بدل:

رتی یا دو رتی کی مقدار میں افیون۔

مقدار خوراک:

۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

افعال وخواص:

مخدر۔ رادع مواد۔ سدے پیدا کرتا ہے۔ اورام حار و یابس کا باقی حصہ دافع۔ اعضاء میں سستی۔ حواس میں پراگندگی۔ باہ میں کمی اور نسیان میں زیادتی پیدا کرتا ہے۔

کیمیائی افعال:

قلعی۔ سکہ۔ جست وغیرہ کو کشتہ کرتا ہے۔

مفرد استعمال

دردسر:

پیشانی پر کوکنار کا ضماد دافع دردسر ہے۔

آشوب و درد چشم:

میتھی اور گلاب کے ساتھ پکا کر اس کا استعمال کرنا آشوب و درد چشم کے لیے مفید ہے۔

کھانسی : اس کا زلال پینا کھانسی کے لیے مفید ہے۔

امراض معدہ:

نصف درم صبح و شام آب سرد کے ساتھ پینے سے اسہال دموی و صفراوی۔ سوزشِ معدہ و امعا اور حرکت مثانہ کو دفع کرتا ہے۔

یونانی مرکبات و مجربات

تریاق کوکنار:

کوکنار۔ اجوائن خراسانی ہر ایک ۸ تولہ ۹ ماشہ۔ تخم خشخاش سفید ۱۱ تولہ ۸ ماشہ۔ تخم کاہو ۵ تولہ ۱۰ ماشہ۔ کشنیز خشک۔ تخم مورو۔ گل گاؤزبان ہر ایک دو تولہ ۱۱ ماشہ۔ اسطوخودوس ایک تولہ ½ ۵ ماشہ۔ سب کو رات بھر پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ پھر مل چھان کر سیر چند مصری ملا کر قوام کریں اور گل سرخ۔ کشنیز خشک۔ ست ملٹھی۔ نشاستہ۔ گوندکیکر۔ کتیرا مرمکی ہر ایک ایک تولہ ½ ۵ ماشہ باریک پیس کر ملالیں۔

استعمال و منافع: ۷ ماشہ ہمراہ شربت خشخاش دو تولہ و عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ صبح نہار منہ کھائیں۔ ترش و ثقیل غذا سے پرہیز کریں۔ نزلہ کے لیے تریاق ہے۔

خمیرہ خشخاش:

کوکنار ۱۰۰ عدد کو دو سیر پانی میں بھگوئیں۔ صبح حسب معمول جوشاندہ تیار کر کے ایک سیر قند کے ساتھ خمیرہ تیار کریں۔

استعمال و منافع: ۷ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ استعمال کریں۔ نزلہ حار اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ درد سر حار اور خون آنے کو بند کرتا ہے، پھیپھڑے کے زخم مندمل کرتا ہے۔ مسکن حرارت۔ مصلح اخلاط محرقہ ہے۔ کثرت حیض کو روکتا ہے۔

شربت خشخاش:

کوکنار (پوست خشخاش) ایک سیر کو رات بھر پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر صاف کریں اور ۵ سیر قند سفید جوشاندہ میں ملا کر شربت کا قوام تیار کریں۔

استعمال و منافع: ۲ تولہ شربت ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ استعمال کریں۔ نزلہ حار اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔

غرغرہ کوکنار: کوکنار مسلم۔ کشنیز خشک۔ مکو۔ ملٹھی مقشر نیم کوفتہ۔ حب الآس ہر ایک

ایک تولہ۔ برگ شہتوت۔ چھال جھڑبیری۔ ہرایک ایک چھٹانک۔ سب کو ڈھائی سیر پانی میں جوش دے کر اس پر بیس ماشہ پسی ہوئی پھٹکڑی چھڑک کر محفوظ رکھیں۔

استعمال و منافع: دن میں چند مرتبہ اس سے غرغرہ کریں۔ اورام حلق حار کے لیے نافع ہے۔

ایضاً: کوکنار مسلم ۵ عدد۔ عناب ۵ عدد۔ مسور مقشر۔ کشنیز خشک۔ مکو خشک۔ ہرایک ایک تولہ۔ گل انار۔ نبات سفید۔ ملٹھی ہرایک ۱۰ ماشہ۔ پانی میں جوش دے کر رکھیں۔

استعمال و منافع: اس سے غرغرے کرنا خناق حار کے لیے مفید و مجرب ہے۔

حب جواہر کافوری:

پوست خشخاش سفید (کوکنار) گل نیلوفر۔ گل گاؤزبان۔ طباشیر سفید۔ سرطان محرق کتیرا۔ صمغ عربی۔ نشاستہ۔ رب السوس ہرایک ساڑھے چار ماشہ۔ کہربا یشب سفید۔ مروارید ناسفتہ۔ زمرد یاقوت رمانی۔ لعل بدخشاں۔ زہر مہرہ۔ کافور قیصوری۔ ہرایک ساڑھے تین ماشہ۔ صندل سفید۔ پوست بیخ انجبار۔ گل ارمنی۔ ہرایک سوا دو ماشہ۔ زعفران ساڑھے تین رتی۔ جواہرات کو عرق گلاب میں کھرل کریں۔ اور دیگر ادویہ کو کوٹ چھان کر سب کو باہم ملا کر لعاب بہیدانہ کے ساتھ مونگ پھلی دانہ کے برابر گولیاں بنالیں۔

استعمال و منافع: ۲ ماشہ گولیاں۔ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ۔ شربت سیب وغیرہ ۲ تولہ کے ہمراہ دیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ سل و دق کو مفید۔ حابس۔ اسہال و خون ہیں۔

دیاقوزہ:

کوکنار مسلم ۲۰ عدد۔ تخم خطمی۔ کتیرہ۔ صمغ عربی۔ تخم خیارین۔ بہیدانہ ہرایک ایک تولہ۔ اصل السوس مقشر ۲ تولہ۔ اسبغول ۳ تولہ۔ قند سفید پاؤ بھر۔ تخم خطمی۔ کوکنار۔ بہیدانہ اور اصل السوس مقشر رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے۔ صاف کرکے قند ملا کر قوام کریں۔ اور بعد ازاں گوند میں باریک پیس کر ملالیں۔

استعمال و منافع: رات کو سوتے وقت چھ سے ۹ ماشہ تک کھلائیں۔ نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔

سفوف سعال و دمہ:

پوست خشخاش (کوکنار) ایک تولہ۔ ہلیلہ مسلم ایک عدد۔ ملٹھی۔ ہلدی۔ اجوائن

نمک طعام ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو گلیہ میں رکھ کر جلا لیں۔

استعمال ومنافع : ایک ایک چٹکی صبح و شام کھلائیں۔ کھانسی اور دمہ کے لیے مجرب ہے۔

سفوف مویا :

کوکنار۔ بادیان۔ ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ روغن گاؤ میں بھون کر اور کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔

استعمال ومنافع : تازہ پانی کے ہمراہ ۶ ماشہ استعمال کریں۔ ضعف معدہ۔ امعاء کی وجہ سے دست آتے ہوں تو ان کو روکنے میں مفید ہے۔

عرق ہرابھرا :

کوکنار۔ منڈی۔ دانہ الائچی خورد۔ صندل سفید و سرخ۔ ملٹھی۔ بدماکھہ۔ ناگرموتھہ۔ گلو سبز شاہترہ۔ پوست نیم۔ گل نیلوفر۔ تخم کاسنی۔ تخم کدو۔ تخم تلسی۔ بادیان۔ نیز بالا۔ دھمایا۔ بیخ کاسنی۔ بیخ ہلیلہ۔ بیخ نیشکر۔ بیخ جوانسہ۔ کشنیز۔ ہر ایک ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح و شام حسب دستور عرق کشید کریں۔ اور اسی قدر ادویہ اضافہ کر کے مکرر کشید کریں۔

استعمال ومنافع : ڈیڑھ تولہ مناسب ادویہ کے ہمراہ۔ دق میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سوزش بول۔ سوزاک اور خفقان میں بھی نافع ہے۔ نیز مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔

لعوق سپستان :

کوکنار ۴ تولہ۔ سپستان ۱۰ عدد۔ عناب ۴ عدد۔ اصل السوس ۳ تولہ۔ تخم خطمی خیارین ہر ایک ۸ ماشہ۔ بہیدانہ ۶ ماشہ۔ سب کو ۴ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر پاؤ سیر قند ملا کر قوام کریں۔ آخر قوام میں شیرہ جو مقشر۔ شیرۂ مغز بادام تر مقشر۔ شیرۂ تخم خشخاش ہر ایک ۲ تولہ۔ اضافہ کریں۔ جب قوام تیار ہو جائے۔ تو رب السوس۔ کتیرا۔ صمغ عربی ہر ایک ۶ ماشہ پیس کر ملا لیں۔

استعمال ومنافع : ۲ ماشہ انگلی سے چاٹ لیا کریں۔ نزلہ۔ کھانسی اور زکام میں نہایت سود مند اور مخرج بلغم ہے۔

لعوق معتدل :

کوکنار۔ تخم خشخاش۔ مویز منقی۔ انجیر زرد۔ باقلا۔ اصل السوس۔ مغز تخم کدو شیریں

پرسیاوشاں۔ بادیان۔ زوفاخشک۔ مغز بادام مقشر۔ تخم حلبہ۔ پودینہ ولائتی۔ صمغ عربی
کتیرا۔ تخم خطمی۔ تخم کتان۔ بہیدانہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ جوکوب کرکے ۲ سیر پانی میں جوش
دیں۔ جب آدھ سیر رہ جائے۔ تو صاف کرکے شہد خالص ملا کر غلیظ قوام کریں۔

استعمال ومنافع: ایک تولہ سے دو تولہ تک دن میں چند مرتبہ تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ بلغم کو خارج کرتا۔ مواد حار ورقیق کو گاڑھا کرکے قابل اخراج بناتا اور کھانسی میں مفید ہے۔

جدید الوضع مخلوط مرکبات

دبا قوزہ:

کوکنار مسلم ۳۰ عدد۔ بہیدانہ ساڑھے تیرہ ماشہ۔ تخم خطمی سفید۔ اصل السوس مقشر
سرطان ہندی مدبر ہر ایک ساڑھے ۲۲ ماشہ۔ سب کو آب باراں یا عرق گاؤزبان ایک
سیر میں شب بھر بھگو کر صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے صاف کرکے لعاب اسبغول
ساڑھے تین تولہ۔ اور قند سفید نصف سیر کا اضافہ کرکے خمیرہ کی مانند گاڑھا قوام کرلیں۔ اور
آخر قوام میں اقاقیا طباشیر۔ ست گلو ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ صمغ عربی۔ کتیرا سفید
ہر ایک بائیس ماشہ۔ زعفران۔ اجوائن خراسانی۔ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ کہربائے شمعی۔ مروارید
ناسفتہ ہر ایک سوا دو ماشہ۔ کھرل کرکے تھوڑا تھوڑا ڈال کر قوام میں خوب ملالیں اور سرد ہونے
پر ایکسٹریکٹ آف مالٹ و کاڈلیور آئل ہم وزن محفوظ کرکے رکھیں۔

استعمال ومنافع: ۶ ماشہ ہمراہ شیر مادہ خر یا بز استعمال کریں۔ بعدہ حسب برداشت مریض تدریج بڑھاتے ۲ تولہ تک لے جائیں۔ سل ودق۔ نزلہ وزکام۔ کھانسی اور جملہ امراض ریہ میں مفید ہے
دل اور پھیپھڑوں کو تقویت دیتا ہے۔

شربت سعال:

کوکنار ۱۲ عدد۔ تخم خشخاش۔ تخم خطمی۔ اصل السوس مقشر۔ گل بنفشہ ہر ایک ۹ تولہ
تخم خبازی۔ برگ گاؤزبان ہر ایک ۲ تولہ۔ اسبغول مسلم۔ سپستان۔ بہیدانہ ہر ایک ایک تولہ
تخم ریحان۔ تخم حلبہ۔ تخم کتان ہر ایک ۶ ماشہ۔ عناب ۱۱ عدد سب کو رات کو گرم پانی میں بھگو

دیں۔ صبح جوش دے کر صاف کر کے نبات سفید تین پاؤ اس میں اضافہ کر کے شربت کا قوام کریں۔ پھر بحساب ہر نین پاؤ اس میں ایمونیم کاربونیٹ اور وائنم ایپی کاک ہر ایک سوا دو تولہ اور ٹنکچر سلا اور ٹنکچر کیمفر کمپاونڈ ہر ایک ساڑھے چار تولہ بخوبی حل کریں۔

استعمال و منافع: ایک ایک تولہ دن میں تین مرتبہ دیں۔ کھانسی کی اکثر اقسام میں مفید ہے۔ سینہ اور ہوائی نالیوں کو بلغم سے صاف کرتا ہے۔ پسینہ لانا اور ضیق النفس میں فائدہ بخش ہے۔

مضمضہ دردِ دندان:

کوکنار۔ اسپند۔ بابڑنگ۔ فوہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو ایک چھٹانک پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور اس میں کوکین ہائیڈرو کلوراس ایک ماشہ حل کر کے رکھ لیں۔

استعمال و منافع: بطریق معروف غرغرہ کرائیں۔ دانتوں کے شدید درد کو فی الفور رفع کرتا ہے۔

قابض و منوم:

لائکر مارفیا ہائیڈرو کلوراس ایک ڈرام۔ ایک بوتل میں ڈال کر اس قدر آب کوکنار ملائیں۔ کہ کل وزن ۲۰ تولے ہو جائے۔

استعمال و منافع: پانچ سے پندرہ تولہ تک دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔ دستوں کو بند کرتا ہے اور نیند لاتا ہے اور دردوں کو تسکین دیتا ہے۔

ویدک مجربات

سرمہ چشم:

سرمہ سیاہ ۴ تولہ۔ قلمی شورہ۔ ہلدی (قدرے بریاں) ہر ایک ایک تولہ۔ نیلا تھوتھا بریاں ۳ ماشہ۔ سب کو آب کوکنار (پوست کے پانی) سے کھرل کر کے سرمہ تیار کریں۔

استعمال و منافع: سلائی سے آنکھ میں لگایا کریں۔ ککروں کو دور کرنے میں مجرب ہے۔

مرکبات طبِ جدید

مروجہ:

ڈیکاکشن آف پاپیز (جوشاندہ کوکنار) کوکنار ۲ اونس کو آب مقطر ڈیڑھ پائنٹ میں ڈال کر بند برتن میں دس منٹ تک جوش دے کر اتار لیں۔

استعمال و منافع: چوٹ کی سوزش اور درد کے لیے بطور مسکن الم۔ ایک سے دو اونس تک مستعمل۔

سیرپ آف پاپیز شربت کوکنار:

سفوف پوست (جس میں سے خشخاش نکالی ہوئی ہو۔ ۳۶ حصہ۔ ریکٹی فائڈ سپرٹ ۱۱ حصہ۔ ریفائنڈ شوگر ۶۴ حصہ۔ پوست کو ۱۲ گھنٹہ ۸۰ حصہ گرم پانی میں بھگو کر پرکولیٹ میں بھر دیں۔ اور اس قدر آب مقطر اور ڈالیں۔ کہ حجم ۳۲۰ حصہ ہو جائے۔ پھر آگ پر اتنا اڑائیں۔ کہ سیال صرف ۶۰ حصہ رہ جائے۔ سرد ہونے پر سپرٹ شامل کر کے ۱۲ گھنٹے پڑا رہنے دیں۔ پھر فلٹر کر کے شراب کو کشید کر کے علیحدہ کر لیں اور باقی سیال کو آگ پر اڑا کر ۴۰ حصہ کر لیں۔ اور اس میں شوگر ملا کر شربت تیار کر لیں۔

استعمال و منافع: نصف سے ایک فلوئڈ ڈرام تک دیں۔ مخدر اور منوم ہے۔ بچوں کو نہیں دینا چاہیئے۔

ایضاً:

لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف پاپیز ۸۰ حصہ کو آنچ پر اڑائیں۔ یہاں تک کہ وہ ۴۰ حصہ رہ جائے۔ پھر اس میں ۶۴ حصہ ریفائنڈ شوگر ملا لیں۔

ایضاً:

لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف پاپیز ۴۰ حصہ۔ ریفائنڈ شوگر ۷۰ حصہ دونوں کو ملا کر آگ پر اتنا اڑائیں۔ کہ صرف ۱۰۰ حصہ رہ جائے۔

لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف پاپیز عصارہ کوکنار سیال:

سفوف کوکنار کے تیز خیسانده کو اڑا کر غلیظ کر لیتے ہیں۔ اور اس میں قدرے الکحل ملا دیتے ہیں۔

استعمال ومنافع : ۳۰ سے ۶۰ منم بطور مخدر ومسکن مستعمل ہے۔

ایکسٹریکٹ آف پاپیز : عصارہ کوکناد :

کوکنار جوکوب ایک پونڈ۔ ریکٹی فائڈ سپرٹ دو اونس۔ بائیلنگ ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت دو پائنٹ پانی میں پوست کو ۲۴ گھنٹے بھگوکر پرکولیٹر میں بھر کر اور پانی بھی ملا دیں۔ اور جب ایک گیلن متقطر ہوجائے۔ تو باقی کو واٹر باتھ پر اڑائیں۔ حتیٰ کہ ایک پائنٹ رہ جائے پھر سپرٹ ملا کر ۲۴ گھنٹے پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں صاف عرق کو فلٹر کرکے واٹر باتھ پر اتنا اڑائیں۔ کہ گولیاں بن سکیں۔

استعمال ومنافع : دو سے پانچ گرین تک استعمال کرتے ہیں۔

کشتہ جات میں کوکنار کا استعمال

کشتہ مثلث یسہ دھاتہ :

سکہ۔ جست۔ قلعی۔ ہر ایک دو تولہ۔ سب کو کڑچھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب یہ پگھل جائیں تو روغن زرد میں سرد کریں۔ اور نکال کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اس کے نیچے آگ دیں۔ پھر بارہ تولہ کوکنار باریک پیس کر چٹکی دیتے جائیں۔ جب راکھ ہو جائیں۔ تو اتار کر باریک ٹکیاں بنالیں۔ ان ٹکیوں کو ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر تیز آگ دیں۔ جب بسنتی ہو جائے تو اتار کر پیس لیں۔

استعمال ومنافع : روزانہ ایک رتی کی مقدار میں صبح کے وقت بالائی میں ملا کر کھائیں سرعت ورقت۔ کثرت احتلام اور ضعف باہ کے لیے اکسیر ہے۔

ایضاً :

قلعی۔ جست اور سیسہ ہر ایک ایک تولہ کو کسی لوہے کے برتن میں رکھ کر کوئلوں کی آگ پر رکھیں۔ جب وہ پگھل جائیں۔ تو گائے کے گھی میں بجھاؤ دیں۔ اسی طرح سات بجھاؤ دینے کے بعد علیحدہ کڑچھی میں ڈال کر پگھلائیں اور اس پر سفوف کوکنار ۲۰ تولہ تھوڑا تھوڑا ڈال کر لوہے کی سیخ سے ہلاتے رہیں۔ جب تمام سفوف ختم ہو جائے۔ تو پھر اس راکھ کو کھٹے دہی میں چار گھنٹے کھرل کرکے اس طرح پانچ آنچ دیں۔

استعمال ومنافع : دو چاول ہمراہ معجون آرد خرما ایک تولہ یا معجون کلاں پانچ ماشہ

اَمر بیل

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔

استعمال کریں۔ جریان کے لیے مفید ہے۔

کشتہ قلعی:

قلعی مصفیٰ پانچ تولہ کو پگھلا کر اس میں برگد کی ڈاڑھی کا ڈنڈا پھیرتے رہیں نیچے آگ نرم رہے۔ جب قلعی بالکل خاک ہو جائے تو سرد کر کے شیرہ بھوپھلی ایک پاؤ میں اس کو کھرل کر کے خشک کریں۔ اور ٹکیہ بنا کر دو پیالوں میں بند و گلحکمت کر کے گڑھے میں دس سیر اوپلہ صحرائی کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں۔ اور شیر آک ایک پاؤ میں کھرل کر کے بدستور آگ دیں۔ اسی طرح شیر برگد، پیپل کی کونپلوں کا رس، ببول کی کونپلوں کا رس، شیرہ گھیکوار (کپڑے میں سے چھانا ہوا) شیرہ بھنگ، شیرہ کوکنار (ڈوڈا پوست) شیرہ دھتورہ، شیرہ دودھی خورد اور شیرہ چیرچٹہ ہر ایک ایک پاؤ میں علی الترتیب کھرل کر کے آگ دیتے جائیں۔ گیارہ آنچوں میں کشتہ تیار ہو جائے گا۔

استعمال و منافع: دو سے چار رتی تک مکھن میں دیں۔ سرعت انزال کو دور کرتے اور امساک کے لیے عجیب چیز ہے۔

اکاش بیل
کے
خواص و فوائد پر ایک گہری نظر

از قلم عالی جناب مولانا حکیم محمد عبد اللہ صاحب زبدۃ الحکماء مصنف کنز المجربات و خواص وغیرہ۔

تعارف:

مشہور و معروف بیل ہے۔ ابتدا میں اس کا رنگ گہری سبزی کے ساتھ زردی بھی لیے ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنے شباب پر آتی ہے۔ تو بالکل زرد ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا درخت یا جھاڑی نے زعفرانی رنگ کی چادر اوڑھ رکھی ہے۔ ہاں جب خشک ہونے پر آتی ہے تو سیاہی خاکی مائل ہو جاتی ہے۔ اس کے پھیلنے کا طریقہ بھی عجیب ہے۔ درخت اور جھاڑی پر پیچ در پیچ پھیلتی ہے۔ اور دل کھول کر الجھتی ہے۔ پھیلنے کو

توسب خار دار درخت اور جھاڑیاں ہی اس کی اپنی ہیں۔ مگر کیکر۔ جنڈ اور خصوصاً بیری کے درخت پر بہت پھیلتی ہے۔ اگر آپ کو اپنی حسب منشا کہیں پھیلانی مقصود ہو۔ تو اس کا ایک یا دو بالشت ٹکڑا لاکر درخت پر چھوڑ دیجئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی تمام شاخوں میں چھا جائے گی۔

مختلف نام:

یہ بیل نہ صرف برصغیر میں ہی ہوتی ہے۔ بلکہ دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہے اس لیے مختلف ملکوں اور زبانوں میں اس کے مختلف نام ہیں۔ چنانچہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لیے ان کا بیان تحریر کرنا غیر مناسب نہ ہوگا۔

پنجابی۔ ہندی۔ نیلا دھاری۔ کنثوث۔ امرول وغیرہ۔ سنسکرت۔ امر بیل۔ امر لتہ فارسی۔ پیچان۔ عربی۔ افتیمون۔ شجر الصبغ۔ رومی۔ شبون۔ وغیرہ وغیرہ۔

وجہ تسمیہ:

آکاش کا لفظ سنسکرت زبان میں آسمان کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ اس بیل کی چونکہ زمین پر جڑ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی زمین سے اس کا کوئی خاص نباتی تعلق ہے۔ اس واسطے اس کو آکاش بیل کہتے ہیں۔ دیکھیئے گو اس کی بالکل جڑ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس کے نوکدار پتے ہوتے ہیں۔ بلکہ پتے تو بالکل ہوتے ہی نہیں۔ اور خصوصاً جو بیل ہمارے علاقہ میں ملتی ہے ہم نے تو اس کے پتے کبھی نہیں دیکھے۔ مگر باوجود یہ تمام کچھ نہ ہونے کے کیسی سرسبز اور تروتازہ ہوتی ہے۔ قربان جائیے خدائے تعالیٰ کی حکمت پر۔

نوٹ:۔ آکاش بیل کے تمام مختلف نام یا لفظ آکاش بیل کا لفظی ترجمہ ہیں۔ یا اس کی صفات اور اوصاف سے نکالے گئے ہیں۔

مقامات و موسم پیدائش:

عموماً موسم سرما کے اختتام پر جھاڑیوں اور درختوں پر نمودار ہوتی ہے۔ اور پھیلتی ہے۔ جوں جوں درخت یا جھاڑی پر اپنے دھاگے اور سوئیاں سی پھیلاتی جاتی ہے۔ توں توں وہ خشک اور برباد ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تمام تر غذا چوستی رہتی ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ جڑ زمین سے بے نیاز و مستغنی ہے۔ برصغیر کے تقریباً ہر حصے اور ہر علاقے میں پائی جاتی ہے۔ مگر آسام اور بنگال کے جنگلات میں بکثرت ملتی ہے۔ ہمارے ملک کے

علاوہ دیگر گرم مرطوب ممالک کے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھی پیدا ہوتی ہے اور خصوصاً ایران میں بہت ہوتی ہے۔

اقسام:

اکاش بیل کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ بڑی اکاش بیل - ۲۔ چھوٹی اکاش بیل -

بڑی اکاش بیل

بھاری پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ درخت پہ خوب پھیلتی ہے۔ اور اس کے پتے پتے اور شاخ شاخ کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اس کا براہ راست زمین سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کے کسی قسم کے پھول پھل یا پتے وغیرہ ہوتے ہیں۔ ہمارے علاقہ میں آکاش بیل کی یہی قسم پائی جاتی ہے۔

چھوٹی اکاش بیل:

پہلے اس کا بیج زمین سے اگتا ہے۔ مگر جب درخت پہ چڑھ جاتی ہے۔ تو پھر زمین سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ اور قسم کلاں کی طرح اس پہ پھیلتی رہتی ہے۔ قسم مذکور کے برخلاف اس کے پھول لگتے ہیں۔ ان میں سے خوشبو میٹھی میٹھی سی آیا کرتی ہے۔ اس کا پھل گول سیاہ مرچ کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ اول ہی سے درخت پر اُگ آتی ہے۔

کیا افتیمون اور اکاش بیل ایک ہی نبات ہے؟

قارئین کرام! اس سے پیشتر جو ہم نے اکاش بیل کی دو قسمیں بیان کیں۔ وہ ہمارے ہی ملک میں پائی جاتی ہیں۔ مگر بیرون ہند اکاش بیل کی ایک اور بھی قسم پائی جاتی ہے اطباء اس کو افتیمون کہتے ہیں۔ اکثر حکماء کے نزدیک افتیمون اکاش بیل کی قسم نہیں۔ وہ اسے ایک جدا گانہ نبات کا درجہ دیتے ہیں۔ بعض محققین نے اپنی چھان بین اور تحقیقات سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اکاش بیل اور افتیمون دونوں کی ماہیت ایک ہی ہے۔ مگر چونکہ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے اس لیے ان کی اس محنت سے محض یہی اثر ہوا ہے۔ کہ بعض حضرات اکاش بیل کے متعلق جب کبھی خامہ فرسائی کرنے بیٹھتے ہیں۔ تو اس کی اقسام کے بارے میں یہ بھی لکھ دیتے ہیں۔ کہ بعض محققین افتیمون کو بھی اکاش بیل ہی کی قسم قرار دیتے

ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کبھی اس پر غور کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی۔ ورنہ باور کر لیتے کہ دراصل افتیموں اور اکاش بیل دونوں ایک ہی نبات ہیں۔ دیکھئے اکاش بیل درختوں اور جھاڑیوں پر پھیلتی ہے۔ اور اس کے ڈورے بھی سبزی مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ دونوں کا مرغوب بیری کا درخت ہے۔ دونوں اس پر خوب پھیلتی ہیں خشک ہونے پر ہر دو کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ دونوں کے ٹکڑے کسی درخت یا جھاڑی پر چھوڑ دیئے جائیں۔ تو یکساں طور پر بڑھیں گی۔ غرضیکہ بیسیوں ایسی باتیں دونوں میں یکساں پائی جاتی ہیں۔ رہی یہ بات کہ افتیمون کی بیل میں پتے لگتے ہیں۔ اور اکاش بیل میں پتے وغیرہ بالکل نہیں پھوٹتے۔ مگر وہ پتے اتنے باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ کہ دور سے آپ انہیں دیکھ نہیں سکتے۔ پھر ہوتے بھی کہیں کہیں ہیں۔ اور ان کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ اگر آپ انگریزی کتب کا مطالعہ کریں۔ تو حقیقت طشت از بام ہو جائے گی۔ کہ افتیمون اور اکاش بیل شکل و شباہت اور طرز پیدائش میں تو یکساں ہیں۔ لیکن افعال و خواص میں افتیمون قوی ہے۔ فوائد کا اختلاف اس لیے ہے کہ افتیموں جو اطباء استعمال کرتے ہیں بحیرہ روم کے علاقہ سے آتی ہے اور بحیرہ روم کے جزائر کی آب و ہوا معتدل ہے اور ہمارے ملک کی اس سے مختلف۔ پس آب و ہوا کے اختلاف کی وجہ سے یہ اختلاف واقع ہوتے ہیں۔ ورنہ اصل دونوں ایک ہی نبات ہیں

امر بیل ولائتی یا افتیمون:

ماہیت:

ایک گھاس ہے۔ جو درختوں پر پھیلتی ہے۔

صفات:

یہ سبزی مائل زرد رنگ کے ڈوروں کی طرح ہوتی ہے۔ جو عام طور پر بیری کے درخت پر پھیلی ہوئی پائی جاتی ہے۔ خشک ہونے پر سیاہی مائل بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ اور اس قدر باریک ہو جاتی ہے۔ کہ لپٹے ہوئے بالوں یا سوت کی طرح نظر آتی ہے۔ جب اتار لی جاتی ہے۔ تو خشک ہو جاتی ہے۔ اگر تھوڑی سی کاٹ کر ایک درخت سے فوراً ہی دوسرے درخت پر ڈال دی جائے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس درخت کے اوپر بھی پھیل جاتی ہے۔ پتے اس کے نہایت باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو بہت

علیحدہ علیحدہ ہونے کی وجہ سے دور سے دیکھنے پر نظر نہیں آتے۔

بیج:

اس کے دانے رائی کے دانوں سے بھی باریک ہوتے ہیں۔جن کا رنگ سُرخ بزوری ہوتا ہے۔اور پھول کا رنگ سُرخ بہ تیرگی ہوتا ہے۔اس کے تخم کو کشوت کہتے ہیں۔

ذائقہ:

تلخ۔قدرے تیزی مائل الدصحرائی علاقے کے درختوں پر پائی جاتی ہے۔

بہترین اکاش بیل:

وہ ہوتی ہے۔جو زیادہ سے زیادہ سُرخ اور باریک ہو جس میں یہ صفات جتنی کم پائی جائیں گی۔وہ اتنی ہی گھٹیا ہوگی۔

طبیعت:

شیخ کا مذہب ہے کہ تیسرے درجے میں گرم اور پہلے کے آخر درجے میں خشک ہے۔ صاحب کامل کہتا ہے کہ جالینوس کے نزدیک دوسرے درجے میں گرم ہے لیکن بعض نے دوسرے درجے میں خشک بھی کہا ہے۔گویا اس حساب سے دوسرے درجے میں گرم و خشک ہوئی۔بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ جالینوس کے نزدیک تیسرے درجے میں مسخن و مجفف ہے۔

افعال عامہ:

سخت ورموں کو تحلیل کرتی ہے۔مصفیٰ خون ہے۔کبدی امراض کو نفع بخش ہے۔ مثانے اور گردے کو پاک کرتی ہے۔ورم طحال کے لیے کارآمد اور سودمند ہے۔ملین طبع اور دماغ کی ذہنی خرابیوں کے لیے ازبس مفید ہے۔مخرج سودا ہے۔نفخ اور کرم شکم نیز سرطان کو نافع ہے۔

اثرات مخصوصہ:

مالیخولیا کی تقریباً جملہ اقسام میں بہترین دوا ہے۔تعدیل مزاج کے لیے اس کے اثرات نہایت عمدہ اور مسلمہ ہیں۔مادہ سوداوی۔بلغمی اور صفراوی کے دستوں کے ذریعہ نکالتی ہے۔مرگی۔کابوس۔فالج۔لقوہ۔خدر۔وسواس وغیرہ امراض دماغی کو بھی مفید ہے۔ وحشت اور خفقان کو دور کرنے میں اپنی نظیر آپ ہے۔

مضرات:

پھیپھڑوں کو کمزور کرتی ہے۔ نیز جہاں صفرا غالب ہو۔ وہاں کرب بڑھاتی ہے تشنگی اور خشکی پیدا کرتی ہے۔

مصلحات:

زعفران۔ روغن بادام اور خاص پھیپھڑوں کے لیے گوند ببول اور کتیرا مصلح ہیں۔

بدل:

اسطوخودوس۔ برائے اسہال۔ سوداوی مادہ نکالنے کے لیے ہم وزن نسوت اور تہائی حاشا۔ بعض کے نزدیک ہموزن حاشا اور نصف غاریقون وغیرہ علاوہ ازیں شاہترہ اور ترید وغیرہ ہیں۔

مقدار خوراک:

سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک۔ جوشاندہ کے لیے چودہ ماشہ سے دو تولہ تک استعمال کرائیں۔ بعض اوقات مصلحت وقت کے مطابق مقدار خوراک کم و بیش بھی تجویز کی جاسکتی ہے۔

نوٹ:۔ اگر جوشاندہ تیار کرتے وقت اس کو علیحدہ پوٹلی میں باندھ دیں اور آخری جوش میں ڈال دیں۔ اور سرد ہونے پر تھوڑا سینک دیں تو اور بھی بہتر اور مفید ثابت ہو گا۔

ہدایات:

چونکہ اکاش بیل نہایت ہی نرم و نازک اور لطیف ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو نہ زیادہ کوٹنا اور نہ زیادہ جوش دینا نہیں چاہیئے ورنہ اس کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

امر بیل سے علاج

دردسر کا اکسیری چٹکلہ:

ایسے دردسر کے لیے جو مدت مدید سے لاحق ہو۔ اور مریض کو کسی نسخے یا علاج سے

مکمل اور شافی آرام نہ ہو۔ وہاں اس نسخے کو بھی ذرا آزما دیکھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ خاطر خواہ فائدہ ہو گا۔

ھوالشافی:۔ روزانہ اکاش بیل چھ ماشہ کی مقدار میں گھوٹ کر مریض کو پلایا کریں۔ اور دس روز تک متواتر پلاتے رہیں۔ بفضلہٖ دس روز کے بعد درد کا نام و نشان نہ رہے گا۔

نوٹ:۔ اگر آپ بجائے آبِ تازہ کے بکری کے دودھ میں گھوٹ کر مریض کو پلا دیا کریں۔ تو نتائج اور بھی شاندار برآمد ہوں گے۔

مقوی دماغ خیساندہ:

دماغی ضعف و کمزوری کو دور کرنے کے لیے خیساندہ ہذا نہایت مفید اور با اثر ہے اس کے چالیس یا کم از کم اکیس روز کے استعمال کے بعد مریض ان شاء اللہ اپنے دماغ کو بہتر حالت میں محسوس کرے گا۔ اور کمزوری و ضعف کی تمام علامات اور عوارضات زائل ہو جائیں گے۔ معمولی شور و غل سے سر میں درد نہ ہو گا۔ طبیعت میں ایک قسم کی خوشی اور جولانی پیدا ہو گی۔

ھوالشافی: اکاش بیل تر و تازہ تین ماشہ۔ مغز بادام پانچ عدد۔ دونوں کو پانی میں اچھی طرح سے پیس کر مریض کو پلائیں۔ اور تا مدت حاجت پلاتے رہیں۔ ان شاء اللہ خاطر خواہ آرام ہو گا۔ اور دماغ میں قوت عود کر آئے گی۔

نوٹ:۔ اگر مریض کو قبض کی شکایت بھی ساتھ ہو تو پہلے اس کو رفع کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس نسخہ کو استعمال کرائیں۔ یا خوراک کے ساتھ ورنہ شیرہ مویز منقیٰ ۹ دانہ اضافہ کر دیا کریں۔ اگر مریض چاہے۔ تو خیساندہ میں دو تولہ مصری بھی ملا سکتا ہے۔

پرہیز:۔ ثقیل اور قابض اشیاء کی بجائے ہلکی اور زود ہضم غذائیں کھلائیں۔ نیز کثرت محنت دماغی۔ فکر و تردد۔ غصہ و غیظ و غضب اور شراب و کباب کے استعمال سے اجتناب کریں۔ اور مجامعت اور دیگر بے احتیاطیوں سے مکمل پرہیز کریں۔

مالیخولیا کی اکسیری پڑیاں:

ھوالشافی:۔ افتیمون ۸ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ تین ماشہ۔ شکر چھ ماشہ۔ ہر سہ ادویہ کو کوٹ پیس کر اس کی دو پڑیا بنا لیں۔ اور مریض کو دن میں دو بار دیا کریں ان شاء اللہ

شفا نصیب ہوگی۔

مالی خولیا مراقی کا شافی ٹوٹکہ :

ھوالشافی :۔ اکاش بیل تر و تازہ حسب ضرورت سے کر تین پاؤ دودھ تازہ میں جوش دے کر پلایا کریں۔ بفضلہ مالیخولیا مراقی کے لیے نہایت فائدہ بخش ثابت ہوگا۔

نوٹ :۔ توہمات۔ دیوانگی اور جنون وغیرہ میں بھی از بس نفع بخشتا ہے۔

پرھیز :۔ بادی اور ثقیل چیزیں مثلاً آلو، اروی۔ گوبھی وغیرہ سے محنت وریاضت تنگ و تاریک اور سیاہ لباس پہننے سے احتراز کریں۔ نیز شور اور نمکین اشیاء کے بکثرت استعمال سے بھی پرہیز کریں۔

غذا :۔ ہلکی اور زود ہضم غذائیں مثلاً بکری کا شوربا۔ چپاتی گندم۔ سبز ترکاریاں قسم خرفہ کدو۔ پالک دیا کریں۔ فواکہات میں سیب، انار۔ انگور وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

مرگی کی شفائی گولیاں :

ھوالشافی :۔ اکاش بیل ایک تولہ۔ اسطوخودوس چھ ماشہ۔ عقرقرحا چھ ماشہ۔ مویز منقیٰ ایک تولہ۔ تمام ادویات خوب باریک کوٹ پیس کر حب نخودی یعنی چنے کے دانے کے برابر گولیاں بنا لیں۔

ترکیب استعمال :۔ مریض کو ایک ایک گولی ہر دو وقت صبح و شام کھلایا کریں۔ اور جب مریض کے حالات کچھ بدلتے ہوئے دکھائی دیں اور ایسا معلوم ہو کہ اس ہفتے میں دورہ پڑنے کا احتمال ہے تو پھر تین گولیاں روزانہ استعمال کرایا کریں۔

فوائد :۔ جس ہفتہ مریض کو دورہ پڑنے کا خدشہ ہو اس ہفتہ تین گولیاں روزانہ دینے سے بفضلہ دورہ رک جائے گا۔ اور دائمی استعمال سے یہ منحوس اور ہلاکت آفریں مرض نیست و نابود ہو جائے گا۔

پرھیز :۔ مریض کو نہ ہی زیادہ گرم اور نہ ہی زیادہ سرد غذائیں کھلائیں۔

غذا :۔ اگر مریض صرع کے چہرے، گردن اور پیشانی پر برص کے سفید داغ نمودار ہو جائیں تو یہ سعید علامت ہے۔ ایسا مریض اکثر بہت جلد اچھا ہو جایا کرتا

ہے۔ برخلاف اس کے ضعیف ونحیف اور کم خون والے اشخاص اس مرض میں مبتلا ہو کر عموماً ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔

بال قائم روغن:

ھوالشافی:۔ اکاش بیل تر و تازہ حسب حاجت لے کر روغن کنجد یعنی تلوں کے تیل میں پیس کر چھان کر بحفاظت رکھیں۔ اور روزانہ بالوں پر کنگھی سے لگایا کریں۔ ان شاء اللہ تھوڑے ہی دنوں کے متواتر اور مسلسل لگانے سے بال گرنے سے رک جائیں گے۔ ان کی جڑیں مضبوط ہو جائیں گی۔ نیز بالوں میں لطافت اور نرمی آجائے گی۔ اگر بال قائم روغن کے ساتھ ساتھ کوئی مقوی دماغ دوا بھی استعمال کراتے رہیں۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام ہو گا۔ اور بال بہت جلد گرنے سے محفوظ ہو جائیں گے اور دماغ میں تقویت آجانے کے باعث دوبارہ ان کے گرنے کا احتمال نہ رہے گا۔

سفوف بصارت افروز:

نظر کی عام کمزوری کو دور کرنے کے لیے یہ غذائی نسخہ از بس مفید ہے۔ اور خصوصاً بینائی کے اس ضعف کی تلافی کو جو ضعف دماغ کے باعث ہو اپنی نظیر آپ ہے اس کے استعمال سے دماغ روز بروز تقویت پکڑتا جاتا ہے اور بصارت کا ضعف ساتھ ساتھ زائل ہوتا جاتا ہے۔

ھوالشافی:۔ حسب حاجت اکاش بیل معہ پھل سایہ میں حفاظت سے رکھیں اور خشک ہونے پر پیس کر سفوف تیار فرمالیں۔ اور کسی شیشی میں ڈال رکھیں۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال:۔ روزمرہ سفوف ہذا نو ماشہ کی مقدار میں قدرے شہد میں ملا کر مریض کو چٹایا کریں۔ اور کم از کم چالیس روز چٹاتے رہیں۔ ان شاء اللہ ضعف بصارت کا عارضہ دور ہو کر نور بصارت میں تیزی آجائے گی۔ علاوہ ازیں قوت باہ کی شکایت کو بھی بآسانی رفع کرتا ہے محض ایک دو خوراکوں کے بعد ہی آپ اپنی قوت باہیہ میں ان شاء اللہ غیر معمولی اضافہ پائیں گے۔

پرہیز:۔ گرم اور ترش اشیاء سے اجتناب کریں۔

آشوب چشم:

آنکھوں کی سوزش اور سُرخی کو زائل کرنے کے لیے یہ چٹکلہ بہت اچھا ہے۔ اس کے استعمال سے چند ہی روز میں ہر دو عوارض دور ہو جاتے ہیں۔

ھو الشافی: حسب ضرورت اکاش بیل تر و تازہ لے کر کچل لیں۔ اور اس سے رس نکال لیں۔ اس رس میں تھوڑی سی مصری مصفیٰ ملا کر حل کر دیں اور مریض کی آنکھوں میں وقتاً فوقتاً ٹپکایا کریں۔ ان شاء اللہ بہت جلد سوزش اور سرخی وغیرہ مٹ جائے گی۔

نوٹ:۔ دوران استعمال میں ثقیل اور گرم و ترش غذاؤں سے احتراز کریں ورنہ آنکھیں جلد اچھی اور تندرست نہ ہوں گی۔

نکسیر کو شرطیہ بند کرنے والی سردائی:

نکسیر کو بند کرنے کے واسطے سردائی ہذا اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے استعمال سے یعنی پرانی سے پرانی نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اور پھر بفضلہ شاذ و نادر مریضوں کو ہی دوبارہ ہوتی ہے۔ ورنہ اکثر مرضا تو دائمی طور پر اس کے چٹکلے سے رستگاری حاصل کر لیتے ہیں۔

ھو الشافی:۔ اکاش بیل تر و تازہ ایک تولہ۔ مغز تربوز ایک تولہ۔ گل نیلوفر ایک تولہ۔ برادہ صندل سفید تین ماشہ۔ سب کو گھوٹ چھان کر بدستور معروف سردائی تیار کریں اور حسب ذائقہ شیریں کر کے مریض کو ہر دو وقت صبح و شام پلایا کریں۔ اور کم از کم ایک ہفتہ تک پلاتے رہیں۔ ان شاء اللہ خاطر خواہ آرام ہوگا۔

نوٹ: علاوہ نکسیر کی اکسیر ہونے کے سردائی ہذا۔ کابوس، ضعف دماغ پراگندگی خیالات کے لیے بھی تریاق کامل اور نہایت مؤثر دوا ہے۔

برائے استسقائے لحمی و طبلی اور عظم الطحال:

ھو الشافی:۔ اونٹنی کے ایک سیر دودھ میں ایک سیر اکاش بیل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر ڈال دیں۔ موسم گرما میں اس پر سر پوش دے کر پندرہ روز تک دھوپ میں رکھ دیں۔ بعد ازاں صاف کر کے ہر روز سات آٹھ تولے مریض کو پلایا کریں

ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں بالکل صحت ہو جائے گی۔
غذا:۔ چپاتی گندم اور شوربا بکری وغیرہ۔
نوٹ:۔ یہ عرق نل کی بیماری کے واسطے بھی مفید ہے۔
(لب المجربات)

جلاب لاجواب:

ھوالشافی: ۔اکاش بیل ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ایک تولہ۔ دونوں کو آدھ سیر پانی میں گھوٹ چھان کر صبح کے وقت پلائیں۔ اور اوپر سے پانی تازہ یا دودھ کی لسی اگر پیاس نہ بھی ہو۔ تب بھی پلائیں۔ ان شاء اللہ نہایت اچھا جلاب ہو جائے گا۔ مگر ہر دفعہ پیشاب کرنے کے بعد ایک گلاس پانی یا دودھ کی لسی کا ضرور پلا دیا کریں۔ اور پھر قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔

جوشاندہ برائے درد گردہ:

جوشاندہ ہذا گردہ کے درد کو دور کرنے کے واسطے نہایت مفید اور مؤثر ہے۔
ھوالشافی: ۔اکاش بیل تر و تازہ ایک تولہ گل داؤدی چھ ماشہ۔ ہر دو کو مناسب مقدار میں جوش دے کر مریض کو پلائیں۔ بفضلہٖ ہر قسم کے درد گردہ کو آدھ گھنٹے میں دور کرتا ہے۔
نسخہ ہذا کے استعمال کرانے سے پیشتر قولنج اور درد گردہ میں امتیاز کر لینا نہایت ضروری ہے۔

سفوف سوزاک:

ھوالشافی: ۔ اکاش بیل ایک تولہ۔ برگ سرو ایک تولہ۔ برگ گیندا ۹ ماشہ۔
ترکیب: ۔ ڈھائی چھٹانک پانی میں سب ادویہ گھوٹ چھان کر سوزاک کے مریض کو پلائیں۔ چند ایک مرتبہ پلانے سے قرحہ سوزاک کا مواد خبیثہ نیست و نابود ہو جائے گا۔ مکمل علاج کی صورت میں کم از کم ایک ہفتہ ہر دو وقت صبح و شام پلائیں۔ ان شاء اللہ سوزاک دور ہو جائے گا۔

غذا :۔ چاول ۔ دودھ بلا میٹھا اور نمک۔
پرھیز :۔ سرکہ ترش اور تیل میں تلی ہوئی اشیاء سے اجتناب کریں۔

جریان کی دوا :

یہ نسخہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اور اپنی خصوصی شان کا خود ہی حامل ہے۔ نہایت اعلیٰ اور اوّل درجے کا مصفی خون ہونے کے باوجود احتلام اور جریان کو بند کرتا ہے۔ ایسی امتیازی شان یقیناً آپ کو اچھے اچھے اور ریتے کے نسخوں میں بھی شاید و باید ہی ملے گی۔

ھوالشافی :۔ اکاش بیل ایک تولہ۔ آب نیم ایک تولہ۔ سر پھوکہ مغز وشش سفید گل ایک تولہ۔ مرچ سیاہ چھ ماشہ۔ جملہ ادویہ کو شاہترہ کے سبز عرق میں کھرل کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو ہمراہ آب گل کیکر استعمال کرائیں ان شاء اللہ خاطر خواہ مفید اور سودمند ثابت ہوں گی۔

برائے قوت باہ :

قوت باہ کو از سر نو پیدا کرنے کے لیے اپنی مثال آپ ہے۔ چند ہی روز کے بااحتیاط اور باپرہیز استعمال کرنے سے نامرد بھی مرد۔ اور جوان نوجوان ہو جاتا ہے۔ اس کی ہر رگ و پے میں قوت رجولیت کی لہر بجلی کی طرح دوڑنے لگتی ہے۔

ھوالشافی :۔ اکاش بیل ۱/۲ ۳ ماشہ پیس کر نبید ملا کر مریض کو پلایا کریں۔ بفضلہٖ مندرجہ بالا الفاظ کی تفسیر ثابت ہوگا۔

مخرج مشیمہ یعنی آنول :

اگر خدانخواستہ بچہ کی ولادت کے بعد آنول گرنے میں نہ آئے۔ تو حسب ذیل چٹکلہ سے کام لیں۔ ان شاء اللہ آنول تھوڑی دیر بعد ہی خارج ہوگی۔

ھوالشافی :۔ دیگچے میں آدھ سیر پانی ڈال کر جوش دیں۔ جب جوش آنے لگے تو اکاش بیل دو تولہ ایک کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اس میں ڈال دیں اور سرد ہونے پر

نچوڑ کر پھینک دیں ۔ اور جوشاندہ مریضہ کو پلائیں ۔ بفضلہٖ آنول بہت جلد گر جائے گی ۔

مُردہ بچہ کو خارج کرنا:

اگر خدانخواستہ بچہ پیٹ میں مر جائے ۔ تو واقعی حاملہ کے لیے بے حد خطرناک ہوتا ہے ۔ چنانچہ جس قدر جلدی ممکن ہو اس کو خارج کرنے کی سعی کرنی چاہیے ۔ اس کام کے لیے نسخہ ہذا نہایت سریع الاثر ہے ۔

ھوالشافی :۔ اکاش بیل تر و تازہ ۔ پوست املتاس ۔ نیم کوفتہ ہر ایک ایک تولہ پوست اخروٹ نیم کوفتہ ایک تولہ ۔ عرق گلاب خالص چھ چھٹانک میں جوش دیں ۔ یہاں تک کہ عرق ہذا محض تین چھٹانک باقی رہ جائے ۔ تو مل چھان کر نبات سفید ملا کر مریضہ کو پلائیں ۔

نوٹ :۔ اگر اس جوشاندہ میں زعفران چار رتی بھی پیس اور ملا کر پلائیں ۔ تو اور بھی بہتر ثابت ہوگا ۔

فوائد :۔ جنین مردہ کے احتباس کے لیے اپنی نظیر آپ ہے ۔ چند ہی منٹ میں مردہ بچہ باہر آجاتا ہے ۔

برائے ورم :

ورم خواہ کسی قسم کا ہو اکاش بیل کے استعمال سے بہت ہی جلد تحلیل ہو جاتا ہے ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا تھا ہی نہیں ۔ باندھنے کی ترکیب حسب ذیل ہے ۔

ھوالشافی :۔ اکاش بیل حسب ضرورت تر و تازہ لے کر دودھ میں گھوٹ لیں ۔ پھر قدرے پکالیں ۔ اور باندھ دیں ۔ بفضلہٖ ورم خواہ کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو ۔ تحلیل ہو جائے گا ۔

برائے زخم کہنہ :

جس طرح اکاش بیل ورم کو تحلیل کرنے کے واسطے مفید و مؤثر ہے ۔ بعینہٖ نئے اور پرانے زخموں کو اچھا اور مندمل کرنے کے لیے اپنا جواب آپ ہے ۔ اور اگر ذرا احتیاط سے استعمال کرائی جائے تو ناسور وغیرہ کو بھی نیست و نابود کر دیتی ہے ۔

ھوالشافی اکاش بیل ۔ سونٹھ دونوں مساوی الوزن لے کر قدرے گھی ڈال کر

خوب باریک پیسیں یہاں تک کہ گاڑھا اور غلیظ سا ضماد تیار ہو جائے ۔ مریض کے زخم پر لیپ کر دیں ۔ ان شاء اللہ چند مرتبہ کے لیپ کرنے سے پرانا زخم بھی بھر جائے گا۔

اکاش بیل کے چند مرکبات

عرق مرکب:

اجزا و ترکیب: اکاش بیل سرسبز ایک سیر۔ انجیر زرد نصف سیر۔ پوست آملہ آدھ سیر اسطوخودوس ۵ تولہ پوست ہلیلہ زرد دس تولہ۔ شیر بز چھ سیر۔

تمام ادویات کو شیر بز میں ۲۴ گھنٹے بھگو دیں۔ پھر بدستور معروف عرق کشید کریں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک: پانچ تولہ دن میں دو مرتبہ پلائیں۔

فوائد: دماغی امراض کے لیے عمدہ دوا ہے۔ نیز آتشک اور درد مفاصل میں مفید ہے۔

اکاش بیل سے ہونے والے کشتہ جات

کشتہ چاندی:

اکاش بیل میں اگر مندرجہ ذیل طریقہ سے چاندی کا کشتہ کیا جائے تو نہایت عمدہ اور اعلیٰ تیار ہوتا ہے۔

ترکیب: اکاش بیل کو کوٹ کر آدھ پاؤ پانی نکال لیں۔ پھر اس پانی میں ورق نقرہ یعنی چاندی کے ورق ایک تولہ ڈال کر حل کریں۔ اور خشک ہوتے پر ٹکیہ بنا کر ایک چھوٹے سے کوزہ گلی میں بند کر کے پانچ سیر اوپلوں کی آنچ دیں۔ اور سرد ہونے پر نکال لیں۔ بفضلہ سیاہی مائل کشتہ برآمد ہوگا۔

خوراک: ایک چاول سے ایک رتی تک۔

کشتہ تانبہ:

ایک سنیاسی کا زبردست راز ایک سیاح کی زبانی۔

ایک سیاح اس کشتہ کے متعلق بیان کرتے ہیں۔کہ میں نے ایک کشتہ کی ترکیب ایک سنیاسی سے بڑے اصرار و تکرار کے بعد دریافت کی تھی۔یہ ترکیب ہم ناظرین کے افادہ کے لیے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اجزاء و ترکیب تیاری: اکاش بیل حسب حاجت لیں۔اور اسے بدستور معروف کچل کر نصف سیر پانی نچوڑ لیں۔اس پانی کو ایک برتن میں ڈال کر ایک چھٹانک لاجونتی کے پتے بھی اس میں شامل کر دیں۔اور پڑا رہنے دیں۔یہاں تک کہ ایک ہفتہ گذر جائے۔اس عرصہ میں اکاش بیل کا عرق خشک ہو جائے گا۔اگر موسم کے اثر سے ایک ہفتہ میں خشک نہ ہو۔تو چند یوم اور پڑا رہنے دیں۔غرضیکہ جب دیکھیں کہ پانی خشک ہونے لگے۔تو پتوں کو کوٹ کر نغدہ تیار کریں۔اب ایک پرانا پیسہ تلاش کریں۔جس پر شیر کی تصویر ہو۔اس کا پترہ تیار کریں۔اور اسے لیموں گھیکوار (کنوار گندل) آب ترتوم (تھوہر کا پانی) میں یکے بعد دیگرے بجھائیں۔بعد ازاں تیار کیے ہوئے نغدے میں لپیٹ کر ایک گولہ سا بنائیں۔اور اس کو ڈنڈا تھوہر کے ایک پاؤ نغدہ میں جو پہلے سے تیار کر کے رکھ لیا گیا ہو۔رکھ دیں۔اور خوب مضبوط گل حکمت کر کے تقریباً تیس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ان شاء اللہ اول تو پہلی مرتبہ ہی۔ورنہ دوسری آنچ میں نہایت اعلیٰ قسم کا کشتہ تیار ہوگا۔پیس کر بحفاظت شیشیوں میں بھر رکھیں۔

فوائد:۔جملہ امراض بلغمی اور بادی مثلاً لقوہ۔فالج۔سُن۔خدر وغیرہ وغیرہ اور نامردی کے لیے از حد مفید ہے۔علاوہ ازیں بدن کی عام کمزوری کو بھی دور کر کے توانائی پیدا کرتا ہے۔ (اسرار حکمت)

کشتہ سم الفار:

حسب حاجت اکاش بیل تر و تازہ لے کر کچل لیں۔اور نچوڑ کر پانی نکال لیں۔اب اس پانی میں سم الفار کی ایک تولہ کی ڈلی رکھ دیں۔اور پڑی رہنے دیں۔اگر پانی خشک ہوتا نظر آئے تو اور ڈال دیں۔یہاں تک کہ ایک ہفتہ گزر جائے۔ڈلی مذکور تر شدہ میں مزید ایک پاؤ اکاش بیل کا پانی ڈال کر اور ڈلی کو معلق کر کے نرم نرم آنچ پر پکائیں۔عموماً ایک پاؤ پانی میں ہی پک جایا کرتی ہے۔اور اسے ایک ہفتہ تر رکھنے کے لیے بھی عام طور پر ساڑھے سیر پانی درکار ہوا کرتا ہے۔ہاں پکانے کے لیے آگ جس قدر بھی نرم ہوگی اتنی ہی مناسب

ہے اب اکاش بیل تر و تازہ ایک پاؤ مزید لے کر کوٹ کر نغدہ بنائیں۔ اور پکائی ہوئی ڈلی کو اس میں رکھ کر ایک کوزہ گلی میں بند کر کے خوب احتیاط سے گل حکمت کریں۔ اور روٹی پکانے والے تنور میں روٹیاں پک چکنے کے بعد گرم گرم بھوبھل میں دبا دیں۔ اور صبح تنور سرد ہونے پر نکال لیں۔ ان شاء اللہ کشتہ برآمد ہوگا۔ اگر بالفرض آنچ کم آئی ہو۔ تو پھر رکھ دیں۔ یہاں تک کہ کشتہ تیار ہو جائے۔ پیس کر باریک کر کے شیشی میں بھر رکھیں۔

فوائد:۔ خارش تر ہو یا خشک ہر دو کے لیے نہایت ہی مفید و مؤثر ہے۔ محض چند روز کے استعمال سے خارش کا نام و نشان تک نہیں رہنے دیتا۔ اس کے استعمال سے ایسے مریض بھی جن کو کھجانے کھجاتے چین نہیں آتا۔ تندرست ہو جاتے ہیں۔ اس طرح چھپ چھپائیاں اور پھوڑے جو بظاہر زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتے۔ مگر جسم اور خصوصاً چہرہ کی خوبروئی اور خوشنمائی کو برباد کر کے حسن و جمال کا دیوالہ نکال دیتے ہیں۔ ان کو رفع کرنے کے واسطے بھی اپنا جواب آپ ہے۔ المختصر تصفیۂ خون اور فساد خون کے امراض میں حکماء کے مجربات میں سے ہے اور جملہ امراض سوداوی کو رفع کرتا ہے۔

نوٹ:۔ بعض کشتہ جات کے ماہر حکماء اور اس فن کے شوقین سم الفار کی ڈلی پر اکاش بیل کے پانی میں پکانے کے بعد لاجونتی کے پتے بقدر دو ماشہ پیس کر ضماد کیا کرتے ہیں۔ پھر نغدہ میں رکھ کر آنچ دیا کرتے ہیں۔

روغن زرنیخ ورقیہ:

ترکیب: زرنیخ ورقیہ یعنی ہڑتال آٹھ تولہ لے کر نہ گھسنے والے کھرل میں ڈال کر پیسیں۔ اور اکاش بیل کا پانی نکال نکال کر ملاتے جائیں۔ یہاں تک بیل مذکورہ کا ایک سیر پانی جذب ہو جائے اور ہڑتال کی گولیاں بندھ سکیں۔ چار چار رتی کی گولیاں بنالیں اور بذریعہ تیال جنتر آتشی شیشی میں تیل نکالیں۔

مقدار خوراک: ایک بوند بالائی یا حلوے میں کھلائیں۔

فوائد:۔ اس کے استعمال سے نامرد مرد۔ اور مرد جوانمرد ہو جاتا ہے۔ کمزوری کے واسطے تو کیا کہنا اکسیر ہے اکسیر!۔

آک کا پودا
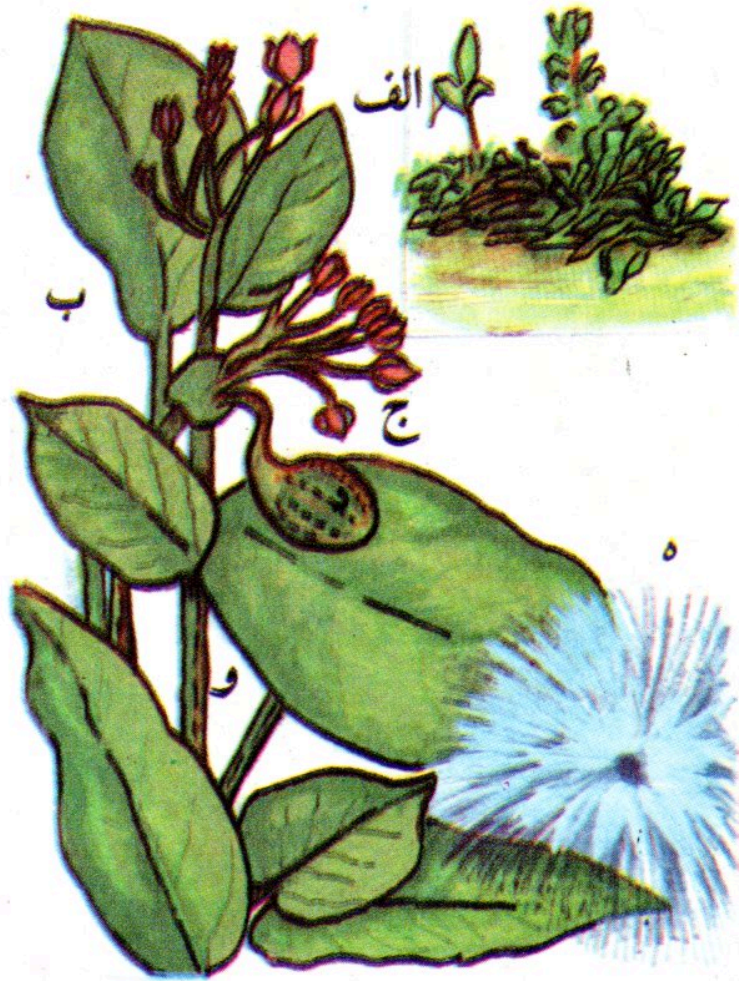
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

آک

جناب حکیم ابوالحکمت غلام محمد صاحب ناظم —— لاہور

مختلف نام:

اردو میں آک۔ فارسی میں خرک مدار۔ عربی عشر اور عشارہ جو عشر کی جمع ہے۔ اور اہل صنعت اکسیر کہتے ہیں۔ یعنی اکسیر براتی مرکب ہے۔ آک اور سیر سے اور یہ ایک حد تک مجرب اور آزمودہ قول ہے۔ چنانچہ اس جگہ متقدمین اہل صفت کی امتحان کردہ ترکیب مجمل لیکن مفصل بپاس خاطر خریداران سپرد قلم کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ قارئین میں سے جو بھی حکیمانہ دماغ رکھتے ہیں۔ اکسیر براتی کے راز سے بخوبی آگاہ ہو جائیں گے۔ اور بعض خوش قسمت تھوڑی سی محنت کے بعد بفضلہٖ اپنے شوق کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیں گے۔ یعنی کامیاب ہو جائیں گے۔

صفتہ:۔

اکیس یوم میں اکیس سیر آک اور سیر سے بذریعہ روح اکسیر سے (سیماب) اکسیر براتی تیار ہو جاتی ہے۔ پس صاحب دماغ و ہمت اہل شوق اس معمولی چٹکلے کو بصد شوق آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ درحقیقت مدار اکسیر الاجسام اور اکسیر الاجساد درخت ہے۔ اور جس کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے بدرجہا بڑھ کر اس میں فوائد اور منافع پوشیدہ ہیں۔ اور جس کثرت سے ہر فرد و بشر اس کی شکل و صورت سے واقف ہے اس سے بہت کم تعداد میں صاحبان علم و ہنر اس کی خوبیوں سے آگاہ ہیں۔ اس کا ثبوت میرے محدود مجربات اور معلومات سے ملے گا۔ جن کو صحبت امروزہ میں قلمبند کر رہا ہوں۔ ناظرین بغور مطالعہ فرمائیں۔ اور بعد میں اس کی تصدیق یا تکذیب پر قلم اٹھائیں۔ تاکہ میرے خیالات کی اصلاح ہو جائے۔ اور خریداران کو فائدہ پہنچے۔

میں نے اس کثیر الفوائد درخت کے پانچ انگ سے جدا جدا فوائد اپنے تجربات میں دیکھے ہیں۔ اور اس کے پانچوں انگ ایسے سریع الاثر ہیں۔ جو معالج اور مریض کو باقاعدہ استعمال کرنے پر حیران کر دیتے ہیں۔

عام طور پہ مدار کے پانچوں انگوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ یعنی برگ۔ پھول۔ پھل جڑ اور اس کا دودھ۔ سب اجزا استعمال کیے جاتے ہیں۔
درخت مدار کے پھول۔ پتے۔ اس کی چھال اور دودھ ضماداً اور مشروباً استعمال ہوتے ہیں اور دونوں حالتوں میں ان سے حیرت انگیز فائدہ ہمیشہ دیکھا جاتا ہے۔ یعنی درخت مدار کے پانچوں انگ داخلی اور خارجی طور پہ مختلف امراض میں برتے جاتے ہیں۔ اور معالج کو ان سے ہمیشہ ہی کامیابی ہوتی ہے۔

خواص وافعال:

اس کے دودھ میں مادۂ اکال بہت زیادہ ہے۔ اور یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا درخت مدار جو بعض جگہ قدآدم کے برابر دیکھا گیا ہے اور کہیں اس سے بھی بالا اور بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے اور دبیز ہوتے ہیں۔ پھول اس کا سفید ہوتا ہے اور اس قسم کے درخت میں نسبتاً دودھ زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ مدار کی بہترین قسم ہے۔ مہوسی تو اس کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ احاطہ مدراس میں عموماً اس کی کثرت ہے۔ ہاں پنجاب کے علاقہ میں کمیاب ضرور ہے۔ لیکن اکثر مرطوب جگہ اور کسی بہتے ہوئے پانی کے کنارے پر اکثر دیکھا گیا ہے۔ میرے تجربہ میں اس کا دودھ۔ پتے اور اس کی جڑ کی چھال نسبتاً زیادہ قوی الاثر نہیں ہیں۔ اگر کچھ فرق ہے۔ تو دودھ بھی برائے نام۔ ہاں اس قسم کے درخت میں سے دودھ بکثرت نکلتا ہے۔
دوسری قسم اس کی وہ ہے۔ جو نسبتاً قد میں چھوٹا ہے۔ اس کے پتے بھی قسم اوّل سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کی شاخوں اور پتوں کو توڑنے سے دودھ بھی کم نکلتا ہے اس کا پھول باہر سے سفید اور اندرونی جانب سے قدرے سرخی مائل ہوتا ہے۔ جس کے درمیان ایک زیرہ کبودی مائل سرخ ہوتا ہے۔ اور یہ دوسری قسم کا مدار ہمارے ملک میں بکثرت ہوتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو شہری اور دیہاتی سب ہی جانتے ہیں۔
تیسری قسم اس کی وہ ہے۔ جس کی چند شاخیں ابھرتی ہیں۔ یہ قد میں تین فٹ یا قدرے اس سے بھی کم ہوتا ہے۔ اس کے پتے نسبتاً بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اس میں دودھ

برائے نام ہوتا ہے۔ بلکہ ہوتا ہی نہیں۔ ہاں اس کی شاخ اور پتہ توڑنے سے آبی رطوبت رستی ہے۔ یہ کمیاب ہے۔ اس کو اکی کہتے ہیں۔ اور یہ قسم مدار کی زہریلی ہے۔ عوام سے اس کے لیے سرو یا اکسیری خواص کی کہانیاں اکثر سُنی گئی ہیں۔ جو غلط معلوم ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

درخت مدار سخت اکال۔ مقرح جلد۔ قاطع بلغم (بذریعہ قے اور اسہال) ہے اس کا دودھ بیرونی طور پر استعمال کرنے سے جسم کی جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ اور بدن پر جہاں اس کا دودھ لگایا جاتا ہے۔ وہ جگہ گرم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں خون کا اجتماع ہو گیا ہے۔ اور اگر اس کے دودھ کو ایک جگہ متعدد بار لگایا جائے۔ تو وہاں پھنسیاں پیدا ہو کر ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ جگہ جہاں اس کا دودھ لگایا جاتا ہے۔ زخم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس کے پتے جو دودھ سے نسبتاً کم تیز اور اکال ہوتے ہیں۔ گرم کرنے کے بعد روغن کنجد سے چپڑ کر اگر دنبل پر باندھے جائیں۔ تو بغیر نشتر کے دنبل پھوٹ جاتا ہے۔ ان کا زیادہ مقدار میں استعمال اندرونی طور پر معدہ میں جلن اور امعاء میں خراش پیدا کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ سخت بے چینی۔ قلق اور اضطراب ہوتا ہے۔ اکثر اوقات طبیعت میں متلی پیدا ہو کر قے شروع ہو جاتی ہے۔ خونی اسہال بھی اس کا نتیجہ دیکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے درخت سمیّہ نبات قرار دی گئی ہے۔ اور اگر اس کے اجزاء کو قلیل مقدار میں مناسب بدرقہ جات کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ تو تریاق صفت درخت بہت سی بدنی امراض میں اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کی اکسیر الاجساد صفت سے تو کسی کو بھی انکار نہیں۔ چنانچہ جب اس سے تیار ہونے والے کشتہ جات کا امتحان ناظرین کریں گے۔ میرے قول کی تصدیق فرمائیں گے۔ بقول شخصے ؎

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

حکماء متقدمین اور زمانہ حال کے ڈیڈ صاحبان خصوصاً اور اسلامی حکماء عموماً اس بات پر متفق ہیں کہ درخت عشر کے پھول، پتے۔ چھال اور اس کا دودھ مناسب مقدار میں تنہا یا کسی دیگر ادویہ کے ہمراہ کھلانے سے مریضان آتشک درجہ دوم تک شفایاب ہو جاتے ہیں۔ مرض جذام کی ابتداء میں بھی اس کو مفید مانتے ہیں۔ امراض جلد مثلاً داد جرب۔ دمامیل وغیرہ تو اس کے اجزاء کے بیرونی طور پر استعمال کرنے سے۔ دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ امراض جگر و طحال۔ استسقاء لحمی۔ یرقان صلابت جگر۔ امراض معدہ

وامعا مثل ضعف ہاضمہ اور دائمی قبض۔ پیٹ کے کیڑے! امراض حلق یعنی بلغمی کھانسی۔ بلغمی
دمہ۔ اور وجع المفاصل کے ازالہ میں تو درخت عشر سریع الاثر قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ
اس کے اجزاء جب مناسب مقدار میں مریض کی طاقت اور مرض کی کیفیت کو مدنظر رکھ کر
کھلائے جاتے ہیں۔ ہضم ہو جاتے ہیں۔ نہ قے ہوتی ہے۔ نہ اسہال۔ البتہ امعا میں سوزش
قدرے پیدا ضرور ہو جاتی ہے۔ تو یہ اس کا عیب نہیں۔ بلکہ خوبی ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء
مؤثرہ خون میں مل کر جگر میں جاتے ہیں۔ جس سے جگر کے فعل اخراجیہ میں غیر معمولی تیزی پیدا
ہوتی ہے۔ بعدہٗ دل میں پہنچ کر اپنے خاص اثرات سے اس کی حرکت کو بڑھاتے ہیں
ازاں بعد جب خون پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے۔ تو غشاء مخاطی کی اخراجیہ طاقت اور بڑھ جاتی
ہے۔ چونکہ اس کے اجزاء معرق بھی ہیں۔ اس کے استعمال سے پسینہ کے ہمراہ مواد فاسدہ
بلغمیہ خارج ہو کر وجع المفاصل کے بیماروں کو صحت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ناظرین جب حکماءِ
متقدمین کے مقرر کردہ طریقہ ہائے استعمال کو بذات خود آزمائیں گے۔ میرے اس قول کی
تصدیق ہی نہ فرمائیں گے۔ بلکہ اس اکسیر صفت درخت کے اجزا کو معمول مطب بھی بنائیں
گے۔

قبل اس کے کہ میں مختلف امراض کے لیے اس کے اجزاء کا طریق استعمال بیان کروں
مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس کے اجزاء کے اوزان شفائیہ کا مختصر الفاظ میں ذکر کروں۔
تا کہ عوام بھی اس سے بہرہ ور ہو سکیں۔ اور احقر کے حق میں دعائے خیر کریں۔ کیونکہ یہ کتاب
ہزاروں کی تعداد میں طبیب اور غیر طبیب کی نظروں سے گزرتی ہے۔

واضح ہو کہ حکماء متقدمین اور مؤخرین نے سینکڑوں تجربات اور مشاہدات کے بعد
درخت مدار کے اجزاء مثلاً پھول۔ پتے۔ چھال اور دودھ کے اوزان شفائیہ مقرر کیے ہیں۔
اور اگر کوئی جدت پسند طبیب اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر اس میں کمی و بیشی کرنی چاہے۔ بصد
شوق کرے۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔

حکماء متقدمین کے مقرر کردہ اوزان شفائیہ مجرب المجرب اور آزمودہ:

۱۔ خشک شدہ شیر عشر نصف رتی سے لے کر ایک رتی تک مریض کی عمر اور طاقت کو
مدنظر رکھ کر دے سکتے ہیں۔ اور تازہ دودھ دو رتی سے لے کر چار رتی تک مناسب

بدرقہ کے ہمراہ مریض کو کھلا سکتے ہیں۔

۲۔ مدار کی چھال خشک شدہ کا سفوف ڈیڑھ ماشہ سے لے کر تین ماشہ تک تر و تازہ چھال کا سفوف تین ماشہ سے لے کر چھ ماشہ تک کسی مفرد یا مرکب ادویہ کے ساتھ مریض کی طاقت اور مرض کی کیفیت کو پیش نظر رکھ کر استعمال کر سکتے ہیں۔

۳۔ خشک شدہ پتے درخت مدار کے تین ماشہ سے لے کر چھ ماشہ تک کھلانے کا شفائیہ وزن حکماء متقدمین کا مقرر کردہ ہے۔ اور سرسبز و شاداب پتے چھ ماشہ سے لے کر ایک تولہ تک مریض کو کھلائے جاتے ہیں۔ لیکن بوقت ضرورت زیادہ مقداریں کئی چھٹانک تک ان کا چبانا سودمند دیکھا گیا ہے۔ جس کا ذکر سانپ کے کاٹے کے علاج میں آگے چل کر بیان کروں گا۔

۴۔ مدار کے پھول خشک شدہ ایک ماشہ سے لے کر دو ماشہ تک اور تازہ پھول دو ماشہ سے چار ماشہ تک امراض وبائیہ میں مناسب ادویہ کے ہمراہ مریض کو کھلانے سے فائدہ دیکھا گیا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ درخت مدار کے سب اجزا بیرونی طور پر بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ جن کی مقدار نہایت ہی قلیل ہے۔ چنانچہ وجع مفاصل اور دیگر جلدی امراض میں تو صرف اس درجہ تک فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ ان کے لگانے سے وہ جگہ سرخ اور گرم ہو جائے لیکن پھنسیاں پیدا ہو کر زخم نہ پڑ جائیں۔ ہاں بعض اوقات ان کے استعمال سے دانا اور واقف کار طبیب ارادۃً زخم پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اندمال زخم ہونے نہیں دیتے۔ مثلاً سانپ کے ڈسنے کی جگہ اور باؤلے کتے کے کاٹنے کی جگہ پر گہرے زخم کیے جاتے ہیں۔ جو کئی دنوں اور ہفتوں تک رستے رہتے ہیں۔ تاکہ زہریلا مواد کلیۃً خارج ہو کر مریض کو پوری صحت ہو جائے۔ اور ان عوارض کا شافی علاج ان شاء اللہ ان کے ضمن میں بیان کیا جائے گا۔

حکیم میر محمد مومن صاحب اور دیگر حکماء نے لکھا ہے۔ کہ ایک قسم درخت مدار کی اس قدر سمی ہے۔ کہ اس کے سایہ میں بیٹھنے اور سونے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ درخت مدار کی قسم سے نہیں۔ ہاں شیردار درخت ضرور ہے۔ بعض حکماء لکھتے ہیں۔ کہ اس سمی مدار کے پتے ابلاب کے پتوں کے مشابہ اور گول ہوتے ہیں۔ اور بعض حکماء کا قول

ہے۔ کہ درخت جھاؤ کے پتوں کے مشابہ اس کے پتے ہوتے ہیں۔ اور اس کا پھول چنے کے برابر سرخی مائل ہوتا ہے۔ پس مذکورہ بالا سطور سے بھی صاف عیاں ہے کہ یہ سمی شیر دار درخت از قسم درخت مدار نہیں۔ کوئی اور درخت ہے۔ جس کو حکمائے متقدمین نے وقتی غلطی کے سبب اس سمی شیر دار درخت کو از قسم درخت عشر سمجھا ہے۔

واضح ہو۔ کہ درخت مدار کے خواص اور افعال کے متعلق مذکورہ بالا چند سطور بطور تمہید لکھ کر میں اصل مضمون پر قلم اٹھاتا ہوں۔ یعنی مختلف امراض بدنی کا سریع الاثر علاج بذریعہ درخت مدار مفصل اور مجرب لکھتا ہوں۔ ناظرین دلجمعی سے بنائیں۔ آزمائیں۔ فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ چونکہ درخت مدار اپنی قوت مسہلہ کے سبب مخرج بلغم ہے۔ مسکن الم ہے۔ اس لیے دمہ۔ بلغمی کھانسی اور بلغمی درد اعصاب میں مفید ہے۔ چونکہ اس میں مادہ اکال سخت اور تیز ہے۔ اس کے ذریعہ مجلوق کا علاج آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اور داد۔ چنبل وغیرہ جلدی امراض تو اس کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔ نیز قے آور اور معرق ہے۔ یہی سبب ہے جو تریاق مسموم سمجھا گیا ہے۔ امید ہے کہ صاحبان علم وعقل میرے اس مختصر نوٹ کو پیش نظر رکھ کر بیسیوں نسخے مرض کی کیفیت اور دریافت کے لحاظ سے خود تیار کر لیں گے۔ جو ہر ایک موقعہ پر مفید ثابت ہوں گے۔ ؏
عاقل را اشارہ کافیست۔

سر کے گنج کا علاج:

جو نہایت سریع الاثر ہونے کے علاوہ قلیل القیمت بھی ہے

روغن سرشف خالص ایک پاؤ۔ برگ مدار ایک چھٹانک۔ گندھک آملہ سار چھ ماشہ۔ پھٹکڑی سفید ایک تولہ لے کر آہنی کڑاہی میں روغن سرشف (سرسوں کا تیل) ڈالیں اور کڑاہی کو کوئلوں کی درمیانی آنچ پر رکھ دیں۔ اور خیال رکھیں۔ کہ جب تیل کڑکڑا جائے۔ تب مدار کے پتوں کو اچھی طرح کچل کر ٹکیہ بنائی ہوئی آہستہ سے تیل میں چھوڑ دیں۔ اور دیکھتے رہیں۔ جب ٹکیہ مذکور سوختہ ہو جائے۔ تب کڑاہی کو آگ سے علیحدہ کریں۔ اور آہنی سلاخ یا کسی آہنی دستے سے سوختہ ٹکیہ کو تیل میں حل کر دیں۔ بعد ازاں بعد گندھک

اور پھٹکڑی کا باریک سفوف شامل کریں۔ اور تھوڑی دیر مزید حل کریں۔ یعنی آہنی دستہ سے رگڑیں۔ اور سرد ہونے پر اس غلیظ القوام تیل کو پیالہ چینی میں یا فراخ منہ کانچ کی شیشی میں سنبھال رکھیں۔ اور ضرورت پر مریض کے سر کو درخت نیم کے پتوں کے جوشاندہ کے ساتھ دھو کر اس اکسیر صفت تیل کو روئی کی پھریری سے زخموں پر لگائیں۔ یا ہاتھ کی مدد سے تمام سر پر مالش کریں۔ اور آٹھ پہر کے بعد تجدید عمل کریں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ کے اندر کلی صحت ہو جائے گی۔ اور بال از سر نو پیدا ہو جائیں گے۔ معمولی پھنسیاں اور پھوڑے تو اس کی دو تین مرتبہ کی مالش سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ اب اس کا تیل بنانا، آزمانا اور فائدہ اٹھانا اس کتاب کے خریداروں کی مرضی پر منحصر ہے۔

نوٹ:۔ خیال رہے کہ جب پھریری سے اس غلیظ القوام تیل کو مریض کے سر پر لگایا جائے۔ تو تہ نشین کو بھی تیل میں ملا لیا کریں۔ معمولی پھنسیوں اور داد پر تو فقط تیل لگانا ہی شرطیہ علاج ہے۔

یاہمنی کا شرطیہ علاج:

یاہمنی یا سلاق چشم اس مرض میں پپوٹے متورم ہو کر وہاں کے بال گر جاتے ہیں۔ بے حد کھجلی ہوتی ہے۔ ککروں کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات جالا اور پھلی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ غرضیکہ یہ وہ ہٹیلا مرض ہے۔ جو کسی مجرب دوا سے بھی ہفتوں بلکہ مہینوں میں دور نہیں ہوتا۔ اور اس کے علاج سے اکثر معالج عاجز ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس اکسیر الاجسام درخت مدار کے ذریعہ اس موذی مرض کا شافی علاج دنوں میں ہو جاتا ہے۔ اور از سر نو پلکیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ناظرین اس نسخہ کو دلجمی سے بنائیں اور خلق خدا کو فائدہ پہنچائیں۔

صفت:

نئی روئی اچھی طرح دھنی ہوئی لے کر مدار کے دودھ میں دو مرتبہ تر و خشک کر لیں اور بعد ازاں بتی (فتیلہ) بنا کر بطریق معروف دیے میں روغن کنجد مدد سے جلائیں۔ اور کاجل حاصل کر لیں۔ اور کانچ کی مصفیٰ شیشی میں سنبھال کر رکھیں۔ بوقت ضرورت مریض کی آنکھوں میں بطور سرمہ لگائیں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔ اور پلکیں از سر نو پیدا ہو جائیں گی۔

نوٹ: خیال رہے کہ یہ کاجل خفیف مقدار میں لگانا چاہیئے۔ یعنی ایک سلائی۔ وہ بھی نہایت احتیاط سے اور اگر کسی مریض کی آنکھوں میں اس کے استعمال سے سُرخی یا جلن پیدا ہو جائے۔ تو معمولی سرمہ ملا کر خفیف مقدار میں لگایا جائے۔ اور میرا ذاتی تجربہ تو اس طرح پر ہے کہ مریض کی آنکھیں بند کرنے کے بعد بذریعہ سلائی متورم شدہ پلکوں پر لگائیں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ ختم نہ ہونے پائے گا۔ کہ باہمنی کے مریض کو کلی صحت ہو جائے گی۔ میرا بارہا بار کا تجربہ اور آزمودہ نسخہ ہے۔ جس کو بپاس خاطر مکرمی پنڈت کرشن کنور دت صاحب مدیر آب حیات آج سینہ سے نکال کر سفینۂ کاغذ پر رکھ دیا ہے۔ جس کا دل چاہے آزمائے اور فائدہ اٹھائے۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ الیسا سریع الاثر۔ اور کثیر المنفعت نسخہ کسی دیگر ادویہ سے تیار شدہ نہ کسی ہندی وید صاحب کے پاس ہے۔ اور نہ کسی یونانی طبیب کو اس کا علم ہے۔ پس اگر میرا دعویٰ غلط ہے تو ناظرین کتاب ہذا میں سے جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ کوئی صاحب ایسے اوصاف کا نسخہ۔ اس قدر کم قیمت اور سہل الحصول آئندہ اشاعت میں شائع کرا کر اپنی فنی خدمت کا ثبوت دیں۔

نسوار کے چند ایک نسخے:

مدار کا دودھ سر کی مختلف بیماریوں میں بھی تجربہ سے مفید ثابت ہو چکا ہے جس کی تصدیق بارہا بار طبی جرائد میں شائع ہو چکی ہے۔ خصوصاً بند زکام کو کھولنے کے لیے اور فاسد مادہ ناک کی راہ خارج کرنے کے لیے اس سے بہتر مفرد دوا طبی دنیا میں شاید ہی کوئی ہو گی اس کو کئی طریق سے بطور نسوار استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کی چند تراکیب قلمبند کرتا ہوں کیا عجب جو یہ معمولی نسخے مبتدیوں کے لیے شمع ہدایت ثابت ہوں۔

صفت:

خاکستر اوپلہ صحرائی حسب پسند لے کر چینی کے پیالہ میں مدار کے دودھ سے دو مرتبہ اچھی طرح سے تر و خشک کریں۔ ازاں بعد باریک پیس کر کانچ کی شیشی میں محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت ایسے مریض کو جس کو بند نزلہ کی شکایت ہو بطور نسوار استعمال

کثرت سے چھینکیں آئیں گی۔ اور نتھنوں کی غشاء مخاطیہ میں سوزش پیدا ہو کر فاسد مادہ کا اخراج ہوگا۔ اور مریض کو دردِ سر وغیرہ میں آرام محسوس ہوگا۔ اور دو تین دن میں کلی صحت ہو جائے گی۔ اور اگر کسی مریض کو مذکورہ نسوار سے ناقابل برداشت چھینکیں آئیں تو روغن زرد بطور نسوار نتھنوں میں پہنچائیں۔ چھینکیں فوراً بند ہو جائیں گی۔

نوٹ :۔ یہ نسوار مریض کو صبح و شام استعمال کرائیں۔ اور اگر کبھی ضرورت دیکھیں تو دن بھر میں تین مرتبہ استعمال کرنے کی ہدایت کریں یقیناً فائدہ ہوگا۔ نیز یہی نسوار بیرونی طور پر زخموں پر چھڑکنے سے زخم خواہ جلد کے کسی حصہ میں ہوں۔ عفونت سے محفوظ رہتے ہیں اور جلد خشک ہو جاتے ہیں۔

دوسری نسوار:

جو نفیس اور قوی تر ہے۔ بند شدہ زکام کھولتی ہے۔ اور دردِ سر بلغمی میں نفع بخش ثابت ہو چکی ہے۔

صفت:

باسمتی چاول کسی چینی کے برتن میں حسب پسند مقدار میں مدار کے دودھ میں تین مرتبہ تر و خشک کریں۔ بعد ازاں باریک پیس کر شیشی میں محفوظ بند رکھیں۔ اور بوقت ضرورت آدھی رتی تک مریض کو بطور نسوار استعمال کرائیں۔ بہت تھوڑے عرصہ کے بعد چھینکیں آنے سے زکام کا فاسد مادہ خارج ہو کر مریض کو دردِ سر سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ یہ نسوار بھی مجرب المجرب اور مشہور عام ہے۔ ناظرین کتاب ہذا ضرور اسے بنائیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

یہ نسوار دردِ شقیقہ کے ازالہ میں بارہا بار مفید اور مجرب ثابت ہو چکی ہے۔ صرف طریق استعمال میں برائے نام فرق ہے۔ چنانچہ بند زکام کی حالت میں تو یہ نسوار دونوں نتھنوں کے ذریعہ دماغ تک پہنچائی جاتی ہے۔ لیکن دردِ شقیقہ کے وقت صرف مخالف جانب کے ایک ہی نتھنے میں بطور نسوار استعمال کی جاتی ہے۔ یعنی اگر درد

شقیقہ دائیں جانب ہے۔ تو بائیں جانب کے نتھنے میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور اگر درد شقیقہ بائیں جانب ہے۔ تو دائیں جانب کے نتھنے میں نسوار لیتے ہیں۔

درد گوش کا تیر بہدف علاج:

برگ مدار آٹھ دس لے کر کسی بھیگے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر کسی مسی یا آہنی برتن میں بند کریں۔ اور برتن کے نیچے تھوڑی دیر نرم آنچ دیں۔ حتیٰ کہ مدار کے پتے مضمحل ہو جائیں۔ تب ہاتھوں سے نچوڑ کر پانی کسی شیشی میں سنبھال رکھیں۔ اور نیم گرم کان میں ڈالیں اور فوراً سے پہلے آرام ہو جائے گا۔

لقوہ، تشنج۔ استرخا اور فالج کا علاج بذریعہ مدار:

حکمائے متقدمین کا تجربہ ہے۔ کہ روغن کنجد سے دو چند عرق افشردہ برگ مدار لے کر کسی مسی یا آہنی برتن میں ڈالیں۔ اور نرم آنچ پر مدار کے پتوں کا پانی خشک کر دیں۔ بس روغن تیار ہے۔ اس کو کسی شیشی میں سنبھال رکھیں۔ بوقت ضرورت مقام تشنج استرخا وغیرہ پر نیم گرم کرنے کے بعد اچھی طرح محفوظ الہوا مقام میں بیٹھ کر مالش کریں۔ اور سونٹھ کا باریک سفوف چھڑک کر برگ انڈ یا برگ برگد وغیرہ باندھ دیں۔ اور بدیں طریق صبح و شام مالش کریں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔

دوسرا نسخہ:

یہ روغن برائے استرخا اور فالج پہلے سے قوی تر ہے۔ اور مجلوق کے حق میں بھی از بس مفید ہے۔ ناظرین کتاب ہذا دلجمعی سے بنائیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

صفت:

شیر مدار ایک حصہ۔ روغن کنجد نصف حصہ۔ روغن قرنفل دو حصہ۔ روغن مالکنگنی ایک حصہ لے کر بذریعہ کھرل اچھی طرح ملائیں۔ اور شیشی میں سنبھال رکھیں اور بوقت ضرورت مقام استرخا یا فالج زدہ عضو پر نیم گرم کرنے کے بعد محفوظ الہوا جگہ میں بیٹھ کر کچھ دیر اچھی طرح مالش کریں۔ اور ارنڈ کے پتے رکھ کر گرم کپڑا از قسم فلالین وغیرہ لپیٹ

دیں۔اور یہ عمل مالش کا دونوں وقت صبح و شام کریں۔ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔اور اگر مجلوق اس روغن سے فائدہ اٹھانا چاہے۔تو اسے مناسب ہے کہ پہلے آلہ تناسل کو قابل برداشت گرم پانی سے اتنی دیر تک دھوئے کہ عضو مخصوص میں دوران خون شروع ہو جائے۔تب تولیہ وغیرہ سے اچھی طرح پانی کی نمی خشک کرنے کے بعد حشفہ اور سیون بچا کر روغن مذکور کی مالش بالائی جانب کرے۔اور برگ پان یا بھوج پتر رکھ کر کپڑے کی دھجی لپیٹ دے۔اور اس طریق سے صبح و شام مالش کرے۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں مایوس العلاج مریض بھی صحتیاب ہو جائے گا۔

نوٹ:۔اگر کسی نازک بدن مریض کے عضو پہ پھنسیاں پیدا ہو جائیں۔تو اندیشہ نہ کرے۔روغن زرد لگانے سے دور ہو جائیں گی۔

دانتوں کے درد کا علاج:

مثل مشہور ہے۔ علاج دنداں اخراج دنداں" لیکن یہ درست نہیں ہے۔کیونکہ درد دنداں کا علاج بذریعہ درخت مدار تجربہ میں آچکا ہے۔ایسے مریض جن کو ٹھنڈا پانی پینے یا سرد ہوا لگنے سے سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔مندرجہ ذیل علاج سے بفضلہ صحت یاب ہو چکے ہیں اس سے دانت موتیوں کی طرح سفید ہو جاتے ہیں۔

درخت مدار کا کوئلہ باریک پیس کر روغن سرشف کے ہمراہ منہ دھونے سے پہلے اچھی طرح مسوڑھوں پر ملیں اور رال خارج ہونے دیں۔بعد ازاں منہ دھولیں۔اور یہ عمل صبح و شام کریں۔ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں درد کی شکایت دور ہو کر مسوڑھے مضبوط ہو جائیں گے۔گندہ دہنی نام کو نہ رہے گی۔

ذات الصدر اور ذات الجنب کا بے نظیر علاج:

صفت:

بیخ مدار مٹی وغیرہ سے صاف کر کے بعدۂ باریک کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔اور زردی بیضہ مرغ کی مدد سے قابل ضماد بنائیں۔اور مقام درد پر خواہ سینہ میں ہو خواہ پسلیوں میں لیپ کر دیں۔ضماد خشک ہونے پر سینک پہنچائیں۔اسی وقت درد میں کمی محسوس

ہو گی۔ اور دو تین مرتبہ کے ضماد سے کلی صحت ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ اجوائن دیسی شیر مدار میں دو مرتبہ تر و خشک کی ہوئی مرض کی کیفیت اور مریض کی طاقت کے لحاظ سے بقدر ایک رتی یا اس سے قدرے زیادہ مقدار میں عرق بادیان کے ہمراہ کھلانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ ایک اجابت بافراغت ہونے سے مریض کی طبیعت سنبھل جاتی ہے۔ اور درد میں بھی بے حد کمی ہو جاتی ہے۔ یہ علاج سریع الاثر بھی ہے۔ اور کم قیمت بھی۔

سرفہ بلغمی:

اس کا فوری علاج صرف مدار ہی سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مجرب المجرب گولیوں کا نسخہ نذر ہے۔

خریداران کتاب ہذا بنائیں۔ خود فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسرے محتاجوں کو فائدہ پہنچائیں۔

صفت:

مدار کے ناشگفتہ پھول دو تولہ۔ فلفل سیاہ دو تولہ۔ نمک سیاہ دو تولہ۔ ان سب کو اچھی طرح کھرل کریں۔ جب ایک جان ہو جائیں۔ تو عرق ادرک مروق پانچ تولہ سے مزید کھرل کریں۔ اور فلفل سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں خشک ہونے پر شیشی میں محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھائیں۔ یا کسی مریض کو کھلائیں ضرور ہی فائدہ ہو گا۔ اور ہفتہ عشرہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ اگر مذکورہ بالا اوزان میں ہر سہ ادویہ لے کر یہ ترکیب مذکورہ بالا عرق لیموں کاغذی کے ہمراہ کھرل کر کے بقدر دانہ نخود یا اس سے قدرے چھوٹی گولیاں بنالی جائیں گی۔ تو یہ گولیاں درد شکم میں مفید تر ثابت ہوں گی۔ اور ہیضہ کی ابتدائی حالت میں تو ایک گولی بقدر نخود بوقت صبح ایک گولی بوقت دوپہر اور ایک گولی بوقت شام کھلائیے۔ ایک دن میں مریض ہیضہ صحت یاب ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دردِ شکم کا علاج:

دردِ شکم کا فوری علاج آسان نہیں خصوصاً وہ درد جو ریح کی شرکت سے مرطوب مزاج مریض کو ہو۔ اس کا علاج بذریعہ مدار ہی نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں مجرب المجرب نسخہ درج کیا جاتا ہے۔

گل مدار ناشگفتہ۔ فلفل سیاہ۔ دار فلفل۔ سونٹھ بے ریشہ۔ نمک سیاہ ہر واحد چھ ماشہ۔ حلتیت خالص دو رتی۔ سب کو باریک پیس کر عرق لیموں ایک چھٹانک کے ہمراہ کھرل کریں۔ اور بقدر دانہ نخود گولیاں بنا کر خشک ہونے کے بعد شیشی میں محفوظ رکھیں۔

خوراک:۔ ایک گولی ہمراہ عرق بادیان آدھ پاؤ مریض کو کھلائیں۔ تھوڑے عرصہ میں دردِ شکم بند ہوگا۔ اور اگر ضرورت دیکھیں۔ تو دو گھنٹہ بعد ایک گولی کھلائیں۔ تیسری گولی کھلانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اور مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ پوست بیخ مدار ہمراہ لعاب کھیکوار باریک پیس کر اگر دردِ شکم کے مریض کے پیٹ پر نیم گرم لیپ کریں۔ اور قدرے سینک پہنچائیں۔ تو توقع سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ یہ عمل بارہا بار کا مجرب ہے۔

دوسرا نسخہ:

یہ نسخہ بھی مجرب المجرب ہے۔ بلکہ مذکورہ بالا نسخہ سے قوی تر ہے۔ نسخہ سہل ترین سریع الاثر اور قلیل القیمت ہے۔ اس کے استعمال سے ریاحی دردِ شکم۔ بدہضمی دور ہو کر کلی صحت ہو جاتی ہے۔ یہ گولیاں مریض ہیضہ کے حق میں بھی مفید ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے کھانے سے اسہال ناقص بہت جلد بند ہو جاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر مفید اور سستا نسخہ آج تک میرے تجربہ میں نہیں آیا۔ ناظرین کتاب ہذا بھی اپنے مجربات لکھ کر فنی خدمت کا ثبوت دیں۔

صفت:۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ زنجبیل بے ریشہ ہر واحد دو تولہ۔ گندھک مصفیٰ ایک تولہ۔ پھٹکڑی مدبر چھ ماشہ۔ درخت مدار کے تازہ پھول دو چھٹانک

نمک سیاہ بقدر ذائقہ۔

ترکیب تیاری: پہلے ہر سہ ادویہ اول کو خوب باریک کوٹ کر گندھک مصفیٰ اور پھٹکڑی مدبر کے ہمراہ اچھی طرح بذریعہ کھرل ملائیں۔ جب یہ مرکب ایک جان ہو جائے۔ تب مدار کے پھول پانچ پانچ چھ چھ ڈال کر بذریعہ کھرل آمیز کریں۔ اور یہ سلسلہ کھرل کرنے کا جاری رکھیں۔ حتیٰ کہ تمام پھول ختم ہو جائیں۔ تب نمک سیاہ بقدر ذائقہ ملا کر بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔

بوقت ضرورت ایسے مریض کو جس کو پیٹ درد تبخیر۔ اپھارہ۔ سول، بدہضمی کی شکایت ہو۔ ایک گولی ہمراہ عرق بادیان آدھ پاؤ کھلائیں۔ یقیناً بہت جلد کلی صحت ہو جائے گی۔ اور اگر مناسب سمجھیں تو گھنٹہ دو گھنٹہ کے وقفہ پر ایک اور گولی ہمراہ عرق بادیان آدھ پاؤ کھلائیں اور ایک گھنٹہ کے بعد بطریق اول ایک گولی مذکورہ عرقیات کے ہمراہ کھلائیں تیسری گولی دو یا تین گھنٹے گذرنے کے بعد کھلائیں۔ ان شاء اللہ کلی صحت ہو جائے گی۔ اسہال ناقص بند ہو کر اشتہا کی خواہش پیدا ہو گی۔ ان گولیوں کے استعمال سے ہیضہ کے جان بلب مریض بھی صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس لیے لازم ہے کہ ہر ایک عیال دار آدمی ان مفید اور زود اثر گولیاں کو تیار رکھے۔ خدا جانے ان گولیوں کی ضرورت کس وقت آپڑے۔

تیسیر النسخہ:

اس نسخہ میں برائے نام رد و بدل کیا گیا ہے۔ جس سے اس کی خاصیت میں نمایاں فرق ہو گیا ہے۔

صفتہ :۔ غنچہ مدار تازہ چھ تولہ۔ فلفل سیاہ تین تولہ رقر نفل ۹ ماشہ۔ نوشادر چھ ماشہ۔ افیون خالص ڈیڑھ ماشہ نمک سیاہ دو تولہ کل ادویہ مفردہ باریک کوٹ کر آپس میں ملائیں۔ اور ایک دن عرق ادرک کے ہمراہ اچھی طرح کھرل کریں۔ اور ایک دن عرق لیموں کے ہمراہ کھرل کریں۔ اور بقدر دانہ نخود گولیاں بنائیں اور ضرورت پر بارہ برس کے بچہ کو ایک گولی اور جوان کو دو گولیاں تک عرق گلاب کے ہمراہ بیک وقت کھلائیں بیحد فائدہ ہو گا۔

چوتھا نسخہ:

قوی تر۔ ہاضم طعام، دافع ہیضہ اور درد شکم وغیرہ
صفتہ : غنچہ مدار تازہ دو تولہ۔ اور اگر پھول خشک شدہ ہوں تو ایک تولہ۔ گندھک آملہ سار مصفیٰ ایک تولہ۔ نوشادر تین ماشہ۔ فلفل سیاہ چھ ماشہ۔ قرنفل تین ماشہ۔ حلتیت بریاں دو ماشہ۔ سہاگہ بریاں دو ماشہ۔ نمک سیاہ دو تولہ۔ ست لیموں تین ماشہ۔ ست اجوائن تین ماشہ بذریعہ کھرل عرق ادرک اور عرق لیموں کے ہمراہ اچھی طرح ایک ذات کریں۔ اور بقدر نخود گولیاں بنائیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت ایک گولی ہمراہ عرق بادیان کھلائیں اور اگر مناسب سمجھیں تو دو گولیاں بیک وقت کھلائیں۔ مذکورہ بالا امراض میں یقیناً فوری اثر ثابت ہوگا۔

جوب برائے استسقا لحمی بذریعہ مدار:

صفتہ:۔ برگ مدار دو تولہ۔ زرد چوب (ہلدی) کا باریک سفوف تین ماشہ دونوں کو باریک پیس کر دانہ نخود کے برابر گولیاں بنائیں اور مریض استسقاء کو ایک گولی سے کر تین گولیوں تک مرض کی کیفیت اور مریض کی طاقت کے لحاظ سے کھلائیں۔ دو ہفتوں تک صحت کے آثار نمودار ہو کر تیسرے ہفتہ تک شرطیہ صحت ہو جائے گی۔

بواسیری مسوں کا شافی علاج بذریعہ مدار:

تجربہ میں آچکا ہے۔ کہ ایک گھڑے میں مدار کے پتے نصف تک اچھی طرح ٹھونس کر بھر دیں۔ بعد گھڑے کو پانی سے لبالب پُر کریں۔ اور شبانہ روز کے بعد زلال لے کر صبح و شام استنجا کیا کریں۔ ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں بواسیری مسّے تحلیل ہو کر نابود ہو جائیں گے۔

دمہ کا شافی علاج:

صفتہ: کتھ سفید چار تولہ۔ آہک آب نادیدہ ایک تولہ۔ دونوں کو باریک پیس

ر معمولی پانی کے ہمراہ ضماد بنائیں۔ اور برگ مدار پختہ شدہ کے ایک جانب بقدر دو ماشہ
تک لیپ کریں۔ اور ساتھ ہی ایک برگ مدار کی ایک جانب روغن زرد سے چپڑ دیں
اور دونوں کو آپس میں ضماد شدہ رخ کی طرف سے ملائیں۔ علیٰ ہذالطریق بیس عدد برگ
مدار پر ایک جانب کتھ اور آہک آب نادیدہ کا لیپ کریں اور اتنی ہی مقدار میں برگ
مدار کی ایک جانب روغن زرد لگا کر دو دو پتوں کو لیپ شدہ رخ کی طرف سے
آپس میں ملائیں۔ اور ایک کوزہ گلی میں ضماد شدہ پتے باہم ملائے ہوئے تہ بہ تہ رکھ کر کوزہ
کا منہ خام کریں اور محفوظ الہوا میں گڑھا کھود کر آٹھ سیر اوپلہ صحرائی کی آگ دیں۔ سرد ہونے
پر نکالیں۔ اور دیکھیں۔ تمام پتے جل کر خاکستر ہوں گے۔ اس خاکستر کو باریک پیس کر
شیشی میں محفوظ رکھیں۔

ضرورت پر بقدر ایک دورتی تک برگ تنبول کے ہمراہ مریض کو سونے سے پہلے کھلائیں
اور پیک نگلنے کی ہدایت کریں۔ ان شاءاللہ دو ہی تین مرتبہ کھلانے سے کیسی ہی بلغمی
کھانسی کیوں نہ ہو۔ اور کیسا ہی تر دمہ کیوں نہ ہو۔ مریض صحت یاب ہو جائے گا یہ نسخہ
نہایت عجیب الفعل ہے۔ جس کی نظیر طبی دنیا میں مشکل سے ملے گی۔ انصاف شرط ہے۔

• بچھو کاٹے کے لیے:

شیر مدار قدرے لے کر بھڑ (زنبور) یا بچھو کے کاٹے کے مقام پر لگانے سے
درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اور ورم بھی نہیں ہوتا۔ آزمودہ ہے۔

نسخہ ضماد مجلوق:

جو نہایت ہی سریع الاثر۔ قلیل القیمت اور کثیر المنفعت ہے۔

صفتہ:۔ پیاز نرگس پختہ شدہ لے کر مٹی اور ریشہ وغیرہ سے صاف کرنے
کے بعد بیرونی پرت بھی دور کریں۔ اور چھری سے باریک کتر کر کھرل میں ڈالیں۔ اور
تین چوتھائی سیر بہوٹی اور نصف حصہ لونگ۔ اور چوتھا حصہ سفوف شیر مدار ملا کر
بذریعہ روغن کنجد اتنے عرصہ تک کھرل کریں کہ سب اجزا ایک ذات ہو جائیں۔ اور اصلاً
تمیز نہ رہے۔ بعد ازاں چینی کے پیالہ میں سنبھال رکھیں مدتوں تک خراب نہ ہو گا۔ بوقت ضرورت

صبح و شام مجلوق کو حشفہ اور سیلون بچا کر قدرے قدرے ضماد کرنے کی ہدایت کریں اور بھوج پتر کا ٹکڑا رکھ کر معمولی کپڑے کی دھجی لپیٹ دینے کی فہمائش کریں۔ اس کے استعمال سے تیسرے چوتھے دن پھنسیاں پیدا ہوں گی۔ اندیشہ نہ کریں۔ قابل برداشت تکلیف تک دونوں وقت ضماد کراتے رہیں۔ بعدازاں ضماد کرنا موقوف کریں۔ اور روغن زرد جس میں آٹھواں حصہ لونگیں (قرنفل) جلائی گئی ہوں۔ بذریعہ پٹی پھنسیوں پر لگائیں ان شاء اللہ تین چار دن میں تمام پھنسیاں مندمل ہو جائیں گی۔ اس کے بعد بطریق اول ضماد کا استعمال شروع کر دیں۔ اور اس مرتبہ بھی قابل برداشت تکلیف ہونے تک دونوں وقت لگاتے رہیں اور پھنسیاں بار دگر نکل آنے پر روغن زرد مذکور سے فائدہ اٹھائیں یقین ہے کہ تیسری مرتبہ ضماد کرنے کی شاید ہی نوبت پہنچے۔ اور اگر خدانخواستہ کہیں ضرورت نظر آئے۔ تو تیسری بلکہ چوتھی مرتبہ بھی ضماد مذکور استعمال کرائیں۔ مایوس العلاج مریض بھی صحت یاب ہو جائے گا۔ زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

دوسرا نسخہ:

روغن مالش نہایت ہی مختصر۔ سریع الاثر۔ قلیل القیمت اور مجرب المجرب آزمائش شرط ہے۔

صفت:۔ شیر مدار خشک شدہ کا سفوف ایک حصہ۔ روغن کنجد خالص یا روغن زیتون اصلی چار حصے کر اسے اتنے عرصہ تک کھرل کریں۔ کہ سفوف شیر مدار روغن مذکور میں بالکل حل ہو جائے۔ تب اس کو چینی کی پیالی میں سنبھال رکھیں۔ اور مجلوق کے عضو مخصوص پر حشفہ اور سیلون چھوڑ کر دو تین رتی مالش کرائیں۔ اور بھوج پتر۔ برگ بیدانجیر یا پان کا پتہ رکھ کر معمولی کپڑے کی دھجی لپیٹ لینے کی ہدایت کریں۔ تین چار روز میں پھنسیاں نکل آئیں گی۔ اندیشہ نہ کریں۔ بلکہ جب تک تکلیف برداشت ہو سکے مالش کراتے رہیں۔ ازاں بعد روغن زرد جس میں لونگیں جلائی گئی ہوں۔ بطور مرہم پھنسیوں پر استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ چار پانچ یوم میں کلی صحت ہو جائے گی اور اگر خدانخواستہ کچھ کمی رہ جائے۔ اور مجلوق مریض بہت ہی گیا گزرا ہو۔ تو دوبارہ بلکہ سہ بارہ بطریق مذکورہ بالا

روغن استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ ضرور ہی کلی صحت ہو جائے گی۔

تیسرا نسخہ:

نسخہ طلاء مذکورہ بالا نسخہ جات سے قوی تر اور سریع الاثر نسخہ جس کے استعمال سے سالہا سال کے گئے گزرے مایوس العلاج مریض ہفتوں بلکہ دنوں میں صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

یہ نسخہ بھی نہایت ہی مفید۔ زود اثر۔ اور کم قیمت ہے۔ اس کے استعمال سے آلہ تناسل کی رگوں اور پٹھوں سے جملہ خرابیاں دور ہو کر کلی صحت ہو جاتی ہے۔

ترکیب: دو گرہ عرض اور چار گرہ طول میں کھدر کے کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر شیر مدار میں کم از کم تین بار اور نہ یادہ سے زیادہ سات بار تر و خشک کریں۔ بعد ازاں ایک پاؤ روغن کنجد لے کر پارچہ کو روغن کنجد میں تر کریں۔ اور اس کی ایک جانب سم الفار سفید نہایت باریک مثل سرمہ بقدر چھ ماشہ چھڑک کر بتی بنائیں پھر روغن کنجد مذکورہ ایک مٹی کے بڑے چراغ میں ڈال کر بتی مذکور جلائیں۔ اور چراغ کو قدرے جھکا کر رکھیں تاکہ تیل قطرہ قطرہ ٹپکتا رہے۔ اور چراغ کی سیدھ میں چینی کا پیالہ رکھ دیں تاکہ تیل کے قطرات اس میں جمع ہوتے جائیں۔ اور خیال رکھیں کہ جتنی بتی جل چکے۔ قینچی سے کتر کر بتی اکساتے جائیں۔ یہاں تک کہ ساری بتی جل جائے۔ اور تمام تیل ٹپک کر پیالہ میں آ جائے تب اس تیل کو شیشی میں سنبھال رکھیں۔

بوقت ضرورت مجلوق کے آلہ تناسل پر حشفہ اور سیون بچا کر مالش کرائیں تین چار دن تک پھنسیاں نکل آئیں گی۔ اندیشہ نہ کریں۔ اور قابل برداشت تکلیف تک ہر روز مالش کرنے کی ہدایت کریں۔ بعدۂ روغن زرد جس میں لونگیں جلائی گئی ہوں۔ بطور مرہم استعمال کریں۔ تین چار روز میں کلی صحت ہو جائے گی۔ اور اگر اس روغن کو قوی تر بنانا منظور ہو تو سم الفار مذکور کے ہمراہ ایک تولہ مغز تخم حب الملوک باریک پیس کر پارچہ مذکور پر ضماد کریں۔ بعدہ فتیلہ بنائیں۔ اور جس پیالہ میں تیل ٹپک کر جمع ہوتا ہے۔ اس میں دو تولہ پارہ ڈال دیں۔ اور جب تیل ٹپک چکے۔ تب دستہ سنگین یا آہنی کی مدد سے پارہ روغن مذکور میں حل کر دیں۔ اور بضرورت یہ مالش کریں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نوٹ :- مذکورہ بالا عجیب نسخہ اور اس کی نرالی ترکیب لکھ کر جملہ قارئین کتاب ہذا سے داد چاہتا ہوں۔ بہ نظیر انصاف ملاحظہ فرمائیں۔ کس آسانی اور صفائی سے تیل ٹپکتا ہے۔ آیا یہ ترکیب اچھی ہے یا وہ ترکیب مشہور عام بہتر ہے۔ کہ فتیلہ کا ایک سرا دست پناہ سے پکڑ کر دوسرے سرے کی طرف آگ لگا دیں۔ خیال رہے کہ ایسا کرنے سے سارا فتیلہ ایک دم جل اٹھتا ہے۔ اور اس قدر تیل بھی نہیں ٹپکتا۔ آزمائش شرط ہے۔

ع کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے۔

چوتھا نسخہ :

روغن مالش جو بطریق مذکورہ بالا تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن قوی تر ہونے کے سبب فوقیت رکھتا ہے۔

صفت : دو گرہ عرض اور چار گرہ طول میں پارچہ کھدر لے کر سات مرتبہ مدار کے دودھ میں تر و خشک کریں۔ بعد ازاں تین ماشہ سم الفار سفید چھ ماشہ مغز تخم حب الملوک (جمالگوٹہ) قرنفل - عاقر قرحا - زہر کچلا ک سیاہ - کرم مخمل (بیر بہوٹی) ایک ایک تولہ لے کر شیر مدار کے ہمراہ اچھی طرح کھرل کریں۔ اور پارچہ مذکورہ کی ایک جانب لیپ کرنے کے بعد بتی بنائیں۔ اور خشک ہونے دیں۔ ازاں بعد مٹی کے بڑے چراغ میں رکھ کر جلائیں۔ جس طرح دیا جلاتے ہیں۔ اور چراغ مذکور قدرے جھکا ہوا رکھیں۔ تاکہ تیل قطرہ قطرہ ٹپکے۔ اور عین سیدھ میں ایک چینی کا پیالہ رکھ دیں۔ تاکہ تیل ٹپک کر پیالہ میں جمع ہوتا جائے۔ اور خیال رکھیں۔ کہ جتنی بتی جل چکے۔ قینچی سے کتر کر بتی کو اکسایا کریں۔ حتیٰ کہ بتی سب جل جائے اور کل تیل ٹپک کر پیالہ میں جمع ہو جائے۔ اس تیل کو شیشی میں ڈال رکھیں۔

بوقت ضرورت مجلوق کے آلہ تناسل پر حشفہ اور سیون بچا کر صبح و شام قدرے نرم مالش کرائیں۔ اور پان کا پتہ (برگ تنبول) رکھ کر معمولی کپڑے کی دھجی لپیٹ کر کہیں۔ تین چار دن کے بعد پھنسیاں نکلیں گی۔ اندیشہ نہ کریں۔ اور قابل برداشت تکلیف تک مالش بدستور کراتے رہیں۔ بعد ازاں روغن زرد جس میں قرنفل (لونگیں) سے

داغ دیا گیا ہو۔ بطور مرہم استعمال کرائیں۔ چند روز میں پھنسیاں مندمل ہو کر کلی صحت ہو جائے گی۔

اس جگہ میں ایک نہایت ہی عجیب و غریب عمل ناظرین کتاب ہذا کی نظر کرتا ہوں جس کے فوائد قلم سے بیان نہیں ہو سکتے۔ ہاں جو بھی خوش قسمت اپنے آپ اس نادر اور کمیاب عمل سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ اٹھائے۔ اس کا اختیار ہے۔

صفت: ایک پاؤ سم الفار سفید لے کر بذریعہ کھرل سرمہ کی طرح باریک کریں اور تولہ تولہ شیر مدار ڈال کر بذریعہ کھرل ایک پاؤ شیر مدار جذب کریں۔ ازاں بعد فراخ منہ کانچ کی شیشی میں جس کا ڈھکنا بھی کانچ کا ہو بند کریں۔ اور محفوظ الہوا جگہ پر زمین میں گڑھا کھودیں۔ جو ایک گز تک گہرا اور پون گز تک عریض ہو۔ اس میں نصف تک سرگین اسپ تازہ بھر کر شیشی مذکور رکھ دیں۔ اور اس پر گھوڑے کا سرگین تازہ ڈال کر گڑھا پُر کر دیں۔ اور برائے نام مٹی سے گڑھا بند کر دیں۔ پندرہ دن کے بعد گھوڑے کی لید بحفاظت ہٹا کر شیشی نکال لیں۔ اور سم الفار مذکور میں بذریعہ کھرل تولہ تولہ شیر مدار ڈال کر ایک چھٹانک جذب کریں۔ اور بطریق اوّل گھوڑے کی تازہ لید میں پندرہ دن تک دفن رکھیں۔ ازاں بعد بحفاظت شیشی نکال لیں اور پہلے کی طرح تولہ تولہ شیر مدار سم الفار مذکور میں بذریعہ کھرل جذب کریں۔ اور علیٰ ہذا البطریق چار مرتبہ شیر مدار کے ہمراہ سم الفا مذکور کھرل کریں۔ اور پندرہ پندرہ دن تک گھوڑے کی لید تازہ میں دفن کریں۔ ان شاء اللہ سم الفار مذکور آتش تعفین سے خاطر خواہ مزاج پکڑے گا۔ جس کا آئندہ عمل نہایت ہی آسان اور سیدھا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے۔ کس کی قسمت جاگتی ہے۔ اور کون بلند ہمت بیان کردہ عمل کر گزرتا ہے۔

شورہ قائم النار کی ایک نادر ترکیب:

ایک نادر ترکیب قیام شورہ کی بذریعہ شیر مدار لکھتا ہوں۔ جو درحقیقت اسرار مخفیہ سے ہے۔

صفت: ایک پاؤ شورہ قلمی مصفیٰ لے کر شیر مدار کے ہمراہ کھرل کریں۔ حتیٰ کہ ایک پاؤ شیر مدار جذب ہو جائے۔ بعد ازاں کڑاہی میں ڈال کر نرم آنچ پر تشویہ دیں

صرف اتنا کہ شیر مدار کی رطوبت خشک ہو جائے۔ تب ہمراہ شیر مدار شورہ قلمی مذکور بالا دگر کھرل کریں۔ اور اس مرتبہ بھی ایک پاؤ شیر مدار بذریعہ کھرل جذب کریں۔ اور پہلے کی نسبت قدرے زیادہ تیز آنچ پر تشویہ دیں۔ اب تیسری مرتبہ شیر مدار ایک پاؤ کے ہمراہ شورہ تشویہ خوردہ کھرل کریں۔ اور اچھی تیز آنچ پر تشویہ دیں۔ ان شاء اللہ موم صفت شورہ قائم النار ہو جائے گا۔ جس طرح چاہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ خیال رہے کہ شیر مدار مروق شدہ ایک پاؤ کے ہمراہ شورہ قلمی ایک پاؤ کھرل کرنا ہے۔ اور تین مرتبہ کے تصفیہ اور تشویہ میں تین پاؤ شیر مدار مروق شدہ بذریعہ کھرل جذب کرنا ہے۔ اس طریق سے قائم شدہ شورہ قلمی جمیع انفاس اور ارواح کے قیام میں بے نظیر ثابت ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مزید نوٹ:۔ ایک سیر شیر مدار لے کر اس میں ایک تولہ نیلا تھوتھا بازاری باریک پیس کر ملائیں۔ مدار کا دودھ پھٹ کر فضلہ تہ نشین ہو جائے گا۔ اور عرق شیر مدار علیحدہ نظر آئے گا۔ اور یہی مفید مطلب ہے۔

شورہ قائم النار بذریعہ برگ مدار

یہ مشہور عام ترکیب اکثر احباب کو معلوم ہو گی۔ لیکن اس ترکیب سے شورہ قلمی قائم النار بنانے میں بعض اوقات اہل تجربہ کو بھی ناکامی ہوا کرتی ہے۔ اس لیے مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ مشہور عام ترکیب مفصل اور مکمل لکھ کر وہ خاص ترکیب بھی جس سے ایک مبتدی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے عرض کروں۔

صفت:۔ ایک مٹکہ گلی میں جو اتنا بڑا ہو کہ اس میں دس بارہ سیر پانی بخوبی سما سکے۔ لے کر اس میں برگ مدار ایک سیر کی تہ جمالیں۔ اور ان پر آدھ پاؤ شورہ قلمی چھڑک کر آدھ سیر برگ مدار بطور لحاف چن کر آدھ پاؤ قلمی شورہ چھڑک دیں۔ اور ڈیڑھ سیر برگ مدار بطور لحاف اچھی طرح جما کر مٹکا مذکور دریا کی ریت (بالو) سے بھر دیں۔ اور نیچے صرف تین تین چار چار سرکنڈے جلائیں زیادہ آنچ کی ضرورت نہیں۔ کئی گھنٹوں کی مسلسل آنچ کے بعد مٹکے کے اندر شورہ کی آواز سنائی دے گی۔ اس وقت سرکنڈے (جس سے چلن

بنتی ہیں) جلانا بند کر دیں۔ سرد ہونے پر دیکھیں۔شورہ قلمی قرص کی صورت تہ نشیں ملے گا۔ یہ مشہور عام ترکیب ہے۔

واضح ہو کہ مذکورہ بالا ترکیب سے شورہ قلمی قائم النار ہو جاتا ہے۔لیکن بسا اوقات خامی رہتی ہے۔لیکن میں جو ترکیب اس جگہ لکھ رہا ہوں۔اس میں ایک جدت ہی نہیں۔بلکہ ہمیشہ کامیابی بھی ہے۔اور وہ یہ ہے۔

عرق برگ مدار جو پتوں کو قدرے گرم کرنے کے بعد نچوڑ کر حاصل کیا جاتا ہے۔بقدر ڈیڑھ سیر اور شورہ قلمی ایک پاؤ لے کر عرق مذکور کی مدد سے بذریعہ تسفیہ اور تشویہ شورہ قلمی قائم النار بنائیں اس ترکیب سے تیار کردہ شورہ قلمی مسکہ کی طرح ملائم اور زرد گداز ہوتا ہے۔ جملہ انفاس و ارواح کو قیام دیتا ہے خصوصاً روح اکسیر (سیماب) کے قیام کے لیے اکسیر صفت ہے۔ناظرین کتاب ہذا آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

پھلوں کا بادشاہ سیب

اس کے فوائد پر ایک نظر

مصنف کے قلم سے

جنہوں نے یورپ کے مشہور نوبل پرائز یافتہ ادیب گالزوردی کا شاہکار "سیب کا درخت" پڑھا ہے۔ان کے دل و دماغ پر تو بہت ممکن ہے۔کہ سیب کا نام سنتے ہی ایک ٹریجڈی (TRAGEDY) طاری ہو جائے۔مگر جنہوں نے قندھاری سیبوں کی سرور افروز لذت سے کبھی اپنے کام و دہن کو آشنا کیا ہے۔وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ٹریجڈی کبھی بھول کر بھی سیب کے پاس نہیں پھٹک سکتی۔اور سیب کھانے والوں کے تو کہنے ہی کیا ہیں۔وہ تو ازل ہی سے ٹریجڈی پروف (TRAGEDY RROOF) ہونے کا تمغہ لے کر آتے ہیں۔

قندھاری سیب دیکھا ہے۔کبھی آپ نے؟ کیسا سُرخ و شاداب ہوتا ہے۔اس

سیب کا درخت
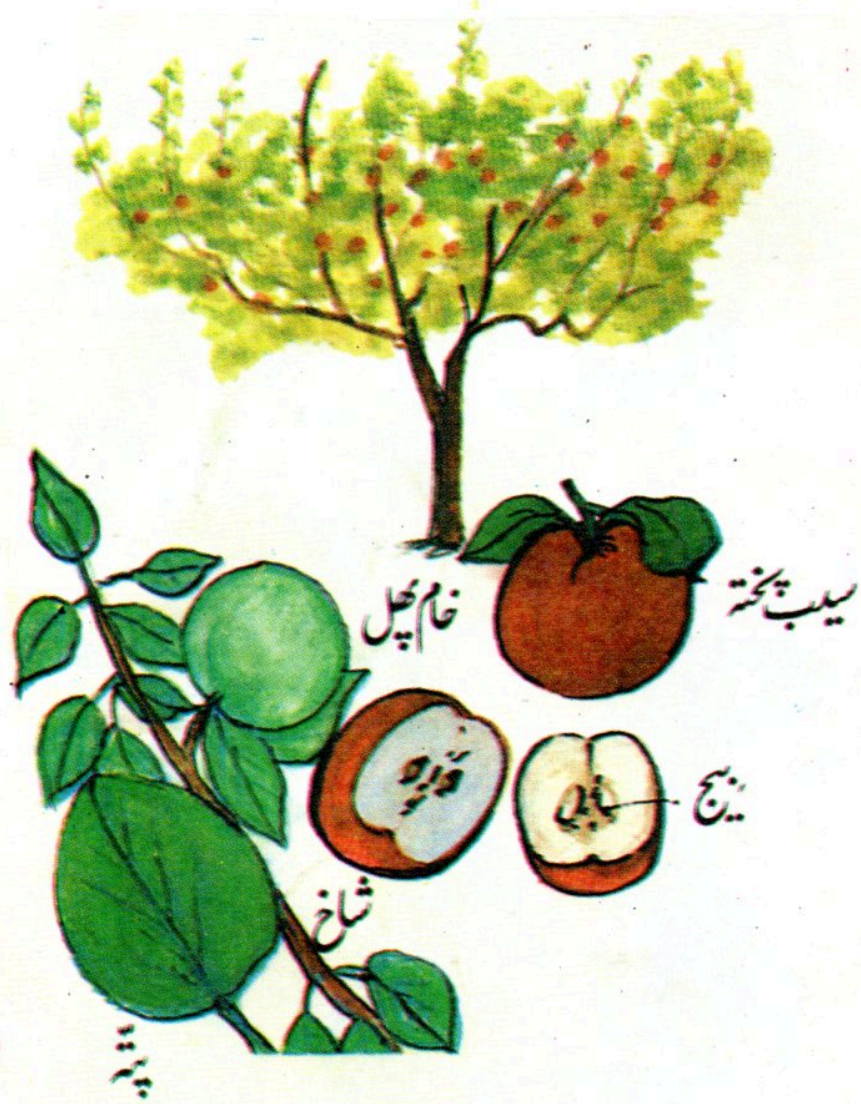
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

کا رنگ! بس اس کے استعمال کرنے والوں کے چہروں پر بھی یہی شوخ و شاداب رنگ کھیلنے لگتا ہے۔ صحت و شباب اور تندرستی و تنومندی کا ایک شاداب نمونہ! بھلا یہاں ٹریجڈی کہاں؟ ٹریجڈی تو ان پر حملہ آور ہوتی ہے۔ جن کے دل و دماغ کمزور ہوں۔ مگر سیب تو دل کو شگفتہ اور دماغ کو تروتازہ کر دیتا ہے۔ اس کی خوشبوؤں ہی سے ٹریجڈی کوسوں دور بھاگتی ہے۔ گالزوردی بھول گیا۔ وہ درخت جس کی شاخوں تلے اس کی ٹریجڈی نے جنم لیا۔ خواہ اور کوئی بھی درخت کیوں نہ ہوں۔ مگر ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ وہ سیب کا درخت ہرگز نہ تھا۔

گذشتہ چند سال پیشتر کی بات ہے کہ امریکہ میں ماہرین اثمار کا ایک اجلاس ہوا اس میں سیب کو اس کے کثیر الفوائد اور بہترین صحت بخش ہونے کی وجہ سے متفقہ طور پر دنیا کے تمام پھلوں کا بادشاہ قرار دیا گیا ہے۔ اور انگور کو شہزادہ۔

سیب اقسام کے لحاظ سے سینکڑوں قسم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اب تک سیب کی پندرہ سو قسمیں ماہرین اثمار کے مشاہدہ میں آچکی ہیں۔ صرف کشمیر ہی کے چھوٹے سے خطہ میں تقریباً پچاس قسم کے سیب پیدا ہوتے ہیں۔ جو قدوقامت۔ ذائقہ اور رنگ و بو کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بہت کچھ مختلف ہوتے ہیں۔

سیب میں نصف حصہ ٹھوس ہوتا ہے۔ اس میں زیادہ تر کھانڈ اور پروٹین ہوتا ہے سیب میں MALIC ACID بھی ہوتا ہے۔ جو مختلف قسم کے سیبوں میں مختلف نسبت سے پایا جاتا ہے۔ سیب میں فاسفورس دیگر تمام پھلوں اور سبزیوں سے زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔ سیب کا چھلکا اتار دینا سیب کے ایک بہت قیمتی جزو کو پھینک دینے کے مترادف ہے۔ تازہ ترین تحقیقات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے۔ کہ سیب کے چھلکے کی موٹائی میں وٹامن (VITAMIN) ہی بہت بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس لیے سیب کے اکسیری فوائد سے پورے طور پر مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے۔ کہ اس کا چھلکا جدا نہ کیا جائے۔ بلکہ اسے ایک قیمتی جزو سمجھ کر استعمال میں لایا جائے۔

سیب ایک نہایت صحت افزا غذا اور ایک نہایت طاقت بخش دوا ہے اس کے متواتر استعمال سے صحت و شباب میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ روزانہ نہار منہ

تین چار سیب کھا کر اوپر سے دودھ پیا جائے۔ تو دو ایک مہینوں ہی میں صحت قابلِ رشک بن جاتی ہے۔ جلد کا رنگ و روغن نکھر آتا ہے۔ چہرے پر سرخی کی لہر آ جاتی ہے اعضائے رئیسہ کی تمام کمزوریاں دور ہو کر ان میں ایک نئی زندگی کی روح سرائت کرنے لگتی ہے۔ مختصر الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس غذا سے وہ تمام فوائد حاصل ہو جاتے ہیں جن کا ذکر بڑی بڑی قیمتی دواؤں کے اشتہاروں میں تو پایا جاتا ہے۔ مگر جو درحقیقت کسی دوا سے حاصل نہیں ہوتے۔

سیب معدہ میں جا کر پیپسن (PEPSIN) کو تیز کرتا ہے۔ اور ہاضمہ میں مدد دیتا ہے۔ خالی معدہ سیب کھانا بھوک بڑھاتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اور صبح نہار منہ تین چار سیب کھانا قبض کشا اثر رکھتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے معدہ کے علاوہ جگر کا فعل بھی تیز ہو جاتا ہے۔ اور خون کی پیدائش کا عمل بڑھ جاتا ہے جس سے لازمی طور پر صحت بدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن کمزوری معدہ و جگر کو دور کرنے کے لیے میٹھے سیب کی بجائے کھٹا سیب زیادہ مفید پایا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ سیب میں فاسفورس کا جزو پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سیب ایک مقوی دماغ غذا بن گیا ہے۔ اس لیے دماغی کام کرنے والے اصحاب کے لیے سیب ایک نعمت خداداد ہے۔ جس سے فائدہ نہ اٹھانا کفرانِ نعمت کے مترادف ہے۔ سیب میں فولاد کا جزو پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ خون کے سرخ ذرات میں اضافہ کرتا ہے۔ اور بدن کو سرخ و شاداب بنا دیتا ہے۔ سیب کے مقوی قلب خواص تو زمانہ قدیم سے مسلمہ چلے آتے ہیں۔ اور زمانہ حاضرہ میں بھی یونانی طبیب اپنے مریضوں کو ضعف قلب کے لیے سیب کا مربہ بکثرت استعمال کراتے ہیں۔ تجربات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ سیب کا عرق معدے اور انتڑیوں کے لیے دافع جراثیم اور دافع بدبو ہے۔ گردوں کو صاف کرنے کے لیے بھی طبی دنیا نے اس کے مفید اثرات کا اعتراف کر لیا ہے۔

سیب کے چھلکے سے نہایت لذیذ اور خوشبو دار چائے تیار ہوتی ہے۔ جو عام چائے قہوہ اور کافی کی طرح مضرت رساں ہونے کی بجائے حد درجہ صحت بخش پائی جاتی ہے۔ خصوصیت سے بوڑھوں اور کمزوروں کے لیے تو اس کا اثر بہت ہی قوی تسلیم کیا گیا ہے۔ اس میں اگر حسب ضرورت اور حسب ذائقہ لیموں کا رس اور

شہد ملا لیا جائے تو اس کے صحت بخش اجزاء میں تین گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ چائے پیچش اور بخار محرقہ کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے مشہور عام مقوی مشروب اوولٹین (OVALTINE) کا کام دیتی ہے۔

وجع المفاصل کے امراض میں اگر یہ چائے استعمال کریں۔ تو کافی افاقہ کی اُمید ہو سکتی ہے۔

سیب کے خواص و فوائد کے متعلق دیگر اور بہت سی باتیں قابل ذکر ہیں۔ مگر "ایک نظر" کے موضوع کو مدّنظر رکھتا ہوا راقم مندرجہ بالا سطور ہی پہ اکتفا کرتا ہوں۔

(تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو خواص سیب)

انیسوں

زبدۃ الحکماء حکیم محمد عبدالمجید صاحب عتیقی مؤلف "جامع العقاقیر" وغیرہ۔ لاہور

مختلف نام:

اردو۔ انیسوں، سونف رومی۔ ہندی رندنی۔ بنگلہ موری۔ فارسی۔ زیرہ رومی۔ و بادیان رومی۔ عربی رازیانج الرومی۔ رازیانج الشامی۔ حب الحلو کمون الحلو۔ انگریزی اینی سیڈ اے نیس فروٹ۔ لاطینی اینی سائی فرکٹس۔

وجہ تسمیہ:

چونکہ یہ بادیان یا زیرہ سے بالکل مشابہ ہوتی ہے۔ اس لیے اسے بادیان رومی یا زیرہ رومی کا نام دیا گیا ہے۔ اور طب جدید میں بادیان کی جگہ اسی کا زیادہ تر استعمال ہوتا ہے۔

قدیم تاریخ:

انیسوں نہایت قدیم دوا ہے۔ متقدمین حکمائے یونان فرسطس اور دیسقوریدوس کے علاوہ رومی حکیم پلائنی اور ادریسی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ قدیم اطبائے عرب بھی اس کے استعمال سے واقف تھے۔ لیکن قدیم ہندوؤں کو اس کا علم نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ

کتب ویدک میں اس کا ذکر موجود نہیں۔ اور نہ سنسکرت میں اس کا نام ملتا ہے۔

مقام و موسم پیدائش:

اس کا اصلی وطن مشرق، مصر اور اٹلی ہیں۔ لیکن اب شام و عراق اور اکثر ممالک یورپ میں بھی لگائی جاتی ہے۔

ماہیت و شناخت:

اس کے پودے کی بلندی گز سوا گز تک ہوتی ہے۔ شاخیں مربع شکل کی پتلی پتلی ہوتی ہیں۔ پتے برگ الائچی سے ملتے جلتے لیکن قدرے باریک اور خوشبودار۔ ہر شاخ کے سرے پر سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ ان میں غلاف کے اندر ملفوف زیرے سے مشابہ مثلث نما تخم ہوتے ہیں۔ یہ تخم سونف سے قدرے چھوٹے اور زیرے سے بڑے ہوتے ہیں۔ ان میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔ ذائقہ تیزی لیے ہوئے اور خوشبودار۔ بیجوں کو خشک کر کے پھٹکنے سے اوپر کا ملفوف سبوس گندم کی طرح علیحدہ ہو جاتا ہے۔ حجم میں بڑے اور خوشبودار بہتر بن خیال کیے جاتے ہیں۔ ان کا غلاف نسبتاً مضبوط پیچیدہ اور قوی ہوتا ہے۔

اقسام:

دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک عام انیسوں اور دوسری انیسوں نجمی جسے انگریزی میں سٹار انیس کہتے ہیں۔

جدید تحقیق

جدید تحقیق سے اس کا جوہر مؤثرہ وائٹل (لطیف فراری روغن) کی شکل میں حل ہو جاتا ہے۔ جو انجماد پذیر ہونے پر اینی تھول یعنی کافور انیسوں کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ اس کے تیل (آئل آف انیسوں) میں اینی تھول، اینی سک، ایلڈی ہائیڈ اور میتھل کیوی کول وغیرہ اجزا پائے جاتے ہیں۔

طبیعت:

دوسرے درجے میں گرم اور تیسرے میں خشک۔ بعض کے نزدیک آخر دوم اور سوم میں گرم و خشک۔ مگر قول اول کو ترجیح حاصل ہے۔

مضرت و اصلاح: گرم مزاجوں کو اس کا استعمال سر درد پیدا کرتا ہے۔ اصلاح میں

سکنجبین مروج ہے۔ مثانہ میں اس کا اثر مضر ثابت ہوا ہے۔ رب السوس سے اس کی مضرت کا دفیعہ ہو جاتا ہے۔

بدل:۔

تقویت باہ میں تخم انجیر اس کا بدل ہے۔ معدہ اور دوسری صورتوں میں سوئے کے بیج اور بادیان وغیرہ۔

مقدار خوراک:

تقریباً دو ماشہ سے دس ماشہ تک۔

افعال وخواص بقول اطبائے یونان:

محلل ریاح ومسکن اوجاع۔ مفرح۔ ملطف اور مدار بول ہے، جگر۔ طحال اور عروق کے سدوں کا مفتح۔ معدہ، امعاء اور جگر کی تقویت میں اضافہ کرتا ہے۔ محرک حساۃ بقت اور دردوں کا دافع ہے۔ بدبو کو دور کرتا ہے۔ چہرے کو نکھارتا اور زہر کا تریاق ہے۔

بروئے طب جدید:

کارمی نے ٹو (کاسر الریاح) سٹیمولینٹ (محرک) خفیف ایکس پیکٹوریٹ (مخرج بلغم) ہے روغن انیسوں ایرو میٹک، سٹیمولینٹ (خوشبودار محرک) اور کارمی نے ٹو (کاسر الریاح) ہے۔ خاص کر بچوں کے پیٹ کے ریاحی درد میں یا ایسی مسہلہ ادویہ کی اصلاح کے لیے جن سے پیٹ میں مروڑ پیدا ہوں۔ ان میں ملا کر دیتے ہیں۔

مفرد استعمال

امراض سر واعصاب:

اس کا بخور السعوط دردسر بارد۔ درد شقیقہ (نصف سر کا درد) نزلہ بارد۔ دردگوش فالج اور لقوہ میں مفید ہے۔

سبل چشم:

اکتحالاً سبل چشم کا دافع ہے۔

استسقاء:

اس کا ضماد استسقاء کو دفع کرتا ہے۔

امراض سرو سینہ:
اسے چبانا درد سر بارد۔ درد شقیقہ۔ درد سینہ۔ سعال۔ ضیق النفس (دمہ) اور خفقان وغیرہ میں مفید ہے۔

درد گوش:
روغن گل میں آمیز کرکے کان میں ڈالنا درد کو تسکین دیتا ہے۔

مدر:
اس کا جوشاندہ پلانا دودھ۔ پسینہ اور حیض کو جاری کرتا ہے۔

مخرج جنین:
اس کا بخور مخرج آنول و جنین ہے۔

دہن رحم:
آب مکوسبز میں گوندھ کر حمول کرنا دہن رحم کو کھولتا ہے۔

بواسیر:
بریاں شدہ انیسوں بواسیر کے لیے نافع ہے۔

یونانی مرکبات و مجربات

جوشاندہ انیسوں:
انیسوں۔ حلبہ۔ مجیٹھ۔ لوبیا۔ ہر ایک چودہ ماشہ۔ سہراب ساڑھے دس ماشہ۔ سب کو اندازاً تین پاؤ پانی میں پکائیں۔ جب پانی جل کر آدھ پاؤ رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں۔

استعمال و منافع: قند سیاہ ملا کر استعمال کرائیں۔ مدر حیض و مفتح سدہ ہے۔

روغن انیسوں:
طب جدید کی اختراعی ترکیب کشید کے ذریعے انیسوں کا روغن نکال لیں۔

استعمال و منافع: تین بوند تک داخلی استعمال قولنج اور پیٹ کے ریاح کے لیے مفید ہے۔

روغن انیسوں مرکب: انیسوں پانچ تولہ۔ عقرقرحا۔ شگوفہ اذخر۔ دلعبہ چینی۔ ہر ایک

ایک تولہ۔عود صلیب چھ ماشہ۔کچلہ تین ماشہ۔سب ادویہ کو دس تولہ روغن کنجد میں ڈال کر جلائیں اور صاف کرکے رکھ لیں۔

استعمال ومنافع: بقدر ضرورت مقام ماؤف پر مالش کریں۔فالج۔استرخا۔اختلاج خدر اعضا میں مفید ہے۔

سفوف انیسوں:

انیسوں۔اجوائن ہر ایک پانچ تولہ۔ثبت نمک سیاہ ہر ایک دو تولہ۔نوشادر چار ماشہ۔سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔

استعمال ومنافع: دن میں دو مرتبہ بقدر تین ماشہ۔مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کریں۔معدہ،جگر۔آنتوں اور ریحی دردوں کے لیے نافع اور مدر حیض وبول ہے۔

شربت انیسوں:

انیسوں دو تولہ گیارہ ماشہ،افسنتین ۱۷ ماشہ،تخم کرفس ساڑھے دس ماشہ۔سلیخہ سات ماشہ۔گل سرخ دو تولہ گیارہ ماشہ،سنبل الطیب ساڑھے چوبیس ماشہ۔سب کو باریک کرکے ایک سیر پانی میں جوش دیں۔اور آدھا پانی رہنے پر آگ سے اتار کر مل چھان لیں۔اور تین پاؤ قند سفید ملاکر شربت کا قوام پکائیں۔سرد ہونے پر مصطگی رومی سات ماشہ باریک پیس کر ملالیں۔

استعمال ومنافع: ڈیڑھ تولہ سے دو تولہ تک مناسب عرق کے ہمراہ پلائیں۔دافع درد،مقوی معدہ،پیشاب اور جگر وطحال کے سدوں کا مفتح ہے۔

عرق انیسوں:

انیسوں بیس تولہ کو کوٹ کر ایک سیر پانی میں ایک دن بھگوکر دوسرے دن عرق کشید کریں۔

استعمال ومنافع: دو تولہ سے چار تولہ تک دن میں دو دفعہ استعمال کریں۔ریحی امراض معدہ۔جگر وامعاء وغیرہ میں نفع بخش ہے۔بچوں کے لیے خصوصیت سے مفید ہے۔

جدید الوضع مخلوط مجربات

سفوف ملین: انیسوں ساڑھے تین ماشہ۔بادیان ساڑھے تین ماشہ۔سنا مکی

کیریت مصفیٰ ہر ایک سات ماشہ ۔ اصل السوس ۔ مقشر ساڑھے نو ماشہ ۔ کریم آف ٹارٹار گیارہ گرین شکر سفید ڈھائی تولہ ۔ سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر بخوبی ملا لیں ۔

استعمال و منافع: ایک بڑا چمچہ بھر دوا رات کو سوتے وقت دودھ یا پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں ۔ قبض کو دور کرتا ۔ اعضائے ہضم کو تقویت دیتا ہے ۔ اور خون صاف کرتا ہے ۔

شربت مدر حیض:

انیسوں ۔ بادیان ۔ تخم شبت ۔ تخم خربزہ + تخم حلبہ تخم کرفس ۔ تخم خیارین ۔ تخم کاسنی ۔ تخم قرطم ۔ مجیٹھ ۔ ابھل ۔ صعتر فارسی ۔ اسارون خارخسک ہر ایک چھ ماشہ ۔ قند سفید آدھ سیر ۔ بطریق معروف شربت تیار کرکے بحساب آدھ سیر شربت میں پوٹاسیم آیوڈائیڈ آٹھ ماشہ ۔ ٹنکچر آیوڈین خوردنی ۱۳ ماشہ بخوبی حل کرکے رکھ لیں ۔

استعمال و منافع: ایک ایک تولہ دن میں تین بار عرق بادیان بارہ تولہ میں ملا کر پلائیں ادرار حیض کے لیے نہایت سودمند ہے ۔

معجون حصاۃ:

انیسوں ۔ کالچ ۔ اسارون ۔ قردمانا ۔ دوقو ۔ حب قرطم ۔ مغز مکدو ۔ مغز تخم کریلہ ۔ تخم تربوز ۔ تخم خیار ۔ تخم گزر ۔ تخم خربزہ ۔ تخم کرفس ۔ ہر ایک ایک تولہ ۔ ساڑھے پانچ ماشہ ۔ حجر الیہود چودہ تولہ سات ماشہ ۔ سب کو کوٹ چھان کر تین گنا شہد خالص میں ملا کر معجون تیار کریں ۔ اور بحساب فی تولہ چار رتی لیتھی آئی کاربوناس میں ملالیں ۔

استعمال و منافع: چھ ماشہ ہمراہ عرق بادیان چھ تولہ و شربت بزوری چار تولہ استعمال کریں ۔ گردہ اور مثانہ کی ریگ اور پتھری کو خارج کرکے انہیں قوت دیتی ہے ۔ اور سوزش بول میں نافع ہے ۔

حب نقرس:

انیسوں ۔ زیرہ سیاہ ۔ فلفل سفید ۔ دار فلفل ۔ مغز حب القرطم ہر ایک چھ ماشہ ۔ سلیخہ ساڑھے تین ماشہ ۔ زنجبیل ۔ فرفیون ہر ایک ۱۴ ماشہ ۔ مصطگی اکیس ماشہ ۔ سورنجان شیریں پانچ تولہ دس ماشہ ۔ لیتھی آئی سیلی سلاس ساڑھے آٹھ تولہ ۔ سب کو زیرہ کے پانی میں پیس کر پانچ پانچ رتی کی گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع: ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ وجع المفاصل اور نقرس میں نہایت مفید ہے۔

مرکبات جدید

ایکوا اینی سائی:

(انیس واٹر۔ عرق انیسوں) تخم انیسوں ایک پونڈ کو کچل کر دو گیلن پانی میں بھگو کر ایک گیلن (۸ پائنٹ) عرق کشید کریں۔

استعمال و منافع: ½ سے ۲ فلوئڈ اونس خوراک۔ خوشبودار۔ محرک۔ کاسر الریاح اور مخرج بلغم ہے۔

اولیم اینی سائی:

(آئل آف انیس۔ روغن انیسوں) یہ ایک فراری روغن ہے۔ جو انیس فروٹ یا سٹار اے نس سے کشید کیا جاتا ہے۔ بے رنگ یا خفیف ہلکے رنگ کا۔ خوشبودار اور قدرے شیریں ہوتا ہے۔

استعمال و منافع: ½ سے ۳ منم تک اینٹی سپازموڈک (دافع تشنج) اور کارمی نے ٹو (کاسر الریاح) اور بچوں کے پیٹ کے ریاحی درد میں سودمند ہے۔ اس کے علاوہ ٹنکچوز اکسیمفوری کیپازیٹا۔ ٹنکچو راد پیائی ایبوٹی ایٹا وغیرہ مرکبات میں مستعمل ہے۔

سپرٹ اینی سائی:

(سپرٹ آف اے نس۔ روح انیسوں) آئل آف انیس ایک حصہ۔ الکحل (۹۰ فیصدی) ۹ حصہ۔ دونوں کو ملالیں۔

مقدار خوراک: ۵ سے ۲۰ منم۔

مروجہ

اینی سک ایسڈ:

(تیزاب انیسوں) روغن یا جوہر انیسوں کو اکسائیڈ کرنے سے یہ تیزاب حاصل ہوتا ہے اس کی چمکدار بے رنگ سوئی کی مانند باریک قلمیں ہوتی ہیں۔

سوڈیم اینی سیٹ:

(سوڈا انیسونی) ایک قلم دار اور خفیف خوشبودار سفوف ہے۔ جو اینی سک ایسڈ میں سوڈیم ملانے سے بنتا ہے۔

استعمال ومنافع: مندرجہ بالا دونوں مرکب سیلی سیلک ایسڈ کی مثل اینٹی سیپٹک۔ (دافع تعفن) اور اینٹی پائرے ٹک (دافع بخار) ہیں۔

اینی تھول:

(اینی سائی کیمفر۔ جوہر انیسوں۔ کافور انیسوں) یہ فراری روغن کا جزو جامد ہے۔ جو کہ روغن اقلیموں یا روغن انیسوں بخی سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ سفید قلمدار ڈلیوں کی شکل کا ہوتا ہے۔ جن سے انیسوں کی تیز خوشبو آتی ہے۔ ذائقہ قدرے شیریں ۶۸ درجے فارن ہیٹ پہ پگھل جاتا ہے۔

مقدار خوراک: ۱ سے ۲ منم۔

انق

ماہیت:

از قلم جنابہ نجم النساء بیگم صاحبہ ———————— لاہور

اسے عربی میں اشج، فارسی میں اوشہ، سنسکرت میں اوشن چتر۔ یونانی میں امونیاکون اور انگریزی میں ایلمونیاکم کہتے ہیں۔

ماہیت:

یہ ایک درخت کا گوند ہے۔ جو ملک ایران میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ جسے بعض شہروں میں بدرانی، بعض میں کماہ اور بعض میں کندل کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

صفات:

اس کے چھوٹے چھوٹے گول دانے ہوتے ہیں۔ گویا کہ آنسو یا شبنم کے صاف وشفاف قطرے ہیں۔ لیکن کبھی چند دانے مل کر بڑی بڑی ڈلیاں بھی بن جاتی ہیں۔ رنگت باہر سے زردی مائل بھوری ہوتی ہے۔ جو کہ بہت پرانی ہو جانے سے سیاہی مائل بھی ہو جاتی ہے

لیکن اندر سے غیر شفاف جو توڑنے پر چکنی صاف موتی کی سی معلوم ہوتی ہے جس کا رنگ میلے دودھ کی طرح سفید یا کسی قدر زردی مائل ہوتا ہے۔ سرد حالت میں سخت (لیکن ٹوٹنے میں آسان) ہوتی ہے۔ مگر گرم کرنے سے جسم اس کا نرم ہو جاتا ہے۔ لیکن پس نہیں سکتی۔ کیونکہ لچکدار ہوتی ہے۔ اس کی بو خاص قسم کی ہوتی ہے۔ جو سخت تیز نہیں ہوتی عموماً اس کی بو جند بیدستر یا کشنیز کے ساتھ کسی قدر مشابہت رکھتی ہے۔ مزہ اس کا تلخ خرشدار ہے جس سے جی متلانے لگتا ہے۔

مشابہت:

اکثر ہینگ۔ لوبان۔ جاؤشیر، گوشت خورہ اور سکنجبین وغیرہ گوند دار اور رال دار چیزوں کے ساتھ اس کو ملا دیتے ہیں۔ اس لیے تحقیق کر لینا ضروری ہوتا ہے۔ اکثر مٹی اور سنگریزوں وغیرہ کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ جو ناقص قسم ہے۔ اعلیٰ قسم وہ ہے جو کندر اور مصطگی کی طرح صاف و شفاف ہو۔

افعال و تاثرات:

بیرونی: جس جگہ پر اس دوا کو لگایا جائے وہاں کے غدد میں تحریک ہو کر ہر قسم کے سوزشی مادوں کے تحلیل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یعنی اس دوا کو جسم پر لگانے سے وہاں کی غدد میں تحریک پا کر خون کو جلد جلد جذب کر کے صاف کر دیتی ہیں۔ جس سے وہاں کا دوران خون تیز ہونے سے نیچے کے عضو کا اجتماع خون اور انجماد رفع ہو کر وہاں کی حالت درست ہو جاتی ہے۔

اندرونی: زیادہ مقدار میں امعاء کے اندر خراش اور تحریک پیدا کر کے تلیین اور استفراغ کرتا ہے۔ لیکن تھوڑے وزن میں ہضم ہو کر خون میں مل جاتا ہے۔ اور پھیپھڑوں کے غددوں کے راہ نکلتا ہے۔ جہاں نکلتے ہوئے غددوں میں خراش اور تحریک دیتے ہوئے ان کی رطوبت کو تعفن سے پاک کرتا اور بلغمی رطوبت کے اخراج پر مدد دیتا ہے۔ کسی قدر اس کا اخراج گردوں کی راہ سے بھی ہوتا ہے۔ اس لیے خفیف سا مدر بول بھی ہے۔

مواقع استعمال:

بیرونی: ہر قسم کے اورام پر اس کا لیپ کرایا جاتا ہے۔ خصوصاً اورام مقابل انتشاری (بغل اور کنج ران وغیرہ کی غدد میں بسبب کسی ضربہ و زخم وغیرہ کے جو کسی دوسرے عضو

میں واقع ہو ورم پیدا ہوتا ہے) او جاع مفاصل کا اورام پہ خصوصاً ایسے اورام مفاصل پر جو کہ مزمن ہو چکے ہوں۔ پھر ورم طحال (عظم طحال) اور ورم صلب جگہ پر بطور لیپ کے اور صلابت رحم کے لیے جب بندش حیض سے ہو شافہ کے طور پر استعمال کریں۔ اور جلدی امراض مثلث کلف اور بہق وغیرہ پر اس کا لگانا جلد کو صاف اور روشن کرتا ہے۔ اور مرض لقوہ میں اس کا غرغرہ کرنا عصب مفلوج میں تحریک کر کے فائدہ کرتا ہے۔ اسی طرح سدر اور دوار میں بھی غرغرہ مفید ہے۔

اندرونی: ہر قسم کی پرانی کھانسی بلغمی خصوصاً بوڑھے آدمیوں کی کھانسی اور بلغمی دمہ (ضیق النفس) میں نہایت معتبر دوا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ خصوصاً متعفن بلغم جب آتی ہو۔ تو اسے استعمال کریں۔ اس کو درمیانی خوراکوں کے ساتھ دن میں تین چار بار دینے سے سینہ کی جمی ہوئی بلغم آسانی سے خارج ہونے لگتی ہے۔ اور دم کشی کی آواز بند ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک: چار رتی سے ڈیڑھ ماشہ تک بار بار دینے کے لیے دن بھر میں تین ماشہ تک دے سکتے ہیں۔

مرکبات اشق

شیرہ اشق:

اشق ایک چھٹانک کو کھرل میں ڈال کر جو کوب کریں۔ اور نو سیر عرق گاؤزبان عمدہ لے کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے اور کھرل کرتے جائیں۔ حتیٰ کہ سارا عرق خرچ ہو جائے۔ اور عرق دودھ کی طرح بن جائے۔ پھر باریک کپڑے کی صافی سے چھان لیں۔

مقدار خوراک: ایک تولہ سے تین تولہ تک غرغرہ کے لیے بھی یہی مرکب استعمال کریں۔

لزوق اشق:

ڈیڑھ پاؤ اشق اور ڈیڑھ چھٹانک سیماب۔ چار ماشہ۔ روغن زیتون چار رتی گندھک آملہ سار لیں۔ پہلے روغن زیتون کو گرم کریں۔ اس میں آملہ سار ملا دیں۔ اور کھرل کریں۔ جب باہم مل جائے۔ تو پھر اس میں پارہ ڈال کر کھرل کریں۔ یہاں تک کہ پارہ کے ذرات نابود ہو جائیں۔ پھر اشق کو پگھلا کر اس میں ملا دیں۔ تمام اجزا کو خوب باہم اچھی طرح ملا دیں۔ یہ مرکب

صرف بیرونی طور پر اورام میں مستعمل ہے۔

ترکیب استعمال: نرم آگ سے اس کو نرم کر کے لٹھ یا عمدہ کاغذ کے ٹکڑا پہ پھیلائیں۔ جو کہ ورم کے مطابق کاٹا گیا ہو۔ کیونکہ اکثر ورم مختلف صورتوں کے اعضاء میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ پس حسب شکل اس عضو کے گول ٹیڑھا یا ترچھا ٹکڑا کپڑا یا کاغذ کاٹ کر اس پر اس مرکب کو لگائیں اور یہ کام کسی آلہ یا چھری سے کریں۔ اور اس قدر گرم حالت میں ورم پر لگائیں۔ کہ وہاں چپک سکے۔ نہ زیادہ گرم ہو۔ اور نہ ہی بالکل ٹھنڈا ہو جائے۔ اگر ٹکڑا سرد ہو گیا ہو۔ تو اس کو آگ کے سامنے کر کے نرم کر لیں۔ تاکہ ورم پر اچھی طرح چپک سکے۔ پھر ٹکڑا کو خود نہ اتاریں۔ بلکہ جوں جوں ورم تحلیل ہوتا جائے گا۔ توں توں وہ ٹکڑا خود بخود علیحدہ ہوتا جائے گا۔ اگر کسی وجہ سے یہ لزوق جلد اتر جائے تو پھر اسی کو گرم کر کے لگائیں۔ یا نیا لگائیں۔

مواقعہ استعمال: عموماً اس مرکب کا استعمال ہر قسم کی رسولیوں پر کیا جاتا ہے۔ پھر ان خنازیر پر جو مدت سے ایک سی چلی آتی ہوں۔ اور پھٹی نہ ہوں۔ پھر عظم طحال۔ عظم الکبد میں پیٹ پر ان کے مقام پہ لگائیں۔ جس سے پرانی سے پرانی سخت تلی جو تحلیل نہ ہوتی ہو۔ اور دیرینہ عظم الکبد بھی دور ہو جاتا ہے۔ پھر وجع المفاصل کے ورم میں جو سخت (صلب) اور پرانی قسم کا ہو مفید ہے یہ دوا ہر مطب میں ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔ کیونکہ وقت پر فوراً تیار نہیں ہو سکتی اس لیے ایسی مفید اور مجرب چیز کو ہر طبیب کا اپنے پاس رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

حب اشق:

اشق تین تولہ۔ اجوائن خراسانی دو تولہ۔ پوست بیخ عشر ایک تولہ۔ تینوں ادویہ کو باہم کھرل کر کے شہد کی مدد سے بقدر نخود گولیاں تیار کریں۔

خوراک: دو گولی سے تین گولی تک ہمراہ پانی وغیرہ۔

مواقعہ استعمال: بلغمی دمہ اور پرانی کھانسی کے مریض کو دن میں دو تین دفعہ ایک ایک خوراک کر کے دیں۔ بہت ہی مفید و مجرب ہے۔ کبھی خطا نہیں جاتی۔

سفوف اشق:

اشق دو تولہ۔ افیون تین ماشہ۔ کستوری تین ماشہ سب کو باریک کر سفوف تیار کر لیں۔

مقدار خوراک: چھ رتی سے ایک ماشہ تک۔ بچوں کو ½ رتی سے دو رتی تک مناسب عمر دیں۔

مواقع استعمال : تنگی سانس (عسر تنفس) تشنجی دمہ۔ ککڑ کھانسی۔ ان امراض میں اور بعض دل کی امراض میں جب مریض کا سانس تنگی سے آتا ہو۔ اور سخت تکلیف ہو۔ ایسے مواقع پر یہ دوا نہایت اچھا اور جلدی فائدہ کرتی ہے۔

ناظرین یہ تمام مرکبات اشتی جو میں نے تحریر کیے بالکل صحیح اور یقینی مجربات سے ہیں۔ میں ہر وقت اپنے پاس تیار رکھتی ہوں۔ اور مدت سے استعمال میں لا رہی ہوں۔ بہت ہی مفید اور زود اثر مرکبات ہیں۔ آپ بھی ان کو ضرور تیار کر کے اپنے مطب میں رکھیں۔ نہایت قیمتی اور مفید ہیں۔

ماکھن بُوٹی یا ماکھنہ بُوٹی

از قلم جناب ڈاکٹر جسونت سنگھ صاحب مہتہ ——— گوجر خاں

حلیہ :

ایک خودرو بوٹی ہے۔ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مفروش دوسری ایستادہ۔ مفروش کے ساتھ بے شمار پتلی پتلی پھلیاں ہوتی ہیں۔ یہ زمین کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ پتے خورد خورد اور ایستادہ تقریباً ایک بالشت تک کھڑی ہوسکتی ہے۔ منہ میں ڈالنے سے بے ذائقہ لیکن بجد لیس دار۔

جائے پیدائش :

ہر دو قسم عموماً ریتلی اور پتھریلی اور خشک زمین میں پیدا ہوتی ہیں۔

وجہ تسمیہ :

اس بوٹی کو مویشی شوق سے کھاتے ہیں۔ اس کے کھانے سے گائے بھینس۔ بکری وغیرہ کے دودھ سے مکھن بہت زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ دو چند تک نکلنے لگتا ہے۔ اس لیے اسے ماکھنہ بوٹی کہتے ہیں۔

ہر دو قسم اس قدر لیسدار ہوتی ہیں کہ اگر تازہ بوٹی کو ڈنڈا کو نڈی میں رگڑیں تو ساتھ چمٹ جاتا ہے اور اگر خشک شدہ بوٹی کو پانی میں مانند اسبغول کے بھگویا جائے۔ تو پانی بے حد غلیظ ہو جاتا

ہے۔ اور نیم منجمد ہو جاتا ہے۔ اگر بوٹی زیادہ ہو تو پانی بالکل جم جاتا ہے۔
مقدار خوراک: تین تا چھ ماشہ تک خشک حالت میں اور چھ ماشہ سے ایک تولہ تک سبز حالت میں۔ دن میں دو بار۔
ترکیب استعمال: خشک شدہ بوٹی کو باریک کپڑ چھان کر کے ایک پاؤ پانی میں ڈال کر چند بار دوسرے گلاس میں پھینٹ لیں۔ بعدہٗ دس پندرہ منٹ کے لیے رکھ دیں پھر شکر سرخ یا کھانڈ وغیرہ ملا کر حسب موسم برف سے سرد کر کے صبح، دوپہر کو نوش کریں اور تازہ بوٹی کو چند عدد دانہ بادام کے ہمراہ بطور سردائی رگڑ کر میٹھا کر کے یا مناسب شربت سے میٹھا کر کے۔ موسم گرما میں برف سے سرد کر کے نوش کریں۔
فوائد: بوجہ لزوجیت کے خراش معدہ، خراش امعاء، خراش مجری بول کو رفع کرتی ہے اور اسی لزوجت کی وجہ سے پیچش و مروڑ، سوزاک، حرقت البول، بول الدم، حدت مثانہ و گردہ کو دور کرتی ہے۔ مغلظ منی و دافع سرعت انزال و احتلام بھی ہے۔ پیچش سدی، خونی یا غیر خونی کے لیے عجیب الصفت بوٹی ہے۔ بچوں، بوڑھوں جوانوں سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ حسب ضرورت بوٹی لے کر خشک شدہ کو بطریق اسبغول پانی میں بھگو کر قند سیاہ یا شربت مناسب سے میٹھا کر کے صبح و شام استعمال کرائیں۔ اور تازہ بوٹی اگر ہے۔ تو پھر بطور سردائی رگڑ کر قند سرخ شامل کر کے پلائیں۔ اگر موسم سرما ہے تو پھر نیم گرم کر کے پلائیں۔ بے نظیر ہے۔ بعض حالتوں میں اس کے ہمراہ زراج بریاں دو رتی تا ایک ماشہ بھی استعمال کرائی جاتی ہے۔
جیسپال کی بہترین مصلح ہے۔ جیسپال کے استعمال سے پیدا شدہ تمام عوارضات جلن مروڑ، گھبراہٹ، قے، تلخی وغیرہ سب کو دور کرنے میں بے نظیر ہے۔

مسہل طلسمی:

بچہ سے لے کر بوڑھا تک کو یکساں مفید اور بالکل بے ضرر۔
جیسپال غیر مدبر صرف قشر و پتہ دور کردہ نصف چھٹانک۔ بوٹی مکھن تازہ ایک چھٹانک آب آملہ سبز (یا خشک شدہ آملہ کو بھگو کر حاصل کردہ) ایک پاؤ۔
ترکیب: اول مغز جیسپال کو یہاں تک کوٹیں کر موم ہو جائے۔ پھر تھوڑی تھوڑی بوٹی شامل کرتے اور کوٹتے جائیں۔ جب تمام بوٹی اور جیسپال یکجان ہو جائیں تو آب آملہ شامل کر کے کھرل کریں۔ اور قوام سخت ہونے پر حبوب بمقدار دانہ باجرہ و نخود بنا لیں۔ شیر خوار

بچوں کو ایک دانہ باجرہ اور بڑوں کو نخود برابر استعمال کرائیں۔
ایک گولی اعلیٰ درجہ کی قبض کشا ہے۔ دو گولی دینے سے دو دست اور چار گولی سے چار پانچ دست ہو جاتے ہیں۔
مکھن بوٹی سے مندرجہ ذیل کشتہ جات کیے گئے ہیں۔

کشتہ قلعی:

خشک شدہ بوٹی مفروشش پھلی والی بیس تولہ کو خوب باریک کر کے ذرا نمی دے کر درمیان سالم ڈلی یا پترہ قلعی وزنی پانچ تولہ رکھ کر سمپٹ کر کے آتش صرف پانچ سیر کی دیں۔ ان شاء اللہ پہلی بار تمام ڈلی شگفتہ برآمد ہو گی۔ اگر کوئی حصہ خام برآمد ہو تو کشتہ شدہ کو علیحدہ نگاہ رکھیں اور عمل مکرر کریں۔

مقدار خوراک: نصف تا ایک رتی مکھن۔ بالائی یا بدرقہ مناسب سے۔

فوائد: مولد و مغلظ منی۔ حدت گردہ و مثانہ کو دور کر کے حرقت البول و بول الدم کو نافع ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔

کشتہ مرجان:

تازہ بوٹی۔ ۲ تولہ (خواہ کسی قسم سے ہو) کو خوب بار یک رگڑیں کہ مانند بالائی ہو جائے ایک کوزہ میں اس بوٹی کے درمیان پانچ سے دس تولہ تک شاخ مرجان مصفیٰ رکھ کر کوزہ خوب سمپٹ کر کے دس سیر کی آگ دیں۔ تمام شاخ مرجان شگفتہ برنگ سفید برآمد ہو گا۔

فوائد: مقوی دل۔ دافع حدت گردہ و مثانہ و حرکت بول ہے۔ جریان الرحم جریان منی کو نافع ہے۔

مقدار خوراک: ایک رتی تا دو رتی ہمراہ بدرقہ مناسب۔

کشتہ عقیق:

اول عقیق کو چند بجھاؤ شیر مدار یا آب آملہ میں دیں۔ پھر بطریق کشتہ مرجان تازہ بوٹی کو بالائی کی طرح کر کے درمیان ٹکڑے عقیق کے رکھ کر آتش دس سیر کی دیں۔ دوسری آگ میں نہایت ملائم کشتہ ہو گا۔

مقدار خوراک: نصف رتی تا دو رتی ہمراہ بدرقہ مناسب۔

فوائد: اس کے بھی مرجان سے ملتے جلتے ہیں۔

کشتہ سنگ یشب:
بطریق کشتہ عقیق یہ بھی دو آگ میں عمدہ کشتہ ہو گا۔

کشتہ صدف مرواریدی نہایت عجیب:
تازہ بوٹی ۲۰ تولہ مفروش یا ایستادہ کو خوب باریک رگڑیں کہ مانند بالائی کے ہو جائے پھر ایک قطعہ سالم صدف مرواریدی وزنی ۵، ۷ تولہ کے اوپر نیچے خوب لیپ کریں۔ اور خشک ہونے پر دو عدد اوپلہ کلاں میں کاواک کرکے درمیان رکھ کر لب اوپلہ گِل سے بند کرکے خشک ہونے پر ۷، ۸ سیر اوپلہ توڑ کر آگ دیں۔ خوب سرد ہونے پر نکال لیں۔ شگفتہ کشتہ برآمد ہو گا۔

فوائد: پیشاب کا ادرار کرتا ہے۔ منغلظ منی ہے، دافع سیلان الرحم، جریان الرحم حابس الدم و زیادتی حیض کو دور کرتا ہے۔ مقوی قلب ہے۔ پیشاب کی جلن اور پیپ کو دور کرتا ہے۔

ترکیب استعمال: ہمراہ بدرقہ مناسب ایک رتی تا دو رتی استعمال کرائیں۔

نکتہ: امراض گردہ و مثانہ کے لیے مندرجہ بالا تمام کشتہ جات کو منقٰی میں داخل کرکے ہمراہ بوٹی مذکور استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ اس سے جلد صحت ہو جاتی ہے۔

سنا ہے کہ مفروش بوٹی کے نغدہ میں چاندی سالم الحروف شگفتہ ہو جاتی ہے۔ پہلی مد دوسری آگ میں۔ اسی طرح مفروش بوٹی کے ۲۰ تولہ نغدہ میں پیسہ کو رکھ کر ۳۰ سیر کی آگ دینے سے سفید ہو نا سنا ہے۔ لیکن یہ دونوں کشتہ جات مجرب نہیں ہیں۔

زقوم

از قلم حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— کشمیری بازار لاہور

عام طور پر ہر جگہ ملتی ہے۔ اس کو سینڈھا اور ڈنڈا تھوہر بھی کہتے ہیں۔ یہ بڑی لمبی لمبی ہوتی ہے۔ اور چوکونہ ہوتی ہے۔ اس کے ہر چہار کناروں پر کانٹے بکثرت ہوتے ہیں۔

موسم برسات میں موٹے موٹے پتے بھی نکلتے ہیں۔ چاقو سے ذرا لکیر کھینچیں۔ تو دودھ کی دھاریں بہنے لگتی ہیں۔ قدرت نے اس کے اندر بہت سے فوائد پنہاں رکھے ہیں۔ اور ہر قسم کے کشتہ جات اس میں تیار ہو سکتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

کشتہ نقرہ:

اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ و مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔

برادہ نقرہ ایک تولہ۔ آب ڈنڈا تھوہر ایک پاؤ میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر خشک کر کے کوزہ میں گل حکمت کر پانچ سیر کی آگ دیں۔ اعلیٰ درجہ کا کشتہ ہوگا۔

کشتہ نقرہ شنگرفی:

ورق نقرہ ایک تولہ۔ شنگرف دو تولہ۔ آب زقوم میں چار پہر کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر خشک کریں۔ اور برگ مدار زیر و بالا دے کر بطریق بالو جنتر چار سیر آگ جلائیں۔ سرد ہونے پر نکالیں۔ سفید کشتہ برآمد ہوگا۔ ایک چاول ہمراہ مسکہ دیں۔ ضعف باہ اور ذیابیطس کو مفید ترین ہے۔

کشتہ نقرہ سیمابی:

یہ کشتہ بھی اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ اور مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ جریان کے لیے بھی خاص چیز ہے۔

ورق نقرہ ایک تولہ کو آب تھوہر پانچ تولہ میں کھرل کر کے دو سیر کی آگ دیں۔ پھر اس میں پارہ ایک تولہ شامل کر کے آب تھوہر پانچ تولہ میں کھرل کر کے دو سیر کی آگ دیں۔ اسی طرح چار بار پارہ جدید شامل کر کے آگ دیں۔ کہ یہ کل وزن دو تولہ ہو جائے۔

خوراک: دو چاول ہمراہ مسکہ استعمال کرائیں۔

کشتہ صدف شنگرفی:

صدف صادق کو گرم کر کے۔ آب لیموں میں بجھاؤ دیں۔ تاکہ چمکدار حصہ علیحدہ ہو جائے ایک تولہ یہ چمکدار حصہ لے کر ایک تولہ شنگرف ملا کر شیر تھوہر میں سہ روز کھرل کر کے سیمیاں بنا کر خشک کریں۔ کوزہ میں بند کر کے پندرہ سیر کی آگ دیں۔ دو چاول ہمراہ مسکہ دیں۔

یہ کشتہ نہایت مقوی دماغ و قلب ہے۔ نزلہ زکام دائمی کا تریاق ہے۔ سرعت انزال کو دور کر کے قدرتی امساک پیدا کرتا ہے۔

کشتہ مس:

برادہ تانبہ مصفیٰ حسب ضرورت کو شیر تھوہر میں ایک یوم کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں۔ اور نغدہ برگ مہندی میں دے کر ۳۰ سیر آگ دیں۔ اسی طرح تین آنچ پوری کریں۔ سفید شگفتہ کشتہ ہوگا۔ جہاں ضرورت سمجھیں استعمال کریں۔

صلایہ سم الفار:

یہ صلایہ سم الفار حد درجہ مقوی باہ ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ دودھ گھی کو ہضم کر کے جزو بدن بناتا ہے۔ اور ہفتہ عشرہ میں چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ بڑھاپے میں جوانی کا مزہ دکھانے والا نایاب نسخہ ہے۔

سم الفار سفید ایک تولہ کو آب برگ تھوہر کے پانچ تولہ پانی میں کھرل کر کے خشک کریں بعدہ آب پھل سنگترہ پانچ تولہ میں کھرل کر کے خشک کریں۔ اور دانہ الائچی خورد ڈیڑھ تولہ میں کھرل کر کے ایک رتی ہمراہ مسکہ دیں۔

نوٹ: ایک رتی خوراک بہت زیادہ ہے ایک چاول بلکہ اس سے بھی کم۔

(مصنف)

اکسیر مصفیٰ خون:

لیجئے ہمارے دارالشفاء کا مشہور نسخہ جو کہ ایک روپیہ فی تولہ کے حساب سے بیچ رہے ہیں۔ اس نسخہ کو ہم نے آج تک ظاہر نہیں کیا۔ ایڈیٹر صاحب کی خاطر صحیح نسخہ لکھا جاتا ہے۔ ہمارے دستی اشتہار میں اس کے متعلق ہم نے دعوے سے لکھا ہے۔ کہ تمام مصفیٰ خون ادویہ اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ عمل جراحی سے بچانے والی اکیلی دوا ہے۔ امراض خبیثہ مثل جذام، آتشک، خارش خشک وتر۔ خنازیر۔ بواسیر وغیرہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ موسمی پھوڑے پھنسی سے بچاتی ہے۔ خون کی اصلاح کر کے تازہ اور صاف خون پیدا کرتی ہے۔ معدہ اور جگر کو طاقت دیتی ہے۔ دائمی قبض کو دور کرتی ہے۔ اور بھوک خوب لگاتی ہے۔ اب نسخہ ملاحظہ فرمائیں۔

گندھک آملہ سار ایک پاؤ کے ٹکڑے بقدر نخود کر کے لیں۔ اور کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اس پر آب زقوم چمچہ سے چھڑکتے رہیں۔ حتیٰ کہ چار سیر آب زقوم جذب ہو جائے گندھک کو سلاخ لوہا سے ہلاتے بھی رہیں۔ خشک ہونے پر اتار کر آب تازہ سے اچھی طرح

دھولیں۔ تاکہ سیاہی وغیرہ دور ہو جائے۔ خشک کر کے باریک کر کے اس میں سے ایک ماشہ ہمراہ دودھ ہر روز دیں۔ غذا مرغن کھائیں۔ اگر غذا صرف چوری کھائی جائے۔ اور نمک مرچ وغیرہ سے پرہیز کیا جائے تو فائدہ کمال کا دکھاتی ہے۔

عجیب مسہل:

سونف مصفیٰ لے کر اس پر شیر تھوہر اس قدر ڈال دیں کہ چار انگل اوپر رہے سایہ میں رکھ چھوڑیں۔ جب دودھ خشک ہو جائے تو محفوظ رکھیں۔ جتنے دانے ہمراہ آپ استعمال کریں گے اتنے ہی دست آئیں گے۔

بوٹیوں کی عجیب و غریب تاثیریں

جناب ودیار رام رچھپال صاحب رنگبھی ——————— راجپورہ

۱

جملہ امراض رحم سے نجات دلانے والی بوٹی۔

نیبر نرسل یعنی نڑے کی جڑ یا پوری کو دو تولہ لے کر دھولیں۔ اور کچل کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ آدھ پاؤ پانی باقی رہنے پر چھان کر صبح اور اسی طرح شام کے وقت پلائیں تعجب ہے کہ یہاں اس کے استعمال سے تنگی رحم دور ہو جاتی ہے۔ وہاں رحم کا ڈھیلا پن بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کا استعمال رحم کو حالت اعتدال پر لے آتا ہے۔

۲

وہ بوٹی جس کے کھانے سے عورت مثل باکرہ کے بن جاتی ہے۔

درخت ڈھاک کی نئی کونپلیں لے کر سایہ میں خشک کر کے باریک سفوف بنالیں۔ اور اس میں برابر کی کھانڈ ملا کر رکھ چھوڑیں۔

خوراک: ایک تولہ ۹ ماشہ ہے۔ بوقت صبح کھانے سے عورت مثل باکرہ کے بن جاتی ہے۔

۳

وہ بوٹی جس کا خارجی استعمال عورت کے پستانوں کو سخت اور اندام نہانی کو تنگ کر دیتا ہے۔

ناسپال ایک سیر کو سولہ سیر پانی میں جوش دیں۔ دو سیر پانی باقی رہنے پر چھان کر اس میں ½ سیر تلوں کا تیل ڈال کر پانی جل جانے پر تیل کو محفوظ رکھیں۔ اسے عورت کی چھاتیوں پر ملنے سے سخت ہو جائیں گی۔ اندام نہانی کو تنگ کرنے کے لیے اس تیل کا پھایہ اندر رکھیں۔

۴

وہ بوٹی جو کانوں کے ہر مرض کا شافی علاج ہے۔

دھتورے کے کچے ڈوڈوں کا (اگر نہ ملیں تو پتوں کا) رس دو حصہ تیل تل ایک حصہ۔ دونوں کو ملا کر آگ پر رکھ کر پانی جل جانے پر تیل کو صاف کر لیں۔ اس کو کان میں ڈالنے سے کانوں کی خشکی، بہرہ پن۔ کان کا درد۔ زخم اور آواز کم سنائی دینا وغیرہ سب شکائتیں دور ہو جاتی ہیں۔

۵

وہ بوٹی جس کے کھانے سے ایک ہی دن میں تمام پارہ پیشاب کے راستہ نکل آتا ہے۔

اگر پارہ کا کچا کشتہ کھانے سے تمام بدن پھوٹ گیا ہو۔ تو نیل کا سالم پیڑ جڑ سے کھود کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے بہت سے پانی میں جوش دے کر ایک ایک پیالہ آدھی آدھی گھڑی کے بعد پلاتے رہیں۔ تو شام تک کل پارہ پیشاب کے راستہ نکل جائے گا۔ دوران استعمال دوا کوئی دوسری چیز نہ کھائی جائے۔

۶

وہ بوٹی جو ہر قسم کے درد جوڑ۔ گنٹھیا اور آتشک کا بے خطا علاج ہے

ڈنڈا تھوہر کا دودھ۔ لے کر اسے چنے کی بھنی ہوئی دال آدھ پاؤ میں ایک مٹی کے برتن میں ڈال کر اتنا دودھ ڈالیں جس میں دال ڈوب جائے۔ پھر اسے ۲۴ گھنٹے تک پڑا رہنے دیں۔ اس عرصہ میں وہ نرم ہو جائے گی۔ پھر رگڑ کر اس کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا لیں اور ایک پاؤ گھی میں انہیں بڑوں کی طرح تل لیں۔ جب ٹکیاں سرخ ہو جائیں۔ تو نکال کر گھی کو صاف کر کے رکھ چھوڑیں۔ ٹکیاں پھینک دیں۔

خوراک:۔ نخود کے برابر اس کی گولی بنا کر مکھن یا بالائی میں لپیٹ کر نگلوا دیں۔ کھانے کو بیسنی روٹی اور گھی بلا نمک ایک ہفتہ کھانے سے ہر قسم کا درد جوڑ۔ گنٹھیا۔ آتشک کا نمود نہیں رہے گا اگر ضرورت پیش آئے۔ تو ایک ہفتہ کے بعد چار یا پانچ روز چھوڑ کر پھر ایک ہفتہ کھلا دیں۔

۷

وہ بوٹی جو غصیلے آدمی کا غصہ فرو کرنے میں بے نظیر ہے۔

کُشا ہے۔ کشا کے آسن پر بیٹھنے سے غصہ خود بخود جاتا رہتا ہے۔

غصیلے سے غصیلا انسان بھی اگر کشا کے آسن کو متواتر استعمال کرے تو شانت سروپ بن سکتا ہے۔ اسی لیے ہمارے بزرگوں نے کشا کے آسن کو ترجیح دی ہے۔

مقوی دماغ نسخے

ازعالی جناب حکیم حاجی مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب ۔ روڑی والے

سفوف مقوی دماغ :

جوکہ چالیس روز کے استعمال سے عینک کی عادت چھڑادیتا ہے ۔

ہو الشافی : سونف چھ ماشہ مصری چھ ماشہ باریک پیس کر سفوف بنالیں ۔ اوراس میں مغز بادام مقشر (چھلے ہوئے) ۷ عدد نیم کوب کرکے رات کے وقت جب سونے لگیں ۔ توتمام دوا نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں ۔ اوراس کے پانی ہرگز نہ پیا کریں ۔ اتنی مقدار روزانہ استعمال کرتے رہیں ۔ چالیس دن میں دماغ کو بہت ہی طاقت ہو جاتی ہے ۔ اس لیے عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ۔

سردائی مقوی دماغ :

اگر دماغ میں گرمی ہو اوراس وجہ سے آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا جاتا ہو نیز دماغ کمزور ہو تو ان تمام عوارضات کے لیے سونف اکیلی ہی عجیب و غریب اور مفید چیز ہے ۔ حسب ذیل طریقہ سے روزانہ صبح و شام استعمال کیا کریں ۔

ہو الشافی : ۔ سونف چھ ماشہ ، مغز بادام ، ۷ عدد ۔ دانہ الائچی خورد ۳ عدد ۔ پانی آدھ سیر یا تین پاؤ میں پیس کر اور مناسب مصری ملاکر کپڑے میں سے چھان کر پلائیں ۔ گویا یہ دوا کی دوا اور سردائی کی سردائی ہے ۔

آپ کی توجہ کے لیے:

رات دن پاؤں تلے روندے جانے والے گھاس

پھونس میں جواہرات کے کیسے کیسے خزانے پوشیدہ

ہیں۔ اسے معلوم کرنے کے لیے اس کتاب کے تمام

حصوں کا والہانہ ذوق شوق سے مطالعہ کیجئے۔

علم وہ انمول دولت ہے جس کی بڑی سے بڑی

قیمت بھی درحقیقت کوئی قیمت نہیں۔ ان کتابوں

کے ذریعہ سے یہ انمول دولت صرف چند پیسے کے

عوض آپ پر نثار کی جا رہی ہے۔

—— ان کتابوں کی قدر کیجیے ——

ہندوپاک
کی
جڑی بوٹیاں
اور اُن کے
عجیب و غریب
فوائد
استاد الحکماء حکیم محمد عبداللہ
پنڈت کرشن کنور دت شرما
اعجاز پبلشنگ ہاؤس
کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی

ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں

اور ان کے

عجیب و غریب فوائد

مکمّل پانچ حصّے

مع رنگین تصاویر

جلد ۴

حکیم محمد عبداللہ

پنڈت کرشن کنور دت شرما

اعجاز پبلشنگ ہائوس

۲۸۶۱۔ کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔ ۲

فون : ۳۲۵۳۲۶۸

پیچیدہ پیچیدہ نسخہ جات

(۱) ایک عام درخت کی لکڑی کی راکھ جس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے عمر بھر بال نہیں اُگیں گے۔ (۵۱)

(۲) سونا بنانے کی ترکیب۔ جس کے لیے دنیا مہوسیوں کے پیچھے ماری ماری پھرتی ہے۔ (۸)

(۳) شنگرف کو مومیا کرنے کے لیے ایک نادر ترکیب جس کی تین خوراکیں نامرد کو مرد بنا دیتی ہیں (۱۸)

(۴) طاعون سے محفوظ رہنے کے لیے ایک پھل سے تیار کردہ تعویز۔ (۱۷)

(۵) ایک قیمتی راز کا انکشاف جس کے ذریعہ آپ بیسیوں امراض کا علاج کر سکتے ہیں۔ (۵۴)

(۶) پیچون پراش ادلیہ کا صحیح نسخہ جس کے استعمال سے از کار رفتہ اور لاغر بوڑھوں میں بھی اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت آجاتی ہے۔ (۹۷)

(۷) بالکل عام اور ہر جگہ آسانی سے دستیاب بوٹیوں سے سانپ اور بچھو کاٹے کے لیے تریاق صفت نسخہ جات۔ (۱۱)

(۸) جریان کا شرطیہ علاج۔ ایک سستا پھل کھائیے اور اس نامراد بیماری سے نجات پائیے۔ (۱۴)

(۹) سم الفار قائم النار مومیہ جس کے ذریعہ عقد سیماب کماحقہ قائم ہو کر چاندی تیار ہو سکتی ہے۔ (۳۰)

(۱۰) بھیم سینی کافور کی بالکل صحیح ترکیب۔ جو مشہور دوا خانے سینکڑوں روپے فی تولہ فروخت کرتے ہیں۔ (۵۷)

فہرست

شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	سنیاسی طب کے حیرت انگیز معجزات	جناب ملک فتح محمد صاحب	۵
۲	وہ بوٹی جس سے سالم انڈا گل جاتا ہے	مختلف حضرات	۶
۳	سانپ کاٹے کی لاجواب بوٹی	جناب وئید رام رچھپال صاحب رکھی ۔ راج پورہ	۷
۴	جڑی بوٹیوں سے میرے چار تجربات	جناب حکیم این ۔ ایل سونی صاحب	۹
۵	پپیتہ پر ایک نظر	جناب وئید رام رچھپال صاحب ریکھی راج پورہ	۱۷
۶	سنبھالو کے خواص و فوائد	جناب وئید راج رام چندر صاحب شرما	۱۹
۷	آگ	جناب حکیم غلام محمد صاحب ناظم لاہور	۲۱
۸	ہینگ	جناب دیوان بوگھارام صاحب ٹانک شہر	۴۱
۹	کافور کے کچھ اور مرکبات	جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب رُوڑی	۴۷
۱۰	خشخاش	جناب حکیم زبدۃ الحکما محمد عبدالمجید صاحب عتیقی ۔ لاہور	۶۰
۱۱	افیون		۶۹
۱۲	آملہ	جناب لالہ جگن ناتھ جی وئید ۔ جنڈ	۹۴
۱۳	برسیم ڈنڈری	جناب وئید راج رامچندر شرما ۔ جگوا	۱۱۱

سنیاسی طب کے حیرت انگیز معجزات

ایک عام درخت کی راکھ کا کرشمہ تاحیات بال پیدا نہ کرنے کا انمول نسخہ

ملک فتح محمد صاحب فاروق گنج لاہور

کوئی نو ماہ پیشتر کا ذکر ہے کہ میں نے اپنے ایک دوست کے پاس "عمر بھر بال نہ پیدا کرنے کی دوائی" دیکھی۔ جو انہوں نے ایک دوا فروش کمپنی کے ہاں سے منگوائی تھی۔ لیکن اس دوا نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ کوئی ایسی دوا معلوم کرنی چاہیئے جس کے استعمال سے بال عمر بھر نہ اُگنے پائیں۔ اس مقصد کے لیے میں نے کئی طبی اور صنعتی کتب و رسائل کا بغور مطالعہ کیا۔ کئی نسخہ جات آزمائے جن میں سے اکثر غلط اور بے حد مضر ثابت ہوئے۔ باقی کے استعمال سے کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ نتیجہ ڈھاک کے تین پات ہی رہا لیکن میں نے ہمت نہ ہاری۔ جو یندہ یابندہ۔ آخر کار رب العزت کی مہربانی سے ایک بالکل بے قیمت سنیاسی جڑی ہاتھ لگی۔ یہ جڑی بوٹی نایاب نہیں ہے ہر حصہ ملک میں بکثرت اگتی ہے اور اس قدر عام کہ بچہ بچہ جانتا ہے۔ یہ عام ملنے والی حیرت انگیز فوائد کی حامل بوٹی ڈھاک کا درخت ہے

اس عام ملنے والی جڑی کے فوائد اور بھی ہوں گے مگر مجھے تو ایک ہی قیمتی راز معلوم ہے جسے میں نے تجربہ کی کسوٹی پر سولہ آنے درست پایا ہے۔ اور جسے ایڈیٹر آبحیات (جو میرے خاص محسن ہیں) کی خاطر افشاء کرتا ہوں

اس لاثانی اور مفت میں بن جانے والے نسخہ کو "تہذیب مغرب کے پرستار" حرز جاں بنائیں۔ اس میں ایک خاص خوبی یہ ہے کہ دوائی تیار کرنے کے لیے کسی خاص موسم کا انتظار نہیں کرنا پڑتا ـــ ہر موسم میں باسانی مفت تیار کر سکتے ہیں

جڑی بوٹی کا کرشمہ :۔ ڈھاک کی لکڑی لے کر راکھ بنالیں۔ پھر اس میں پانی ملا کر اس جگہ پر ملیں۔ جہاں کے بال اڑانے مطلوب ہوں۔ بال مُردہ ہو جائیں گے۔ پھر ان کو موچنا سے اکھیڑ لیں۔ اور وہاں پر

مندرجہ ذیل لیپ کر دیں۔ تین چار یوم اس عمل کو دہرائیں ان شاء اللہ بالوں کا اگنا موقوف ہو جائے گا اگر اگ آئیں۔ تو چھ سات مرتبہ استعمال کریں عمر بھر بال نہ اگیں گے۔
لیپ بہ لیپ یہ ہے اونٹ کی مینگنیاں جلا کر خاکستر بنالیں۔ پھر اس میں اس قدر سرکہ ڈالیں کہ پتلا سا لیپ بن جائے۔ یہ ہے مفت میں بننے والا اکسیری نسخہ

نوٹ:۔ اس کتاب کے حصہ اوّل میں بھی اسی مطلب کا ایک مفرد جزو کا نسخہ جناب صوفی رام روپ صاحب درمن کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ اسے بھی دیکھ لیا جائے اور اس کے ساتھ میں نے جو نوٹ دیا تھا اسے بھی ملاحظہ کر لیا جائے ——ایڈیٹر

وہ بوٹی جس سے سالم انڈا گل جاتا ہے:

میرے سامنے ایک صاحب نے اس ترکیب سے انڈا پکایا تھا۔ جس سے انڈا چھلکے سمیت گل گیا تھا۔ میں نے خود یہ انڈا کھایا تھا۔ بہترین مقوی باہ و مقوی جسم ہے۔
ترکیب:۔ کوکن کھٹائی جو علاقہ جودھ پور، دہلی، میرٹھ، دہرہ دون کی طرف عام ملتی ہے۔ اور چٹنی بنانے میں استعمال کی جاتی ہے۔ دس تولہ لے کر نصف سیر پانی میں ڈال کر جوش دیں تین چار انڈے بھی اس پانی میں ڈال دیں چند منٹ جوش آنے کے بعد انڈے میں سوئی چبھو کر دیکھیں اگر سوئی اندر چلی جائے تو تیار سمجھیں۔ ہر ایک انڈے کے چار چار ٹکڑے کر کے شہد میں ڈال کر محفوظ رکھیں تین دن کے بعد استعمال کریں۔ ایک ایک ٹکڑا روزانہ نہار منہ استعمال کر لینا کافی ہوگا۔ بہترین شے ہے

ڈاکٹر جسونت سنگھ مہتہ ایم۔ڈی، ایچ

میرا ذاتی تجربہ:

رسالہ آب حیات ماہ جون ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۳۵ پر زیر عنوان "وہ بوٹی جس سے سالم انڈا گل جاتا ہے"، پڑھا۔ اور آپ کا نوٹ بابت توجہ ناظرین بھی دیکھا۔ اس مقصد کے لیے جس بوٹی کا مجھے علم ہے وہ "کوکن کھٹائی" KOKAN کے نام سے مشہور ہے کوئی نایاب یا کمیاب چیز نہیں ہے
ترکیب یہ ہے:۔ تقریباً ڈھائی تولہ کوکن کھٹائی اور ایک عدد بیضہ مرغ دیگچی میں ڈال کر حسب ضرورت پانی ڈال دیں۔ اور اتنی دیر جوش دیں جتنی دیر میں انڈا پختہ ہو جاتا ہے۔ بس اتار لیں۔ انڈے کا چھلکا

مثل کپڑے کے نرم ہو جائے گا۔ تقویت باہ کے لیے اس ترکیب سے تیار کیا ہوا انڈا میرے تجربہ میں کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ اس بوٹی کے علاوہ شاید اور کوئی بوٹی ہو۔ جو انڈے کو گلا بھی دیتی ہو اور مقوی باہ بنا دیتی ہو اس کا مجھے علم نہیں۔ فقط

حکیم سید قائم حسین

مالک دواخانہ کنز المجربات (رجسٹرڈ) دہلی

سانپ کاٹے کی لاجواب بوٹی

ریکھی کے تین تحفے:

(از قلم جناب وئید رام رچھپال صاحب ریکھی ——— راج پورہ)

جہاں کثرت سے کریر کے درخت ہوتے ہیں وہاں یہ بیل عام ملتی ہے۔ جسے گوگر بیل کہتے ہیں۔ یہ درخت کریر پر بہت چڑھتی ہے۔ اس کا دوسرا نام چاند بیلہ بیل ہے۔ فقرا اسکو نیا بیل بھی کہتے ہیں برگ مشابہ برگ موتیا کے مگر خاردار۔ پھول ہمشکل پھول کیکر کے ہوتا ہے جس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اور پھل برنگ سرخ چنے کے برابر ہوتا ہے جس کی نوک پر ایک چھوٹا سا خار ہوتا ہے۔ جو مشابہ نیش عقرب کے معلوم ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کھود کر نیچے سے گرہ جو شلغم جیسی ہوگی نکال لیں۔ جس کا رنگ سرخ اور مزا نہایت ہی تلخ ہوگا۔ اگر زبان پر لگائیں۔ تو دو تین گھنٹہ تک زبان صاف نہیں ہوتی۔ اکثر یہ گرہ ایک پاؤ سے دو سیر تک ہوتی ہے۔ بلکہ بہت پرانی بیل کی جڑ تین چار سیر تک ہو جاتی ہے گرہ کے اوپر سے سرخ پوست اتار کر اندر کے مغز کو گھوٹ کر پانی نکال لیں۔ اس پانی کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوگا۔ حفاظت سے رکھیں۔

یہ پانی سانپ کے زہر کا تریاق ہے۔ اگر کسی کو زہریلے سانپ نے کاٹا ہو تو چھ ماشہ پانی پلا کر دو تین رضائی یا گرم کپڑے مریض کے دے دیں۔ پانچ منٹ میں بے حد پسینہ جاری ہو کر قے شروع ہو جائے گی۔ جس کی رنگت پہلے سبز پھر سرخ ہوگی۔ تمام زہر خارج ہونے پر قے خود بخود بند

ہوجائے گی۔ اور اسی دوران میں ایک برف جیسا سفید رنگ کا پاخانہ بھی خارج ہوگا۔ پس جب پاخانہ ہو چکے تو فوراً پانچ تولہ گھی کو آدھ پاؤ دودھ میں ملاکر مریض کو پلادیں۔ اور کپڑا دے کر سلادیں۔ ۱۲ گھنٹے تک نیند کا غلبہ رہے گا۔ بعدازاں کلی طور پر شفا ہوجاتی ہے۔

قسمت میں ہو تو سونا بنا لیجیے:

آب سرخ بیخ گوگربیل[1]۔ شورہ قلمی[2]۔ نوشادر[3]۔ پھٹکری گلابی[4]۔ سوڈا بائی کارب[5]۔ چونا سفید[6] سب اشیاء نصف نصف سیر۔ گندھک آملہ سار[7] ۷ تولہ۔ پیاز صحرائی[8] ۱ سیر۔ کشتہ توتیا سفید[9] ۲ تولہ

پہلے نمبر ۲ سے چھ کو آٹھ سیر پانی میں تین روز بھگو کر چوتھے روز مقطر کرلیں۔ اور ہانڈی گل حکمت شدہ میں ڈال کر اس کے منہ پر باریک کپڑا باندھ دیں۔ اور رکھیں۔ پھر نمبر ۷، ۸ کو خوب گھوٹ کر قرص بنا کر ہانڈی کے کپڑے پر رکھ دیں۔ اوپر پیالہ گلی دیکر چاروں طرف سے آرد ماش لگا کر بند کردیں۔ پھر چولھے پر رکھ کر نیچے بیری کی لکڑی کی نرم نرم آنچ شروع کریں۔ دوپہر تک آگ جلانے کے بعد پیالہ اٹھا کر قرص کو بدل دیں۔ یعنی نیچے کی طرف اوپر کو اور اوپر کی نیچے کو کردیں۔ اور پیالہ دے کر بند کرکے بدستور آگ جلاتے رہیں۔ چار پہر پورے ہونے پر چولھے کی سب آگ نکال دیں۔ ہانڈی کو چولھے پر پڑا رہنے دیں۔ صبح کو کھول کر دیکھیں۔ تو تمام گندھک کپڑے میں سے نکل کر ہانڈی میں ٹکیہ بن چکی ہوگی (خیال رہے کہ آگ کی کمی بیشی سے بعض اوقات ٹکیہ نہیں بنتی تو اس وقت چند منٹ آگ پر ہانڈی کو کھلے منہ رکھ دیں۔ اگر اس میں کچھ پانی ہوگا۔ تو وہ خشک ہو کر ٹکیہ بن جائے گی) بس اس کو نکال کر کھرل میں ڈال کر نمبر ۹ کو ملا کر ہمراہ پانی بیخ گوگربیل مذکور (یعنی دوائی نمبر ۱) سحق کرنا شروع کریں۔ جبکہ تمام پانی ختم ہوجائے تو جنگلی بیر کے برابر نوکدار گولیاں بنا کر سایہ میں رکھ کر خشک کریں (یہ آٹھ روز میں پوری خشک ہوجاتی ہیں) اور آتشی شیشی میں ڈال کر بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں۔ یہ تیل سرخ رنگ کا شہد کی طرح گاڑھا ہوگا اس کو حفاظت سے رکھیں۔ ایک رتی کو ایک تولہ تانبہ یا چاندی پر طرح کریں — جو کچھ بنے گا آپ کو خود معلوم ہوجائے گا

کشتہ توتیا سفید باوزن:

دو تولہ توتیا کو تین روز تک شیر انجیر صحرائی میں بھگو رکھیں۔ پھر کھرل میں ڈال کر ایک دن اسی کے دودھ میں کھرل کر کے غلولہ بنائیں اور سنا کے ۱/۲ سیر تازہ پھول لے کر گھوٹ کر نغدہ بنا کر اس میں غلولہ توتیا رکھ کر تین مرتبہ گل حکمت کر لیں۔ جب اچھی طرح خشک ہو جائے تو ۳ تولہ اوپلہ کے انگاروں میں رکھ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں۔ کشتہ برنگ سفید اور باوزن ہو گا۔ محض ایک دو رتی کم نکلے گا۔ جو حق الناں رہے۔

نوٹ: یہ نسخہ ایک عامل کا عطیہ ہے۔ مجھ کو اَب تک نہ تو گوگر بیل ملی ہے اور نہ اس طرف سنا ہوتی ہے۔ اس لیے میں تو اسے نہیں بنا سکا۔ جن کو مذکورہ دونوں اشیاء مل جائیں وُہ ضرور تیار کریں۔ سولہ آنے صحیح ہے۔ شک وشبہ کی اس میں گنجائش نہیں چونکہ بانگر اور ملتان میں کریر عام ہوتے ہیں۔ اس لیے اس بیل کی تلاش وہاں کے رہنے والوں سے کرائی جائے۔ میرے علاقہ میں نہیں ہوتی۔

میرے چار تجربات

عالی جناب حکیم این۔ایل صاحب سعنی شمس الحکما اللہ دہیانہ

بیماری کا پتہ آپ لگائیے علاج ہم بتائے دیتے ہیں:

جو کچھ میں لکھتا ہوں وہ میرا آزمودہ ہے۔ گویا تجربے کی کسوٹی پر رکھنے سے سو فی صدی ٹھیک ہے

ایک دفعہ تقریباً پانچ سال کا عرصہ ہوا۔ یہ دل میں آئی کہ آموں کا موسم وطن چل کر گذاریئے میرا وطن تو دراصل بوڑیہ ہے۔ مگر چونکہ والد صاحب آٹھ سال ہوئے داغ جدائی دے گئے۔

میرا دل اس جگہ جانے کے لیے ہرگز نہیں چاہتا تھا علاوہ ازیں اس لیے بھی کہ میرا اور کوئی رشتہ دار وہاں نہیں ہے۔ البتہ جگادھری میں میری ہردو سسرالیں اور حقیقی چچا اور دیگر رشتہ دار ہیں اس لیے میں جگادھری ہی چلا گیا۔ جب میں جگادھری جاتا ہوں۔ اسی وقت سے مریض میرے پاس آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

ایک روز شام کا وقت تھا۔ پانچ سات دوست اور کچھ مریض میرے پاس جمع تھے اتنے میں ایک مریض میرے سامنے آیا۔ اور یوں گویا ہوا۔ کیوں حکیم صاحب! امیروں کا ہی علاج کرتے ہو یا غریبوں کی بھی سن لیتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں غریبوں کا خدمت گار ہوں۔ امیروں کا تو بھاڑے کا ٹٹو ہوں۔ اس نے کہا میری حالت دیکھو ذات کا کہار ہوں۔ اس بیماری کے باعث میرے لڑکے نے مجھے گھر سے نکال دیا۔ کیونکہ میں کچھ کما دھما نہیں سکتا۔ گھر گھر سے روٹی مانگ لیتا ہوں

اس کی ظاہری حالت یہ تھی کہ بازو اور ٹانگیں بمانند سلائی اور گوشت پوست بمانند کاغذ جنائی۔ پیٹ اچھا ڈھول جیسا، چہرہ پچکا ہوا۔ ناخن سفید۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں۔ اس کو ننگا دیکھ کر ہیبت پیدا ہوتی تھی۔

میں نے اس کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور چند سوال کئے (۱) کیا چلتے وقت سانس چھوٹتا ہے؟ (۲) بھوک خوب لگتی ہے؟ (۳) نیند پوری نہیں آتی یا بے ہوشی کی نیند آتی ہے (۴) سپنے میں کیا دکھائی دیتا ہے؟ جو جوابات اس نے دیئے ان سے مریض کے مرض کی زیادہ تصدیق ہو گئی۔

پھر وہ بولا کہ میرے پاس دارو دوا کے لیے کوئی پیسہ نہیں ہے۔ نہ کھانا کھانے کے لیے ہے۔ اتنے میں وہاں سینکڑوں آدمی جمع ہو گئے، میں نے کہا کہ جس چیز سے میں کہوں گا پرہیز کرو گے۔ مرض جڑ سے اُڑ جائے گا۔ اور ایک مہینہ میں گھوڑے کی طرح چست اور تندرست جسم بن جاؤ گے۔ اس نے کہا میں پرہیز کروں گا۔

علاج: میں نے کہا کہ میرے چچا کندن لال بہادر مل کے باغ میں چلا جا۔ اور وہاں ایک پرانی بہت بڑی جامن کھڑی ہے۔ اس کے نیچے بیٹھ جا۔ ہر روز پیٹ بھر کر جتنی جامن کھائی جائیں کھا

نہ روٹی کی ضرورت نہ پانی کی حاجت۔ نہ دارو دوا کی لاگت۔ جب موسم ختم ہو جائے۔ وہاں سے اُٹھ کر اپنے گھر آجانا۔ ورنہ تمام فصل اسی درخت کے نیچے پڑے رہنا۔

اس بندہ خدا نے ایسا ہی کیا۔ بہت سے لوگوں نے تو اس کا مخول اڑایا۔ مگر وہ اسی طرح رات دن اس جامن کے نیچے پڑا رہتا تھا۔ خوب پیٹ بھر کر جامنیں کھاتا رہا۔ دست ہر روز دو چار آتے تھے۔

میں تو موسم ختم ہونے سے پیشتر لودھیانہ آگیا۔ مگر اس نے اپنی ڈبل پریکٹس جاری رکھی۔ پھر مجھے سردیوں کے موسم میں وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ دیکھا تو وہ مریض بڑا وجیہہ۔ خوبصورت اور موٹا تازہ ہو گیا ہے۔ میرے سامنے آیا۔ میں اس کو پہچان نہ سکا۔ اس نے میرے پیروں پر سر رکھ کر کہا۔ کہ میں وہی کہار ہوں جس کو جامنیں کھلا کر بچا دیا ہے۔

تشخیص و علاج ناظرین کے پیشِ نظر کرنے کے بعد اس بات کی توقع میں ان سے کرتا ہوں کہ بیماری کا نام وہ خود سمجھ لیں جو جگر سے تعلق رکھتی ہے۔

مارگزیدہ کا بہترین تریاق :

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے اپنا بستر و دیگر اسباب گھر پر جا کر ٹھیک طور پر رکھا بھی نہ تھا کہ ایک شخص بے تحاشا بھاگا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ لالہ جادُو رائے پسر لالہ جیون داس کو سانپ کاٹ گیا ہے میں نے کہا پھر؟ اس نے کہا جلدی چلیے۔ میں نے کہا کس طرح اور کہاں کاٹا؟ جواب ملا کہ وہ اپنی دوکان کی آستانہ پر کھڑے ہوئے انگڑائی لے رہے تھے۔ دونوں ہاتھ اوپر حسب دستور جیسا کہ انگڑائی لیتے وقت اٹھاتے ہیں۔ اٹھائے ہوئے تھے۔ دروازے کی چھت میں سانپ لٹک رہا تھا۔ فوراً اس نے چھنگلی پر کاٹ کھایا۔ آپ مہربانی کر کے جلدی چلئے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور فوراً بازو پر بند بندھوا دیا۔ اور ان سے کہا کہ فوراً آدھ سیر کچا دودھ گائے کا مہیا کرو۔ اور میں گھر چلتا ہوں گھر پر آ کر میں نے ایک بوٹی کی جڑ کا تیسرا حصہ لیا

اور کونڈی میں رگڑا اتنے میں دودھ بھی پہنچ گیا۔ پھر دودھ ڈال کر رگڑا۔ جب دوا اور دودھ ایک جان ہو گئے میں نے بغیر کوئی چیز ملائے گلاس میں ڈالا۔ اور اس کے پاس لے گیا اور فوراً پلا دیا۔ اس وقت اس کے پاس سینکڑوں آدمی جمع تھے۔ بعض دعوے کرتے تھے کہ ہم منتر سے ٹھیک کر دیں گے۔ میں نے کہا کچھ کر دے دو۔ اگر مر گیا تم ذمہ دار ہو گے۔ خیر ایک زمانہ ساز اس نسخہ کی تاک میں تھا۔ کہ یہ کیا چیز ہے۔ مگر آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ زمانہ اخفا کا تھا۔ دوا پینے کے بعد گلاس کو اوندھا زمین پر رکھا گیا۔ مگر اس زمانہ ساز نے اس کو اٹھا کر سونگھا۔ میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ آدمی تاڑ گیا۔ خیر میں یہ کہہ کر کہ دو دو گھنٹے بعد میرے پاس آدھ آدھ سیر دودھ بھیج دیا کریں۔ دوسری بار بھی اسی طرح دوا دے دی گئی۔ تیسری بار جو دوا دی گئی۔ میں نے بے پہچان ہونے کے لیے اس میں ذرا سی پسی ہوئی ہلدی رگڑ دی۔ اور دوا بھیج دی۔ اس میں بھی پہلے جتنی بوٹی کی جڑ رگڑی تھی۔ اور وہ زمانہ ساز اسی جگہ بیٹھا تھا۔ جب دوا کا گلاس بیمار کے پاس گیا۔ تو جناب نے پہلے دیکھ لیا۔ اور کہنے لگے ٹھیرو۔ ٹھیرو۔ دو دفعہ دوا ٹھیک آئی ہے اور اب تیسری بار بگڑ گئی ہے۔ ایک آدمی میرے پاس آیا۔ کہ چلو۔ میں نے کہا کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ دوا کا رنگ بگڑ گیا ہے دوا خراب ہو گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی رنگ اس میں اگر اس وقت نہ ملایا جائے تو بالکل بدھو آدمی بھی فوراً اس کو پہچان لیتا ہے۔ میں نے اس مفسد سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو۔ تم کو کیا معلوم ہے اور کس طرح معلوم ہوا کہ دوا خراب ہو گئی ہے وہ بولا جناب اس کا رنگ بگڑ کر پیلا ہو گیا میں نے کہا کہ پہلے اس میں چار ادویات تھیں۔ دوسری بار آٹھ اور تیسری بار پندرہ ڈالی گئی ہیں۔ تب اس کا یہ رنگ ہوا اس پر وہ کھسیانہ سا رہ گیا۔ لڑکے کا چہرہ اتنا تیز سرخ ہو گیا۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ اسی روز دوپہر کے بعد انبالہ چھاؤنی سے ایک ڈاکٹر صاحب جو ان کے قریبی رشتہ دار تھے۔ آ پہنچے۔ مجھے بلایا گیا۔ فرمانے لگے کہ مجھے آپ کے بیمار کو دیکھ کر از حد خوشی ہوئی۔ اس کی حالت بہت اچھی ہے اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں ذرا سی میگنیشم پوٹاس انگلی پر باندھ دوں میں نے کہا ہرگز نہیں۔ میری دوا کا یہ اثر ہے۔ جو میں نے پلائی ہے یہ تمام جسم کے خونی رگ و ریشہ میں پہنچ گئی ہے اور جہاں جہاں سانپ کے زہر نے اثر کیا ہے۔ وہاں وہاں سے اس زہر کو

سمیٹ نکالے گی۔ اور جس جگہ سانپ نے کاٹا ہے اسی زخم میں سے باہر تمام زہر جو بیس گھنٹے کے اندر ٹپکا دے گی۔ اس پر وہ اصرار کرنے لگے میں نے پھر کہا۔ کہ یہ بڑا خوبصورت نوجوان ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ زہر اندر یا زخم کے اوپر آکر جم جائے اور انگلی گل جائے

مگر ڈاکٹر صاحب نے نہ مانا آخر میگنیشیم پوٹاس زخم پر پند ھوا دی گئی۔ تیسرے روز ڈاکٹر صاحب آئے۔ مجھے بلایا گیا۔ انگلی کھولنے لگے۔ دو پلیٹ دھاگے کے کھولے ہوں گے کہ انگلی جڑ سے زمین پر گر پڑی۔ کیونکہ اس زہر نے جو تمام جسم سے باہر آتا تھا۔ زخم پر آکر بندھا ہونے کے سبب انگلی کو گلا دیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب اور اس کے رشتہ دار بہت پشیمان ہوئے۔

میں نے اس بوٹی کو تقریباً تیس جگہ آزمایا۔ بالکل سولہ آنے ٹھیک نکلی۔ اور سنیئے یہ بوٹی ہر جگہ۔ ہر بازار۔ ہر شہر۔ ہر گاؤں میں ملتی ہے سستی اتنی کہ چند پیسے میں بیسیوں مار گزیدہ کو بالکل راضی کرلیں۔ وہ شخص جو سانس چھوڑ بیٹھے تھے۔ بے ہوش تھے۔ دوا منہ میں ٹپکائی۔ اندر گئی۔ کایا بدل گئی۔ نہ سنگھانے کی ضرورت نہ لگانے کی ضرورت۔

نسخہ تریاق :۔ لہسن کی پوری گٹھی کے تین حصے کر لو۔ اور اسی طرح استعمال کرو۔ دیکھئے سو فی صدی ٹھیک اترتی ہے یا نہیں۔

نوٹ :۔ جس نے یہ بوٹی مجھے بتلائی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اس کا معاوضہ کچھ نہ لینا۔ البتہ مار گزیدہ کے نیچے جو کپڑا۔ چٹائی وغیرہ ہو وہ تمہارا حق ہے مگر میں نے تو کوئی چیز آج تک عوضانہ نہیں لیا۔

ملاحظہ :۔ اس نسخہ میں چند ایک باتیں تفصیل طلب تھیں۔ میں نے حکیم صاحب سے ان کے متعلق دریافت کیا۔ جن کا جواب دیا گیا۔

لہسن کی بعض گرہیں یعنی مکمل جڑیں دو تولہ ڈھائی تولہ کے قریب ہوتی ہیں۔ بعض جو کم درجہ رکھتی ہیں۔ پانچ ماشہ کی صرف ایک پوتھیہ بعض اوسط سوا تولہ۔

مگر ان سب پر بہتر صورت ۱½ تولہ کی گٹھی ہے جس کی چھ چھ ماشہ کی تین خوراک ٹھیک ہیں۔ دوم آج تک کسی کو قے نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک قسم کا نشہ اور جوش معلوم ہوتا ہے خوراک

۲۴ گھنٹے میں دودھ دگھی آمیختہ شیریں کردہ دیئے جاتے ہیں۔ بند تیسرے دن صبح کھولا جاتا ہے

بچھو کاٹے کا تریاق :

کھٹکل بوٹی کا باوجود دافع دیگر امراض کے میں نے بچھو کاٹے پر ہزار ہا بار تجربہ کیا۔ سو فی صدی ٹھیک نکلا۔ تھوڑی سی بوٹی توڑ کر ہاتھ پر مسل کر کٹر دم گزیدہ جگہ پر مل دیجئے۔ ٹھیک دو منٹ کے بعد پوچھئے۔ کہ کیا حال ہے۔ جواب اثبات میں ہوگا اطبا کو چاہیئے کہ پانی نکال کر شیشی میں ڈالکر رکھ چھوڑیں۔

جریان کا شرطیہ علاج

پھل کا پھل، دوا کی دوا :

مدت گزر گئی۔ زمانے نے بہت پلٹے کھائے۔ لیکن ایک واقعہ یاد میرے دماغ میں ابھی تک تازہ ہے۔ میں جونیر سپشیل کلاس ہائی سکول جگادھری میں پڑھتا تھا۔ جب چار بجے شام کو چھٹی ہوئی ہم اپنے گھر کو روانہ ہوئے۔ رستے میں بیس پچیس آدمی کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک بولا۔ بھائی اس شہر میں نہ کوئی حکیم ہے نہ وئید ہے سینکڑوں روپیہ میں نے سات سال کے عرصہ میں خرچ دیا۔ مگر مجھ کو مطلق آرام نہیں ہوا۔ ڈاکٹر رمانند کی دوا بھی دو دفعہ کھا چکا ہوں۔ مگر کچھ نہیں ہوتا۔

اسی طرح سب اپنے اپنے رونے رو رہے تھے۔ میں پاس ہی کھڑا تھا۔ میں نے دریافت کیا۔ بھائی تم کو کیا بیماری ہے۔ اس نے کہا تم بچے ہو۔ جاؤ ایسی ویسی باتیں نہیں سنا کرتے۔ میں نے پھر تکرار کی جس پر وہ بولا۔ یہ تمہارا سکول کا سبق نہیں ہے۔ یہ تو بیماریوں کے اذکار ہیں۔ میں نے پھر کہا کہ بتاؤ تو سہی تم کو کیا بیماری ہے۔ ایک آدمی نے پاس سے کہا ارے یہ بچہ جانتا ہے۔ میں نے کہا سیدھا کیوں نہیں بولتا۔ کہ جریان ہے۔ ایک نے کہا کہ تم جریان کو جانتے ہو

میں نے کہا میں سب جانتا ہوں۔ مگر یہ تو کہتا ہے کہ شہر میں سے سب حکیم وید مر گئے۔ دیکھو تو یہاں پر لونڈے سے میاں جی کتنے مشہور آدمی ہیں۔ اپنے زمانے کے یکتا ہیں۔ وُہ کہنے لگا۔ میں ان کی دوا بھی دو ماہ متواتر کھا چکا ہوں۔ مگر آرام نہیں ہوا۔ ایک سنیاسی نے کشتہ قلعی پارہ والا دو رتی مرگانگ سادہ ایک رتی۔ کشتہ بیخ مرجان ایک رتی۔ کشتہ صدف مروارید ی ایک رتی بالائی شیر گاؤ میں دیا کھانے کے لیے صرف گھی کے ساتھ مسی بیبی روٹی تبلائی۔ جس سے سخت قبض ہو کر جریان بڑھ گیا۔ اس کے بعد پھر کسی حکیم کے پاس گیا۔ اس نے جلاب دیئے۔ پھر سفید موصلی والا اسالم نسخہ معہ کشتہ قلعی سادہ اور اسبغول کی بھوسی ملا کر کھانے کو دیا جس سے معدہ خراب ہو کر سخت پیچش ہو گئی۔ وہ بھی چھوڑ دیا۔ البتہ کسی قدر افاقہ کیکر کے کچے سوکھے پھلوں سے ہوا تھا مگر اس نے دوران سر پیدا کر دیا۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارا مرض بیخ وبن سے چلا جائے۔ تو دوا دارو اور پرہیز کلی کر دو گے وُہ کہنے لگا تم تو مدرسے کے لڑکے ہو۔ تم کو مرض اور دوا سے کیا علاقہ۔ میں نے کہا تمہیں آم کھانے ہیں یا پیڑ گننے ہیں آؤ میرے ساتھ چلو۔ میں تم کو دوا دوں وہ اور دو تین اور آدمی اس کے ساتھ ہو لیے جب شہر سے باہر آئے۔ وُہ بولے تم کہاں جا رہے ہو میں نے کہا اپنے گھر لوٹ رہا ہوں اور دوا تم کو رستے میں سے دوں گا۔ شہر سے ایک میل کے قریب ہمیری کنجی کا باغ تھا۔ ہم وہاں آ کھڑے ہوئے میں کہا دیکھو اس درخت پر کیسے پکے پھل لگے ہوتے ہیں۔ بیس اکیس پھل توڑ کر کھا لیجئے۔ اور ہر روز دس بیس روز صبح آ کر کھایا کیجئے۔ ترشی اور سرخ مرچ سے پرہیز کرنا۔ تم کو کیا تمہاری تین پشت تک کو جریان نہ ہو گا مریض نے میری اس ہدایت پر عمل کیا۔ ازاں بعد بھی سکول سے آتے ہوئے وہ مجھے کبھی کبھی ملا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ ایسا علاج میں نہ کبھی سنا اور نہ دیکھا اس علاج سے میری دھات پہلے ہی دن بند ہو گئی اور مثانہ کی گرمی بھی دور ہو گئی۔ میرا دل دھڑکنے سے ہٹ گیا۔ منی گاڑھی ہو گئی وغیرہ۔ اس مدت گذرنے کے بعد ایک بار وہ پھر ۱۲ سال کے بعد مجھے ملا۔ بوڑھا ہو گیا تھا۔ میں نے پوچھا پہچانا؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کہ کبھی پھر تو جریان نہیں ہوا۔ اس نے مجھے پہچان کر کہا کہ بھول کر بھی نہیں ہوا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہی دوا میں نے ایک سخت احتلام والے کو بتلائی جسے مرض نے بالکل بوسیدہ کر دیا تھا۔ اسکو بھی احتلام پھر کبھی نہیں ہوا۔

صاحبان! وہ درخت لہسوڑے کا تھا۔ جس کو سپستان کہتے ہیں۔ یہ دو قسم کا ہے۔ ہندی اور ولایتی یعنی کابلی۔ دوسرے لفظوں میں خورد و کلاں۔ میری آزمائش کلاں کی ہے۔ سو فی صدی ٹھیک ہے۔ جو حجت کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔

یہ باتیں تو ہیں بے پیسے والے کی۔ اگر کوئی پیسہ خرچنا چاہے۔ تو اس طرح کرے کہ ایک سیر لہسوڑے کے پھل۔ ایک سیر کیکر کی غام پھلی۔ ایک سیر پتے برگد کے۔ تینوں کو نو سیر پانی میں تین دن بھگوئے رکھے۔ مگر پھلیوں کو پہلے جو کوب کرے۔ تین روز کے بعد چولھے پر سوار کر کے آگ دے اور چوتھا حصّہ پانی رہ جانے پر مل چھان کر پھر پکائے اور اس میں شدھ سلاجیت دو تولہ۔ ورق نقرہ ایک دفتری درمیانی۔ گولر کا دودھ دو تولہ ڈال کر پکاتے رہیں۔ جب گولی بننے کے لائق ہو جائے۔ تو چنے جتنی گولیاں انگلیوں کو گھی لگا کر بنا لیجئے۔ اگر تین تولہ طباشیر نیلگوں کا اضافہ کیا جائے تو اور بھی اچھا ہوگا۔ ایک گولی صبح ایک بوقت شام ہمراہ شیر گرم شیریں۔ بعض اس میں ممسک بنانے کے لیے افیون ڈالتے ہیں۔ مگر وہ قابض صورت اختیار کر جاتا ہے

یہ بھی جریان، احتلام اور ازدیاد منی۔ قلت منی اور یبوست منی وغیرہ کے لیے تیر بہدف نسخہ ہے۔ اور سو فی صدی ٹھیک ہے

بچھو کا کاٹا روئے:

برسات کا موسم تھا۔ مجھے سخت بخار ہو رہا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا۔ کہ ذرا چلم میں آگ رکھ لاؤ۔ وُہ اٹھی تو بچھو نے کاٹ کھایا۔ وُہ چیخیں مارنے لگی۔ میں نے کہا کیا آگ پیر پر گر گئی؟ نوکر لالٹین لے کر دوڑا۔ تو دیکھا بچھو ہے۔ میں نے کہا کہ چند پتے کنویں پر سے تہہ پتی کے توڑ لاؤ۔ اور اس جگہ ملوا دو۔ دو منٹ کے بعد وُہ چیخنا چلانا کہاں گیا۔ تہہ پتی کو کھٹی میٹھی یا کھٹکل بوٹی بھی کہتے ہیں۔

پپیتہ پر ایک نظر

از جناب وید رام رچھپال صاحب دیکھی.. راج پورہ

یہ ایک درخت کا بیر کے برابر تکونہ سا تخم ہے۔ جس کا رنگ سرخ اور بھورا۔ مزا کڑوا ہوتا ہے۔ بازار میں سستے داموں عطاروں کے عام ملتا ہے۔ سرخ کمیاب اور بھورا عام ہے۔ بدن سے زہریلا مادہ نکالنے اور جذب کرنے کے لیے عجیب الاثر ہے۔

اس میں متضاد خواص ہیں۔ اگر ہیضہ میں قے دست شروع ہوں۔ تو اس کے استعمال سے بند ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔ اور طاعون کے زہر کو قے اور دست کے ذریعے خارج کر دیتا ہے دونوں مرضوں میں آدھی آدھی رتی پانی میں گھس کر پلاتے رہیں۔ مرض ہیضہ میں ایک ایک گھنٹہ کے بعد۔ طاعون میں دو دو گھنٹہ کے بعد دینا چاہئیے۔

طاعون سے محفوظ رہنے کیلیے تعویذ بنانا:

دو عدد پپیتہ لے کر ان میں سوراخ کر کے ڈور سے میں باندھ کر ان پر اس طرح کپڑا لگایا جائے جس سے نصف حصہ دکھلائی دیتا رہے۔ اس کو بازو میں خواہ گلے میں اس طرح باندھیں کہ بدن کو پپیتے چھوتے رہیں۔ اس کے استعمال سے طاعون کے حملہ سے بالکل محفوظ رہیں گے، کیونکہ بدن میں جس قدر زہریلا مادہ پیدا ہوتا رہے گا۔ یہ اپنی برقی قوت سے خون میں سے اس کو اپنے اندر کھینچ کر جذب کرتے رہیں گے۔ یہ عمل میرا بارہا کا مجرب ہے۔

لیکن یہ احتیاط رہے کہ دو ماہ کے بعد یہ پپیتہ کے دانے پھینک دینے چاہئیں۔ کیونکہ اس عرصہ میں بدن کا زہریلا مادہ چوس کر بیکار ہو جائیں گے۔ پھر نئے تبدیل کر لینے چاہئیں۔

اس عمل کے باوجود بھی اگر بیماری حملہ کر کے غالب آجائے۔ تو اسی پپیتہ کو آدھی آدھی رتی کے قریب پانی سے گھس کر مریض کو ہر دو گھنٹہ کے بعد پلاتے جانا چاہئیے اس سے مریض کو قے اور دست ہوں گے۔ اور مرض سے آرام ہو جائے گا۔

نوٹ: پپیتہ میں سٹرکنین جو ایک مہلک زہر ہے۔ بڑی کثیر تعداد میں ہوتی ہے

اس لیے اسے زیادہ مقدار میں نہ دینا چاہیئے ——————— ایڈیٹر

جو رنگے کایا سو رنگے مایا :

شنگرف رومی دو تولہ کی سالم ڈلی لے کر ۱۲ روز تک شیر مدار میں تر رکھیں لیکن ہر تیسرے روز شیر تازہ بدل دیا کریں پھر برگ پپیتہ سرخ پانچ تولہ لے کر شیر مدار میں گھوٹ کر نگدہ بنا کر درمیان میں شنگرف کی ڈلی رکھ کر غلولہ بنا کر گل حکمت کریں۔ اور پاؤ بھر اوپلہ کے انگاروں کی آنچ میں رکھ دیں۔ سرد ہونے پر نکال کر دوبارہ پانچ تولہ برگ پپیتہ کا نگدہ بنا کر بدستور اول آگ دیں۔ اسی طرح سے چالیس مرتبہ آگ دینا چاہیئے۔ اس عمل سے شنگرف اعلیٰ درجہ کا قائم النار ہو جاتا ہے (اگر اس کو کٹھالی میں رکھ کر چرخ دیں تو چرخ کھا جائے گا) پھر نوشادر دیسی پانچ تولہ۔ توتیا پانچ تولہ۔ کافور دس تولہ۔ تینوں کو کھرل میں ڈال کر برگ مدار کے پانی سے تین روز تک سحق کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر آٹھ روز تک سایہ میں خشک کر کے کوزہ گلی گل حکمت شدہ جس کی تلی میں چھلنی کی طرح سوراخ کر لیے گئے ہوں ڈال کر سر پوش کو بند کر کے دو فٹ چوڑا اور گہرا گڑھا کھود کر اس کے اندر ایک چھوٹا سا اور گڑھا اتنا بنا دیں۔ جس میں چینی کا پیالہ آ جائے۔ اس میں پیالہ رکھ کر اس کے اوپر سوراخدار کوزہ رکھ دیں۔ اور مٹی ہموار کر کے ہوا کا راستہ بند کر دیں تاکہ حرارت نہ نکلے۔ بعد ازاں برتن کے چاروں طرف گھوڑے کی تازہ لید چار سیر ڈال کر اس کے اوپر آٹھ سیر اوپلہ صحرائی رکھ کر آگ لگا دیں۔ جب اچھی طرح سرد ہو جائے (یہ چھ یوم میں سرد ہو گا) تو حفاظت سے پیالہ نکال لیں۔ اس میں سرخ رنگ کا تیل ہو گا۔ محفوظ رکھیں

پھر تیلا اور چھوٹا سا چینی کا پیالہ لے کر اس کو ایک تہلا ما گل حکمت کر کے مٹی کے توے پر پانچ سیر ریت ڈال کر چولھے پر رکھ کر وہ پیالہ ریت پر جما کر اس کے اندر شنگرف قائم النار کو رکھ کر نیچے نرم نرم آگ جلانا شروع کر دیں۔ اور کافور کے تیل کا چویہ دیتے جائیں۔ تیل کے ختم ہونے پر شنگرف مومیہ ہو جائے گا۔ بعض دفعہ نصف تیل کے چویہ سے مومیہ ہو جاتا ہے۔ پس درمیان میں چاندی کی سلائی سے شنگرف کو دیکھتا جائے۔ جب شنگرف مومیہ ہو جائے فوراً نیچے اتار لیں سرد ہونے پر اس مومیہ شنگرف کو چاندی کی ڈبیہ میں حفاظت سے رکھیں ایک رتی ایک تولہ

مس و نقرہ پر طرح کریں ۔ اور قدرت الٰہی کا تماشہ دیکھیں ۔

نوٹ :۔ سرخ پپیتہ نظیر آباد کے جنگل میں تلاش کرنے سے ملتا ہے لیکن مین کے باغوں میں بہت کثرت سے ملتا ہے ۔

یہ بھی سنا ہے کہ اگر سبز پپیتہ کے پھل کا پانی چرخ شدہ قلعی پر ڈالا جائے ۔ تو قلعی کا پانی خشک ہو جاتا ہے ۔ مگر اس کی تصدیق نہیں ہوئی

نسخہ بالکل درست ایک شاہ صاحب کا فرمودہ ہے ۔ مگر اس کو وہی بنا سکتا ہے جو سرخ پپیتہ کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے ۔ اور یہ کچھ اتنا زیادہ مشکل نہیں ۔

شنگرف (خواہ قائم النار ہو یا مومیہ) نامرد کے لئے اکسیر اعظم ہے ۔ تین سے سات خوراکوں میں برسوں کے نامرد کو مرد بنا دیتی ہے آزمائش کر دیکھیں ۔ عجیب چیز ثابت ہوگی

سنبھالو کے خواص و فوائد

ویدراج رام چندر شرما جگوا ۔ مراد آباد

شناخت و مقام پیدائش :۔ اس بوٹی کے سنسکرت میں بہت سے نام ہیں جن میں سے ایک نام پنجاں گلی نرگنڈی بھی ہے ۔ نرگنڈی کئی قسم کی ہوتی ہے ۔ لیکن تاثیر کے لحاظ سے سب سے بہتر پنجاں گلی نرگنڈی مانی جاتی ہے ۔ پنجاں گلی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ایک ڈنڈی میں پانچ پتے ہوتے ہیں ۔ پتوں کا رنگ سبزی مائل نیلگوں اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف سفید ہوتا ہے اس کے پتے ارہر کے پتوں سے بہت مشابہت رکھتے ہیں ۔ موسم بسنت (بیساکھ جیٹھ) میں بطور آم کے مور کے اس پر بھی گچھے دار پھول آتا ہے ۔ پکنے پر اس میں نہایت باریک باریک بیج نکلتا ہے جس کو سنسکرت میں رینو کا کہتے ہیں یہ بوٹی کم و بیش ہر جنگل اور ہر ملک میں ہوتی ہے ۔ اونچائی میں ایک فٹ سے لے کر چار چھ فٹ تک بلکہ اس بھی کچھ زیادہ بڑھ جاتی ہے ۔ عام طور پر اس کو لوگ سنبھالو بولتے ہیں ۔ مگر کہیں کہیں سبھون اور مالا بھی کہتے ہیں ۔

مجرّبات

پھوڑا اور زخم ہر قسم:

یہ بوٹی ہر قسم کے زخموں کے لیے بہت ہی اکسیر الاثر ہے۔ پھوڑا ایک گیا ہو یا نہ پکا ہو دونوں صورتوں میں مفید ہے اس بوٹی کے پتے لے کر خوب باریک پیس لو۔ اور تھوڑا سا پھوڑا جست ملا کر اور گھی میں چھونک کر پھوڑے پر باندھنے سے اگر پکا نہیں تو بیٹھ جائے گا۔ اور پک گیا ہو گا تو پھوٹ کر مواد خارج ہو جائے گا۔ زخم کو بہت ہی جلد آرام ہو جائے گا۔ اس کے پتوں کا عرق نکال کر اور عرق کے ہم وزن تل کا تیل ملا کر نہایت نرم آگ پر پکائیں۔ جب عرق جل جائے تب تھوڑا سا موم اور جست کا پھولا یا رچہ بیز کر کے ملا لیں بس ہر قسم کے زخموں کے لیے مرہم تیار ہے

آنکھ کا جالا اور پھولا:

ایک کسان کا بیل آنکھ میں بھڑ نڈ جانور کی ضرب لگ جانے سے دونوں آنکھوں میں پھولے پڑ کر قطعی نابینا ہو گیا۔ اور بغرض علاج میرے پاس لایا گیا۔ میں نے برابر ایک ہفتہ دونو وقت بوٹی سنبھالو کا عرق آنکھ میں ڈالنا تجویز کیا۔ ایک ہفتہ کے بعد گل چشم برطرف ہو کر بیل اچھا ہو گیا

پیٹ کے کیڑے:

اس بوٹی میں جرمی سائنڈ (کرم کش) تاثیر بھی اعلیٰ درجہ کی ہے چنانچہ پورے جوان آدمی کے لیے بوٹی سنبھالو کا عرق تین تولہ آدھ پاؤ دہی میں ملا کر علی الصبح تین چار روز تک کھلانے سے پیٹ کے ہر قسم کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ بچوں کو چھ ماشہ سے ایک تولہ تک حسب عمر بوٹی

مذکور کا عرق دینا چاہیے۔

آشوب چشم اور جالا، پھولا:

سنبھالو بوٹی کا عرق صرف ایک دو قطرہ دن میں دو مرتبہ ڈالنے سے آشوب چشم کو پہلے ہی روز آرام ہو جاتا ہے۔ اور دس پانچ روز میں جالا اور پھولا بالکل دور ہو کر آنکھیں اچھی ہو جاتی ہیں

کھانسی، دمہ اور نمونیا وغیرہ:

اس بوٹی سنبھالو کا پنجانگ لے کر دھوپ میں خشک کر لیجئے۔ اسی طرح کٹیلی (کٹائی) اور چرچٹہ، بانسہ، کسونڈی، بسکھپرہ۔ حسب خواہش ہم وزن دھوپ میں خشک کر کے آگ میں جلا کر کوئلہ کر لیجئے۔ راکھ نہیں۔ اور ایک مٹکہ میں بھر کر پانی ڈال کر رکھ دیجئے۔ کبھی کبھی لکڑی سے ہلا دیا کریں۔ تیسرے روز ایک کھدر کے کپڑے کو چار کھونٹے گاڑ کر (کھونٹے ذرا زمین سے اونچے ہوں) باندھ دیجئے۔ اور اس کے نیچے ایک بڑا برتن رکھ دیجئے۔ اب مٹکہ کا پانی مع راکھ کپڑے مذکور پر ڈال دیجئے۔ پانی نیچے کے برتن میں نکلنا شروع ہو گا۔ آپ اس پانی کو کٹوری وغیرہ سے لے کر اسی کپڑے میں چار بار دو پہر تک ڈالتے رہیں۔ پانی مقطر ہو جائے گا۔ اور تمام نمک پانی مقطر میں آجائے گا اب اس پانی کو کسی آہنی کڑاہی میں جو نہایت صاف کی ہوئی ہو جلا لیجئے۔ پانی جلنے کے بعد سفید نمک نمودار ہو گا۔ کڑاہی سرد ہونے کے بعد نمک اتار کر اور باریک پیس کر بوتل میں بھر کر مضبوط کارک لگا کر محفوظ رکھئے۔

اس نمک کے استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں اگر کسی کو بلغم بہت زیادہ آتا ہو تو دن میں دو یا تین مرتبہ پان میں ایک دو رتی رکھ کر کھلائیے۔ اگر مریض کا مزاج گرم خشک ہو تو صاف پانی ایک اونس (ڈھائی تولہ) نمک دو رتی۔ دن میں تین خوراکیں پلائی جائیں۔ اگر دوا خوش ذائقہ بنانا ہو۔ تو حسب مقدار شربت بنفشہ یا شربت بزوری یا اصل السوس محلول ملا کر دینا چاہیے۔ نمونیا میں بھی یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ صاف پانی ڈھائی تولہ نمک مذکور ڈھائی رتی۔ شربت اعجاز ایک تولہ۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایک دن میں ایسی تین

خوراکیں مرض نمونیا یا انفلوئنزا میں دینا چاہیے۔ نمک مذکور کھانسی ہر قسم۔ دمہ۔ نمونیہ۔ انفلوئنزا
بلغمی بخار وغیرہ میں نہایت مفید پایا گیا ہے۔ تھوڑا سا محنت طلب ہے لیکن کچھ بڑی لاگت یا خرچ
کی ضرورت نہیں۔ جو صاحب اس نمک کو تیار کریں گے بہت ہی خوش ہوں گے۔

خناق:

لوزتین یا حلق کے غدود حلق کے دونوں جانب تالو کے اگلے حصہ میں پچھلے ستونوں کے
درمیانی فاصلہ میں رہتے ہیں۔ ان کی شکل گول یا بیضوی ہوتی ہے۔ ان کی اندرونی سطح پر چند سوراخ
نظر آتے ہیں جن کے اختتام پر چھوٹی چھوٹی بند تھیلیاں ہوتی ہیں۔ جن میں ایک گاڑھی سی رطوبت
بھری رہتی ہے چونکہ اس غدود کے پیچھے اور اندر کی طرف کان کی نالی کا سوراخ کھلتا ہے اس غدود
کے متورم ہونے یا بڑھ جانے سے ثقل سماعت کی شکایت ہو جاتی ہے اس ورم لوزتین کو عام لوگ
گلے پڑنا کہتے ہیں۔ طب میں اس کا دوسرا نام خناق ہے۔

اسباب مرض: سردی لگنے یا بارش میں بھیگنے سے اور گندی نالیوں وغیرہ کی متعفن ہوا کے
سونگھنے سے یہ مرض ہو جاتا ہے بچپن اور جوانی میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتی ہے۔ وجع المفاصل
اور نقرس کے سبب سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ آج کل کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ بہت
سے متعدی امراض کے جراثیم ان غددوں کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ تو یہ غدود
اُن کو روک لیتے ہیں۔ پس یہ خود متورم یا ماؤف ہو جاتے ہیں۔ اس لیے جب کسی کے لوزتین بڑھ
جائیں یا متورم ہو جائیں تو اس پر یہ شبہ بھی کرنا چاہیئے کہ وہ کسی متعدی مرض کے لیے مسند ہے
بس اس کو بھی ایک متعدی مرض ہی سمجھنا چاہیئے۔

بعض اشخاص کو یہ مرض بار بار ہوتا رہتا ہے۔ اور کبھی یہ وبائی طور پر بھی پھیلا کرتا ہے۔ یہ مرض
دو قسم کا ہوتا ہے ایک شدید اور دوسرا مزمن چنانچہ مرض شدید کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

علامات مرض: اوّل روز جاڑے سے بخار چڑھتا ہے گلے میں سوزش اور درد ہوتا ہے
جس کی ٹیسیں کانوں تک جاتی ہیں۔ اگر منہ کھول کر دیکھا جائے تو زبان کی جڑ سے دونوں طرف
لوزتین سرخ اور متورم نظر آتے ہیں۔ باہر کی طرف زیریں جبڑے کے نیچے ہاتھ لگا کر دیکھنے سے

بھی ورم محسوس ہوتا ہے۔ نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر ورم زیادہ ہو تو پانی پیتے ہوئے ناک راہ سے نکل جاتا ہے۔ چار پانچ روز میں ورم تحلیل ہونے لگتا ہے۔ اور ہفتہ عشرہ میں آرام ہو ہوجاتا ہے یا پیپ پڑ کر پھوڑا بن جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کو نہایت تکلیف ہوتی ہے

اگر متورم غدودوں میں پیپ پڑ کر پھوڑا بن جائے تو کسی ہوشیار ڈاکٹر سے چیرا دلوائیں اور بعدہٗ اینٹی سپٹک (دافع تعفن) لوشن سے غرغرے کرائیں۔ اور مریض کی تقویت کا خیال رکھیں

جب یہ مرض پرانا ہوجائے تو زتین بڑھ جاتے اور سخت ہوجاتے ہیں خصوصاً خنازیر مزاج کے بچوں اور نوجوان مستورات میں کبھی ہر دو غدود اس قدر متورم ہوجاتے ہیں کہ دم لینا مشکل ہوجاتا ہے۔ مریض کی آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے گھگھیا کر بولتا ہے۔ کانوں کے اندرونی سوراخوں پر دباؤ پڑ کر مریض بہرہ ہوجاتا ہے۔ اور کسی چیز کا نگلنا تو درکنار سانس لینے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مذکورالصدر مرض سے شفایابی کے لیے میرا بارہا کا مجرب نسخہ بوٹی سنبھالو ہے۔

ترکیب استعمال:۔ بوٹی سنبھالو کے ایک تولہ برگ تازہ لے کر سل بٹے پر یا کونڈی سوٹے سے گھوٹ لیں۔ اور ایک چھٹانک تازہ پانی ڈال کر خوش ذائقہ بنانے کے لیے دو چار چنے برابر نمک خوردنی ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب پانی پھٹ جائے یعنی چھیچھڑے سے نظر آنے لگیں۔ تو آگ سے الگ کر کے پھر چھان لیں اور پی لیں۔ اگر توزتین میں پیپ پڑ گئی ہے تو اول کی خوراک پیتے ہی سب مواد فوراً خارج ہو کر مریض پہلی خوراک سے صحت یاب ہوجائے گا اس مرض کے لیے اس بوٹی کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ میں نے اس بوٹی کو بیسیوں مریضوں پر استعمال کر کے دیکھا ہے۔ بس اس بوٹی کے لاکر دینے کی دیر ہے آپ دیکھیں گے کہ مرض میں کمی ہونے لگی۔ بے نظیر چیز ہے۔

تلی، جگر اور باؤ گولا:

سنبھالو کے پتے چھ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۷ عدد۔ نوشادر دیسی ایک ماشہ۔ اول برگ سنبھالو خوب گھوٹ لیں معہ مرچ سیاہ کے۔ پھر ایک چھٹانک پانی تازہ ملا کر چھان لیں۔ اور نوشادر ملا کر دونوں وقت پی لیا کریں۔ مذکورالصدر امراض کو دور کرنے کے لیے اکسیر کا کام دے گی

میں یوم کے استعمال سے کثرت سے مرض بھی دور ہو جائے گا۔

زہر سم الفار:

ھو الشافی۔ کافور تین ماشہ، آب لیموں ایک تولہ، سیاہ ۶ ماشہ عرق کیوڑہ میں حل کر کے صبح و شام پلائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تمام زہر زائل ہو کر صحت کلی ہو جائے گی۔

تریاق بچھو:

اگر کسی وجہ سے بچھو کا زہر جسم میں سرایت کر جائے تو حسب ذیل نسخہ بار بار پلائیں اور قدرت خدا کا ملاحظہ فرمائیں۔

ھو الشافی۔ کافور ایک ماشہ ایک چھٹانک گھی میں حل کر کے نیم گرم پلائیں۔ ان شاء اللہ دو دفعہ کے استعمال سے شفا ہو گی۔

مرہم دافع زہر پشہ (مچھر)

ھو الشافی۔ کافور ایک تولہ، کتھا سفید ایک تولہ، سیندور ۶ ماشہ سب کو باریک پیس کر ایک چھٹانک گھی میں جو کہ سو دفعہ پانی سے صاف کر لیا ہو ملا لیں۔ بوقت ضرورت مچھروں کے کاٹنے پر لگائیں۔ خارش، سوزش، جلن سب دور ہوں گے۔

دوسرا نسخہ:

ھو الشافی۔ روغن کافور مقام ماؤف پر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے لگائیں۔ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

بھڑ یا مکھی کا زہر:

ھو الشافی۔ کافور ایک ماشہ تھوڑے سے سرکہ میں حل کر کے فوراً جگہ پر ضماد کریں۔ ان شاء اللہ درد، سوجن، سوزش وغیرہ دور ہوں گے۔

علاوہ ازیں مختلف قسم کی افیون میں جواہر متذکرہ (الکلائیڈز) کی مقدار کم بیش ہوتی ہے۔ مثلاً

	مارفین فیصدی	نکوٹین فیصدی
افیون پٹنہ	۳،۹۸	۶،۳۶
افیون سمرنا	۸،۲۷	۱،۹۴

نقیضات افیون:

ٹے نک ایسڈ۔ نباتی مرکبات قابضہ، زنک کاپر، آئرن (جست تانبا۔ لوہا) آرسنک (سنکھیا) لیڈ، سلور (سکہ۔ چاندی) کے سالٹس (نمکیات) ایلکلیز کھاری دوائیں اوران کے کارپونیٹس اور امونیا وغیرہ اس کے نقیضات میں سے ہیں۔

طبیعت:۔ اس کی طبیعت میں بے حد اختلاف ہے۔ یونانی حکماء چوتھے درجہ میں خشک اور بعض درجہ اول اور چہارم کے اوسط میں اور بعض تیسرے میں خشک کہتے ہیں۔

مضرت واصلاح:۔ ظاہری وباطنی۔ قوی وارواح۔ بینائی اور باہ کے لیے ضرر رساں ہے۔ زعفران، جندبیدستر، دارچینی، سونٹھ، جدوار، اور فریبون اس کے مصلح خیال کئے جاتے ہیں

بدل:۔ اس سے سہ گنا اجوائن یا ہم وزن تخم لفاح اس کا بدل ہیں۔

مقدار خوراک بقول اطبا یونان:

ایک ونگ سے چار قیراط تک دو دام سم قاتل ہے۔ بروئے طب جدید ½ سے ۲ گرین۔

افعال وخواص:۔

بروئے طب یونانی:۔ مخدر، منوم (خواب آور) قابض مسکن درد اعضا اور محلل ہے۔ فساد اخلاط کی دافع سر کے اکثر امراض، اعصاب، نزلہ، آنکھ اور کان کے درد، کھانسی، دمہ، پرانے پتوں، دستوں اور آنتوں کے زخم کے لیے مفید ہے۔ پیچش کو رفع کرتی اور سدوں کو کھولتی ہے۔ سرعت انزال کی دافع ہے۔

بقول اطبائے مغرب:۔ خارجی استعمال یا مقامی اثر سے افیون حسّی اعصاب کی

حس کو کمزور کر دیتی ہے۔ اس لیے یہ لوکل انس تھے ٹک (مقامی مخدر) اور اینٹوڈائن۔ (مسکن الم) ہے اندرونی طور پر متوسط مقدار میں دینے سے رطوبات کی تراوش میں کمی آنے کے باعث منہ، زبان اور حلق خشک ہو جاتے ہیں۔ معدہ میں پہنچ کر کمی اشتہا اور فتور ہضم کا باعث بنتی ہے۔ اگر معدہ میں درد ہو تو تسکین ہو جاتی ہے۔ اور قے کا آنا رک جاتا ہے۔ امعاء پر اس کا اثر، مسکن، قابض اور مسکن الم ہوتا ہے۔ مضعف قلب و جگر ہے۔ لیکن بقول بعض پیشاب میں شکر آنا کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہپناٹک (منوم) نارکاٹک (مخدر) اور مائی آٹک (ممدد الحدقہ) ہے۔ خفیف ڈایا فورے ٹک (مخدر) بھی ہے۔ اسہال بدہضمی کے دست، اسہال سل۔ اسہال محرقہ بطنی، پیچش اور ابتدائے ہیضہ میں مفید ہے۔

نوٹ:۔ افعال و خواص کے اعتبار سے مارفین (جوہر افیون) بھی افیون سے ملتا ہے

مخصوص سمی تاثیرات:۔

افیون کی زیادہ مقدار سمیات میں سے ہے۔ ہندوستان میں افیون کے ذریعہ خودکشی کی بیشمار وارداتیں ہوتی ہیں۔ زہریلی مقدار میں افیون کھانے کے بعد جلد بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں تو مسموم ہلانے جلانے اور چٹکی لینے یا زور سے جگانے پر بیدار ہو سکتا ہے لیکن جلد ہی اس پر ایسی گہری غفلت طاری ہو جاتی ہے کہ پھر وہ کسی طرح بیدار نہیں کیا جا سکتا۔ آنکھوں کی پتلیاں بہت زیادہ سکڑ جاتی ہیں۔ جلد ٹھنڈی اور چپچپی ہو جاتی ہے چہرہ اور لب نیلگوں نبض بہت کمزور اور سست۔ تنفس سست اور بے قاعدہ۔ آخر میں خراٹے دار ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار دم بند ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ موت سے چند منٹ پیشتر پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔

تشخیص:۔

(۱) افیون اور شراب کی بے ہوشی میں تشخیص ——— افیون کی زہر میں آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ لیکن شراب کی زہر میں وہ طبعی حالت پر ہوتی ہیں یا زیادہ پھیل جاتی ہیں۔

(۲) ۔ سیری برل ہیموررج اور افیون کی بے ہوشی میں تفاوت)

سیری برل ہیموج (جریان خونی فی الدماغ) میں دونوں آنکھوں کی پتلیاں یکساں سکڑی ہوئی نہیں ہوتیں

(ب) فالج کا موجود ہونا جریان خونی دماغی کی بین دلیل ہے۔

(ج) زیادہ جریان کی حالت میں اگرچہ جسم کی حرارت چند گھنٹوں کے لیے کم ہو جاتی ہے۔ لیکن بعد میں پھر زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف افیون سے جسم سرد پڑ جاتا ہے

(۳) نوریمیا (سمیت بول) سے بے ہوشی طاری ہو تو اس قدر زیادہ نہیں ہوتی جتنی کہ افیون سے

(ب) پیشاب میں البیومن ہوتی ہے۔

(ج) بعض اوقات مریض کو تشنج ہوتا ہے اور کبھی بے ہوشی۔

(۴) کاربالک ایسڈ کی زہر سے بھی بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ اور آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں لیکن تیزاب سے مُنہ میں سفید چٹاخ (نشان) پڑ جاتے ہیں۔ اور مُنہ سے تیزاب کی بو آتی ہے۔ کلوروفارم اور ایتھر کی زہر میں تنفس اور مادہ قے کی بو سے تشخیص کر سکتے ہیں

علاج:۔

جب افیون یا مارفین زہریلی مقدار میں کھائی یا کھلائی گئی ہو یا مارفین بذریعہ جلدی پچکاری جسم میں داخل کی گئی ہو تو "فوراً" قے کرا کر یا سٹامک پمپ سے معدہ کو دھو ڈالیں۔ پوٹاشیم پرمینگنیٹ افیون کا کیمیائی فادزہر (تریاق) ہے اس کے لیے فوراً اس کا استعمال کرنا چاہیے۔ طریق استعمال یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ کس قدر مارفین کھائی ہے تو مارفین سے قدرے زیادہ مقدار میں پوٹاشیم پرمینگنیٹ دو تین چھٹانک پانی میں حل کر کے قے کرانے یا معدہ خالی ہونے کے فوراً بعد پلائیں۔ اگر مقدار مارفین معلوم نہ ہو تو ۸ سے ۱۰ گرین پوٹاشیم پرمینگنیٹ نصف گلاس پانی میں حل کر کے پلائیں۔

اس طرح پوٹاشیم پرمینگنیٹ پلانے کے نصف گھنٹہ بعد اس کے کسی ہلکے سولیوشن کو پانی میں ملا کر مثلاً لائیکوار پوٹاسیائی پرمنگنیٹس ½ ڈرام کو ایک پائنٹ پانی میں ملا کر آدھے آدھے گھنٹہ کے وقفہ سے تین بار معدہ کو دھو ڈالیں۔ اس کے بعد اگر مریض پی سکے تو اسے ایک پائنٹ تیز قہوہ یا چائے پلائیں ورنہ بذریعہ پچکاری اس کے معدہ یا مقعد میں داخل کریں۔

دیگر ہدایات:۔ افیون کی زہر میں مریض کو ہرگز سونے نہ دیں۔ بلکہ ہلا ہلا کر اور جسم پر چٹکیاں لے لے کر جگاتے رہیں اور دونوں بازوؤں سے پکڑ پکڑ کر ٹہلاتے رہیں۔ اس کے سر اور چہرے پر آب سرد چھڑکتے رہیں۔ اور ٹھنڈے پانی میں تولیے بھگو کر اس کے سینے اور پیٹ پر مارتے رہیں

فراڈرک بجلی لگائیں - امونیا سنگھائیں - حرکت تنفس کو قائم رکھنے کے لیے ۱/۶۰ گرین اٹروپین کی جلدی پچکاری کریں یا ۲۰-۳۰ منم ٹنکچر بیلاڈونا پندرہ پندرہ منٹ یا نصف نصف گھنٹہ بعد دیں - حتیٰ کہ پتلیاں پھیل جائیں یا نبض تیز چلنے لگے -

تقویت قلب دریہ کے لیے ۱/۶۰ گرین سٹرکنین کی جلدی پچکاری کریں - دم بند ہونے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کرائیں - اور نائٹریٹ آف ایمائل یا آکسیجن سنگھائیں اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں کہ مسموم ہوش میں آجائے - اور کسی قسم کا خطرہ نہ رہے -

افیون کی مزمن سمیت :

یہ نہایت دشمن جان مرض ہے افیون خور کو نہ عزت کا پاس ہوتا ہے اور نہ حق گوئی کا خیال - قوائے دماغی کے ضعف کی وجہ سے اس میں نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی اشتہا زائل ہو جاتی ہے - مُنہ خشک رہتا ہے قبض کی شکایت رہتی ہے - سستی اور کاہلی تسلط جما لیتی ہے - جلد خشک اور زرد بال کمزور ناخن بھربھرے آنکھوں کی پتلیاں چھوٹی ہو جاتی ہیں - قوت باہ ابتدءً کم اور آخر کار زائل ہو جاتی ہے عورتوں میں حیض عموماً بند اور دودھ کا اخراج کم ہو جاتا ہے - مدت تک افیون خصوصاً مارفین کھانے سے مالیخولیا اور بے وقوفی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے -

مفرد استعمال :-

بقول اطبائے یونان (درد سر شقیقہ) اس کا ضماد گا استعمال پرانے درد سر اور شقیقہ کو دور کرتا ہے -

نزلہ و زکام :- تھوڑی سی زعفران ملا کر ناک میں سڑکنا سخت زکام اور نزلہ کو مفید ہے -

پیچش :- زعفران اور مرکی کے ساتھ اس کا شافہ پیچش کو دفع کرتا ہے -

زخم اور ورم :- اس کا ضماد زخموں کو خشک اور ورموں کو تحلیل کرتا ہے -

خارش خشک :- اسے موم روغن میں ملا کر ملنا خشک کھجلی کو نافع ہے -

بروئے طب جدید :- (خواب آور وغیرہ) کم مقدار میں دینے سے خواب آور دافع درد اور رد خراش اور ہیجان میں تخفیف کرتی ہے

درد کان :- لاڈنم (ٹنکچر اوپیم) کو گلیسرین میں ملا کر ٹپکانے سے درد گوش رفع ہو جاتا ہے

درد دانت :۔ ٹنکچر اوپیم (صبغۂ افیون) میں ذراسی روئی ترکرکے کرم خوردہ درد کرنے والے دانت میں رکھنے سے درد رفع ہوجاتا ہے

کثرت لعاب دھن :۔ خراش معکوسہ کے باعث کثرت لعاب دہن (سیلی ویشن) کی شکایت ہو تو افیون کے استعمال سے جاتی رہتی ہے ۔

درد معدہ و قے :۔ اس کے استعمال سے معدے کا درد اور قے کسی سبب سے ہوں ۔ تو موقوف ہوجاتے ہیں (سوء ہضم) جب سوء ہضم کی وجہ سے درد معدہ و قے آتی ہو ۔ یا قرح معدہ اور سرطان معدہ کی شکایت ہو تو افیون تنہا یا سمتھ کے ہمراہ دینا مفید ہے ۔

اسہال و پیچش :۔ ۱۵ منم ٹنکچر اوف اوپیم کو ایک اونس ہنیو سلیج آف سٹارچ میں ملاکر حقنہ کرنے سے اکثر سخت اسہال یا پیچش دفع ہوجاتے ہیں ۔

قولنج :۔ مارفین کی زیر جلدی پچکاری سے قولنج ۔ قولنج گردہ (درد گردہ) اور قولنج کبدی (درد جگر) کی تکلیف سے فوراً نجات مل جاتی ہے ۔

موسمی بخار مزمن :۔ پرانے ملیریائی (موسمی) بخار کو جب کونین سے فائدہ نہ ہو تو تنہا افیون یا کونین میں ملاکر دینے سے بخار جاتا رہتا ہے

امراض مفاصل :۔ لنی منٹ آف اوپیم کو مقام ماؤف پر ملنے سے یا ٹنکچر اوپیم کو گرم پانی میں ملاکر اس سے سینکنے سے ذات الجنب ، درد کمر ، وجع المفاصل ، سوزش مفاصل وغیرہ امراض دور ہوجاتے ہیں ۔

دمامیل :۔ شروع شروع میں بائلز (دمامیل پھوڑے) یا کاربنکلز (جمرہ) پر اوپیم پلاسٹر لگایا جائے ۔ تو درد اور سوزش میں تخفیف ہوجاتی ہے ۔ اور اکثر پھوڑے نہیں بننے پاتے ۔

درد سرطان :۔ مارفین کو گلیسرین میں حل کرکے سرطان پر لگانے سے درد دفع ہوجاتا ہے

عصبی درد :۔ مارفین کی زیر جلد پچکاری ہر قسم کے عصبی درد (نیورلجیا) خاص کر عرق النساء (سیاٹیکا) میں بہت مفید ہے ۔

بواسیر و شقاق المقعد :۔ افیون یا مارفین کا شیاف ۔ یا گال اینڈ اوپیم آئنٹ منٹ کا استعمال بواسیر اور شقاق المقعد میں فائدہ بخش ہے ۔

یونانی مرکبات و مجربات :

حب افیون :۔ افیون خالص، فلفل سیاہ، گل ارمنی، کچلہ مدبر (بہ ترکیب ذیل) ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک پیس کر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں ۔

استعمال ومنافع :۔ دو یا تین گولیاں ٹھنڈے پانی سے استعمال کریں ۔ اسہال معدی سنگرہنی و پیچش میں مفید ہیں ۔

تدبیر کچلہ :۔ کچلے بقدر ضرورت ایک برتن میں ڈال کر اوپر اس قدر پانی ڈالیں کہ کچلوں سے دو انگل اوپر رہے ۔ صبح انہیں جوش دیں حتیٰ کہ تمام پانی جل جائے کچلوں کا رنگ سیاہ ہو جائے گا ۔ انہیں کوٹ کر دوا میں استعمال کریں ۔

حب افیون ۲ :۔ افیون خالص، مصطگی رومی، سہاگہ بریان، شنگرف ہر ایک دو ماشہ سب کو کھرل کر کے پانی کے ساتھ دانہ نخود چنے کے برابر گولیاں بنالیں ۔

استعمال ومنافع :۔ ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ہمراہ ایک تولہ ریشہ خطمی کے لعاب کے ساتھ دیں ۔ اسہال کبدی اور اسہال بواسیر کو روکتی ہیں ۔

زحیر صادق :۔ پیچش کے لیے خصوصیت سے مفید ہیں ۔ اگر سدہ نہ ہو تو اکثر ایک ہی دن میں پیچش دور ہو جاتی ہے ۔

خلاصہ افیون :۔ افیون ۲۰ تولہ، آب مقطر ایک سیر چودہ چھٹانک افیون کو تقریباً دس چھٹانک پانی میں بھگو دیں ۔ ۲۴ گھنٹہ بعد خوب نچوڑ کر چھان لیں ۔ جو افیون باقی بچے اسے پھر دس چھٹانک پانی میں بھگو دیں اور بدستور نچوڑیں اسی طرح سہ بارہ کریں ۔ اور کل حاصل شدہ محلول افیون کو یکجا کر کے ملالیں ۔ اور کپڑے میں سے چھان لیں اور نرم آنچ پر اس قدر اڑائیں کہ صرف دس تولہ رہ جائے

استعمال ومنافع :۔ ½ سے ۱ گرین تک مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کریں ۔ مسکن و منوم ہے شدید درد دل میں تسکین کے لیے دیا جاتا ہے ۔

سفوف افیون :۔ افیون خالص ۳ حصہ، فلفل سیاہ ۴ حصہ، زنجبیل ۱۰ حصہ، زیرہ سیاہ ۱۲ حصہ، کتیرا گوند ۱ حصہ سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر باہم مخلوط کریں ۔

استعمال و منافع:۔ ایک سے ۵ رتی تک ہمراہ شربت خشخاش وغیرہ مناسب بدرقات استعمال کرائیں ۔ مخدر اور مسکن الم ہے ۔ درد وں کو تسکین دیتا ہے ۔

حب اسقاط:۔ افیون، زعفران، جوز بوا ہر ایک ایک ماشہ، بھنگ ڈیڑھ ماشہ۔ مشک ۲ رتی، سپاری ۳ عدد، قرنفل ۴ عدد، قند سیاہ پونے چھ ماشہ سب ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر قند سیاہ میں ملالیں اور کنار دشتی کے برابر گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع:۔ ایام حیض سے فراغت کے بعد ہر روز ایک گولی ہمراہ معجون موچرس کھلائیں ۔ رحم کی خرابیوں، بانجھ پن اور رحم کی کمزوری کو دور کرتی ہیں ۔ اسقاط حمل کو روکتی ہیں اور اولاد پیدا ہونے کی قوی امید ہو جاتی ہے ۔

حب ممسک:۔ افیون، جوز بوا، لباسہ اسپند، مصطگی، زعفران، مازو، ناگ کیسر، موچرس، تج، طباشیر، دانہ الائچی خورد، اجوائن خراسانی، سپاری چھالیہ، گوگل ہر ایک ۳ ماشہ باریک کوٹ چھان کر لعاب بہیدانہ میں کنار دشتی کے برابر گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع:۔ بوقت ضرورت ایک گولی پانی کے ہمراہ کھائیں اور چار گھڑی بعد پاؤ بھر دودھ مصری ملا کر نوش کریں بحید امساک پیدا کرتی ہے

ایضاً:۔ افیون، عقرقرحا، جوز بوا، شنگرف رومی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ باریک کوٹ چھان کر شہد سے ۲۰ گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع:۔ بوقت عشا ایک گولی کھا کر اوپر سے پان کا بیڑا کھالیں ۔ بہت ممسک ہے اگر ضرورت سے تین گھنٹہ پیشتر دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔ تو سرعت کی شکایت دور ہو جاتی ہے ۔

حب ہیضہ:۔ افیون خالص ۲ تولہ، کافور دیسی، ہینگ خالص، تخم فلفل سرخ ہر ایک ایک تولہ پہلے تخم فلفل سرخ کو پانی میں اس قدر گھوٹیں کہ موم کی مانند ہو جائے ۔ پھر ہینگ ڈال کر گھوٹیں ۔ بعدہٗ افیون اور آخر میں کافور ملا کر رگڑیں کہ سب موم کی طرح ہو جائیں ۔ بقدر نخود گولیاں بنالیں ۔ اور کچھ گولیاں بقدر دانہ ماش و دانہ مونگ بنائیں

استعمال و منافع:۔ جوان آدمی کو گولی بقدر نخود، کمزور کو بقدر ماش اور بچے کو بقدر

مونگ دیں ۔ جب ہیضہ کی ابتدا ہو تو فوراً ایک گولی منہ میں ڈال کر اوپر سے ایک پاؤ پانی گرم پلائیں لیکن جب مرض کی شدت ہو تو مندرجہ ذیل جوشاندہ سے دیں ۔ پودینہ خشک ، فلفل دراز ، کچھ سہر ایک ۳ ماشہ جو کوب کر کے ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں ۔ جب نصف رہ جائے چھان کر ذرا سا نمک ملا کر شیرہ پیاز ایک تولہ اضافہ کریں ۔ اور گولی منہ میں ڈال کر جوشاندہ پلائیں ۔ یہ وزن حب بقدر مونگ کے لیے ہے ۔ ماش اور چنے کے برابر گولیوں کے لیے وزن کم و بیش کریں ۔ ہیضہ کے علاوہ باقی امراض میں یہ گولی سرد پانی سے دیں ۔

اسہال معدی :۔ تخمہ ، درد شکم اور اسہال خونی کو مفید ہے ۔ ہیضہ کے لیے اکسیر صفت ہے ۔

طلائے الفت :۔ مرغ سفید رنگ کے پتہ میں تین مولسری کے پھول تین دن تر کر کے حل کر صاف کریں اور چھ ماشہ یہ عرق لے کر اس میں افیون ، مشک خالص ، ہر ایک ۶ ماشہ ، خراطین مصفے ۳ ماشہ ، موم ، عطر ، اگر ، عرق ہر ایک ۲ ماشہ عطر گلاب ، عطر حنا ، عطر مولسری ، عطر کیوڑہ ، زعفران ، بیر بہوٹی ہر ایک ایک ماشہ سب کو اچھی طرح حل کر کے ڈبیہ میں رکھیں ۔

(عطریات اور دیگر سب ادویہ اعلیٰ درجہ کی ہونی چاہئیں ۔)

ترکیب استعمال :۔ بوقت ضرورت ذرا سی دوا عضو مخصوص پر طلاء کریں ۔ حد درجہ ملذ ذ ہے ۔ ایک مشہور حکیم صاحب کے اسرار میں سے ہے ۔

طلائے جعفری ۱ء افیون ، مصری ، بیر بہوٹی ، زہر میٹھا ہر ایک دو تولہ ۔ شنگرف ، شیطرج چھنکڑی سرخ ، مازو ، سرمہ ، استخوان ماہی سوختہ ہر ایک ایک تولہ خراطین ۷ تولہ ۔

۲ء دھتورہ ، مالکنگنی ، لونگ ، چربی شیر ، چربی سانڈھ ہر ایک ۷ تولہ ، مرچ جنگلی رنرع ہر ایک ۵ تولہ تخم گندر ، تخم ترب ہر ایک ۴ تولہ نمبر (۲) کی ادویہ کا بطریق چوبہ روغن کشید کر سے نمبر (۱) کی ادویہ اس میں ملا کر حل کریں ۔

استعمال ومنافع :۔ روزانہ دو رتی طلاء عضو مخصوص پر مل کر اوپر سے برگ پان باندھ لیا کریں ۔ جلوق کو مفید اور ضعف ولاغری میں مجرب ہے

قرص مثلث :۔ افیون ، مرکی ، کافور ، زعفران ، بزرالبنج ، پوست بیخ لفاح ہر ایک ایک تولہ ساڑھے پانچ ۵ ماشہ ، کندر ، انزروت ، آملہ ، گل ارمنی ہر ایک ۷ ماشہ ، کوٹ چھان کر

عرق گلاب اور آب کاہو میں تکونے قرص بنالیں ۔

استعمال ومنافع:۔ ایک قرص پیس کر کنپٹی اور پیشانی پر لیپ کریں ۔ خواب آور ہے اور درد شقیقہ کو رفع کرتا ہے

معجون فلک سیر:۔ افیون، بھنگ، مغز کاہو، مغز کدو، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز فندق، مغز بادام شیریں ہر ایک ۷ ماشہ، جوز بوا، بسباسہ ہر ایک ۴ ماشہ، مشک، عنبر ہر ایک ۲ رتی۔ سب کو کوٹ چھان کر دو چند قند سیاہ کے قوام میں شامل کریں ۔

استعمال ومنافع:۔ دو رتی سے ایک ماشہ تک مطلوبہ وقت سے ساعت پہلے استعمال کریں ۔ امساک پیدا کرتی اور جریان کو دور کرتی ہے ۔ ایک ایک ماشہ صبح وشام دودھ کے ہمراہ استعمال کرنا مقوی، ممسک، منشی اور ملذذ ہے ۔

مفرح یاقوتی:۔ افیون مدبر، طباشیر، اندرجو، جوز الطیب، لوبان کوڑیہ، شقاقل ہر ایک ۳ تولہ، تودری سفید، ابریشم مقرض خام، ثعلب ہر ایک ۲ تولہ، بہمن سرخ وسفید، زعفران، بسباسہ، درونج عقربی، ریوند خطائی، دارچینی، الائچی خورد، قرنفل، کبابہ، گل ارمنی، کہربا، کشتہ نقرہ، کشتہ عقیق، یاقوت مدبر ہر ایک ایک تولہ، روغن قسط ۱۵ تولہ، مغز بادام مقشر ۱ تولہ، کستوری ۳ ماشہ، مایہ شتر اعرابی ۶ ماشہ کچلہ مدبر ۴ تولہ، روغن زرد پاؤ بھر، عرق گلاب، عرق بید مشک ہر ایک ایک بوتل، سب ادویہ کو الگ الگ باریک پیس کر روغن زرد میں چرب کر لیں پھر تین پاؤ کھانڈ، تین پاؤ شہد کو دونوں عرقوں میں ملا کر معجون کا قوام تیار کریں ۔ اور سب ادویہ ملا لیں ۔

استعمال ومنافع:۔ ۲ رتی سے ۱ ماشہ تک، اگر گرمی وخشکی زیادہ کرے تو دودھ اور گھی کا استعمال خوب کریں ۔ عصبی کمزوریوں کو دور کرتی ۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی، قوت باہ کو بڑھاتی ۔ اور جسم کو مضبوط اور قوی کرتی ہے ۔ کشتہ فولاد ۲ چاول اور کشتہ سم الفار ایک ملا کر دینے سے بہت قوی اور سریع الاثر ہو جاتی ہے ۔ مندرجہ ذیل مجربات دیسی فارما کوپیا لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر جے، ٹی برڈ وڈ ایم اے سے ماخوذ ہیں ۔

حب ہیضہ مجربہ:۔ افیون ½ گرین، ہینگ، کافور، فلفل سرخ ہر ایک ایک گرین زنجبیل ۳ گرین سب کو باریک پیس کر ایک گولی بنالیں ۔

استعمال و منافع:۔ ایسی ایک ایک گولی حسب ضرورت آدھ آدھ یا ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دیں ۔ بند ہیضہ میں نہایت مفید ہے ۔

دوائے اسہال سلی:۔ افیون ۵ گرین، نیلا طوطیا ۵ گرین، شہد حسب ضرورت، دونوں دواؤں کو پیس کر شہد میں ملا کر ۱۰ گولیاں بنالیں ۔

استعمال و منافع:۔ ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ استعمال کریں ۔ مرض سل کے پرانے دستوں میں نافع ہے ۔

دوائے اسہال مزمن:۔ صبغہ افیون ۵ قطرے، پھٹکڑی ۱۰ گرین، مطبوخ وج ۱ اونس سب کو بخوبی ملالیں ۔

استعمال و منافع:۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں ۔ یہ دوائے اسہال میں سودمند ہے ۔

نوٹ:۔ بیخ وج کوفتہ کو دس گنا کھولتے ہوئے پانی میں ۱ گھنٹہ بھگو کر نتھارنے سے مطبوخ وج تیار ہو سکتا ہے ۔

دوائے پیچش:۔ افیون سفوف ½ گرین، اننت مول کے خشک پتے ۱۰ گرین باریک پیس کر باہم ملالیں اور ۱ پوڑیہ بنالیں ۔

استعمال و منافع:۔ ایسی ایک پوڑیہ دن میں ۳ مرتبہ دیں پیچش میں مفید ہے ۔

ایضاً:۔ صبغہ افیون ۵ قطرے اننت مول ۱۰ گرین، لعاب صمغ عربی ½ ڈرام پانی ایک اونس سب کو بخوبی ملالیں

استعمال و منافع:۔ ایسی ایسی ایک خوراک دن میں دو مرتبہ استعمال کرانا پیچش میں نافع ہے

دوائے نفث الدم:۔ صبغہ افیون ۵ قطرے، پھٹکڑی ۱۰ گرین پانی ایک اونس پھٹکڑی کو پانی میں حل کر کے صبغہ افیون بخوبی مخلوط کر کے رکھ لیں ۔

استعمال و منافع:۔ ایسی ایک خوراک حسب ضرورت ایک یا دو بار دیں ۔

فوائد:۔ نفث الدم اور قے الدم یعنی معدہ یا پھیپھڑے سے خون آنے کو روکتی ہیں ۔

ضماد وجع المفاصل:۔ افیون، جبر زرد ہر ایک ۱ ڈرام، شراب نیشکر (رم) دو اونس سب

کو ہلاکر آگ پر گاڑھا سا ضماد تیار کر لیں

افعال و منافع ۔ بقدر ضرورت لے کر جوڑوں پر لگائیں ۔ جوڑوں کے درمیان استر کرنے والی لمفی جھلی کے ورم کی وجہ سے جوڑوں میں جو درد ہوتا ہے اسے تسکین دیتا ہے ۔

مرہم بواسیر :۔ افیون ۳۰ گرین، مازو ایک ڈرام، مرہم سادہ ایک اونس، افیون اور مازو کو باریک پیس کر مرہم میں بخوبی مخلوط کر لیں ۔

استعمال و منافع :۔ بوقت ضرورت روئی کی پھریری پر لگا کر مقعد پر رکھیں ۔ بواسیر خونی میں مفید و مجرب ہے ۔ خون کو بند کرتی اور درد سوزش کو تسکین دیتی ہے ۔

جدید الوضع مخلوط مجرّبات :

اکسیر عجیب :۔ (حکیم زندگی لاہور کی مشہور اکسیری دوا ہے) افیون، ست سلاجیت خالص، کشتہ فولاد، کشتہ قلعی ہر ایک ۳ ماشہ، خلاصہ بھنگ ۱ ماشہ، پوٹاشیم برومائیڈ ۲ ماشہ سب کو کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنا لیں ۔

استعمال و منافع :۔ دو دو گولی صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں ۔ پرانے جریان کے لیے مفید اور جلق کے مریضوں کو جو ذکاوت حس کا شکار ہو چکے ہوں نہایت فائدہ مند ہے

حب خالص :۔ افیون ۱ ماشہ، شوگر آف لیڈ ۲ ماشہ دونوں کو پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنا لیں ۔

استعمال و منافع :۔ ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ دیں دستوں کو روکنے میں نہایت سریع الاثر ہے ۔

حب قولنج شدید :۔ افیون خالص، ایکسٹریکٹ آف بیلاڈونا ہم وزن لے کر نصف نصف رتی کی گولیاں بنا کر رکھ لیں

استعمال و منافع :۔ بوقت ضرورت ایک گولی فوراً عرق اجوائن وغیرہ کے ہمراہ کھلائیں ۔ اگر ایک گولی سے درد رفع نہ ہو ۔ تو کچھ عرصہ بعد ایک اور گولی دے دیں ایک دن میں دو گولیوں

سے زیادہ ہر گز نہ دیں

دوائے ضیق النفس:۔ افیون ½ گرین سم الفار 1/32 گرین سٹرکنیا 1/32 گرین، شیر مدار ایک گرین۔ سب کو اچھی طرح ملا کر ۲ حصے بنالیں۔

استعمال ومنافع:۔ ایک ایک حصہ صبح وشام استعمال کریں۔ ضیق النفس (دمہ) کو دور کرتی ہے

کحل عجیب:۔ افیون، پھٹکڑی ہر ایک ۴ رتی، کاپر سلفیٹ ۲ رتی، بورک ایسڈ ۴ گرین (دو رتی) زعفران ۶ رتی، زنک سلفیٹ ۱۲ گرین (۶ رتی) سرمہ سیاہ ۴ تولہ سب کو خوب باریک کھرل کر کے سرمہ تیار کرلیں۔

استعمال ومنافع:۔ صبح وشام سلائی سے آنکھ میں لگائیں اکثر امراض چشم میں مفید ہے۔

قرص مثلث مرکب:۔ افیون، مرکی، صندل سفید، زعفران، کافور، کلورل ہائیڈریٹ ہر ایک ۵ ماشہ، ایکسٹریکٹ بلاڈونا، ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس، کندر، انزروت آملہ خشک، گل ارمنی ہر ایک ۲ ماشہ:۔ پہلے کافور اور کلورل ہائیڈریٹ کو کھرل کریں۔ تاکہ پانی کی مانند ہو جائیں۔ پھر باقی ادویہ باریک پیس کر اس میں ملادیں اور مثلث ٹکیاں بنا کر رکھ لیں۔

استعمال ومنافع:۔ ضرورت کے وقت ایک دو ٹکیاں پانی یا کشنیز سبز کے عرق میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔ دردسر کے لیے مفید ومجرب ہیں

ممسک وقوی:۔ مارفیا (جوہر افیون) سٹرکنیا، ست فولاد، ثعلب مصری، ست قنب، سب کو باہم پیس کر شیر برگد میں ملا کر ۲ چاول وزن کی گولیاں بنالیں۔

استعمال ومنافع:۔ ایک گولی شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں ممسک ومقوی باہ ہے۔

ویدک مرکبات

امل رس:۔ افیون مصفیٰ، شنگرف مصفیٰ، ناگرموتھا، اندرجو، جائفل، کافور مساوی الوزن لے کر باریک پیس کر دو روز تک پوست خشخاش کے جوشاندہ میں کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں

استعمال ومنافع:۔ دو گولیاں تین تین گھنٹے کے بعد عرق بادیان یا دہی کی چھاچھ کے ساتھ دیں ۔ خونی پیچش اور دستوں کے لیے بے حد مفید ہیں

گندھک رس:۔ افیون، سیماب مصفی، گندھک آملہ سار مصفی، اندر جو، بل گتھ، لودھ پٹھانی، موچرس، گل دھاوا ہر ایک ایک ماشہ ۔ پہلے پارہ اور گندھک کو کجلی کریں ۔ پھر باقی ادویہ ملا کر ایک روز کامل پیس کر خشک کریں ۔

استعمال ومنافع:۔ تین سرخ تک چاولوں کی پیچ کے ساتھ دیں ۔ اور غذا میں صرف چاول اور دہی کا استعمال کرائیں ۔ ہر قسم کے اسہال میں مفید ہے

مرکبات طب جدید

افیون کے مرکبات:

مصدقہ:۔ ایکسٹریکٹم اوپیائی سکم (ایکسٹریکٹ آف اوپیم۔ خلاصہ افیون) افیون کی باریک قاشیں ایک پونڈ، ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر) ۶ پائینٹ، افیون کو دو پائنٹ پانی میں ۲۴ گھنٹہ تک بھگوئیں اور خوب نچوڑ کر چھان لیں اور جو افیون باقی بچے اسے پھر ۲ پائنٹ پانی میں ۲۴ گھنٹہ بھگو کر نچوڑ لیں اور یہی عمل سہ بارہ کریں ۔ پھر کل حاصل شدہ سیال کو یکجا کر کے فلالین کی صافی میں چھان کر آگ پر اس قدر اڑائیں کہ صرف نصف پونڈ رہ جائے ۔

طاقت:۔ اس کے ایک حصہ میں دو حصہ افیون یا ۲۰ فی صدی مارفین ہوتی ہے ۔

استعمال ومنافع:۔ ۱/۴ گرین سے ۱ گرین تک جنرل سیڈیٹو (مسکن عمومی) اور ہپناٹک (منوم ۔ خواب آور) ہے

ایکسٹریکٹم اوپیائی لکوئیڈ:۔ لکوئڈ ایکسٹریکٹ آف اوپیم، خلاصہ مائع صارہ افیون سیال ایکسٹریکٹ آف اوپیم ۳ ۱/۴ اونس، ڈسٹلڈ واٹر ۱۶ اونس، الکحل (۹۰ فی صدی) ۴ اونس ۔ ایکسٹریکٹ آف اوپیم کو آب مقطر میں ایک گھنٹہ تک بھگوئیں اور کبھی کبھی ہلاتے رہیں ۔ پھر اس میں الکحل ملا کر

۲۴ گھنٹہ تک کسی سرد جگہ میں رکھنے کے بعد فلٹر کرلیں۔ سیال کا حجم پورا ایک پائنٹ ہونا چاہیے۔
طاقت ۱/۲ ۱۳ حصہ میں ایک حصہ یا ۱۵ منم میں ایک گرین افیون۔
مقدار خوراک ۵ سے ۳۰ منم

۳ پی لیولا پلمبائی کم اوپیو:۔ (پل آف لیڈ وداوپیم، حب رصاص وافیون) لیڈ ایسی ٹیٹ سفوف ۳۶ گرین، اوپیم سفوف ۶ گرین، سیرپ آف گلوکوز ۴ گرین یا حسب ضرورت سب کو باہم ملالیں

طاقت:۔ ۸ حصہ میں ایک حصہ افیون۔
مقدار خوراک:۔ ۲ سے ۴ گرین۔

۴ پلوس اوپیائی کمپا زیٹس (کمپونڈ پاؤڈر آف اوپیم، سفوف افیون مرکب) اوپیم سفوف ۲ حصہ، بلیک پپر (مرچ سیاہ) سفوف ۴ حصہ، زنجبیل سفوف ۱۰ حصہ، کیر وی سفوف ۱۲ حصہ، ٹریگنتھ سفوف ۱ حصہ سب کو باہم ملالیں۔
طاقت:۔ ۱۰ حصہ میں ایک حصہ افیون۔

استعمال ومنافع:۔ ۵ سے ۱۵ گرین تک اینوڈائن (مسکن الم) اور کاناٹک (مخدر) ہے
پلوس کریٹی ایرو میٹیکس کم اوپیو: (ایرومٹیک پاؤڈر آف چاک، دواوپیم خوشبودار سفوف چاک افیونی) ایرومٹیک پاؤڈر آف چاک ۳۹ حصہ، اوپیم ایک حصہ۔ دونوں کو خوب مخلوط کریں۔
طاقت:۔ ۴۰ میں ایک حصہ افیون۔
مقدار خوراک:۔ ۱۰ سے ۶۰ گرین ایک سال کے نیچے کو ۱/۲ سے ۱ گرین تک۔

ٹنکچورا اوپیائی:۔ (ٹنکچر آف اوپیم، لاڈنم، صبغہ افیون، نقیعن افیون) اوپیم ۳ اونس، الکحل ۹۰ فی صدی اور آب مقطر حسب ضرورت ۱۰ اونس آب مقطر کو ۲۰۰ درجہ فارن ہیٹ کی حرارت دے کر اس میں افیون حل کریں اور ۶ گھنٹہ رکھنے کے بعد اس میں ۱۰ اونس الکوحل ملاکر ۲۴ گھنٹہ تک ایک برتن میں علیحدہ رکھ دیں۔ پھر اس کو خوب دباکر چھان لیں اور جو سیال حاصل ہوا سے ۲۴ گھنٹہ بعد فلٹر کرلیں۔ اس سٹرانگ ٹنکچر میں حسب ہدایت فارماکوپیا مارفین کی مقدار معلوم کریں اور پھر باقی سیال میں اس قدر مساوی الحجم الکحل (۹۰ فی صدی) اور آب مقطر ملائیں کہ ایک سو کیوبک سنٹی میٹر ٹنکچر میں ۰.۷۵ گرام این ہائیڈرس مارفین پائی جائے۔

استعمال و منافع:۔ ۵ سے ۱۵ منم تک دیں اگر ایک ہی خوراک دینی ہو تو ۲۰ سے ۳۰ منم جنرل سیڈیٹو (مسکن عمومی) نارکاٹک (مخدر) اور ہپناٹک (خواب آور) ہے

۷ ٹنکچورا پیائی امونی ایٹا:۔ (امونی ایٹڈ ٹنکچر اوف اوپیم، تعفین یا صبغہ افیون امونی) ٹنکچر آف اوپیم ۳ فلوئیڈ اونس، نبزوئک ایسڈ ۸۰ گرین۔ آئل آف اینسی ایک فلوئیڈ ڈرام۔ سولیوشن آف امونیا ۴ فلوئیڈ اونس، الکوحل (۹۰ فی صدی) حسب ضرورت آئل آف اینسی اور بنزوئک ایسڈ کو ۱۲ اونس الکوحل میں حل کر کے اس میں ٹنکچر اوپیم اور سولیوشن آف امونیا ملائیں اور پھر اس قدر الکوحل اور ملائیں کہ کل حجم ایک پائنٹ ہو جائے۔

طاقت:۔ ۱۵ منم میں ½ گرین مارفین۔

استعمال و منافع:۔ ½ سے ۱ فلوئیڈ ڈرام تک استعمال کرنا۔ ایکسپیکٹورینٹ (منفث) اور اینوڈائن (مخدر) ہے۔

۸ لینی منٹم اوپیائی:۔ لنی منٹ آف اوپیم، مروخ افیون ٹنکچر آف اوپیم ۲ فلوئیڈ اونس لنی منٹ آف سوپ ۲ فلوئیڈ اونس۔ دونوں کو باہم ملا کر چند روز کے بعد فلٹر کر لیں۔

طاقت:۔ ۲۷ حصہ میں ایک حصہ افیون۔

استعمال و منافع:۔ اس کی مالش لوکل اینوڈائن (مقامی مخدر) ہے

انگوائنٹم ہائی ڈرارجائی سب کلورائیڈ کمپاؤنڈ (ہائی ڈرو برلینم اینڈ اوپیم آئنٹ منٹ) ہائی ڈرو برلین آئنٹ منٹ ا مرہم بلیلہ، ۹۲۵ گرین۔ افیون کا باریک سفوف ۷۵ گرین۔ دونوں کو خوب باہم ملالیں۔

طاقت:۔ ½ ۱۳ حصہ میں ۱ حصہ افیون۔

اس کے علاوہ افیون کمپونڈ پل آف سوپ۔ کمپونڈ پاؤڈر آف اپی کے کوآنا (ڈوورس پاؤڈر) پل آف اپی کے کوآنا ود کم سلا۔ پل آف اپی کے کوآنا دد اربی نیا۔ کمپونڈ پاؤڈر آف کاٹو کمپونڈ لیڈ سپانزی ٹرینز۔ کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر (پیرے گورگ) وغیرہ میں بھی مستعمل ہے

مرو یہ ۱۰ انیما اوپیائی (حقنہ افیون) ٹنکچر اوف اوپیم ۱ سے ۴۰ منم۔ میو سلج آف سٹارچ ۲ سے ۴ فلوئیڈ اونس (۱) ہائکر آف اوپیم ۳ حصہ۔ میو سلج آف سٹارچ حسب ضرورت جس سے کل مقدار

۱۰ اسحصہ ہو جائے باہم ملائیں ۔ اس میں سے ۱ درادنس بوقت ضرورت گرم استعمال کریں ۔

ع۲ لائیکوار اوپیائی سیڈٹے ٹاؤاس ، بیٹلی ! اسے ٹنکچر اوپیم سے بہتر مسکن اور مخدر ہونے کی شہرت رہی ہے ۔ اور یہ دراصل ٹنکچر اوپیم کی نسبت کسی قدر تیز ہوتا ہے ۔

طاقت :۔ ۵ سے ۲۰ منم ۔

ع۳ لنکٹس اوپی ایٹس (لعوق افیون) ٹنکچر آف اوپیم ۲ منم اکسمل آف سکویل ۱۵ منم میوسلیج آف ٹریگے کینتھ ۱۵ منم ۔ گلیسرین ۱۵ منم ۔ ایملشن آف کلوروفارم ۳ منم سیرپ تا ایک فلوئڈ ڈرام ۔

ع۴ لینی میٹم اوپیائی ایمو نی ایٹم (مرہم افیون ایمونی) ٹنکچر اوپیم ۔ کمپونڈ کیمفر لنی منٹ ۔ لنی منٹ آف سوپ ہر ایک ۶ حصہ ۔ لنی منٹ آف بیلاڈونا ایک حصہ سٹرانگ سلوشن آف ایمونیا ایک حصہ ۔ سب کو باہم ملاکر اور ایک ہفتہ رکھ کر فلٹر کریں

ع۵ وائنم اوپیائی (شراب افیون) ایکسٹریکٹ آف اوپیم ایک اونس سے من بارک (دار چینی) ۷۵ گرین ، کلوز (قرنفل) ۷۵ گرین ۔ شیدی شراب ۲۰ فلوئڈ اونس ۔

طاقت :۔ اس کے ہر ایک فلوئڈ ڈرام میں تقریباً ۱ گرین مارفین ہوتی ہے ۔

مقدار خوراک ۱۰ سے ۴۰ منم ۔

کنفیکشو اوپیائی (معجون افیون) ڈوورس پاؤڈر ۵ حصہ ، سیرپ ۷۵ حصہ دونوں کو باہم مخلوط کریں ۔

طاقت :۔ اس میں ۲½ فی صدی افیون ہوتی ہے

مقدار خوراک :۔ ۵ سے ۲۰ گرین

ان کے علاوہ نے پنتھی (اینو ڈائن ٹنکچر) مارکو ٹینا فارکوٹین ، انارکوٹین ، اور کوٹارنینی ، ہائیڈرو کلورائیڈم سیٹپ ٹی سین وغیرہ بھی افیون کے مروجہ (ناٹ افیشل) مرکبات میں سے ہیں ۔

مارفین کے مرکبات

مصدقہ

مارفائنی ایسیٹاس :۔ (مارفین ایسی ٹیٹ) مارفین کو پانی اور ایسی ٹک ایسڈ (تیزاب سرکہ)

میں حل کرکے باحتیاط خشک کر لیتے ہیں ۔ یہ ایک ہلکا سفید قلمی سفوف ہوتا ہے ۔ جس میں سے سرکہ کی خفیف بو آتی ہے ۔ ذائقہ تلخ ۔ کھلی ہوا میں رکھنے سے تیزاب اُڑ جاتا ہے اس لیے اس دوا کو عنبری رنگ کی مضبوط ڈاٹ والی شیشی میں رکھنا چاہیے ۔

مقدار خوراک :- ⅛ سے ½ گرین ۔

افعال :- انوڈائن (مسکن الم) ہپناٹک (خواب آور) اور کارناٹک (مخدر) ہے ۔

لائیکوار مارفائنی ایسی ٹیٹس ۔ سولیوشن آف مارفین ایسی ٹیٹ ، مارفین ایسی ٹیٹ ½ ۷ اگرین ۔ ڈائیلیوٹڈ ایسی ٹک ایسڈ ۸ ۳ منم ۔ الکحل (۹۰ فی صدی) تا ایک اونس ۔ ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت ۔

پہلے الکوحل میں مساوی الحجم آب مقطر ۔ اور ڈائیلوٹ ایسی ٹک ایسڈ ملا کر اس میں مارفین ایسی ٹیٹ حل کرلیں ۔ پھر اس میں اس قدر آب مقطر اور ملائیں کہ کل سولیوشن کا حجم ۴ فلوئڈ اونس ہوجائے ۔

طاقت :- ۱۰۰ منم میں اگرین مارفینی ایسی ٹیٹ ۔

مقدار خوراک :- دس سے ساٹھ منم ۔

(مارفین ہائیڈرو کلورائیڈم) یہ ہائیڈرو کلورائڈ ہے ایک ایلکلائڈ کا جو کہ افیون سے حاصل ہوتا ہے ۔ سفید چمکدار ۔ ریشم کی طرح ملائم ۔ سوزنی قلموں یا قلمی ذرات کی شکل میں ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک :- ⅛ سے ½ گرین ۔

افعال

اینوڈائن - ہپناٹک اور کارناٹک

لائیکوار مارفائنی ہائیڈرو کلورائی ڈائی (سولیوشن آف ہائیڈرو کلورائڈ آف مارفین) ہائڈرو کلورائڈ آف مارفین ½ ۷ اگرین ۔

ڈائیلیوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ۸ ۳ منم ۔ الکحل (۹۰ فی صدی) ایک فلوئڈ اونس ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت ۔

پہلے الکوحل میں مساوی الحجم ڈسٹلڈ واٹر اور ڈائیلوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ملا کر اس میں مارفین ہائیڈرو کلورائڈ حل کرلیں اور پھر اس میں اس قدر آب مقطر ملائیں ۔ کہ سولیوشن کا کل حجم ۴ فلوئڈ

اونس ہو جائے ۔

طاقت :۔ ۱۰۰ منم میں ایک گرین مارفین ہائڈرو کلورائڈ ۔

مقدار خوراک :۔ ۱۰ سے ۸۰ منم ۔

سپازی ٹوریا مارفائنی :۔ مارفین سپازی ٹریزء مارفین ہائڈرو کلورائڈ ۴۸ گرین آئل آف بھیوبرو ماحسب ضرورت ۔

آئل آف بھیوبرو ما کو پگھلا کر اس میں مارفین کو حل کر لیں ۔ یعنی پہلے تھوڑے سے روغن میں حل کر کے پھر بقیہ روغن ملائیں ۔ جب وہ سرد ہونے لگے تو اسے سانچوں میں ڈھال کر کے ۱۲ سپازی ٹریزی (شیاف) بنالیں ۔

طاقت :۔ ہر ایک شیاف میں $\frac{1}{4}$ گرین مارفین ۔

ٹنکچورا کلوروفارم مائی ایٹ مارفائنی کمپاؤزیٹا :۔ (کمپونڈ ٹنکچر آف کلوروفارم اینڈ مارفین) اس کے ۱۰۰ منم میں $\frac{1}{11}$ گرین مارفین ہائیڈرو کلورائڈ $\frac{1}{2}$ منم ڈائلیوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ $\frac{3}{4}$ منم کلوروفارم اور ایک منم ٹنکچر آف ہیمپ ہوتے ہیں ۔

مقدار خوراک :۔ ۵ سے ۱۵ منم ۔

ٹروکس کس مارفائنی :۔ (مارفین لوزنج) مارفین ہائڈرو کلورائڈ $\frac{1}{24}$ گرین ٹولو بےسس کے ہمراہ لوزنج بنالیں ۔

طاقت :۔ ہر ایک لوزنج میں $\frac{1}{36}$ گرین مارفین ہائیڈرو کلورائڈ ہوتی ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ایک سے چھ لوزنجز (قرص)

ٹروکس کس مارفائنی ایٹ ایپی کے کوانئی :۔ (مارفین اینڈ ایپی کے کوانا لوزنج) مارفین ہائڈرو کلورائڈ $\frac{1}{36}$ گرین ایپی کے کوانا کی جڑ کا سفوف $\frac{1}{12}$ گرین ٹولو بےسس کے ہمراہ ملا کر قرص (لوزنج) بنالیں ۔

طاقت :۔ ہر قرص میں $\frac{1}{36}$ گرین مارفین ہائڈرو کلورائڈ ۔

مقدار خوراک :۔ ایک سے چھ لوزنجز ۔

مارفائنی ٹارٹراس :۔ (مارفین ٹارٹریٹ مارفین لیموفی) مارفین اور ٹارٹرک ایسڈ

(تیزاب لیموں) کو ذرسی تناسب میں ملانے سے تیار ہوتی ہے ۔ سفید سفوف کی شکل میں جس میں باریک سوزنی قلمیں ملتی ہیں پائی جاتی ہے ۔

طاقت :- ۱/۸ سے ۱/۲ گرین

افعال :- اینوڈائن (مسکن) ہپناٹک (منوم) اور کارناٹک (مخدر) ہے

انجکشو مارفائنی ہاپپوڈرمیکا (ہائپوڈرمک انجکشن آف مارفین) ٹارٹریٹ ۵۰ گرین ۔ آب مقطر حسب ضرورت ۔

تازہ جوش دے کر سرد کیے ہوئے آب مقطر میں مارفین ٹارٹریٹ کو حل کریں اور پھر ویسا ہی اور آب مقطر اس قدر ملائیں کہ کل حجم ۱۱۰۰ منم ہو جائے ۔

طاقت :- ۱۱۰ منم میں ۱/۲ ۵ گرین (۵ فی صدی) مارفین ٹارٹریٹ ۔

مقدار استعمال :- ۵ منم سے ۱۰ منم زیر جلد پچکاری کرنے کے لیے لائیکوار مارفائنی ٹارٹریس (سلیوشن آف مارفین ٹارٹریٹ) مارفین ٹارٹریٹ ۱/۲ ۷ گرین ۔ الکحل (۹۰ فی صدی) ایک فلوئڈ اونس ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر) حسب ضرورت ۔

الکحل میں مساوی الحجم آب مقطر ملا کر اس میں مارفین ٹارٹریٹ کو حل کریں اور پھر اس میں اس قدر آب مقطر اور ملائیں ۔ کہ کل حجم ۴ فلوئڈ اونس ہو جائے ۔

طاقت :- ۱۱۰ منم میں ایک گرین (ایک فی صدی) مارفین ٹارٹریٹ ۔

مقدار خوراک :- ۱۰ سے ۶۰ منم ۔

مارفینا (مارفین) یہ افیون کا خاص الکلائیڈ ہے جو سفید قلمی سفوف کی صورت میں ہوتا ہے ۔ مارفین ہائڈرو کلورائڈ ۔ مارفین ایسی ٹیٹ اور مارفین ٹارٹریٹ اس سے بنتے ہیں

مقدار خوراک :- ۱/۸ سے ۱/۲ گرین

افعال :- میں مارفین ہائیڈرو کلورائڈ سے مشابہ ہے ۔

ڈائیونین :- (مونو ایتھل ہائیڈرو کلورائڈ) یہ افیون کا مصنوعی کیمیائی مرکب ہے ۔ جو کہ مارفین اور کوڈائن سے تیار ہوتا ہے ۔ ایک تلخ بے بو ، سفید قلمی سفوف کی صورت میں ملتا ہے

استعمال و منافع :- ۱/۴ سے ۱/۲ گرین تک پانی میں حل کر کے یا شربت کی صورت میں دیتے

ہیں۔ مارفین کا نہایت عمدہ بدل ہے اور مضرات مارفین سے بری۔ عموماً افیون یا مارفین کی عادت چھڑانے کے لیے استعمال کرتے ہیں لیکن زیادہ تر انل گے سک (مسکن الم) کے طور پر مستعمل ہے۔ مختلف طریقوں سے استعمال کرنا بیاض العین کے لیئے بہترین علاج ہے۔ تھائی سس (سل) اور برانکائی ٹس (سعال) میں بھی مفید ہے۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مروجہ (ناٹ آفیشل) مرکبات بھی مستعمل ہیں۔ جن کا مفصل تذکرہ طوالت کے پیش نظر ترک کیا جاتا ہے۔

۱۔ انجکشیو مارفائنی ایٹ ایٹرو پینی ہائپوڈرکا (۲) ہائپوڈرمک لے میکس (۳) لنکٹس مارفائنی (۴) لنکٹس میڈسے ٹاٹوس (لنکٹس مارفائنی ایڈس) وغیرہ

مجربات برائے درد چشم:۔ ٹنکچر آف اوپیم $\frac{1}{2}$ ڈرام۔ بورک ایسڈ ۴ گرین سلفیٹ آف زنک ۲ گرین۔ ڈسٹلڈ واٹر (آب مقطر) اس قدر کہ تمام دوا ایک اونس ہو جائے سب کو پانی میں حل کر کے رکھیں۔

استعمال ومنافع:۔ بوقت ضرورت ڈراپر باطل یا ڈراپر سے ایک دو قطرے ہر ایک آنکھ میں ٹپکائیں آشوب چشم میں مفید و معمول ہے۔ آنکھ کی سرخی اور ورم کو دور کرتا ہے۔

۲۔ برائے درد دنداں:۔ ٹنکچر اوپیائی $\frac{1}{2}$ ڈرام۔ کلورو فارمائی $\frac{1}{2}$ ڈرام کریوزوٹائی $\frac{1}{2}$ ڈرام ٹنکچر ابنزوئنی کمپازیٹا ایک ڈرام سب کو باہم ملالیں۔

استعمال ومنافع:۔ ذراسی روئی اس میں ترکر کے کرم خوردہ دردناک دانت میں رکھیں درد دور ہو جاتا ہے۔

۳۔ برائے درد گوش:۔ ٹنکچر اوپیائی۔ ٹنکچر ابیلاڈونی مساوی لے کر ملالیں۔

استعمال ومنافع:۔ نیم گرم کر کے پانچ پانچ قطرے دن میں چند بار ماؤف کان میں ڈالیں۔ درد گوش (اٹائیٹس) میں مفید ہے۔

برائے ذات الجنب:۔ ٹنکچر اوپیائی ۲ ڈرام۔ ٹنکچر اکونائی ٹائی دونوں کو ملالیں۔

استعمال ومنافع:۔ آٹھ آٹھ قطرے قدرے پانی میں ملا کر دو دو گھنٹے بعد دیں۔ پیری ٹونائیٹس (سوزش باریطون) اور ذات الجنب شدید کو مفید ہے۔

۵۔ برائے اوجاع عضلات :۔ ٹنکچر اوپیائی ، ٹنکچر ابیلاڈونی ہر دو ہم وزن لے کر اچھی طرح ملالیں۔

استعمال ومنافع :۔ بقدر ضرورت لے کر مقام ماؤف پر مالش کریں ۔ عضلاتی درد ان کو تسکین دینے میں مجرب ہے ۔

۶ برائے اسہال :۔ پلوسی کریٹی ایرو میٹے کس کم اوپیو ۱۰ گرین ۔ پلوس کائنو کمپازیٹس ۱۰ گرین ۔ ایکوا منٹے مومیائی تا ایک اونس سب کو باہم ملالیں ۔

استعمال ومنافع :۔ یہ ایک خوراک ہے ۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں اسہال میں مفید ہے ۔

۷۔ برائے ہیضہ :۔ ٹنکچر اوپیائی ، ٹنکچر اسائی سپرٹس کیمفوری ہر ایک ۴ ڈرام ۔ کلورو فارمائی ۲/۱ ۲ ڈرام ، الکحل تا ۲/۱ ۲ اونس آئیں میں حل کر کے رکھ لیں ۔

استعمال ومنافع :۔ ۲۰ تا ۳۰ منم (قطرے) قدرے برفاب میں ملا کر گھنٹے یا دو گھنٹے کے وقفہ سے چند بار دیں ہیضہ میں نافع ہے ۔

۸ برائے پیچش :۔ ٹنکچر اوپیائی ۲ ڈرام ، ۱ و نیم میٹری بن تھی نی ایک ڈرام ، ۱ ولیم ایمگڈ لی ۲/۱ ڈرام ، میوسیلیگو اکیس ای ۵ ڈرام ، ایکوا لار دیریسے سائی ۲/۱ اونس باہم مخلوط کر کے رکھیں

استعمال ومنافع :۔ ایک چمچہ چائے ہر چوتھے یا چھٹے گھنٹہ بعد دیں ۔ پرانی پیچش میں نیز شدید پیچش میں جب کہ شدید علامات مرض رفع ہو چکی ہوں ۔ مفید و مجرب ہے ۔

۹ برائے عرق النساء :۔ مارفائنی ہائیڈرو کلورائڈ ۸/۱ گرین ، کوکینی ہائیڈرو کلورائڈ ایک گرین سوڈیم کلورائڈ ایک گرین ، کاربالک ایسڈ ۱ منم ، ایکوڈیسٹی لیٹی تا ایک اونس خوب ملالیں ۔

استعمال ومنافع :۔ اس میں سے ۱۰ یا ۱۵ منم رفتار عصب کے متوازی گہری پچکاری کریں عرق النساء (سیاٹیکا) میں سودمند ہے ۔

پیٹنٹ بیچمز کف پلز :۔ مارفیا (جوہر افیون) ۳/۱ گرین ، پاؤڈر سکوئل اینی سیڈ ۳۰ گرین ایمونیا ۳۰ گرین ، ایکسٹریکٹ لکورڈ ۴۰ گرین سب کو ملا کر کسی لعاب سے سو گولیاں بنالیں ۔

استعمال ومنافع :۔ ۲ سے ۶ گولیاں دن میں ۳ بار استعمال کریں ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔

خراش گلو اور سانس پھولنے میں نہایت مفید ہیں

کیٹنگز کف لوزنجز:

مارفیا ۱/۲ گرین۔ اپی کے کو آنا ۶ گرین۔ ایکسٹریکٹ آف لکرز ۲ ۱/۲ ڈرام۔ شکر سفید ۱ ۳/۴ اونس۔ سب کو ملا کر ۱۰۰ ٹکیاں بنا لیں۔

استعمال و منافع:۔ معمولی خراش گلو میں رات کو سوتے وقت ایک یا دو ٹکیاں رات کو منہ میں رکھ کر چوسیں۔

شدید کھانسی اور دمہ وغیرہ میں دن میں آٹھ یا دس دفعہ استعمال کریں۔ کھانسی، دمہ۔ خراش گلو اور سانس پھولنے میں معمول ہیں۔ معدے کو درست رکھتی ہیں

کشتہ جات میں افیون کا استعمال

کشتہ جست:

جست ۲ ۱/۲ چھٹانک لے کر ایک آہنی کڑاہی میں پگھلا کر اس میں ایک ماشہ افیون تھوڑی تھوڑی ڈالیے اور آہنی رگڑے سے رگڑتے جائیں شگفتہ ہونے پر اتار کر باریک پیس کر کپڑچھان کر لیں

استعمال و منافع:۔ امراض چشم، مثلاً پھولا و گرے وغیرہ وغیرہ کے لیے نہایت مفید ہے

آملہ

عالیجناب لالہ جگن ناتھ جی وید شاستری . . . جنڈ

مختلف نام:۔ اس کو سنسکرت میں شری پھل، پرودکتیا، کورنگ، آملکی، شوآ، جاتی پھل سیدھو رسا، ویستھ، امرت پھل، کول پھل، ودیادھارا، امرت ادبھوا، رساتری پھل، کا ملک۔

آملک وغیرہ کہتے ہیں ۔ اس کا ہندی نام آنولہ اور آملہ ہے ۔ ہندوستان کی دیگر اکثر زبانوں میں اسے آنولہ یا آملہ کے نام سے ہی موسوم کیا جاتا ہے ۔ لاطینی میں اسے فائی لینتھس ایمبلیکا اور انگریزی میں ایمبلک مائی روبیلنس کہتے ہیں ۔

مقام پیدائش :۔ یہ ایک مشہور عام درخت ہے جو کہ برصغیر کے اکثر گرم علاقوں میں خودرو یا مزروعہ حالت میں پیدا ہوتا ہے ۔ کوہ ہمالیہ کے دامن میں جموں سے مشرق کی طرف اور نیچے لنکا تک تقریباً ہر جگہ دستیاب ہوتا ہے ۔

حلیہ وغیرہ :۔ اس کا درخت تیس سے چالیس فٹ تک اونچا اور گولائی میں اکثر ۳ سے ۵ ۔ ۶ فٹ تک موٹا ہوتا ہے ۔ لیکن بعض درخت دس فٹ گولائی تک بھی دیکھنے میں آتے ہیں ۔ اس کا درخت خوب مضبوط ۔ پھیلا ہوا اور خوبصورت ہوتا ہے ۔ اس کی چھال تقریباً ½ انچ موٹی اور بیرونی طرف بھورے رنگ کی ہوتی ہے ۔ اور اس پر بے قاعدہ سے داغ ہوتے ہیں لیکن اندرونی طرف سے سرخ رنگ کی ہوتی ہے ۔ اس کی لکڑی سرخ اور سخت ہوتی ہے ۔ اور اگر اس کو کچھ عرصہ کے لیے کاٹ کر رکھ دیا جائے تو اکثر پھٹ جاتی ہے یا خم کھا جاتی ہے ۔ کہ جس کی وجہ سے عمارت و دیگر سامان بنانے کے لیے موزوں نہیں ہے ۔

اس کے پتے املی کے پتوں کی مانند چھوٹے چھوٹے اور ہلکے سبز رنگ کے ہوتے ہیں پھول سنہری مائل زرد رنگ کے گچھوں میں لگتے ہیں ۔ اس کا تازہ پھل بیر کی شکل کا گول اور خوبصورت ہوتا ہے اور اس کی چھ پھانکیں ہوتی ہیں ۔ جس کے اندر مثلث شکل کی سفید رنگ کی گٹھلی ہوتی ہے گٹھلی کو توڑنے پر اندر سے تین خانے ملتے ہیں اور ایک خانے میں دو دو تخم ہوتے ہیں یعنی کہ ہر ایک گٹھلی میں سے چھ عدد تخم نکلتے ہیں ۔ خام آملہ کا رنگ سبز ہوتا ہے پکنے پر زرد یا سنہری مائل زرد ہو جاتا ہے ۔ خشک آملوں پر جھریاں پڑی ہوئی ہوتی ہیں ۔ اور رنگت سیاہی مائل نیلگوں ہو جاتی ہے ۔

پھاگن سے بیساکھ کے مہینے تک اس کو پھول لگتے ہیں اور اسوج سے ماگھ تک اس کے پھل پک جاتے ہیں ۔

اقسام :۔ آملہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک جنگلی دوسرا پیوندی ۔ جنگلی آملے چھوٹے

ہوتے ہیں۔ اور پیوندی بڑے بڑے ۔ چھ ماشہ کے وزن سے ۱ کر ۲ تولہ کے وزن تک کے آملے دیکھے جاتے ہیں۔

پیوندی آملوں میں سے بنارس اور بریلی کے آملے زیادہ مشہور ہیں ۔ ان میں سے ایک ایک آملہ ۵، ۵، ۶، ۶ تولہ کا ہوتا ہے ۔

اجزائے ترکیبی:۔ طب قدیم کے مطابق اس کے پھل وغیرہ میں گیلک ایسڈ، ٹینک ایسڈ گوند، البیومن وغیرہ اجزا پائے جاتے ہیں۔

حصص مستعملہ:۔ طب آیورویدوغیرہ میں آملے کے پھل بکثرت استعمال کیے جاتے ہیں ۔ لیکن کئی دفعہ مغز تخم آملہ، برگ آملہ، پوست آملہ، بیخ آملہ اور پھول وغیرہ بھی استعمال میں لائے جاتے ہیں ۔

افعال و منافع:۔ آملہ کے تازہ پھل کی تاثیر سرد۔ پیشاب آور ملین تسلیم کی گئی ہے۔ خشک پھل قابض ہوا کرتے ہیں ۔ اس کے پھلوں کی تاثیر سرد۔ اور ملین ہے لیکن پوست آملہ قابض ہے۔

فوائد:۔ آیوروید کے مشہور و مستند: مخزن المفردات "بھاؤ پرکاش"، میں لکھا ہے کہ آملہ ہرڑ کے مطابق اوصاف رکھتا ہے ۔ لیکن اس میں ایک خاص وصف ہے کہ یہ (کت پت یعنی جسم) کے کسی بھی حصہ سے خون کا آنا مثلاً ناک، منہ وغیرہ اور پرمیہہ (جریان) وغیرہ کو خاص کر نافع ہے منی کو بکثرت پیدا کرتا ہے ۔ اور رسائن ہے ۔

ترش ہونے سے وایو کو اعتدال پر لاتا ہے ۔ میٹھا یعنی شیریں ہونے سے صفرا کو نیز خشک اور کسیلا ہونے سے بلغم کو اعتدال پر لاتا ہے ۔ گویا ہر سہ اخلاط کو اعتدال پر لاتا ہے ۔ ایک اور ویدک مخزن المفردات (نگھنٹو) میں لکھا ہے ۔

آملہ کسیلا۔ ترش۔ شیریں سرد اور ہلکا ہے ۔ اور یہ جلن، صفرا قے، پرمیہہ (جریان وغیرہ) تپ دق کو دور کرتا ہے ۔ اور رسائن ہے ۔ پھر لکھا ہے کہ ۔

آملہ تلخ شیریں ۔ کسیلا اور زیادہ ترش ہوتا ہے بلغم کو نافع ہے کھانے کی طرف رغبت پیدا کرتا ہے اور نہایت سرد تاثیر رکھتا ہے ، رکت پت کو رفع دفع کرتا ہے ، تھکاوٹ، قے قبض اور اپھارہ کے لیے آب حیات کی تاثیر رکھتا ہے ۔ ایک اور نگھنٹو میں لکھا ہے ۔

ہرتکی (ہرڑ) کی مانند آملہ کثرت پسینہ اور چربی کو دور کرتا ہے ترش ہے۔ منی کو بکثرت پیدا کرنے والا اور ٹھنڈا ہے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑتا ہے۔ بالوں کے لیے مفید پیاس اور کف پت کو نافع ہے۔

استعمال:۔ آملہ، نکسیر، قے وغیرہ کئی امراض کی زود اثر دوا ہے۔ اس سے بیسیوں مجرب مرکبات تیار کیے جاتے ہیں۔ لیکن ہم مضمون ہذا میں ان تمام مرکبات کو تحریر نہ کر سکے صرف آیورویدک کے مایہ ناز مرکب "چیون پراش اولیہ" پر مفصل روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے کہ جس کا جزو اعظم آملہ ہی ہے۔ اور جس کی بدولت یہ رسائن اس قدر زود اثر و مفید ثابت ہوتی ہے۔

ہمیں کامل امید ہے کہ سینکڑوں مجربات لکھنے کی بجائے صرف ایک مجرب نسخہ بدرجہا بہتر اور مفید رہے گا۔

چیون پراش اولیہ:

چیون پراش اولیہ طب آیوروید کی مشہور و معروف ادویات میں سے ہے۔ جس کے متعلق پرانوں اور چرک سنگھتا وغیرہ میں ایک روایت مشہور ہے کہ چیون رشی ریاضت کرتے کرتے بوڑھے اور از حد کمزور ہو گئے یہاں تک کہ ان کا جسم سوکھ کر ہڈیوں کا پنجر رہ گیا بلکہ لکھا ہے کہ دن رات ایک ہی جگہ پر بیٹھے رہنے سے ان کے جسم پر مٹی پڑ کر گھاس اگ آئی تھی۔ ایسی ضعیفی کے عالم میں انہیں اولاد پیدا کرنے کی زبردست خواہش پیدا ہوئی۔ اس وقت اشونی کماروں نے اس رشی کو ایک اولیہ بنا کر دیا کہ جس کے استعمال سے رشی کی تمام کمزوریاں رفع دفع ہو گئیں۔ اور وہ ضعیف العمر چیون رشی پھر ایک بار جوان ہو کر اولاد پیدا کرنے کے بالکل قابل ہو گئے۔ وہی اولیہ اس وقت سے کتب میں چیون پراش یعنی چیون رشی کی خوراک کے نام سے مشہور ہے۔

اس کا مبارک نسخہ تقریباً تمام آیورویدک کتب میں درج ہے۔ لیکن دراصل یہ مبارک نسخہ آیورویدک کے مبارک گرنتھ چرک سنگھتا کا ہے اور وہیں سے دیگر تمام کتب میں نقل کیا گیا ہے

قدیم رشیوں کی مشہور و معروف دوائیوں میں سے افضل ہونے کی وجہ سے معمولی سے معمولی وئید بھی اسے استعمال میں لاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام آیورویدک فارمیسیوں میں بکثرت

تیار کیا جاتا ہے ۔ لیکن اس وقت تک جس کسی بھی فارمیسی میں چیون پراش تیار کیا جاتا ہے ۔ وہ دراصل حقیقی چیون پراش نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کے بعض اجزاء ہزار کوشش کرنے کے باوجود بھی دستیاب نہیں ہوتے ۔

اور جو نسخہ مکمل اور اصل اجزا سے تیار نہ کیا جائے وہ نسخہ بھلا کس طرح سے تجویز کرنے والے کی تحریر کے مطابق فائدہ بخش ہوگا ۔

اس کے علاوہ اس کے تیار کرنے کے طریقہ میں بھی اکثر ویدوں میں اختلاف رائے ہے یہی وجہ ہے کہ ایک فارمیسی کا تیار کردہ چیون پراش اولیہ دوسری فارمیسی کے تیار کیے ہوئے چیون پراش سے کئی لحاظ سے مختلف ہوتا ہے کسی فارمیسی کا تیار کردہ بہت گاڑھا معجون کی مانند ہوتا ہے اور کسی کا بالکل چٹنی کی مانند رقیق ۔ علاوہ ازیں کسی کا شکل و صورت میں بالکل سیاہ فام کسی کا بھورا سیاہ اور کسی کا سرخی مائل ۔ اس طرح ذائقہ میں کسی کا بہت زیادہ میٹھا کسی کا کم میٹھا کسی کا بہت کسیلا کسی کا کم کسیلا اور کسی کا عمدہ ذائقہ دار یہی نہیں کہ مختلف کارخانوں کے تیار کردہ چیون پراش شکل و صورت یا ذائقہ میں صرف مختلف ہوتے ہیں بلکہ اس طرح ان کے استعمال سے ان کے اوصاف میں بھی دن رات کا فرق ہوتا ہے ۔ کہیں کہیں کا تیار کردہ دق اور کھانسی میں حیرت انگیز فائدہ کرتا ہے اور کسی کا بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے ۔ یعنی کہ اس کے استعمال سے کھانسی کم ہونے کے بجائے اور بڑھ جاتی ہے ۔ بھوک بند ہو جاتی ہے ۔ قبض رہنے لگتی ہے اور کہیں کہیں کا چیون پراش تاثیر میں اس قدر گرم ہوتا ہے کہ اس کے استعمال سے مریض کو بلغم کے ساتھ خون آنا شروع ہو جاتا ہے غرضیکہ اس طرح کئی کئی اختلافات دیکھنے میں آتے ہیں ۔ ان اختلافات کی صرف یہی وجہ ہے کہ چیون پراش اولیہ ہر ایک کارخانہ میں اپنے اپنے طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے کئی وید تو نہ دستیاب ہونے والے اجزا کی بجائے شاستروں کے فرمان کے مطابق ان کے بدل (پرتی ندھی) شامل کر لیتے ہیں ۔ کئی ان کی بدل کی اشیاء کو بھی شامل نہیں کرتے کئی اصل نسخہ کی تحریر کے بموجب کھانڈ کو شامل کرتے ہیں اور کئی اپنی رائے کے مطابق کھانڈ کا وزن دوگنا یا چوگنا کر دیتے ہیں ۔ کئی دستور کے مطابق پانچ صد آملوں کے وزن کا شمار ۳۲ سیر کرتے ہیں ۔ تو کوئی ۱۲½ سیر اور کئی ۶¼ سیر ۔ علاوہ ازیں نسخہ میں جہاں تیل اور گھی مر ور اشیاء

ڈالنے کو لکھا ہے تو کئی وَیدمرور اشیاء کو نہ ڈال کر صرف گھی ڈال دیتے ہیں ۔ اور کئی گھی بھی شامل نہیں کرتے ۔ اور آملوں کو بغیر بریاں کیے ہی اولیہ تیار کر لیتے ہیں ۔

غرضیکہ ہر ایک اپنی رائے کا مالک ہے ۔ جس کی وجہ سے ایک ہی مرکب مختلف شکلوں میں بازار میں فروخت ہو رہا ہے جو کہ آیوروید کے لیے بدفالی کا باعث ہے اس لیے ہماری تمام وَیدوں سے پرزور التماس ہے کہ وہ اس کی تیاری کے پیچیدہ مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں ۔

ہمیں سالہا سال کے تجربہ کے بعد جو بہترین طریقہ معلوم ہوا ہے وہی ہم آپ کے لیے درج کرتے ہیں ۔ جس سے چیون پراش اولیہ کی فی زمانہ کی بہت سی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں اور اُمید افزا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ۔ اگر کوئی صاحب اس سے بہترین رائے دیں گے تو ان کی قیمتی رائے کو بصد شکریہ قبول کیا جائے گا ۔

اجزاء و ترکیب ۔ پوست بیل، پوست ارنی، پوست شیوناک (سوناپاٹھا) پوست کانتمری (کنبھاری) پوست پاڈہل، بیخ بلائتی کھرٹی، شالپرنی، پرشنٹ پرنی، مگدپرنی، ماش پرنی فلفل دراز، گوکھرو، کنڈیاری خورد، کنڈیاری کلاں، کاکڑ سینگی، بھوئی آملہ، مویز منقی یا جیونتی، پوہکر مول، اگر (عود) پوست ہلیلہ، گلو، ردھی، جیوک، رشبھک، کچور، ناگرموتھا، بیخ بسکھپرہ میدا، الائچی خورد، گل کنول (نیلوفر) سفید صندل، بداری قند، پوست بیخ بانسہ، کاکولی، کاک ناسہ

یہ سب ادویات چار چار تولہ لیں ۔ گوکھرو، کنڈیاری خورد و کلاں کے سوائے باقی تمام ادویات کو جوکوب کر کے ایک قلعی دار دیگ میں ڈال دیں، اور گوکھرو اور کنڈیاری خورد و کلاں ہرسہ اشیاء کو جوکوب کر کے اور پانصد تازہ آملوں کو دو الگ الگ سفید کھدر کی تھیلیوں میں باندھ کر دیگ میں ڈال دیں ۔ اب اس میں بتیس سیر پانی ڈال لیں اور نرم نرم آگ پر پکائیں جب پک کر باقی پانی آٹھواں حصہ رہ جائے تو دیگ کو آگ پر سے اتار لیں ۔ اور ٹھنڈا ہونے پر تھیلیوں کو اس میں سے باہر نکال کر گوکھرو وغیرہ ہرسہ ادویہ کی تھیلی کو پھینک دیں ۔ کیونکہ اس سے اب ہمارا کوئی سروکار نہیں ہے[1] ۔ آملوں کو تھیلی میں سے نکال کر ہر ایک آملہ کی گٹھلی نکال دیں ۔ اب کسی

---

[1] گوکھرو وغیرہ ہرسہ ادویہ کو الگ الگ تھیلی میں صرف اس لیے باندھا گیا ہے کہ یہ تمام ادویات کانٹے دار ہیں ۔ اور اگر ان کو دیگر ادویہ کے ہمراہ شامل کر لیا جائے تو جوشاندہ کے چھاننے کے وقت ۔ باقی بر صفحہ ۱۰۰

قلعی دار برتن پر کوئی مضبوط و سفید پارچہ (سفید کھدر بہت ٹھیک رہتا ہے) باندھ کر آملوں کو اوپر ڈال کر ہاتھوں سے خوب ملیں۔ تاکہ وہ مالیدہ ہو کر کپڑے میں سے نیچے برتن میں چلے جائیں اور کپڑے کے اوپر جو ان کا ریشہ و چھلکا رہ جائے گا اس کو پھینک دیں۔ پھر ادویہ کے جوشاندہ کو چھان کر جدا رکھ لیں۔ آملوں کے عصارہ کو کسی قلعی دار برتن میں ڈالیں اور اس میں چوبیس تولہ روغن زرد اور ۲۴ تولہ خالص تلوں کا تیل ڈال کر آہستہ آہستہ نرم آنچ پر بھون لیں۔ حتیٰ کہ آملوں کا تمام پانی خشک ہو جائے۔ پھر اس میں جوشاندہ اور ۲½ سیر کھانڈ یا عمدہ مصری ملا کر نرم نرم آنچ پر پکائیں حتیٰ کہ ان کا قوام ایسا ہو جائے جیسا کہ معجون کا ہوتا ہے جب قوام ٹھیک ہو جائے تو اس کو آگ سے اتار کر نیچے رکھ لیں اور مندرجہ ذیل ادویہ کا باریک سفوف جو پیشتر ہی سے تیار رکھا ہوا اس میں آمیز کر دیں

سفوف کی ادویات: طباشیر، نقرہ ۱۶ تولہ، فلفل دراز ۸ تولہ، دارچینی، الائچی خورد، تیج پات، ناگ کیسر ہر ایک ایک تولہ۔

بعد میں ٹھنڈا ہونے پر اس میں ۴۸ تولہ بالکل خالص شہد ملا دیں۔ بس اب چیون پراش اولیہ بالکل تیار ہے [۱]

بقیہ صفحہ ۹۹ بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے کانٹے چھاننے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ کہ جس سے جوشاندہ بخوبی نہیں چھانا جا سکتا۔ لیکن ان کو الگ تھیلی میں باندھ دینے سے جہاں مذکورہ تکلیف کو برداشت نہیں کرنا پڑتا وہاں ان ادویات کی تاثیر بھی خود بخود جوشاندہ میں آجاتی ہے۔ غرضیکہ صرف سہولت کو مدنظر رکھ کر ایسا کیا گیا ہے ۱۲۔

[۲] پانی کے خشک ہو جانے پر آملوں کا عصارہ قدرے سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ اور عصارہ گھی کو چھوڑ دینے کے علاوہ کڑچھے کے ساتھ بھی نہیں لگنے پاتا یعنی کہ اگر ٹھیک بھونے ہوئے عصارہ آملہ کو کڑچھے میں ڈال کر الٹا دیا جائے۔ تو تمام کا تمام نیچے گر پڑتا ہے۔ کڑچھے کے ساتھ چپاں نہیں رہتا۔

اگر آملوں کا عصارہ خام رہ جائے تو چیون پراش اولیہ بہت جلد بگڑ جاتا ہے اور جن کارخانوں میں اس کی احتیاط نہیں کی جاتی۔ ان کے چیون پراش میں تین چار ماہ کے بعد بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] پیشتر ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کہ چیون پراش اولیہ دراصل چرک سنگھتا (بقیہ بر صفحہ ۱۰۱)

ترکیب تیاری میں خاص راز کی باتیں :

(۱) اس کو تیار کرتے وقت ایک اہم تکلیف درپیش ہوا کرتی ہے وہ یہ کہ مہرشی چرک نے صاف صاف الفاظ میں تحریر فرمایا ہے ۔ کہ مکمل نسخہ کی تیاری کے لیے پانصد تازہ آنولے لیے جاتے ہیں ۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ کس وزن کے پانچ صد آنولے لیے جائیں کیونکہ ہمیں بازار

(حاشیہ صفحہ ۱۰۰) کا نسخہ ہے ۔ دیگر کتب کے نسخہ جات اور چرک سنگھتا کے نسخہ میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے ۔ اور جو قدرے فرق ہے وہ درست کیا جاسکتا ہے دیگر کتب کے متعلق نہ لکھتے ہوئے ہم شارنگدھر کے تحریر کردہ نسخہ کے متعلق ہم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ اکثر دواخانوں میں صرف انہی دو کتب کے مطابق اس مبارک نسخہ کو تیار کیا جاتا ہے ۔

شارنگدھر میں جو شانزہ کی ادویات میں دو اجزاء زائد آمیز کیئے گیے ہیں ۔ یعنی یہ کہ مہامیدا اور کم کاکولی یا یوں سمجھ لیجئے کہ شارنگدھر میں تقریباً مکمل اشٹ ورگ ڈالا گیا ہے ۔ حکیم صاحبان کی واقفیت کے لیے اگر میں بتادوں کہ اشٹ ورگ مندرجہ ذیل آٹھ چیزوں کو کہتے ہیں تو بہتر ہوگا ۔

(۱) میدا (۲) مہامیدا (۳) کاکولی (۴) کشیر کاکولی (۵) رودھی (۶) ورددھی (۷) جیوک اور (۸) رشبھک اور ان دو اجزاء کی شمولیت ہر لحاظ سے بہتر ہی ہے ۔ اس لیے ان کو شامل کر لینا بہتر ہی ہے بلکہ اب تو اکثر وئید بالکل مکمل اشٹ ورگ ڈالنے کے حق میں ہیں ۔ یعنی کہ وہ اشٹ ورگ کا آٹھواں اجزاء "ورددھی" بھی شامل کرتے ہیں ۔ شارنگدھر میں عصارہ آملہ کو صرف ۲۸ تولہ گھی میں بریاں کرنے کو لکھا ہے جو کہ بالکل ناموزوں ہے ۔ اس قدر قلیل گھی میں عصارہ آملہ کا بھوننا بہت مشکل ہے ۔ بلکہ اکثر گھی کی کمی سے عصارہ آملہ جل جاتا ہے ۔ کہ جس سے اس کی تاثیر میں بہت کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ علاوہ ازیں چکناہٹ کے کم ہونے سے ادلیہ جلد بگڑ جاتا ہے ۔ دراصل ان میں گھی وغیرہ ڈالنے کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ ادلیہ میں سے پانی وغیرہ کی نمی جاتی رہے اور اس کی بجائے دوا کے ہر ایک جزو میں گھی وغیرہ کی چکناہٹ جذب ہو جائے ۔ جس سے دوا جلد بگڑنے نہیں پاتی ۔ کیونکہ جو دوا گھی وغیرہ سے جس قدر زیادہ محفوظ ہوتی ہے وہ اسی قدر زیادہ عرصہ تک بگڑنے سے بچی رہتی ہے ۔ اس لیے ہمیشہ چرک کے تحریر کردہ وزن کے مطابق گھی اور تیل شامل کرنا چاہیئے ۔ کئی وئید کاک ناسا کی بجائے کاکڑا سنگھی ڈالتے ہیں کیونکہ دق کے لیے یہ بہت مفید جڑی ہے

میں مختلف وزن کے آنولے دستیاب ہوتے ہیں۔ کوئی آنولے فی سیر پندرہ سولہ عدد ہوتے ہیں یا ایک آدھ کم و بیش اور کوئی آنولے فی سیر ۸۰ عدد ہوتے ہیں۔ تو کوئی چالیس عدد اور کوئی ۱۶۰ عدد یا کم و بیش تو ان حالات میں ایک مُبتدی کے لیے خاص طور پر نہایت مشکل درپیش ہوتی ہے کہ وہ کون سے آملے کام میں لائے۔

مبتدیوں کا تو کیا کہنا مشہور تجربہ کار وئیدوں میں بھی اس پر اختلاف رائے ہے۔ چنانچہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ کئی آیورویدک دواخانوں میں پانصد آنولے ۱۲½ سیر وزن کے شمار کیے جاتے ہیں۔ تو کئی دواخانوں میں ۶½ سیر اور کسی کسی میں ۳ سیر تمام دواخانے چیون پراش کو ایک ہی نسخہ کے مطابق اصل اجزاء سے تیار کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہر ایک کے تیار شدہ مرکب کا ذائقہ الگ الگ ہوتا ہے۔ دراصل آنولوں کے وزن میں اس قدر کمی و بیشی ہونے سے یہ فرق ہونا لازم ہے۔ اس لیے آنولوں کا صحیح وزن معلوم کرنا ضروری ہے اس لیے مندرجہ ذیل سطور کو بغور پڑھیے۔

(۱) آیورویدک کتب میں اس طرح کے کئی دیگر نسخہ جات درج ہیں کہ جن میں جزو اعظم کی مقدار کی بجائے ان کی تعداد لکھی گئی ہے۔ مثلاً اگر ہرتکی اولیہ میں یک صد ہرڑ اور بھلانک گڑ میں دو ہزار بھلانوے لینے کو لکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس تحریر سے مصنف کا مدعا یہ ہے کہ اس کو جس قدر وزن کی چیز کی ضرورت تھی۔ اس نے اسے مقدار میں ظاہر کر دیا ہے۔ اکثر ایسی ہر ایک چیز کا اوسط وزن کئی گرنتھوں میں مقرر کیا ہوا ہے۔

ایک ہرڑ کا وزن اوسطاً دو تولے مقرر ہے۔ ظاہر ہے ہرتکی اولیہ میں یک صد ہرڑ کا اوسط وزن دو صد تولہ ہرڑ کا ہے۔

اسی طرح چیون پراش اولیہ میں بھی پانچ صد آنولوں کا لینا چاہیئے اور ہر ایک آنولہ کا اوسط وزن ۱۰ ماشہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس لیے اسی حساب سے پانصد آنولوں کا وزن ۳ سیر دو چھٹانک ہوا اس لیے آملوں کو بجائے پانصد شمار کرنے کے ہمیشہ اس کا وزن یعنی تین سیر دو چھٹانک لینا چاہیئے۔

(حاشیہ بر صفحہ ۱۰۳)

(ب) یہ نسخہ مہرشی چرک کا تجویز کردہ ہے جنہوں نے اپنے ایام زندگی پہاڑوں پر بسر کیے ہیں۔ اس لیے ان کے تجویز کردہ نسخہ میں پہاڑی آملوں ہی کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے (نہ کہ بریلی اور بنارس کے پیوندی آملوں کی طرف) اور پہاڑی آملہ کا اوسط وزن ۶ ماشہ ہی ہوتا ہے۔ لہذا ۵۰۰ آملوں کا وزن تین سیر دو چھٹانک لینا ٹھیک ہے۔

ہمارا اور ہمارے کئی کرم فرماؤں کا وسیع تجربہ ہے۔ کہ اگر پانصد آملوں کا وزن ۳۱/۸ سیر شمار کر کے مندرجہ بالا طریق کے مطابق چیون پراش اولیہ تیار کیا جائے تو یہ اولیہ نہایت خوش ذائقہ تیار ہوتا ہے۔ لیکن اگر آملوں کو ۱۲۱/۲ سیر یا ۶۱/۴ سیر شمار کر کے مندرجہ بالا طریق کا اولیہ تیار کیا جائے تو وہ ترش ذائقہ تیار ہوتا ہے۔ اور اس بات کو زیادہ تفصیل سے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کہ ترشی اور زیادہ کسیلا پن دق اور کھانسی کی حالت میں فائدہ کی بجائے الٹا نقصان کرتا ہے۔ اس لیے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ۱۲۱/۲ سیر یا ۶۱/۴ سیر آملوں والا چیون پراش اولیہ دق کے مریضوں کو بھلا کیسے استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ ایسے ترش چیون پراش کو کھانے سے دق وغیرہ کے مریضوں کی حالت بگڑ جاتی ہے۔ حالانکہ ٹھیک تیار کیا ہوا چیون پراش دق وغیرہ کے مریضوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لیے ہمیشہ پانچ صد آملوں کا وزن ۳۱/۸ سیر ہی شمار کرنا چاہیے۔

جو حضرات ۳ سیر سے زائد مقدار میں آملوں کو شامل کرتے ہیں۔ وہ چیون پراش کے ترش تیار ہونے کو خود تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ اس ترشی کو زائل کرنے کی خاطر ہی وہ کھانڈ کی

(حاشیہ صفحہ سابقہ) سلہ آیورویدک مخزن المفردات میں ایک ایک چیز کے کئی کئی نام مقرر ہیں۔ اگرچہ فی زمانہ ہر ایک دوا کا اکثر ایک ہی نام تجویز کرنے کا دستور ہے۔ لیکن یہ پرانا طریقہ بھی کئی لحاظ سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور ایک جڑی کے مختلف ناموں سے اس جڑی کے متعلق کئی باتوں کی واقفیت بہم ہو جاتی ہے۔ یعنی کہ کسی نام سے اس کی شکل ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو کسی نام سے اس کی خاص تاثیر معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی نام سے اس کی بابت کوئی دیگر اہم واقفیت۔

مثلاً آملہ کو سنسکرت میں کول پھل کہتے ہیں۔ "کول" ۶ ماشہ کا ہوتا ہے۔ یعنی کہ کول پھل وہ پھل ہوا جس کا وزن اکثر ۶ ماشہ ہو۔

آملہ کا وزن معلوم کرنے کے لیے صرف یہی ایک بات کافی ہے۔

مقدار بڑھا دیتے ہیں ۔ یعنی جو وئید ۵۰۰ آملوں کو ۱۲½ سیر شمار کرتے ہیں وہ بجائے ۱۲½ سیر کے ۱۰ سیر کھانڈ ڈالتے ہیں ۔ اور جو آملوں کا وزن ۶¼ سیر شمار کرتے ہیں وہ ۵ سیر کھانڈ شامل کرتے ہیں ۔ کھانڈ کی مقدار بڑھا کر تیار کیا ہوا چیون پراش اولیہ ترش نہیں ہونے پاتا بلکہ خوش ذائقہ ہو جاتا ہے ۔ اور خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے ہر مریض اسے بخوبی استعمال کر لیتا ہے ۔ اور کسی کو نقصان پہنچنے کا بھی نکر دامنگیر نہیں رہتا ہے ۔

سوا چھ سیر یا ساڑھے بارہ سیر آملہ لینے کا طریقہ بالکل غیر مناسب ہے ۔ جب کہ مصنف کی غرض تین سیر تازہ آملہ کے لینے کی ہے تو کیوں خواہ مخواہ آملوں کا وزن بڑھایا جائے اور پھر اس سے پیدا ہونے والے نقص کو چھپانے کی خاطر کھانڈ کی مقدار بڑھائی جائے ۔

اور اگر مصنف کا مدعا پانچ صد آملوں ۱۲½ سیر یا ۶¼ سیر وزن کا تھا تو وہ کھانڈ کی مقدار کیوں کم لکھتا ۔ قدیم زمانہ کے رشیوں کو یہ وزنی نکتہ کیوں نہ سوجھا ؟ انہوں نے کیوں آملوں کی ترشی کو زائل کرنے کی کوشش کی کہ جس سے یہ رسائن زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتی ؟ اور کیا قدیم رشیوں کے تجربات پر بدنما دھبہ نہیں ہے ؟ آملوں اور کھانڈ کا وزن بڑھانے والوں کے پاس ان امور کا کیا جواب ہے ۔ اور کیا وہ ان امور پر روشنی ڈالنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے ۔

مندرجہ بالا سطور میں یہ بخوبی واضح کیا جا چکا ہے کہ جو وئید آملوں کا وزن بڑھاتے ہیں وہ کس طرح سے کھانڈ کی مقدار بڑھا کر ترشی کو زائل کرتے ہیں ۔ اب کئی وئید اپنے دواخانوں میں چیون پراش اولیہ تیار کرتے وقت پانچ صد آملوں کا وزن ۶¼ سیر شمار کرتے ہیں کھانڈ کا وزن بھی نہیں بڑھاتے لیکن پھر بھی ان کا تیار کیا ہوا چیون پراش اولیہ ترش نہیں ہوتا ۔ وہ دراصل آملوں کی ترشی کو ایک طریقہ سے زائل کر دیتے ہیں ۔ جس سے یہ اولیہ شیریں تیار ہوتا ہے ۔ لیکن نہ معلوم کہ وہ اصل وزن کی بہ نسبت زیادہ مقدار میں آملوں کے ڈالنے میں کیا بہتری سمجھتے ہیں ۔ اور خواہ مخواہ اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے دیگر طریقوں کی آڑ لیتے ہیں ۔ ان کی وہ ترکیب جس سے وہ آملوں کی ترشی دور کرتے ہیں ۔ یہ ہے ملاحظہ فرمائیں ۔

مطلوبہ آملوں کو ایک لکڑی کے برتن میں ڈال کر اس میں اس قدر پانی بھر دیں کہ آملے بخوبی ڈوب جائیں ۔ ۲۴ گھنٹہ کے بعد اس پانی کو نکال دیں ۔ اور اس کی بجائے پھر تازہ

پانی چھوڑ دیں اس طرح ہر روز پانی تبدیل کرتے رہیں۔ ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ کے بعد آملوں کی ترشی و کسیلا پن جاتا رہتا ہے۔ جس کی صرف یہ وجہ ہوتی ہے۔ کہ جن چیزوں کی بدولت آملوں میں ترشی و کسیلاپن ہوتا ہے وہ چیزیں یعنی (ٹینک ایسڈ) اور گیلک ایسڈ) آہستہ آہستہ پانی میں گھلتے رہتے ہیں۔ جو کہ پانی کے تبدیل کرنے سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ جس سے آملوں کی ترشی اور کسیلا پن دور ہو جاتے ہیں۔ اور انہی املوں کو تھیلی میں باندھ کر جو شاندہ والی ادویات کے ہمراہ پکایا جاتا ہے۔ جس سے خوش ذائقہ چیون پراش تیار ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کا جھنجھٹ فضول ہے صحیح وزن میں آملے ڈالنے پر اس جھنجھٹ کی ضرورت نہ رہے گی۔

یہ واضح رہے کہ چیون پراش اولیہ ہمیشہ تازہ آملوں سے ہی تیار کرنا چاہیے لیکن اگر کسی وجہ سے خشک آملوں سے تیار کرنے کی ضرورت درپیش ہو جائے تو ۱/۲ ۲ سیر خشک آملے اس مدعا کے لیے لینے چاہئیں لیکن یہ کوئی مناسب درواجب طریقہ نہیں ہے۔

(۲) اصل نسخہ میں اشٹ ورگ کی آٹھ چیزوں میں سے پانچ کے ڈالنے کا ذکر آیا ہے۔ لیکن عموماً مکمل اشٹ ورگ کے ڈالنے کا بھی دستور رہے۔ لیکن فی زمانہ اشٹ ورگ بالکل دستیاب نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ تمام نایاب جڑیاں ہیں۔ یہی نہیں کہ اس ہی وقت یہ ادویات دستیاب نہیں ہوتیں بلکہ کافی عرصہ سے یہی دقت درپیش آ رہی ہے۔ چنانچہ بھاؤ پرکاش کے مصنف شری بھاؤ مشر جی نے بھی ان ادویات کو نایاب لکھا ہے تاکہ جن نسخہ جات میں ان کے ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ کسی حد تک مفید ثابت ہو سکیں ان کی پرتی ندھی چیزیں (بدل کی ادویات) مقرر کر دی ہیں جو کہ تعداد میں چار ہیں۔ اور اب عموماً اشٹ ورگ کے بجائے یہی چار ادویات استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے چیون پراش اولیہ میں بھی اشٹ ورگ کے بدل کی ادویات ڈالی جاتی ہیں۔ وہ ادویات اس طرح سے ہیں۔

اشٹ ورگ کی ادویات	پرتی ندھی (بدل) چیزیں
میدا ــــــ مہامیدا	ستاور
جیوک ــــــ رشبھک	بداری قند
کاکولی ــــــ کھیر کاکولی	اسگندھ

روہی ——— وردہی ——— باراہی قند

نوٹ :۔ اب کئی اشتہاری وئید یہ مشتہر کرنے لگ گئے ہیں کہ انہوں نے اشٹ ورگ حاصل کر لیا ہے۔ حالانکہ وہ کئی مشکوک چیزوں کو خواہ مخواہ اشٹ ورگ کے نام سے مشہور کر رہے ہیں جو کہ طب کے اصول کے سراسر خلاف ہے اس لیے ایسے اشتہاری وئیدوں کے دام تزویر سے ہر وقت بچ کر رہنا چاہیئے اور ہمیشہ جس جگہ اشٹ ورگ ڈالنا ہو وہاں اس کی پرتی ندھی چیزیں ڈال لینی چاہیئں مشکوک چیزوں کے ڈلنے کی بجائے کچھ نہ ڈالنا زیادہ بہتر و موزوں ہے۔

بھاؤمشر کی پرتی ندھی چیزوں کے متعلق آزادرائے:

بھاؤمشر جی نے اشٹ ورگ کی جو پرتی ندھی چیزیں مقرر کی ہیں وہ پیشتر ازیں ظاہر کی جا چکی ہیں۔ ان کے متعلق فی زمانہ کئی وئید متفق نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اشٹ ورگ کی آٹھ ادویات ہیں۔ اس لیے ان کے بدل کی ادویات بھی آٹھ ہی ہونی چاہئیں۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ وہ بدل کی ادویات بھی کوئی بہت زود اثر نہیں ہیں۔ اس اشٹ ورگ کی ادویات کی بہ نسبت بہت کم والی ہیں۔

میری رائے میں یہ دوسرا اعتراض ٹھیک نہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ بھاؤمشر جی نے بھی تو اپنی سمجھ کے مطابق ہی اشٹ ورگ کی پرتی ندھی چیزیں مقرر کی ہیں۔ پھر اگر ان کی مقرر کردہ پرتی ندھی چیزوں کی بجائے کوئی دیگر عمدہ ادویات میسر ہو جائیں تو لکیر کے فقیر بننے کی کیا ضرورت ہے کیوں نہ ان سے زیادہ مفید ادویات سے فائدہ اٹھایا جائے یہ ضروری نہیں کہ بھاؤمشر جی کے بعد کے دماغوں کو تالا ہی لگائے رکھا جائے۔ اور ان سے آگے قدم اٹھانا گناہ عظیم سمجھا جائے انہیں خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی وئیدوں نے اشٹ ورگ کی کئی بالکل نئی پرتی ندھی چیزیں مقرر کر دی ہیں۔ اور اگر ان بوٹیوں کے اوصاف کو یونانی مخزن المفردات میں بغور ملاحظہ کیا جائے تو ایک صحیح الدماغ شخص کو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ نئی تجویز کردہ پرتی ندھی چیزیں ہر لحاظ سے قدیم مقرر کردہ پرتی ندھی چیزوں کی بہ نسبت فضیلت

رکھتی ہیں ۔ اور ان پرتی ندھی چیزوں کو ڈال کر ہم نے خود کئی بار چیون پراش اولیہ تیار کیا ہے جو کہ ہر لحاظ سے عمدہ ثابت ہوا ہے ۔

اشٹ ورگ کی جدید پرتی ندھی چیزوں کو ذیل میں ملاحظہ فرمائیں

اشٹ ورگ کی ادویات	پرتی ندھی (بدل) چیزیں
میدا	چھوٹے دانے کی ثعلب مصری
مہامیدا	شقاقل مصری
جیوک	لمبے دانے کی ثعلب مصری
رشبھک	بہمن سفید
کاکولی	موصلی سیاہ
کھیر کاکولی	موصلی سفید
ردھی	چڑیا قند
وردھی	پنجہ ثعلب مصری

نوٹ :۔ چیون پراش کو تیار کرتے وقت اشٹ ورگ کی قدیم پرتی ندھی چیزوں کو دیگر چیزوں کے ساتھ ملا کر جوشاندہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ اس سے پیشتر بخوبی واضح کیا جا چکا ہے ۔ لیکن جدید پرتی ندھی چیزوں سے چیون پراش تیار کرتے وقت اس کا ہرگز جوشاندہ تیار کرنا نہیں چاہیئے ۔ کیونکہ یہ تمام کی تمام لیس دار ادویات ہیں ۔ اور اگر ان کا جوشاندہ تیار کیا جائے تو جوشاندہ اس قدر لیس دار ہو جاتا ہے کہ اسے کپڑے سے چھاننا مشکل ہو جاتا ہے ۔ اس لیے ان ادویات کو دیگر جوشاندہ کی ادویات کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے ۔ یعنی کہ ان کے بغیر ہی دیگر ادویات کا حسب طریق جوشاندہ تیار کرنا چاہیئے ۔ اور ان ادویات کا باریک سفوف ۔ ملبانشر ۔ الائچی خورد وغیرہ کے سفوف کے ساتھ ملا کر ڈال دینا چاہیئے ۔ اس طریقہ سے اولیہ نہایت عمدہ تیار ہوتا ہے

(۳) برتن :۔ آملوں کا جوشاندہ بنانے اور پکانے کے وقت آہنی برتن ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ آہنی برتن میں آملوں کا کیسلاپن لوہے سے لگ کر ان کو سیاہ کر دیتا ہے ۔ اس اس لیے ہمیشہ تانبے کا قلعی دار برتن استعمال میں لانا چاہیئے ۔

۴۔ معمولی اختلاف:۔ شاستر میں گھی اور تیل دونوں برابر لے کر اس میں بھوننا لکھا ہے لیکن کئی وئید تیل کی بجائے گھی ہی لیتے ہیں ۔ اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اس خیال سے تیل کو نہ ملانا کہ کہیں دوا کھانسی وغیرہ کے لیے ضرر رساں ثابت نہ ہو۔ سراسر غلط فہمی میں مبتلا ہونا ہے کیونکہ تیل ملانے پر بھی ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ کھانسی وغیرہ کو ویسے ہی فائدہ ہوتا ہے ۔ اس لیے تیل کو ملانے سے کسی قسم کا بھی خوف نہیں کھانا چاہیئے ہاں اگر تیل کی بجائے بھی گھی ڈال دیا جائے تو بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا ۔ البتہ دقیانوسی خیالات کے وئیدوں کو یہ بات پسند نہ آئے گی ۔ کیونکہ ان کی رائے میں قدیم رشیوں کی رائے سے معمولی اختلاف رکھنا بھی پاپ ہے

(۵) کئی دھوکے باز آیورویدک فارمیسیوں والے آملوں وغیرہ کو ابالنے کی تکلیف نہ کر کے ایک نئی ٹھگی سے کام لے رہے ہیں ۔ یعنی کہ وہ نرم آنولہ پیس لیتے ہیں اور پھر اس میں طباشیر وغیرہ ادویات ملا کر چیون پراش اولیہ تیار کر لیتے ہیں ۔ خیال رہے کہ یہ چیون پراش اولیہ نہیں ہے بلکہ پبلک کی آنکھوں میں مٹی جھونکی گئی ہے ۔ ایسے چیون پراش کے خریدنے سے پرہیز کرنا چاہیے ۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ اوّل مریض کو ایک ایک ماشہ کے وزن سے یہ اولیہ صبح و شام شیر بزگرم سے دیں ۔ اور ہر روز ایک ایک ماشہ کی مقدار میں بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ فی خوراک ۴ ماشہ تک پہنچ جائیں ہی نہیں بلکہ طبیعت کے موافق آ جائے ۔ پھر ایک تولہ فی خوراک بھی دے سکتے ہیں ۔ نیز اسے ہمیشہ کھانا کھانے سے روزانہ ۲ گھنٹہ پیشتر یا بعد استعمال کرنا چاہیے دودھ کے میسر نہ ہونے پر اسے یوں بھی کھایا جا سکتا ہے ۔ یا اوپر سے دو تین گھونٹ گرم پانی کے لیے جا سکتے ہیں ۔

افعال و منافع:۔ چرک سنگھتا میں لکھا ہے ۔ کہ چیون پراش خاص طور پر کھانسی اور دمہ کو دور کرتا ہے ۔ اور حادثات سے کمزور ہوئے بوڑھے اور بچوں کے اعضاء اس سے قوی ہوتے ہیں ۔ آواز کا بیٹھ جانا ۔ امراض سینہ ۔ امراض دل وات رکت (خرابی خون) شدت پیاس امراض پیشاب اور امراض منی کو دور کرتا ہے ۔ اس کو اس قدر مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے کہ جس سے بدہضمی نہ ہو جائے ۔ اس کے استعمال سے بوڑھا چیون رشی پھر جوان ہو گیا تھا ۔ اس کے استعمال سے قوت حافظہ اور جسم کی خوبصورتی بڑھتی ہے ۔ تندرستی حاصل ہوتی ہے

جسم بڑھتا ہے۔ تمام اعضاء کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ قوت جماع میں ترقی ہوتی ہے۔ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ چہرے پر خوبصورتی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ پیٹ کی خراب ہوا کا اخراج ہوتا ہے۔ کٹی پردیش (تفصیل کے لیے چرک سنگھتا ملاحظہ فرمائیں) کے طریقے سے اگر اس کو استعمال کیا جائے تو بہت ہی بوڑھا آدمی بھی بوڑھاپے کی شکل کو چھوڑ کر بالکل جوان کی شکل کو حاصل کر لیتا ہے۔

منفعتِ خاص:۔ یہ آیورویدک کی مشہور و معروف دواؤں میں سے ایک خاص دوا ہے۔ اس کے حیرت انگیز افعال و خواص سے ہر اہل فن آشنا ہے۔ چنانچہ اسی شہرت کا ڈنکا ہندوستان کے ہر فرد و بشر کے کانوں تک پہنچ چکا ہے۔

تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ سینہ اور گلے کی بیماریاں کے لیے بہترین دوا ہے۔ چنانچہ ہر قسم کی پرانی سے پرانی کھانسی کو خواہ دمہ کی ہو یا سادہ دق کی ہو یا سل کی دور کرنے کے لیے قوی الاثر اور قابل تعریف دوا ہے۔ جو بارہ مہینے ہی کھانسی میں مبتلا رہتے ہیں یا معمولی سردی لگ جانے سے کھانستے رہتے ہیں۔ وہ اسے استعمال کر کے ہمیشہ تندرست رہ سکتے ہیں دیرینہ سے دیرینہ اور مایوس العلاج سے مایوس العلاج مریض اس کی بدولت صحتیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ یہ پھیپھڑوں کو طاقت دینے والی اور سوکھے ہوئے جسم کو تر و تازہ کرنے والی رسائن ہے اس لیے یہ تپ دق اور سل کے مرض کو رفع کرنے کے لیے بکثرت استعمال کی جاتی ہے جن بوڑھوں کے پھیپھڑوں وغیرہ میں نقص آگیا ہو یعنی کہ کھانسی کا آغاز ہو چکا ہو۔ جسم روز بروز سوکھتا جاتا ہو عمدہ اور تازہ خون پیدا نہ ہونے کے سبب چہرہ ہمیشہ مرجھایا رہتا ہو۔ اور تپ دق کے ہونے کا اندیشہ ہو۔ ایسے مریضوں کے لیے یہ نہایت معرکے کی دوا ہے۔ ایلوپیتھی کی مایہ ناز دوا کاڈ لور آئل سے بدرجہا بہتر اور پاک دوا ہے۔

جسم میں چونے (CALCIUM) کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ تو اس کمی کو یہ رسائن بہت جلد پورا کر دیتی ہے۔ چنانچہ کمزور دبلے ناتوان بچے کہ جنہیں سوکھے کا مرض ہو یا جو آئے دن بیمار رہتے ہوں اس کا استعمال کرایا جائے تو ان کی ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے اور ایسے بچے جلد ہی اس کی بدولت عمدہ صحت حاصل کر لیتے ہیں۔

برہمی بُوٹی

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

دل و دماغ کو طاقت دینے کے لیے بھی نہایت قوی دوا ہے چنانچہ دل دھڑکنے کی شکایت کے لیے ہمارے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور کئی ایسے مریض جو کئی اکسیر ادویات کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکے تھے۔ اس کی بدولت بالکل صحتیاب ہو گئے ہیں اگر اس مدعا کے لیے چاندی کے ورق بھی ہمراہ دیئے جائیں۔ تو نہایت موزوں ہے۔ سر چکرانے کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

جریان، سرعت، رقت منی وغیرہ کو دور کرنے کے لیے بھی بہت مفید رسائن ہے۔ اب اکثر مشہور آیورویدک فارمیسیوں کی طرف سے چیون پراش اولیہ کے اندر کئی دیگر ادویات ملا کر اسے مختلف ناموں سے فروخت کیا جا رہا ہے۔ ایسا مرکب امراض منی کے لیے خاص طور پر مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس غرض کے لیے ہم ایک مجرب نسخہ تحریر کیے دیتے ہیں تاکہ یہ کتاب ہر پہلو سے مکمل ہو جائے اور اس میں کسی قسم کی بھی کوئی خامی نہ رہنے پائے۔ در اصل ایسے پوشیدہ رازوں کو ظاہر کرنے کے لیے ہی ہم نے قلم اٹھایا ہے۔ وہ بے نظیر مرکب ہدیۂ ناظرین ہے۔

چیون پراش اولیہ ۲۹ تولہ۔ کشتہ مرجان ۶ ماشہ۔ چندرادے ۱ ماشہ۔ کشتہ ابرک سیاہ ۳ ماشہ۔ کستوری نیپالی ۱ ماشہ۔ کشتہ مرگانگ یعنی سورن بنگ تین ماشہ۔ ان تمام اشیاء کو یک جان کر کے سنبھال رکھیں۔

بقدر تین ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گرم دودھ کے دیں۔

در اصل یہی وہ مرکب ہے کہ جو مختلف ناموں سے اشتہاری وید فروخت کر رہے ہیں اور جس کے لیے آئے دن نئی نئی لچھے دار عبارتیں تجویز کی جاتی ہیں۔

برہمڈنڈی

(ویدراج راجچندر صاحب شرما)

سنسکرت نام:۔ برہم ڈنڈی۔ عام زبان میں:۔ برہم ڈنڈی۔

غلط فہمی کا ازالہ:۔ بہت سے لوگ اس کو غلطی سے اونٹ کٹارا بھی کہتے ہیں۔ لیکن اونٹ کٹارا میں اور اس میں مشابہت اور اوصاف کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہے اس لیے اس بوٹی کا اونٹ کٹارا سے ہرگز مغالطہ نہیں کھانا چاہیے۔

شکل و مقام پیدائش:۔ یہ بوٹی ہمارے ملک میں کم و بیش سب جگہ پائی جاتی ہے۔ اس کا پودا ایک فٹ سے ڈیڑھ دو فٹ تک اونچا بڑھ جاتا ہے۔ پتے کٹواں رنگ نہایت سبز۔ پھول آسمانی اور ہر حصہ میں نہایت تیز کانٹے ہوتے ہیں ذائقہ نہایت تلخ اگر اس کا ذرا سا پتہ زبان پر رکھ لیں تو شکم تک کڑوا ہو جاتا ہے۔

مزاج:۔ گرم خشک

موسم پیدائش:۔ شروع جنوری سے آخر جون تک رہتی ہے۔ اس کے بعد نیست و نابود ہو جاتی ہے۔

حصص مستعملہ:۔ پنچانگ، برگ، گل، بیخ، شاخ، ثمر۔

افعال و خواص:۔ دافع بخار ہر قسم، ملیریائی بخاروں کے لیے اکسیر الاثر، تلخ مقوی معدہ۔ محرک کبد، مدر صفرا۔ عورتوں میں مدر حیض۔ خفیف مسہل، پیٹ کے کیڑوں کو مارنے والی۔

طریق استعمال و مقدار خوراک:۔ بطور سفوف ایک رتی سے دو ماشہ تک۔

طریق استعمال جوشاندہ یا خیسانده:۔ ایک چھٹانک کھولتے ہوئے پانی میں چھ ماشہ مسفوف برہم ڈنڈی ڈال کر پندرہ منٹ تک ڈھانپ کر رکھ دیں۔ بعد ازاں چھان کر پی لیں۔ یہ جوشاندہ موسم سرما میں ہر قسم کے بخار کو دور کرنے میں نہایت ہی مفید ہے۔ موسم

گرہ میں بطور خیسانده سرد پانی میں ایک گھنٹہ تک بھگو کر چھان کر پی لیں -

موقع استعمال بوٹی برھم ڈنڈی :- اس بوٹی کو ہم عرصہ سے تپ لرزہ پر استعمال کرتے رہے ہیں - تپ لرزہ کے واسطے یہ اکسیر الاثر، حیرت انگیز اور لاثانی دوا ہے - لوگوں کا خیال ہے کہ کونین سے بڑھ کر ملیریا (تپ لرزہ) کی اور کوئی دوا نہیں ہے - لیکن ہم آپ کو بتلائے دیتے ہیں - کہ آپ اس بوٹی کو بھی ایک مرتبہ ضرور استعمال کر دیکھیں پھر آپ پر سب حقیقت عیاں ہو جائے گی - کہ جہاں کونین کے استعمال کرتے رہنے پر بھی ملیریا کا بار بار حملہ ہوتا رہتا ہے - وہاں اس سے دور ہوا بخار پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا - اس کے صرف دو تین روز کے استعمال سے بخار مع اپنے ماتحتوں کے جڑ سے نیست و نابود ہو کر دائمی صحت حاصل ہو جاتی ہے - اس کے اندر سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کونین کی طرح یہ گرم خشک نہیں ہے - اگر مقدار سے زیادہ بھی کھالی جائے - تو کچھ نقصان کا اندیشہ نہیں ہے اس کے ہمراہ کونین کی طرح بجز ایک دو گھونٹ پانی کے ساتھ دودھ کی بھی خاص ضرورت نہیں پڑتی - یہ مفت میں ملنے والی ہر ایک قسم کے بخاروں کی حکمی دوا ہے - کونین کی طرح اس قدر گراں نہیں ہے کہ ادنیٰ طبقہ کے لوگ اس کے استعمال سے محروم ہی رہ جائیں -

یہ سب جگہ بآسانی دستیاب ہو سکتی ہے - غریب و امیر سب یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں - بلا قیمت، بالکل بے خطر، سہل الحصول، بے ضرر سچی صحت بخش - لوگوں کی دلجوئی کرنے والی، فضول اخراجات سے بچانے والی ہر ایک قسم کے بخاروں سے نجات دلانے والی اگر کوئی دوا ہے - تو وہ برھم ڈنڈی ہے

ہم آپ کو اتنی بات اور بھی بتلا دینا چاہتے ہیں کہ جہاں ہر سال ہزاروں روپیہ بدیشی لوگوں کی فضول بھینٹ ہوتا رہتا ہے - وہاں آپ اپنے دیش کی پیدا شدہ ایک بوٹی کو مقبول عام کر کے لاکھوں غریبوں کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہوئے دعا و ثواب حاصل کریں گے - ہم اپنے فنی برادران سے پر زور گذارش کرتے ہیں کہ اس بوٹی کو ضرور آزمائیں - اور پورا فائدہ اٹھائیں - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؛

طریق استعمال :- حسب منشا بوٹی لے کر سایہ میں خشک کر لیجئے جوان آدمی کے

لیے دو ماشہ سفوف ہمراہ آبِ تازہ بخار چڑھنے سے چھ گھنٹہ قبل ایک خوراک دیجئے۔ لیکن دوا دینے سے پیشتر مریض تپ لرزہ کو ایک معمولی سا جلاب دے کر پیٹ صاف ضرور کر لینا چاہیئے۔ بعد کو دوا دینے سے تین ہی خوراک سے بخار نہیں آئے گا۔ اگر بخار ہو بھی جائے تو بہت خفیف ہوگا۔ پھر دوسرے روز پہلے دن کی طرح دوا دینی چاہیے۔ ان شاء اللہ بخار ہرگز نہ ہوگا۔ اسی طرح تین یا چار روز دوا دیتے رہنا چاہیے۔ جو لوگ سفوف سے نفرت کریں۔ ان کو موسم کے لحاظ سے جوشاندہ یا خیساندہ دے سکتے ہیں۔ بچوں کے لیے جوشاندہ ہی مناسب ترکیب ہے۔ جو بخار کبھی نہ اترتا ہو ایسے مریض کو دن میں تین مرتبہ سفوف ہمراہ آبِ تازہ یا جوشاندہ یا خیساندہ دینا چاہیئے۔ یہ دوا بالکل بے خطر ہے۔ ترکیب مذکورہ سے حاملہ عورتوں کو بھی بلا اندیشہ دے سکتے ہیں۔

اورام جسم :

ورم جسم خواہ کسی قسم سے ہو اس دوا کو دینے سے ورم دوسرے تیسرے روز بالکل دور ہو جاتا ہے اگر مریض کو بخار کے ہمراہ کھانسی بھی ہو تو دوا شہد کے ساتھ دینی چاہیئے۔

مدرِ حیض :

جن عورتوں کو کسی وجہ سے حیض بند ہو کر طرح طرح کے فساد پیدا ہو چکے ہوں۔ ان کے لیے تین ماشہ سفوف ہمراہ آب گرم دونوں وقت ایک ہفتہ کھانے سے حیض کھل کر ہو جاتا ہے اور تمام تکالیف سے عورت بری ہو کر قابل اولاد بن جاتی ہے یہ بھی ہمارا بہت دفعہ کا تجربہ ہے

کرمِ شکم :

یہ دوا پیٹ کے ہر قسم کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔ اور آنتوں کے درد یا حرکت کو تیز کر کے ریاح ثقیلہ کو خارج کرتی ہے اور اجابت صاف لاتی ہے۔ اس پہ ملیّن بھی ہے

محرک کبد و دافع یرقان:

جگر کا فعل خراب ہونے سے جب جگر اپنا کام کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ اور مرارہ کی نالی بند ہو کر خون کے اندر مل کر یرقان ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ بوٹی استعمال کرنے سے ورم جگر دور ہو کر جگر کا فعل درست ہونے سے ہاضمہ ٹھیک ہو جاتا ہے اور یرقان رفع ہو کر عامہ صحت بحال ہو جاتی ہے۔ اور دوران خون تیز ہو کر جسمانی طاقت بڑھتی اور صفراء ا ہ راست کھائی ہوئی غذا میں شامل ہو کر خارج ہونے لگتا اور قبض دور ہو کر اجابت روزانہ صاف ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح یہ بوٹی جگر کو تحریک دیتی ہے۔ جس سے یرقان وغیرہ عوارضات بہت جلد دور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

حمیات صفراوی:

صفراوی بخاروں کے لیے تو اس سے بڑھ کر اور دوسری دوا ہمارے تجربہ میں نہیں آئی ایسے بخاروں کے لیے یہ خصوصیت سے مفید ہے۔ مثلاً تپ لرزہ، روزانہ، تجاری بخار، چوتھیا بخار، لازمی بخار وغیرہ۔ لازمی بخار ایک قسم کا شدید ملیریائی بخار ہے۔ جو پانچ روز سے چودہ روز تک برابر چڑھا رہتا ہے۔ اور کسی وقت بالکل اترتا نہیں۔ البتہ صبح کے وقت یا کبھی شام کے وقت خفیف یعنی ہلکا ہو جاتا ہے۔ بخار کی اس کمی کے وقت کو اصطلاح میں زمانہ خفت اور زیادتی کے وقت کو زمانۂ شدت کہتے ہیں۔ اس قسم کے شدید بخار میں زمانۂ خفت بہت ہی کم ہوتا ہے۔ نیز اس بخار میں سردی کا درجہ بہت خفیف ہوتا ہے۔ اور گرمی کا درجہ بہت شدید ہوتا ہے۔ نیز پسینہ کا درجہ بہت کم اور بعض اوقات بالکل نہیں ہوتا۔ یہ ایک قسم کا ملیریا بخار ہے۔ یہ بخار اور روزانہ بخار ایک ہی قسم کے کرم ملیریا سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے تمام بخاروں کے لیے برہم ڈنڈی اکسیر ہے۔

اسی طرح کے اور بھی کئی اقسام کے خطرناک بخار ہیں۔ مثلاً پینک جور یعنی حمّٰی صفراویہ اس تپ صفراوی یا محرقہ بخار میں تپ کا زور بہت ہوتا ہے۔ بلکہ زیادہ تر جگر اور تلی پر زور زیادہ

ہوتا ہے۔ چنانچہ جگر متورم ہو جاتا ہے۔ سبز، زرد اور سیاہ رنگ کے تے و دست آتے ہیں۔ پیٹ میں درد اور اینٹھن ہوتی ہے۔ یرقان ہو جاتا ہے۔ زبان خشک اور شدت کی پیاس ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور بخار تیز ہوتا ہے۔ اس بخار کے لیے بھی برہم ڈنڈی بے نظیر ہوتی ہے۔

رکت جور۔ اس بخار کو عربی میں حمیٰ نزیفی کہتے ہیں۔ اس قسم کے بخار میں مریض کے ناک، منہ یا مقعد یا اعضائے تناسل وغیرہ سے جریان خون ہوتا ہے۔ ایسا بخار شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

سوید جور یعنی حمیٰ عرقیہ۔ اس قسم کے بخار میں پسینہ اس کثرت سے آتا ہے کہ تمام کپڑے اور بستر تر بتر ہو کر پسینہ چارپائی سے نیچے بہہ نکلتا ہے۔ اور اس حالت میں مریض نہایت کمزور ہو کر جسم سرد ہو جاتا ہے۔ اور مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے بھی برہم ڈنڈی لاجواب دوا ہے۔

سنگیاناس جور جس کو طب میں حمیٰ غشیہ یا تپ بے ہوشی کہتے ہیں اس قسم کے اور بھی کئی طرح کے بخار ہیں۔ جن کا بیان کرنے کی یہاں پر گنجائش نہیں ہے۔ یوں تو آیوروید میں چھبیس قسم بلکہ اس سے بھی زیادہ بخاروں کا بیان کیا ہے۔ اور طب اور انگریزی میں بھی بہت اقسام کے بخاروں کا ذکر ہے۔ لیکن برہم ڈنڈی بوٹی ہر قسم کے بخاروں کو دور کرنے کی پوری طاقت رکھتی ہے۔ اور تپ لرزہ (ملیریا) کے لیے تو یہ سچ مچ کا برہم ڈنڈ (رضائے الٰہی) ہے آپ دیکھیں گے جو بخار باربار دورہ کرتا ہے۔ اور کونین وغیرہ اینٹی ملیریل دوا کھاتے رہنے پر بھی باز نہیں آتا۔ اس دوا کی ذرا سی آہٹ پاتے ہی مع اپنے ماتحتوں کے ایسا بھاگتا ہے۔ کہ منہ پھر کر نہیں دیکھتا۔ ملیریا کے انسداد اور استیصال کے لیے اس سے اچھی اکسیرالاثر سستی اور اس کے مقابلہ کی دوا شاید ہی مل سکے۔ ملیریا سے شفا کلی حاصل کرنے اور اس موذی مرض سے پیچھا چھڑانے کے لیے ہر مطب میں کیا ہر گھر میں اس کا رہنا ضروری ہے اس کی ضرور قدر کرنی چاہیئے

جن لوگوں کو کونین پر بڑا فخر ہے اور جو بغلیں بجاتے ہوئے کہتے ہیں کہ کونین کے مقابلہ کی ملیریا

کے لیے اور دوسری دوا ایجاد ہی نہیں ہوئی ۔ وہ صاحب اس دوا کو بھی استعمال کر کے دیکھیں تو آنکھیں کھل جائیں گی ۔ اور اپنے منہ سے ضرور کہہ اٹھیں گے کہ واقعی یہ بوٹی اپنے مزاج اور اوصاف میں ضرور ہی کوزمین کی داد ی ہے ۔ اس دوا کو معمولی عقل کا آدمی بھی استعمال کر کے بخاروں پر کامیاب ہو سکتا ہے ۔ اس کے علاوہ نہ کہیں سے خریدنی پڑتی ہے ۔ اور نہ بنانے میں دقت ہے ۔ نہ استعمال کرنے میں بڑی ترکیب کی ضرورت ہے ۔ یاد رکھنے کی بات ہے ۔ کہ آیورویدلکھتا ہے ۔ کہ جو شخص جس دیش میں پیدا ہوا ہے ۔ اس کو اسی دیش کی جڑی اور دوائیں ہی موافق ہوتی ہیں ۔ لیکن ہم کیا دیکھتے ہیں ۔ کہ آج ہمارے ملک میں جو گھروں کے گھر مریضوں سے بھرے پڑے ہیں ۔ اس کا سبب اور کیا ہے ۔ بجز اس کے کہ سرد ملک کی دوائیں (ولائتی) گرم ممالک میں استعمال کی جا رہی ہیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ننانوے فی صدی مرد و زن جریان و احتلام ، سرعت انزال ، نامردی وغیرہ بیماریوں میں گرفتار ہیں اور پھر اس پر طرہ یہ کہ حکیم ، وید اور ڈاکٹر بھی اتنے ہیں کہ جہاں کہیں سے اینٹ اٹھائیں وہیں سے ایک نہ ایک حکیم نکلتا ہے ۔ اتنے پر بھی بیماریوں کی وہ کثرت ہے کہ کچھ کہا نہیں جاتا ۔ اس کا سبب ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں ۔ بس یہ سب دیگر ملکوں کی ادویات کی ہی مہربانی ہے ۔ جو اس ملک کا زر و ایمان اور صحت تینوں ہی رخصت ہو چکے ہیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے ملک کی دواؤں کی قدر کرنا سیکھیں ۔

ہندوپاک
کی
جڑی بوٹیاں
اور اُن کے
عجیب و غریب
فوائد
استاد الحکماء حکیم محمد عبداللہ
پنڈت کرشن کنور دت شرما
اعجاز پبلشنگ ہاؤس
کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی

ہندوپاک کی جڑی بوٹیاں

اوران کے

عجیب و غریب فوائد

مکمّل پانچ حصّے

مع رنگین تصاویر

جلد ۵

حکیم محمد عبداللہ

پنڈت کرشن کنور دت شرما

اعجاز پبلشنگ ہاؤس

۲۸۶۱۔ کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔ ۲

فون: ۳۲۵۳۲۶۸

نامِ کتاب: ــــــــــــ جڑی بوٹیاں اور ان کے عجیب و غریب فوائد

- طبِّ اسلامی،
- ہومیو پیتھی،
- ایلو پیتھی،
- بایو کیمک

کُتب کے لیے ہم سے رُجوع کریں

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

پیچیدہ پیچیدہ نسخہ جات

ایک پھل جس کا استعمال بوڑھوں کو از سر نو جوان بنا دیتا ہے۔ ۷

جادو کی لکڑی جس کا طلاء بے حد امساک پیدا کرتا ہے۔ ۱۵

ایک عام ملنے والا درخت۔ جس سے بغیر اپریشن موتیا دور ہو جاتا ہے۔ ۱۶

ایک مشہور پودے کا عرق بے خوابی جیسے تکلیف دہ مرض کے لیے باعث سکون ہے ۱۶

سانپ کے کاٹے سے تین دن پہلے تک مرے ہوئے لوگوں کو دوبارہ زندہ ہونے کے واقعات
شہروں اور جنگلوں میں موجود عام درخت کی پتی کا کمال۔ ۲۱

نرینہ اولاد کی پیدائش کے لیے ایک درخت کی چھال کی تاثیر۔ ۲۲

ہر گھر میں موجود رہنے والی ایک جادو اثر چیز جسے جیب میں رکھنے والا سن سٹروک (لو لگنا) سے محفوظ
رہتا ہے۔ ۹۳

ایک بوٹی کی چائے۔ جو عام چائے سے کہیں زیادہ مفید اور سستی ہے۔ اور بیسوں امراض کے
لیے اکسیری صفات کی حامل ہے۔ ۱۱۴

گہرے سے گہرے اور پرانے سے پرانے زخموں کو بھرنے کے لیے بالکل معمولی چیز کی معجزہ کاری
سو فی صدی مجرب اسراری نسخہ۔ ۱۲۶

تسہیل ولادت کے لیے ایک منہ دوا کی نسوار۔ انتہائی مفید، انتہائی کامیاب۔ ۱۳۱

پرانی سے پرانی ہچکی کے لیے ایک اکسیر الاثر اور منٹوں میں فائدہ کرنے والی میٹھی دوا۔ ۱۳۲

طلسمی روغن جس کے صرف کان ڈالنے سے داڑھ درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ ۱۳۴

وہ پھل جس کے استعمال سے شراب کا نشہ اتر جاتا ہے اور شراب نوشوں کی شراب چھوٹ جاتی ہے ۱۴۱

وہ پھل جس کے متواتر استعمال سے ہمیشہ جوانی قائم رہتی ہے۔ اور عمر بھر کوئی بیماری نہیں ستاتی ۱۴۳

وہ پھل جو بچوں کے سوکڑے کا سو فیصد کامیاب علاج ہے۔ ۱۴۲

وہ پھل جس سے آنکھوں کے ککرے جاتے رہتے ہیں۔ ۱۴۵

ایک گھریلو چیز جس کے استعمال سے خشک خارش دور ہوجاتی ہے۔ ۱۴۵

وہ عام چیز جس کے ناک میں ڈالنے سے آدھے سر کا درد دور ہوجاتا ہے۔ ۱۴۶

وہ خشک پھل جس کے استعمال سے سفید بال سیاہ ہوجاتے ہیں اور ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں ۱۴۷

وہ پھل جس کے استعمال سے ۸۰ برس کا بوڑھا بھی جوانی کا لطف اٹھا سکتا ہے۔ ۱۴۸

وہ اناج جس کے کھانے سے عورت کا دودھ زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ ۱۵۰

وہ اناج جس کے دیر تک کھاتے رہنے سے دس دفعہ تک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵۰

ایک گھریلو چیز جس کے رکھنے سے آٹے اور میدے میں کسی قسم کا کیڑا نہیں پڑتا۔ ۱۵۰

وہ تخم جس کے تین روز کے استعمال سے مدتوں کا رکا ہوا خون حیض جاری ہوجاتا ہے ۱۵۱

وہ تخم جس کے تیل ہاتھ پاؤں پر ملنے سے نظر تیز ہوکر عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ ۱۵۲

وہ بوٹی جس کی جڑ بواسیر کو ایک ہی دن میں دور کر دیتی ہے۔ ۱۵۴

وہ چیز جس کے مقعد پہ باندھنے سے آنکھیں دکھنے کو فائدہ ہوجاتا ہے ۱۵۵

وہ بوٹی جو آنکھوں کے پھولے کو زائل کر دیتی ہے۔ ۱۵۷

وہ بوٹی جس کی نسوار سے حمل میں لڑکی یا لڑکا کی شناخت ہوجاتی ہے۔ ۱۵۹

وہ بوٹی جو عورتوں کے موٹاپے کو کم کر دیتی ہے۔ ۱۶۰

وہ بوٹی جس کے ہاتھ پر باندھنے سے داڑھ کے درد اور طاعون کی گلٹی کو فوراً آرام آجاتا ہے ۱۶۱

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	بوڑھوں کو از سر نو جوان بنا دینے والا پھل	مصنف	۷
۲	سنیاسیوں کے پانچ اسراری نسخے	جناب ڈاکٹر گوردیال سنگھ ماہی	۱۵
۳	پیپل کے سہل الحصول مجربات	جناب پنڈت ٹی۔ این شرما صاحب	۱۷
۴	پیپل ——— غریبوں کا مسیحا	جناب وید رام رچھپال صاحب ریکھی	۱۸
۵	سرخ مرچ کی مسیحائیاں	جناب ڈاکٹر برہمانند صاحب	۲۵
۶	دیسی جڑی بوٹیوں کی قدر کرو	جناب پنڈت لچھمنداس صاحب	۲۶
۷	برگد اور اس کے کایا پلٹ فوائد	جناب وید رام رچھپال صاحب ریکھی	۲۷
۸	جڑی بوٹیوں کے تجربات	جناب وید چھجو مل جی اگروال	۳۲
۹	تین بوٹیاں چار تجربات	جناب حکیم چندن لال سہگل صاحب مضطر	۳۵
۱۰	مخصوص امراض اور معمولی جڑی بوٹیاں	جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری	۳۶
۱۱	بینگن کے اعجاز	جناب حکیم حافظ سید محمد ظہیر علی صاحب	۴۶
۱۲	جڑی بوٹیوں کے کرشمے	جناب حکیم دیوان بوگھا رام صاحب	۴۸
۱۳	ڈھاک کے کایا پلٹ فوائد	جناب حکیم وید رام رچھپال صاحب ریکھی	۵۷
۱۴	آسان اور مجرب چٹکلے۔	جناب حکیم خدا یار صاحب قریشی صدیقی	۶۳
۱۵	تین بوٹیوں کے متعلق میرے ذاتی تجربات	جناب شفاءالملک حکیم و ڈاکٹر سید امداد علی صاحب ہاشمی	۶۵
۱۶	لہسوڑہ (سپستان) کے بے نظیر فوائد	جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب	۶۸

نمبر شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱۷	دارچینی	جناب حکیم محمد افضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی	۷۱
۱۸	بعض جڑی بوٹیوں کے حیرت انگیز فوائد	جناب حکیم سید اکرام حسین صاحب رضوی	۷۷
۱۹	چند ایک بوٹیوں کے فوائد پر طائرانہ نظر	جناب ایس امراؤ علی صاحب	۷۹
۲۰	مشہور بوٹیوں اور درختوں کے فوائد	جناب لالہ شیام نرائن صاحب اگروال	۸۳
۲۱	چند جڑی بوٹیوں کے خواص و فوائد	جناب حکیم و ڈاکٹر سید وکیل احمد صاحب	۹۵
۲۲	اسگندھ اور اس کے آسان مجربات	جناب حکیم حاجی مولانا محمد عبداللہ صاحب	۹۸
۲۳	گورکھ پان	شری سوامی جیت پوری جی مہاراج	۱۱۱
۲۴	ادویہ مفردہ کے تحیر خیز اثرات	جناب ایم رفیق احمد صاحب کاملؔ	۱۱۷
۲۵	ادرک اور جامن	جنابہ ایچ نجم النساء بیگم صاحبہ	۱۱۹
۲۶	پیچش کے لیے تین لاجواب نسخے	جناب حکیم عبدالقیوم صاحب	۱۲۳
۲۷	ریکھی کے سینہ کے راز	جناب وید رام رچھپال صاحب ریکھی	۱۲۶
۲۸	استاذم بھائی اوتار سنگھ صاحب (مرحوم) کے مخفی تجربات	جناب ڈاکٹر جسونت سنگھ صاحب مہتہ	۱۳۱
۲۹	سرخ مرچ اور دارچینی	جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	۱۳۴
۳۰	آسان، سہل الحصول اور کم خرچ مقوی باہ تحائف	جناب فتح محمد صاحب تلوکر ڈنگوی	۱۳۹
۳۱	جڑی بوٹیوں کی عجیب و غریب تاثیریں	جناب وید رام رچھپال صاحب ریکھی	۱۴۰

بوڑھوں کو از سرِ نو جوان بنانے والا پھل

بھلانوہ

پنڈت کرشن کنور دت شرما

بھلانوہ ایک مشہور پھل ہے جس کی شکل صنوبری اور رنگ سیاہ ہوتا ہے بازار میں اسی نام سے عام ملتا ہے۔ چونکہ اس پھل کی شکل دل (قلب) سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس لیے اسے عربی میں حبّ القلب بھی کہتے ہیں اور چونکہ اس کے استعمال سے حافظہ میں تیزی پیدا ہوتی ہے اس لیے اسے ثَمَرُ الفَہَم اور حَبُّ الفَہَم کہتے ہیں فارسی میں بلادر اور عربی میں بلاذر بھی کہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

مختلف حصص :۔ اوپر سیاہ چھلکا اس کے نیچے ایک تہ سیاہ رنگ غلیظ رطوبت کی (جسے شہد کی مشابہت کی وجہ سے بلادر کہتے ہیں) اس کے نیچے مغز سفید رنگ کا۔ سر پر ایک چھلکا سا جسے کلاہ بلادر یا بھلانوے کی ٹوپی کہتے ہیں۔

مزاج :۔ سیاہ رنگ کی غلیظ رطوبت قوی زہر ہے۔ اور چوتھے درجہ میں گرم خشک۔ سفید رنگ کا مغز دوسرے درجہ میں گرم پہلے درجہ میں خشک۔ اوپر کا سیاہ چھلکا تیسرے درجہ میں گرم خشک

بہترین موثر جزو :۔ اس کا بہترین موثر جزو اس کی سیاہ رنگ کی غلیظ رطوبت ہی ہے۔ اس لیے اسے مدبر کرنے کے طریقے جن میں اس کی یہ تمام رطوبت اینٹوں وغیرہ کے سفوف کے ساتھ کھرل کر کے پانی میں جوش دے کر خارج کر دی جاتی ہے قابلِ تعریف نہیں ہیں تاہم ایسے طریقوں سے مدبر کیا ہوا بھلانوہ بھی بے حد موثر ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ اپنے فعل میں یہ ایک بے حد قوی دوا ہے۔ اس لیے مدبر کرنے کے بعد جو کچھ باقی رہ جاتا ہے وہ بھی اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔ اس کا سفید مغز سرعت انزال کو دور کرنے کے لیے دودھ کے ساتھ استعمال کر کے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

خوراک :۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

اس کا سیاہ چھلکا بھی مقوی باہ و ممسک ہے۔

خوراک :۔ دو رتی سے چار رتی تک۔

تنبیہ :۔ بھلانوہ کے شہد کا چھینٹا جسم کے کسی حصّہ پر لگ جائے تو اکثر تمام جسم سوج جاتا ہے۔
چندر گپت اوشدھالیہ میں ایک دفعہ ایک حکیم صاحب تین چار گھنٹہ تک ایسی گولیاں تیار کرتے رہے جن میں بھلانوہ کا جزو تھا۔ اور شام کو ان کے جسم پر ورم آگیا حکیم صاحب بہت جھنجھلائے۔ اور بوریا بستر باندھ کر شام کو بھاگ جانے کو تیار ہو گئے کہ ایسے دواخانہ میں مَیں نہیں رہوں گا جہاں بھلانوہ کی گولیاں تیار کرنی پڑیں۔

چندر گپت اوشدھالیہ میں ایک ملازم ایسا ہے کہ جب بھی کوئی ایسی دوا کوٹے جس میں بھلانوے کا ذرا سا بھی جزو ہو تو اس کا تمام جسم سوج جاتا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ مجھ پر بھلانوے کا کبھی کوئی برا اثر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے بیسیوں مرتبہ شنگرف کا کشتہ وغیرہ بنانے کے لیے کوٹے ہوئے خالص بھلانوہ کے خود اپنے ہاتھ سے تیس تیس چالیس چالیس گولے یک وقت تیار کیے ہیں۔ خزائن الادویہ کے مصنف کی ایک تحریر سے بھی میرے اس بیان کی تائید ہوتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ :۔

بعض آدمیوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ اگر ایک قطرہ ان کے بدن کے کسی مقام پر بھلانوے کے شہد کا لگ جائے تو سر سے پاؤں تک سارا بدن سوج جاتا ہے اور بعض کے صرف مثانہ پر ورم آجاتا ہے اور بعض کے صرف اسی مقام پر ورم پیدا ہوتا ہے جہاں شہد لگتا ہے۔ اور بعض کے بالکل ورم نہیں آتا خواہ کتنا ہی شہد لگ جائے سو یہ فرق شہد کے مزاج کی وجہ سے نہیں بلکہ ان آدمیوں کے مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مصلح :۔ اگر بدن کے کسی حصّہ پر بھلانوے کا شہد لگ جانے سے صرف اسی حصّہ پر ورم آجائے تو وہاں تل کا تیل (روغن کنجد) لگائیں۔ اگر تمام جسم پر ورم آجائے۔ تو تل کا تیل ایک چھٹانک پلا دیں۔

چندر گپت اوشدھالیہ کا جو ملازم بھلانوہ والی کوئی دوا کوٹنے سے سوج جایا کرتا ہے۔ اسے میں ہمیشہ تل کا تیل ہی پلایا کرتا ہوں اور یہ تدبیر ہمیشہ بے خطا ثابت ہوئی ہے جو مریض تیل نہ پی سکتا ہو۔ سے اس میں کوئی چیز تل کر کھلائیں ورنہ آسان طریقہ یہ ہے کہ خشک تل چبانے کو دیں۔ بھلانوہ کے زیادہ مقدار میں کھانے سے اگر کوئی نقصان ہو تو بھی خشک تل یا تل کا تیل کسی طریقے سے استعمال کریں۔

خزائن الادویہ کے مصنف نے بھلانوے کے زہر کو دور کرنے کے لیے املی کی بہت تعریف کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ :۔

"املی کے پتوں کا رس پلانے سے بھلانوہ کا زہر مٹتا ہے۔ہم جب بیجا بائی کے نوکر تھے تو ان کے پاس حکیم غلام علی صاحب بھی نوکر تھے۔ایک عورت کے ہاتھ پکنے تھے۔اور ببیوں آبلے اٹھتے اور پھر مٹتے تھے۔حکیم غلام علی صاحب جب اس کے علاج سے عاجز آ گئے۔تو اپنے ایک خدمت گار کی معرفت اسے ہمارے پاس بھیجا۔اور کہلایا کہ مجھے اس کے علاج کی فرصت دیگر کاروبار کی وجہ سے نہیں ہے۔آپ اس کا علاج کیجیے۔ ہم نے اس عورت سے دریافت کیا کہ جب تجھے یہ عارضہ پیدا ہوا۔اس سے قبل تو نے کیا کام کیا تھا۔کہا گھر لیپا تھا ہم نے دریافت کیا کہ کس چیز سے لیپا تھا کہا رانی صاحبہ کا جو کالا ناگ ہاتھی ہے۔اس کی لید لا کر مٹی میں ملائی تھی۔ہم نے ہاتھی بان سے دریافت کیا کہ ہاتھی کو بھلانوہ تو نہیں کھلایا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاتھی کو ایک مہینے سے بھلانوہ کھلایا جاتا ہے۔ہم نے اس عورت کو املی کے درخت کی وہ نرم چھال جو مردار چھال کے اندر ہوتی ہے۔پسوا کر دہی میں ملوا کر کئی روز علی الاتصال ضماد کرائی۔اس سے اس کو بالکل آرام آ گیا۔"

فوائد:۔ بلغم کی زیادتی اور اس سے پیدا ہونے والے بلغمی امراض کا قلع قمع کرنے کے لیے ایک بے نظیر چیز ہے

حرارت عزیزی کو برانگیختہ کرنا اور سست الوجود لوگوں کو چاق و چوبند بناتا ہے۔

دماغ کو طاقت دینے کے لیے ایک بے مثال چیز ہے۔حافظہ کو تیز کرتا ہے اور عقل و فہم کو ایک روشنی بخشتا ہے۔

پرانے سے پرانے نزلہ و زکام کو دور کرنے کے لیے بھی اس کے بے نظیر خواص پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

تسلیم کیا جاتا ہے۔(یہ میرا ذاتی تجربہ نہیں ہے۔اس لیے تسلیم کیا جاتا ہے کہتا ہوں) کہ سفید بال اس کے اندرونی استعمال سے از سر نو سیاہ ہو جاتے ہیں۔اور یہ مسئلہ کچھ ناممکنات میں سے بھی نہیں ہے۔کیونکہ اس کے استعمال سے سر کی طرف دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس سے بالوں کو تقویت اور تغذیہ حاصل ہو جاتا ہے۔اور یہ بلغم اور نزلہ و زکام وغیرہ کو بھی دور کرتا ہے۔جیسے بال سیاہ

ہونے کی قوی وجہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس لیے کوئی تعجب نہیں۔ اگر اس کے کافی عرصہ (کم از کم چھ ماہ یا ایک سال) کے استعمال سے سفید بال از سرِ نو سیاہ ہو جائیں۔

پٹھوں کو طاقت دینے کے لیے ایک قابل قدر دوا ہے۔

ضعف باہ کے جن مریضوں کے مزاج کے موافق آجائے ان کے لیے بہترین مقوی و محرک باہ اکسیر ثابت ہوتا ہے۔

معدہ کو تقویت دے کر دودھ اور گھی خوب ہضم کراتا ہے۔

رنگ کو نکھارتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔

آتشک کے لیے نفع بخش ہے۔

پھلبہری (برص) اور جذام (کوڑھ) کے لیے قوی ترین دواؤں میں سے ہے۔

غیر ضروری مٹاپے کو دور کرتا ہے۔

بار بار پیشاب آنے کو روکتا ہے۔

تمام سر، ترو دماغی امراض مثلاً فالج، لقوہ رعشہ وغیرہ کے لیے نافع ہے۔ وغیرہ۔

موقع استعمال:۔ مشہور و معروف آیورویدک کتاب چرک میں لکھا ہے کہ:۔

"بھلانوے آگ کی مانند تیز اور ہاضم ہیں۔ اگر ٹھیک موقع و محل دیکھ کر ان کا استعمال کیا جائے۔ تو یہ آب حیات کا اثر رکھتے ہیں۔ بلغم کی زیادتی اور قبض کی وجہ سے پیدا ہونے والا کوئی ایسا مرض نہیں ہے۔ جو ان کے استعمال سے دور نہیں ہو سکتا۔"

لیکن یہ میں کہتا ہوں کہ ان کا استعمال اندھا دھند طور پر کیا جائے۔ تو یہی بھلانوے جنہیں چرک آبِ حیات بتاتا ہے۔ قاتل زہر بن جائیں گے۔

اس لیے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھلانوہ کے استعمال کے اپنے ذاتی تجربہ کردہ طریقے لکھنے سے پیشتر ان کا صحیح موقعہ استعمال بھی بتا دوں۔

میرا ذاتی تجربہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ مزاج کے ٹھنڈے ہوں جن کو غصہ کم آتا ہو۔ قدرے سست اور کاہل الوجود ہوں۔ جن کا جسم موٹاپے کی طرف مائل ہو۔ جن کو نزلہ زکام کی شکایت اکثر رہتی ہو۔ گرم چیزیں جن کے موافق ہوں۔ اور گرم مصالحہ وغیرہ سے جن کی طبیعت آرام پاتی ہو۔ جو بہت ہیلدی ہوں۔

جنہیں رات دن کھانے کی لگی رہتی ہو۔ ان کے لیے بھلانوہ کا استعمال یقیناً کایا پلٹ ہوتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کا مزاج تیز ہو بات بات پر غصہ آتا ہو ٹھنڈی جگہ رہنے سے جن کی طبیعت آرام پاتی ہو۔ ان کو بھلانووں کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔

تنبیہ :۔ بھلانوہ کے استعمال کے دوران میں اگر جسم پر چیونٹیاں سی چلنے لگیں۔ جا بجا خارش ہونے لگے مزاج میں تیزی اور غصہ کی علامت پیدا ہونے لگیں۔ تو یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ اس وقت مقدار کم کر دینی چاہیے اور دودھ گھی کا استعمال زیادہ۔ پھر بھی ان علامات میں کمی واقع نہ ہو تو میری رائے یہ ہے۔ کہ بھلانوہ کا استعمال قطعی ترک کر دینا چاہیے ــــ جب دیکھیں کہ علامات قطعی طور پر دور ہو چکی ہیں۔ تو بھلانوہ کا استعمال شروع کر دیں۔ وغیرہ ــــ لیکن اگر یہ علامات بار بار بڑھیں تو ان کی موجودگی میں بھلانوہ کا استعمال جاری رکھنے پر اصرار نہ کریں۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ یقینی ہے۔

خاص ہدایت :۔ بھلانوہ کے دوران استعمال میں مصالحہ دار تیز گرم چیزوں کے استعمال سے جتنا زیادہ پرہیز کیا جائے گا بھلانوہ کو اپنا کام کرنے کے لیے اتنا ہی زیادہ اچھا موقعہ ملے گا۔ شراب۔ انڈا بکثرت استعمال کرنے والوں کو بھلانوہ کے استعمال سے فائدہ کی کم سے کم توقع رکھنی چاہئیے۔ اور نقصان کی زیادہ سے زیادہ۔ لیکن خیال رہے کہ یہ عمومی تجربہ ہے۔ ورنہ لائق طبیب کو ضرورت محسوس ہو تو وہ اس کے خلاف بھی کر سکتا ہے۔ بھلانوہ استعمال کرنے کے طریقوں میں آپ دیکھیں گے۔ کہ میں نے ایک طریقہ یہ بھی لکھا ہے۔ جس میں بھلانوہ استعمال ہی انڈا میں کیا جاتا ہے۔ ضعف باہ کے جس مریض میں بلغم اور برودت کا اجتماع پایا جائے۔ وہاں یہ انڈا بہترین مقوی باہ تحفہ ثابت ہو گا۔ بھلانوہ کے استعمال کے دوران میں بہترین خوراک دودھ اور چاول ہے۔

مجرّبات

یونانی اور آیورویدک طبوں میں بھلانوے کے بہت سے قابل قدر مجربات (مفردات اور مرکبات) ملتے ہیں، مثلاً بھلاتک کشیر۔ بھلاتک مدھو، بھلاتک تیل، بھلاتک پلی، بھلاتک سکتو، بھلاتک لوبان بھلاتک تریں، بھلاتک سرپی، بھلاتک یوشن۔ بھلاتک گرطھ، النقر دیائے کبیر، النقر دیائے صغیر۔

دواءالحفظ وغیرہ۔ لیکن میں ان سب کو نظر انداز کرتا ہوا یہاں صرف چند ایک وہی مجربات پیش کروں گا۔ جو بہت ہی سہل الحصول اور بے ضرر ہیں۔

پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ بھلانوہ کو صاف کرنے کے وہ طریقے جن میں ان کا شہد ضائع کر دیا جاتا ہے۔ کم از کم میری نظر میں پسندیدہ نہیں ہیں۔ اس لیے اس مختصر سے مضمون میں نظر انداز کرتا ہوا میں صرف چند ایک وہ طریقے پیش کر دینے پر اکتفا کروں گا جن میں بھلانوہ بمعہ شہد داخل کیا جاتا ہے اور جو میرے ذاتی طور پر تجربہ کردہ اور اپنی جگہ پر بالکل بے ضرر ہیں۔

مندرجہ ذیل طریقوں سے تیار کردہ بھلانوہ جسم کے کسی حصّہ پر لگ جائے۔ تو عموماً نقصان نہیں دیتا۔ تاہم ان طریقوں سے تیار کردہ بھلانوہ استعمال کرتے وقت بھی اتنی احتیاط کر لینا برا نہ ہوگا۔ کہ دوا کو منہ میں رکھ کر چبایا نہ جائے۔ بلکہ دودھ کے ساتھ فوراً حلق سے نیچے اتار لیا جائے۔

بَھلانُوَہ اِسْتِعْمَال کَرْنیکے بےضَرَرْ طَرِیقے

پہلا طریقہ

تل کے تازہ پتّے ایک سیر لے کر ان کو کوٹ کر چار سیر پانی ملا کر جوش دیں۔ جب ایک سیر پانی باقی رہے تو اتار کر چھان کر رکھ لیں۔ چند گھنٹے بعد اوپر کا پانی پھر نتھار لیں۔ اسی طرح ایک دو مرتبہ پھر نتھار لیں۔ تاکہ بالکل صاف پانی حاصل ہو جائے۔ اب دس تولہ عمدہ موٹے بھلانوے لے کر ان کی صرف ٹوپی چاقو سے اتار دیں اور باقی تمام حصہ کو باریک کوٹ کر اس پانی میں کھرل کر کے خشک کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک: ۔ ڈیڑھ رتی صرف صبح کے وقت آدھ سیر دودھ کے ساتھ۔ چند روز تک۔ اس خوراک کا اثر دیکھنے کے بعد پھر ضرورت محسوس ہو تو آہستہ آہستہ اس میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ دو، تین، چار، پانچ رتی وغیرہ۔

دوسرا طریقہ:

ٹوپی اتارے ہوئے بھلانوے ایک تولہ کاٹنے تل چھلکا اتارے ہوئے (دھوئے ہوئے تل)

پندرہ تولہ۔ پہلے بھلانوؤں کو دو تین گھنٹہ تک خوب زور دار ہاتھوں سے کوٹیں۔ پھر کالے تل تولہ تولہ دو دو تولہ کر کے ملاتے جائیں اور پیستے جائیں خوب باریک ہو جائے تو تیار سمجھیں۔ اس کی دو ماشہ خوراک میں بھلانوہ کا وزن ایک رتی ہو گا۔ جو زیادہ نہیں ہے۔ پس دو ماشہ سے شروع کریں۔ صرف ایک وقت صبح کو آدھ سیر دودھ کے ساتھ پانچ سات دن اس سے زیادہ کی ضرورت محسوس ہو تو آہستہ آہستہ اس خوراک میں اضافہ کریں۔ پہلے ڈھائی ماشہ، پھر تین ماشہ پھر چار ماشہ، پھر ساڑھے چار ماشہ وغیرہ۔

تیسرا طریقہ:

ٹوپی اتارے ہوئے بھلانوے ایک تولہ، مغز اخروٹ ساڑھے تین تولہ۔ کالے تل چھلکا اتارے ہوئے (دھوئی ہوئی تلی) ساڑھے تین تولہ، پہلے بھلانوؤں کو دو تین گھنٹہ تک خوب زوردار ہاتھوں سے کوٹ کر موم کی طرح نرم بنالیں۔ پھر مغز اخروٹ اور کالے تل ملا کر کوٹیں۔ موم کی طرح نرم اور ایک جان ہو جائے تو تیار سمجھیں۔ اس کی ایک ماشہ خوراک میں ایک رتی بھلانوہ ہو گا پس ایک ماشہ سے شروع کریں صرف ایک وقت صبح کو آدھ سیر دودھ کے ساتھ کھالیں۔ اور بعد میں ضرورت محسوس ہو تو اس وزن میں اضافہ کریں۔ ڈیڑھ ماشہ، دو ماشہ، ڈھائی ماشہ، تین ماشہ وغیرہ۔

چوتھا طریقہ: نہایت خوش ذائقہ دوا:

ٹوپی اتارے ہوئے بھلانوے ایک تولہ، مغز بادام (پانی میں بھگو کر چھلکا اتار دیں۔) ایک تولہ، مغز ناریل (ناریل، کھوپہ، کھوپرا) ایک تولہ۔ دھوئی ہوئی تلی ایک تولہ، کوزہ مصری آٹھ تولے۔ پہلے بھلانوؤں کو تین گھنٹہ تک خوب زور دار ہاتھوں سے کوٹ کر موم کی طرح نرم بنائیں۔ پھر باقی تینوں دوائیں (مصری کے سوا) ملا کر کوٹیں۔ جب یک جان ہو جائیں تو کوزہ مصری بھی ملالیں اور کوٹ کر یک جان کرلیں بس تیار ہے۔ ڈیڑھ ماشہ دوا میں بھلانوہ کا وزن ایک رتی ہو گا۔ اس لیے ڈیڑھ ماشہ کی مقدار سے شروع کریں۔ روزانہ صرف ایک مرتبہ صبح کو دودھ کے ساتھ۔ چند روز ضرورت سمجھیں تو آہستہ آہستہ حسب ضرورت حد تک بڑھالیں۔

پانچواں طریقہ:

دوا کی دوا، غذا کی غذا

تل کا تیل چار پانچ تولہ لے کر اسے گہرے پیندے کے برتن میں ڈالیں۔ تاکہ اس میں مرغی کا انڈا بخوبی ڈوب سکے۔ اب اس تیل میں ٹوپی اتارا ہوا بھلانوہ ایک عدد تین یا چار ٹکڑے کر کے ڈالیں اور آگ پر رکھ کر جلالیں۔ جب بھلانوہ جل جائے (تیز گرم تیل میں دو تین منٹ میں جل جاتا ہے) تو اسے نکال دیں۔ (نہ نکالیں جب بھی کوئی ہرج نہیں) اور ایک عدد مرغی کا انڈا سالم اس تیل میں ڈال دیں چار پانچ منٹ تک پکنے دیں (تیز گرم تیل ہو۔ تو تین چار منٹ میں انڈا پک جاتا ہے) اسے جس طریقہ سے آپ کا دل چاہے۔ استعمال کریں۔ بہترین طریقہ یہ ہے کہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ چند روز تک ایک بھلانوے کا اثر دیکھیں۔ پھر ضرورت سمجھیں۔ تو ایک کی بجائے دو تین، چار، پانچ حسب ضرورت بھلانوے ڈال لیا کریں۔ تیل ہر روز تازہ لیا کریں۔

اس طریقہ سے تیار کیا ہوا بھلانوہ خاص طور قوت باہ بڑھانے کے لیے اکسیر الاثر فوائد کا حامل ثابت ہوتا ہے۔ بشرطیکہ مریض کے موافق مزاج ہو۔ اور اس کی طبیعت کی ضرورت کے مطابق بھلانوے کا اثر انڈے میں پہنچ جائے۔ اس اثر کا اندازہ استعمال کرنے والے کو باآسانی ہو سکتا ہے دوا کا اثر ظاہر نہ ہو۔ اور پہلے لکھی ہوئی نقصان دہ علامات میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔ تو سمجھیں کہ بھلانوے کی مقدار بڑھانے کی ضرورت ہے۔

سنیاسیوں کے پانچ اکسیری نسخے

ڈاکٹر گوردیال سنگھ صاحب ماہی بی اے عمدۃ الحکماء ـــــ واحد پور موئلہ

جادو کی لکڑی :

عرصہ تین سال کا ہوا کہ مجھے چند دوستوں کے ساتھ وادی کلّو میں بغرض سیر جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ خاص کلّو میں ایک جادو کی لکڑی والا سادھو مشہور تھا جس کی نسبت کہا جاتا تھا کہ وہ اپنی جادو کی لکڑی کو پتھر پر گھس کر عضو مخصوص پر طلا کرا دیتا ہے۔ اور ہدایت کر دیتا ہے کہ سوکھ جانے پر گرم پانی سے دھو کر مشغول ہونا۔ ایسا کرنے سے بے خود کر دینے والے حیرت انگیز امساک کا لطف حاصل ہوتا ہے، اشتیاق تحقیقات نے واقف اسرار ہونے کے لیے دل کو ابھارا۔ بلاناغہ سادھو کی زیارت شروع ہو گئی۔ کئی دن گذر جانے پر بھی سادھو کا طلسم بخل ٹوٹنے میں نہ آیا۔ وسہرہ کے شوقین میلہ کے اختتام پر اپنے اپنے گھروں کو پدھار گئے، مگر ہم سادھو کے در پر سینہ گرہ کیے بیٹھے رہے۔ ہماری ہٹ دھرمی نے سنگ دل سادھو پر صرف یہی اثر کیا کہ وہ ہمیں اس لکڑی کا چھوٹا سا ٹکرا دینے پر رضامند ہو گئے یہی غنیمت سمجھ کر واپس وطن آ کر ہم نے اس کی جانچ پڑتال شروع کی پیپل کی چھال نکلی۔ جو واقعی انہی اثرات کی حامل ہے۔

چمرس کے لیے عجیب چٹکلہ :

پانچ چھ ماہ کا عرصہ ہوا لدھیانہ کی مل کا ایجنٹ سردار دربارہ سنگھ میرے مطب میں حاضر ہوا۔ سفر میں اس کے پاؤں پر جوتے نے زخم کر رکھا تھا۔ جو کہ باوجود پوری کوشش اور علاج معالجہ کے سخت لاچاری کا باعث بن رہا تھا۔ اتفاق سے جناب مولوی عبدالغنی صاحب حکیم حاذق تشریف فرما تھے۔ فرمانے لگے کہ سرخ مرچ کو لعاب دہن میں کھرل کرو کہ لیس دار مرہم تیار ہو جائے۔ بس اس مرہم کو زخم پر لگاؤ، خواہ کتنا ہی تکلیف دہ اور پرانا زخم کیوں نہ ہو۔ اس مرہم کو ایک حد دو مرتبہ لگانے سے آرام آجاتا ہے۔ اسی وقت مرہم تیار کی گئی لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ گئی۔ دو دفعہ لگانے سے بالکل

شفا ہو گئی۔ بعد میں بھی متعدد دفعہ آزمائش پر یہ مرہم نیر بہدف پائی گئی۔ مگر یہ ضروری ہے کہ کھرل گیلا نہ ہو۔ اور نہ ہی مرہم کو پانی لگنے پائے ورنہ سخت تکلیف کا باعث ہو گی۔ صرف لعاب دہن میں کھرل کر کے مرہم تیار کی جائے گی۔

بیخوابی کے لیے لاثانی چٹکلہ:

ایک مریضہ بعمر ۴۲ سال میرے مطب میں لائی گئی جسے تین ماہ سے بے خوابی کی شکایت تھی۔ وحشت کمال درجہ تک پہنچ چکی تھی۔ حالات اس طرح بیان کیے گیے کہ ان کے ہاں لڑکی کی شادی تھی۔ رات کو گھر کی مہمان مستورات گہنا وغیرہ اسے دے سنبھال کر بالاخانہ پر جا سوئیں۔ وہ فکر میں تقریباً تمام رات جاگتی رہی آخر نیند نے غلبہ پایا۔ تو چوہے کی کھڑ کھڑاہٹ سے وہ گھبرا کر چور چور کا شور مچانے لگی۔ اس دن سے اس کی نیند ایسی اچاٹ ہوئی کہ دور دور کے حکیموں اور ڈاکٹروں کے دیسی اور انگریزی علاج کرائے گئے۔ مگر سب بے فائدہ ٹیکے وغیرہ بھی لگوائے گئے۔ مگر سب بے اثر۔

خوش قسمتی سمجھیے کہ اس وقت میرے پاس ایک سادھو بھی موجود تھا۔ جو خنازیر کے علاج کے لیے میرے پاس آیا کرتا تھا۔ اس نے یہ نسخہ تجویز کیا۔ کہ مکی کے نرم نرم پودوں کا عرق نکال کر ایک سیر عرق میں حسب ضرورت کھانڈ ملا کر ایک بوتل شربت تیار کر لو اور دو چھٹانک ہر روز پلاؤ۔ اس ہدایت کے مطابق عمل کیا گیا تو پہلے ہی روز نیند کے آثار ظاہر ہوئے۔ چند روز میں پورا فائدہ ہو گیا۔ سادھو نے بتایا کہ جنون خفقان وغیرہ کے لیے بھی اس دوا کا تریاقی اثر قابل ملاحظہ ہے۔

بغیر اپریشن موتیا دور کرنیوالی لاثانی بوٹی:

جن لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اترے ہوئے موتیا کو دور کرنے کے لیے کوئی دوائی نہیں۔ وہ اس نسخہ کو آزما کر دیکھیں۔ اس سے نہ صرف موتیا ہی اترنے سے رک جاتا ہے۔ بلکہ جس قدر اتر چکا ہوتا ہے، وہ بھی صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آنکھوں سے پانی جاری رہنا، ککرے، پلکوں کا خراب ہو جانا، پلکوں کے بالوں کا اکھڑ جانا، آنکھوں میں سرخی ٹھہر جانا اور نظر کی کمزوری وغیرہ کے لیے بھی لاجواب تحفہ ہے۔

نسخہ یوں ہے کہ دھریک (ڈیک) جسے بکائن بھی کہتے ہیں نیم کی قسم کا عام مشہور درخت ہے اس کی سبز کونپلوں کو کوٹ کر رس نکال کر کپڑے میں چھان لیا جائے۔ پھر اس رس کو عمدہ کھرل میں متواتر کھرل کر کے خشک کر لیا جائے۔ پھر کپڑے میں چھان کر دوبارہ خوب کھرل کر کے شیشی میں سنبھال لیا جائے۔ بس اکسیر بے نظیر تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔ صبح اور رات کو سوتے وقت آنکھوں میں بطور سرمہ سلائی سے لگایا جائے۔

واؤگولہ شکم کا جادو اثر ٹوٹکہ:

موضع کوٹ فتوحی میں ایک بوڑھی عورت واؤگولہ شکم سے سخت لاچار تھی۔ یہاں تک کہ نشست و برخاست سے معذور تھی۔ مجھے گھر پر بلایا گیا بعد ملاحظہ مریضہ کو دو تین کھاری جلاب دیے گئے۔ مگر درد کو افاقہ برائے نام ہی ہوا۔ کئی ایک دوائیں دی گئیں۔ ضماد وغیرہ کرائے گئے۔ مگر بہتری کی صورت نظر نہ آئی۔ اس عالم تشویش میں مجھے آم کے پتوں والے سوٹے کی سوجھی۔ فوراً آم کے خشک شدہ پتے منگوا کر باریک کیے گیے۔ اور چلم میں تمباکو کی جگہ رکھ سوٹا کش لگوایا گیا سوٹا کش اندر کی طرف کھینچا تھا کہ چشم زدن میں درد بند ہو گیا۔ دو تین دفعہ صبح و شام بھی سوٹا کش لگوایا گیا۔ درد عود کر نہیں آیا۔ اس واقعہ کو تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔ درد کی دوبارہ شکایت نہیں ہوئی۔

پیپل کے سہل الحصول مجرّبات

از قلم جناب پنڈت ٹی۔ ٹی۔ این شرما صاحب عمدۃ الحکماء کویرتن ایم ڈی ایچ (کلکتہ) گجرات (پنجاب)

پیپل کا درخت نہایت مشہور ہے۔ اور ہر گاؤں، ہر قصبہ میں ملتا ہے۔ ہندو اس کو متبرک سمجھ کر پوجتے ہیں۔ اس کی تعریف میں پرانے گرنتھوں میں بہت سے اشلوک ملتے ہیں۔ چنانچہ نمونتہً ایک منتر درج ذیل ہے۔

مولم برهما - توچا وشنو - شاکها تشاکها مهیشورا - پترانی دیوتا

سروا۔ ورکش راج نموسئوتے

یعنی اس کی جڑ برہما ہے۔ چھال وشنو بھگوان ٹہنیاں شیوجی مہاراج اور ہر پتہ دیوتا۔
ایسے درختوں کے راجہ کو نمسکار ہو۔

خواص وطبیعت :

شری بھاؤ پرکاش اور دیگر ہندی نگھنٹو میں پیپل کو ٹھنڈا، بھاری، کسیلا اور رکھا لکھا ہے۔ تپ کف اور خون کی شکایات کا دافع۔ اندام نہانی کو صاف کرنے والا اور بدن کو خوش رنگ بنانے والا مانا ہے۔ یونانی کی اکثر کتب میں درجہ دوم میں سرد خشک لکھا ہے، مگر بعض گرم خشک بھی بتاتے ہیں۔ جو تجربہ کے برخلاف ہے۔

فوائد: ہندو شاستروں نے جس چیز کو انسان کے لیے نہایت مفید سمجھا ہے۔ اسی کو متبرک اور پوجا کے قابل بنا دیا ہے۔ اور واقعی جس طرح گائے۔ تمام جانوروں میں انسان کے لیے مفید ترین ہے، اس طرح درختوں میں پیپل سے بڑھ کر انسان کے لیے شاید ہی کوئی درخت مفید ہو۔ ویدک اور یونانی کتب میں اس کے سینکڑوں فوائد مرقوم ہیں۔ مگر ہم ان اوصاف کو تحریر کرتے ہیں جو بارہا ہمارے ذاتی تجربہ میں آچکے ہیں۔

۱ دمہ کا بہترین علاج :

اس کے پکے ہوئے پھل کو سایہ میں سکھا کر ایک تولہ صبح۔ ایک تولہ شام تازہ پانی کے ساتھ کھانے سے ہر قسم کا دمہ دور ہوتا ہے۔

۲ جنون اور دیوانگی مالیخولیا مراق :

ان امراض کا نہایت سستا مگر مجرب المجرّب علاج یہ ہے کہ ہر صبح پیپل کی نئی شاخوں کے دس عدد سرے جو سرخی مائل شگوفہ کی شکل میں ہوتے ہیں۔ توڑ کر یک رنگ سرخ یا لاکھی گائے کے دودھ بقدر نصف سیر میں پکا کر نہار منہ اکیس یوم تک کھلائیں اور مریض کو قبض نہ ہونے دیں مکمل فائدہ ہوگا۔

۳ مغلظ و ممسک چورن :

صفراوی مزاج جریان و احتلام کے مریضوں کو موصلی ثعلب۔ کشتہ قلعی اور دیگر قیمتی مرکب وہ فائدہ نہیں کر سکتے جو مندرجہ ذیل مفرد اور بے قیمت چورن کرے گا۔

پیپل کا پکا ہوا پھل جس قدر ضرورت ہو سے کر سائیں سکھا کر چورن بنا لیں۔ اور بقدر ۱ تولہ ماشہ صبح و شام گائے کے نیم گرم دودھ سے استعمال کریں۔ یہ چورن مغلظ اور ممسک ہونے کے ساتھ ہی عمدہ قبض کشا اور ہاضم بھی ہے۔ اور تمام اطباء کرام جانتے ہیں کہ یہ صفات اسی قسم کے دیگر مرکبات میں بہت کم ملتی ہیں۔

۴ بانجھ پن کا مجرب علاج :

مذکور الصدر چورن نہ صرف جریان، رقت و سرعت کے مریض مردوں کے لیے تیر بہدف ہے۔ بلکہ میں نے گذشتہ سال ایک درجن ایسی بانجھ عورتوں کو جن کے رحم کی ساخت و ترتیب میں کوئی نقص نہیں تھا۔ حیض آنے کے بعد گائے کے تازہ کچے دودھ سے بقدر ایک تولہ ہر روز صبح نہار منہ دو ہفتہ استعمال کرایا۔ چھ مریضات کو اسی ماہ میں حمل ہو گیا۔ دو کو دوسرے ماہ، اور دو کو تیسرے ماہ حمل قرار پا گیا۔ اور یہ وہ شاندار کامیابی ہے۔ جو بہت حالتوں میں سینکڑوں روپیہ کے ولایتی اور یونانی مرکبات کے استعمال سے نصیب نہیں ہوتی۔

۵ پرانا سوزاک :

آج کل سوزاک عالمگیر صورت اختیار کر رہا ہے۔ نئے فیشن کے ساتھ فیصدی شہری نوجوان اس کا شکار ملتے ہیں۔ مگر اس کا علاج شافی بہت کم ملتا ہے۔ مندرجہ ذیل کوڑیوں کا نسخہ اطباء کی شہرت میں چار چاند لگا دے گا۔

پیپل کے درخت کی چھال (جڑ کی زیادہ تر بہتر ہے) ایک تولہ لے کر کیلا کے تنا کو کچل کر تین پاؤ پانی نکال کر اس میں چھال مذکور کو ابال لیں۔ اور نصف پانی رہ جانے پر مل کر چھان لیں

اور ٹھنڈا ہونے پر استعمال کریں پیشاب کی جلن جو کسی دوا سے دور نہ ہوتی ہو۔ اس کی دو تین خوراک سے دور ہو جاتی ہے۔ اور دس پندرہ یوم کا مسلسل استعمال پرانے سوزاک کو نابود کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ دوران استعمال غذا صرف دودھ یا دودھ چاول۔ آش جو وغیرہ رکھی جائے۔ اور گوشت انڈے گرم خشک اشیاء۔ شراب اور جماع سے احتراز کیا جائے۔

۶ برہم کھار:

اس کی چھال کو سکھا کر راکھ بنا لیتے ہیں۔ جو بازار میں برہم کھار کے نام سے فروخت ہو رہی ہے۔ نصف تولہ برہم کھار میں ہم وزن شورہ قلمی پیس کر ملا لیں۔ ورم طحال کے لاعلاج مریض بھی اگر ہر صبح ایک عدد کیلا چھیل کر اس کے گودہ پر ایک ماشہ یہ مرکب چھڑک کر کھا لیں تو ایک ہفتہ کے اندر صحت ہو جائے گی مگر دوران استعمال خوراک مونگ کی کھچڑی ہونی چاہیئے۔

۷ پیاس کی شدت:

ایک تولہ برہم کھار پاؤ بھر پانی میں گھول کر وہ پانی پلانے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ ہیضہ کی اکثر حالتوں میں بھی یہ پانی معجز نما اثر دکھاتا ہے۔

پیپل

غریبوں کا مسیحا

(وید رام رچھپال صاحب رکھی۔ راج پورہ)

اکسیر ہیضہ:

پوست درخت پیپل جلا کر تازہ پانی میں بجھا لیا جائے۔ اور کورے گھڑے میں پانی رکھا جائے

پیپل کا درخت

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔
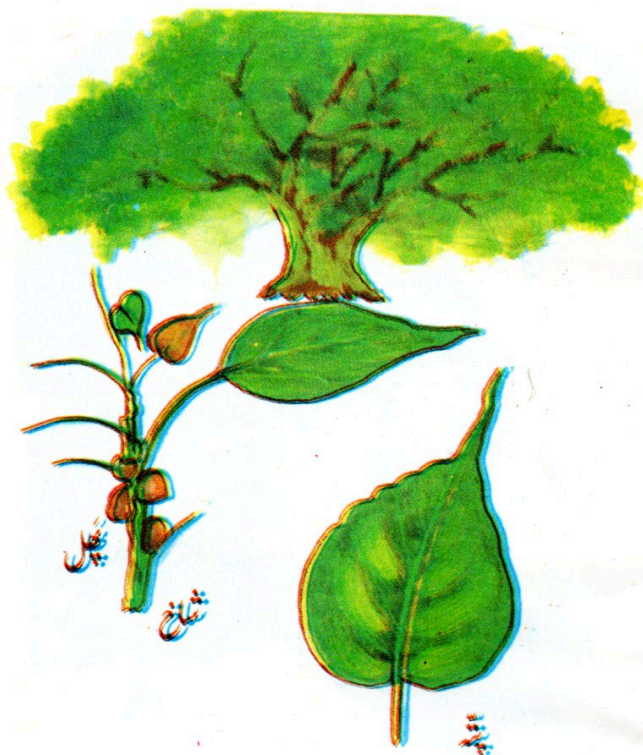
تاکہ سرد رہے۔ یہ پانی ایک ایک گھنٹہ کے بعد تھوڑا تھوڑا پلانے سے سخت ہیضہ کے لیے اکسیر ہے
اس سے مریض کی پیاس کو بھی تسکین رہتی ہے۔ اور بہت جلد طبیعت ٹھکانے آجاتی ہے۔

پیاس کی زیادتی :

پیپل کا چھلکا بقدر دس تولہ پینے والے پانی کے گھڑے میں ڈال دیں اور اس پانی کو پیا کریں۔
اس سے پیاس کی شدت رک جاتی ہے۔

سانپ کاٹے کا عجیب و غریب علاج :

اس دوا سے تین تین دن کے مرے ہوئے مریض تندرست ہو جاتے ہیں، گھوڑے
بکریاں وغیرہ جانوروں پر بھی اثر کرتی ہے۔

سانپ کا کاٹا ہوا خواہ زندہ ہو یا مردہ، ہوش میں ہو یا بے ہوش۔ اس کا اس طرح پر علاج شروع
کرو کہ درخت پیپل کی ایک ٹہنی اتنی باریک لو کہ جو کان میں آسانی سے داخل ہو سکے۔ اس
کے دو ٹکڑے بناؤ اور سروں کے اوپر سے ایک انچ کے قریب چھلکا اتار دو۔ اور ان کے
منہ درست کر دو، اب مریض کے دونوں کانوں میں یہ دونوں ٹہنیاں چھلی ہوئی طرف سے
ڈال دو۔ احتیاط رہے کہ بہت اندر نہ چلی جائیں تاکہ کان کے پردے نہ پھٹ جائیں۔ دونوں
ٹہنیوں کو مضبوطی سے تھامے رہنا چاہیے کیونکہ اندر سے انہیں کشش ہوگی۔ اور وہ اندر جانے
کی کوشش کریں گی، اگر وہ زیادہ اندر چلی گئیں تو پردے پھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس عمل
کے وقت مریض کو مضبوطی سے دو تین آدمی پکڑ رکھیں۔ کیونکہ کچھ عرصہ بعد اس کو ہوش آجائے
گی۔ اور اس کے بدن میں لہریں پیدا ہوں گی۔ وہ بہت زور کرے گا۔ مگر اس کو اٹھنے نہیں دینا
چاہیے۔ جب ہوش آجائے۔ تو دو چار مٹھی پیپل کے ملائم ۔ اور چھوٹے چھوٹے پتے لے کر سات
دانہ کالی مرچ میں پیس کر قدرے پانی میں ملا لیں۔ اور مریض کے حلق میں ایک ایک دو دو چمچہ
برابر ڈالتے رہیں۔ اس سے منہ کے راستہ زہر اگلنا شروع ہو جائے گا۔ بعض اوقات کانوں
سے خون نکل آتا ہے۔ مگر کوئی فکر نہ کرنا چاہیے۔ جب مریض کو لہریں آنی بند ہو جائیں۔ تو

اسے ٹھنڈے پانی سے نہلا کر خاص کر سر کو اچھی طرح دھلا کر گرم دودھ پلانا چاہیے اگر یہ عمل صبح سے شروع کیا جائے۔ تو مریض شام تک تندرست ہو جاتا ہے۔

ہدایت :۔ (۱) مردہ مریض کی آنکھوں کے سامنے چراغ رکھ کر دیکھ لو۔ اگر آنکھ کی پتلی میں چراغ کا عکس نظر آ جائے۔ تو وہ زندہ ہو جاتا ہے اور بچ سکتا ہے۔ اگر کچھ نظر نہ آئے۔ تو اس کا علاج فضول ہے۔

(۲) اگر کسی مریض کے لیے تم کو بلایا جائے۔ اور تم کھانا کھا رہے ہو تو کھانا چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اور اس کا علاج کرو۔ اور معاوضہ کچھ نہ مانگو لیکن اگر وہ کچھ دیں اسے لے لو۔ وہ تمہارا حق ہے۔

ملاحظہ :۔ یہ عجیب و غریب ترکیب میں نے پہلے بھی ایک پرچہ میں دیکھی تھی جہاں کسی مضمون نگار نے اسے اپنا ہمیشہ کا معمول مطب بتایا تھا۔ اور بہت بلند بانگ دعوے کے ساتھ اسے پیش کیا تھا۔ لیکن مجھے اس کے تجربہ کا موقعہ نہیں ملا۔ جو اصحاب تجربہ کریں۔ نتائج سے ضرور مطلع فرمائیں۔ ترکیب واقعی انوکھی ہے۔ ——— ایڈیٹر

اولاد نرینہ پیدا کرنا :

شمی جنڈی یا شونکر کے درخت پر اگنے والا پیپل اولاد نرینہ پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کا استعمال عورتوں کو اس مطلب کے لیے تیسرے مہینے کے پہلے ہفتہ کرائیں۔ طریقہ یہ ہے کہ جنڈی کے درخت پر اگا ہوا پیپل اکھاڑ کر اس کا چھلکا لیکر سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر چھان کر کے رکھ لیں۔

حاملہ عورت کو حمل کا دوسرا مہینہ ختم ہونے پر سات دن تک اس میں سے تین تین ماشہ دوائی صبح و شام گائے کے گرم دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ دودھ بچھڑے والی گائے کا زیادہ مفید ہے۔ تازہ پانی کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ گو یہ دوائی بدذائقہ نہیں۔ لیکن اگر چاہیں، تو اس میں برابر وزن کھانڈ ملانے سے بھی کوئی حرج نہیں۔

ترکیبِ دیگر :۔ جنڈی پر اگے ہوئے پیپل کا تر و تازہ چھلکا ایک تولہ اگر خشک ہو تو چھ ماشہ

لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ آدھ پاؤ پانی باقی رہنے پر چھان کر اس میں پاؤ بھر گرم دودھ اور حسب ضرورت کھانڈ ملا کر صبح و شام پلائیں۔

ترکیب دیگر: جنڈی پر اگے ہوئے پیپل کا چھلکا ایک حصہ پانی دس حصہ۔ چھلکے بارہ گھنٹہ تک پانی میں بھگو دیں۔ اس کے بعد نرم نرم آنچ پر پکائیں۔ جب اندازاً تین حصہ پانی جل کر ایک حصہ باقی رہ جائے۔ تب آگ پر سے اتار کر رکھیں۔

اس کی مقدار خوراک چار رتی ہے۔ صبح و شام یا تو گولی کی شکل میں دودھ یا پانی سے نگلوائیں یا دودھ یا پانی میں حل کر کے پلائیں۔

اگر اس کا استعمال مرد بھی کرے۔ تو اس سے نہ صرف یہ کہ اس کے اندر منی زیادہ پیدا ہوتی ہے، بلکہ وہ منی اپنے اندر اولاد نرینہ پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور نرینہ اولاد پیدا ہونے کے ذرائع کو کام میں لانے ہوئے مرد اور عورت کا اولاد پیدا کرنے کے لیے پہلے ہی قابل ہو کر اکھٹے ہونا زیادہ مفید ہے بہ نسبت اس کے کہ صرف حاملہ عورت کو دو مہینے کے حمل کے بعد دوائی استعمال کرائی جائے۔

اس میں شک نہیں کہ حاملہ عورت کو دوا دینے کا طریقہ بھی مفید ہے اور عموماً اس میں کامیابی ہوتی ہے۔ لیکن اس قدر نہیں جس قدر کہ دوسرے طریقہ سے ہوتی ہے۔ اس لیے جو مرد اور عورت اولاد نرینہ پیدا کرنے کے خواہش مند ہوں۔ انہیں چاہیے کہ حمل سے کم از کم ایک مہینہ پہلے مذکورہ بالا تین نسخہ جات میں سے کسی ایک کو صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ حمل ٹھہرنے کے بعد محض عورت دوا کا استعمال جاری رکھے۔ حمل کے تین مہینے پورے ہونے تک۔

خونی بواسیر کا عجیب چٹکلہ:

پیپل کی لکڑی کے انگاروں کو برتن میں بند کر کے سیاہ کوئلہ بنالیں۔ پھر ان کو پیس کر باریک کرلیں۔ خوراک ایک تولہ صبح اور اسی قدر دوپہر اور شام کو باسی پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ خون تو پہلے یا دوسرے دن ہی بند ہو جاتا ہے۔ مگر ہفتہ دو ہفتہ حسب برداشت طبیعت دن میں دو ایک بار استعمال کرنا ضروری ہے۔ یہ نسخہ قبض توڑ دیتا ہے۔ اس سے بھوک کھل کر لگتی ہے

بواسیر رفع ہو جاتی ہے۔

بچہ کی چیچک روکنا:

اگر بچہ کا بخار نہ اترے اور چیچک نکلنے والی ہو۔ تو پیپل کی ڈاڑھی دو ماشہ دینے سے چیچک رک کر بخار اتر جاتا ہے۔ اگر نکلے تو بھی زور کم ہوتا ہے۔

استقرار حمل:

یہ بڑے معرکہ کا نسخہ ہے جس شاہ صاحب کا یہ نسخہ ہے۔ وہ صرف اسی نسخہ کی بدولت بہت مشہور ہیں۔ نبا دلہ میں یہ نسخہ ملا ہے۔ ورنہ وہ کسی قیمت میں بتلانے کے لیے تیار نہیں تھے۔

معین حمل ادویات اسی وقت مفید ہو سکتی ہیں۔ جب حیض وغیرہ بالکل صاف ہوں۔ رحم کی حالت اچھی ہو۔ مرد کی منی بے نقص ہو۔ اگر مذکورہ بالا نقائص میں سے کوئی بھی نقص ہو۔ تو پہلے اسے رفع کر کے ٹھیک ہونے پر پھر دوا کا استعمال شروع کرانا چاہیئے۔

ڈاڑھی پیپل دو تولہ، ناگ کیسر دو تولہ، تخم شنو لنگی دو تولہ، سمندر پھل دو تولہ، سونٹھ دو تولہ۔

جملہ ادویات کو کوٹ چھان کر نخودی گولیاں بنائیں۔ بعد فراغت حیض بروز غسل اوّل گیلے سر ایک عدد شنو لنگی کا بیج نگل لیا جائے۔ اور ایک گولی ہر روز بوقت صبح پانی کے ساتھ یا ویسے ہی نگل لیا کرے۔ چالیس یوم تک کھائے۔

پہلی گولی عورت ضرور گیلے سر کھائے جس روز پہلی گولی کھائے اس روز حتی المقدور پوری خواہش سے جماع کرے۔ حمل قائم ہو جائے گا۔

پرہیز:۔ سرخ مرچ، ترشی، کچا میٹھا، تیل سے پرہیز ضروری ہے۔

سُرخ مرچ کی مسیحائیاں

از قلم جناب ڈاکٹر بہمانند صاحب انچارج گورو کل ہسپتال ــــ پنج گولہ

سگ و عقرب گزیدہ :

سرخ مرچ کو پیس کر بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے زہر دور ہو جاتا ہے نیز باؤلے کتے کے کاٹے مقام پر ضماد کرنے سے آرام آجاتا ہے۔ آزمودہ ہے۔

ہیضہ کے لیے اکسیر :

سرخ مرچ کے چھلکے کو باریک پیس کر کپڑ چھان کریں اور شہد میں ملا کر ایک ایک رتی کی گولیاں تیار کریں۔ مریض ہیضہ کو جب بدن بالکل سرد ہو اور نبض کمزور اور مایوس کن حالت میں ہو گئی ہو۔ دو گولی بغیر کسی بدرقہ کے نگلوا دیں۔ ایشور کی کرپا سے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ۱۸ اگست ۱۹۳۷ء کو ہمارے علاقہ کے اندر ہیضہ کی شکایت ہوئی تو ان ہی گولیوں کی بدولت میری بے حد شہرت ہو گئی تھی۔

آدھے سر کا درد :

سات عدد سرخ مرچ لے کر ان کو پکتے ہوئے روغن زرد دس تولہ میں ڈال کر جلا لیں۔ پیشانی اور کنپٹیوں پر اس تیل کی مالش کریں۔ نصف سر کے درد کے لیے اکسیر چیز ہے۔

کان کا درد :

کان کے درد میں اوپر لکھے ہوئے روغن کا ایک قطرہ ڈالنے سے درد کا فور ہو جاتا ہے
(کان میں دوا ڈالنی ہو تو ذرا گرم کر لیں۔)

ذات الجنب نمونیہ وغیرہ :

ذات الجنب میں سرخ مرچ کو پیس کر پانی کے ہمراہ ضماد بنائیں ۔ اور مقام ماؤف پر لیپ کریں ۔ اور بیس منٹ بعد اتاریں ۔ درد کو آرام ہو گا ۔

باری کے بخاروں کے لیے جادو :

تین عدد سرخ مرچ لے کر اُن کو سل بٹے پر رکھ کر خوب باریک پیسیں ۔ اور دائیں بازو کی چھوٹی انگلی پر باندھیں اور اوپر سے سفید کپڑاململ کا پانی میں بھگو کر باندھیں ۔ اول تو اسی روز بخار نہیں ہو گا ۔ اگر ہو بھی گیا ۔ تو بہت کم اور آئندہ کے لیے رک جائے گا

دیگر ۔ سرخ مرچ اور کونین ہموزن لے کر پانی میں کھرل کریں اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں ۔۔۔ بخار آنے سے ایک گھنٹہ پیشتر ایک دو گولی پانی کی مدد سے کھلائیں ۔ امید ہے کہ بخار نہ ہو گا ۔ ورد دوسری بار اسی طرح سے دیں ۔

دیسی جڑی بوٹیوں کی قدر کرو

پنڈت چھمنداس صاحب حکیم حاذق ۔۔۔۔ سردار پور

دیسی جڑی بوٹیاں غیر ملکی دواؤں سے سینکڑوں گنا زیادہ فائدہ مند اور قیمت میں بے حد سستی ہیں ۔ دئید صاحبان انہی بوٹیوں کو عرق ، شربت ، ٹنکچر ، سفوف کی شکل میں زمانہ کی رفتار کے ساتھ بدل کر خوش ذائقہ بنائیں ۔ میری عرض ہبرے کانوں سے نہ سنیں ۔

نایاب تحفہ :

برگد کا تازہ چھلکا سایہ میں خشک کیا ہوا ، دو حصہ کھانڈ دیسی ایک حصہ کوٹ کر کپڑچھان

کریں۔ اس میں چھ چھ ماشہ صبح و شام گرم دودھ کے ساتھ کھلانا عورتوں کے ورم رحم کو دور کرتا ہے سرعت انزال کے مریضوں کے لیے نایاب نخفہ ہے۔ اس سے ضعف دماغ دور ہوتا ہے۔ اور نسیان کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

کایا پلٹ چائے:

بدیسی چائے کو چھوڑ کر بڑ کے پتوں کی چائے پینے سے دائمی نزلہ زکام اور کمزوری دماغ دور ہو جاتے ہیں۔ آم کے پتوں کی چائے سے نزلہ۔ کھانسی کمزوری دماغ و نظر اور ہچکی دور ہو جاتی ہے۔ یہ چائے دست، پیچش، سنگرہنی کے مریضوں کو بغیر دودھ کے بطور قہوہ استعمال کرنی چاہیے اس کے متواتر استعمال سے سیلان الرحم حیض کی زیادتی۔ بواسیر خونی اور سل وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

بانجھ کے اولاد:

بڑ کی ڈاڑھی کو سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے چار چار ماشہ صبح و شام گرم دودھ کے ساتھ بانجھ عورت کو حیض سے فارغ ہونے کے بعد سات دن کھلانا اس کو بامراد کر دے گا۔ معمولی چیز سمجھ کر فائدہ نہ اٹھانا بے عقلی ہے۔ دنیا میں دوائی کے لحاظ سے ایک گھاس کا تنکا اپنی جگہ پر سونے کے کشتہ کے برابر فائدہ کرتا ہے۔ یہ میرے پوجنیہ گورو سورگباشی دیجارام کا پیغام ہے :۔

برگد اور اس کے کایا پلٹ فوائد!

حکیم دنیدرام رچھپال صاحب۔ ریکھی ـــــ راج پورہ

ہر قسم کی کمزوری کیلیے بےنظیر علاج:

اپنے ہاتھوں اپنے ویرج کا ستیاناس کر کے اور اپنی زندگی برباد کر کے بھری جوانی میں

بوڑھوں سے بدتر ہو جانے والے نوجوان جو مایوسی اور ناامیدی کے سمندر میں غرق ہو کر بڑے بڑے دکھ سے زندگی کے دن کاٹ رہے ہوں۔ یا وہ بوڑھے دوبارہ زندگی اور طاقت کی ضرورت محسوس کرتے ہوں۔ وہ طاقت کی تلاش میں سودائی ہو کر ادھر ادھر ہاتھ پاؤں نہ ماریں۔ اور بہروپیئے حکیموں کا سانگ بھرنے والے مکاروں کے دم جھانسوں میں آ کر روپیہ برباد نہ کریں بلکہ مستقل مزاج لگاتار ذیل کا نسخہ استعمال کریں ـــ جو کسی نہ کسی طرح نامرد ہو چکے ہوں کمزوری یا جریان میں مبتلا ہوں برگد (بڑ، بروٹا) کا یہ نسخہ اُن کے لیے دوا بھی ہے۔ اور غذا بھی مگر فائدہ لگاتار استعمال سے معلوم ہوگا۔

بڑ کی کونپلوں (تر ہوں تو دو تولہ خشک ہوں تو ایک تولہ) کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب آدھ پاؤ پانی باقی رہ جائے۔ تب حسب ضرورت کھانڈ ملا کر صبح اور اس طرح شام کے وقت پیئیں۔ اگر لگاتار استعمال کیا جائے۔ اور ویریہ (منی) کو ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ تو دو ماہ میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ ایک سال تک استعمال کرنے والے قوت مردمی کی طرف سے بے فکر ہو جائیں گے۔ تندرست اشخاص بھی اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

سردیوں میں اس کے دودھ میں حسب طاقت باضمہ گھی ملا کر بھی پیا جاتا ہے۔

کمزوری۔ نامردی اور جریان کے مریضوں کے لیے ایک تحفہ ہے۔

اگر کونپلیں نہ ملیں تو پتے بھی کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ یا خشک کونپلوں اور خشک پتوں سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ خشک کا وزن ایک وقت کے لیے ایک تولہ کافی ہے۔ تر ہوں تو دو تولہ

اس دودھ کے پینے کے بعد جب تک خوب اچھی طرح بھوک نہ لگے اس وقت تک کھانا نہ کھانا چاہیئے۔

کایا پلٹ چورن :

برگد کے تازہ اور نرم چھلکے کو سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر کپڑ چھان کریں۔ اور اس سے نصف وزن کھانڈ ملا لیں۔ اس میں سے چھ چھ ماشہ صبح و شام گرم دودھ کے

ساتھ کھائیں۔ اس سے ویرج بڑھتا ہے اور زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ جو پہلے سے صاف اور اچھا ہوتا ہے۔ منی کا پتلا پن۔ جلدی اخراج (سرعت انزال) اور احتلام وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔ پہلا خون صاف ہوتا ہے۔ اور نیا صاف پیدا ہوتا ہے۔ اور دبلا جسم موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ قوت مردمی۔ قوت حافظہ میں ترقی ہوتی ہے۔ جسم میں کافی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سو سو اور دو دو سو روپیہ تولہ والی ادویات کے مقابلہ میں جو لوگ آیورویدک کا کرشمہ دیکھنا چاہیں۔ وہ ایک دو ہفتہ اس نسخہ کا استعمال کر کے دیکھ لیں۔

تریاق جریان وسیلان الرحم :

اس موذی مرض سے صرف حظِ نفسانی ہی میں کمی نہیں آتی بلکہ بدن کے تمام اعصاب کمزور پڑ کر شباب کے تمام ولولے پژمردہ ہو جاتے ہیں۔ دلیری اور حوصلہ معدوم ہو جاتا ہے۔ مریض بے ہمت اور بزدل سا بن جاتا ہے۔

نسخہ اگرچہ کم قیمت اور فقیرانہ ہے۔ مگر نفع میں سب سے بڑھ کر ہے اور ہر مزاج کے موافق آجاتا ہے۔

بڑ کے درخت کے زرد شدہ پتے ایک من لے کر ایسے دو چار گھڑوں میں ٹھونس کر بھر دیں۔ جو پانی کے لگے ہوئے ہوں۔ گھڑے کورے نہ ہوں۔ اوپر سے جتنا پانی بھرا جا سکے ان میں بھر دیں۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد ایک آہنی کڑاہی میں اُن گھڑوں کی دوا کو الٹ کر جوش دیں۔ اور آدھا پانی جلا دیں۔ پھر نیچے اتار کر سرد کر کے پوست کی طرح خوب ملیں۔ بعدہٗ چھان کر پانی مذکور نرم آنچ پر پکائیں۔ جب سیاہ قوام ذرا گاڑھا ہو جائے تو نیچے سے آگ جلانا بند کر دیں اور صرف کوئلہ ہی کی آنچ دیتے رہیں۔ اور کسی لکڑی سے قوام کو ہلاتے رہیں۔ پس جب افیون کی طرح قوام ہو جائے تو بوٹی بھوپلی خشک (یہ ایک مشہور بوٹی ہے۔ جس کا مفصل ذکر اس کتاب کے پہلے حصوں میں آچکا ہے۔ تمام اچھے دواخانوں سے مل جاتی ہے) دس چھٹانک کا نہایت باریک سفوف نیچے اتار کر لکڑی سے خوب ہلا دیں۔ اس کی گولیاں چھوٹے بیر کے مطابق بنا کر صبح پانی سے ہر روز ایک گولی کھلائیں۔ دوا کا اجراء تا صحت جاری رکھیں۔

کیونکہ مرض کی کمی بیشی پر اس کا تعین ہوتا ہے، یا چار چار رتی کی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی سے شروع کر کے چار گولی تک بڑھائیں۔ پھر روزانہ چار گولی ہی استعمال کرتے رہیں۔ اگر ہو سکے تو آدھ سیر تازہ دودھ چار تولہ مصری ڈال کر کھانے سے آدھ گھنٹہ بعد پی لیا کریں۔

پرھیز :۔ گڑ۔ تیل۔ ترشی۔ بینگن۔ مرچ۔ کھاری اشیاء۔ سوڈا وغیرہ اور مباشرت سے ضروری ہے۔ جریان اور سیلان الرحم کے لیے اکسیر سے کم نہیں ہے۔

اگر اس میں طباشیر دو تولہ۔ سبوس اسبغول دو تولہ۔ آرد مغز تخم املی دو تولہ بھی اضافہ کیا جائے۔ تو پرانے سے پرانا جریان بھی دور ہو جائے۔ دوا آدھ رتی روزانہ بڑھا کر پوری مقدار تک پہنچا دیں۔ تاکہ طبیعت ہضم کی عادی ہو جائے۔ اگر مزاج میں خشکی ہو تو چھ ماشہ مکھن سے دوائی نگل لیا کریں۔

برگد کا تیل :

جو لوگ بالوں کو لمبا کرنا چاہیں، گنجان کرنا چاہیں۔ یا جن کے بال کمزور ہو گئے ہوں یا ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے یا جھڑنے یا جلدی پکنے لگ گئے ہوں۔ یعنی سفید ہو چلے ہوں وہ برگد کا تیل بالوں میں لگایا کریں۔ جس کی طریق تیاری یہ ہے۔ کہ برگد کے پتوں کو پانی میں دھو کر کونڈی سوٹنے یا سل بٹے پر رگڑ کر نچوڑ لیں۔ جس قدر یہ رس ہو اسی قدر سرسوں کا صاف تیل ملا کر نرم آنچ پر پکائیں۔ جب رس جل کر صرف تیل باقی رہے۔ تب آگ سے اتار کر نگاہ رکھیں۔ اور استعمال میں لائیں۔

روہنی :

بڑ یعنی برد ٹے کا نام روہنی ہے۔ اور روہنی حلق کے اس مرض کا نام بھی ہے جس میں حلق کے اندر مانس (کوا) کانٹوں کی طرح بڑھ کر حلق کو روک لیتا ہے۔

بڑ کا تازہ چھلکا ایک تولہ۔ خشک ہو تو چھ ماشہ کوٹ کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں آدھ پاؤ باقی رہنے پر چھان کر پلائیں۔ صبح۔ دوپہر۔ شام کے وقت بچوں اور بوڑھوں

کو ان کی عمر طاقت اور مرض کی حالت کے مطابق کم وبیش مقدار میں استعمال کرائیں۔
علاوہ ازیں یہ دوائی نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ۔ سل۔ تپ دق وغیرہ امراض میں مفید ہے۔

خون کا بہاؤ :

درخت بڑ کی کونپل چھ ماشہ رگڑ کر شیرہ نکال کر ڈیڑھ تولہ مصری ملا کر پئیں۔ بواسیر خونی دور ہو جائے گی۔ نکسیر اور منہ سے خون آنے کی شکایت میں بھی بے نظیر شے ہے۔

جریان وضعفِ باہ :

بڑ کی ڈاڑھی اور پھلی ببول خام سکھا کر باریک پیس کر برابر وزن مصری ملا کر ایک تولہ دوا بکری کے دودھ سے ہر روز کھائیں جریان اور باہ کی کمزوری دور ہو جائے گی۔

کچھرالی :

روئی کو بڑ کے دودھ سے تر کر کے کچھرالی پر لگائیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں فائدہ ہو جائے گا

بھگندر :

شیر بڑ کا پھایہ بھگندر پر لگانا اسرار وعجائبات سے ہے۔

بچوں کے سبز دست :

جس بچہ کو سبز دست آتے ہوں۔ اس کو بتاشہ میں ڈال کر کھلائیں۔ پہلی ہی خوراک سے فائدہ معلوم ہوگا۔ تین دن کے استعمال سے قطعی آرام آجائے گا۔

احتلام وجریان :

شیر برگد بتاشہ پہلے دن ایک قطرہ۔ دوسرے دن دو۔ تیسرے دن تین۔ اس کے بعد

ہر روز تین قطرہ ڈال کر کھانے سے جریان و احتلام جاتے رہتے ہیں۔

آبلہ دہن:

برگد کے پوست کو پانی میں جوش دے کر غرغرہ کرائیں۔ بچوں کے منہ میں چھالے ہوں تو روئی سے تر کر کے اس سے دھویا جائے۔ تو دو تین دن میں آرام آجاتا ہے۔ اور اس کی راکھ کو چھالوں پر چھڑکا بھی جائے۔

خونی اسہال:

پوست برگد کو جلا کر اس کی راکھ بنائیں۔ خونی اسہال میں اس کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

قے کا ہونا:

وہ قے جو کسی طرح بھی ہٹنے کا نام نہ لے اور کوئی بھی شے ہضم نہ ہوتی ہو۔ تو برگد کی ڈاڑھی جلا کر اس کی راکھ دو چار رتی کی مقدار میں چند بار چٹانے سے قے کا ہونا بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کے تجربات

از قلم جناب وید چھجو بل جی اگروال مالک پیر دانا اوشدھالیہ ——— انبالہ چھاؤنی

پستان میں دودھ کی زیادتی:

زمانہ حمل میں اگر پستان سے دودھ اس قدر ٹپکتا ہو کہ کرتی وغیرہ تر ہو جاتی ہو۔ نوسادہ پان کو ہلکا گرم کر کے چھاتی پر باندھ دو۔ غیر ضروری دودھ خشک ہو جائے گا۔ یہ ضرر چیز ہے۔

ورم پستان کا مجرب علاج :

منقیٰ تخم نکال کر کشمش سبز اور مغز بادام تینوں دو دو تولہ لے کر تھوڑے پانی سے سل پر پیس کر حلوے کی مانند کر کے چھاتی پر لیپ کر دو۔ اگر مواد پڑ چکا ہے۔ تو درخت پیپل کی جڑ کا سفید چھلکا لے کر جلا کر راکھ کر لو۔ اور یہ راکھ ایک ماشہ اور موم ایک ماشہ گرم کر کے ٹکیہ بنا کر ورم پر جما دو۔ اور گندم اور السی کے آٹے کی پلٹس بنا کر باندھ دو۔ اگر مواد نکل چکا ہو۔ تو زخم بھرنے کے لیے نیم کے پتوں کی پلٹس باندھ دو۔ اور نیم کے پتے جوش دے کر اس پانی سے دھویا کریں۔

مار گزیدہ کا علاج :

درخت جامن کی اندرونی چھال کوٹ کر اس کا عرق نچوڑ کر تھوڑا تھوڑا بار بار پلاتے رہیں جب تک قے میں زہر کا کل اثر دور نہ ہو جائے۔ جب تک ذرا بھی سانس چلتی ہو۔ اور چند قطرے بھی حلق سے اتر سکیں۔ تو اچھا ہونے کی امید ہے۔ جب قے سے زہر نکل چکے تو صرف دودھ گائے اور گھی پلاتے رہیں۔

جنون و پاگل پن کے لیے مجرب نسخہ :

نیشکر یعنی گنا جس قدر چوس سکے۔ مریض کو چوسنے دیں۔ اور سوائے گنے کے کوئی اور چیز کھانے پینے نہ دیں۔ حیرت ناک فائدہ ہو گا۔

پیچش خون کے دست، مروڑ، آؤں وغیرہ :

سونٹھ کو باریک کوٹ چھان کر گھی میں گوندھ کر گولہ بنا لیں۔ اور اس گولے کے اوپر ارنڈ کے تین چار پتے لپیٹ کر دھاگہ سے باندھ کر اوپر ایک انگل موٹا گارے کا لیپ کر کے سکھا لیں۔ اور پھر تنور میں یا گڑھے میں اُپلے کی آگ بھوبھل والی میں دبا دیں۔ جب مٹی سرخ

ہو جائے۔ تب نکال لیں۔ اور اس میں چینی یا کھانڈ برابر کی ملا کر مریض کو کھلائیں۔ ایک یا دو ماشہ کی پڑیہ گھنٹہ گھنٹہ بعد تازہ پانی سے دیں۔ چوبیس گھنٹہ میں دس بارہ پڑیہ سے بہت جلد آرام ہو گا۔ اور جاری رکھنے سے مرض جاتا رہے گا۔

اسہال کے لیے :

پکا ہوا کیلا ہمراہ سفوف رال ایک ماشہ کھانے سے بھی دست بند کر دیتا ہے۔

چھپاکی یا پتی کا علاج :

ناگ کیسر عمدہ پھول دار ایک تولہ کوٹ چھان کر تین تولہ شہد خالص میں ملا کر نصف صبح کو اور نصف شام کو کھلائیں۔ اگر مرض تازہ ہے۔ تو دو تین خوراک میں اور پرانا ہو تو چار پانچ روز میں فائدہ ہو گا۔

فوطہ اُتر گیا ہو :

فوطہ اتر گیا ہو تو ہلدی باریک ایک تولہ اور گوند کیکر باریک نصف تولہ پانی میں رگڑ کر فوطہ پر لیپ کر دیں اور گوبر کی آنچ سے سینک کر سکھا دیں اور اوپر سے نمیا کو کا پتہ پانی سے ذرا نرم کر کے باندھ دیں۔ اور لنگوٹ کس دیں۔ دو تین بار لیپ کرنے سے آرام ہو گا

ورم خصیہ :

ورم خواہ ایک فوطے پر ہو یا دونوں پر سونٹھ، بنولہ اور تل سیاہ برابر برابر لے کر کوٹ چھان کر گائے کے پیشاب میں پکا کر ذرا گرم لیپ کر دیں۔ دو تین روز میں ورم دور ہو جائے گا۔

افیونی کے دست بند کرنے کی مجرب دوا :

جامن کی کونپل خوب رگڑ کر اور دہی سے پلیس کر کئی بار پلاؤ۔ افیونی کے دست آسانی

سے بند نہیں ہوا کرتے۔ لیکن اس دوا سے بہت جلد تسلی بخش فائدہ ہوتا ہے۔

بچوں کا دودھ الٹنا یا قے کر دینا:

آم کی گٹھلی کی گری۔ دھان کی کھیل۔ سیندھا نمک برابر برابر کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر بچہ کو چٹائیں۔ بہت جلد شکایت دور ہو جائے گی۔

بچوں کی کھانسی:

کنڈیاری یا چھمک مولی کے پھول کا کیسر پیس کر شہد میں بچہ کو ذرا ذرا چٹائیں یا کاکڑا سنگی (پنساری سے مل جائے گی) باریک کر کے شہد میں ملا کر چٹانے سے کھانسی دور ہو جاتی ہے۔
بڑے آدمی کاکڑا سنگی کے سفوف کو شہد کے ذریعہ گولی بنا کر منہ میں رکھ سکتے ہیں۔
بہیڑہ کی چھال کو آٹے میں بند کر کے آگ میں بھونکر نمک ملا کر چٹانے سے کھانسی کو دور کرتی ہے

زچہ عورت کا بخار، کھانسی، قے، بیہوشی میں کچھ کچھ بکنا

بچہ جننے کے بعد اگر عورت کو اوپر لکھے ہوئے روگوں میں سے کوئی روگ ہو جائے۔ تو سب دشمول کا کاڑھا پلانے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اس لیے سوائے دشمول کے اور کوئی دیسی یا انگریزی دینی چاہیے۔ ورنہ زچہ کا بچنا دشوار ہو جاتا ہے۔
دشمول کے کاڑھے کی دوائیں سب اچھے دواخانوں اور پنساریوں کے ہاں سے مل جاتی ہے۔

تین بوٹیاں، چار مجربات:

حکیم چندن لال سہگل صاحب مصنف سابق ایڈیٹر رسالہ ادیب پشاور (پنڈی گھیپ)

مولی: ۱ مولی کے سبز پتوں اور شاخوں کا پانی آٹھ تولہ شکر دو تولہ۔ ملا کر صبح کے وقت نوش فرمائیں۔

ہر قسم کے یرقان اپیلیا، کے لیے نہایت مفید ہے۔

۲۔ نمک مولی چھ رتی۔ نمک خربوزہ چھ رتی۔ شربت بزوری یا تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔ بغیر کسی اذیت کے ریگ مثانہ خارج ہو گی۔

بادام :

بادام بدن کو فربہ کرتا ہے۔ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ گردہ مثانہ کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ اس کا روغن دائمی قبض کے لیے نہایت مفید ہے۔

۳۔ **برائے دائمی قبض** :۔ ایک تولہ سونف کی پوٹلی باندھ کر ڈیڑھ پاؤ دودھ میں جوش دیں۔ پھر پوٹلی نکال کر دودھ میں روغن بادام چھ ماشہ۔ اسپغول سالم تین ماشہ ملا کر رات کو سوتے وقت نوش فرمائیں۔ نہایت اعلیٰ ملین دوا ہے۔ بغیر کسی تکلیف کے دائمی قبض کو رفع کرتی ہے

نیم :

۴۔ نیم کے پتے ایک تولہ۔ کالی ہرڑ چھ ماشہ۔ کڑوا چرائتہ سات ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر قدرے مصری ملا کر نوش فرمائیں خشک و تر خارش کے لیے مفید ہے۔

مخصوص امراض اور معمولی جڑی بوٹیاں

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری —— کشمیری بازار —— لاہور

معزز ناظرین! خوش قسمتی سے آج ایک ایسا موضوع پیش نظر ہے۔ جس پر جس قدر لکھا جائے کم ہے۔ یعنی وہ جڑی بوٹیاں جو ہمارے پاؤں تلے روندی جاتی ہیں۔ یا گھروں کے معمولی استعمال میں آتی ہیں۔ ان کے فوائد لکھ کر آپ کو اس لائق بنانا مقصود ہے۔ کہ آپ ان کو ضائع کرنے کی بجائے

برگد کا درخت
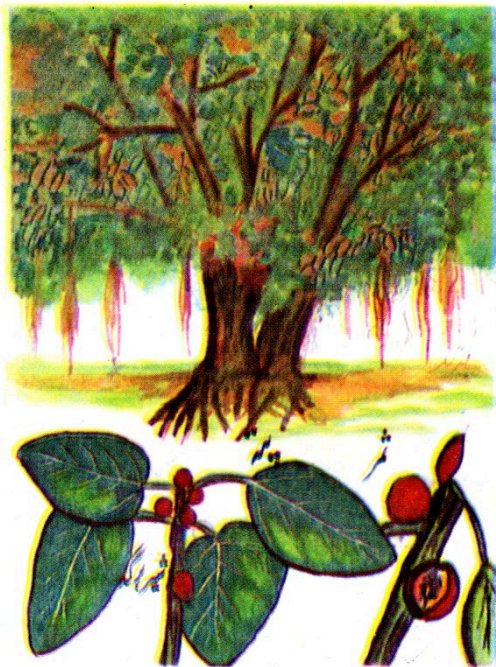
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریاگنج، نئی دہلی۔

فائدہ حاصل کیا کریں۔ موجودہ زمانہ میں امراض مخصوصہ ہی ایسی ہٹیلی امراض ہیں جن کے علاج کے لیے سینکڑوں روپے تباہ کیے جاتے ہیں، مگر صحت نہیں ہوتی۔ یہ محض آپ کی سزا ہے۔ ورنہ آپ کے پاس وہ نادر ادویہ ہیں، جن سے آپ کی صحت کا بحال ہونا یقینی امر ہے۔ مگر افسوس کہ آپ ان سے بے خبر ہیں۔ آئیے اور مندرجہ ذیل اوراق میں ان نادر ادویہ کے متعلق واقفیت حاصل کیجیے۔

دنیا کی بزرگ ترین بوٹی برگد

برگد یعنی بڑ صرف اپنے قد و قامت کے لحاظ سے ہی بزرگ کہلانے کا حقدار نہیں۔ بلکہ بلحاظ فوائد بھی سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ اور لطف یہ کہ ہر گاؤں۔ ہر قصبہ اور ہر شہر میں بکثرت موجود ہے۔ اس کے تمام فوائد احاطہ تحریر میں لانے محال ہیں۔ مختصر طور پر یہ سمجھیئے کہ برگد امراض مخصوصۂ مردانہ کے لیے خصوصیت سے کارآمد ہے۔ بڑے بڑے قیمتی طویل اور محنت طلب نسخہ جات اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ نسخہ جات ذیل سے اس امر کی پوری تصدیق ہو جائے گی۔

حب ممسک بلا افیون:

آج تک جتنے ممسک نسخہ جات دیکھنے میں آئے ہیں وہ خاص طبیعتوں پر اپنا اثر کرتے ہیں۔ کیونکہ منشی اشیاء ان کا جزو اعظم ہوتا ہے۔ مگر نسخہ ذیل اس لحاظ سے بہتر ہے۔ کہ ہر طبیعت کے موافق آئے گا۔ اور منشی اشیا سے مبرا ہے۔

پھٹکڑی سفید ایک تولہ۔ شیر برگد پانچ تولہ۔ دونوں کو کھرل کر کے گولی بقدر نخود بنائیں اور دو گھڑی پیشتر دودھ کے ساتھ دو گولی استعمال کریں۔ اور امساک کا لطف دیکھیں۔

جریان دور سفوف:

جریان کے لیے سہل ترین اور مفید ترین نسخہ ہے:۔

ریشہ برگد ایک پاؤ۔ پھلی کیکر آدھ پاؤ۔ مجیٹھ پانچ تولہ۔ طباشیر دو تولہ۔ کھانڈ دیسی ڈیڑھ پاؤ۔ سفوف بنا کر ایک تولہ بوقت صبح دودھ کے ساتھ دیں۔

اکسیر البول :

کثرت بول، سلسل بول اور ذیابیطس کو مفید ہے۔

ثمر برگد خشک کر کے سفوف کریں۔ چھ ماشہ ہمراہ شیر دینے سے خاطر خواہ فائدہ ہو گا۔

نفیس سردائی :

جس کے استعمال سے ہر قسم کی روانئ خون، جریان احتلام، سرعت اور رقت دور ہو گی۔ ضعف وحرارت قلب وجگر دور ہو گا۔ اور طبیعت ہشاش بشاش رہے گی۔

نرم ونازک تازہ ریش برگد ایک تولہ، مغز بادام سات عدد گھوٹ کر مصری ملا کر ہر روز بوقت صبح نوش کیا کریں۔

مفید چائے :

برگد کے ہر جزو کو جوش دینے سے چائے جیسا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ جس میں دودھ ملانے سے بھی کسی قسم کا فرق نہیں آتا۔ جو نقصانات عام طور پر چائے میں ہوتے ہیں۔ وہ اس میں نہیں ہوتے بلکہ یہ چائے اعلیٰ درجہ کی ممسک ومقوی۔ دافع جریان واحتلام وسرعت ورقت ہے۔ اور نزلہ وزکام کو بھی مفید ہے۔ اس مقصد کے لیے کونپل برگد نرم ونازک جو خود بخود گر پڑتی ہیں۔ یا نرم ونازک برگ اور نرم ونازک ریش کا استعمال نہایت موزوں ہے ـــــ بہتر ہے کہ ان کو موسم پر اکٹھا کر کے ڈبوں میں محفوظ رکھیں اور ضرورت پر کام میں لائیں۔

کشتہ سرب :

بواسیر خونی کا واحد علاج ہے۔

سکہ حسب ضرورت لے کر کڑاہی میں ڈال کر پگھلائیں۔ اور ریش برگد سے حرکت دیتے جائیں۔ اور گندھک آملہ سار کی چٹکی دیتے رہیں خاکستر ہونے پر اتار کر رکھ لیں۔ بمقدار دو رتی ہمراہ آب تازہ دہی چند روز میں بواسیر نیست ونابود ہو جائے گی۔

حمل ٹھہرانے کا نسخہ :

صرف ایک ہی بار کے استعمال سے حمل قرار پائے گا۔ اور حمل بھی انشاءاللہ العزیز نرینہ ہو گا۔ حیض کے بعد عورت نہا دھو کر بوقت چار بجے شام سفوف ریش برگد ایک تولہ شیر برگد چھ ماشہ ملا کر دودھ سے کھائے۔ اور رات کو ہم بستر ہوں۔ حمل نرینہ قرار پائے گا۔ اگر خدانخواستہ پہلے ماہ کامیابی نہ ہو۔ تو اگلے ماہ اسی طرح استعمال کرائیں۔

اکسیر النساء :

جریان الرحم اور اسقاط دو نسل کُش امراض آج کل عورتوں کے گلے کا ہار ہو چکے ہیں کئی ایک علاج کرانے پر بھی عموماً ناکامی ہوتی ہے۔ آج ناظرین حضرات کی خاطر ایک آسان اور مجرب نسخہ حاضر خدمت کرتا ہوں۔ جس سے ان ہر دو امراض کا قلع قمع ہو جائے گا جریان الرحم دور ہو گا۔ اور بچے صحیح وسالم پیدا ہوں گے۔

ریش برگد چار سیر جو کوب کر کے پانی میں رات کو بھگوئیں۔ صبح چولہے پر رکھ کر رس (رسونت) پانچ تولہ شامل کر کے نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب ایک سیر پانی رہ جائے۔ تو اتار کر مل چھان لیں۔ اور تھوڑی دیر سکون سے رکھ چھوڑیں۔ تاکہ میل کچیل نیچے بیٹھ جائے۔ اوپر سے نتھار کر پھر آگ پر رکھیں اور خشک کر کے گولی بقدر نخود بنا کر ہمراہ آب تازہ دیا کریں۔

٭ برگد کا دودھ حاصل کرنے کے لیے بہتر ہے۔ کہ کونپل توڑیں۔ اعلیٰ درجہ کا دودھ کثیر مقدار میں جمع ہو گا۔ اگر پتوں کو توڑیں گے۔ تو دودھ کم مقدار میں نکلے گا۔ اور اگر تنے سے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو اعلیٰ نہیں نکلے گا۔

پیاز

پیاز نہایت معروف اور تقریباً ہر گھر میں استعمال ہونے والی چیز ہے۔ لہٰذا اس کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں صرف اتنا عرض کر دینا ضروری ہے۔ عموماً دو طرح کا کثیر المستعمل ہے۔ ایک پیاز سفید

اور دوسرا پیاز سرخ۔ دیکھنے میں گو یہ ایک معمولی چیز ہے مگر قدرت نے اس کے اندر کمال کے جوہر پنہاں کر رکھے ہیں۔ یہاں اس کے متعلق نہایت ضروری باتیں بہت اختصار سے بیان کی جائیں گی۔

لعوقِ پیاز:

گو دیکھنے میں ایک معمولی نسخہ ہے مگر بلحاظ فوائد اعلیٰ درجہ کا مقوی و مغلظ ہے۔

آبِ پیاز شہد خالص ہموزن ملا کر آگ پر رکھ کر پکائیں۔ جب قوام ہو جائے تو اتار لیں بقدر چھ ماشہ استعمال کیا کریں۔

سفوف پیاز:

جریان دور کر کے قوت باہ پیدا کرنے کے لیے آسان ترین نسخہ ہے۔

پیاز کتر کر سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں۔ ہم وزن شکر سرخ ملا کر ایک تولہ ہر روز دودھ کے ساتھ دیں۔

طلائے پیاز:

یہ طلا عضو میں تیزی اور تندی پیدا کرنے کے لیے نہایت عجیب ہے۔ علاوہ ازیں دیگر ورم۔ رسولی، دنبل پر استعمال کرنے سے اسے تحلیل کر دے گا۔ یا پھوڑ دے گا۔

پیاز پانچ تولے کر ہاتھ سے کتر کر پاؤ تیل میں ملا کر گھوٹ لیں، بس تیار ہے۔ بوقت ضرورت استعمال کریں۔

مرہم پیاز:

ہر قسم کے زخموں۔ خصوصاً زخم پستان کے لیے نہایت مفید ہے۔ جب پستان کا ورم پھوٹ کر زخم بن جاتا ہے، اور آرام نہیں آتا۔ اس مرہم کے لگانے سے زخم جلد بھر جاتا ہے۔

روغن کنجد دس تولہ میں پیاز ڈھائی تولہ کتر کر ڈال دیں۔ جب جل جائے تو برگ نیم ڈھائی

تولہ ڈال کر جلائیں۔ بعدہٗ موم ایک تولہ ملاکر مرہم بناکر لگائیں۔

سفوف مُولدِمَنی :

تخم عمدہ بڑے دانے والا لے کر آب پیاز میں سات بار تر وخشک کر کے سفوف بنائیں۔ مصری ہم وزن ملاکر صبح وشام ہمراہ شیر دیا کریں۔

حلوۂ عجیب :

موسم سرما کے لیے واقعی عجیب تحفہ ہے۔ قوت باہ میں حد درجہ ترقی ہوتی ہے۔ بوڑھوں کے لیے سہارا بن جائے گا۔ ہر قسم کی تکلیف جسمانی دور ہوگی۔ اور ریح کے لیے بے خطا ہے۔

ایک پیالی میں ایک بیضۂ مرغ پھلینٹ لیں۔ اس میں بمقدار ایک بیضہ آب ادرک۔ آبِ پیاز۔ شہد خالص ڈال کر ملائیں تاکہ یک جان ہو جائے۔ اور ایک ہی بیضہ کے برابر روغن زرد کڑاہی میں ڈال کر پکائیں۔ جب روغن کی جھاگ مر جائے۔ تو مجموعہ انڈے والا ڈال کر ہلائیں۔ جب حلوہ تیار ہو جائے تو استعمال کریں ـــــ بمقدار ایک بیضہ سے مراد یہ ہے کہ خول بیضہ ادویہ سے بھر کر ملائیں۔ ہر روز تازہ بتازہ استعمال کریں۔

دہقانی مشورہ :

مجھے عموماً دیہاتوں میں جانے کی ضرورت رہتی ہے۔ دہقانی لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ جس نے موسم برسات میں پانچ سیر پیاز اور پانچ سیر گڑ کھالیا۔ گویا اس نے پانچ بھینسوں کے مکھن کھانے جتنی قوت اپنے اندر پیدا کر لی اس کے کوئی متعدی مرض پاس نہیں آئے گی۔ امراض وبائیہ سے نجات ہوگی۔ اور تمام قوتیں ہمیشہ بحال رہیں گی۔

اکسیر دمہ :

نہایت ہی بے نظیر ولاثانی نسخہ ہے۔ قدر کریں۔

آبِ پیاز، شہد خالص ایک ایک پاؤ، سوڈا بائی کارب پانچ تولہ تینوں کو ملا کر رکھ لیں۔ صبح و شام ایک چمچہ استعمال کرائیں۔ فائدہ معلوم ہوگا۔

آم

بلحاظ ذائقہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک شیریں اور دوسرا ترش۔ شیریں آم مقوی باہ اور مقوی معدہ و جگر ہوتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ ترش آم قاطع غلبہ صفرا۔ دافع قے و غثیان مفتت سنگ گردہ و مثانہ اور مشتہی طعام ہے۔ بلغمی امزجہ کو مضر ہے۔

اس مضمون کو قلم بند کرنے وقت ایک مہوسی دوست تشریف لائے۔ پوچھا کیا کر رہے ہیں جواب دیا کہ آم کے درخت پر کچھ لکھ رہا ہوں۔ فرمانے لگے۔ کہ اس کا ایک اکسیری نسخہ ہم بتاتے ہیں۔ جو کہ بفضل خدا صحیح ہوگا۔

کشتہ مس برنگ سفید شگفتہ:

کونپل آم کا پانی نکال کر پیالی میں رکھیں۔ ایک گڑھا زمین میں کھود کر اس میں کوئلے ڈال کر جلائیں۔ جب سرخ ہو جائیں۔ تو ان میں ایک پیسہ تانبہ رکھ دیں۔ اور پنکھے سے ہلائیں۔ جب پیسہ خوب سرخ ہو جائے۔ تو چلو بھر آب مذکور کوئلے ہٹا کر پیسہ پر ڈال دیں۔ اور جلدی سے کوئلے اوپر کر کے پنکھا کریں۔ تین چار بار کے کرنے سے پیسہ سفید شگفتہ ہوگا۔

اکسیر ذیابیطس:

ذیابیطس جیسی ہٹیلی مرض جو قیمتی ادویہ سے بھی نہیں جاتی۔ اس کے علاج کے لیے ایک اکسیر دوائی ہر سال منوں آپ کے پاؤں تلے روندی جاتی ہے یہ آم کے پتے ہیں۔

برگ آم جو خود جھڑ جائیں۔ اکٹھے کر کے سایہ میں خشک کر کے باریک کریں بس اکسیر دوائی تیار ہے۔ ڈیڑھ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیں۔

گوہانجنی :

آم کی ایک شاخ توڑیں۔ اور شاخ کی جڑ سے پتوں کو توڑنا شروع کریں۔ اُن سے جو رطوبت نکلے۔ اسے گوہانجنی پر لگائیں۔ دور ہو جائے گی۔

بدبوئے دہن :

آم کی شاخ کی مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔

سوزاک :

پوست درخت آم ایک تولہ سے دو تولہ تک رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح چھان کر چالیس یوم استعمال کرنا سوزاک کو بیخ و بن سے اکھاڑ دے گا۔

جامن

آم کی طرح جامن بھی ایک مشہور و معروف درخت ہے۔ مقوی باہ اور مقوی معدہ و جگر ہے اور کئی ایک کشتہ جات بھی اس میں تیار ہو سکتے ہیں۔

سفوف تخم جامن :

یہ سفوف اعلیٰ درجہ کا مغلظ منی ہے۔ اور کثرت بول کو رفع کرتا ہے۔

تخم جامن چھلکا دور کر کے سفوف بنائیں۔ تین ماشہ بوقت صبح ہمراہ شیر دیں اس کے ساتھ چنوں کی روٹی کھائیں۔ تو زیادہ مفید ہے۔

حب ذیابیطس :

ذیابیطس شکری کے لیے نہایت مفید ہے۔

تخم جامن۔ افیم۔ کشتہ فولاد ہر ایک ایک ماشہ۔ سولہ عدد گولیاں بنا کر صبح و شام ایک گولی ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کرائیں۔

کشتہ فولاد :

نہایت ہی مقوی معدہ و جگر و گردہ و مثانہ ہے۔ خون صالح پیدا کر کے چہرے کا رنگ سرخ کر دیتا ہے موسم برسات میں اس کا استعمال جلد بال سفید ہونے نہیں دیتا۔

برادہ فولاد حسب ضرورت کڑاہی میں ڈال کر اس میں آب ثمر جامن مقطر شدہ اتنا ڈال دیں۔ کہ چار انگل اوپر رہے۔ دھوپ میں رکھ چھوڑیں۔ اور ہر روز تین بار ہلا دیا کریں۔ خشک ہونے پر کپڑ چھان کر لیں۔ اور محفوظ رکھیں ـــــ ضعف جگر کے لیے بقدر دو رتی دہی میں ملا کر دیں۔ اور دیگر امراض کے لیے مکھن سے دیں۔

نیم

نیم کا مصفی خون ہونا کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ نیم کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے امراض جلد کا دفعیہ ہوتا ہے۔ چند ایک ضروری نسخہ جات حاضر کیے جاتے ہیں۔

عرق نیم :

خرابی خون کے تمام امراض کو بفضلہٖ مفید ہے۔

ثمر نیم، برگ نیم، پوست نیم۔ گل نیم۔ ہم وزن کوٹ کر آٹھ گنا پانی میں بھگو دیں۔ صبح عرق کشید کر لیں۔ اور پانچ تولہ ہر روز استعمال کریں۔

روغن نیم :

کہنہ سے کہنہ چنبل پر دو تین بار لگانے سے جڑ سے دور کر دے گا۔ دو تین قطرہ دودھ میں ملا کر پینے سے خارش کو فائدہ ہو گا۔

نیم

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

تخم نیم خشک کرکے بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں اور استعمال کریں۔

پلٹس نیم :

ہر قسم کے پھوڑوں کو پھاڑنا اور صاف کرنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

برگ نیم خوب کوٹ کر گیلے کپڑے میں لپیٹ کر اوپر مٹی لگا کر بھرتہ بنائیں۔ جب مٹی سرخ ہو جائے تو لنکال کر گرم گرم باندھیں۔

مرہم نیم :

ہر قسم کا زخم۔ داد۔ چنبل۔ ناسور۔ چوٹ۔ آگ کے جلنے وغیرہ کو مفید ہے۔

روغن سرسوں ڈیڑھ پاؤ گرم کرکے۔ اس میں برگ نیم پانچ تولہ ڈال کر جلائیں۔ اور چھان کر موم سفید۔ مردہ سنگ۔ سیندور پانچ پانچ تولہ ملائیں۔ بس تیار ہے استعمال کریں۔

نقوع نیم :

اس قدر مصفی خون ہے۔ کہ برص تک دور ہو جاتا ہے۔

پوست درخت نیم۔ باوچی ہم وزن سفوف بنائیں۔ چھ ماشہ سفوف رات کو پانی میں بھگوئیں۔ صبح چھان کر شہد ملا کر پی لیں۔

حب نیم :

امراض شکم خصوصاً سول کی آزمودہ دوائی ہے۔

برگ نیم برگ مدار۔ منڈی بوٹی (پنساریوں سے لیں) پانی میں بھگو کر جوش دے کر خوب مل مل کر چھان لیں۔ اور آگ پر خشک کرکے گولی بقدر کوکن بنا کر صبح و شام پانی سے دیں۔

بینگن کے اعجاز

حکیم حافظ سید محمد ظہیر علی صاحب ـــ موضع پتیئ ضلع مراد آباد

بینگن :

ایک مشہور ترکاری ہے۔ جس کی کاشت برصغیر کے اکثر حصص میں ہوتی ہے۔ یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔

مارو۔ بتیہ۔ ولائتی سفید رنگ

اس کے فوائد بہت ہیں۔ لیکن میں وہی خواص و مجربات بیان کروں گا۔ جو میرے ذاتی تجربہ میں بارہا آکر مفید ثابت ہوئے ہیں۔ میرا تجربہ زیادہ مارو بینگن اور بتیہ سے تعلق رکھتا ہے۔

برائے گھگیاری، بدھ، دمل :

بینگن کے دو ٹکڑے کر کے تو سے پر سینک کر اور پسی ہوئی ہلدی تین ماشہ دونوں ٹکڑوں پر مل کے گرم گرم باندھیں۔ تو بہت جلد ٹوٹ جائے گی۔ اور بہت آسانی سے تکلیف جاتی رہے گی۔ میرا بارہا کا تجربہ کیا ہوا ہے۔

جب کسی جگہ چوٹ کا درد ہو :

بالخصوص جوڑ میں درد ہو، اور سبب اس کا انجماد ہو۔ تو خون تحلیل کرنے اور ایسے درد کے دور کرنے میں زود اثر ہے۔ مذکورہ بالا ترکیب سے استعمال کرنا چاہیئے۔

مومیائی کا بدل :

بینگن پر گیلا کپڑا لپیٹ کر اور اس پر تھوڑی سی گیلی مٹی لگا کر بھوبھل میں دبا دیجئے۔ پندرہ منٹ کے بعد نکال کر مٹی کپڑا علیحدہ کر کے اس کا پانی نچوڑ لیجئے۔ یہ پانی تین تولہ۔ قند سیاہ (گڑ) چھ

ماشہ ملاکر پلائیے۔ چوٹ کی تکلیف دور کرنے میں مومیائی کا کام دیتا ہے۔

کثرتِ عرق :

جس کے ہاتھ پاؤں پر زیادتی سے پسینہ آتا ہو اسے چاہیئے کہ بینگن سے نکالا ہوا پانی ہاتھ پاؤں پر ملے۔ پسینہ روکنے میں عجیب الاثر ہے۔

موچ۔ ورم :

بینگن موچ نکالنے اور ورم کے دور کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ بینگن کے چھوٹے چھوٹے قتلے کر کے اور کھانے کا نمک آٹھواں حصہ ملاکر کسی برتن میں گرم کیجیئے جب قتلے ملائم ہو جائیں۔ نیم گرم موچ پر باندھ دیجیئے۔ چند بار کے عمل سے موچ نکل جائے گی۔ اسی طرح چند بار کے عمل سے ورم جاتا رہے گا۔

ہاتھ پیر پھٹنے کے لیے :

پختہ زرد بینگن باریک پیس لو۔ اور چھ گنے ویسلین میں ملاکر مرہم بنالو۔ جن کے ہاتھ پیر موسم سرما میں پھٹتے ہوں۔ انھیں چاہیے کہ اپنے ہاتھوں اور پیروں پر یہ مرہم ملا کریں۔ ہاتھ اور پیر پھٹنے بند ہو جائیں گے۔

جڑی بوٹیوں کے کرشمے

حکیم دیوان بوگھا رام صاحب طلائی تمغہ یافتہ ـــــــ ٹانک شہر

دردِ سر :

سرس کے تخم کوٹ کر کپڑ چھان کر لیں۔ اور ذرا سی مقدار میں بطور نسوار ناک میں زور سے سونگھیں تاکہ دماغ تک چڑھ جائے۔ اس سے چھینکیں آئیں گی۔ اور نزلہ کا رکا ہوا گندہ مواد خارج ہو کر سر کا بھاری پن اور درد جاتا رہے گا۔

کان کی بیماریاں :

کیکر کے پھول ایک تولہ، تل کا تیل دو تولہ۔ دونوں کو آگ پر رکھ کر جوش دیں۔ جب پھول جل کر سیاہ ہو جائیں۔ تو تیل کو اتار کر چھان لیں۔ کانوں کی پیپ خشک کرنے میں لاجواب ہے۔ دو چار بوندیں نیم گرم تیل کی ڈالیں۔

پینس :

شیر برگد پانچ قطرہ، روغن گل۔ پانچ قطرہ۔ دونوں کو ملا کر ناک میں لگائیں۔

امراض چشم :

درخت پیپل کی کونپلوں کا رس آدھ پاؤ۔ افیون ایک ماشہ۔ دونوں کو کھرل کر کے بقدر نخود گولیاں بنا رکھیں۔ خارش اور پانی کے آنے کے لیے مفید ہے۔ پانی میں گھس کر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ اور باقی آنکھوں پر لیپ کر دیں۔

―――

چیچک کا پھولا:

آم توڑتے وقت جو رس نکلے سلائی سے پھولا پر لگائیں۔

آشوبِ چشم:

انار کے نرم پتے گھوٹ کر ٹکیہ بنا کر آنکھوں پر باندھیں۔

گوھا نجنی:

آم کی شاخ توڑتے وقت جو پانی نکلے گوہانجنی پر لگائیں۔ تھوڑی دیر میں بیٹھ جائے گی۔

دانت ھلنا:۔

برگ ببول چبایا کریں۔ اس سے دانت مضبوط ہو جائیں گے۔ خون آنا بند ہو جائے گا۔

نکسیر کا علاج:۔

انار کی کونپل کوٹ کر رس نکالیں اور اس میں نصف وزن گل میں ملا کر آگ پر پکائیں۔ جب صرف تیل رہ جائے تو اتار کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت ناک میں ڈالیں۔

منہ کے راستہ خون آنا:

کونپل ببول۔ برگ انار نرم۔ آملہ خشک۔ ہر ایک چار ماشہ۔ دھنیا خشک دو ماشہ۔ تمام کو نیم کوب کر کے رات کو پاؤ پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح مل چھان کر مصری ڈال کر پلائیں۔

سل کی وجہ سے خون آتا ھو:۔

ریشہ برگد چھ ماشہ۔ دوب سفید چھ ماشہ پیس کر آدھ پاؤ پانی ڈال کر چھان لیں۔ اور ایک ماشہ کشتہ سفید چھڑک کر پلائیں۔

سل و دق:

ریشہ برگد ایک سیر سایہ میں خشک کریں اور باریک کپڑ چھان کر کے چھ ماشہ صبح تازہ پانی سے استعمال کرائیں۔ چالیس یوم بلاناغہ استعمال کرانے سے سل و دق رفع ہو جاتے ہیں۔ غذا کے بعد گلقند تھوڑا سا کھلا دیا کریں۔

کھانسی بلغمی :۔
چھال کیکر ایک سیر کو چار سیر پانی میں پکائیں۔ جب ایک سیر پانی رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں
اور ایک سیر مصری ملا کر چٹنی بنائیں۔
خوراک :۔ تو ماشہ چٹائیں۔ بلغم بذریعہ پاخانہ خارج ہو گی۔

کھانسی، زکام گلے کی خراش :۔
برگ آم سایہ میں خشک شدہ بطور چائے تیار کر کے اور دودھ حسب ضرورت ڈال کر نیم گرم
پئیں۔ ہچکی اور ضعف دماغ کے لیے مفید ہے۔

تپ لرزہ :۔
بخار آنے سے ایک گھنٹہ پیشتر پیپل کی مسواک کرتے رہیں بخار رک جائے گا۔
دیگر :۔ نیم کی اندر چھال (نرم اور تازہ چھال جو اوپر کی خشک چھال کے نیچے ہوتی ہے) سایہ
میں خشک کر کے باریک کر لیں۔ اور چار تی روزانہ تازہ پانی سے دیں۔ ہر قسم کے باری کے بخار دں
کے لیے مفید ہے۔

پرانا بخار :۔
چھال نیم۔ چھال پیپل ایک ایک چھٹانک لے کر پاؤ بھر پانی میں رات کو بھگو رکھیں۔ صبح مل
چھان کر پلائیں۔

تپ دق کا اسرادی نسخہ :۔
درخت پیپل کے پانچوں اجزا دس سیر لے کر خوب کچل کر اٹھ گنا پانی میں بھگوئیں۔ صبح کسی کڑاہی
میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب چوتھائی پانی رہ جائے۔ تو اتار کر چھان کر پھر اسی کڑاہی میں ڈال
کر دوبارہ آگ پر رکھیں جب پکتے پکتے گاڑھا ہو جائے تو کڑاہی سے نکال کر اس میں نو ماشہ
ابرک سیاہ۔ نو ماشہ ست گلو اصلی ملا کر دورتی کی گولیاں بنا لیں۔
دن میں سہ بار ایک ایک گولی ہمراہ شیر بز استعمال کرائیں ــــــ متواتر استعمال کرانے سے
سل کا خون۔ کھانسی۔ دستوں کا آنا بند ہو جائے گا۔ اور مریض اس موذی مرض کے پنجہ سے بچ
جائے گا۔ یہ سینہ کا راز محض خلق خدا کی بہتری کے لیے ظاہر کیا گیا ہے۔ ناظرین تیار کر کے فائدہ اٹھائیں

نسخہ طاعون (عطیہ حکیم اللہ یار جوگی)

برگ نیم ۴ تولہ۔ بنفشہ ۲ تولہ گلو ۶ ماشہ۔

تمام گھوٹ کر ایک پاؤ پانی ملا کر چھان لیں۔ اور مریض کو پلائیں۔ پلیگ کا اثر باطل ہو جائے گا۔

لو لگنا:

جس موسم میں یہ مرض ہوا کرتی ہے۔ قدرت اسی موسم میں آم پر پھل لاتی ہے۔ جو اس مرض کا شافی علاج ہے۔ چنانچہ کچے آم کو گرم راکھ میں دبا دیں۔ جب پختہ ہو جائے۔ تو اس کو راکھ سے صاف کرکے نچوڑ لیں۔ اور گڑ کا شربت ملا کر پلا دیں۔ فوراً مرض رفع ہو گی۔

چیچک:

نیم کا تازہ چھلکا آدھ پاؤ پانی دو سیر میں جوش دیں جب آدھ سیر رہ جائے۔ تو چھان کر اس سے آدھی چھٹانک صبح و شام پلائیں چیچک سے امن رہے گا۔

صفراوی بخار:

انار دانہ پانچ تولہ۔ مٹی کے کورے لوٹے میں ایک سیر پانی ڈال کر بھگو رکھیں۔ اور تھوڑا تھوڑا نتھار کر مصری ملا کر مریض کو بار بار پلائیں۔ پیاس کی شدت، قے، بخار کے لیے مفید ہے۔

سنگرھنی:

آم کی گٹھلی کا مغز۔ گل انار۔ پوست خشخاش ہم وزن باریک کریں۔

خوراک: تین ماشہ پانی سے تین بار دن میں دیں۔

اسہالی خون:

آم کی گٹھلی بھون لیں۔ اور اس کے ہم وزن دانہ الائچی خورد ملاویں۔ اور خوب باریک کرکے دو ماشہ سے تین ماشہ تک ہمراہ آب سرد دیں۔ بلغمی دستوں کے لیے مفید ہے۔

جمال گوٹہ کے استعمال سے دست زیادہ آئیں:

ایک تولہ انار دانہ پانی میں بھگو کر اور چھان کر پلائیں۔ مروڑ اور خون وغیرہ بند ہو جائیں گے۔

خون کے دست:

جامن پکے ہوئے عرق گلاب میں بھگوئیں۔ اور رس نچوڑ کر اس میں چہارم حصہ کھانڈ

ڈال کر شربت تیار کریں۔ خوراک دو تولہ صبح و شام قدرے سے پانی ملا کر پلائیں۔

پیچش:

درخت نیم کی اندرونی چھال توا پر جلا کر راکھ بنائیں۔ بقدر ایک تولہ یہ راکھ دہی میں ملا کر کھلائیں۔ پہلی خوراک سے آرام ہوگا۔

دیگر: آم کی پرانی گٹھلی کا سفوف ایک حصہ۔ شکر نصف حصہ چھ ماشہ پانی سے دیں۔

اکسیر ہیضہ:

گل نیم تین ماشہ۔ فلفل سیاہ ایک ماشہ۔ نمک ایک تولہ تمام کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیں۔ جب ۳/۴ حصہ باقی رہ جائے۔ تو چھان کر پلائیں ـــــ ہیضہ کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔

تِلّی:

بیری کے پتے دو سیر۔ پانی تین سیر میں جوش دیں۔ جب ایک بوتل پانی رہ جائے تو اتار کر چھان لیں روزانہ ایک چھٹانک پلاتے رہیں۔

کرم شکم:

درخت انار کی چھال دو تولہ آدھ سیر پانی میں بھگو رکھیں۔ اور صبح جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ پانی رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں۔ اور چار تولہ مصری ڈال کر نیم گرم پلائیں۔ ہر قسم کے کیڑے رفع ہو جائیں گے۔

پیشاب کی کثرت:

کیکر کی کچی پھلیاں سایہ میں خشک کر کے باریک کریں۔ اور بقدر تین ماشہ پانی سے استعمال کرائیں۔

پیشاب میں خون آنا:

برگ انار شیریں ایک تولہ۔ بیخ انجبار پانچ ماشہ۔ دونوں پانی میں گھوٹ کر چھان کر پلائیں۔

ذیابیطس:

جامن کی گٹھلیاں باریک کپڑچھان کر کے تین ماشہ صبح و شام تازہ پانی سے استعمال کرائیں۔

دیگر: برگ لسوڑہ آٹھ عدد رات کو پانی میں بھگوئیں۔ اور صبح کو مل چھان کر پلائیں۔ اسی طرح صبح کو بھگو کر شام کو پلائیں۔ پندرہ روز میں ذیابیطس کا عارضہ رفع ہو جاتا ہے۔

سوزاک:

برگ نورستہ ببول دو تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر دو تولہ گھی کا بگھار دیں۔ اور پلائیں دو دن تک استعمال کرائیں۔ بعدہٗ گھی ترک کر کے یونہی تین چار روز تک استعمال کرائیں ——— سوزش اور پیپ وغیرہ سب عوارض دور ہو جائیں گے۔

دیگر:۔ ببول کی نرم کونپلیں سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں۔ اور ہم وزن کھانڈ ملا کر دو ماشہ روزانہ تازہ پانی سے استعمال کرائیں۔ اکیس روز تک مرض زائل ہو جائے گا۔

دیگر:۔ ریٹھا ٹن کا پھل باریک کر کے چھ ماشہ روزانہ بکری کے دودھ سے ایک ہفتہ استعمال کرائیں

دیگر:۔ درخت پیپل کی چھال ایک چھٹانک رات کو آدھ پاؤ پانی میں بھگو کر صبح آب زلال سے کر میٹھا ڈال کر پلائیں۔

قرحہ:

برگ ببول دس ماشہ۔ پھٹکری سرخ خام ۱½ (ڈیڑھ) ماشہ۔ سردائی کی طرح دونوں کو گھوٹ کر اور پاؤ بھر پانی میں ملا کر پلائیں۔ چار پانچ دن میں سوزاک خواہ کتنا ہی پرانا ہو رفع ہو جائے گا۔

گردہ و مثانہ کی ریت کے لیے اسراری چٹکلہ:

آم کے زرد پتے سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں۔ اور بقدر چھ ماشہ باسی پانی سے روزانہ استعمال کرائیں۔ پندرہ بیس روز میں ریت کنکری رفع ہو جائیں گی۔

آتشک:

نیم کے سبز پتے ایک تولہ بھانگ کی طرح گھوٹ کر پاؤ بھر پانی ملا کر چھان لیں۔ اور دو تولہ شہد حل کر کے چھ ماشہ چوب چینی کا سفوف پھنکا کر پلائیں۔ چالیس یوم تک استعمال کرنے سے ہر قسم کا آتشک جاتا رہے گا۔

تالو کا زخم:

آم کے زرد پتے کوٹ کر چلم میں بطور تمباکو بھر کر مریض کو حقہ میں پلائیں۔

———

خارش خصیہ:

نیم کے سبز پتے ایک چھٹانک۔ پانی آدھ سیر میں ابال کر چھان لیں۔ اگر جو شاندہ کا وزن ایک پاؤ ہو۔ تو اس میں دار چکنا دو رتی۔ نمک خوردنی دو رتی حل کر کے برش یا روئی کے پھایہ سے جہاں جہاں خارش ہو لگائیں۔ دن میں تین بار لگایا کریں۔ چند روز میں قطعی آرام ہو جائے گا۔

مرہم نیم:

نیم کے سبز پتے دس تولہ کوٹ کر ٹکیہ بنائیں۔ اور روغن کنجد بیس تولہ میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب ٹکیہ سرخ ہو جائے۔ تو تیل چھان کر اس میں موم پانچ تولہ حل کر کے رکھ لیں۔ ہر قسم کے گندے زخموں پھوڑے پھنسی، ناسور خنازیر، سرطان کے لیے مفید ہے۔

خنازیر کا مجرب نسخہ:

آرد تخم سرس کو دو چند شہد میں ملا کر مٹی کے برتن میں بند کر کے سات روز دھوپ میں رکھیں بعدہ تو ماشہ روزانہ چٹائیں۔ چالیس یوم میں خنازیر بالکل رفع ہو جائیں گی۔

بوائی پھٹنا:

کیکر کا گوند پانی میں حل کر کے گاڑھا لعاب بوائیوں میں بھر دیں۔ آرام ہو گا۔

آگ کے جلے ہوئے زخموں پر:

ببول کا گوند پانی میں گھول کر لیپ کر دیں۔ فائدہ ہو گا۔

بچھو کاٹے کا علاج:

برگ ببول چار ماشہ۔ چھالیہ چار ماشہ دونوں کو نیم کوب کر کے چلم میں بطور تمبا کو ڈال کر کش لگائیں۔ زہر اتر جائے گا۔

دیگر: سرس کے بیج، نوشادر، ہم وزن باریک کر کے ٹکیاں بنا لیں۔ بوقت ضرورت پانی میں گھس کر ڈنگ کے مقام پر لیپ کریں۔

دیگر:۔ آم کی گٹھلی کو پانی میں رگڑ کر نیم گرم لیپ کر دیں۔

سگ گزیدہ:

برگ ببول کا رس دس تولہ پلائیں۔ تین روز استعمال کرانے سے عمر بھر کے لیے سگ گزیدہ خطرہ سے محفوظ ہو جائے گا۔ اگر قے آنے لگے۔ تو دہی بلا نمک پلائیں

مار گزیدہ کا علاج:

آم کی گٹھلیاں دو عدد۔ مرچ سیاہ تین دانہ۔ دونوں کو پانی میں رگڑ کر پلائیں۔ اگر سانپ نے کاٹا ہو گا تو سر دی محسوس ہو گی۔ اور زہر رفع ہو جائے گا۔

دیگر:۔ برگ جامن دو تین عدد پانی میں گھوٹ کر پلائیں۔

بواسیر خونی کا علاج:

مغز سرس ایک تولہ مسفوف کر کے باسی پانی سے دیں خواہ کتنا ہی خون آتا ہو۔ پہلی خوراک سے بند ہو جائے گا۔ قبض رفع ہو گی۔ لطف یہ کہ بواسیری دستول کے روکنے کے لیے بھی مفید ہے۔

حبوب بواسیر:

مغز تخم نیم۔ مغز تخم سرس۔ رسونت خالص ہم وزن کھرل کر کے بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولیاں پانی سے استعمال کریں۔ خون بند کرنے اور قبض کو رفع کرنے میں اکسیر ہیں۔

دیگر:۔ آم کے سبز پتے کوٹ کر چلم میں بطور تمباکو بھر کر پلائیں۔

بواسیر کے مسوں کے لیے بخور:

آم کے سوکھے ہوئے پتے کوٹ کر سفوف بنائیں۔ دو اینٹیں رکھ کر قدمچہ بنائیں۔ اور ان اینٹوں کے درمیان اوپلہ کا انگارہ رکھ کر اس پر سفوف ڈالیں۔ اور مریض اینٹوں پر بیٹھ کر ایک کپڑا کمر سے لپیٹ لے۔ تاکہ دھواں باہر نہ جائے۔ بلکہ مسوں کو لگے۔ پانچ سات روز کے عمل سے مسے مرجھا جائیں گے۔

بادی بواسیر:

پیپل کے پھل جو درخت سے خود اتاریں۔ سایہ میں خشک کر سفوف بنائیں۔ اور ایک کف

دست پانی سے استعمال کریں۔

سرعت انزال :

مغز تخم سرس تین تولہ۔ شکر سرخ پانچ تولہ۔ دونوں کو باریک کرکے نو ماشہ روزانہ شیر گائے سے صبح و شام استعمال کریں۔ منی خوب گاڑھی ہو جائے گی۔

دیگر : تخم برگد سایہ میں خشک کرکے ہم وزن کھانڈ ملا کر سفوف بنائیں اور چھ ماشہ صبح و شام دودھ سے استعمال کریں۔

دیگر : موچرس باریک کرکے برگد کے دودھ میں کھرل کریں۔ جس قدر شیر برگد جذب ہو سکے اچھا ہے۔ پھر بقدر بیر جنگلی گولیاں بنالیں اور ایک گولی دودھ نیم گرم سے قبل از جماع استعمال کریں۔ پہلے سے پانچ گنا امساک ہوگا۔ بلا آمیزش افیون امساک کا نسخہ ہے۔

دیگر : تخم سرس۔ مغز تخم املی ہم وزن باریک کوٹ چھان کر بڑ کے دودھ میں کھرل کریں۔ پرانے جریان کو دور کرکے قوت باہ بے حد پیدا ہوگی۔

لذّت النساء :

گوند کیکر تین ماشہ۔ مازو ایک عدد باریک کرکے محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت لعاب دہن سے گھس کر عضو مخصوص پر لیپ کریں۔ جب خشک ہو جائے۔ تو مصروف ہوں۔ تعریف آپ خود ہی کریں گے۔

جریان کا علاج :

برگ برگد سبز پانچ تولہ۔ پانی تین سیر میں پکائیں۔ ایک پاؤ رہ جائے تو اتار کر چھان لیں۔ اور تین تولہ شہد ملا کر پی لیا کریں۔ چند روز میں جریان کا عارضہ جاتا رہے گا۔

دیگر : پوست درخت جو خود بخود اکھڑ گیا ہوئے کر باریک کرلیں۔ اور ایک ماشہ حلوہ میں ڈال کر کھلائیں

دیگر : شیر برگد پانچ قطرہ بتاشہ میں ڈال کر صبح روزانہ کھا لیا کریں۔ جریان کے لیے ایک بے نظیر ٹوٹکہ ہے۔

دیگر : خام پھلی کیکر سایہ میں خشک کرکے باریک کریں۔ اور ہم وزن کھانڈ ملا کر چھ ماشہ روزانہ پانی سے استعمال کرائیں۔

دیگر : ۔ کیکر کے پانچ اجزا (برگ ۔ گل ۔ پھلی ۔ چھال ۔ گوند ۔) ہم وزن باریک کر کے اور سب کے برابر کھانڈ ملاکر روزانہ چھ ماشہ دودھ سے استعمال کرائیں ۔ اکیس روز میں پرانی سے پرانی مرض جریان رفع ہو جائے گی ۔

دیگر : ۔ بڑ کا پختہ پھل جو زمین پر نہ گرا ہو ۔ سایہ میں خشک کر کے باریک کریں اور ہم وزن کھانڈ ملاکر ایک تولہ دودھ سے استعمال کرائیں ۔

احتلام :

غنچہ ڈھاک ۔ قند سیاہ کہنہ دونوں ہم وزن لے کر خوب کوٹیں ۔ اور بقدر نخود گولیاں بنائیں ایک صبح ایک گولی رات کو سوتے وقت پانی سے دیں ۔

کثرت حیض :

کیکر کی پھلیاں خشک کیکر کے پھول ۔ کیکر کی چھال تینوں ہم وزن باریک کر کے دو ماشہ باسی پانی سے استعمال کرائیں ۔

دیگر : انار کے پھل کی چھال دو تولہ نیم کوب کر کے دو گھنٹے ایک پانی میں بھگو رکھیں ۔ پھر چھان کر دن میں سہ بار ایک ایک چھٹانک پلائیں ۔

کثرتِ حیض :

مغز تخم کیکر تین ماشہ ۔ افیون ۱/۲ رتی باریک کر کے ایسی دو خوراکیں دن میں ہمراہ شربت انجبار دیں ۔

ڈھاک کے کایا پلٹ فوائد

ویدرام رچھپال صاحب ریکھی ——— راج پورہ

ویدوں میں لکھا ہے ۔ کہ

" جو شخص ڈھاک استعمال کرنا جانتا ہے ۔ اور اسے استعمال کرتا ہے ۔ نہ تو وہ بڑھاپے سے پہلے اندھا ہوتا ہے ۔ اور نہ ہی وہ بچپن اور جوانی میں مرتا ہے ۔ "

بند کشاد:

(۱) بند کشاد جو ایک مشکل العلاج مرض خیال کیا جاتا ہے۔ ڈھاک کی کونپلوں کے (سفوف کے طور پر چھ ماشہ تازہ پانی سے) استعمال سے اکثر علاج پذیر ہو جاتا ہے۔

(۲) ڈھاک کی جڑ کو کوٹ کر رس نکالیں۔ اس میں گیہوں بھگو دیں تین دن کے بعد اس کو سایہ میں خشک کر کے اور آٹا پیس کر اس کا حلوہ بنائیں۔ نوزفت، ضعف باہ، بند کشاد کے لیے مفید ہے۔

(۳) ڈھاک کی جڑ کے چھلکے کو سایہ میں خشک کر کے میدہ کی طرح نہایت باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں اور دو چند گیہوں کے آٹے میں ملا کر حسب دستور پوری بنا کر حسب قوتِ ہاضمہ دونوں وقت کھلائیں

(۴) ڈھاک کی جڑ کا چھلکا سایہ میں خشک کر کے کپڑ چھان کیا ہوا ایک سیر گیہوں کا آٹا ایک سیر کھانڈ دو سیر، چھلکے اور آٹے کو ملا کر گھی میں بھونیں۔ ٹھنڈا ہونے پر کھانڈ ملا کر رکھیں۔ صبح و شام پانچ پانچ تولہ کھلا کر اوپر سے گائے کا گرم دودھ پلائیں۔

(۵) ڈھاک کی جڑ کا چھلکا سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر کپڑ چھان کریں۔ اور ڈھاک کی جڑ کے رس میں سات دن کھرل کر کے چار چار ماشہ صبح و شام کھلائیں

(۶) ڈھاک کی جڑ کا چھلکا پانی میں ابال کر گرم دودھ میں ملا کر چائے کی طرح پلائیں

(۷) ڈھاک کی نرم نرم کونپلوں یا پتوں کو گھی میں بھون کر قدرے نمک سیاہ مرچ ملا کر ایک یا دونوں وقت روٹی کے ساتھ کھلائیں۔

(۸) ڈھاک کی جڑ کا چھلکا پانی میں دھو کر سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر کپڑ چھان کریں، پانی یا دودھ کے ساتھ صبح و شام چھ چھ ماشہ کھلائیں۔

(۹) ڈھاک کی جڑ کے چھلکے کو پانی میں اچھی طرح ابال کر پانی چھان لیں۔ اور اس میں عمدہ چاول پکا کر گھی کھانڈ ملا کر دن میں ایک بار کھلائیں۔

ایسے ہی اس کا عرق، شربت، آسو، آرشٹ وغیرہ تیار کر کے استعمال کرانا مفید ہے۔

کثیر الفوائد نسخہ:

ڈھاک کے پتوں کی راکھ میں تھوڑا سا نمک ملا کر چاٹنا کھانسی کو مفید ہے، بھوک پیدا کرتا ہے۔

پھوڑے پھنسیوں اور ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ قولنج، بواسیر اور پیٹ کے کیڑوں کو مفید ہے۔ باؤ گولہ اور دستوں کی زیادتی کو مفید ہے۔ قوت باہ بڑھاتا ہے۔

یرقان کا عجیب علاج:

ڈھاک کے پھولوں کو جوش دینے پر جو رنگ نکلتا ہے۔ اس میں اگر کرتہ رنگ کر مریض یرقان کو پہنایا جائے۔ تو یرقان دفع ہو جاتا ہے۔

فوطوں کا ورم:

مثانہ کے درد۔ اور فوطوں کے ورم میں ڈھاک کے پھولوں کو جوش دے کر باندھنا اور جوشاندہ سے ٹکور کرنا بہت مفید ہے۔ اس سے رکا ہوا پیشاب بھی کھل جاتا ہے۔

سوزاک اور جریان:

ڈھاک کا خیساندہ سوزاک اور جریان کو فائدہ کرتا ہے۔

کثیر الفوائد نسخہ:

ڈھاک کا گوند، کھانسی اور تپ دق کو مفید ہے۔ بھنا ہوا دستوں کو بند کرتا ہے۔ تھوک میں خون آنے کو اور کسی مقام سے خون جاری ہونے کو روکتا ہے۔ کمر اور رحم کو قوت دیتا ہے۔ بواسیر کو دور کرتا ہے جریان منی کو مفید ہے۔ ممسک اور قابض ہے۔ سوداءبلغم کو کم کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ سنگرہنی سے آرام کر دیتا ہے۔ خروج مقعد کی بیماری کو زائل کرتا ہے۔ ممد ہاضمہ ہے۔

خوراک:۔ سفوف کی شکل میں تین سے پانچ ماشہ تک تازہ پانی کے ساتھ۔

مویشیوں کے لیے:

مویشی کے منہ اور کھر آجائے یعنی پک جانے والے مرض میں اگر ڈھاک کے گوند کو پانی میں ابال کر مویشی کی زبان اور کھر دھوئے جائیں۔ تو مرض بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

طلائے بینظیر:

ڈھاک کے بیجوں کا تیل بطور طلا استعمال کرنے سے مایوس العلاج مریض بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔

کایا پلٹ بوٹی:

اوپر لکھے ہوئے طریقوں میں سے خواہ کسی طریقہ سے بھی استعمال کیا جائے۔ ڈھاک انسان کے

قوائے ذہنیہ کو ترقی بخشتا ہے۔ بدن میں طاقت اور چہرے پر سرخی لاتا ہے۔ بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ سفید بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بالوں کو اکھڑنے اور جھڑنے سے روکتا ہے۔ چہرے اور بدن کی جھریوں کو دور کرتا ہے۔ لٹکے ہوئے گوشت کو مضبوط بناتا ہے۔ کوڑھ (جذام) معمولی جلد میں ہو یا ہڈیوں تک پہنچا ہوا ہو۔ یا نہ بہتا ہو وغیرہ ڈھاک کے ذریعہ دور ہو جاتا ہے۔ پھلبہری میں ڈھاک کا استعمال مفید ہے۔

برص و جذام کے لیے:

ڈھاک کے بیجوں کا کولھو کے ذریعہ تیل نکلوا رکھیں۔ اس تیل کو دن میں دو تین بار کوڑھ کے زخموں اور پھلبہری کے داغوں پر لگائیں۔ اور اسی تیل کی پانچ سے پندرہ بوند تک بھنے ہوئے چنوں کے چھ ماشہ سفوف میں ملا کر صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔ تیل کی بجائے ڈھاک کی جڑ کا چھلکا بھی پتھر پر پانی کے ساتھ گھس کر دن میں دو تین بار لگایا جائے۔ تو مفید ثابت ہوتا ہے۔ کھانے کے لیے بھی تیل کی بجائے چاہیں تو ڈھاک کی جڑ کا چھلکا سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کپڑ چھان کریں۔ اس میں سے چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔ پھر اگر ڈھاک کے بیجوں کا تیل نہ نکلوایا جا سکے۔ تو بیجوں کو پانی میں باریک پیس کر لیپ کرانا چاہیئے۔ اور چھ چھ ماشہ ڈھاک کے بیجوں کا سفوف صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانا چاہیے۔ مرض اور مریض کی حالت کے مطابق اس مقدار میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ ان میں سے جو طریقہ مناسب معلوم ہو۔ اسی پر عمل کریں۔

لاجواب اُبٹن:

ڈھاک کے بیجوں کو پانی میں پیس کر تمام بدن پر بطور اُبٹن کے استعمال کرنے سے پھلبہری کے سیاہ داغ اور چھیپ دور ہو جاتے ہیں۔

داد اور چنبل:

ڈھاک کے بیج چھ ماشہ پیس کر دن میں دو بار لیپ کرنا داد چنبل کو دور کرتا ہے۔

جذام:

ڈھاک جڑ کا چھلکا (نہ ملے تو درخت کا چھلکا) دس تولہ لیکر دو سیر پانی میں جوش دیں۔ جب

آدھ سیر پانی باقی رہے۔ تب چھان کر اس کے ساتھ کوڑھ کے زخموں کو دھونا چاہیئے۔ بہت فائدہ مند ہے۔

برص وجذام :

ڈھاک کے ایک تولہ چھلکے کو آدھ سیر پانی باقی رہنے پر چھان کر صبح وشام پلانا کوڑھ اور پھلبہری کو دور کرتا ہے۔

دیگر :۔ ڈھاک کے پھول اور پتوں کے کھلانے، جوشاندہ پلانے، اور لیپ کرنے سے کوڑھ اور پھلبہری دور ہو جاتے ہیں۔

سُن ہو جانے کیلیے :

مریض کے بدن کا اگر کوئی حصّہ ایسا سن ہو گیا ہو۔ کہ جس پر ہاتھ پھرانے یا چٹکی بھرنے سے حس محسوس نہ ہو تو اس مرض کے دفعیہ کے لیے عرق مذکورہ بالا کا استعمال مکمل دوا ہے۔

دیگر :۔ ڈھاک کی جڑ کے تازہ چھلکے کو پانی سے دھو کر اور کوٹ کر رس نکال لیں۔ اگر اس طرح کافی رس نہ نکلے تو دو چند پانی میں رگڑ کر چھان لیں۔ جس قدر یہ رس ہو اس سے دو چند کھانڈ ملا کر حسب قاعدہ شربت تیار کریں۔ اور دو دو تولہ یہ شربت دس تولہ عرق ڈھاک یا پانی میں ملا کر تین وقت پلائیں رسن ہو جانے کے لیے نہایت مفید ہے۔

پسو بھگانے کا عجیب طریقہ :

ڈھاک کے پھولوں پر پسّو عاشق ہیں۔ اگر کیسوڈں (ڈھاک کے پھولوں) کے دو تین بڑے بڑے گچھے کمرہ میں رکھ دیئے جائیں۔ تو اس کمرہ کے تمام پسّو ان پھولوں پر آجائیں گے۔ اور ایک دن کے بعد ان پھولوں کو جلا دینے پر تمام پسّوؤں سے چھٹکارہ ہو جائے گا۔

مرگی کے لیے اکسیر :

پرانے ڈھاک کے درخت میں کنکھورا لگ جاتے ہیں۔ جو کہ درختوں کے کاٹنے یا جڑ سے اکھیڑنے پر اکثر نکلا کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو زندہ پکڑ کر تمباکو کے سبز پتے میں سکھا لیا جائے۔ اور پھر پیس کر خوب باریک کر کے شیشی میں رکھ لیا جائے۔ تو اس کی نسوار ایک چاول بھر مرگی والے کو سنگھانے سے محض سات دن میں یہ لاعلاج مرض نابود ہو جاتا ہے۔

قوت باہ کے لیے :

ڈھاک کی خشک شدہ لکڑی میں جو گانٹھ پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ اس سے قوت باہ کی گولیاں اس طرح بنائی جاتی ہیں۔ کہ ایک ڈھاک کی گانٹھ اور دس کالی مرچ پیس کر بیس گولیاں بنا لو، سایہ میں خشک کر کے محفوظ رکھو۔

مریض کو سوتے وقت ایک گولی نگلوا کر آدھ سیر بکری کا دودھ پلا دو۔ پندرہ روز میں کافی فائدہ ہو گا۔

بہترین لاکھ :

اگر ڈھاک پر لاکھ کے کیڑے کاشت کر کے پرورش کیے جائیں۔ تو اس سے جو لاکھ پیدا ہو گا۔ وہ پیپل بیری۔ آم۔ ببول وغیرہ سے عمدہ اور سرخ ہو گا۔ جو بہت نفع دہ کام ہے۔

کنڈیاری خورد کا کرشمہ

ازقلم جناب وید چھجو مل صاحب اگروال مالک پتر دانا اوشدھالیہ —— انبالہ چھاؤنی

اُل :

یہ درد ایسا سخت ہوتا ہے۔ کہ مریض کو نہ نیند آتی ہے۔ نہ کسی وقت کسی طرح چین پڑتا ہے۔ آنکھ پھٹی پڑتی ہے۔ اور اگر یہ درد جلدی دور نہ ہو تو آنکھ پھوڑ کر آدمی کو اندھا کر دیتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔

"آنکھ پھوٹی پیڑ بھاگی"

پس اس سخت درد کے لیے ایک مجرب علاج درج ذیل کرتا ہوں۔

کنڈائی یا کٹیلی یا کنڈیاری خورد جس کو پنجاب میں چھمک نموئی کہتے ہیں جس میں اودے یا بجلی رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ اور اس کے زرد کیسر کے مانند دال ہوتی ہے۔ اور بیر برابر پھول لگتے ہیں

اور کانٹے بہت ہوتے ہیں جنگل میں مل جاتی ہے ۔ اس کے پتے معہ باریک شاخیں لاکر چٹنی سی بنا لو، کوئی شاخ یا کانٹا نہ رہے ۔ اس کی ٹکیہ بنا کر کپڑے پر رکھ کر آنکھ پر باندھ دو ۔ ٹکیہ گرم نہ کرو ۔ دو تین گھنٹہ میں درد موقوف ہو جائے گا ۔ اگر ضرورت ہو تو دوبارہ سہ بارہ ٹکیہ باندھ دو ۔ یہ رونوں کو ہنسانے والی دوا ہے ۔ بارہا تجربہ شدہ ہے۔؛

آسان اور مجرب چٹکلے

حکیم خدایار صاحب قریشی صدیقی ـــــــ لڈن

آک

آہنی آلات کے زخم،

اس کے اکثر فوائد مشہور و معروف ہیں ۔ مگر یہ تجربے جو میں بیان کر رہا ہوں عجیب وغریب ہیں اس کی لکڑی کا سبز چھلکا اتار کر اکٹھا کر لیا جائے ۔ پھر کوٹ کر گودہ چھٹک کر صاف کر دیا جائے ۔ صرف تاگوں کی مانند خالص تار تار رہ جائیں ۔ یہی تاگے یا تار تار لے کر ٹکیہ سی بنا کر دس گنا روغن کنجد میں جوش دیں ۔ جب سرخ ہو جائے اتار کر تیل صاف کر لیں آہنی آلات کے زخم ہر قسم کو یہ تیل مندمل کر دیتا ہے ۔ اگر زخم پرانا یا گندہ ہو تو پہلے اس میں وہی سرخ رنگ کی جلی ہوئی تاروں کی ٹکیاں چند مرتبہ رکھنے سے زخم صاف ہو جاتا ہے ۔

قولنج کے لیے لیپ :

آک کی جڑ کا چھلکا گھوٹ کر قولنج کے مریض کے شکم پر درد کی جگہ لیپ کرنے سے فوراً درد کو تسکین ہو جاتی ہے ۔

کنڈیاری

نکسیر کے لیے اکسیر:

اس کا نیم رس پھل (ایسا پھل جو پورے طور پر پکا ہوا نہ ہو۔) لے کر چاقو وغیرہ سے چند شگاف لگا کر نکسیر والا مریض دبا دبا کر سونگھے۔ تو تنقیہ دماغ ہو کر نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اور تین روز متواتر استعمال کرنے کے بعد پھر کبھی کبھی وقفہ کے ساتھ سات آٹھ مرتبہ یہ عمل کرنے سے تمام عمر نکسیر کے مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

ہلدی

دانت کا درد:

کیسی عام اور گھریلو چیز ہے۔ اس کی گانٹھ درد دانت کے مریض کو چبانے کی ہدایت کی جائے تو درد موقوف ہو جاتا ہے۔

تخم عشق پیچہ

خارش ہر قسم کے لیے:

عشق پیچہ (جس کو کالا دانہ بھی کہتے ہیں۔ تمام پنساریوں سے مل جاتا ہے۔) ایک تولہ بھر لے کر نیم بریاں کر لیں۔ اور بارہ گھنٹہ بادام روغن میں رکھ چھوڑیں۔ بعدہٗ باریک پیس کر چھان لیں۔ اور دو چند کھانڈ ملا کر سفوف تیار کریں۔ اور اس کے تین حصے کر لیے جائیں۔ (یہ وزن قوی اور جوان آدمی کے لیے ہے کمزور کے واسطے کمی وزن بدلئے طبیب ہے۔) تازہ پانی کے ساتھ ایک حصہ روزانہ تین یوم استعمال کرنے سے خارش خواہ کسی قسم کی ہو دور ہو جاتی ہے۔

اندرائن

امراض سوداوی دماغی:

اس کے بہت سے فوائد زبان زد خلائق ہو چکے ہیں مگر یہ تجربہ نرالا اور قیمتی ہے۔ اس کے پتے لے کر سایہ میں سکھائے جائیں۔ اور یہ سفوف بوزن مناسب بحال مریض استعمال کیا جائے۔ تو امراض سوداوی۔ دماغی وغیرہ کے لیے خاص طور پر مفید پڑتا ہے۔ مثلاً مالیخولیا۔ مرگی۔ بالچر۔ خرابی خون وغیرہ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔

عقرب گزیدہ کے لیے:

اندرائن کی جڑ کو گھسا کر عقرب (بچھو) گزیدہ مقام پر لیپ کرنے سے درد کو جلدی تسکین ہو جاتی ہے۔

تین بوٹیوں کے متعلق میرے ذاتی تجربات

شفاء الہند حکیم ڈاکٹر سید امراؤ علی صاحب ہاشمی ـــــ کالپی

نیم

طاعون کے لیے حفظ ما تقدم:

نیم کے تخم کا تیل ہم وزن سرسوں کے تیل میں ملا کر جسم پر مالش کرنے سے طاعون کا حملہ اثر نہیں کرتا۔ خواہ اس مقام پر کتنا ہی زور کا طاعون کیوں نہ ہو۔ خود تجربہ کردہ ہے۔

بہرہ پن کیلیے اکسیر:

نیم کے تخم کا خالص تیل تمام امراض گوش کے لیے مفید ہے۔ اور چالیس یوم کا استعمال بہرہ پن دور کرتا ہے۔

بینظیر سرمہ:

پوست بیخ نیم پرانے درخت کا لے کر جلا کر مثل سرمہ کے باریک پیس کر فی تولہ میں تین ماشہ قلمی کشورہ مثل غبار کر لیں۔ صبح و شام چاندی کی سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ ضعف بصارت، دھندھ، جالا کے لیے بے مثل سرمہ ہے۔ اگر پھول کی نھالی پر پھول (پیتل) کی لوٹیا سے باریک کیا جائے۔ تو بہت بہتر ہوتا ہے۔ استعمال انتہائی چالیس یوم تک مجرب ہے ۔۔۔ میں غربا کو مفت تقسیم کرتا ہوں۔

کرم شکم:

برگ نیم خشک کردہ در سایہ (سایہ میں خشک کیے ہوئے) ایک ماشہ۔ کمیلا ایک ماشہ۔ شہد خالص تین ماشہ پیس کر ملا کر صبح نہار منہ کھلائیں۔ کرم شکم ہر قسم کو مار کر خارج کر دے گا استعمال سترہ یوم تک کریں۔ مجرب ہے۔

ستیاناسی بوٹی

یہ ایک مشہور و معروف بوٹی ہے۔ جو ہمارے ملک کے اکثر حصوں میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کتاب کے پہلے حصوں میں اس کا ذکر آچکا ہے۔ حلیہ وغیرہ دیکھنا ہو تو وہاں دیکھیں۔ یہاں چند لاجواب تجربات پیش کیے جاتے ہیں۔

پھوڑا:

اس کے تخم جو سیاہ ہم شکل دیسی بار در کے ہوتے ہیں۔ کیسا ہی پرانا پھوڑا کسی جگہ ہو۔ اس کے تخم پانی میں پیس کر لگا دیں۔ مثل مرہم حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ درد، جلن فوراً دور ہو کر اندمال زخم ہو جاتا ہے۔

بہترین مصفی خون دوا:

اس کے تخم پانی میں پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح۔ دوپہر۔ شام ہمراہ تازہ پانی کھلائیں۔ بدرجہ غایت مصفی خون، دافع خارش ہر قسم، جلدی امراض میں عشبہ۔ چوب چینی وغیرہ سے بہت زیادہ بہتر ہے اور زود اثر دوا ہے۔

ریٹھا
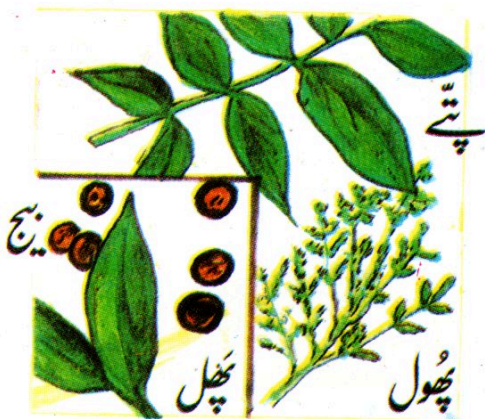
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئ دہلی۔

سگ گزیدہ کے لیے :

اس کا تخم اور سیاہ مرچ ہم وزن پانی میں پیس کر سگ گزیدہ کو پلایا جائے تو فوراً دو ایک قے ہو کر آرام ہو جائے گا۔

درد شکم، پیچش، کالی کھانسی اور ہیضہ :

اس کے تخم کا روغن مریض ہیضہ کو چار پانچ قطرہ دو دو گھنٹہ بعد دینے سے نیند آجاتی ہے ــــــــ درد شکم، پیچش، کالی کھانسی کے لیے بہت مفید ہے۔

خارش کا تریاق :

اس کے تیل کی مالش خارش کا تریاق ہے۔

مقوی باہ دافع جریان و احتلام :

اس کا زرد پھول مقوی باہ۔ دافع کثرت احتلام، مغلظ منی۔ دافع سوزاک ہے۔

نسخہ :

اس کے پھولوں کو سایہ میں خشک کریں۔ اس کے ہم وزن طباشیر نیلگون۔ دانہ الائچی خورد ولایتی۔ زعفران سفوف گل (تمام مرکب سفوف) سے چہارم حصہ وزن میں شامل کریں۔ سب کو عمدہ عرق کیوڑہ سہ آتشہ میں پیس کر مٹر کے برابر گولیاں بنالیں۔ جی چاہے تو ورق نقرہ یا طلا چڑھالیں یا سادہ گولیاں رہنے دیں ــــــــ ایک گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ دودھ جو بھی مل سکے استعمال کریں۔ پندرہ روز کا استعمال اس کے فوائد خود ظاہر کر دے گا۔ صدہا روپے کی معجونیں جن میں جواہرات ڈالے جاتے ہیں اس کے آگے ہیچ ہیں ــــــ دس سال سے اس کو فیمتاً فروخت کرتا ہوں۔ آج تک ناکامی نہیں ہوئی۔ استعمال کرنے والا خود اس کی تعریف کرے گا۔

مقوی باہ ممسک :

اس کی جڑ کے پوست کا سفوف بنا کر ہم وزن دیسی شکر ملا کر ہمراہ دودھ استعمال کرنا مقوی باہ و ممسک ہے۔

ریٹھہ

یہ وہی ریٹھہ ہے۔ جس سے بال یا کپڑے دھوئے جاتے ہیں۔ مشہور چیز ہے۔

بھڑ، بچھو، مچھر کے لیے:

ریٹھہ کا چھلکا خالص سرکہ انگوری میں گھس کر بطور مرہم تیار کر کے رکھیں۔ بھڑ۔ بچھو۔ مچھر وغیرہ کے کاٹے ہوئے مقام پر مالش کریں۔ فوراً فائدہ ہوگا۔

سانپ کاٹے کے لیے:

اس کا چھلکا نکال کر بہت باریک سفوف بنا لیا جائے مگر یہ بات ذہن میں رہے کہ پائے بہتر سے پیسا جائے یہ سفوف چھ ماشہ بیس تولہ پانی میں رگڑ کر مار گزیدہ کو دو دو گھنٹے کے وقفہ سے پلائیں۔ تمام زہر بذریعہ قے خارج ہو جائے گا۔ اگر دانت گہرے لگ گئے ہوں اور خون نکل آیا ہو تو خالی چھلکا پانی میں گھس کر زخم پر لگایا جائے۔ تھوڑے عرصہ میں مریض کو ہوش آجائے گا۔

بواسیر ہر قسم کے لیے:

اس کا سفوف گائے کے تازہ دودھ میں کھرل کر کے نخودی گولیاں بنائیں۔ صبح ایک گولی باسی پانی سے نگل لیں۔ اگر گرمی معلوم ہو تو گائے کی دہی بلو کر پی لیں روٹی چنے کی گائے کے گھی میں بلا نمک کھائیں۔ پندرہ یوم میں بواسیر خونی و بادی دور ہو گی۔

آتشک ہر قسم کے لیے:

اگر مسہل منضج سوداوی لے کر یہی (مذکورہ بالا) گولی صبح و شام ہمراہ آب تازہ استعمال کرائیں۔ تو اکیس یوم میں آتشک ہر سہ قسم دور ہو جائے گی۔ ۱۹۲۱ء سے اب تک اس کا تجربہ بہت سے مریضوں پر کیا گیا مجرب ثابت ہوا۔

لسوڑہ (سپستان) کے بے نظیر فوائد!

حکیم محمد رحمت اللہ صاحب خواہرزادہ استاد الحکماء حکیم محمد عبداللہ رح

یہ درخت اپنے اندر بے نظیر فوائد پنہاں رکھتا ہے۔ اس سے تیار ہونے والے نسخہ جات اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ لیکن ذیل میں صرف نسخہ جات پیش کیے جائیں گے جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر پورے اتر چکے ہیں۔

اکسیر ذات الجنب:

ھو الشافی :۔ تخم لسوڑہ یعنی سپستان نصف آدھ سیر پانی میں ڈال کر جوش دیں۔ جب تہائی پانی باقی رہ جائے۔ تو تین تولہ مصری ڈال کر کپڑے سے چھان لیں اور اس میں تین تولہ گھی تازہ گرم کر کے شامل کریں اور مریض کو پلائیں۔ بفضلہ تعالیٰ ذات الجنب کے مریض کو یقینی طور پر فائدہ ہوگا۔

اکسیر سوزاک:

ھُوالشافی:۔ لسوڑہ کی چار پانچ کونپلیں کتر کترات کو حسب ضرورت پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر بقدر ذائقہ میٹھا ڈال کر مریض کو پلائیں۔ انشاءاللہ دس پندرہ روز کے متواتر استعمال سے سوزاک کے دفعیہ کا بہترین تریاق ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں اس سے جریان، زخم مثانہ، سلسل البول وغیرہ دور ہو جاتے ہیں

سگ گزیدہ:

ھُوالشافی :۔ برگ لسوڑہ ایک تولہ۔ مرچ سیاہ پندرہ دانہ۔ دونوں کو گھوٹ کر مریض کو پلائیں۔ انشاءاللہ باؤلے کتے کا زہر دور ہوگا۔

لعوق سپستان اکسیر پیچش:

ھُوالشافی :۔ لسوڑہ کے پھل حسب ضرورت لے کر ان کی ٹوپی دور کریں۔ بعدہٗ کسی کونڈے میں ڈال کر خوب باریک کریں۔ ازاں بعد اس میں دو چند شہد خالص ملائیں۔ بس اکسیر پیچش تیار ہے۔ مقدار خوراک چھ ماشہ صبح و شام۔

کثرت حیض کا فقیرانہ ٹوٹکہ:

ذیل کا چٹکلہ جو ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے۔ نہایت ہی پُر نفع ہے۔ پہلی ہی خوراک میں کثرت سے بہتے ہوئے خون کو روک دیتا ہے۔ چنانچہ ایک رئیس کی لڑکی کو کئی سال سے کثرت حیض کی زبردست شکایت تھی۔ دوائیں ہزار کیں۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر خوبیٔ قسمت سے ایک فقیر آنکلا۔ جس نے ایک اکسیری پڑیہ عنایت کی۔ جس کی پہلی خوراک سے شکایت رفع ہوگئی۔ اس کی پڑیہ کا نسخہ یہ ہے :۔

کابلی لسوڑہ (پیوندی لسوڑہ) کے تنے کا چھلکا سایہ میں خشک کر کے کپیس اور اس میں مصری ہم وزن شامل کریں۔ بوقت ضرورت ایک تولہ کی مقدار میں استعمال کرائیں۔ انشاءاللہ خون فوراً بند ہوگا۔

تریاق جریان و احتلام :

لہسوڑہ کے کچے پھل حسب ضرورت لے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ اور انہیں چکی میں باریک پیس کر سفوف تیار کر لیں۔ بوقت صبح کف دست ہمراہ شیر بز استعمال فرمایا کریں۔ تا مدت استعمال فرماتے رہیں۔ ان شاء اللہ تھوڑے ہی دنوں میں افاقہ ہوگا۔ علاوہ ازیں درد کمر و احتلام کے لیے بھی سودمند ہے۔

دواالسعال (کھانسی)

برگ سپستان حسب ضرورت لے کر اُن کو توے پر رکھ کر راکھ بنالیں۔ اور اس میں بقدر ضرورت نمک ڈال کر پیس لیں۔ اور محفوظ رکھیں۔

دن میں تین مرتبہ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک استعمال کرائیں۔ یہ دوا مرد، عورت، بچے اور بوڑھے کے کے لیے یکساں مفید ہے۔

یرقان کی معجز نما دوا :

برگ لہسوڑہ تازہ پانچ عدد، برگ پیپل تازہ تین عدد، ہر دو کو اچھی طرح گھوٹیں۔ اور حسب ضرورت پانی اور میٹھا ڈال کر مریض کو پلایا کریں۔ پندرہ بیس روز کے متواتر استعمال سے یرقان کا قلع قمع ہو جائے گا۔

آبلہ دھن :

برگ لہسوڑہ لے کر پانی میں جوش دیں۔ اور ان سے غرغرے کرائیں۔ دوا معمولی ہے۔ لیکن فوائد کے لحاظ سے غیر معمولی۔

مرہم :-

هُوالشافی :- برگ لہسوڑہ کو جلا کر ان کی راکھ میں ایک تولہ ایک مرتبہ دھلا ہوا مکھن شامل کریں۔ ان شاء اللہ ہر قسم کے پھوڑا، پھنسی اور زخم کے لیے لاجواب چیز ہے۔

مروڑ شکم :

هُوالشافی :- پوست لہسوڑہ سبز کا رس دو تولہ، روغن ناریل ایک تولہ، دونوں کو ملا کر مریض کو پلائیں معدہ اور امعاء میں تلین پیدا ہو کر درد سے تسکین حاصل ہوگی۔

دافع کھجلی ٹوٹکا :

هُوالشافی :- حسب عادت پوست لہسوڑہ لے کر پانی میں پیسیں اور خارش کی جگہ پر ضماد کرائیں

کھلی چند روزہ استعمال سے رفع ہو جائے گی۔

پتھری توڑ:

ھُوالشافی:۔ پوست لسوڑہ رات کو بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر اس میں قلمی شورہ بقدر پانچ رتی شامل کر کے نوش فرمائیں پتھری رفع ہو گی۔

سوزش پیشاب:

ھوالشافی:۔ پوست لسوڑہ ۲ تولہ کو کسی کورے کوزہ میں رات کے وقت بھگو دیں اور صبح مل چھان کر مصری شامل کر کے پئیں۔ ان شاء اللہ پیشاب کا سوزش سے آنا موقوف ہو گا

دارچینی

ابو المظفر حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی ———— سیالکوٹ

اس کائنات کے ایک ایک ذرے میں قدرت خدا کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور ہر ذرہ اپنے اندر تحیر خیز معلومات کا دفتر لیے ہوئے ہوتا ہے۔ صحت امروزہ میں جڑی بوٹی نمبر کے لیے اپنے محترم جناب علامہ حکیم پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما مدظلہ کے ارشاد عالی کی تعمیل میں مَیں صرف دارچینی کے اثرات و فوائد لکھتا ہوں۔

دارچینی کے نام سے "ملک" کا بچہ بچہ آشنا ہو گا۔ بالکل حقیر اور بے مایہ چیز ہے۔ ہر گھر میں بازار سے گرم مصالحوں میں آتی ہے۔ جسے پیس کر سالن کو خوش گوار کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے افعال وخواص کو نہایت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ امتحان و تجربہ کے بعد دیکھیں گے۔ کہ دارچینی میں قدرت نے کس قدر فوائد و اثرات مضمر کر رکھے ہیں۔ اور میرے یہ الفاظ حقیقت صداقت پر مبنی ہیں۔ کہ "کائنات کے ایک ایک ذرے میں قدرت خدا کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

نام: اس کو فارسی میں دارچینی۔ عربی میں قِرْفَۃُ الدَّارِصِیْنِیْ۔ انگریزی میں سِنَمن بارک اور ہندی اور سنسکرت

ہیں دارچینی کہتے ہیں۔

تاریخ :۔ ازمنۂ قدیمہ ہی میں دارچینی کے متعلق دنیا آگاہ ہوچکی تھی۔ چنانچہ توریت میں قرفہ یا دارچینی ۔کیشیا یا سلیخہ کا ذکر موجود ہے۔ حکیم جالینوس نے بھی قرفہ یا دارچینی کا ذکر کیا ہے۔ اور دونوں کو قریباً ایک ہی قسم میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح قدیم ہندی اطباء اور اسلامی اطباء نے بھی دارچینی کا تذکرہ کیا ہے۔

ماہیت :۔ ایک بہت بڑے درخت کی نہایت خوش بودار چھال ہے۔ جو درخت پر تہ بہ تہ لپٹی ہوتی ہے۔ اس کا بیرونی کھردرا اور موٹا حصّہ تج کہلاتا ہے۔ دارچینی اس کے اندر کا پتلا چھلکا ہوتا ہے۔ اس کی رنگت سرخ مائل بہ سیاہی ہوتی ہے۔ اور اس کے جسم پر اکثر جگہ نہایت باریک نقاط اور لہردار لکیریں بھی ہوتی ہیں۔ اندر سے دارچینی کا رنگ بھورا سیاہی مائل ہوتا ہے۔ ذائقہ چکھنے سے شیریں، تیز اور نہایت خوش گوار معلوم ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :۔ ہندوستان میں جنگلی دارچینی دکن، بنگال اور برما کے بعض حصّوں میں ملتی ہے۔ لیکن اصلی اور حقیقی دارچینی صرف سیلون (لنکا) کی ہوتی ہے۔ جہاں اس کی باقاعدہ کاشت ہوتی ہے۔ اور وہاں سے تمام دنیا کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بھیجی جاتی ہے۔

مزاج :۔ اطبائے جدید و قدیم نے دارچینی کو متفقہ طور پر گرم و خشک بیان کیا ہے۔ لیکن گرمی و خشکی کے درجات میں بعض میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

شیخ الرئیس علیہ الرحمتہ کے نزدیک تیسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک بیان کی گئی ہے ——— علامہ گازرونی شارح قانون نے دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک بتایا ہے ——— بعض کے نزدیک دوسرے درجہ کے آخر میں ——— بعض کے نزدیک اوّل میں گرم خشک ہے۔

قوت :۔ دارچینی کی قوت پندرہ سال تک قائم رہتی ہے۔

مضر و اصلاح :۔ دارچینی محرور المزاج کے لیے مضر بیان کی جاتی ہے۔ سر درد پیدا کرتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو بھی نقصان و مضرت پہنچاتی ہے۔ اس کی اصلاح کتیرا، اسارون اور صندل سفید اور خمیرہ بنفشہ و مصطگی رومی وغیرہ ادویہ سے حسب ضرورت و حالات مناسب مقدار میں استعمال کرنے سے ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ علامہ حکیم کبیر الدین صاحب دہلوی کے نزدیک اس کی مقدار استعمال صرف ایک ماشہ سے دو ماشہ تک ہے۔ اور بعض کے نزدیک دو ماشہ سے چار ماشہ تک ہے۔ حکیم عبد الحلیم صاحب لکھنوی کے نزدیک تین چار ماشہ یا کم و بیش ایک تولہ تک دے سکتے ہیں۔

چار ماشہ اور ایک تولہ کی مقدار بہت زائد ہے۔ اس بارے میں حکیم کبیر الدین صاحب کی رائے زیادہ صحیح، فائق اور قابل وقعت ہے۔

افعال و خواص: دار چینی ایک بہترین خوشبودار لطیف ہے۔ دافع تعفن ہے۔ ظاہر جلد پر ضماداً یا طلاءً استعمال کرنے سے جاذب اور محرک تاثیر کرتی ہے۔ اختلاط فاسدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ مقوی اعصاب، محرک باہ، دافع ریاح، اور ہاضم و قابض ہونے میں لاثانی ہے۔ خوشبودار ہونے کے باعث دل و دماغ اور روح کو لطافت و قوت بخشتی ہے۔ حیض و پیشاب کا ادرار کرتی ہے۔ حیوانی و نفسانی قوتوں کی محافظ، گندہ دہنی، دافع سدہ، اور کبار کو توڑتی ہے۔ استسقاء و طحال میں مفید ہے۔ خفقان، وحشت اور وسواس میں مفید ہے۔ لقوہ و صرع میں نافع ہے۔ رعشہ اور سردی معدہ کے دفعیہ میں بے نظیر ہے۔ اعضائے تنفس میں تحریک پیدا کرکے ان کو تنفیث بلغم کے لیے مستعد کرتی ہے۔ جگر، معدہ اور امعاء کے افعال میں درستی پیدا کرنے میں درحقیقت نہایت سریع الاثر ہے۔ زہروں کے لیے تریاقی اثرات رکھتی ہے۔

ترکیب استعمال: دار چینی کے خوشبودار ہونے کے باعث اس کو بے شمار مرکبات، مفرحات اور معاجین میں شامل کرتے ہیں۔ اور دافع تعفن و معطر ہونے کی وجہ سے دانتوں اور مسوڑھوں کی امراض میں سنونات میں بھی داخل کرتے ہیں۔ مقوی اعصاب اور محرک باہ خاصیت ہونے کی وجہ سے اسے بکثرت مقوی باہ نسخوں میں استعمال کرتے ہیں۔ دافع ریاح اور ہاضم و قابض ہونے کے باعث بے شمار ہاضم اور مقوی معدہ سفوفات اور جوارشات میں بکثرت مستعمل ہے۔ جو قوت ہاضم اور گندہ دہنی، تبخر، مراق، ضعف امعاء وغیرہ میں برتے جاتے ہیں۔ اس کا قلمی جوہر دافع تعفن، دافع سمیت اور قاتل جراثیم ہوتا ہے۔ اسہال ہیضیش کے لیے دیگر ادویات کے ساتھ کھلانے سے بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ صداع بارد۔ سردی کے باعث سر میں درد ہو، تو اسے پانی میں باریک پیس کر کنپٹیوں پر لگانے سے بہت جلد صحت ہو جاتی ہے۔ بہق اور کلف جیسے امراض کو دور کرتی ہے۔ اور اسے طلاء (لیپ) کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ عضو خاص کے "خاص ضعف" کو دور کرنے میں بھی اکسیر تسلیم کی جاتی ہے۔ ضیق النفس، سرفہ اور دیگر اعضائے تنفس کے امراض میں باریک پیس کر شہد ملا کر یا چائے کے طور پر دیگر مناسب ادویہ و اجزا کے ساتھ دینے میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ادرار حیض کے لیے جوشاندہ کے ساتھ پلائی جاتی ہے۔ زہر دار جانوروں کے کاٹے پر درد اور سوزش کی تسکین کے لیے درد پر پیس کر لیپ کرنے سے بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔ اس کو منہ میں اچھی طرح

چبا کر اس کے لعاب کو عضو پر لگانا حصول لذت کے لیے بے نظیر چیز ہے۔ طلیلہ کابلی کے ساتھ دارچینی کا استعمال استسقا کو بہت نافع ہے۔ اور ضماد کے طور پر استعمال کرنا بواسیری مسوں کو از بس مفید ہے۔ غرضیکہ یہ ایک چیز ہی بے شمار اثرات و فوائد کی حامل ہے۔

مرکبات و مجربات

ذیل میں دارچینی کے وہ عجیب الاثر مرکبات اور مجرب نسخے قارئین محترم کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں، جنہیں ہم نے اپنے مطب اور صد یقی دواخانہ رجسٹرڈ سیالکوٹ میں انیس سال سے ہزار ہا مریضوں پر آزمایا، اور نہایت ہی سریع التاثیر، مجرب اور مفید و موثر پایا ہے۔

سفوف مقوی سادہ:

باہ کی تقویت اور دودھ کے جلد ہضم کرنے کے لیے بہترین اور سادہ نسخہ ہے۔

صفت:۔ دارچینی کو خوب اچھی طرح باریک پیس کر رکھ لیں۔

خوراک:۔ دو دو ماشہ صبح و شام نیم گرم دودھ کے ساتھ پھنکی لگا کر یا دودھ میں ملا کر استعمال کریں۔

نوٹ:۔ نسیان کو دور کرنے اور حافظہ کو ترقی دینے کے لیے میں نے اس نسخہ کو بہت بے نظیر خواص کا حامل پایا ہے۔ میرے محترم مولانا محمد عبداللہ صاحب کے ہاتھ سے ایک دفعہ ایک نامرد لاچی اسی نسخہ سے مرد کامل بن گئے تھے۔ لیکن میرے خیال میں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر نامرد اس کے استعمال سے مرد کامل بن سکتا ہے۔ جہاں بلغم برودت کا اجتماع ہو، اور طبیعت کو تحریک کی ضرورت ہو۔ وہاں یہ نسخہ مفید ثابت ہوگا ——— ایڈیٹر

دوائے کثرت بول:

دارچینی کا یہ دو اجزا کا مرکب کثرت بول، سلسل البول وغیرہ قسم کی شکایات کے ازالہ کے لیے تیر بہدف ہے

صفت:۔ دارچینی، کندر، ہم وزن باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔

خوراک:۔ دو ماشہ پانی کے ساتھ چند روز متواتر استعمال کرائیں۔ از بس مفید ہے۔

دوائے نسیان:

جو نسیان اور حافظہ کی تقویت کے لیے بے نظیر اثرات کی حامل اور مجرب و معمول ہے۔

صفت : ۔ دار چینی دو تولہ۔ بچ ایک تولہ۔ ہلیلہ کابلی ایک تولہ۔ نباتِ سفید ـــ باریک کوٹ پیس کر سفوف کرلیں۔

خوراک :۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کریں ـــــ بیاض صدیقی

حبِ نگہت :

منہ کی بدبو دور کرنے اور آواز کشائی کے لیے نہایت اکسیر اور عجیب الاثر گولیاں ہیں۔

صفت :۔ دار چینی، رنج قلمی، دانہ الائچی خورد، خولنجاں، مصری۔ ہر ایک ہم وزن۔

باریک پیس کر عرق گلاب میں کھرل کرکے حبوبِ نخودی تیار کرلیں۔ اور منہ میں رکھ کر چوسیں۔

نوٹ :۔ یہ نسخہ "عطر مجربات" "المعروف قرابادین لطفی کا ہے۔ خولنجاں اور مصری کا اضافہ میری طرف سے عمل میں آیا ہے۔ ان اجزا کی آمیزش سے دوا بے حد مفید و موثر بن گئی ہے۔

ستوپلادی :

ویدک طب کا مشہور ترین مرکب متعدد امراض میں مجرب و معمول ہے۔ سعال اطفال، بدہضمی اور دقِ وسل میں بکثرت مستعمل ہے۔ درحقیقت یہ دوا بہت مفید و موثر ثابت ہوتی ہے۔

صفت :۔ دار چینی ۶ ماشہ۔ الائچی خورد ۱ تولہ۔ فلفل دراز ۲ تولہ۔ طباشیر کبود ۴ تولہ۔ مصری کوزہ ۸ تولہ باریک پیس کر سفوف کریں۔

خوراک :۔ ایک ماشہ ہمراہ شربت نیلوفر یا مطبوخ سرفہ کے ساتھ دن میں دو تین بار استعمال کرائیں

(از تحفہ نایاب)

مطبوخ سرفہ :

یہ جوشاندہ ہر قسم کی کھانسی کے لیے تریاق ہے، بہت مفید و مجرب اور معمول مطب نسخہ ہے

صفت :۔ دار چینی ۴ ماشہ۔ بہدانہ شیریں ۴ ماشہ۔ اصل السوس ۱ تولہ۔ زوفا ۱ تولہ انجیر زرد ۳ عدد۔ گوکنار ۲ تولہ مصری کوزہ ۱ تولہ

آدھ سیر پانی میں پکالیں۔ اور خوب مل چھان کر شیشی میں رکھیں۔ دن میں تین دفعہ پانچ پانچ تولہ کی مقدار میں نیم گرم کرکے پلائیں۔

(رموز الاطباء)

اکسیر سیلان الرحم:

مرض سیلان الرحم کے لیے مفید و مجرب نسخہ ہے۔

صفت: دار چینی ا تولہ۔ تالمکھانہ ا تولہ۔ کشتہ بیضہ مرغ ا تولہ۔ بتاشے ۳ تولہ باریک کوٹ کر سفوف کرلیں۔

خوراک: تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ۔ دو ہفتے متواتر استعمال کرائیں۔

(تذکرۃ الاطباء)

سفوف دار چینی:

رحمی امراض، کثرت طمث، سیلان الرحم وغیرہ میں اکسیر الاثر ثابت ہوتی ہے۔

صفت: دار چینی ۶ ماشہ۔ ثعلب مصری ا تولہ۔ صدف خالص ۲ تولہ۔ قند سیاہ ہم وزن۔ کوٹ پیس کر سفوف کرلیں۔

خوراک: تین تین ماشہ صبح و شام آب تازہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ تیل ترشی سے پرہیز لازم ہے۔

"طبی فارماکوپیا"

روغن دار چینی:

روغن دار چینی بھی بہترین اور لاجواب ادویہ میں سے ہے۔ اس کو مقوی باہ طلاؤں میں ملا کر تقویت و تحریک کی غرض سے مالش کی جاتی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تکالیف اور درد سر بارد میں اکثر استعمال ہوتا ہے۔ ٹائیفائیڈ فیور (حمیٰ محرقہ) میں جب آنتوں میں حد درجہ ریاح بھرے ہوئے ہوں۔ تو اس حالت میں اس کا ڈاکٹری مرکب دافع بے نظیر اور اکسیر الاثر ثابت ہوتا ہے۔ آئندہ سطور میں اس کا نسخہ ملاحظہ کریں۔ از دیاد معلومات کی غرض سے روغن دار چینی کے متعلق علم الادویہ پر ایک مستند کتاب "نفیسی" سے مفصل اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اس کا تیل جلا بخشتا ہے۔ مواد کو گھلا دیتا ہے۔ محلل ہے۔ اور رعشہ کے لیے عجیب چیز ہے۔ کیونکہ یہ اپنی لطافت کی وجہ سے اعصاب کے اندر نفوذ کر دیتا ہے۔ اور اپنی حرارت کی وجہ سے ان کی مزاج کو معتدل کر دیتا ہے۔ اور ان کے فضلات کو تحلیل کر

دیتا ہے۔ اور اس کی خشکی تحلیل مواد میں معین ہوتی ہے۔ اور اپنی قوت جلا کے سبب سے کلف و نمش کو نفع دیتا ہے۔ سر کا تنقیہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی لطافت اور قوت حرارت کی وجہ سے جلد نفوذ کر جانے کے باعث رطوبات دماغ کو جذب کرتا ہے اور نیز سیلنہ کو رطوبات سے پاک صاف کرتا ہے، جو اس کی طرف جذب ہو کر آتی ہیں۔ اور بالخاصہ تفریح پیدا کرتا ہے۔ جگر کے سدّوں کو کھولتا ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے۔ اور گردہ و دردِ رحم کو بھی نفع دیتا ہے۔ نیز یہ آنکھ کے پھولے اور تاریکی کو کھلنے اور لگانے سے بھی نفع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ آنکھ سے غلیظ رطوبتوں کو دور کرتا ہے۔"

ڈاکٹری نکتہ نظر سے:

روغن دارچینی سٹمولنٹ (محرک) اور بہترین انٹی سیپٹک (دافع تعفن) ہے۔ اس میں کسی قدر ٹیننگ ایسڈ ہوتا ہے۔ اس لیے یہ قابض ہوتا ہے۔ اس کو تنہا یا دیگر مفید و مناسب ادویہ کے ساتھ اسہال و پیچش میں دیتے ہیں۔

(اکمل)

بعض جڑی بوٹیوں کے حیرت انگیز فوائد

حکیم سید اکرام حسین صاحب رضوی ـــــ سیکر

مولی کی ڈکار:

مولی کھا کر اس کے پتے ٹوپی میں رکھو۔ بدبو کی ڈکار نہ آئے گی۔

خفقان کے لیے اکسیر:

گاجر کو تنور میں بھون لیجیے پھر اس کے اوپر کا چھلکا دور کر کے ہڈی یعنی گٹھلی نکال لیجیے۔ اس کے بعد گاجر کے ٹکڑے کر کے رات کو شبنم میں رکھ دیجیے۔ صبح بید مشک چھڑک کر شکر سفید یا مصری سے کھائیں۔ ہر قسم کے خفقان کے لیے اکسیر ہے۔

جسم میں کانٹا:

اگر بدن میں کسی مقام پر کانٹا چبھ گیا ہو۔ تو عرق بوٹی کھیپ میں چاول پکا کر کانٹے کے مقام پر باندھ دیں۔ فوراً باہر نکل آئے گا خواہ کیسا ہی ہو۔ (کھیپ ایک عام مشہور بوٹی ہے۔ جو صحرائی علاقوں میں ہوتی ہے۔ صحرائی علاقوں میں اسے بچہ بچہ جانتا ہے ——————— ایڈیٹر)

دانت نکالنا:

ہلتے ہوئے دانت پر ایک قطرہ شیر مدار ٹپکا دیجیے وہ آسانی سے اکھڑ جائے گا۔ تجربہ کیجیے (دانت کے سوا دوسری جگہ شیر مدار نہ لگنے پائے۔

بچہ کے دانت بآسانی نکل آئیں:

بیخ سنبھالو بچہ کے گلے میں ڈالیں۔ یا سر پر باندھیں۔ دانت بآسانی نکل آئیں گے۔

طلسم درد چشم:

بیخ مشہدائی کان کی لو سے باندھ دیجیے۔ درد چشم کافور ہو گا۔ مگر اتنا خیال رہے کہ مرد داہنے اور عورت بائیں کان سے باندھیں۔ بحکم خدا فائدہ ہو گا۔

مانع حمل:

دھتورہ کی جڑ کمر میں باندھیے مانع حمل ہے۔

اسہال کبدی:

تخم ترب چھ ماشہ۔ تولہ بھر شہد میں پیس کر صاحب اسہال کبدی کو کھلا دیجیے۔ عجیب وغریب نسخہ ہے۔

جلی ہوئی جگہ:

آک کے پتوں کو ایک توے پر گرم کریں۔ پھر ان کا پانی نچوڑ کر جلے ہوئے مقام پر لگائیں۔ فوراً تسکین ہو گی۔

طلسم تپ لرزہ:

بھنگرہ سیاہ یا سفید جو ایک مشہور بوٹی ہے۔ اگر سبز ملے تو بہتر ورنہ خشک کو پانی میں پیس کر لغدہ کریں۔ پھر اس میں سیماب (پارہ) بقدر نخود داخل کر کے حل کریں۔ پھر اس کو داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی

پر باندھیں۔ اوّل تو لرزہ بالکل نہیں آئے گا۔ اور اگر آیا بھی تو اسی انگلی پر آئے گا جس پر دوا باندھی ہوئی ہے۔ قریباً چھ سو مریضوں پر تجربہ کیا ہوا ہے۔ آپ بھی آزمائیے۔

تھوھر کے کانٹے:

اگر تھوہر کے کانٹے بدن میں چبھ گئے ہوں تو آب برگ کسوندی آدھ پاؤ ہمراہ روغن زرد آدھ پاؤ پلا دیں۔ سب کانٹے نکل آئیں گے۔ ان شاء اللہ

لاجواب مسواک:

بیخ نمہ کی مسواک کیجیے۔ درد دندان ہمیشہ کے لیے جاتا رہے گا۔

چند ایک بوٹیوں کے فوائد پر طائرانہ نظر

ڈاکٹر ایس امداد علی صاحب ——— کالپی

آک

یہ درخت مشہور عام ہے۔ علاوہ کوہستان کے قریب ہر مقام پر پایا جاتا ہے۔ اس کے خواص بہت ہیں مگر وہ تحریر کیے جاتے ہیں جن کا خود تجربہ کیا ہے۔

ہیضہ کے لیے اکسیر:

بیخ مدار کا تازہ پوست پانچ تولہ، نمک لاہوری چار تولہ، فلفل سیاہ ڈھائی تولہ ہر سہ اجزا کو پیس کر جنگلی بیر کے برابر بنا کر خشک کریں۔ بس تیار ہے۔

فوائد:۔ ہیضہ میں ایک ایک گولی ایک ایک گھنٹہ بعد آب نیم گرم سے دینا حکمی دوا ہے۔ سنہ ۱۹۰۴ سے مستعمل ہے اب تک پچانوے ۹۵ فی صدی مجرب ثابت ہوئی

نوٹ: یہ گولیاں پوست بیخ مدار کے پانی سے بنائی جائیں۔ سادہ پانی ان میں نہ ملایا جائے۔

امراض شکم کے لیے تیر بہدف:

غنچہ گل مدار تازہ دس تولہ، فلفل سیاہ پانچ تولہ، نمک سیاہ پانچ تولہ ــــ ہر سہ اجزا کو باریک پیس کر بمقدار جنگلی بیر کے گولیاں بنالیں۔ بس تیار ہے۔

فوائد:۔ ہر قسم کی قبض۔ درد شکم، نفخ شکم۔ باؤگولہ۔ باؤ سول۔ ریاحی درد شکم۔ بد ہضمی اور دیگر امراض شکمی میں تیر بہدف دوا ہے۔

ایک گولی سے چار گولی تک ہمراہ آب تازہ دیں جن لوگوں کو قبض اور بادی شکم کی دوامی شکایت ہو۔ ان کو کھانا کھانے کے بعد ایک ایک گولی کی مداومت کچھ عرصہ تک بہت مفید و مجرب ہے۔

ہیضہ کے آخری درجہ میں:

مدار کے پھول کا زیرہ جو اس ✤ شکل کا ہوتا ہے ۲ رتی آب پیاز سفید ڈیڑھ ماشہ میں پیس کر دو دو گھنٹہ بعد مریض ہیضہ کو دیا جائے۔

فوائد:۔ آخری درجہ ہیضہ میں انتہا درجہ مفید، نناوے ۹۹ فی صدی مجرب ہے۔

امراض چشم:

مدار کی جڑ کو آب گل گنجد یا آب گل چنبیلی میں گھس کر آنکھ میں سلائی سے دو وقت لگائیں۔ تین چار ہفتہ کا استعمال کافی ہوگا۔

فوائد:۔ امراض ناخونہ و جالا چشم کے واسطے اکسیر ہے۔

نوٹ:۔ چوٹ سے جالا پڑنا یا چیچک سے جالا ہونے کے واسطے مفید نہیں ہے۔

ناروا کے لیے:

برگ مدار تازہ صبح و شام مرض نہروا (جو زیادہ تر دکھن میں ہوتا ہے) پر باندھنا حکمی اور سو فی صدی مجرب ہے۔

نوٹ:۔ پچیس یوم تک متواتر استعمال کیا جائے۔ اور ہر قسم کے گوشت سے دوران استعمال دوا پرہیز ضرور کیا جاوے۔

بے نظیر مسواک:

بیخ مدار تازہ کی مسواک کرنے سے دانتوں میں کبھی درد نہیں ہوتا۔ اور اگر اس کی مداومت

بانسہ (اڑوسہ)

اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔110002

کریں۔ تو تمام عمر دانت ہر طرح کی خرابی سے محفوظ رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ تک میں نے خود استعمال کیا تھا۔ اب تک اس کا اثر قائم ہے۔ حالانکہ اس واقعہ کو بیس سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔

اڑوسہ یا بانسہ

یہ بوٹی خودرو ہوتی ہے۔ عام طور پر اڑوسہ کے نام سے مشہور ہے۔ بندھیل کھنڈ میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اودھ اور دکن میں بھی ہوتی ہے۔ یوں تو یہ بہت سے امراض میں مفید ہے۔ مثلاً اس کے پھول دافع دق و سل ہیں، جلن پیشاب، پرانی کھانسی، دمہ، ربو، اختلاج قلب، جریان کہنہ، نیا پرانا بخار، آشوب چشم، حیض کی خرابیاں، دانتوں کا ہلنا اور پیشاب کی خرابیوں وغیرہ میں مفید۔ لیکن میرے تجربہ میں دو امراض میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

دمہ کا دورہ دور:

اڑوسہ کے زرد پتے جو درخت میں پک کر زرد ہو گئے ہوں خشک کر کے چلم میں رکھ کر بطور تمباکو کے پلانے سے سخت سے سخت دورہ دمہ کا رک جاتا ہے۔ سینکڑوں مرضا پر استعمال کیا مجرب ثابت ہوا۔

دمہ اور کھانسی کا مجرب نسخہ:

جو بارہ سال سے مستعمل ہے۔

برگ اڑوسہ جو درخت ہی پک کر زرد ہو گئے ہوں۔ ایک سیر لے کر پانچ سیر پانی میں بھگو دیں۔ جب پتے گل کی طرح نرم ہو جائیں۔ تو کڑاہی میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ تا آنکہ گولی باندھنے کے قابل ہو جائے۔ تو خواہ ایک ایک ماشہ کی گولیاں بنالیں۔ یا ویسے ہی منجمد رہنے دیں بس تیار ہے۔

صبح و شام ایک ماشہ سے دو ماشہ تک ہم وزن شکر تری ملا کر ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

پرہیز:۔ ترشی ہر قسم اور تیل کا کریں۔

فوائد:۔ ہر قسم کی کھانسی اور دمہ و ربو کو مفید و مجرب ہے۔ صدہا مریضوں پر استعمال کیا سو مجرب ثابت ہو چکا ہے۔ اگر چالیس یوم با پرہیز استعمال کیا جائے تو پرانا دمہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ دوا پکاتے وقت یہ احتیاط رکھیں کہ جلنے نہ پائے۔ ورنہ عمل خراب ہو جائے گا

اس کا قوام ہوا لگتے ہی سخت ہو جاتا ہے۔ اس لیے اگر گولیاں بنائیں تو جلدی کرنی چاہیئے

برھمڈنڈی

یہ بوٹی برسات میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اور بیساکھ جیٹھ تک ختم ہو جاتی ہے۔ کھیتوں اور مرطوب زمین پر زیادہ ہوتی ہے۔ اس کا پودا ایک فٹ سے دو گز تک ہوتا ہے۔ جو زمین پر پھیلا رہتا ہے۔ شاخیں بہت گنجان اور سبز ہوتی ہے۔ پتوں پر روئی کی طرح باریک باریک بال اور کانٹے ہوتے ہیں مزا نہایت کڑوا ہوتا ہے۔ یہ جڑی ہر قسم کے فساد خون کو مجرب ہے۔ میں نے اس کی جڑ پتے۔ شاخ وغیرہ کا عرق کشید کر کے بہت سے مریضوں کو استعمال کرایا جس سے احتراق خون کے مریض کو کلی صحت ہو گئی

آتشک کے لیے :

اس کی تازہ جڑیں دو تولہ، سترہ عدد سیاہ مرچ کے ساتھ چار تولہ پانی میں پیس چھان کر پینا مرض سوزاک کو تین ہفتہ میں جڑ سے کھو دیتا ہے۔

سوزاک کے لیے :

اس کی تازہ پتیاں دو تولہ، تین تولہ شکر خام کے ساتھ پیس چھان کر شربت بنا کر پینا گرمی جگر اور پیاس کو بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

قوتِ باہ :

اس کے مسلّم پودا کو لے کر سایہ میں خشک کر کے باریک سفوف بنا کر شہد خالص میں معجون بنا کر ایک ایک تولہ صبح و شام استعمال کرنا قوت مردمی کو بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔

جلدی امراض :

اس کا عرق کشید کیا ہوا پانچ تولہ ہمراہ شہد خالص ایک تولہ کے استعمال کرنا امراض جلدی کے واسطے تریاق ہے۔

ستیاناسی

بوٹی بہت مشہور ہے۔ ہر جگہ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن برسات میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا

درخت تین فٹ تک کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے شاخ، پتہ، پھل، پھول میں بے شمار کانٹے ہوتے ہیں۔ پھول اس کا موسم سرما میں زرد رنگ کا کٹوری نما نازک ہوتا ہے۔ اس کے پھول میں بیج گول سیاہ رنگ مثل ویسی بارود کے ہوتا ہے۔ اس کا دُبّ زرد رنگ کا نکلتا ہے۔ دکن میں اس کو ہم کبسری۔ کباڑہ کہتے ہیں۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ میں نے جن کا تجربہ کیا ہے۔ وہی درج ذیل کرتا ہوں۔

آتشک خارش وغیرہ:

اس کے تخم مرض آتشک، خارش اور پرانے زخموں کے لیے دو تولہ تک ہمراہ پلانے سے مادہ کو بذریعہ دست خارج کرتے ہیں۔ وجع المفاصل اور استسقا میں بھی مفید ہے۔

بخار کی بے چینی:

اس کے تیل کی مالش بے چینی بخار کو بہت جلد رفع کرتی ہے۔ خارش کو بھی مفید ہے۔

امراضِ چشم:

اس کا عرق کسی شاخ سے نکال کر آشوب چشم۔ سرخی ورد چشم میں لگانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

مشہور بوٹیوں اور درختوں کے فوائد

لالہ شیام نرائن صاحب اگر وال ـــــــ شاہ پور

آم

پختہ آم کا رس نکال کر مساوی شہد ملا کر پینے سے چالیس یوم میں مایوسین کو قوت باہ اس قدر ہوتی ہے۔ کہ ضبط کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نحیف اور کمزور شخص دنوں میں طاقتور ہو جاتا ہے۔ اگر برابر مقدار دودھ گائے اس میں شامل کر کے پی لیں، تو دو ہفتہ میں معدہ کی گرمی و حرارت جو کسی دوا سے نہ جاتی ہو۔ جاتی رہتی ہے۔ اور معدہ قوی ہو جاتا ہے۔ نہار منہ اس کا کھانا مضر ہے۔ جو اس خمسہ کی قوت کو بڑھاتا ہے۔ اگر ایک چلہ نان گندم کے ساتھ آم کھا کر آدھ سیر دودھ گائے نیم گرم پی لیا جائے

تو آدمی طاقت ور اور موٹا ہو جاتا ہے ــــ آم پیشاب کو خوب جاری کرتا ہے۔ اور نیند آور ہے۔ ہیضہ میں اگر پیشاب بند ہو جائے۔ نو پختہ آم کا پوست ریزہ ریزہ کر کے چار چند پانی میں جوش دے کر قدرے قند سیاہ ڈال کر نیم گرم دینے سے فوراً پیشاب جاری ہو جاتا ہے ــــ اگر چھلکے کا بھرتہ گرم کر کے زیر ناف ضماد کریں۔ تو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ مصفّیٰ خون اس درجہ کا ہے۔ کہ اگر صاحب جذام پتّوں کے جوشاندہ سے متواتر چھ ماہ غسل کرے۔ اور دو چار آم کھالیا کرے۔ اور پانی میں پختہ آم کا پوست جوش دے کر پیا کرے۔ تو شرطیہ آرام ہوگا۔ اور خارش کو تو بہت جلد کافور ہو جاتی ہے ــــ پتوں کے جوشاندہ سے خارش اندام نہانی دور ہوتی ہے ــــ پتیاں جلا کر روغن زرد کے ساتھ ناسور کو بہت جلد بھر لاتا ہے ــــ سوزش دست و پا میں پتیاں پیس کر پیشانی پر لگانے سے آرام ہوتا ہے۔ صاحب آتشک اس کے پتوں کا جوشاندہ اگر ایک چلہ استعمال کرے۔ تو عارضہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے ــــ خشک چھال کا سفوف تین ماشہ منجمد منی اور دافع جریان ہے ــــ اور خاص کر عورتوں کے جریان الرحم کے واسطے اکسیر ہے۔ اس کے مغز کا سفوف قوی ممسک اور مقوی مثانہ ہے۔ اور ضرر و بائی پیاس اور متلی کو دفع کرتا ہے ــــ اگر اس کے پتے ہمراہ زرد چوب کے پیس کر گرم کر کے عضو مخصوص پر لگائیں۔ تو انتشار و تندی بجد کرتا ہے۔ پیٹ کے نفخ اور بد ہضمی میں اس کی چٹنی بہت نافع ہے۔

مزاج کچے کا سرد خشک تیسرے درجے میں اور پختہ آم کا گرم خشک دوسرے درجہ میں ہے گرم مزاج والوں کو مضر ہے۔ اس کے پتوں کو جوش دے کر کلیاں کرنا دانتوں کے درد اور مسوڑھوں کے ورم کو دور کرتا ہے۔ اور دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ چھوٹے پودے کی نرم پتیاں ہم وزن مرچ سیاہ کے ساتھ پیس کر صاف کر کے مریض ہیضہ کو دینا فوراً فائدہ دکھاتا ہے ــــ دست اور قے جو کسی دوائی سے بند نہ ہوں۔ فوراً بند ہو جاتے ہیں۔

سُورج مکھی

سورج مکھی کا پودا عام طور پر باغوں کے اندر دیکھنے میں آتا ہے۔ اس کو لوگ محض خوبصورتی کی وجہ سے بوتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بے شمار فوائد بھی پنہاں ہیں۔ مثلاً اس کے پودے کے پنچانگ کا جوشاندہ پلانے سے پتھری خارج ہوتی ہے۔ اس کے پھولوں کا پانی نچوڑ کر ناک میں ٹپکانے سے

سرس کا درخت
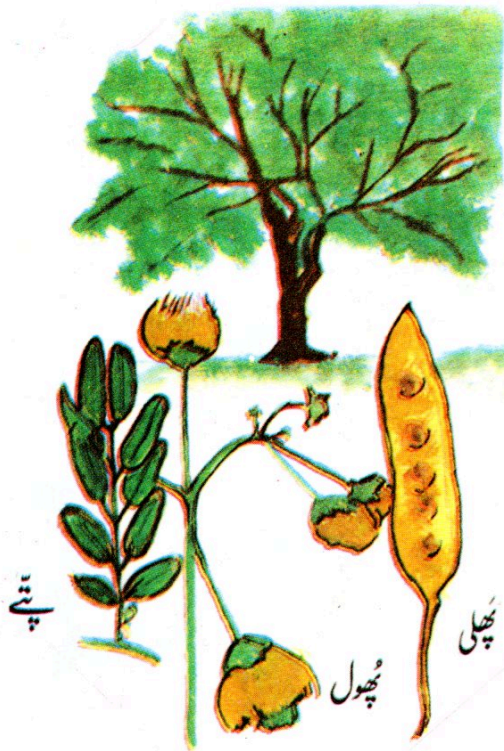
اعجاز پبلشنگ ہاؤس، 2861 کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔

بچوں کا مرض ام الصبیان دور ہوتا ہے۔ درد دندان کو فائدہ کرتا ہے ــــ اس کا تخم تین ماشہ شہد دو تولہ میں ملا کر کھائیں۔ اور اوپر سے نیم گرم دودھ پی لیں۔ تو گردہ کو طاقت دیتا ہے۔ اور مقوی باہ کا اثر کرتا ہے ــــ اس کے برگ و شاخ و گل کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے نیم گرم غرغرہ کریں تو ورم حلق کو دفع کرتا ہے۔ اور دانتوں کو مفید ہے ــــ سورج مکھی کا جوشاندہ پلانے سے عورتوں کا حیض جاری ہو جاتا ہے ــــ اس کا تخم پیشاب آنے والا ہے ــــ اس کے پھولوں کی پتیاں تین ماشہ مرچ سیاہ تین دانہ گھوٹ کر مصری دو تولہ شامل کر کے پلانے سے یرقان جاتا رہتا ہے ــــ اس کی پنکھڑیوں کا پانی آنکھوں میں ڈالنے سے زردی جاتی رہتی ہے۔ گرم مزاج میں اس قدر تحریک کرتا ہے۔ کہ وہ غصے اور جوش میں آجاتا ہے ــــ اس کا تخم سرکہ میں پیس کر نیم گرم ضماد کرنے سے خنازیر کو تحلیل کرتا ہے۔ اور ام حلق، وجع المفاصل، عرق النساء و نقرس کے لیے نافع ہے ــــ اس کے تخم کی پوٹلی بنا کر روغن السی اور سال کنگنی میں ڈال کر عضو مخصوص پر مالش کرنا باہ کا اعادہ کرتا ہے ــــ اس کے برگ کا جوشاندہ دن میں تین دفعہ پلانا رحم کی رطوبت زائد سے پاک کرتا ہے جہاں اس کا جوشاندہ چھڑکیں وہاں مکھیاں نہیں رہتیں ــــ اس کے پھولوں پر مکھی نہیں بیٹھتی اس کے دھوئیں سے زہریلا جانور پاس نہیں آتا۔

سرس

اس کو ہندی میں سرس۔ فارسی میں درخت زکریا۔ اور عربی میں سلطان الاشجار کہتے ہیں۔

ــــ یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک باریک سیاہ تخم والا جو اکثر یورپ میں ہوتا ہے۔ سرحد صوبہ اور پنجاب میں نہیں ہوتا ــــ دوسرا سفید تخم کلاں جو پنجاب و شمال مغربی سرحدی صوبہ وغیرہ میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ جس کے خواص اور فائدے حسب ذیل ہیں۔

اس کے پھول اور تخم کا سفوف بطور نسوار عمل میں لانے سے درد سر، درد شقیقہ اور آدھا سیسی کو رفع کرتا ہے۔ اور دماغ کی ریزش کو نکالتا ہے ــــ تخم سرس ایک تولہ کوٹ چھان کر اس میں دو ماشہ زعفران اور ایک ماشہ افیون ملا کر کھرل کر کے بطور سرمہ استعمال کریں۔ امراض چشم کو مفید و مجرب ہے ــــ اس کے تخم کا مغز دو ماشہ چند روز دودھ گائے کے ساتھ صبح کو نہار منہ

کھایا جائے۔ تو قوت باہ کو مفید ہے۔ اور منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ اس کے تخم کا سفوف تین چار رتی صبح وشام دو تین روز کھائیں۔ تو خونی بواسیر کو بند کرتا ہے ــــ اس کے تخموں کا تیل نکال کر کوڑھ پر ملیں تو مفید ہے ــــ جماع سے ایک گھنٹہ پیشتر کف پا پر اس کے روغن کی مالش کرنا ممسک اثر رکھتا ہے ــــ تخم سرس ایک تولہ، سیاہ مرچ چھ ماشہ سفوف کر کے دانتوں پر ملیں۔ تو دانتوں کے درد کو رفع کرتا ہے ــــ سرس کی چھال کے جوشاندہ سے غرغرہ کرنا دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کے پتے پانی میں پیس کر جلی ہوئی جگہ پر لیپ کریں۔ فوراً جلن دور اور چند یوم میں آرام ہو جاتا ہے ــــ اس کے پتوں کا شیرہ چند روز آنکھ میں لگانے سے شبکوری دور ہو جاتی ہے۔ اور اسی شیرہ برگ کے دو چار قطرے کان میں ڈالنا درد گوش کو مفید ہے ...

ایک کوری ہانڈی میں پتوں کا عرق ڈیڑھ سیر ڈال کر اس میں نمک لاہوری پھٹکڑی نوشادر شورہ قلمی۔ لوٹا سجی پیس کر بوزن برابر قریب پاؤ چھٹانک ڈال کر منہ ڈھانک کر رکھ دیں تیسرے چوتھے دن ہانڈی کے باہر سفید سفید شورہ (کلر) کی مانند پھوٹ کر نکلے گا۔ اس کو نہایت احتیاط کے ساتھ کسی تنکے سے اتار کر شیشی میں ڈالتے جائیں۔ شیشی کو کارک سے بند رکھیں۔ کیونکہ اس جوہر کو زیادہ ہوا لگنے سے پانی ہو جاتا ہے۔

یہ دوائی آنکھ کے پھولا، دھند اور غبار کو نہایت مفید ہے ــــ سلائی کو لعاب دہن سے تر کر کے اور بقدر دو چاول کے دوائی سلائی پر لگا کر پھولا پر لگائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کی کرپا سے چند روز میں پھولا جاتا رہے گا۔ بشرطیکہ پرانا نہ ہو۔ اور یہی جوہر بقدر ایک رتی دو ماشہ کھانڈ ملا کر دو تولہ سکنجبین اور دس تولہ پانی ملا کر کھلانا طحال کو دور کرتا ہے۔

کثرت احتلام: چرچٹہ (پٹھکنڈہ)

اس کی جڑ کا سفوف تین ماشہ، مصری تین ماشہ شامل کر کے روزمرہ پھانک لیا کریں۔ اوپر سے شیر گاؤ پیئیں۔ صبح وشام دونوں وقت احتلام کو بہت جلد فائدہ ہو گا۔

گندہ دھنی:

چرچٹہ کی مسواک گندہ دہن کو دور کرتی ہے۔

ضیق النفس اور کھانسی:

چرچٹہ کی بالیاں جن میں تخم ہوتے ہیں حقہ میں پینا ضیق النفس اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔

کھانسی کہنہ:

برگ چرچٹہ ایک تولہ، تخم چرچٹہ ایک تولہ۔ دونوں کو خشک کر کے مثل تمباکو پینا مفید ہے۔

بچہ آسانی سے پیدا ہو:

اگر عورت کو بچہ جننے میں سخت تکلیف ہو یا بچہ اندر ہی مر گیا ہو۔ تو جس وقت بچہ نے اپنی جگہ چھوڑ دی ہو۔ اس کی تازہ جڑ صاف کر کے رحم کے منہ پر پانچ منٹ رکھو۔ بچہ فوراً باہر آجائے گا۔

باؤلے کتے کا کاٹنا:

باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے پر جڑ چرچٹہ ایک تولہ کوٹ کر شہد ملا کر چٹائیں۔ اور پتہ گھی کوار کا چیر کر سیندھا نمک چھڑک کر کاٹے ہوئے مقام پر باندھیں۔ یہ عمل آٹھ دن کریں۔

حیض کشا:

حیض کے دنوں میں تازہ جڑ چرچٹہ پانچ منٹ رحم میں رکھا دیں۔ حیض جاری ہو گا۔

بچوں کا سوکھنا:

برگ چرچٹہ ایک تولہ، جڑ سہدیوی ایک تولہ کالی مرچ بیس عدد۔ تینوں کو گھوٹ کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ شیر مادر بچہ کو دیں۔ تھوڑے ہی دنوں میں بچہ موٹا تازہ ہو جائے گا۔ جس عورت کے بچے سوکھ سوکھ کر مر جاتے ہوں۔ وقت حمل سے ایک گولی روزمرہ کھالیا کرے۔

تلسی

عام فوائد:

جہاں یہ اچھی ہوا دن کو چوستی ہے۔ وہاں رات کو اچھی ہوا باہر نکالتی ہے۔ جس گھر میں یہ ہو گی

وہاں مچھر نہ ہوں گے ۔ اور مچھر نہ ہونے سے ملیریا نہ ہوگا۔ گھڑوں میں اس کا ہونا تندرستی کا حصول ہے۔

دیسی چائے:

برگ تلسی بیس عدد ۔ الائچی خورد پانچ دانہ ۔ جائفل چار رتی ۔ بادام پانچ عدد ۔ ان سب چیزوں کو پاؤ بھر پانی میں پکائیں ۔ جب تین چھٹانک پانی رہ جائے ۔ تب قدرے دودھ شامل کرکے اور مصری ڈال کر پی لیں ۔ اگر کف ، کھانسی ، زکام ، بخار ، سردی ہو ۔ تو اس میں ایک ماشہ ادرک ، سات دانہ کالی مرچ ۔ تین ماشہ گل بنفشہ اور شامل کر لیں ۔ تین چار یوم میں جملہ شکائتیں دور ہونگی

حفظ ماتقدم:

اس کے پتوں کو ہر روز کھانے سے درد شکم ، بد ہضمی اور ہیضہ کا ڈر نہیں رہتا۔

تلسی کی چائے:

تلسی کی چائے سے بخار ، چھوٹی گرمی ، سستی ۔ منی کی خرابیاں دور ہوتی ہیں ۔ ہاضمہ تیز ہوکر بھوک خوب لگتی ہے ۔ اور جسم میں طاقت آتی ہے۔

بخار ، ہیضہ ، پلیگ:

ملیریا بخار ۔ ہیضہ یا پلیگ کے دنوں میں روزمرہ تلسی کے سات پتے کھالیا کریں ۔ اور کچھ پتے پانی کے گھڑوں میں ڈال دیا کریں ۔ اس سے اوّل تو وبائی اثر نہ ہوگا ۔ دوم پانی خوش بو دار ہوگا ۔

ملیریا:

ملیریا بخار میں چار چار برگ تلسی ۔ نو عدد کالی مرچ رگڑ کر چھان کر پی لیا کریں ۔

شب کوری:

تلسی کے پتوں کا رس آنکھوں میں لگائیں ۔ چند روز میں فائدہ ہوگا ۔

بخار ہر قسم:

پانچ عدد برگ تلسی کو باریک کر کے عرق کاسنی ۔ اور مکو میں ملا کر چھان کر تین تین گھنٹہ بعد پھانک کر پی لیں ۔ مفید ہے ۔
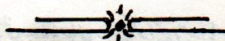
سُرخ مِرچ

کتے کے کاٹے پر سرخ مرچ سرسوں یا تلوں کے تیل میں ملا کر تین دفعہ روز لگائیں. کتا خواہ دیوانہ ہو یا معمولی تین چار روز میں آرام ہو جائے گا ــــ سرخ مرچ گھی میں بھون کر کھانے سے نشیبی جگہ کے پانی کا بگاڑ نہیں ہوتا ــــ چار رتی کے قریب باریک سرخ مرچ گڑ میں ملا کر کھانے سے پیٹ درد اور شول ہٹ جاتا ہے ــــ سرخ مرچ تیل میں جلا کر لگانے سے پھنسیاں اور کوڑھ کے زخم دور ہو جاتے ہیں ــــ سرخ مرچ ۔ ہینگ کافور ہم وزن پیس کر ایک ایک رتی کی گولیاں بنا کر ایک سے تین تک گولیاں کھانے سے ہر قسم کے دست د مروڑ دور ہو جاتا ہے ــــ ہیضہ کے لیے اکسیر ہے ــــ سرخ مرچ تین ماشہ نمک چار تولہ نصف سیر پانی میں ابال کر غرغرے کرنے سے منہ کا بد ذائقہ ہونا تھوک زیادہ آنا زبان کا ڈھیلا پڑنا وغیرہ شکائتوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور بھوک خوب لگتی ہے ــــ سرخ مرچ اور ایلوا ہم وزن پیس کر ہمراہ شہد دو رتی کی گولیاں بنا لیں ۔ اور ایک گولی سے چار گولی تک رات کو سوتے وقت گرم پانی یا دودھ سے کھائیں ۔ تو قبض اور حیض کو کھولنے کے لیے مفید ہے۔
ــــ سرخ مرچ کے تخم ایک ماشہ باریک پیس کر ایک تولہ گڑ میں ملا کر پندرہ گولیاں بنا لیں، اور ایک گولی صبح کھانے سے بلغمی کھانسی ہٹ جاتی ہے ــــ چند عدد سرخ مرچ پانی میں جوش دے کر کلی کر لیں۔ فوراً درد دانت کافور ہو گا ــــ چند روز ایسا کرنے سے ہلتے دانت، کرم خوردہ دندان کے امراض دور ہوتے ہیں ــــ سرخ مرچ کے بیج دور کر کے اسے باریک کر کے کپڑ چھان کر لیں ۔ اور کسی قدر شہد ملا کر دو دو رتی کی گولیاں بنا لیں ۔ اور سایہ میں خشک کر لیں۔ مریض ہیضہ کو ایک نگلوا دیں ۔ دس منٹ کے اندر مریض کو پسینہ آنا بند ہو جائے گا۔ جسم گرم ۔ دل و نبض کی حرکت تیز ہو جائے گی۔ اس سے اکثر بخار ہو جایا کرتا ہے جو برا نہیں ۔

ایک بوتل پانی میں ان بجھ چونا ملا کر خوب ہلا دیں ۔ اور رکھ دیں جب چونا تہ نشین ہو جائے تو پانی کو الگ کر کے دوسری بوتل میں ڈال دیں ۔ ساتھ ہی پانچ تولہ باریک سرخ مرچ ڈال دیں، جس میں سے بیج نکال دیئے گئے ہوں ۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد فلٹر کاغذ سے اچھی طرح چھان

کر رکھیں۔ مریض ہیضہ کو ایک ایک چمچہ یہ دوائی عرق پودینہ میں ملا کر آدھ آدھ گھنٹہ بعد پلائیں

ہلدی

گہرے سے گہرے زخم پر خواہ کسی بھی سبب سے ہوں ہلدی کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھس کر دن میں دو تین مرتبہ لیپ کر دینے سے زخم اچھا ہو جاتا ہے ــــ ہلدی نہ صرف زخموں کو اس طرح لگانے سے خشک کرتی ہے۔ بلکہ ان کا گندہ مواد بھی خارج کر دیتی ہے ــــ جن زخموں میں کیڑے پڑ گئے ہوں۔ وہ بھی ہلدی کے اس طرح کے استعمال سے اچھے ہو جاتے ہیں ــــ ہلدی کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے رکھ چھوڑیں۔ صبح و شام چار ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھلانے سے پھلبہری دور ہو جاتی ہے ــــ پتھر پر پانی کے ساتھ گھس کر دو تین بار داغوں پر لگانا بھی چاہیئے ــــ تین تین ماشہ ہلدی دن میں دو تین مرتبہ تازہ پانی کے ساتھ گھس کر دو تین بار لیپ کرنے سے پرانے سے پرانا ناسور بغیر تکلیف کے دور ہو جاتا ہے ــــ ہلدی پانچ تولہ باریک پیس کر چار سیر پانی میں ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں۔ جب ایک سیر پانی باقی رہ جائے۔ تو اتار کر مل چھان کر ٹھنڈے ہونے پر بوتل میں ڈال رکھیں۔ رات کے وقت اس پانی کو مل کر سو رہیں۔ صبح اٹھ کر صابن سے نہایا کریں۔ ایسا کرنے سے سخت سے سخت کھجلی تین چار دن میں دور ہو جاتی ہے ــــ کھانسی بلغمی پرانی سے پرانی بھی تین تین ماشہ ہلدی دن میں دو تین بار کھلانے سے تھوڑے دنوں میں دور ہو جاتی ہے ــــ ہلدی کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے گائے کے دودھ میں ملا کر چھیپ، سفید و سیاہ داغ اور مہاسوں پر رات کو لیپ کر دیں۔ یہ سب دور ہو کر جلد صاف ملائم اور چمک دار ہوتی ہے ــــ اس کا بطور ابٹنہ استعمال کرنا جلدی امراض کے لیے نہایت ہی مفید ہے ــــ ہلدی باریک پسی ہوئی چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانے سے پرانے سے پرانا آتشک دور ہو جاتا ہے ــــ ہلدی پتھر پر پانی کے ساتھ گھس کر دن میں دو تین دفعہ رات کو سوتے وقت گاڑھا گاڑھا لیپ کرنے سے برسوں کا پیچلبل دور ہو جاتا ہے ــــ تین تین ماشہ ہلدی صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانے سے جریان دور ہو جاتا ہے ــــ ہر قسم کے جریان میں سے ایک قسم کا جریان جسے "شکر و میہ" کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انیس قسم

کے پرمیہ کے لیے ہلدی اکسیر کا کام دیتی ہے۔ بوقت ضرورت بلحاظ اشد مرض اس کی مقدار خوراک بھی بڑھائی جاتی ہے ــــ ورم کیسا ہی ہو کسی وجہ سے ہو۔ ہلدی کو پانی میں گھس کر لیپ کرنے سے دور ہو جاتا ہے ــــ ہلدی باریک پسی ہوئی چار چار ماشہ کی مقدار میں بکری کے دودھ کی چھاچھ یا پانی کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت کھلانے سے بواسیر خونی دور ہو جاتی ہے ــــ ہلدی کو پانی میں گھس کر بواسیر کے مسوں پر لگانے سے جلن، ورم اور کھجلی دور ہو جاتی ہے۔ لگاتار استعمال سے مسے خشک ہو جاتے ہیں ــــ سانپ کے کاٹے پر مریض کو پانچ پانچ تولہ ہلدی۔ آدھ آدھ پاؤ گرم دودھ میں رگڑ کر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پلاتے رہیں۔ تاوقتیکہ زہر قطعی دور نہ ہو جائے۔ اچھا ہونے کے بعد بھی پندرہ دن تک دن میں تین تین ماشہ ہلدی دودھ کے ساتھ کھلاتے رہیں۔ جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو۔ اس جگہ پر بھی اس کا لیپ کرد یں۔ افیم اور سنکھیا وغیرہ کے زہر میں بھی ۵ سے ۵ تولہ ہلدی کو پانی میں رگڑ کر تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلانا چاہیئے اس سے پہلے اگر کسی قے آور دوائی سے قے کرادیں تو زیادہ مفید ہے۔ باؤلے (پاگل) کتے کے کاٹے پر ایک تولہ ہلدی پانی کے ساتھ دن میں دو دفعہ کھلایا کریں۔ اور کاٹی ہوئی جگہ پر لیپ کر دیا کریں ــــ ایک ایک تولہ ہلدی کو پانی کے ساتھ دن میں دو بار کھلانا اور ایسا کرنا زخموں پر مذکورہ بالا طریق سے لیپ کرنا) جذام (کوڑھ) کے لیے مفید ہے۔ اس کا بوقت ضرورت استعمال کرنا چاہیئے ــــ قرحہ سوزاک خواہ بیس سال سے ہو اور بہت سی ادویات کرتے کرتے مریض تھک کر مایوس ہو چکا ہو۔ چھ چھ ماشہ ہلدی باریک پیس کر صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔ کنٹھ مالا یعنی خنازیر پر بھی ہلدی کو پانی میں گھس کر دن میں دو تین بار لیپ کر دیا کریں۔ اور صبح و شام چھ چھ ماشہ باریک پسی ہوئی ہلدی پانی کے ساتھ کھلاتے رہیں۔

پیاز

اس کی ترکاری اتنی اچھی اور خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ کہ شائد ہی کوئی دوسری سبزی اس کا مقابلہ کر سکتی ہو ــــ طریقہ یہ ہے۔ کہ باریک باریک لچھے کتر لیجئے۔ دھونے کی ضرورت نہیں۔ گھی ڈال کر اسے ساگ کی طرح بھونک دیجئے۔ نمک مرچ ملا دیجئے۔ جب سرخی آجائے اتار لیجئے

پانی ایک بوند نہ پڑنے پائے پھر شوق سے ہونٹ چاٹتے ہوئے کھا لیجیے۔ دل و زبان خوش کر لیجیے۔

اگر رس دار ترکاری بنانا ہو تو گھی میں جھونک کر نمک مرچ کے ساتھ اندازے کے موافق گرم پانی ملا دیجیے۔ لذیذ سالن بنا بنایا تیار ہے۔ لیکن پہلے طریقہ کی خشک ترکاری کی لذت کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ وہ چیز اور ہے اور یہ چیز اور ــــ اسے کسی اور ترکاری میں ڈال دیجیے تو وہ بھی لذیذ ہو جائے گی۔

صوبہ سندھ میں تو کھچڑی کے ساتھ پیاز پکانے کا عام رواج ہے۔ وہ اسے دال میں بھی ڈال دیتے ہیں۔

پیاز کی پکوڑی پھجیا، دائتہ:

اپنی قسم کے لحاظ سے سب سے اچھی بنتی ہیں۔ کسی اور قسم کا پکوڑیا پھجیا اس قدر خوش ذائقہ نہیں ہو سکتا۔

پیاز کا اچار:

پیاز کا اچار بھی بنتا ہے۔ لیکن اتنا اچھا نہیں ہوتا ــــ عام طور پر یہ سرکہ میں ڈالا جاتا ہے اور پھر خاصہ اچھا بن جاتا ہے۔ یہی ایک ایسی چیز ہے جس کا اچار صرف دو تین یا چار منٹ کے اندر تیار ہو کر کھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

دوسری سہل ترکیب:

پیاز کے باریک باریک لچھے بنائیں۔ مرتبان یا شیشے کے گلاس میں نمک، مرچ اور ادرک کے ساتھ ڈال دیجیے۔ جی میں آئے تو دو چار ثابت پتے نیاز بو یا پودینے کے بھی شامل کر لیجیے۔ اوپر ادھر سے لیموں نچوڑ دیجیے۔ اگر سبز مرچ تازہ ملا دی جائے۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ شیشے کے اندر دیکھنے میں خوش نما ہو گا۔ اور کھانے میں مزے دار ثابت ہو گا۔

پیاز کی چٹنی:

پیاز کی چٹنی میں انار دانہ ڈال کر استعمال کرنے کا عام رواج ہے۔ لیکن یہ چٹنی بہنوں کو مرغوب نہیں ہوتی۔ وہاں آم وغیرہ کی چٹنی میں پیاز شامل کر دینے سے وہ لذیذ ہو جاتی ہے۔

آلو کی رس دار ترکاری میں پیاز :

آلو کی رس دار ترکاری میں پیاز دے جاتا ہے۔ کاشی پھل "بیٹھا" کی ترکاری کا تو یہ جزو ہے۔ ان کے سوا آپ کسی ترکاری میں شوق سے ڈالیے وہ اسے کبھی بدنام اور بدذائقہ نہ ہونے دے گا۔ پنجاب میں رس کو تری کہتے ہیں۔ پیاز تری کی جان ہے۔ بالخصوص چنے کی تری تو اس کے بغیر کبھی اچھی ہو ہی نہیں سکتی چنے کی تری بنانے کا رواج صرف پنجاب سے مخصوص ہے۔ اور ملکوں کے لوگ اسے نہیں جانتے۔

دال میں پیاز کا چھونک دینا اسے لذیذ اور خوشبودار بنا دیتا ہے۔

اگر روٹی میں پیاز پکایا جائے، تو پھر وہ بہت لذیذ غذا بن جائے گی — آسان ترکیب یہ ہے کہ پیاز کے باریک قاشیں کر لیجیے۔ نمک مرچ پسی ہوئی۔ دھنیا، سیاہ مرچ۔ خواہ کوئی گرم مصالحہ اور برائے نام آم چور (آم کے چھلکے کا سفوف) ملا لیجیے۔ پراٹھے کی طرح ملائم ملائم پکا لیجیے۔ پھر کھانے کے وقت دیکھیے وہ روٹی کیا مزہ دیتی ہے۔

پیاز بیشمار بیماریوں کا علاج ہے :

لُو کے دنوں میں پیاز جیب میں رکھیے۔ شرطیہ لو نہ لگے گی۔

گرمی کے دنوں میں دروازہ کی چوکھٹ میں پیاز لٹکا دیجیے جو ناقص ہوا آئے گی۔ پیاز اسے جذب کرے گا۔ اور لُو کے صدمے سے گھر والے محفوظ رہیں گے۔

سر درد ہو تو پیاز سونگھیے جاتا رہے گا۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ غذا ہضم کرتا ہے۔ طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ آنکھ کی امراض کو دور کرنے والا کھٹی ڈکار کے بند کرنے والا۔ کتنے کاٹے کے زخم کا زہر کھونے والا۔ اور اپنی بو سے سانپ کو دور بھگانے والا (جہاں پیاز رکھے جائیں۔ وہاں سانپ نہیں آتا)

خوراک دو تولہ سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔

اگر کمزوری کی شکایت ہو تو من بھر سفید پیاز پسوا کر اس کا عرق نچوڑ کر کوری ہانڈی میں بھر دیجیے۔ اور اوپر ڈھکنے سے ڈھک کر چالیس دن کے لیے قدم کے برابر نیچا زمین کے اندر گاڑ دیجیے۔ سفید سفوف چونے کے رنگ کا تیار ملے گا — ایک رتی پان میں کھا لیجیے۔ اس

سے زیادہ نہ ہونے پائے — طاقت از سر نو جسم میں عود کر آئے گی۔

مُولی

عام فوائد :۔ مولی غذا کو خوب ہضم کرتی ہے۔ مگر خود دیر ہضم ہے۔ اس کا پکا کر کھانا پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے۔ یہ گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑتی ہے۔ غلیظ کیموس کو دور کرتی ہے۔ جگر کے سدے کھولتی ہے۔ کھانسی کو مفید ہے۔ بلغم کو چھانٹتی ہے۔ بواسیر کو بالخاصہ مفید ہے۔

نقصانات :۔ معدے کو فاسد کرتی ہے۔ ریاح پیدا کرتی ہے۔ زیادہ استعمال سے جوئیں بھی پیدا کرتی ہے۔

مجرّبات

بواسیر:

ایک مولی بلاناغہ صبح نہار منہ کھائی جائے اور پھر پتے کوٹ کر پانی نکال کر اس سے استنجا کریں۔ اور باقی لیئی کو مسوں پر رکھ کر لنگوٹ کس دیا جائے۔ تو کچھ عرصہ بعد بواسیر سے نجات مل جاتی ہے۔ اس کا مربّہ بھی یہی فوائد رکھتا ہے۔

برائے سوزاک جدید:

مولی کوٹ کر پانی نکال لیں۔ جو قریباً تین چھٹانک ہو۔ اس میں تین ماشہ قلمی ملا کر کالپی مصری سے قدرے شیریں کر کے صبح و شام پی لینے سے ایک ہفتہ میں کامل نفع ہوتا ہے۔

برائے خارش رحم:

اگر بوجہ جراثیم رحم میں خارش ہو تو ایک مولی چھیل کر کسی دایہ سے اندر رکھا لی جائے خارش جاتی رہتی ہے۔ یہ عمل تین دن کیا جائے۔ دو گھنٹہ کے بعد نکال دیا کریں۔

برائے اِسْہالِ مزمن:

رال سفید بقدر تین ماشہ باریک پیس کر مولی سے لگا کر کھائی جائے۔ تو پہلے دن ہی فائدہ

معلوم ہوتا ہے تین دن میں کافی فائدہ ہو جاتا ہے۔

برائے ریگ مثانہ و گردہ:

مولی کا پانی نکال کر اس میں چھ ماشہ کلتھی اور تین ماشہ قلمی شورہ حل کر کے پلا دیا جائے تو مفید ثابت ہوتا ہے۔ دن میں ایک مرتبہ روزانہ اگر مسلسل دو ہفتے اس کا استعمال کرایا جائے تو اسی فی صدی کامیابی ہوتی ہے۔

چند جڑی بوٹیوں کے خاص فوائد

حکیم ڈاکٹر سید وکیل احمد صاحب ——— حیدر آباد دکن

بواسیر:

بیخ مدار کو جلا کر کوئلہ بنا کر روغن زرد صندل یار شستنہ میں ملا کر لگانا بواسیر کے مسوں کو گرا دیتا ہے۔ ناگ پھنی کا گدر پھل کانٹے دور کر کے پھل کے برابر برگ جناڈال کر دونوں کا شیرہ نکال لیا جائے۔ اور شہد ملا کر پلایا جائے۔ ضیق النفس۔ سیلان الرحم اور جریان کا مجرب علاج ہے۔

درد چشم:

لضف لیموں پر سندھور چھڑک کر اس طرف کے پیر کے انگوٹھے پر باندھنا جدھر کی آنکھ میں درد ہو۔ ایک رات میں آنکھ کے درد کا دافع ہے۔

کتھا:

یہ درخت ہندوستان میں بکثرت ہوتا ہے۔ اس میں بڑے گول اور سخت پھل لگتے ہیں۔ پکا پھل قدرے میٹھا اور کھٹا ہوتا ہے۔ زہر باد پر اس کے پتوں کی لگدی میں جس میں کتھا اور طباشیر شامل کر دیئے گئے ہوں یقیناً مفید ہے۔ چاپانی خضاب لگانے سے جن کا منہ پک گیا ہو۔ اس کا ضماد مفید ہے۔

لہسن :

لہسن یک پوتھیہ کا عرق ۹۰ سفید داغ کو جلد سے ملا دیتا ہے

چوٹ :

انبہ ہلدی ، املی کے پتّے کے اور چونا میں پکا کر لگانے سے چوٹ کے ورم کو دور کرتا ہے

لیموں :

اگر استسقا کا مریض دو سو لیموں اپنے ہاتھ سے بذریعہ چاقو تراشے تو ابتدائی استسقا ایک روز میں دفع ہوگا

پنواڑ :

برگ پنواڑ کی لگدی سرطان پر باندھنا سرطان کے کیڑوں کو تین روز میں ختم کرتا ہے ۔

چنبیلی :

چنبیلی کے چند پتے چبانا دانت کے کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے ۔

پیچش :

دار چینی ۳ ماشہ ، شکر باریک ۳ ماشہ ، دودھ ٹھنڈا ۲ چھٹانک

یہ ایک خوراک ہے ۔ دودھ میں میٹھا نہ ملایا جائے ۔ اور برف سے ٹھنڈا نہ کیا جائے ۔

پرسوت کا بخار :

گلو نیب تازہ بقدر چار انگشت روزانہ شب کو پانی میں بھگو دیں ۔ صبح مریضہ کو زلال پلادیں ۔ مجرّب ہے ۔

پیچش :

سپاری کے پھول چھ ماشہ دہی میں پیس کر چاٹ لیں تین خوراک میں افاقہ ہوتا ہے ۔

سل :

برگ اڑوسہ ۷ عدد ، مرچ سیاہ ۷ عدد

پانی میں پیس کر پلائیں تین خوراک میں خون بند ہو جاتا ہے ۔
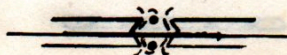
افیون خوردہ :

مغز بنولہ دو تولہ۔ پانی میں پیس کر افیون خوردہ کو پلانے سے پانچ منٹ میں افیون کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

سوکھے کی بیماری :

چیر چیٹے کی جڑ پانی کی مدد سے پیس کر بچے کے تالو اور ریڑھ کی ہڈی پر اور سب ناخنوں پر طلا کریں۔ چند یوم میں افاقہ ہوتا ہے۔

بواسیر :

گل صد برگ (گیندے کا پھول) گرم راکھ میں دبا دیں۔ نرم ہونے پر نکال کر فی پھول مرچ سیاہ پانچ دانہ پیس کر تخم ریٹھا کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح و شام۔ اگر فائدہ کی رفتار کم ہو تو گولیوں میں اضافہ کر دیں۔ مسوں پر بھی یہی گولی گھس کر لگائیں۔ چالیس یوم کا کورس ہے۔

ہیضہ :

سرخ مرچ کا ایک بیج موم کی گولی میں ملفوف کر کے نگلوائیں۔ تین گولیاں روزانہ۔

سگ گزیدہ، مار گزیدہ اور منہ آنا :

چھال گولر ایک چھٹانک کا زلال روزانہ پلائیں۔

بدھ کا علاج ۵ منٹ میں :

جس طرف کی کنج ران میں بدہ کی گلٹی ہو اسی طرف کے پیر کے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان میں خفیف سا خراش دیں کہ خون نکل آئے۔ مریض کو کھڑا کر کے چوکر گندم (بھوسی گندم) اور نمک خوردنی باریک مخلوط کو مریض کے ہاتھ سے گلٹی پر ملوائیں۔ اور دوسرا شخص مقام خراشیدہ پر سیندور کی مالش کرے۔ اور مریض سے دریافت کرتا جائے کہ گرمی کہاں تک چڑھی۔ مریض مثل کژدم گزیدہ کے بتلاتا جائے گا کہ گھٹنے تک چڑھی اور کمر تک آئی، سینہ پر پہنچی۔ جب قلب پر حرارت پہنچے گی، مریض صرف ایک سیکنڈ کے لیے بے ہوش ہو جائے گا۔ اس کو شکر کا شربت جو پہلے سے ٹھنڈا تیار ہوگا، پلایا جائے۔ بس مرض دور ہے۔

اسگندھ اور اس کے آسان مجرّبات

مولانا حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب زبدۃ الحکماء ــــ روڑی والے

ماہیت:

اسگندھ سے کون واقف نہیں یہ ان مشہور و معروف بوٹیوں میں سے ہے۔ جسے ہر شخص جانتا ہے۔ ہمارے علاقے میں عام طور پر باڑوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کا پودا ایک فٹ سے ایک گز تک بلند ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ یہاں تک کہ قد آدم تک پہنچ جاتا ہے۔

پتے:

اس کے پتے موٹے اور کچھ کچھ بالسہ کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی لمبائی تقریباً تین انچ سے پانچ انچ اور چوڑائی دو انچ سے چار انچ تک ہوتی ہے۔ پتہ سرے اور اختتام پر جا کر نوک دار ہو جاتا ہے۔ بظاہر اس کی سطح صاف اور چمک دار معلوم دیتی ہے۔ لیکن اگر بہ نظر غور دیکھا جائے۔ تو اس پر آپ کو باریک اور چمک دار روئیں نظر آئیں گے۔ نیز اس کی رگیں بھی دیگر درختوں کے پتوں کی مانند صاف اور نمایاں ہوتی ہیں

شاخ:

ٹہنی گول سی ہوتی ہے۔ اور اس کے ایک طرف پتے دو دو اکٹھے اور یک جا گچھوں کی صورت میں لگتے ہیں۔ اور باریک شاخوں پر بھی پتوں کی طرح ذرا ذرا سے سفید روئیں ہوتے ہیں۔

پھول:

اسگندھ کے پھول چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں پھولوں کا رنگ سبز اور قدرے زردی لیے ہوتا ہے۔

پھل:

اسگندھ کا پھل نہایت خوبصورت اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ ہماری طرف اس کو لالڑی کہتے ہیں پیسے اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ان لالڑیوں کو دھاگوں میں پرو کر سرخ رنگ کے ہار بنایا کرتی ہیں۔

بیج :

اسگندھ کے بیج رس بھری کے بیجوں کے برابر لیکن چپکے ہوئے ہوتے ہیں۔

جڑ :

اس کی جڑ لمبی اور مخروطی سی ہوتی ہے۔ ذائقہ تلخی مائل کسیلا ہوتا ہے۔

حصص مستعملہ :

زیادہ تر بیخ اسگندھ ہی استعمال ہوتی ہے۔ اور تازہ پتے بھی کام میں لائے جاتے ہیں۔

اسگندھ کی قسمیں

اسگندھ کی دو مشہور قسمیں ہیں۔ (۱) اسگندھ ناگوری (۲) اسگندھ دکھنی

اسگندھ ناگوری :

جس کا مختصر سا ذکر ہم مندرجہ بالا سطور میں کر آئے ہیں۔ لیکن اس قدر مزید لکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اسگندھ کی بہترین قسم اسگندھ ناگوری ہی ہے۔ اس لیے طب یونانی میں زیادہ یہی قسم کام میں لائی جاتی ہے۔ نیز ناگوری قسم میں وہ اسگندھ عمدہ ہے۔ جو بڑی اور کیڑے وغیرہ سے محفوظ ہو۔ احتیاط رہے کہ اسگندھ کو کیڑا بہت جلد لگتا ہے جس سے بہت جلد ضائع ہو جاتی ہے ورنہ فوائد میں تو ضرور فرق آجاتا ہے۔ اور دو سال کے عرصہ میں تو یوں بھی اس کی قوت تاثیر بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ دوسرے عمدہ قسم اسگندھ کا ذائقہ کڑوا کسیلا اور چرپرا ہوتا ہے۔ جب اس کے تازہ اور سبز پودے کو سونگھا جائے۔ تو گھوڑے کے بدن کی سی بو آیا کرتی ہے۔ چنانچہ اس بنا پر اسے سنسکرت میں اشوگندھا کہتے ہیں۔

اسگندھ کی یہ قسم ناگپور اور بمبئی کے علاقہ جات سے آتی ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام اسگندھ ناگوری ہے۔ اور پنساریوں کی دکانوں جو آپ اسگندھ خرید کر لاتے ہیں۔ وہ بھی اسگندھ ناگوری ہے۔

نوٹ : پنجابی اسگندھ (جسے پنجابی میں اکسن کہتے ہیں) کے اجزا بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن اسگندھ ناگوری زیادہ مفید ثابت ہوگی۔

اسگندھ دکھنی :

جب بہار کا موسم آتا ہے۔ تو اس کا پودا لگتا ہے۔ اور خوب ہرا بھرا ہوتا ہے۔ ہمارے علاقہ میں موسم برسات میں جال (پیلو) کے درخت کے نیچے اس کے پودے بکثرت اگ آتے ہیں۔ اور خوب پھولتے پھلتے ہیں۔ اور قد آدم تک بلند ہو جاتے ہیں۔

پتے :

اس کا پتہ دم کی جانب چوڑا، دراز، اور نوکیلا ہوتا ہے۔

پُھول :

اس کے پھول بینگن کے پھولوں جیسے ہوتے ہیں۔ مگر ان سے چھوٹے ۔۔۔ کئی پھول مل کر گچھوں کی شکل میں لگتے ہیں۔

پَھل :

اس کا کچا پھل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ مگر پک کر لال سرخ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا حجم چنے کے دانے کے برابر ہوتا ہے۔ اور شکل و صورت حب کا کنج سی ہوتی ہے۔ اور اس کے تخم بھی حب کا کنج کے بیجوں کی طرح ہوتے ہیں۔

ذائقہ :

پختہ پھل کا ذائقہ شیریں اور کسی قدر مائل ہوتا ہے۔

اسگندھ کے مختلف نام :

مشہور نام اسگندھ۔ ہندی اسگندھ۔ سنسکرت اشو گندھ۔ مرہٹی آسن گند۔ گجراتی راکھ سند۔ پنجابی آکسن۔

نوٹ :۔ اسگندھ کو آکسن کے علاوہ اکسنڈ بھی کہتے ہیں۔

مقام پیدائش :

اس پودے کے لیے گرم قدرے خشک مرطوب سی آب و ہوا کی ضرورت ہے۔ اس لیے برصغیر میں قریباً ہر گرم خشک مقام پر پایا جاتا ہے۔ خصوصاً پنجاب صوبہ دہلی اور صوبجات متحدہ آگرہ اودھ میں بکثرت اگتا ہے۔ قبرستان، ویرانے خندق اور باڑ اس کی محبوب جگہیں ہیں۔ علاوہ ازیں

بنگال اور آسام میں بہت ہوتا ہے۔ خشک علاقہ کی بجائے معتدل آب وہوا میں بھی اگ آتا ہے۔
چنانچہ بحیرہ روم کے کنارے کے ملکوں میں عام پایا جاتا ہے۔ اور وہاں کے رہنے والے اس کو خواب آور دوائی کی حیثیت سے استعمال میں لاتے ہیں۔
نیز یورپ کے گرم حصص میں بھی اس کے پودے پائے جاتے ہیں۔

طبیعت :

تیسرے درجے میں گرم خشک ہمراہ رطوبت فضیلہ۔

افعال :

مبہی و مقوی جسم، مقوی و منقی رحم، محلل، مولد و مغلظ منی ہے۔ نیز مولد شیر اور مصلب ہے

مقدار خوراک :

تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔ (کتاب الادویہ)

نوٹ :۔ علامہ نجم الغنی صاحب مصنف ومولف "خزائن الادویہ" نے اس کی مقدار خورک چودہ ماشہ تحریر کی ہے۔ دجو بہت زیادہ ہے۔ "کتاب الادویہ" کے مصنف نے جو مقدار لکھی ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ ——— ایڈیٹر)

مضر :

چلن اور گرم مزاج والوں کے لیے مضرت رساں ثابت ہوتی ہے۔

مصلح :

غرغرے شہتوت شیریں کے پانی سے یا جوشاندے سے ، اور گرم مزاج والوں کے لیے کتیرا اور گھی بھی اس کے مضار کی اصلاح کرتا ہے۔

بدل :

اسگندھ کا بدل فسط اور سورنجان ہیں۔

مجربات

سفوف برائے سردرد:

ھُوالشافی:۔ اسگندھ چار ماشہ، تلسی کے بیج دو ماشہ—— ہر دو ادویہ کو خوب باریک پیس کر بدستور معروف سفوف تیار کریں۔ اور گرم گرم دودھ گائے پاؤ یا ڈیڑھ پاؤ کے ہمراہ مریض کو پلائیں۔ یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ روزانہ اسی قدر تیار کر کے استعمال کرایا کریں بفضلہٖ حیرت انگیز فوائد ظاہر ہوں گے۔ ذرا آپ اس کو آزما کر دیکھیں۔ اس پر طرّہ یہ کہ اس کے فوائد ہنگامی اور وقتی نہیں ہوتے۔ بلکہ نہایت دیرپا اور مستقل ہوتے ہیں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے۔ کہ فائدہ ذرا دیر میں اور آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ اور بہترین دوائی کا پہلا اور اوّلین وصف بھی یہی ہوتا ہے۔ کیونکہ زود اثر اور ہتھیلی پر سرسوں جما دینے والی ادویہ کا اثر تا دیر قائم نہیں رہا کرتا

نوٹ:۔ دوران استعمال میں جماع سے پرہیز کریں۔ نیز ترش اور ثقیل و نفاخ اغذیہ واشربہ سے بھی اجتناب کریں۔

مقوی دماغ و مقوی حافظہ مکھّن:

دردِ سر کے نسخہ کی طرح یہ مکھن بھی جامع النفع اور لاجواب چیز ہے۔ کیونکہ دماغ کی کمزوری کو رفع کرنے کے واسطے اس کا استعمال بہت مفید دیکھا گیا ہے۔ گو اس کے فوائد ذرا دیر بعد معلوم ہوتے ہیں۔ تاہم استعمال کرنے والے ہی جانتے ہیں کہ فوائد کس قدر دیرپا اور عمدہ ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال اور خصوصاً متواتر استعمال سے دماغ نہایت قوی اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ کمی خون سے پیدا ہونے والی جملہ شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ کثرت محنت کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ کثرت جماع اور بداعتدالیوں کے عوارضات مٹ جاتے ہیں۔ دبلا پتلا جسم مضبوط اور قوی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مکھن مقوی دماغ، مقوی حافظ ہونے کے علاوہ مقوی باہ

اور مسمّن بدن ہے سانس سے چہرہ پر خون کی لہر دوڑنے لگتی ہے۔ نسخہ موصوفہ یہ ہے۔

ھُوالشافی :۔ اسگندھ ایک حصہ۔ گھی ایک حصہ۔ دودھ گائے دس حصہ ہر سہ ادویہ کو ملا کر آنچ پر گرم کریں۔ پھر جما دیں۔ صبح کے وقت بدستور معروف بلو کر مکھن نکال لیں اور سنبھال رکھیں۔

ترکیبِ استعمال :۔ حسب عادت و برداشت مریض کو کھلایا کریں۔ ان شاءاللہ مندرجہ تعریف سے بھی بڑھ کر پائیں گے۔

پرھیز :۔ دوران استعمال میں ترش اشیاء کے کھانے سے مریض کو روک دیں۔

سفوف خواب آور:

ھُوالشافی :۔ اسگندھ کے بیج حسب حاجت لے کر بدستور معروف کوٹ پیس لیں اور چھان کر سفوف تیار کر رکھیں۔ مریض سہر (بے خوابی) کو سفوف ھٰذا بقدر چار ماشہ روزانہ دودھ کے ہمراہ کھلایا کریں۔

فوائد :۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے مریض سہر کو بخوبی نیند آنے لگے گی۔ طبیعت کی بے چینی اور اضطراب دور ہو کر مریض کو سکون اور چین حاصل ہوگا۔

اسگندھ کی مسواک:

اسگندھ کی مسواک روزانہ کی جائے تو دانت جملہ قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ دانتوں کا میل کچیل دور ہو جاتا ہے۔ اور دانت موتیوں کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ مسوڑھوں کے ورم اور ان کا زائد گوشت سب زائل ہو جاتا ہے۔ اور مسوڑھے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جاتے ہیں۔ ان کا پھس پھساپن موقوف ہو کر ان میں میٹھی میٹھی خارش کا ہونا بند ہو جاتا ہے نیز ہلتے اور گرتے ہوئے دانت از سر نو مضبوط اور استوار ہو جاتے ہیں۔ المختصر اسگندھ کی مسواک سے دانتوں کی روزانہ صفائی کرنا نہایت ہی مفید و موثر ہے۔

چٹکلہ دافع قبض:

نزلہ زکام کی طرح قبض بھی صدہا بیماریوں کی ماں ہے۔ اس کے باعث سینکڑوں دیگر قسم کی بیماریاں مریض کو آچمٹتی ہیں۔ لہذا اس کا جلد تدارک کرنا چاہیئے۔ ذیل کا چٹکلہ استعمال کرنے سے بفضلہٖ قبض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ھُوالشافی: حسب حاجت اسگندھ ناگوری لے کر کوٹ پیس کر سفوف تیار فرما رکھیں اور روزانہ شام کو سوتے وقت سفوف ہذا بقدر تین ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ مریض قبض کو دیا کریں۔ ان شاءاللہ صبح اجابت بآسانی ہو جایا کرے گی۔ اور قبض جاتی رہے گی۔

پتھری یا سنگ گُردہ:

پتھری کو خارج کرنے کے واسطے چٹکلہ ہذا بفضلہ مفید اور جامع النفع ہے۔ اس کے چند روز کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کی راہ خارج ہو جاتی ہے۔

ھُوالشافی: حسب حاجت بیخ اسگندھ ناگوری لے لیں اور انہیں کوٹ پیس کر بدستور معروف تیار رکھیں۔ اور روزانہ پتھری کے مریض کو سفوف ہذا نو ۹ ماشہ کی مقدار میں لسی کے ہمراہ کھلایا کریں۔ ان شاءاللہ تھوڑے سے ہی دنوں میں پتھری خارج ہو جائے گی

سفوف دافع بواسیر خونی و بادی:

بواسیر خواہ وہ خونی ہو یا بادی۔ یہ سفوف اسے چند ہی دنوں میں زائل کر دیتا ہے۔ بنا کر فائدہ اٹھائیں۔

ھُوالشافی: پوست اسگندھ ناگوری۔ تخم شلجم۔ تخم گاجر۔ ہر ایک سات تولہ۔ جملہ ادویات کو کوٹ پیس کر سفوف تیار کر لیں۔ اور محفوظ رکھیں۔ اور روزانہ بوقت صبح تازہ پانی کے ہمراہ سفوف ہذا ایک تولہ کھایا کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ اکیس ۲۱ یوم متواتر کھانے سے بالکل صحت ہو جائیگی۔

(طب رتن)

آتشک کی پڑیاں:

ھُوالشافی:۔ اسگندھ نو ماشہ جنگلی یعنی ایرنے اپلوں کی راکھ ڈیڑھ پیسہ بھر (نو ماشہ) ہر دو کو لاکر خوب زوردار ہاتھوں سے کھرل کرکے باریک کریں۔ جب بخوبی باریک ہوجائیں اور مثل غبار ہوجائے۔ تو اس تمام دوا کی آٹھ پڑیاں بنالیں۔ اور روزانہ ایک پڑیہ گائے کے دودھ کے ہمراہ دیا کریں۔ ان شاء اللہ تمام پڑیاں ختم ہونے تک مریض آتشک تندرست ہوجائے گا۔ اور تمام زخم وغیرہ دور ہوجائیں گے۔

نوٹ:۔ تین چار ہفتے تک بادی اور ترش ادویہ اغذیہ واشربہ سے پرہیز کرائیں نیز گرم اور قابض اشیاء سے بھی باز رکھیں۔ تیل اور تیل کی بنی ہوئی چیزوں سے بھی اجتناب کرائیں۔

بطورِ غذا:۔ بکری کے گوشت کا شوربا، چپاتی اور گھی جس قدر بھی ہضم ہوسکے کھلائیں۔

سفوف مصفیٔ خون:

ھُوالشافی:۔ اسگندھ، چوب چینی ہر دو دوائیں مساوی الوزن لے کر کوٹ پیس کر بدستور معروف سفوف تیار کرلیں۔ اور بحفاظت تمام کسی شیشی وغیرہ میں ڈال رکھیں۔

ترکیبِ استعمال:۔ روزانہ مریض کو سفوف ہذا بقدر چھ ماشہ شہد کے ہمراہ چٹایا کریں۔

فوائد:۔ خون کی خرابی کو دور کرکے خون کو بہت جلد صاف کردیتا ہے۔ اور فساد خون سے پیدا ہونے والے جملہ امراض مثلاً داد، چنبل، خارش وغیرہ کو مفید اور موثر ہے۔ خون کے بگاڑ کی بیماریوں میں قبض کشائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس سفوف میں یہ خوبی خاص طور پر پائی جاتی ہے۔

دردِ کمر کو دور کرنے والا اکسیری چٹکلہ:

ھُوالشافی:۔ حسب حاجت اسگندھ ناگوری لے کر کوٹ پیس کر بدستور معروف سفوف تیار کرلیں۔ اور پھر اس میں حسب ذائقہ شکر اور حسب منشا گائے کا گھی ملادیں۔ اور

روزانہ مریض کو ایک تولہ کی مقدار میں چٹایا کریں۔ ان شاء اللہ چند روز کے کھلانے سے کمر کا درد بالکل زائل ہو جائے گا۔ نہایت مفید اور جامع النفع چٹکلہ ہے۔ بنا کر تجربہ کریں اور فائدہ اٹھائیں۔

لیپ برائے وجع المفاصل:

ھُوالشافی :۔ حسب ضرورت اسگندھ لے لیں۔ اور اسے کوٹ پیس کر ضماد تیار کر لیں۔ اور ماؤف جوڑوں پر لیپ کر دیں۔ انشاء اللہ چند مرتبہ کے لیپ وغیرہ سے مکمل اور خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

سفوف دافع وجع المفاصل:

مندرجہ بالا لیپ کی طرح یہ سفوف بھی جوڑوں کے درد کو رفع کرنے کے لیے مفید اور موثر ہے۔ اس کے تھوڑے ہی دنوں کے استعمال سے درد وغیرہ زائل ہو جاتا ہے۔

ھُوالشافی :۔ بیخ اسگندھ حسب ضرورت لے کر بدستور معروف کوٹ پیس کر سفوف بنا کر رکھیں۔

ترکیب استعمال :۔ سفوف ہذا بقدر دو ماشہ گرم پانی کے ساتھ مریض کو ہر دو وقت صبح و شام کھلایا کریں۔ ان شاء اللہ آرام ہوگا۔ وجع المفاصل کے لیے اکسیر الاثر اور جامع النفع سفوف ہے۔ اور اس کی مداومت خداوند کریم کے فضل و کرم سے کبھی خالی نہیں جاتی اور مریض خود ہی اچھا اور تندرست ہو جاتا ہے۔

نسخہ دافع نقرس:

ھُوالشافی :۔ اسگندھ ناگوری دو تولہ۔ سونٹھ کا آٹا ایک تولہ۔ بدھارا ایک تولہ بیلگری بریاں دو تولہ۔ گھی چھ ماشہ۔ لہسن دو تولہ ــــ جملہ ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور ضرورت کے وقت دو تین ماشہ گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (اس نسخہ میں بدھارا کی جڑ چاہیئے جو بازار سے اصلی نہیں ملتی۔ کسی معتبر جگہ سے طلب فرمائیے۔ ــــ ایڈیٹر)

فوائد :۔ نقرس کے لیے مفید و موثر ہے

عجیب الاثر نسخہ برائے وجع المفاصل :

ھُوالشافی :۔ اسگندھ کی تر د تازہ جڑ، چھال، پھول، پھل، اور پتوں وغیرہ تمام کو بخوبی کچل لیں اور نچوڑ کر اس کا پانی نکال لیں اور اس میں سے مریض کو ڈیڑھ تولہ سے پانچ تولہ تک پلایا کریں۔ ان شاء اللہ چند روز کی مداومت سے کلی صحت ہو گی۔ آزما کر دیکھیں۔

پرھیز :۔ بادی، ثقیل اور دیر ہضم اغذیہ مثلاً گوشت، دودھ، دہی، چاول و گرم مصالح جات وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

بطور غذا :۔ ہر قسم کی سبزی یا ارہر کی دال۔ نیز پرندوں کا گوشت بھی۔ لیکن کم مقدار میں دیا جا سکتا ہے۔

سفوف جریان توڑ :

جریان کو دور کرنے والے ایسے پایہ کے نسخہ جات آپ کو بہت کم ملیں گے۔ کیونکہ عام طور پر جریان کی جس قدر دوائیں ہیں۔ ان سب سے قبض ہو جاتی ہے۔ اور قبض کی حالت میں یہ مرض اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ مگر خداوند کریم کے فضل و کرم اس سفوف میں یہ وصف بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ کہ اس کے دوران استعمال میں قبض بالکل نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں یہ سفوف نہ زیادہ سرد ہے۔ اور نہ زیادہ گرم بلکہ معتدل ہے۔ رقیق اور پتلی منی پیدا کر کے قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ غرضیکہ ہمہ صفت موصوف سفوف ہے۔

نسخہ متبرکہ یہ ہے :

اسگندھ ناگوری۔ تخ قلمی۔ ثعلب۔ دانہ الائچی خورد۔ دانہ الائچی کلاں۔ مصطگی رومی۔ بنبر بالا بھوپھلی۔ کشتہ قلعی۔ نشاستہ۔ تالمکھانہ۔

جملہ ادویہ مساوی الوزن لے کر نہایت باریک کوٹ پیس لیں۔ اس دوا کے برابر وزن مصری لیں۔ اور اسے بھی باریک کر کے سفوف میں ملائیں۔ سفوف جریان توڑ تیار ہے سنبھال رکھیں۔

ترکیبِ استعمال :۔ سفوف ہذا ساٹھ سے نو ماشہ تک صبح کے وقت مریض کو کھلایا کریں انشاءاللہ تعالیٰ نہایت ہی مفید اور نفع بخش ثابت ہوگا۔

سفوف رسائن بدن دافع جریان :

(جو کہ ایک مشہور و معروف دواخانہ کی چلتی ہوئی مخصوص دوا ہے ۔)
مندرجہ ذیل نسخہ نہ صرف جریان کو مفید ہے۔ بلکہ سرعت انزال ۔احتلام اور پیشاب کا بار بار آنا۔ دل کی دھڑکن ۔خفقان ۔ضعف بصر وغیرہ وغیرہ بے شمار بیماریوں کے لیے بھی اکسیر صفت ہے ۔ دواخانہ مذکورہ سے بکثرت فروخت ہوتا ہے ۔نسخہ کس کا ہے۔اور میں نے کس طرح حاصل کیا؟ ان سب باتوں کو غیر ضروری قرار دے کر محض نسخہ لکھ دینے پر اکتفا کرتا ہوں۔

ھوالشافی :۔ اسگندھ ناگوری کو ہاون دستہ میں ڈال کر کوٹ لیں ۔اور سفوف بنا کر اس کے برابر دیسی کھانڈ ملا کر ڈبے یا شیشیاں بھر لیں۔

ترکیب استعمال :۔ بقدر چھ ماشہ صبح کے وقت سرد پانی کے ہمراہ کم از کم چالیس روز تک استعمال کرنے کے بعد اس کے فوائد ملاحظہ فرمائیں ۔عجیب چیز ہے۔
("کنزالمجربات")

جیّدالاثر لیپ برائے عضو مخصوص :

جو کہ عضو مخصوص کو سخت اور مضبوط کرنے کے لیے ایک خاص چیز ہے۔

ھُوالشافی :۔ اسگندھ ناگوری ۔دار ہلد ۔افیون ۔بیخ کنیر سفید ہم وزن لے کر انہیں جوان اور تندرست گدھے کے پیشاب کے ہمراہ اس قدر کھرل کریں ۔کہ عمدہ لیپ تیار ہو جائے ۔عضو مخصوص پر بدستور معروف ارنڈ وغیرہ کے پتے باندھ دیں ۔اور دو گھنٹہ بعد عضو کو گرم پانی کے ہمراہ صاف کر لیں ۔

نوٹ :۔ جتنی دفعہ ضرورت ہو اتنی مرتبہ ضماد کریں ۔ انشاءاللہ تعالیٰ عضو مخصوص کی بیرونی خرابیوں کو جلد از جلد زائل کرے گا ۔نیز مردہ رگیں از سر نو اپنا کام کرنے

لگیں گی۔

اکسیرالاثر معجون قوتِ باہ:

یہ مختصر سی معجون قوت مردمی کو پیدا کرنے اور مردہ قوت کو تحریک دینے کے لیے نہایت ہی مفید اور زود نفع بخش چیز ہے۔ نیز قوت باہ کی تولید و بالید کے علاوہ مقوی حافظہ بھی ہے۔

ھُوالشّافی :۔ اسگندھ ناگوری کی بیخ یعنی جڑ حسب حاجت لیں۔ اور اسے کوٹ پیس کر سفوف کی شکل میں تبدیل کر لیں۔ پھر جتنا یہ سفوف ہو۔ اتنا ہی گھی اور اسی قدر شہد خالص ملا کر معجون بنا لیں (میری رائے میں گھی سے شہد ڈیڑھ گنا یا دو گنا چاہیئے ——— ایڈیٹر)

مریض کی طاقت اور قوت ہاضمہ کے مطابق مریض کو دونوں وقت صبح و شام گائے کے دودھ کے ہمراہ کھلایا کریں۔ ان شاءاللہ نامردی اور قوت باہ کی شکایت باقی نہ رہے گی۔

سفوف مُبہی:

ھُوالشّافی :۔ اسگندھ ناگوری۔ تخم ریحان۔ ستاور۔ ثعلب مصری۔ ہر چہار ادویہ مساوی الوزن حسب ضرورت لے لیں۔ اور ان کو کوٹ پیس کر سفوف بنا لیں۔ اور اس سفوف کا وزن کر لیں۔ پھر اس وزن سے دو گنا برگد کا دودھ حاصل کر کے سفوف کو اس میں بھگو دیں۔ اور سایہ میں خشک ہونے کے واسطے رکھ دیں۔ جب دودھ اچھی طرح خشک ہو جائے۔ تو دوبارہ قلعی کھرل کر کے سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال:۔ قوت مردمی کے مریض روزانہ علی الصبح نہار منہ سفوف ہذا چھ ماشہ سے ایک تولہ تک دودھ کے ہمراہ استعمال کیا کریں۔

فوائد:۔ نامرد کو مرد بنانے میں مفید اور اکسیرالاثر ہے۔ مجلوق کے لیے خاص کر مفید ہے۔ نیز سرعت انزال اور رقت منی کی شکایت کو بھی دور کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ اور شرایفہ پر اس کا نہایت عمدہ اثر پڑتا ہے۔

مقوّی باہ و مُغلظ منی پُوڑے :

ھُوالشافی :۔ اسگندھ ناگوری۔ کونچ بیج۔ بداری کند۔

ترکیب تیاری :۔ جملہ ادویہ برابر وزن لیں۔ اور انہیں کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں۔ پھر اس سفوف کے برابر وزن ساٹھی کے چاول ملائیں۔ اور صبح وشام اس میں سے حسب ضرورت لے کر بکری کے دودھ کے ساتھ پتلا سا گوندھ لیں۔ (مشہور و معروف طریقہ ہے) پھر خواہ بکری یا گائے کے گھی کو کڑاہی میں ڈال کر یا توے پر ڈال کر حسب طریق پوڑے تیار کریں۔ اور مریض ضعف باہ کو دودھ کی کھیر کے ساتھ کئی روز تک برابر کھلاتے رہیں۔

فوائد :۔ قوت باہ پیدا کرنے کے علاوہ پتلی منی کو گاڑھا کرنے میں نہایت ہی اعلیٰ اور غضب کے مؤثر ہیں۔ سرعت انزال اور رقت منی کو دور کرتے ہیں۔

رسائن مقوی باہ و مقوی بدن :

ھُوالشافی :۔ اسگندھ ایک تولہ ملٹھی مقشر کا آٹا ایک تولہ، کشتہ فولاد قسم اوّل ایک تولہ کشتہ قلعی ایک تولہ۔ ہر چہار ادویہ کھرل کر کے اس کے برابر وزن مصری ملائیں۔ پھر مصری ملا کر ازسر نو خوب کھرل کر لیں۔ اور سنبھال رکھیں۔ رسائن تیار ہے۔

ترکیب استعمال :۔ رسائن ہذا دو رتی سے ایک ماشہ تک حسب طاقت مریض کو کھلا کر اوپر سے گائے کا دودھ جس قدر بھی مریض پی سکے پلایا کریں۔

فوائد :۔ یہ رسائن جملہ امراض منویہ کو دور کرنے میں مفید اور مسلم الثبوت ہے۔ جریان اور سرعت انزال یعنی رقت کے عارضے کو مٹاتی ہے۔ تباہ اور پائمال شدہ قوت از سر نو بحال کرتی ہے۔ معدہ اور جگر کی اصلاح کر کے بدن کو مضبوط اور طاقت ور بناتی ہے۔ دماغ کی کمزوری اور ضعف کو موقوف کر کے حافظ کو تقویت بخشتی ہے۔

گورکھ پان

سوامی جیت پوری جی مہاراج ــــــ ڈیرہ غازی خان

موسم برسات میں جسم میں پت یعنی صفرا پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اس موسم میں اگر غلیظ ہو جاتا ہے۔ جس سے جگر کی کئی ایک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ موسمی بخار کی بھی ایک یہی وجہ ہوتی ہے علاوہ ازیں جگر کے مریضوں کو سارا جاڑا تکلیف میں گذارنا پڑتا ہے۔ یرقان، کمی خون، پیشاب کا کم یا زیادہ آنا، رنگ کا زرد ہونا، خون کا پتلا ہونا، سر کا چکرانا، ہاضمہ کا ٹھیک نہ ہونا، ہاتھ پاؤں میں جلن ہونا، گرمی محسوس کرنا، سخت پیاس محسوس ہونا، آنکھوں تلے اندھیرا چھا جانا، زبان کا خشک ہونا، معمولی بات پر دل کا دھڑکنا، یہ تمام علامات جگر کی خرابی سے تعلق رکھتی ہیں۔ میرے اپنے تجربہ کی بات ہے۔ کہ آج کل شاید کوئی ہی ایسا خوش نصیب آدمی ہو گا۔ جس کا جگر صحیح معنوں میں تندرست اور ان تمام تکلیفوں سے بچا ہوا ہو۔ جسم کے تمام اخلاط کو جگر ہی بنانے والا ہے۔ اور آج کل جو کہ جگر پہلے تیار کر چکا ہے۔ وہ مفسد ہو رہا ہے۔ اس لیے اگر جگر بہتر کام کرے اور صفرا (پت) صاف ہو جائے۔ تو ان تمام تکالیف سے نجات ہو سکتی ہے۔ ان تمام بیماریوں سے بچانے کے لیے قدرت نے برسات کے موسم میں ایک بوٹی پیدا کر رکھی ہے جس کا نام گورکھ پان ہے۔

گورکھ پان عام طور پر ریتلی زمین میں پیدا ہوتی ہے۔ جہاں پر معمولی سیلاب ہو۔ کسی ایسی جگہ ریتلا میدان ہو اور نہر نالے چلتے ہوں ان پر یہ بوٹی پائی جاتی ہے۔ دریاؤں کی ریتلی بیٹ میں عام ہوتی ہے۔ گاہے گاہے سبز علاقہ کے کھیتوں میں بھی دیکھی گئی ہے۔ مگر کلر، خشک اور چکنی سیاہ مٹی میں بوٹی ہرگز نہیں ہوتی۔

گورکھ پان، چڑی پنجہ، پاناجونی، گورکھ بوٹی وغیرہ کئی ناموں سے پنجاب میں مشہور ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سرخ۔ دوسری سفید۔ چونکہ جگر کی امراض میں سفید عام استعمال میں لائی جاتی ہے۔ اور سرخ تو شاذ و نادر ہی ملتی ہے۔ اس لیے میرا مضمون سفید گورکھ پان پر ہے۔

گورکھ پان زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس کی تمام شاخیں ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض شاخیں بالشت بھر لمبی ہوتی ہیں۔ ورنہ اس سے کم ہی رہ جاتی ہے۔ اور ہر ایک شاخ کے سرے پر ایک خوش نما باریک سفید رنگ کا پھول ہوتا ہے۔ اس کے پتے چڑیا کے پنجہ کی طرح آگے کی طرف جھکے ہوئے شاخ کے ساتھ ہی دور دور پر ہوتے ہیں۔ اگر اس بوٹی کو اکھاڑا جائے۔ تو اس کی جڑ معمولی موٹی بالشت بھر یا کم لمبی زمین میں ہوتی ہے۔

گورکھ پان چیت کے مہینہ سے پیدا ہونی شروع ہوتی ہے۔ چیت میں معمولی سی پھوٹ پڑتی ہے۔ پھر جوں جوں گرمی پڑتی جاتی ہے۔ یہ ریتلی نمدار زمین میں ترقی کرتی جاتی ہے۔ جب برسات کا موسم آتا ہے۔ تو یہ خوب پھولتی ہے۔ ساون۔ بھادوں میں تو یہ جوبن پر ہوتی ہے۔ اسوج۔ کاتک تک رہ کر جب خشک سردی زوروں پر ہوتی ہے۔ تو یہ سڑ جاتی ہے۔ اور مٹ جاتی ہے۔ یہ کسی خاص ملک اور علاقہ کی پیداوار نہیں ہے۔ بلکہ جہاں ہی اس کے موافق زمین مل جائے۔ پیدا ہوتی ہے۔ مگر پہاڑوں میں نہیں ہوتی۔ ہمارے ملک کے میدانی علاقہ میں مل جاتی ہے۔ اس بوٹی سے حکماء لوگ ہزاروں فائدے اٹھاتے ہیں۔ بلکہ میں نے ایک ایسا مہاتما دیکھا ہے۔ جو تمام بیماریوں کا علاج گورکھ پان سے ہی کرتا تھا۔ یہاں میں چند ایک فائدے جو اس بوٹی سے عوام کو پہنچ سکتے ہیں۔ درج کرتا ہوں۔

۱۔ سوزاک :

گورکھ پان سبز ایک چھٹانک رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح وہ پانی کا رنگ سرخ کر دے گی۔ اس پانی کو چھان لیں۔ اور اس میں مصری ملا لیں۔ تین چار ماشہ جوکھار۔ نصف ماشہ گندھنک آملہ سار دونوں کو ملا کر پھانکیں اوپر سے پانی پیئیں۔ دو دن میں نیا سوزاک دور ہو جاتا ہے۔ چند روز کے متواتر استعمال سے پرانا بھی کافور ہو جاتا ہے۔

۲۔ جگر کی گرمی :

گورکھ پان ایک چھٹانک رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو پانی چھان کر مصری ڈال کر پی جائیں۔ گرم ثقیل اشیا سے پرہیز کریں۔ پندرہ دن تک آرام آجاتا ہے۔

۳۔ یرقان:

جن کا رنگ بوجہ صفراوی طبیعت کے زرد رہتا ہو۔ وہ لوگ دو سیر گورکھ پان آدھ سیر پانی میں بھگو رکھیں۔ اور پانچ دن پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں نرم آنچ پر پکائیں۔ جب پانی تقریباً دو سیر رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں دو سیر کھانڈ ڈال کر شربت بنا لیں۔

خوراک:۔ ایک چھٹانک شربت ہمراہ عرق کاسنی آدھ پاؤ روزانہ کسی وقت پیئں۔

کمی خون کے لیے نہایت بہتر ہے۔ رنگ کو چند دنوں میں سرخ کر دیتی ہے۔

۴۔ جریان و احتلام وغیرہ:

ایک تولہ اینٹ کی قلعی لے کر اس کی ڈلی بنائیں۔ آدھ سیر گورکھ پان سبز کے نغدہ میں رکھ کر ایک من اپلہ جنگلی کی آگ دیں۔ کشتہ سفید برآمد ہو گا۔

خوراک:۔ ایک رتی برائے جریان ایک ماشہ گوند کیکر میں ملا کر مکھن میں کھائیں۔ اور برائے احتلام صرف ایک رتی مکھن میں ملا کر کھائیں۔ چند دنوں میں اثر دکھاتی ہے۔ اور مرض کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔

۵ دل کی دھڑکن: (جو بوجہ گرمی و کمی خون ہو)

ایک رتی کشتہ مذکورہ بہ ہمراہ آب زلال گورکھ پان کھلائیں۔

۶ ہاتھ پاؤں میں زخم: (بوجہ پانی میں رکھنے کے)

جن لوگوں کے ہاتھ پیر میں بوجہ پانی میں رکھنے کے گل کر زخم آجائے۔ وہ سبز گورکھ پان کا پانی نچوڑ کر زخموں پر لگائیں۔ درد تو فوراً بند ہو جاتا ہے۔ زخم دو چار دن میں خشک کر دیتا ہے۔

۷ بہترین چائے:

گورکھ پان کو بطور چائے پینا رسائن سے کم نہیں۔ اس کو برسات کے موسم میں اکھاڑ کر سائے میں سکھا لیں۔ اور نیم کوب کر کے ڈبوں میں بھر لیں۔ پھر اس کو بطور چائے پکا کر روزانہ پیئیں ذائقہ۔ رنگ ہوبہو چائے جیسا ہو گا۔ جتنا چائے کا نقصان ہے۔ اتنا ہی اس کا فائدہ ہے۔

جن لوگوں کو چائے ہضم نہیں ہوتی۔ اور خشکی کرتی ہے۔ یہ جسم میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہونے دیتی جگر کو طاقت دربناتی ہے۔ جس سے جسم میں خوب خون پیدا ہوتا ہے۔ بلغمی بیماریوں کا بھی جسم دفیعہ ہوجاتا ہے۔ چونکہ گورکھ پان مصفیٰ خون بھی ہے۔ اس لیے جن لوگوں کو خون کی خرابی ہوجایا کرتی ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

چائینی کا نسخہ

ایڈیٹر آب حیات کے قلم سے

پاناچنی بوٹی ایک بہت ہی مشہور و معروف بوٹی ہے۔ جو ہمارے ملک میں بافراط ملتی ہے ــــ یہ بوٹی زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ پتے چھوٹے چھوٹے اور پھول گول پیالی کی طرح سفید رنگ کا ــــ پھول شاخوں کے اکثر سرے کی طرف زیادہ ہوتے ہیں ــــ برسات کے موسم میں بکثرت پیدا ہوتی ہے ــــ اس کا ذائقہ کچھ پھیکا سا ہوتا ہے۔ اور بو سبز چائے سے بالکل ملتی جلتی ہوئی ــــ بعض علاقوں میں اسے چڑی پنجہ، پناجی کھٹوری کماولی، بھوالی، رکت پیک، پاناچوری، دھول پھولی وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن اس کا سب سے زیادہ مشہور نام گورکھ پان ہے۔

گورکھ پان ــــ بعض علاقوں میں چیدہ چیدہ لوگ چائے کے نعم البدل کی حیثیت سے جانتے ہیں اور اکثر اس کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس کی زیادہ شہرت چائے کے نعم البدل کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ جریان واحتلام دسرعت انزال اور سوزاک کی حیثیت سے ہے۔ اگر گورکھ پان ہی کو چائے کے نعم البدل کی حیثیت سے استعمال کیا جائے تو اس کے اور چائے کے فوائد کا مقابلہ یوں ہوگا۔

	دیسی یا ولایتی چائے	گورکھ پان
(۱)	بچوں اور عورتوں کو خصوصیت سے نقصان پہنچاتی ہے۔	بچہ، بوڑھا، جوان، مرد، عورت سب کو یکساں مفید ہے۔

	دیسی یا ولایتی چائے	گورکھ پان
۲	ویر تک استعمال کرتے رہنے سے بینائی کو کمزور کر دیتی ہے۔	بینائی کو طاقت دینے کے لیے اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔
۳	خونی بواسیر کے مریضوں کے لیے از حد نقصان دہ ہے۔	خونی اور بادی دونوں قسم کی بواسیر کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔
۴	خون کو خشک کرتی ہے جگر کو خراب کر دیتی ہے۔	تازہ خون کثیر المقدار پیدا کرتی ہے۔ جگر کو طاقت دیتی ہے۔
۵	خون کو فاسد کرتی ہے۔	خون کو صاف کرنے کے لیے اس قدر موثر ہے کہ آتشک، خنازیر، جذام تک کو دور کرتی ہے۔
۶	معدہ کو خراب کرتی ہے۔ بھوک بند کرتی ہے۔	معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔
۷	جریان، احتلام اور سرعت انزال پیدا کرتی ہے، ضعف باہ لاحق کرتی ہے۔	جریان، احتلام اور سرعت انزال کا شرطیہ علاج ہے۔ مقوی، ممبی اور ممسک ہے۔
۸	دل و دماغ کے لیے بے حد مضر ہے۔	دل کو تفریح بخشتی اور دماغ کو روشن کرتی ہے۔
۹	سوزاک پیدا کرتی ہے۔	پیشاب جلن اور سوزاک کا شرطیہ علاج ہے۔
۱۰	صحت عامہ کے لیے گھن کا اثر رکھتی ہے	صحت عامہ کے لیے بے حد مفید اور درازی عمر کا باعث ہے۔
۱۱	جسم کو کسی قسم کی غذائیت نہیں پہنچاتی۔	اس میں اجزائے غذائیہ بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔
۱۲	دوران خون کو تیز کر کے تکان کو رفع کرتی ہے۔	تحلیل شدہ قوت کو پورا کر کے تکان کو رفع کرتی ہے۔
۱۳	بہت مہنگے داموں ملتی ہے۔	بالکل مفت ملتی ہے۔
۱۴	اسے کئی نشیلی چیزوں کی پٹھیں دی جاتی ہیں	اسے کسی نشیلی چیز کی پٹھ نہیں دی جاتی۔

گورکھ پان سے تیار کردہ چائے کا رنگ، بُو اور ذائقہ بالکل چائے جیسا ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی چائے کی کسی قدر شمولیت کر لی جائے تو نہ صرف یہ کہ چائے کے مضر اثرات کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ بلکہ ذائقہ چائے سے اتنا مماثل ہو جاتا ہے۔ کہ ہوشیار سے ہوشیار آدمی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ چائے نہیں ہے۔ چائے کی شمولیت کے بعد تو کون اسے چائے نہ کہے گا۔ جب کہ چائے کی شمولیت کے بغیر بھی اسے چائے نہ کہنا دشوار ہے۔

گورکھ پان سے تیار کردہ چائے رنگ اور ذائقہ میں دیسی یا ولائتی چائے سے کچھ فرق نہیں رکھتی۔ ہاں ایک نئی چیز ہونے کی وجہ سے استعمال کرنے والوں کو اس شبہ کا ہونا اور غالباً چند روز ہوتے رہنا ممکن ہے۔ کہ اس کا ذائقہ چائے سے کچھ ملتا تو ہے۔ مگر بالکل چائے جیسا نہیں ہے۔

چائے تیار کرنے کی ترکیب:

گورکھ پان کو تیز گرم پانی میں ڈال کر چند منٹ تک چائے کی طرح ڈھانپ کر رکھا جائے۔ تو اس طریقہ سے جو چائے تیار ہوتی ہے۔ اس کا رنگ بہت ہلکا ہوتا ہے۔ اور ذائقہ بھی اچھا نہیں ہوتا۔ اس لیے گورکھ پان سے چائے تیار کرنے کے لیے گورکھ پان کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال کر اسے پانچ سات منٹ تک ابلنے رہنے دیا جائے۔ تو اس کا رنگ اس قدر سرخ ہو جاتا ہے۔ کہ سیاہی کی سیاہی کی جھلک دینے لگتا ہے ـــــ پانچ سات منٹ تک ابلی ہوئی گورکھ کی چائے کا ذائقہ اتنی دیر ابلی ہوئی چائے کے ذائقہ کی طرح تلخی مائل نہیں ہوتا۔

چائے کی ایک پیالی کے لیے ایک ماشہ سے دو ماشہ تک گورکھ پان کی پتیوں اور پھولوں کا سفوف کافی ہے۔

گورکھ پان کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے ـــــ اس لیے اس کی خشکی رفع کرنے کے لیے اس میں دودھ کی ملاوٹ کر لی جائے ـــــ مگر اس کی خشکی چائے کی خشکی سے بدرجہا کم ہوتی ہے ـــــ اور سردی کی اصلاح کے لیے دار چینی، لونگ، بڑی الائچی وغیرہ سے تیار ہونے والے چائے کے مصالحہ کی شمولیت کر لی جائے مگر موسم گرما میں اس مصالحہ کی شمولیت نہ کی جائے تو بہتر ہے

ادویہ مفردہ کے تجربہ خیز اثرات

رفیق احمد صاحب کامل مینجر صدیقی دواخانہ ــــ سیالکوٹ

موچرس:

اسی نام سے پنساریوں سے مل سکتی ہے۔ اسے بہت باریک پیس کر رکھ لیں۔

خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک مقرر ہے۔ خوردسال بچوں کو دو رتی سے چھ رتی تک دی جا سکتی ہے۔ سیلان زنان اور جریان مردان کے لیے اس کے مخصوص اثرات مشاہدہ میں آ چکے ہیں۔ اس کی چند ہی خوراکوں سے یہ نامراد امراض دور ہو جاتے ہیں۔ بڑوں اور بچوں کو اسہال و پیچش میں بھی بے کھٹکے استعمال کرائی جا سکتی ہے۔ بہت مفید و مجرب چیز ہے۔

پیچش کے دفعیہ کے ساتھ یا شربت انجبار وغیرہ سے دیں۔

برگد:

مشہور و معروف اور عظیم الشان درخت ہے۔ اسے بچہ بچہ جانتا ہے۔ بڑھ اور بوڑھ کے ناموں سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اپنے فوائد و منافع میں اکسیر اور رسائن کے ہم پایہ ہے۔ جریان، احتلام اور سرعت انزال کے لیے اس کے دودھ کو جسے شیر برگد کہتے ہیں۔ پانچ پانچ قطرے صبح و شام بتاشہ میں ڈال کر کھلانے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔

اس کی ڈاڑھی جسے اطباء ریش برگد کہا کرتے ہیں۔ بہت باریک پیس کر ہم وزن شکر سفید ملا رکھیں۔ اور ہر روز صبح و شام ایک ایک تولہ دس پندرہ روز متواتر بعد از فراغت حیض کھلانا بانجھ پن کے دفعیہ اور قیام حمل میں مفید و مجرب ہے۔

کشنیز:

جسے عرفِ عام میں دھنیا کہا جاتا ہے۔ جریان و احتلام میں اس کے اثرات و فوائد حیرت انگیز ثابت ہوتے ہیں۔

چنانچہ کشنیز پانچ تولہ، موصلی سفید پانچ تولہ۔ مصری ہم وزن ملا کر سفوف کر لیں۔

خوراک :- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک حسب حالات مزاج استعمال کرائیں۔ اس نسخہ سے منی کی حدت دفع ہو جاتی ہے۔ ذکاوتِ حس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ احتلام کے لیے شرطیہ فائدہ کرتا ہے۔ مقوی ہے۔ اور مادہ تولید پیدائش کو بڑھانے میں از حد مفید ہے۔ یہ نسخہ میرے برادر محترم جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔

دھتورہ:

اس کا دوسرا نام جوز ماثل ہے۔ یہ بہت مشہور پودا ہے۔ دو قسم کا ہوتا ہے۔ سیاہ بیج والا اور سفید بیج والا۔ اطباء نے دوسری قسمیں بھی لکھی ہیں مگر وہ عام طور پر استعمال نہیں ہوتیں۔ اس کا پھل خاردار ہوتا ہے۔ قدرت نے اس میں بے شمار فوائد رکھے ہیں۔ چنانچہ صرع (مرگی) کے دورہ کو روکنے کے لیے ذیل کا نسخہ بہت کارآمد ثابت ہوا ہے۔

نسخہ :- تخم جوز ماثل ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ۔ مصری ۶ ماشہ

ہر سہ اشیاء باریک پیس کر بوقت دورہ نسوار لیں۔ شدید سے شدید دورہ بھی آناً فاناً دور ہو جائے گا۔ نیز اس کا مندرجہ ذیل مختصر نسخہ بھی اپنے فوائد و منافع میں بے حد مجرب ہے۔ فوری طور پر موثر ہے۔ خاص طور پر جریان اور احتلام میں اس کے نتائی اثرات بہت جلد ظاہر ہو جاتے ہیں۔ "صدیقی مطب سیالکوٹ" میں استعمال ہوتا ہے۔

نسخہ :- تخم جوز ماثل ۱ تولہ، فلفل سیاہ ۱ تولہ، صمغ عربی ۶ ماشہ

بہت باریک کوٹ پیس کر عرق بادیان سے کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔

خوراک :- دو گولیاں رات کو سوتے وقت عرق سونف کے ساتھ استعمال کرائیں۔

اسگندھ :

یہ بھی عام چیز ہے۔ ہر جگہ آسانی سے مل سکتی ہے۔ بے شمار بیماریوں میں برتی جاتی ہے۔ صرف دو تجربات پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) اسگندھ اور مصری ہم وزن خوب باریک پیس کر صبح و شام تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک کی مقدار میں کھانے سے سیلان، جریان، رقت اور درد کمر وغیرہ امراض بالکل دور ہو جاتے ہیں۔

(۲) اسگندھ کو باریک پیس کر خالص گھی میں چرب کر لیں۔ اور بعد از فراغت حیض بقدر چھ ماشہ شیر گائے سے باقاعدہ اکیس دن کھلانے سے مرض بانجھ پن دور ہو جاتا ہے اور دلی مرادیں بر آتی ہیں۔

ادرک اور جامن

طبیبہ نجم النساء بیگم صاحبہ ——— شاہدرہ لاہور

ادرک :

عام طور پر روزانہ گھروں میں استعمال ہونے والی چیز ہے۔ جیسے تر و تازہ حالت میں ادرک اور خشک ہو جانے کی حالت میں سونٹھ کہا جاتا ہے۔ گھروں میں تو سالن مزے دار کرنے کے لیے عام لوگ استعمال کرتے ہی ہیں۔ لیکن دوائیہ طور پر بھی اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ چنانچہ:

مقوی معدہ، محرک معدہ، کاسر الریاح، نفخ، خراش دار کھانسی کو مفید ہے۔

قدر خوراک: تازہ چار ماشہ تا چھ ماشہ تک خشک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک ——— اس کے دو مرکب یعنی:

۱۔ لعوق ادرک :

آب ادرک ایک پاؤ، کھانڈ تین پاؤ ڈال کر نرم آگ پر پکائیں۔ جب غلیظ القوام ہو جائے تو

اتار کر محفوظ رکھیں ۔

۲ ۔ لعوق سونٹھ :

سفوف سونٹھ پانچ تولہ شہد خالص پاؤ بھر میں ملا کر محفوظ رکھیں

فوائد :۔ جب گلے میں خراش ہو اور بار بار کھانسی اٹھتی ہو تو لعوق کو تھوڑا تھوڑا چٹائیں ۔ جس سے منہ کے اندر کسی قدر سوزش پیدا ہو کر منہ میں تھوک زیادہ پیدا ہوگی ۔ اور حلق کی خراش کم ہو جائے گی ۔ اور منٹوں میں کھانسی کا بار بار آنا بند ہو جائے گا ۔

حرز جان بنانے والا خاص الخاص مرکب :

آب ادرک ایک پاؤ بھر ایک چینی کی پیالی میں ڈالیں ۔ اور اس میں کچلہ بائیس دانے ڈال دیں ۔ اور متواتر بیس یوم پڑا رہنے دیں جب پانی بالکل خشک ہو جائے تو دانہ کچلہ خوب باریک کر لیں ۔ اور اس کا وزن کر لیں اور فی تولہ کے حساب سے چھ ماشہ کشتہ فولاد خالص ۔ سم الفار خام دو رتی شامل کر کے خوب باریک کریں ۔ شہد کی مدد سے نخود برابر گولیاں تیار کریں ۔

یہ گولیاں عجیب فوائد کی حامل ہیں ۔ حاذق اطباء کرام اس سے بہت فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ یہ ایک میرا خاندانی نسخہ ہے ۔ میرے والد مرحوم اسے مقوی اعصاب کے طور پر استعمال کراتے تھے ۔۔۔۔ بوڑھے مرد و عورت جو چلنے پھرنے سے بیزار ہوں ۔ ان کو دوبارہ جوان کر دینا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے ۔۔۔۔ فالج ، استرخائی مزمن حالت میں تریاق ہے ۔ میرے تجربہ میں مقوی معدہ ، مقوی جگر ، حتیٰ کہ ورم کبد ، اسہال یرقان ، کمی خون کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں ہے ۔ بنا کر فائدہ حاصل کریں ۔

ملاحظہ :۔ آب ادرک میں بھگوئے ہوئے کچلہ کو چھیلنے یا اس میں سے پتہ نکالنے کی ضرورت نہیں ۔ کیوں ؟ اس کا جواب "کام دیو نمبر حصہ اوّل میں دے چکا ہوں ۔۔۔ جناب وشید جگن ناتھ جی نے بھی کچلہ پر اپنے ایک قابل قدر مضمون میں (جو آب حیات کی گذشتہ اشاعتوں میں نکل چکا ہے ۔) اس طریقہ کی حمایت کی ہے ۔۔۔۔ سم الفار بہت ہی باریک کر کے شامل کریں ۔۔۔ بلغمی اور مرطوب

مزاجوں کے لیے واقعی لاجواب نسخہ ہے جن کے مزاج کے عین موافق آجائے۔ ان میں مقوی و محرک باہ بھی ہے جو نشیلے غصیلے اور تیز مزاج کے لوگوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا۔۔۔ خونی بواسیر کے مریض بھی استعمال نہ کریں۔ یہ نسخہ جن لوگوں کے موافق آجائے ان کا وزن بھی بڑھ جائے گا۔ دودھ گھی خوب ہضم کرتا ہے وغیرہ۔۔۔۔۔۔ ایڈیٹر

جامن

یہ ایک عام مشہور کثیر الغذا پھل ہے۔ اس کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ عوام بھی اس سے بخوبی آشنا ہیں۔

تاثیر اس کی سرد خشک ہے۔ اور دیر ہضم ہے۔ اس کا مصلح نمک ہے۔ چنانچہ عام طور پر اسے نمک لگا کر ہی کھایا جاتا ہے۔ نہار منہ کھانا معدہ کو خراب کرتا ہے۔

دستوں کو بند کرنے میں نافع ہے:

تھوڑی مقدار میں روزانہ کھانا معدہ و جگر کو تقویت بخشتا ہے۔

اگر منہ گرمی سے آیا ہو:

خناق ہو تو اس کے پتوں کا جوشاندہ بنا کر غرغرے کرنا مفید ہے۔ اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

جامن کے پکے ہوئے پھل:

جامن کے پکے ہوئے پھل کو گٹھلی علیحدہ کر کے صرف گودے کو گھوٹ کر بطور طلا استعمال کرنا، گنج اور بال خورے کو مفید ہے۔

جامن کی جڑ:

جامن کی جڑ کے پتلے ریشے تین تولہ نیم کوفتہ قدرے پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر پلانا اسہال کو بند کرتا ہے۔ اسی طرح پیچش خونی کو نافع ہے۔

جامن کی پرانی گٹھلی اور آم کی پرانی گٹھلی :

جامن کی پرانی گٹھلی اور آم کی پرانی گٹھلی قدرے بھون کر باریک کریں ـــــ مقدار خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ تک پرانی سے پرانی پیچش ، اسہال اور سنگرہنی تک دور کرتا ہے

جامن کے پتے :

جامن کے پتوں کو خشک کرکے باریک سفوف کریں۔ اسے بطور منجن استعمال کرنا دانتوں اور مسوڑھوں کی اکثر امراض کو دور کرکے دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

جامن کے پھل کا شیرہ :

جامن کے پھل کا شیرہ نچوڑ کر اس میں حسب ضرورت کھانڈ ملا کر حسب دستور شربت تیار کریں۔ بخار وغیرہ کی حالت میں کثرت پیاس اور بے چینی کو فائدہ مند ہے۔ اسی طرح عظم طحال وعظم الکبد کو درست کرتا ہے۔

جامن کے پتے یا پھل :

جامن کے پتوں یا پھل کے رس میں برادہ آہن ڈال دیں۔ اور کچھ عرصہ دھوپ میں پڑا رہنے دیں۔ نہایت عمدہ کشتہ فولاد تیار ہوگا۔ جو ضعف جگر ، بھس ، کمی خون ، ملیریا بخار میں مفید ہے۔

برگ جامن :

برگ جامن عام طور پر بھنگ کے سمی اثرات کو دور کرنے میں مستعمل ہے اور اس کا تریاق سمجھے جاتے ہیں۔

نیا جوتا پہننے سے :

نیا جوتا پہننے سے پاؤں میں زخم ہو جائے تو ایسی جگہ پر جامن کی گٹھلی پیس کر لگانا جلد فائدہ کرتا ہے۔

پیچش کے لیے تین لاجواب نسخے

ازقلم جناب حکیم عبدالقیوم صاحب زبدۃ الحکما ـــــــــ لاہور

پیچش کے لیے تین مجرب اور اکسیر الاثر بوٹیاں لکھتا ہوں۔ غالب امید ہے کہ ان ہر سہ کے استعمال کے بعد اہل فن حضرات دیگر ادویہ سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ ہر سہ بوٹیاں مجرب و معمول ہیں۔ نیز جو بوٹی جتنی دفعہ تجربہ میں آ چکی ہو گی ساتھ لکھ دوں گا۔

۱ سفوف اکسیر پیچش:

بلا مبالغہ تعریف بفضلہ اس سفوف کے استعمال سے پرانی سے پرانی پیچش کو بھی پانچ دن میں شرطیہ آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن چند ایک معمولی شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) مریض جس وقت دوا کھائے۔ بالکل خالی معدہ ہو۔

(۲) یہ معلوم کر لیا جائے کہ زحیر کاذب ہے یا صادق۔ اور آنتوں میں سدّے ہیں یا زخم۔

(۳) دوا کھانے سے پہلے مریض اجابت سے فارغ ہو چکا ہو۔

(۴) غذا میں گندم اور جو ملی ہوئی بغیر چھانے روٹی کھلائیں۔

ھُوالشافی :۔ بیخ خبازی بازار سے حسب ضرورت لے کر خوب باریک کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ لکڑیاں بھی ساتھ پس جائیں۔ ہمیں صرف آٹا لینا مقصود ہے۔ جب اچھی طرح پس جائے تو دوائی تیار ہے۔

ترکیب استعمال :۔ اس میں سے بقدر تین ماشہ لے کر ہمراہ شربت الجبار ھوالشافی پڑھ کر پلائیں، اگر ضرورت ہو تو ایک دفعہ شام کے وقت بھی دیں۔

معمولی پیچش کو بفضلہ پہلی ہی دفعہ آرام ہو جاتا ہے۔ پرانی سے پرانی پیچش کے لیے دو دن لگ جاتے ہیں۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ شربت الجبار قوت قابضہ کی وجہ سے آنتوں کو سکیڑ دیتا ہے

اور یہ دوائی لیس دار ہونے کی وجہ سے آنتوں کی چنٹوں میں زخموں پر زخموں کے بھر جانے تک چپکی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسری بیرونی خراش دار چیز اس حالت میں آنتوں کو تکلیف نہیں دے سکتی۔ جس قدر ضرورت ہوتی ہے چپک جاتی ہے۔ باقی براہ براز خارج ہو جاتی ہے۔ یہ بات اس طرح معلوم ہوتی ہے۔ کہ دو تین دن بعد پاخانہ میں کھرنڈ (چھلکے) سے خارج ہوتے ہیں ـــــ پہلی خوراک کے بعد انشاء اللہ تکلیف میں کمی محسوس ہو گی۔ اور دو تین دن میں بالکل تکلیف رفع ہو جائے گی ـــــ صاحب نسخہ مجھے مزاقاً فرمایا کرتے تھے کہ "بھئی نسخہ پوچھتے ہو تو یہ نسخہ دس ہزار روپے کی بھینٹ سے حاصل ہوا تھا" میرا چار دفعہ کا مجرب ہے۔ اور تجربہ اور اصول سے بھی درست ثابت ہوا۔

۲ اکسیر الاثر گولی :

یہ میرے ماموں صاحب قبلہ کا معمول ہے۔ اور پیچش کے دفعیہ کے لیے آپ کو اس نسخہ پر مکمل بھروسہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے ایک دفعہ کے کبھی بھی ناکامی نہیں ہوئی۔ نسخہ یہ ہے۔

ھُوالشافی :- گٹھلی جامن ایک عدد لے کر گولی کی طرح تراش لیں اور پردہ داری کے لیے ورق نقرہ لپیٹ لیں۔ اور ہمراہ آب دن میں تین دفعہ استعمال کرانا چاہیئے۔ ان شاء اللہ پہلے ہی دن نصف افاقہ معلوم ہو گا۔ لیکن زحیر مزمن کے لیے مندرجہ بالا نسخہ کے مقابلہ کا نسخہ نہیں ہے۔

۳ پیچش کے لیے معجز نما سر دائی :

اس سر دائی سے یہ بیماری اگر انتہائی حالت کو بھی پہنچ چکی ہو گی۔ تو بفضلہ شرطیہ آرام ہو گا۔ زخم امعاء کی وجہ سے اگر خون اور ریم یا اس کی حالت کو پہنچ چکے ہوں تو اس دوائی کے استعمال سے بفضلہ دوسرے دن یقیناً فائدہ ہو جاتا ہے۔ ہر جگہ اور عام ملنے والی چیز ہے۔ ایک ایسے مریض پر تجربہ کرنے کا اتفاق ہوا جسے گرد و نواح اور مقامی حکیم۔ ڈاکٹر

اور وید لاعلاج سمجھ کر اس کے لیے ٹھکانا گور ہی بہترین آرام سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سردائی سے اسے کلی نجات دی۔ ایک گیسو دراز سائیں کی عطیہ بتائی ہوئی چیز ہے۔ اس کا تجربہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔

ھوالشافی :۔ دودھی خورد ہماری طرف اسے ہزاردانی کہتے ہیں۔ زمین پر بچھی ہوتی ہے۔ پتے چھوٹے چھوٹے اور سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ لیکن رڑکی کے علاقہ میں عموماً مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب اور دیگر۔ ایک گھڑی چھتری والی دانہ دار بوٹی کو ہزار دانی کہتے ہیں شاید بعض بھائی مغالطہ میں رہیں۔ اس لیے واقفیت کے لیے لکھ دیا گیا ہے۔ میری مراد دودھی خورد سے ہے جسے ہماری طرف ہزار دانی کہتے ہیں۔

ہزاردانی تازہ یا خشک ایک تولہ لے کر کونڈہ ڈنڈہ میں سردائی کی طرح گھوٹ لیں اور فوراً مریض کو پلادیں ان شاء اللہ دو تین دفعہ کے بعد ضرورت نہ رہے گی۔ اگر ضرورت رہے تو دو تین استعمال کریں۔ بفضلہ یقیناً شفا ہو گی۔

یہ ہرسہ نسخہ جات میرے مجرب ہیں۔ اس کے متعلق مجھے یاد نہیں کہ کتنے مریضوں پر استعمال کر چکا ہوں —— بہرحال ہے تیر بہدف نسخہ۔

لوٹ :۔ پیچش کے علاج میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ کہیں آنتوں میں کوئی مواد تو نہیں رکے پڑے۔ اس صورت میں کوئی ملین چیز دے کر مواد کو خارج کر دیں۔ اور بعد میں ان ہرسہ نسخہ جات میں سے کوئی ایک استعمال کرائیں۔ مواد رکا نہ ہو تو ملین کی بھی ضرورت نہیں۔

ریکھی کے سینہ کے راز

ازقلم جناب وئید رام رچھپال صاحب ریکھی ———— راج پورہ

سو فیصدی مجرب اسراری نسخہ:

پنڈت صاحب اپنے کامیاب نسخوں کو بتلانا آسان کام نہیں۔ چھاتی پھٹتی ہے۔ ذرا امرت دھارا والے صاحب کو تو دیکھو۔ لاکھوں روپیہ کمانے کے بعد بھی اظہار نسخہ کا حوصلہ نہیں پڑھتا۔ اچھا کسی سے کیا ملتا ہے۔ اپنا اسراری سو فی صدی مجرب جس نے مطب میں آج تک خطا نہیں کی۔ آپ کی نذر کرتا ہوں۔ آپ کو قدر ہو یا نہ ہو۔ جو بنائے گا۔ وہ تو دعا دے گا۔ استعمال کرنے والے کا دل دعا دے گا۔ بس مجھے اتنا ہی کافی ہے۔

فوائد:۔ گہرے سے گہرے اور پرانے سے پرانے زخموں اور ناسور کو بھرنے کے لیے عجیب چیز ہے۔ اس سے زخموں پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ دانت درد اور پایوریا (یعنی مسوڑھوں میں دانتوں کے نیچے پیپ پڑ جانا) اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ جوئیں چیم جوئیں بدن کے خواہ کسی حصہ یا سارے بدن میں پڑ جائیں۔ اس تیل کے ایک ہی دفعہ کے لگانے سے مر جاتی ہیں۔ بچوں کے سر کے زخم۔ گرموں والے زخم جو راضی ہونے کا نام نہ لیتے ہوں اس کے استعمال سے بہت جلد درست ہو جاتے ہیں۔ چرم روگ (جو ایک سمندری بیماری ہے۔ اس سے بدن پر زخم بن کر اوپر مچھلی کے چھلکے کی طرح پردے آجایا کرتے ہیں جو اوپر سے اترتے جاتے ہیں)۔ اس کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ جس کے علاج میں اچھے اچھے قابل ڈاکٹر حکماء ناکام رہتے ہیں

نسخہ:۔ کچے تمباکو کو کچل کر نکالے ہوئے رس میں اس کے ہم وزن تلوں کا تیل ڈال کر آگ پر رکھ کر پانی جلالیں۔ تیل رہ جانے پر بوتل میں بھر لیں۔ یا ایک حصہ خشک کٹے ہوئے تمباکو سولہ حصہ پانی میں رات کو بھگو کر صبح کڑاہی میں ڈال کر پکائیں۔ دو حصہ پانی رہنے پر

ل چھان کر پانی سے نصف یعنی ایک حصہ تل کا تیل ملا کر دوبارہ پکائیں۔ تیل باقی رہ جانے پر چھان کر بوتل میں ڈال لیں۔ بس تیار ہے۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

دردِ اُل کا سو فیصدی مجرب نسخہ :

کسی فقیر نے ایک ڈاکٹر صاحب کو پٹیالہ میں یہ نسخہ بتلایا تھا۔ صرف اسی نسخہ سے ان کی بہت شہرت بڑھ گئی۔ دور دور سے اس مرض کے مریض ان کے پاس آنے لگ گئے اچھے اچھے شخصوں نے ان سے اس نسخہ کے معلوم کرنے کی کوشش کی مگر انھوں نے نہ بتلایا جب وہ تبدیل ہو کر چلے گئے۔ تب بمشکل ان کے ملنے والے نے یہ راز حاصل کیا۔ جس کو آج میں پہلی دفعہ آپ کی خاطر ظاہر کر رہا ہوں۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے —— اصل نسخہ تو یہ تھا۔ جو فقیر نے بتلایا تھا کہ کڑوے۔ تونبے (وہ تونبہ جس کو فقیر پانی پینے کے برتن کی جگہ استعمال کرتے ہیں) کے بیج سے کر اگر سبز ملیں تو ان کو رگڑ کر پانی حاصل کر لیں۔ اور خشک ہوں تو کونڈی ڈنڈے سے تیل نکال کر مریض دردال کو سنگھا دیں بس نسوار لیتے ہی درد کافور ہوگا۔ لیکن تجربہ نے اس کو اور آسان کر دیا ہے۔ وہ اس طرح کہ کڑوے تونبے کا گودا خواہ خشک ہو یا تر ایک سیر لے کر اگر تر ہو تو چار سیر خشک ہو تو پانچ سیر دودھ میں ڈال کر جوش دیں۔ جب ¼ (چہارم حصہ) دودھ کم ہو جائے تو دہی جما کر بلوائیں۔ مکھن نکال کر اس کا گھی بنالیں درد کی جگہ اس گھی کی مالش کریں اور اس گھی کی نسوار دیں۔ دردِ اُل فوراً موقوف ہو جائے گا خواہ کسی اور بھی دوا سے نہ گیا ہو۔

حیوانی زہروں کا علاج :

تمباکو کا کھار سانپ کی زہر زائل کرنے میں بے نظیر چیز ہے۔ بھڑ، تتیہ، بچھو وغیرہ کا زہر دور کرنا تو اس کے نزدیک معمولی بات ہے۔

نسخہ : تمباکو کے پودوں کو جڑوں سمیت اکھاڑ کر سایہ میں خشک کر کے کسی کھلی جگہ میں ڈھیر لگا کر اسے آگ لگا دیں۔ اور دھویں سے بچیں۔ جل کر راکھ ہو جانے کے بعد

راکھ کو چار گنا پانی میں حل کر کے کپڑے میں سے چھان کر رکھ دیں جب تہ نشین ہونے والا حصہ تہ نشین ہو جائے۔ اور اوپر کا پانی نتھر جائے۔ تو نتھرے ہوئے پانی کو کڑاہی میں ڈال کر آگ پر پکائیں پانی جل جانے پر اس میں سے نکلے ہوئے کھار کو لے کر باریک پیس کر رکھیں۔

یہ کھار سخت زہریلی ہے۔ لیکن دوسرے زہروں کو دور کرنے کے لیے اکسیر ہے۔ سانپ کی کاٹی ہوئی جگہ پر ایک رتی یہ کھار ایک تولہ گرم پانی میں حل کر کے انجکشن کر دیں۔ زہر دور ہو جائے گا۔ یا استرے وغیرہ سے زخم میں شگاف دے کر اسے خشک ہی سے بھر دیں۔ خون میں شامل ہو کر زہر کو بے اثر بڑی جلدی کر دے گا۔ زہریلی مکھی، بھڑ۔ دو بنہ (ڈو منہ) بچھو وغیرہ کا زہر تو اس کے لیپ سے ہی جاتا رہتا ہے۔

جب تک دل کام کرتا یا دوران خون جاری ہو۔ اس وقت تک اس کے اثر سے فائدہ کی امید رکھنی چاہیئے۔

ملاحظہ:۔ مختلف بوٹیوں کی کھاریں تیار کرنے کے مفصل طریقہ اور ان کے فائدہ پر ایک قابل قدر مضمون حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری کے قلم سے اس کتاب کے دوسرے حصّہ میں شائع کہ چکا ہے اسے ضرور دیکھ لیں ———— ایڈیٹر

سانپ کے کاٹے کیلیے عجیب نسخہ:

ریٹھے جو ہر جگہ عام مل سکتے ہیں۔ کسی برتن گلی میں گل حکمت کر کے جلا لیں (صرف پوست ریٹھا ہو تخم نکال لینے چاہئیں) اور سرمہ سا باریک پیس کر رکھ لیں۔ جس وقت کسی کو سانپ کاٹے فوراً ایک تماشہ بھر کر کھلا دیں۔ اوپر سے دودھ میں کسی قدر گھی ملا کر گرم گرم پلا دیں۔ ہر تین گھنٹہ بعد تماشہ بھر کھلاتے رہیں۔ اوپر سے دودھ میں ملا کر پلاتے رہیں۔ پانی نزدیک نہ آنے دیں۔ مریض کے مکان کو اس قدر گرم رکھیں کہ پسینہ پر پسینہ آکر مسامات کے راہ زہر خارج ہو جائے۔ سرد ہوا سے بالکل پرہیز رکھیں۔ کیسا ہی زہریلا سانپ کاٹ گیا ہو تین روز میں بالکل آرام ہو جائے گا۔ اگر جگہ محفوظ الھوا نہ ہو یا اس وقت دودھ میسر نہ آسکے۔ تو ایک ایک

ماشہ دوا پانی سے نگلوائیں۔ اس سے دست وقے کے ذریعہ زہر خارج ہو جائے گا۔ اگر یہی ہوئی دوا تیار نہ ہو تو کچے چھلکے کو ہی پانی میں رگڑ کر پلائیں۔ اس کے چند دفعہ کے پلانے سے قے شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے زہر کا اثر باطل ہونا چلا جائے گا۔ زہر اترنے کی یہ پہچان ہے، کہ مریض کو نیم کا پتہ کھلا کر دیکھیں اگر وہ اس کی تلخی کو محسوس کرے تو سمجھیں زہر اتر گیا۔ ورنہ نہیں جب تک زہر نہ اترے بار بار ریٹھا (پوست فندق) پانی میں رگڑ کر پلائیں۔ یا باریک رگڑ کر چٹائیں جب کڑوا معلوم ہو جان لیں۔

اور جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو۔ اس پر شیر مدار (آک کا دودھ) ڈالتے رہیں۔ اور جب تک زہر نہ اتر جائے۔ مریض کو سونے کی اجازت نہ دیں۔

بعض دفعہ زہریلے سانپ کے کاٹنے سے بدن میں اکثر مساموں کے راستہ خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ بس ایسی حالت میں سفید پھٹکڑی کو پانی میں رگڑ کر گاڑھی گاڑھی کا لیپ کر دینے سے خون نکلنا فوراً بند ہو جائے گا۔

اگر بند ھ پڑ جائے تو ریٹھے کا چھلکا تین ماشہ تو تیا (نیلا تھوتھہ) ایک رتی خوب باریک پیس کر تین چھٹانک قند سیاہ (گڑ) ملا کر کھلا دیں۔ اور دس منٹ کے بعد گرم پانی پلا دیں۔

اگر جسم کے کسی دوسرے حصہ پر ورم ہو جائے تو پتھر پر (سنگ بھور) گھس کر لگا دیں۔ اگر سارے بدن پر ورم ہو جائے تو برگ مدار ابال کر گرم گرم باندھ دیں۔ (مگر زخم کی جگہ چھوڑ دینی چاہئے)

اگر مار گزیدہ بے ہوش ہو گیا ہو تو نوشادر کو پیس کر اس کی آنکھوں میں ڈالیں۔ ایک دو دفعہ ڈالنے سے ہوش میں آ جائے گا ——— بحالت بے ہوشی بھی اگر اس خاک (پسے ہوئے نوشادر) کو نلکی کے ذریعہ ناک میں پھونک دیا جائے اور دانتوں پر زبان نکال کر زبان پر اچھی طرح مل دیا جائے۔ تب بھی اس کا اثر ہو جاتا ہے ——— اگر سانپ کاٹے کو تین دن بھی ہو گئے ہوں۔ اور مار گزیدہ بظاہر مر گیا ہو تو بھی اس کے استعمال سے دوبارہ زندہ ہونے کی امید ہے۔ کیونکہ مار گزیدہ دراصل مرتا نہیں جاتا۔ بلکہ ایک قسم کی سکتہ کی سی حالت اس پر طاری ہو جاتی ہے جس سے وہ بظاہر مردہ معلوم ہوتا ہے ——— مار گزیدہ کے مردہ اور زندہ

ہونے کی یہ پہچان ہے۔ کہ دیسی چراغ جلاکر اس کی آنکھ کے سامنے کریں۔ اگر مار گزیدہ میں جان باقی ہوگی تب آنکھ کی پتلی میں چراغ کی لو کا عکس پڑے گا۔ آنکھ کی پتلی میں عکس نہ پڑے تو مردہ جانیں۔

یہ دوا جس طرح انسانوں پر اثر پذیر ہے۔ اس طرح جانوروں کے بدن سے بھی زہریلا اثر زائل کرنے کے لیے موثر ہے۔ لیکن جانوروں کو زیادہ مقدار میں دینی چاہیئے

ایک اور نسخہ:

بھلانوے کا تیل ایک تولہ۔ موم چھ ماشہ

دونوں کو گرم کرکے ملالیں۔ اور شیشی میں بند کرکے رکھیں۔ کسی تنکے سے ایک مقام گزیدہ پر لگائیں۔ بس پھر کوئی اندیشہ نہیں۔ مار گزیدہ موت کے منہ سے بچ جائے گا۔

بھلانوے کا تیل:-

لوہے کے زنبور میں بھلانوے کو پکڑ کر انگاروں پر سینکیں پھر زنبور سے دبا کر تیل نکال لیں

ایک اور نسخہ:

مغز جمال گوٹہ اور آک کا دودھ ہم وزن بند برتن میں سمپٹ کرکے جلا کر کوئلہ کر لیں۔ اور پیس کر رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت ذرا سی دہی یا پانی میں گھول کر کاٹی ہوئی جگہ پر لیپ کر دیں۔ اور ½ (نصف) رتی سے ایک رتی تک کھلا بھی دیں۔

طاعون کو روکنے کا تعویذ:

درونج عقربی (ایک مشہور یونانی دوا جو عام عطاروں اور پنساریوں کے ہاں سے مل سکتی ہے) لے کر کپڑے میں باندھ کر گھر کے دروازہ پر یا بدن پر باندھنے سے طاعون کا خوف نہیں رہتا۔ اس کے تعویذ بن کر ولایت سے آتے ہیں۔
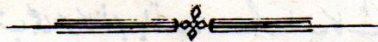
استاذم اوتار سنگھ کے مخفی تجربات

ڈاکٹر جسونت سنگھ صاحب مہتہ۔ ایم۔ ڈی ایچ ___ گوجرخان

تجربہ نمبر ۱

سنہ ۱۹۲۸ء میں اسلامیہ ہائی سکول گوجر خاں کا ایک طالب علم آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ پیشتر ازیں مریض لاتعداد اطباء اور ڈاکٹروں کا تختۂ مشق بن چکا تھا۔ حالت مریض کی یہ تھی کہ ناک سے ہر وقت پانی بہتا رہتا تھا بیٹھ کر پڑھنے سے کتاب خراب ہو جاتی تھی۔ لیٹ کر پڑھنے سے رطوبت حلق میں گرنے لگتی تھی۔ غرضیکہ قابل زار حالت تھی۔ پڑھنا دوبھر ہو رہا تھا

علاج :۔ قبلہ مرحوم نے سفوف طلسمی کی پڑیہ دے دی اور کہا کہ دن میں تین بار نسوار لیں۔ خدا کی قدرت کہ پہلی ہی چٹکی بطور نسوار چڑھانے کے بعد تمام تکالیف رفع ہو گئیں اس کے بعد چند یوم اطریفل زمانی وغیرہ دے کر دماغ کا تنقیہ کیا گیا۔

سفوف طلسمی

صرف زنک سفید کا سفوف تھا۔ جسے گھوگھی سفید بھی کہتے ہیں۔ عام پنساریوں سے مل سکتی ہے۔

تجربہ نمبر ۲ :

غالباً سنہ ۱۹۲۸ء کا واقعہ ہے۔ کہ ہیڈ ماسٹر صاحب اسلامیہ ہائی سکول گوجر خاں کے گھر اس طرح کی تکلیف ہوئی کہ بچہ کی پیدائش کے وقت دائی کی غلطی سے قبل از وقت ہی بچہ کو اینگنے پر زور دیا گیا۔ جب دروازہ حقیقی کا وقت آیا تو مریضہ اینگ اینگ کر اس قدر ناتواں ہو گئی تھی۔ کہ ذرا بھی نہ اینگ سکی۔ سول اسسٹنٹ سرجن اور شہر کے دیگر ڈاکٹر بلائے گئے۔ کئی ایک نرسیں۔ دائیاں بھی موجود تھیں۔ لیکن بچہ پیدا نہ ہو سکا۔ اس وقت قبلہ مرحوم کو بلایا گیا۔ اور چھ صد روپیہ انعام

دینے کی خواہش ہیڈ ماسٹر نے ظاہر کی ـــــ اس وقت آپ نے اپنی جیب سے سفوف سرخ نکالا۔ اور مریضہ کو پاؤں پر بیٹھنے کی ہدایت کی گئی۔ جوں ہی سفوف دماغ کی طرف چڑھا زور سے چھینک آئی اور بچہ خود بخود باہر نکل آیا۔

سفوف سرخ صرف پشاوری تمباکو کی نسوار تھی۔

یہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہیڈ ماسٹر نے اپنا وعدہ پورا کیا یا نہ کیا۔

تجربہ نمبر ۳ :

۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے۔ کہ گوجر خاں سے سات آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ایک مریض تھا جس کو چار پانچ یوم سے ہچکی لگی ہوئی تھی۔ کئی ایک علاج کیے گئے۔ لیکن صحت نہ ہوئی آخر استاد صاحب کی طرف مریض کے احباب نے رجوع کیا۔ بھائی صاحب نے چلتے چلتے راستے میں گنڈیریاں خرید لیں۔ کچھ تو راستے میں چوستے گئے۔ اور جب مریض کے ہاں پہنچے تو مریض کی حالت دیکھنے کے بعد دو چار گنڈیریاں اس کو بھی چوسنے کے لیے دیں۔ جونہی مریض نے پہلی گنڈیری چوسی، ہچکی ٹھہر گئی۔ دو چار گنڈیریاں بعد میں چوسا دیں۔ اس طرح اس کو کلی صحت ہو گئی

تجربہ نمبر ۴ :

ایک دفعہ ہچکی والے مریض کو استاد صاحب نے نئی چلم میں چند دانے ماش کے رکھوا کر خالی از آب حقہ پر رکھ کر کش لگانے کو کہا۔ چند سیکنڈ میں دنوں کی ہچکی دور ہو جائے گی۔

میرے ذاتی تجربات

تجربہ نمبر ۵ :

مریض بعمر بیس ۲۰ سال کبھی سوزاک ہو چکا تھا۔ شراب اور انڈے استعمال کرنے کی وجہ سے

پیشاب میں خون آنے لگا۔ پیشاب کرتے وقت حد سے زیادہ جلن اور ٹیس ہوتی تھی

علاج :۔ چھ ماشہ گل صد برگ (مشہور نام گیندا باغوں میں عام ملتا ہے۔) چار عدد مغز بادام رگڑ کر بطور سردائی بغیر کھانڈ کے تیار کریں۔ ایک ماشہ چاکسو پھنکا کر صبح پلایا گیا۔ صرف ایک خوراک میں صحت ہو گئی۔

تجربہ نمبر ۶ :

مریضہ بعمر پچیس ۲۵ سال خون حیض میں نقص بوجہ قلت الدم یرقان بوجہ ضعف جگر۔ نہایت ناتواں۔ مطلب یہ کہ ضعف جگر کے مریض میں جو جو تکالیف پیش آ سکتی ہیں۔ سب اس میں موجود تھیں

جھڑبیری (جنگلی جھاڑ دار بیری) کی جڑیں نکلوا کر ان کو پانی میں ابال کر حسب ترکیب معروف شربت تیار کیا گیا۔ صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے ازسر نو جسم میں تازگی ظاہر ہونے لگی۔ دو ہفتہ میں مریضہ کا رنگ بالکل سرخ ہو گیا۔ جملہ عوارضات جگر دور ہو گئے۔

تجربہ نمبر ۷ :

مریض بعمر تیس سال مرض سل میں مبتلا۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔

علاج :۔ کیکر جنگلی جس کے ساتھ گول گول پھلیاں انگلی کی مانند لگتی ہیں۔ اور نہایت بودار ہوتی ہے۔ لکڑی توڑنے سے تیز بو محسوس ہوتی ہے۔ اس درخت کو چاقو وغیرہ سے چھید لگا کر جو رطوبت (اقاقیہ) برآمد ہوا پہلے روز چار بوند کھانڈ ملا کر گدھی کے دودھ سے استعمال کرایا صرف ایک ہفتہ لگاتار استعمال سے مکمل صحت ہو گئی۔ نہایت مجرب ہے۔

علاج : ہر روز ایک ایک بوند بڑھاتے جائیں۔ نسخہ مفید ہے۔ لیکن سل دق کے علاج میں محض اسی کے بھروسہ پر نہ بیٹھ رہنا چاہیے۔ بلکہ کسی ماہر حکیم ویدیا ڈاکٹر کا علاج کرانا چاہیے۔ نسخہ بازی صرف نسخہ بازی ہی حد تک رہنی چاہیے۔

ایڈیٹر

سُرخ مرچ اور دار چینی

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ـــــــــ کشمیری بازار لاہور

سرخ مرچ تقریباً ہر ملک اور ہر گھر میں استعمال کی جاتی ہے۔ کھانے کی لذت اور اس کا دل کشا رنگ محض سرخ مرچ کی بدولت قائم ہے۔ اس کے باوجود بھی سرخ مرچ ایک زہر ہے لیکن قاعدے اور اعتدال سے استعمال کی جائے تو ہر چیز فائدہ پہنچاتی ہے۔ چاہے وہ زہر ہی کیوں نہ ہو۔ مرچ کا بے قاعدہ اور اعتدال سے بڑھ کر استعمال جریان، بواسیر، سوزش معدہ و جگر پیدا کرتا ہے۔ اس سے بصارت حد درجہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے جسم میں یورک ایسڈ بڑھ جاتا ہے۔ جس سے صحت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اور بعض پیٹلی امراض پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ کہا جا چکا ہے۔ کہ ہر مضر چیز قاعدے سے استعمال کی جائے۔ تو اس سے حیرت انگیز فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ سرخ مرچ بھی اس لحاظ سے بہترین چیز ہے۔ اور قاعدہ سے استعمال کی ہوئی بے حد فائدہ پہنچاتی ہے۔ ادویات میں استعمال ہونے والی صرف گول مرچ سرخ ہے۔ جو کہ پنجاب کے اکثر علاقوں سے نکاس ہوتی ہے۔ شملہ اور چلین کی بڑی بڑی مرچیں ادویات میں استعمال نہیں کی جاتیں۔

حیرت انگیز طلسمی روغن:

جس کے محض کان میں ڈالنے سے درد داڑھ کو فوراً آرام ہو گا۔

مرچ گول سرخ پانچ عدد، بھوری کی بھینس کے مکھن پانچ تولہ میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب مرچ جل جائے۔ تو نکال کر پھینک دیں۔ جس داڑھ میں درد ہو اس کے مخالف جانب کان میں دو تین قطرے ڈال دیں۔ اور کان کو ذرا ملیں۔ انشاء اللہ فوراً درد بند ہو گا۔ ہتھیلی پر سرسوں جمانے والا عجیب روغن ہے۔

روزانہ بعد از جماع گرم دودھ میں دو تولہ شہد اور باریک کی ہوئی چینی تین ماشہ ملا کر استعمال کریں۔

آسان، سہل الحصول اور کم خرچ مقوی باہ تحائف

ملک فتح محمد صاحب تلوکر ڈنگوی ——— لاہور

ناظرین کی خدمت میں چند آسان، سہل الحصول اور کم خرچ مقوی باہ نسخہ جات پیش کیے جاتے ہیں۔ آزمائیں۔ اور فائدہ اٹھا چکنے کے بعد دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

پہلا تحفہ:

اجزاء نسخہ (ا) گوکر کا خشک چھلکا باریک پسا ہوا آدھ سیر (ب) روغن زرد ایک پاؤ (ج) کھانڈ آدھ سیر

ترکیب تیاری: گوکر کے خشک چھلکے کو روغن زرد میں بھون لیں۔ اور کھانڈ ملا کر رکھ چھوڑیں۔ بس کم خرچ بالانشین مقوی باہ دوا تیار ہے۔

ترکیبِ استعمال: گائے کے گرم دودھ سے ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام کھائیں۔

فوائد: بہت مقوی باہ دوا ہے۔ منی اور باہ کو بڑھاتی ہے۔ لاجواب چیز ہے۔

دوسرا تحفہ:

اجزاء نسخہ: (ا) گوکھرو (ب) ثعلب مصری (ج) کالے تل۔ سب ہم وزن

ترکیب تیاری: تینوں اشیا کو خوب کوٹ چھان کر سفوف بنا کر رکھ چھوڑیں۔

ترکیب استعمال: چھ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں

منفعت خاص: کثرت جماع اور جلق کے عوارض رفع کرتا ہے۔ مقوی باہ و بدن ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

تیسرا تحفہ:

اجزاء نسخہ: (ا) اڑوسہ کی جڑ کا چھلکا (سایہ میں) خشک کیا ہوا۔ آدھ سیر۔

(ب) اڑدسہ کے سبز پتوں، پھولوں اور کونپلوں سے نکلا ہوا رس حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری: اڑدسہ کی جڑ کے چھلکے کو کپڑ چھان کر کے رس مذکور میں اکیس روز تک کھرل کریں۔ خشک ہونے پر کام میں لائیں۔

ترکیب استعمال: تین ماشہ صبح اور تین ماشہ شام پانی سے کھائیں۔

فوائد: جریان اور احتلام کے مرضا کو مفید ہے۔ قوت باہ بڑھاتا ہے۔

چوتھا نخسہ:

مقوی باہ حریرہ: اس کے استعمال سے قوت باہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ منی کو غلیظ کر کے سرعت انزال کو فائدہ دیتا ہے۔

شہد آدھ سیر میں ایک پاؤ عرق پیاز ڈال کر پکائیں۔ یہاں تک کہ قوام پک کر عرق پیاز جل جائے۔ چھان کر چینی کے برتن میں رکھ دیں۔ یہی حریرہ ہے۔

سوتے وقت دو تین انگلی چاٹ لیا کریں۔ اچھی خاصی مفید چیز ہے۔

بوٹیوں کی عجیب و غریب تاثیریں

وید رام رچھپال صاحب رکھی ——— راج پورہ

۱۔ وہ پھل جس سے سن سٹروک کو فوراً فائدہ ہو جاتا ہے!

کچے آم کو آگ میں بھون کر گڑ کے شربت میں اس کا رس ملا کر مریض کو پلائیں۔ فوراً ہی مرض دور کرتا ہے۔ (قدرتاً جس موسم میں یہ مرض ہوتا ہے۔ اسی موسم میں آم ہوتا ہے۔

۲۔ وہ پھل جس کے کھانے سے طوطا مر جاتا ہے:

کڑوا بادام کھانے سے طوطا مر جاتا ہے۔ طوطے کو چوری وغیرہ میں کڑوا بادام کبھی نہ کھلائیں۔

مرچ سُرخ اور کشتہ جات:

یوں تو مرچ سرخ میں تقریباً تمام کشتہ جات تیار ہو سکتے ہیں۔ مگر ذرا محنت سے۔ چونکہ یہاں آسان نسخوں کی ضرورت ہے۔ لہذا مرچ اتارنے کے بعد جو پودا باقی بچ جاتا ہے۔ اس کی خاکستر بقدر پانچ سیر حاصل کریں۔ ذوی الارواح کا اعلیٰ درجہ کا کشتہ ہو جاتا ہے۔ جو بلحاظ فوائد بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ جب کبھی سم الفار یا شنگرف یا ہڑتال کا کشتہ کرنا مطلوب ہو تو خاکستر مذکورہ میں پانچ تولہ کی ڈلی رکھ کر اچھی طرح دبا کر پہلے دو پہر نرم آگ جلائیں۔ پھر تیز کر دیں۔ خاکستر پر پھٹکڑی رکھ چھوڑیں۔ جب پھٹکری پھول جائے تو سمجھیں تیار ہے۔ سرد ہونے پر نکال کر کام میں لائیں۔

دار چینی

دار چینی تقریباً ہر گھر میں استعمال کی جاتی ہے۔ غذا کو خوشبو دار کرتی اور اس کی لذت کو بڑھاتی ہے۔ عوارضات بدنی کے لیے بھی نہایت کارآمد ہے۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے وغیرہ

سبزی خور اصحاب جو ماءاللحم کے استعمال کو ممنوع سمجھتے ہیں اور مذہبی نکتہ نظر سے اس کے استعمال سے پرہیز کرتے ہوں۔ انہیں چاہیے کہ اس عرق کو استعمال کریں ماءاللحم سے زیادہ فوائد ظاہر ہونگے

عرق:۔ دار چینی۔ اجوائن دیسی ہر ایک ایک سیر جو کوب کر کے ایک درجن بوتل عرق گاؤزبان میں بھگوئیں۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد عرق ٹپکنے کی جگہ زعفران چھ ماشہ مشک ایک ماشہ پوٹلی بنا کر رکھیں تاکہ جو قطرہ عرق ٹپکے وہ اس پوٹلی پر ہو کر آئے۔ پانچ تولہ بوقت صبح مصری ملا کر نوش کریں۔

دافع کجی عضو مخصوص:

ضعف باہ ایک بڑا سبب کجی عضو ہے۔ جو کہ بڑے بڑے طلاؤں سے بھی نہیں جاتی۔ اس کے لیے آسان اور مجرب نسخہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے

کجی دور ہو گی۔

دار چینی ایک تولہ خوب باریک کر کے قیمہ بُز پانچ تولہ میں ملا کر سیخ آہنی (بقدر موٹائی عضو مخصوص) پر چڑھا کر کباب بنائیں نیم پخت ہونے پر لمبائی کی طرف شگاف دے کر عضو پر چڑھائیں۔ اور دھاگہ خام سے باندھیں۔ ایک ہفتہ تک یہی عمل کریں۔ اور سرد پانی سے عضو کو بچائیں۔

طلائے دار چینی :

کم قیمت اور سہل الحصول ہے۔ جملہ نقائص کثرت عیاشی و جلن کو دور کرتا ہے۔
دار چینی تین ماشہ۔ لونگ کاہ دار پندرہ عدد۔ مغز جمال گوٹہ سات عدد۔ بھوم (لہسن) مقشر تین ماشہ۔ مسکہ گاؤ ایک تولہ ـــ جملہ ادویہ باریک کر کے مسکہ ملا کر ایک یوم خوب کھرل کریں بوقت ضرورت ½ ماشہ مل کر برگ ارنڈ یا پان باندھیں۔ پھنسیاں نکلنے پر ترک کر دیں۔ اور گھی جلا کر لگائیں۔ اور صحت پر پھر لگائیں۔ پندرہ بیس یوم کے استعمال سے صحت ہو گی۔

معجون مقوی :

دار چینی۔ لونگ۔ جائفل۔ جاوتری۔ کنجد سیاہ۔ ہم وزن باریک کر کے سہ چند شہد ملا کر معجون بنائیں۔ بوقت ضرورت چھ ماشہ ہمراہ شیر نیم گرم۔

ملذذ :

اعلیٰ درجہ کا ملذذ طرفین ہے ــــ دار چینی منہ میں ڈال کر چبائیں۔ اور لعاب عضو پر ملیں خشک ہونے پر جماع کریں۔ اور لطف کا اندازہ کریں۔

ہمیشہ طاقتور رہنے کا راز :

اس نسخہ کے ہمیشہ استعمال کرنے سے کمزوری نزدیک بھی نہیں آئے گی ـــ ہر

اکسیر پائیوریا :

پائیوریا جیسی لاعلاج مرض کے لیے ایک معرکہ کا نسخہ عرض کیا جاتا ہے مرض جدید ہو۔ یا قدیم صرف چار روز کے استعمال سے یقیناً فائدہ ہوگا۔

سرخ مرچ گول، پھٹکڑی سرخ۔ نوشادر ہر ایک دس تولہ۔ جملہ ادویہ باریک کر کے اتنا شیر ملا ڈالیں کہ انگل اوپر رہے۔ کوزہ میں ڈال کر گل حکمت کر کے آٹھ سیر کی آگ دیں۔ تیار ہے ——— دانتوں پر مل کر منہ ڈھیلا چھوڑ دیں۔ آدھ گھنٹہ بعد دودھ سے غرارے کریں۔

روغن مرچ سُرخ :

سوزاک کہنہ کے لیے نہایت مفید ہے۔ علاوہ ازیں بدرقہ مناسب سے کئی دیگر امراض کے لیے بھی اعلیٰ تریاق ثابت ہوگا۔

تخم مرچ سرخ ایک سیر۔ آب چاہ پانچ تولہ۔ رات کو پانی مذکور میں ملا کر رکھ چھوڑیں۔ صبح بذریعہ آتشی شیشی روغن نکالیں ——— ایک دو قطرہ بتاشہ پر ڈال کر کچی لسی کے ساتھ دیا کریں۔ ہفتہ عشرہ میں خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

روغن عجیب الفوائد :

یہ عجیب الفوائد روغن مطب کے لیے ایک کارآمد چیز ہے۔ اس کے رکھنے سے مطب بہت سے روغنوں اور مرہموں سے بے نیاز ہو جائے گا۔ نیز ہر قسم کے زخم اور پھوڑا پھنسی پر لگانے سے فائدہ ہوگا۔ ہر قسم کے ورم کو تحلیل کر دے گا۔ تمام اقسام کے درد کے لیے لاثانی روغن ہے،

مرچ سرخ گول ۱ تولہ۔ گل مدار ۱ تولہ۔ حرمل سبز ۱ تولہ۔ روغن کنجد ۳ تولہ

ہر سہ ادویہ روغن کنجد میں جلا کر چھان لیں۔ بس تیار ہے۔ موقعہ محل دیکھ کر استعمال کریں۔

تریاق تپ لرزہ :

صرف انگشت پر باندھنے سے بخار غائب۔

سرخ مرچ چھ عدد پانی میں گھوٹ کر انگشت شہادت پر لیپ کر دیں۔ انشاء اللہ العزیز اسی دن بخار نہیں چڑھے گا۔

سگ گزیدہ :

یہ طریقہ علاج تقریباً ہر جگہ رائج ہے۔ دیہقانی لوگوں نے اسی کو معمول بنا رکھا ہے۔ زہر کو بدن میں سرایت نہیں ہونے دیتا ـــــ زخم پر تیل لگا کر مرچ سرخ باریک کر کے دن میں دو تین بار روزانہ لگائیں۔ ایک ہفتہ میں زہر دور ہو گا۔

حب ہاضم :

اعلیٰ درجہ کی ہاضم طعام و دافع گولیاں۔

سرخ مرچ ایک ماشہ، زنجبیل، ریوند چینی، ہر ایک پانچ ماشہ۔ باریک کر کے آب گھی کوار میں گولی بقدر نخود بنا کر دو گولی ہمراہ آب تازہ دیں۔

حبّ سرفہ بلغمی :

تخم سرخ مرچ ایک ماشہ باریک کر کے ایک تولہ گڑ ملا کر بارہ عدد گولیاں بنائیں۔ صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیں۔

دافع خدر :

جلد کا کوئی حصہ سست یا سن ہو جائے تو اس کے استعمال سے درست ہو جاتا ہے

سرخ مرچ ایک تولہ، روغن زرد ۲½ تولہ ملا کر مرہم کی طرح لگائیں۔

۳ وہ پھل جو کمزور آدمیوں کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے جس سے بڑھ کر دنیا میں قوت ہاضمہ درست کرنے کی کوئی پھل طاقت نہیں رکھتا

انگور ہے۔ اگر ایک ایک گھنٹہ فی منٹ ایک کھایا جائے اور اس طرح دن میں تین چار بار استعمال جاری رکھا جائے اور اس درمیان بجز خشک روٹی کے اور کوئی چیز استعمال نہ کی جائے تو کمزور آدمی کے حق میں یہ طریقہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اگر محنت و مشقت کی زیادتی سے کسی شخص کی قوت ہاضمہ میں فرق آگیا ہو تو اس طریقہ سے اس کی شکایت یقیناً رفع ہو جائے گی۔

۴ وہ پھل جو حلق میں لٹکے ہوئے گوشت کو کاٹ دیتا ہے

اناناس ہے اگر تازہ پھل کا عرق نکال کر استعمال کیا جائے تو حلق میں لٹکے ہوئے گوشت کو کاٹ دیتا ہے۔ اور دقت پر استعمال کیا ہوا حلق کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

۵ وہ پھل جس سے آنکھوں کی سفیدی جاتی رہتی ہے

آملہ گٹھلی دور کردہ چھ سات ماشہ لے کر نیم کوب کر کے پانی میں بھگو دیں دس گھنٹے بعد نچوڑ کر پھینک دیں۔ اور اس پانی میں اسی قدر اور آملہ بھگو دیں۔ اس عمل کو تین بار کریں۔ پھر اس کو صاف کر کے آنکھ میں ڈالا کریں۔ آنکھ کی سفیدی بہت جلد دور ہو جائے گی

۶ وہ پھل جس کے استعمال سے شرابی کا نشہ اُتر جاتا اور شراب خوروں کی شراب چھوٹ جاتی ہے:

اگر دن میں تین چار بار جوش کیا ہوا سیب استعمال کیا جائے۔ تو شراب خوروں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے عادی شرابی کو ہر نشی چیز سے نفرت ہو جاتی ہے

۷ وہ پھل جس میں دودھ کے برابر غذائیت ہے اور جو فوراً جزو بدن بن جاتا ہے۔ بیماروں کے لیے بہترین ہے

سنگترہ ہے۔ اس میں دودھ کے برابر غذائیت ہوتی ہے۔ خوبی یہ ہے کہ بغیر معدہ پر بوجھ دیئے فوراً جزو بدن بن جاتا ہے۔ جہاں بیمار کو کوئی غذا ہضم نہ ہوتی ہو یا اسے کوئی غذا نہ دی جاتی ہو۔ اس جگہ سنگترہ کا امرت رس دیا جا سکتا ہے۔ اس کے بہت سے فوائد دودھ اور دوا

کے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

۸ وہ پھل :

جس کا تیل جسم کے ہر حصّہ کے زخموں کے کرموں کو مارتا ہے۔ کان کے تمام امراض کو مفید اور بہرے پن کا بہترین علاج ہے۔

درخت نیم کی نمولیوں کا تیل بڑا پتھر سے نکالا ہوا کان کے تمام امراض میں مفید ہے۔ اور بہرے پن کا حکمی علاج ہے۔ ہر جگہ کے زخموں کے کیڑوں کو مارتا ہے (کان میں ذرا گرم کر کے ڈالیں)

۹ وہ پھل :

جس کے متواتر استعمال سے ہمیشہ جوانی قائم رہتی ہے۔ عمر بھر کوئی بیماری نہیں ستاتی۔

سبز آملہ ہے۔ دو عدد صبح اور دو شام ہر روز بلا ناغہ ہمیشہ کھانے والا نہ تو کبھی بیمار ہوگا۔ اور نہ کبھی اس کے بال سفید ہوں گے۔ یاد رکھیے کہ آملہ رسائن ہے۔

۱۰ وہ پھل :

جو بچے کے سوکھے پن کا سو فی صدی کامیاب علاج ہے۔

ریٹھا ہے۔ دو برس کے بچے تک تین عدد ریٹھا کے تخم کا مغز باریک پیس کر اس کو سیاہ بکری کے دودھ میں جو بالکل سیاہ ہو، کھرل کر کے چودہ گولیاں بنائیں۔ ایک گولی روزانہ کسی بھی رنگ کی بکری کے دودھ میں گھس کر پلا دیا کریں۔ چودہ دن میں بچہ کا مرض سوکھا بالکل جاتا رہے گا۔ اگر بڑا بچہ ہو۔ اسی مقدار سے تخم کا مغز زیادہ کر لیں۔

۱۱ وہ پھل : جو سانپ کے زہر کا اثر زائل کرنے میں تریاق کا کام کرتا ہے۔

پوست ریٹھا اور عصارہ ریوند دونوں کو برابر وزن لے کر سرمہ کی طرح باریک پیس کر رکھ لیں بس دوائی تیار ہے۔

خوراک :۔ دو رتی سے ایک ماشہ تک گھی کے ساتھ۔ صرف ایک ہی دن میں تین خوراکیں

۱۲ وہ پھل :
جس سے جوڑوں کا درد کافور ہو جاتا ہے۔

کیلا صاف کیا ہوا لے کر شہد کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔

خوراک :- ایک گولی صبح ہمراہ دودھ۔ دودھ گھی خوب کھائیں۔ کیلا کو ریت میں بھون کر گھی میں تل کر اوپر سے چھلکا اور اس کے درمیان سے پنیر نکال کر سفوف بنا لیں۔

۱۳ وہ پھل :
جس کے لیپ کرنے سے بواسیری جلن، درد موقوف ہو کر مسے مرجھا جاتے ہیں

نیم کی نمولی کا مغز پانی کے ساتھ پتھر پر گھس کر پیالی میں جمع کر لیں۔ پھر دھنی ہوئی روئی پر لگا کر لنگوٹ بندھوا دیں۔ دن میں تین بار ایسا کریں۔ اس کے لگاتے ہی جلن اور درد موقوف ہو جائے گا۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے مسے کمزور ہو کر سکڑ جائیں گے۔

۱۴ وہ پھل : جس کا چھلکا درد گردہ اور ہیضہ کے لیے عجیب الاثر دوا ہے۔

خربوزہ کا چھلکا خشک چھ ماشہ لے کر اور دھو کر دو گھنٹے تک ایک پاؤ پانی میں ابالیں۔ اس کے بعد چھان کر تھوڑی سی کھانڈ ملا کر آدھ پاؤ صبح اور آدھ پاؤ شام پی لیا کریں۔ ایک ہفتہ متواتر استعمال کریں۔ اس کے بعد دوسرے تیسرے پی لیا کریں۔ درد گردہ دور ہو جائے گا۔

خربوزہ کے چھلکے کا سفوف تین ماشہ دو تولہ شہد کے ساتھ جس میں تولہ بھر پانی ملا ہوا ہو۔ مریض ہیضہ کو دیں۔ یا صرف سرد پانی سے ہی دیں۔ ہیضہ کا اثر باطل کرنے میں ہر حالت میں مفید ہے۔

۱۵ وہ پھل :
جس سے جلودھر (پیٹ میں پانی پڑ جانا) کا مرض جاتا رہتا ہے۔

سبز ناریل کے پانی کے دو تین گلاس پینے سے مرض جلودھر دور ہو جاتا ہے۔ مرض اور مریض کی طاقت

اور حالت کے مطابق اس کی مقدار میں کمی وبیشی کی جا سکتی ہے۔

۱۶ وہ پھل : جو چورن کا قائم مقام ہے۔ اور ضعف معدہ وغیرہ سے نجات دلاتا ہے۔

گھی (فلفل دراز) لے کر نمکین پانی میں بھگو دیں۔ چند گھنٹے کے بعد پسے ہوئے باریک نمک میں لپیٹ کر آگ پر بھون لیں۔ لیکن جلنے نہ پائیں۔ جب پھول جائیں۔ تو شیشی میں رکھ چھوڑیں یہ چٹ پٹی سی چیز چورن سے اچھی معلوم ہوتی ہے۔ بھوک لگانے اور کھانا ہضم کرنے میں بہت مفید چیز ہے۔

۱۷ وہ پھل : جس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مردہ ہو کر نکل جاتے ہیں۔

تازہ کچا ناریل لے کر صبح ہی اس کا دودھ پی لیں اور گودا کھا لیں۔ تو کدو دانہ مردہ ہو کر نکل جائیں گے۔ مگر دوسرے روز اور کوئی چیز نہ کھائی جائے۔

۱۸ وہ پھل : جو نفث الدّم کو آرام کر دیتا ہے۔

منقہ ہے۔ مریض کو ایک ایک دانہ کر کے آہستہ آہستہ منقہ کھلا دی جائے تو تین چار چھٹانک کھلانے سے خون ضرور بند ہو جاتا ہے۔

۱۹ وہ پھل : جس کا تیل کانوں کا درد زائل کرتا اور بہرے پن کا مکمل علاج ہے۔

لونگ ہیں۔ حسب ضرورت سالم موٹے موٹے لونگ لے کر گرد و غبار سے دھو کر صاف کر کے چینی کی پلیٹ میں ڈال کر خشک ہونے پر انہیں کپڑے سے صاف کر کے مشین یا پتال جنتر کے ذریعہ تیل نکال لیں۔ اور چھان کر محفوظ رکھیں۔ صبح و شام اسے ذرا گرم کر کے دو دو بوند کانوں میں ڈالنے سے بہرہ پن دور ہو جاتا ہے۔ اور کان کا درد بھی جاتا رہتا ہے۔

۲۰ وہ پھل:

جس سے آنکھوں کے ککرے جاتے رہتے ہیں اور آنکھوں کو بہت سی امراض سے نجات ملتی ہے۔

ترپھلہ ہے۔ ہرڑ، بہیڑہ، آملہ تینوں کا چھلکا برابر وزن کوٹ پیس کر کپڑچھان کر کے پانی کے ذریعہ ٹکیاں بنا کر خشک کر لیں۔ پھر پانی سے گھس کر کپڑے سے چھان کر آنکھوں میں ڈالیں۔ یہ ککروں کو کھودتی اور آنکھوں کے بہت سے امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔

۲۱ وہ پھل: جس کے استعمال سے کمزوری نگاہ، آنکھوں کا گندہ پن، کھجلی، سرخی، پانی جانا وغیرہ امراض وابتدائی موتیا بند دور ہو جاتے ہیں۔

زرد ہرڑ کو پتھر پر پانی سے گھس کر بوقت صبح اور رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگایا کریں۔ اور ہرڑ کے چھلکے کپڑچھان کر کے گائے کے گھی سے چکنا کر لیں اور چینی یا شیشے کے برتن میں ڈال رکھیں۔ اس میں سے ایک ایک ماشہ صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ اس کے مسلسل استعمال سے کمزوری نگاہ، آنکھوں کا گندہ پن، کھجلی، سرخی، ڈھلکا وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔ ابتدائی موتیابند میں بھی آرام آجاتا ہے۔

۲۲ وہ پھل: جو آنکھوں کا محافظ ہے۔

اگر سرخ مرچ سالم خشک ہمیشہ ایک دو دفعہ آنکھ میں بطور سلائی پھیر دی جائے۔ تو آنکھ میں کبھی کوئی مرض پیدا نہ ہوگا۔ اور بڑھے ہونے تک آنکھ کی روشنی قائم رہے گی۔ نزدل کبھی نہ ہوگا۔

۲۳ وہ پھل:

جس کے استعمال سے خشک خارش جاتی رہتی ہے۔

سرخ مرچ ہے۔ ایک چھٹانک سرسوں کا تیل لے کر اس میں پانچ چھ سرخ مرچ خشک شدہ معہ ڈنڈی ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب مرچیں جل کر سیاہ ہو جائیں تو نیچے اتار کر آہستہ سے پکڑ کر مرچوں

کو نکال کر پھینک دیں۔ لیکن خیال رہے کہ کوئی مرچ تیل میں چھوٹ نہ جائے۔ اس تیل کی مالش سے بدن کی خشک خارش کو چند روز میں آرام آجائے گا۔

۲۴ وہ پھل: جس کے ناک میں ڈالنے سے آدھے سر کا درد اور دیرینہ درد سر دور ہو جاتا ہے

سیٹھے کے چھلکے کو پانی میں پیس کر عرق نکال لیں۔ پرانے سر درد اور آدھے سر کے درد میں اگر بائیں طرف ہو تو ناک کے دائیں سوراخ اور اگر دائیں جانب درد ہو تو ناک کے بائیں طرف کے سوراخ میں تین قطرے ٹپکا دیں۔ تین دن کے استعمال سے مکمل آرام آجائے گا۔ پھر عمر بھر کبھی درد نہ ہوگا

۲۵ وہ پھل:

جو مرگی کے مریض کے دماغ سے مرگی کا کرم نکال کر ہمیشہ کے لیے مرض سے نجات دلاتا ہے۔

مرچ سیاہ دس تولہ، نر ہاتھی کا پیشاب تین پاؤ۔ مرچوں کو باریک کر کے کھرل میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا پیشاب ڈال کر مسلسل کھرل کرتے رہیں جب بوتل ختم ہو جائے۔ خشک کر کے شیشی میں بند کر چھوڑیں۔ لیکن خیال رہے۔ کہ جب تک ساری بوتل ختم ہو کر دوا خشک نہ ہو جائے کھرل کو بند نہ کریں۔ اور نہ ہی دوا کو اس مقدار سے کم بنائیں۔ ورنہ اچھی دوا نہ بنے گی۔ اس نسوار سے دورہ کے وقت مریض کو جلدی ہوش آجائے گا۔ چند روز بعد تک نسوار دیتے رہیں۔ اس سے چھینک آکر مرگی کا کیڑا جو سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ خارج ہو کر مریض مرگی سے نجات پا لیتا ہے۔ بہتر ہے کہ اس کی آزمائش اور اطمینان کے لیے ہر روز نسوار لیتے وقت ایک سیاہ رنگ کا کپڑا آگے بچھا لیا کریں۔

۲۶ وہ پھل:

جس کے استعمال سے بال جھڑ دور ہو جاتا ہے۔ چہرہ کے کیل اور چھیپ وغیرہ زائل ہو کر چہرہ ملائم اور چمک دار بن جاتا ہے۔

سیاہ رنگ کے چنے ایک سیر رات کو سولہ سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح پکا کر دو سیر پانی رہنے پر چنوں کو ہاتھ سے مل کر کپڑے سے چھان لیں۔ پھر ایک سیر تیل ملا کر پکائیں۔ پانی جل کر تیل باقی

رہنے پر استعمال کریں۔ اگر بال اور ان کی جڑیں کمزور ہوں جس سے بال اکھڑتے ہوں تو دن میں دو تین دفعہ اس کو لگاتے رہنے سے بال اور ان کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اکھڑے ہوئے بال دوبارہ پیدا ہو جائیں گے۔ چہرہ کی جھریاں۔ مہاسہ، کیل، چھیپ جھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف، ملائم اور چمک دار بن جائے گا۔

۲۷ وہ پھل: جس کے تیل کے استعمال سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔

اخروٹ ہے۔ چھلکا اخروٹ (تازہ پھل) دو سیر لے کر پندرہ سیر دودھ میں دن بھر گڑھنے دیں۔ رات کو رہی جما کر حسب معمول مکھن نکال کر گھی بنالیں۔ چھان کر شیشی میں رکھ لیں۔
اس گھی کو ہاتھوں سے سفید بالوں پر لگائیں۔ چند روز کے استعمال سے بال سیاہ ہو جائینگے پھر چوتھے روز لگاتے رہنے سے بال ہمیشہ سیاہ رہیں گے

۲۸ وہ پھل: جو جریان مرد و عورت کی بہترین دوا ہے۔

مغز تخم املی (جو پانی میں بھگو کر نکالے گئے ہوں) کا سفوف برابر کی کھانڈ ملا کر رکھ لیں۔ چھ ماشہ صبح اور اسی قدر شام پانی یا دودھ خام شیریں کردہ سے اس کا استعمال جریان مرد اور عورت کے لیے بہترین علاج ہے۔

۲۹ وہ پھل: جس کے چند روزہ استعمال سے بے حد قوت باہ پیدا ہو جاتی ہے۔

کیکر کے خام "تکے" (پھلیاں) سایہ میں خشک کر کے برابر کی مصری ملا کر ایک ایک تولہ صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھانے سے تین ہفتہ میں بے حد قوت باہ پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۰ وہ پھل:

جس کے استعمال سے اسّی برس کا بوڑھا بھی جوانی کا لطف اٹھا سکتا ہے۔

آملہ کا سفوف بنا کر اور اسی کے رس میں سات دفعہ تر و خشک کر کے اس میں برابر کی کھانڈ اور شہد اور گھی ملا کر چاٹ کر اوپر سے دودھ پئیں۔ چند دنوں میں اسی برس کے بوڑھے میں بھی جوانی کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۱ وہ پھل:

جس سے ہر قسم کا جریان، احتلام سرعت اور کمزوریٔ جسم و مثانہ وغیرہ کی دور ہو جاتی ہے

کیکر کی خام پھلیوں کو گھوٹ کر شیرہ نکال لو۔ اس میں سالم عمدہ موٹے موٹے ماش بھگو دیں۔ شیرہ دو انگل اوپر رہے۔ شیرہ جذب ہونے پر اوپر کا چھلکا ہاتھوں سے مل کر اتار دیں۔ پھر گھوٹ کر لئی سی کر لیں۔ خالص گائے کے گھی میں تل لیں۔ سرخ ہونے پر ہاتھوں سے خوب چورمہ بنا لیں۔ اور کھانڈ اور میوہ ملا کر ہر روز صبح مناسب مقدار میں کھا کر اوپر سے گائے کا دودھ پی لیا کریں۔ ترشی وغیرہ سے پرہیز رکھیں۔ اس سے ہر قسم کا جریان، احتلام، سرعت، رقت، درد پشت، کمزوری جسم و مثانہ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ بڑے کام کی چیز ہے۔

۳۲ وہ پھل:

جس کے قضیب پر ملنے سے حسب خواہش موٹا ہو جاتا ہے۔

ایسے ناریل جس میں پانی نہ ہو۔ بھیڑ کے دودھ سے بھر دیں۔ جب خشک ہو جائے، باریک پیس شہد میں ملا کر یک جان کر لیں۔ اس کا قضیب پر ملنا قضیب کو موٹا کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اس فعل کے لیے شاید ہی کوئی دوائی ہو۔

۳۳ وہ پھل:

جو مقوی باہ مقوی دماغ ہے۔

خام چنے دو تولہ۔ چار عدد چھوہاروں کے ٹکڑوں کے ہمراہ رات کو بھگو دیں۔ صبح چنے اور

چھوہارے کھا کر اوپر سے وہی پانی پی لیں۔ نہایت مقوی باہ و دماغ ہے۔

۳۴ وہ پھل : جس کا استعمال مرض ذیابیطس کے لیے بہترین علاج ہے۔

جامن ہے۔ جامن کی گٹھلی کا ایکسٹریٹ یا اس کے پتوں اور چھلکے کا ست نکال کر استعمال کرائیں ایکسٹریٹ کی مقدار خوراک چار رتی سے ایک ماشہ ہے

(جامن کی گٹھلی کا مغز ایک ماشہ سے دو ماشہ تک دن میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تازہ پانی سے پھانک لیا کریں۔ یہ آسان نسخہ ہے ——— ایڈیٹر)

۳۵ وہ اناج :

جس کا استعمال بوڑھوں اور کمزوروں کو طاقت ور بناتا اور جوانی کے مزے دکھاتا ہے۔

تازہ سبز چنے جو بالکل نرم اور دودھیا ہوں۔ دس سیر لے کر ذرا کوٹ کر برابر کے گائے کے دودھ میں ملا کر عرق کشید کر لیں۔ بس یہ عرق آبحیات کا کام دے گا۔ ایک ایک چھٹانک صبح، دوپہر شام کو پی لیا کریں۔ اور پھر اس کا تماشہ دیکھیں۔ اس کے استعمال سے خوراک جزو بدن ہونے لگ جاتی ہے۔ قبل از وقت سفید شدہ بال دوبارہ سیاہ ہو جاتے ہیں بڑھاپے یا تفکرات سے کمزور شدہ انسان طاقت ور بن جاتے ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ آزمائش کر دیکھیں۔

۳۶ وہ اناج :

جس کے خاص طریق استعمال سے دائمی نزلہ و کمزوری وغیرہ دور ہو کر جسمانی اور دماغی طاقتیں بڑھ جاتی ہیں۔

گیہوں ہے۔ آدھی چھٹانک گیہوں رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ اور تازہ پانی پاؤ بھر گیہوں کو رگڑ کر پانی ملا کر چھان لیں۔ یہ ایک قسم کا دودھ بن جائے گا۔ اس میں گائے کا پاؤ بھر دودھ شامل کر لیں۔ پہلے ایک تولہ گھی آگ پر پکائیں۔ پھر اس میں سفید الائچی یا ایک ماشہ سفید زیرہ ڈال کر آگ سے نیچے اتار لیں۔ اب اس میں دودھ ملا ہوا گیہوں کا دودھ ملا کر پھر آگ پر رکھیں۔ اب ایک دو جوش آجانے پر آگ سے اتار کر حسب ضرورت کھانڈ ملا کر کسی قدر گرم گرم صبح اور اسی طرح

تیار کر کے شام کے وقت پلائیں۔ اس سے دائمی نزلہ، زکام، چھینکوں کا زیادہ آنا، ناک کا خشک ہونا نگاہ کی کمزوری، خشک کھانسی اور دمہ۔ کانوں کی خشکی یا کم سنائی دینا، دائمی قبض، بادی کی بواسیر، جسم کا سوکھنا اور دبلا ہونا۔ امراض دور ہو جاتے ہیں۔ جس عورت کے پستانوں سے بچے کے لیے کافی اور صحت بخش دودھ پیدا نہ ہو۔ اس سے دودھ عمدہ۔ صحت بخش اور بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جسمانی اور دماغی طاقت بڑھ جاتی ہے۔

۳۷ وہ اناج: جس کے کھانے سے عورت کا دودھ زیادہ پیدا ہونے لگے گا۔

کابلی چنے رات کو حسب ضرورت بھگو دیں۔ صبح کو شکر ملا کر کھائیں۔ چند روز کے استعمال سے دودھ بکثرت اتر آئے گا۔

۳۸ وہ اناج: جس کے ایک چلہ کے استعمال سے بے پناہ قوت باہ پیدا ہو جاتی ہے۔

ماش ہے دال چھلکے سے صاف کیے ہوئے حسب ضرورت لے کر رات کو دودھ میں بھگو دیں۔ صبح اور دودھ شامل کر کے کھیر پکائیں۔ اور کھائیں۔ اگر ایک چلہ جماع سے بچ کر باپرہیز استعمال جاری رکھیں۔ پھر قدرت کا تماشہ دیکھیں۔

۳۹ وہ اناج: جس کے دیر تک استعمال کرتے رہنے سے دس دفعہ تک . . . .

اُرد، جو، گیہوں، شالی کے چاول سب ہم وزن پسوا کر میدہ سا بنالیں۔ پوریوں کی طرح تل کر کھائیں۔ اوپر سے شیریں شدہ دودھ پی لیں۔ قوت اس قدر بڑھ جائے۔ کہ دس مرتبہ تک . . . . .

۴۰ وہ اناج: جس کے رکھنے سے آٹے اور میدہ میں کسی قسم کا کیڑا نہیں پڑتا۔

اگر اصلی سیاہ زیرہ اور نمک ہم وزن لے کر پانی میں باریک پیس کر ٹکیہ بنا کر آٹے یا میدہ کی

بوریوں میں یا کھلے ڈھیر میں رکھ دیں تو وہ میدہ وغیرہ عرصہ تک خراب نہیں ہوگا کسی قسم کا کیڑا اس کے نزدیک تک نہیں آئے گا۔ بے روزگاروں کے لیے روپیہ پیدا کرنے کا نہایت سہل چٹکلہ ہے۔ ایسی بنی ہوئی ٹکیاں خوبصورت پیکٹوں میں بند شدہ آٹے کے پرچون دھوک فروشوں کے پاس کافی مقدار میں ہر جگہ فروخت ہو سکتی ہیں۔

۴۱ وہ تخم: جس کے تین روز کے استعمال سے مدتوں کا رکا خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔

بنولہ ہے۔ تین چار تولہ لے کر کوٹ کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ آدھ پاؤ پانی رہنے پر صاف کر کے کھانڈ ملا کر پلا دیں۔ تین روز کے پلانے سے خون حیض جاری ہو جائے گا خواہ دیر سے رکا ہوا ہو۔ اگر اس کی گرمی سے تپ ہو جائے۔ تو خون کی کشادگی کے بعد مناسب جانیں تو مزید پلا دیں۔ ورنہ خود بخود فائدہ ہو جائے گا۔

۴۲ وہ تخم: جس کا استعمال تین چار روز میں خارش کو کھو دیتا ہے۔ اور تنگی تنفس کے مرض سے نجات دلاتا ہے۔

اجوائن ہے۔ اجوائن کا تیل تپال جنتر کے ذریعہ نکالا ہوا خارش کی جگہ مالش کرنے سے تین چار دن میں آرام کر دیتا ہے۔ اور ایک رتی یہ تیل ایک ماشہ اجوائن میں ملا کر تین ہفتہ تک مریض کو دینے سے تنگی تنفس سے نجات ملتی ہے۔

۴۳ وہ تخم: جس کا استعمال مرض خنازیر کے لیے اکسیری علاج ہے۔

سرس کے بیج پاؤ بھر باریک کوٹ کر آدھ سیر شہد میں ملا کر ایک مرتبان میں بھر کر آرد ماش سے اس کا منہ بند کر کے بارہ روز تک دھوپ میں رکھ چھوڑیں۔ پھر صبح و شام چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھلائیں۔ تھوڑے دنوں کی کنٹھ مالا اس سے جلدی اور پرانی مرض دیر تک استعمال جاری رکھنے سے جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ اگرچہ اس میں بدبو تو ضرور ہو جاتی ہے مگر خنازیر کے لیے اکسیر چیز ہے۔

۴۴ **وہ تخم:** جس کے تیل کو ہاتھ پاؤں پر ملنے سے نظر تیز ہو کر عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

مالکنگنی کا تیل ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر اور پاؤں کی تلیوں میں روزانہ مالش کرنے سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ مداومت سے عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

۴۵ **وہ تخم:** جس کے ایک ہی دن کے استعمال سے آنکھ کی گوہانجنی زائل ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پیدا نہیں ہوتی۔

تخم املی پانی میں گھس کر ایک ایک گھنٹہ کے بعد گوہانجنی پر لگانے سے ایک ہی دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ اور آئندہ کبھی نہیں ہوتی۔

۴۶ **وہ تخم:** جس کے آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھوں سے پانی جانا موقوف ہو جاتا ہے۔

تخم کھجور ہ بلا کر سرمہ کی طرح کھرل کریں۔ رات کو ہر روز سلائی سے آنکھوں میں لگانے سے چند دن میں پانی دور ہو جائے گا۔

۴۷ **وہ تخم:** جس کے آنکھوں میں ڈالنے سے موتیابند دور ہو جاتا ہے۔

تخم نیل کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالنے سے موتیابند رک جاتا ہے۔ اور اس کا متواتر استعمال اترے ہوئے موتیابند کو دور کر دیتا ہے۔

۴۸ **وہ تخم:** جس کا استعمال بخار میں قے آنے کو فوراً ہٹا دیتا ہے۔

زیرہ سفید۔ انار دانہ چار چار ماشہ رگڑ کر چھان کر نمک یا کھانڈ ملا کر پلانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

۴۹ وہ تخم :

جس کا تیل کمزوری نظر کے لیے بے مثال چیز ہے۔ آنکھوں کی بہت سی امراض کے لیے لاجواب نسخہ ہے۔

اس بے نظیر نسخہ کے ذریعہ ایک صاحب سینکڑوں روپیہ پیدا کر رہے ہیں۔

کیسٹر آئل غیر مصفیٰ (ارنڈی کا تیل) ایک اونس لے کر اسے معمولی طور پر جاذب کاغذ سے فلٹر کرلیں ایک اونس تیل میں پندرہ بوند کاربولک ایسڈ کی ملا کر یکجان کر کے رکھیں۔ صبح وشام سلائی سے آنکھوں میں ڈالیں۔ واضح ہو کہ کیسٹر آئل کو زیادہ صاف کرنے سے اس کے مفید اجزا زائل ہو جاتے ہیں۔

۵۰ وہ تخم :

جس کے تیل کو سر پر ملنے سے جما اور سڑا ہوا نزلہ دماغ کے اندر سے خارج ہو کر دماغ طاقتور ہو جاتا ہے۔ دائمی نزلہ دور ہو جاتا ہے۔

تخم حنظل (کوڑتمہ کے بیج) اور مالکنگنی دونوں ایک ایک پاؤ لے کر موٹا کوٹ کر تین سیر پانی میں نرم آنچ پر پکائیں۔ ایک سیر پانی باقی رہنے پر اس میں ۱/۲ سیر تل کا تیل ڈالیں۔ پانی جل جانے پر تیل چھان کر محفوظ رکھیں۔ —— دائمی نزلہ وزکام کو سر پر ملنے سے آرام آجاتا ہے۔ جما اور سڑا ہوا نزلہ دماغ سے خارج ہو کر آئندہ کو بند ہو جاتا ہے۔ دماغ میں طاقت آجاتی ہے۔ اس کی مداومت سے بال سفید ہونا بند ہو کر قبل از وقت سفید شدہ بال بھی سیاہ نکلنے لگتے ہیں۔

۵۱ وہ تخم :

جس کے پاؤں پر لیپ کرنے سے بے خوابی دور ہو کر نیند آجاتی ہے۔

تخم سولف اور بھنگ برابر لے کر بکری کے دودھ میں رگڑ کر پاؤں کے تلووں پر نیم گرم لیپ کرنے سے نیند آجاتی ہے۔

۵۲ وہ تخم :

جس کے استعمال سے تالو کا سوراخ بند ہو جاتا ہے۔

مونگ ہے۔ مونگ کی میٹھی کے حلوہ کو کھانے سے چند روز میں تالو کا سوراخ بند ہو کر آرام

آجاتا ہے۔

۵۳ وہ تخم: جن کا تیل بالوں پر لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔

تخم حنظل کا تیل نکلوا کر ہر روز بالوں پر ملنے سے ڈیڑھ ماہ کے بعد بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ پھر معمولی طریق پر تیسرے چوتھے روز لگاتے رہنا چاہیئے

۵۴ وہ تخم: جن کے کھانے سے قوت باہ زیادہ ہوتی ہے۔

تخم خربوزہ ہمراہ شکر خام ہر روز کھائیں اس کی مداومت سے شہوت بڑھ جاتی ہے۔

۵۵ وہ بوٹی: جس کے کھانے سے گھوڑا مر جاتا ہے

کنیر ہے۔ درخت کنیر کی خواہ کوئی قسم ہو اس کے کھانے سے گھوڑا مر جاتا ہے۔ گھوڑے کے لیے یہ زہر ہے۔ گھوڑے کو اس سے بچائیں۔

۵۶ وہ بوٹی:

جس کے کھانے سے ہاتھی اور سانپ مر جاتے ہیں۔ لیکن مارگزیدہ اچھا ہو جاتا ہے۔

بھنگرہ ہے اگر ہاتھی کو بھنگرہ کی کافی مقدار کھلا دی جائے، تو ہاتھی مر جاتا ہے۔ جن گھروں میں سانپ رہتے ہوں۔ ان میں بھنگرہ کی گولیاں آٹے وغیرہ میں لپیٹ کر ڈال دیں۔ ان کے کھانے سے سانپ مر جائیں گے۔ یہ سانپوں کو ہی نہیں مارتا بلکہ سانپ کے زہر کو بھی مارتا ہے۔ بھنگرہ کا رس پلانے سے سانپ کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

۵۷ وہ بوٹی:

جس کی جڑ بواسیر کے سخت سے سخت درد کو ایک ہی دن میں آرام کر دیتی ہے۔

اندرائن ہے۔ اندرائن کی جڑ سایہ میں خشک کریں۔ بواسیر سے مقعد پر کیسا ہی درد کیوں

نہ ہوتا ہو۔ اسے گھس کر طلا کرنے سے اسی دن آرام ہو جاتا ہے۔

۵۸ وہ بوٹی:

جس کے مقعد پر باندھنے سے آنکھیں دکھنے کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

سبز مہندی باریک پیس کر مقعد پر باندھنا آشوب چشم کو آرام کر دیتا ہے۔

۵۹ وہ بوٹی: جو بچھو کے زہر کا تریاق ہے۔ جس سے بچھو اور سانپ مر جاتے ہیں۔

مولی ہے۔ مولی کا عرق بچھو کاٹے کی جگہ پر لگانے سے فوراً زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اس کا ٹکڑا بچھو پر رکھ دینے سے بچھو مر جاتا ہے۔ اگر سپیرے کے پٹارے میں عرق مولی میں نوشادر کو کھرل کر کے مل دیں۔ تو اس کے تمام سانپ مر جائیں گے۔

۶۰ وہ بوٹی: جس کو پاؤں پر باندھنے سے مرض خناق جاتا رہتا ہے آنکھیں دکھنے کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور جس کا عرق کان میں ڈالنے سے کان کا درد دور ہو جاتا ہے۔

گھی کوار ہے۔ اس کے پتے کو چیر کر تین ماشہ ہلدی کا سفوف چھڑک کر گرم کر کے مریض کی جس طرف کی آنکھ دکھتی ہو۔ اس طرف کے پاؤں کے تلوے پر باندھ دیں۔ اگر دونوں آنکھیں دکھتی ہوں تو دونوں تلووں پر باندھ دیں۔ آشوب چشم کے لیے از حد مفید ہے۔ اگر اس کے لعاب کے چند قطرے مریض کے کان میں ٹپکائیں تو آنکھ کا درد فوراً موقوف ہو گا۔ گھی کوار کے پتے کو ایک طرف سے چھیل کر اس کے اوپر ایک ماشہ سفوف ہلدی مل کر اسے جذب کر دیں۔ پھر اس کے دو ٹکڑے کر کے مریض خناق کے پاؤں کے تلوؤں پر باندھ دیں۔ خناق میں شعبدے کا اثر رکھتا ہے۔

۶۱ وہ بوٹی:

جس کے عرق کو کان میں ڈالنے سے آنکھوں کی سرخی زائل ہو جاتی ہے۔

عرق برگ دھتورہ آنکھوں کے سرخ ہونے پر اگر کان میں دو چار بوند ڈال دی جائیں۔

تو ایک ہی روز میں آنکھوں کی سرخی جاتی رہے گی۔ نسخہ کو نرالے ڈھنگ کا سمجھ کر حیران نہ ہوں۔ تجربہ کر کے دیکھیں۔

۶۲ وہ بوٹی: جس کا عرق مخالف کان میں ڈالنے سے آرام آجاتا ہے۔

نیم کے پتوں کا عرق نکال کر درد چشم کے مخالف کان میں ڈالنے سے آرام آجاتا ہے۔

۶۳ وہ بوٹی: جس کے عرق کو ناک میں ڈالنے سے آدھے سر کا درد جاتا رہتا ہے۔

سرخ مرچ کے سبز پتہ کا رس نکال کر اس میں برابر کا نمک سانبھر ملا کر دو چار بوند ناک میں ٹپکائیں۔ درد نیم سر دور ہو گا۔

۶۴ وہ بوٹی: جس کی نسوار نزلہ، زکام کے لیے بے حد مفید چیز ہے۔

درخت کنیر کے پتوں کی یا پھلوں کی نسوار بنالیں۔ بچوں، بوڑھوں، جوانوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ بالکل بے ضرر ہے۔

۶۵ وہ بوٹی: جس کے ضماد سے ہر جگہ بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

تازہ آب چقندر کے ضماد سے بال جہاں چاہو گے نکل آئیں گے۔

۶۶ وہ بوٹی:

جس کی جڑ نیلے کپڑے پر رگڑنے سے اسے سفید کر دیتی ہے

اس کا سرمہ مفید چشم ہوتا ہے۔

ہلدی کی ایک کچی گرہ لے کر امرت دھارا[1] کی شیشی میں چار یوم پڑی رہنے دیں۔ پھر نکال کر خشک کر لیں۔ اب اس کو نیلے کپڑے پر اگر گھسایا جائے۔ تو اسے سفید کر دے گی۔ اگر اس کو سرمہ میں ملا کر استعمال کیا جائے۔ تو یہ سرمہ بازاری سرمہ سے بدرجہا بہتر ہو گا۔

---

[1] امرت دھارا کے لیے ملاحظہ کنز المجربات جلد اوّل نسخہ چشمہ آب شفا۔

۶۷ وہ بوٹی:
جس کے آنکھوں پر باندھنے سے آنکھوں کی سرخی جاتی رہتی ہے۔
برگ انار تازہ کوٹ کر نغدہ بنا کر آنکھوں پر باندھ دیا کریں۔ تین چار دن کے استعمال سے سرخی جاتی رہے گی۔

۶۸ وہ بوٹی:
جس کے اندام نہانی میں رکھنے سے بدبوئے رطوبت اندام نہانی اور جریان جاتا رہتا ہے۔
کیکر کی چھال کے نرم حصّہ کو پانی میں بھگو دیں، پھر جوش دیں جب نصف رہ جائے تب چھان کر دوبارہ جوش دے کر غلیظ ہو جانے پر اس میں پارچہ بھگو کر خشک کر کے قدرے زعفران ملا کر یا ویسے ہی فرج میں رکھیں۔

۶۹ وہ بوٹی: جو آنکھ کے پھولے کو زائل کر دیتی ہے۔
کیکر کی کونپلیں ایک تولہ لے کر اس میں قلمی شورہ چار ماشہ رگڑ کر اس کا عرق نکال لیں۔ اس کی ایک بوند ڈراپر سے ہر روز آنکھ میں ڈالیں۔ پھولا دور ہو کر گئی ہوئی نظر پھر سے واپس آجائے گی

۷۰ وہ بوٹی: جو آنکھوں کے مرض پڑبال کا بہترین علاج ہے۔
مصطگی رسوت میں برابر کا سیندور ملا کر ٹکیہ بنالیں۔ اور پانی میں گھس کر لگائیں۔

۷۱ وہ بوٹی: جس سے بیٹھا ہوا گلا درست ہو کر آواز صاف ہو جاتی ہے۔
پیاز کے پانی میں شہد ملا کر کسی قدر گرم کر کے پینے سے آواز بالکل صاف ہو جائے گی بشرطیکہ آتشک کی وجہ سے نہ ہو۔

۷۲ وہ بوٹی: جس کے کھانے سے شبکوری جاتی رہتی ہے۔

چولائی کا ساگ بلا مرچ رات کے وقت گھی ڈال کر تین دن کھانے سے اندھراتا دفع ہوگا ہے

۷۳ وہ بوٹی: جس کا عرق دمہ کو دور کرتا ہے۔ اور رطوبات کو روکنے میں بے مثل

دھتورے کے پتوں کے عرق میں چنے بھگو دیں۔ جب عرق جذب ہو کر خشک ہونے کے قریب ہو جائے۔ تو کپڑے سے پونچھ کر سایہ میں خشک کریں۔ اور بھٹی میں بھنوا کر رکھ چھوڑیں۔ دمہ والے کو پانچ دانے کھانے کو صبح و شام دیں۔ دمہ نہیں اٹھے گا۔ اس کی مداومت دمہ کو دور کر دیتی ہے۔ علاوہ ازیں رطوبات بدنی ہر قسم مثل تھوک کا زیادہ ہونا، زکام، بول بربستر، سرعت کے امراض کو روک دیتی ہے۔

۷۴ وہ بوٹی: جس سے عورت کا پرسوت کا بخار جاتا رہتا ہے۔

سنبھالو کے پتے رگڑ کر ایسی ٹکیاں بنالیں۔ جو کہ سوکھ کر تین تین ماشہ کی رہ جائیں۔ تب ان ٹکیوں کو گائے کے گھی میں بھون کر شہد میں ڈال دیں۔ ایک ٹکیہ مریضہ کو صبح اور ایک شام ایک ہفتہ کھلانے سے پرسوت کا بخار جاتا رہے گا۔

۷۵ وہ بوٹی:

جس کے استعمال سے بچوں کے درد شکم اور نفخ وغیرہ کو گھنٹہ میں آرام آجاتا ہے۔

سبز پودینہ کا ایک چھٹانک، پانی نکال کر اس میں ایک تولہ نوشادر کو کھرل کر کے رکھیں۔ ½ رتی دوا پانی کے ہمراہ بچے کو دینے سے ایک گھنٹہ میں درد شکم اور نفخ وغیرہ کو آرام آجاتا ہے۔

۷۶ وہ بوٹی: جس سے دھتورے اور افیون کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

کپاس کا درخت دھتورا کا دشمن ہے۔ تخم دھتورا کے واسطے بنولہ۔ پتے کے لیے کپاس

کے پتے، پھول کے واسطے پھول اکسیر ہیں۔ مریض کو دھتورا کا جو حصہ کھلایا گیا ہو اس کے علاج کے لیے وہی حصہ کپاس کا کھلانا چاہیئے۔

جس قدر افیون کھائی ہو اس سے پانچ گنا بنولہ کی گری پانی میں رگڑ کر گرم کر کے یا ویسے ہی پلانا افیون خوردہ کو تریاق کا حکم رکھتی ہے۔ اس سے بلا کسی تکلیف کے زہر کا اثر قطعاً زائل ہو جاتا ہے۔

۷۷ وہ بوٹی: جس کی نسوار لینے سے حمل میں لڑکا یا لڑکی کی شناخت ہو جاتی ہے۔

چقندر کے خشک پتوں کی نسوار لینے سے اگر حاملہ عورت کو چھینک آجائے تو حمل میں لڑکی ہے۔ اگر نہ آئے تو لڑکا ہے۔

۷۸ وہ بوٹی: جس کے فرزجہ کرنے سے عورت کا حاملہ ہونا یا نہ ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔

عورت نہار منہ ایک لہسن کی پوتھی لے کر فرج میں رکھے۔ اور تین گھنٹہ کے لیے سو جائے جب بیدار ہو تو دیکھے کہ لہسن کی بو منہ یا ناک میں پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اگر بو پائی جائے تو حاملہ نہیں ہے۔ ورنہ حاملہ ہے۔

۷۹ وہ بوٹی: جس کے لیپ سے عورت کے پستانوں کا دودھ خشک ہو جاتا ہے۔

دھتورہ کے پتوں کے ایکسٹریٹ کے لیپ سے یا اس کے پتوں کی پلٹس بنا کر پستانوں پر باندھنے سے دودھ خشک ہو جاتا ہے۔

۸۰ وہ بوٹی: جس کا صرف دو دفعہ کا استعمال ہی عورتوں کے بار بار گرنے والے حمل کو روک دیتا ہے۔

جن عورتوں کا حمل بار بار گر جاتا ہے۔ ان کے لیے انار کے تازہ پھول پانچ تولہ پاؤ بھر

پانی میں رگڑ کر ذرا میٹھا ملا کر صرف دو بار کا پلانا کافی ہوگا۔

۸۱ وہ بوٹی :

جو برتھ کنٹرول کا کام دیتی ہے۔ اس کے ضماد کے بعد جماع کرنے سے اس وقت حمل قائم نہ ہوگا۔

اگر آپ پیاز عضو مخصوص پر طلا کریں اور خشک ہونے پر جماع کریں تو اس وقت حمل قائم نہ ہوگا۔

۸۲ وہ بوٹی : جو عورتوں کے موٹاپے کو کم کر دیتی ہے۔

گرم پانی میں لیموں کا رس ڈال کر پینا عورتوں کا مٹاپا کم کر دیتا ہے۔ اور جگر کی سستی دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے۔

۸۳ وہ بوٹی : جس کے دودھ کا طلا آلہ تناسل کی ہر ایک کمی کو پورا کر دیتا ہے۔

آک کے پاؤ بھر دودھ میں ایک بالشت عرض کا آدھ گز کپڑا بھگو دیں۔ اور اس کو سایہ میں خشک کر کے گائے کے گھی میں ڈبو دیں۔ کپڑے کو لوہے کی سلاخ پر رکھ کر آگ لگا دیں۔ روغن ٹپکے گا اسے نیچے برتن رکھ کر جمع کر لیں۔ اس کی مالش آلہ تناسل کی ہر ایک کمی کو چند روز میں پوری کر دے گا۔

۸۴ مجلوق کے لیے نادر طلا بوٹی :

آک کا دودھ کسی چینی یا مٹی کے برتن میں رکھ کر خشک کر لیں۔ پھر چار گنا روغن کنجد میں اچھی طرح حل کر کے حشفہ و سیون چھوڑ کر مجلوق کے عضو پر دو چار قطرے صبح و شام مل کر پان وغیرہ کا پتہ باندھ دیا کریں۔ تین چار دن کے بعد پھنسیاں پیدا ہو جائیں گی۔ جب وہ مندمل ہونے لگیں۔ تو ایک تولہ گھی میں چھ ماشہ لونگ کلاہ دار جلا کر بطور مرہم استعمال کریں۔ صحت ہو جائے گی۔ اگر ضرورت معلوم ہو تو دوسری دفعہ اسی طرح عمل کریں۔

---

۸۵ وہ بوٹی:
جس کے ہاتھ پر باندھنے سے داڑھ کے درد اور طاعون کی گلٹی کو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

مریض کے جس طرف کی داڑھ میں درد ہو اسی طرف کے ہاتھ کے انگوٹھے اور اس کی نزدیکی انگلی کے درمیان حصہ میں لہسن کوٹ کر لگدی سی بنا کر باندھ دیں۔ آدھ گھنٹہ کے بعد داڑھ کا درد موقوف ہو جائے گا۔ اور جس طرف کنج ران میں طاعونی گلٹی ہو۔ اگر وہ درد کرتی ہو۔ اور مریض مارے درد کے بیکل ہوا جا رہا ہو۔ تو اس کے مخالف کی طرف کے ہاتھ کے انگوٹھے اور نزدیکی انگلی (انگشت شہادت) کے درمیانی حصہ میں لہسن کوٹ کر باندھ دیں۔ درد فوراً موقوف ہو گا۔

۸۶ وہ بوٹی: جس کا پھل کھانے سے لقوہ اور رعشہ جاتے رہتے ہیں۔

اگر کسی دوا سے لقوہ اچھا نہ ہو۔ تو صرف کریلہ کی سبزی گھی میں بھون کر روٹی کے ساتھ کھائیں اس کی مداومت لقوہ کو جو بلغم بادی سے ہو گا۔ ضرور اچھا کر دے گی۔

۸۷ وہ بوٹی: جس کے پتوں کی بھاپ کان درد نفخ وغیرہ کو دور کر دیتی ہے۔

نیم ہے۔ نیم کے پتوں کی باپ درد کان کے لیے از حد مفید ہے۔ ایک ٹونٹی دار لوٹے میں نیم کی پتی ڈال کر خوب جوش دیں۔ جب بھاپ اٹھنے لگے۔ تب اس لوٹے کے اوپر کا منہ بند کر کے ٹونٹی کو کان کے اندر لگا دیں۔ اس طریق سے بھاپ پہنچنے پر کان میں درد ہو، زخم ہو، کوئی پھنسی ہو یا بہتا ہو سب کو آرام ہو جاتا ہے۔

۸۸ وہ بوٹی: جس کے پتوں کا مرہم ہر قسم کے زخموں کے لیے اکسیر اعظم ہے۔

بڑے بڑے خراب قسم کے زخم جو صدہا دواؤں کے استعمال سے اندمال ہونے میں نہ آتے ہوں، وہ نیم کے مرہم سے تھوڑے دنوں میں بھر جاتے ہیں ــــ نیم کی تازہ پتی ایک چھٹانک گائے کا گھی چھٹانک بھر۔ پہلے پتوں کو باریک پیس کر ٹکیہ بنا کر تیز گرم گھی میں چھوڑ دیں۔ بالکل

سہیاں ہونے پر نکال کر پھینک دیں ۔اس گھی میں ایک چھٹانک موم ڈال کر یکجان کر دیں سرد ہونے پر
جم کر مرہم بن جائے گی ۔زخم کو نیم کے پانی سے دھو کر مرہم کا پھایہ لگا دیں ۔دونوں وقت اسی طرح
عمل کرنے سے خراب سے خراب زخم بھی چند دنوں میں بھر جاتے ہیں ۔

۸۹ وہ بوٹی: جو بخار کا بے خطا علاج جو کونین سے زود اثر اور بے ضرر ہے۔

برگ نیم و چرائتہ ایک ایک پاؤ لے کر رات کو ایک سیر پانی میں بھگو کر صبح دو تین جوش
دے کر بغیر ہاتھوں سے ملنے کے سرخ رنگ کا صاف پانی نکل آئے گا۔اس میں آٹھ لیموں نچوڑ دیں۔
سرد ہونے پر نتھار کر محفوظ رکھیں ۔تمام عمل لوہے کے برتن کریں۔
خوراک : جوان آدمی کے لیے ایک چھٹانک تک ہے ۔بخار کے لیے یہ دوا اکسیر
سے کم نہیں۔

۹۰ وہ بوٹی:

جس سے بھرے زخم جو خشک نہ ہوتے ہوں ایک ہی دن
میں خشک ہو جاتے ہیں۔
ہلدی کے سفوف کو بھرے ہوئے زخموں پر چھڑک کر باندھ دینے سے زخم جلدی خشک
ہو جاتے ہیں ۔

۹۱ وہ بوٹی: جو داد اور چنبل کو جڑ سے دور کرتی ہے۔

ڈنڈا تھوہر کا گودا آدھ سیر لے کر اسے آدھ سیر سرسوں کے تیل میں جلالو ۔سیاہ ہو جانے
پر اسی میں گھوٹ کر مرہم کر لو ۔پھر اس میں ایک تولہ نیلا تھوتھا اور ایک چھٹانک موم ملا کر یک جان
بنالو ۔اس کو داد چنبل پر لگانے پر چند دنوں میں آرام آجائے گا ۔

۹۲ وہ بوٹی: جو ہر قسم کے لیکوریا اور اس سے پیدا شدہ تکالیف وغیرہ کو دور کر دیتی ہے

برگد کے پتوں کا ایکسٹریکٹ ایک ایک ماشہ کھلانے سے چند یوم میں سیلان الرحم سے

اور بلاناغہ کچھ عرصہ استعمال کرنے سے اس سے پیدا شدہ تکالیف اور کمزوری وغیرہ سب دور ہو جاتی ہے۔

اس کو سپرٹ میں ملا کر خوبصورت شیشوں میں بھر کر دل کش لیبل لگا کر فروخت کرنے سے سینکڑوں روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ بڑے بھروسہ کی دوا ہے۔

۹۳ وہ بوٹی: جو کثرت حیض کو آرام کر دیتی ہے۔

برگ جامن سایہ میں خشک کر کے باریک سفوف بنالیں۔ برابر کی مصری ملا کر رکھ چھوڑیں ہر روز نو ماشہ سرد پانی سے کھلایا کریں۔ اس کی مداومت اس کثرت حیض کو جو کسی دوائی سے جاتے ہیں نہ آتے ہوں۔ نجات دلاتی ہے۔

۹۴ وہ بوٹی: جو بحالت حمل اجرا حیض کو بند کر دیتی ہے۔

برگ ببول دو تولہ لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ نصف پانی باقی رہنے پر کپڑے سے چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔ پہلی خوراک اثر کر کے گرتے ہوئے حمل کو روک دیتی ہے۔ دو تین دن میں خون بند ہو کر حمل قائم رہتا ہے۔

2

A

⑦ بصلے دار جڑ
⑥ تسبیح نما جڑ
⑨
میزبان پودا
طفیلی پودا
طفیلی جڑیں
⑧ خوشے دار جڑ

4 B

7
زیربچہ
پتا
استوانہ نما تنا
تنا
تنا
جانبی شاخیں
اتفاقی جڑ

6
ساق رواں
چھلکی پتیاں
بغلی کلی
بین العقدین
گرہ
اتفاقی جڑیں

8
سانچہ
پتے
گرہ
بین العقدین
اتفاقی جڑیں

3

B

1
گرہ یا جوڑ
بین العقدین
گرہ

2
مثلثی تنا

3
ساق بچہ
راسی کلی
تنا
گرہ
بین العقدین
اتفاقی جڑیں
ساق بچہ

4
بیل
بیل ڈورے

5
پسلی دار یا زاویہ دار تنا

C

① زمین ساق
بین العقدین
گرہ
بغلی کلی
چھلکی پتیاں
② بصیلہ
چھلکی پتی
پتے
لحمی پتی
بغلی کلی
تنا
اتفاقی جڑیں
③ سربلند پھیلا ہوا تنا
④ بصلہ
پتا
تنا
شاخ
راسی کلی
⑤
پھول
ساق
بے پتا تنا
حلقہ دار پتے

⑥
بچھا ہُوا تنا
⑦
پتے کا قاعدہ
⑩
⑨
⑧
تنا گرد قاعدہ
ایکیولیٹ قاعدہ
پوشش دار
قاعدہ

پیررستہ رستہ قاعدہ
⑫
⑪
گرد تنا قاعدہ

D

① ہلیلچی
② بیضوی
③ کفچہ نما
④ پتا
پتے کا راس
حاشیہ
کف برگ یا پتہ
پتے کا اساس
ریگچہ
میان یا درمیانی رگ
ڈنڈی
گوشک
⑤ مستطیل نما
متوازی رگیت
⑥ گردہ نما
⑦ قلب نما
⑧ تیر نما

D
بربط نما
برچھا نما
عدسے نما
خطی
ترچھا پتا
درانتی نما
چپو نما
واس برگ
گول
بیضوی
سوئی نما
عمیق کٹاؤ دار
خار دار
سوئی نما نوکدار
نوکدار
نوکیلا
اساس برگ
کٹاؤ اساس
تیر نما
گول
ترچھا
برچھی نما
چپو نما
قلب نما
لوتھڑا نما

E

1 دوہرا مشاری
2 بالدار
3 کنگورے دار
4 بڑے دندانے دار
5 کوچک مشاری
6 مشاری
7 لہریے دار
8 مکمل
9 راس برگ
جالی دار رگیں
اساس برگ
ڈنڈی
10 سادہ پتا
گوشک
11 شاخ
سادہ پتے
12 مرکب پتا
گوشک
13 مساوی یک پرہ دار پتا

E

مرکب دو پرہ دار پتا
15
غیر مساوی
یک پرہ دار پتا
14
کثیر برگی مرکب پتا
17
سہ برگی مرکب پتا
16
مرکب سہ پرہ دار پتا
18
یک برگی مرکب پتا
19
مرکب کثیر پرہ دار پتا
20

1
بیضہ دان
مادہ کوٹ
نر کوٹ
2
انجیر نما پھولداری
عرشہ یا خانۂ گل
3
نر پھول
زیرے دان
زرتار
مادہ پھول
قلغی
4
بیضے دان
قلغی
نے
5
زیرے
زیرے دان
زرتار
بیضہ دان
اکمامہ
عرشہ
پھول ڈنڈی

نظامِ گل یا پھولداری
6
مرکب عنقودی پھولداری
7
گچھا پھولداری
8
دوزا گچھیالی پھولداری
9
گل خوشہ پھولداری
10
ہریریہ

F

صلیب نما پھول ①
پر
پنکھڑی
پنجہ
کیرو فائلیش پھول ②
گلاب نما پھول ③
نلی دار پھول ④
بھونپو نما یا قیف نما پھول ⑤
زبان نما پھول ⑥
مہمیز نما پھول ⑦
مہمیز نما پنکھڑی
گھنٹی نما پھول ⑧
پہیہ نما یا چکر دار پھول ⑨
TUBE
نلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مفردات اُدویہ برائے کتاب "جڑی بوٹیاں" مصنفہ: پنڈت گرشن کنور دت شرما

آک ——: جلد ۱:- ۳۴، ۳۶، ۳۷ جلد ۲:- ۲۱، ۳۱، جلد ۳:- ۲۲، ۳۱، ۷۰، جلد ۴:- ۲۴، ۶۳ جلد ۵:- ۷۸، ۷۹، ۹۵، ۱۶۰

آم ——: جلد ۱:- ۳۷، ۵۸، جلد ۲:- ۳۰، ۳۵ جلد ۳:- ۱۹ جلد ۴:- ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۳، ۵۴، ۵۵ جلد ۵:- ۱۷، ۳۵، ۴۲، ۸۳، ۱۴۰

آملہ ——: جلد ۴:- ۹۶ جلد ۵:- ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۸،

اِم سِٹ ——: جلد ۱:- ۲۴

اجوائن ——: جلد ۱:- ۸۶، جلد :- ۲۷، ۳۹، ۷۶، جلد ۵:- ۱۵۱،

اخروٹ ——: جلد ۵:- ۱۴۷،

ادرک ——: جلد ۲:- ۲۸، جلد ۵:- ۱۱۹،

ارجن ——: جلد ۲:- ۷۷،

ارنڈ ——: جلد ۱:- ۵۶، ۱۰۹، جلد ۲:- ۹۵، جلد ۵:- ۱۵۳،

اڑوسہ ——: جلد ۵:- ۸۱، ۹۶، ۱۳۹،

اسارون ——: جلد ۳:- ۱۶۷

اسگندھ --- جلد ۱: ۳۳، جلد ۲: - ۶۴، جلد ۳: - ۳۳،
جلد ۵: ۹۰،
اشق - جلد ۳: ۱۰۱،
افیون - جلد ۴: ۶۹،
افتیموں
اکاش بیل - جلد ۲: ۲۵، ۲۶، جلد ۳: ۵۴،
املتاس جلد ۲: ۲۶، جلد ۳: ۲۱،
املی - جلد ۵: ۱۴۷، ۱۵۱،
انار - جلد ۱: ۳۸، جلد ۴: ۵۱، ۴۹، ۵۲، ۳۷،
جلد ۵: ۱۵۲، ۱۵۷، ۱۵۹،
اندرانی - جلد ۱: ۹۱،
انجبار - جلد ۳: ۸،
انگور - جلد ۱: ۳۸، جلد ۵: ۱۳۱،
اناس - جلد ۵: ۱۴۱،
انکول - جلد ۲: ۳۰،
انیسون - جلد ۳: ۹۴،
اونٹ کٹارہ - جلد ۱: ۹۹، جلد ۲: ۴۱،
ایرسا - جلد ۱: ۷۲،
ایکل بیر - جلد ۳: ۹،
باتھو - جلد ۱: ۴۸،
بادام - جلد ۵: ۳۶، ۱۴۰،
بانجھککوڑا - جلد ۱: ۷۰،
بانسہ - جلد ۱: ۳۴، جلد ۲: ۲۷، جلد ۳: ۲۳،
جلد ۴: ۳۶، ۳۷

ببول (کیکر) —— جلد ۱: ۳۴، ۳۵، ۴۰، جلد ۴: ۴۹، ۵۳، ۵۴، ۵۵، جلد ۵: ۱۶۲،

برگد —— جلد ۱: ۳۶، جلد ۳: ۲۴، جلد ۴: ۵۶، ۴۹، جلد ۵: ۲۶، ۳۷، ۴۸، ۱۶۲،

برہم ڈنڈی —— جلد ۴: ۱۱۱، جلد ۵: ۸۲

برہمی —— جلد ۱: ۳۷، جلد ۲: ۲۶

بسکھپرا —— جلد ۱: ۲۶، جلد ۲: ۲۷، جلد ۳: ۱۱، ۲۴،

بکائن —— جلد ۱: ۳۶، جلد ۳: ۲۱، جلد ۴: ۵۳، جلد ۵: ۱۶،

بکن —— جلد ۱: ۱۰۷،

بل کھٹ —— جلد ۳: ۱۰،

بندہ بوٹی —— جلد ۲: ۴۰،

بنفشہ —— جلد ۳: ۲۲،

بنولہ —— جلد ۵: ۹۷، ۱۵۱،

بوکھنی —— جلد ۳: ۸

بھلانوہ —— جلد ۵: ۷، ۱۳۰،

بھوپھلی —— جلد ۱: ۹۰، جلد ۳: ۲۷

بھنگ —— جلد ۱: ۵۴، جلد ۵: ۱۵۳،

بھنگرہ —— جلد ۵: ۷۸، ۱۵۵

بیخ احمر —— جلد ۱: ۹۶

بیری —— جلد ۳: ۵۲، جلد ۵: ۱۳۳۔

بینگن —— جلد ۵: ۴۶

پالک —— جلد ۱: ۳۵

پان —— جلد ۲: ۲۸، جلد ۵: ۳۲

پپیتہ ـــــ جلد ۴: ، ۱۷،

پتھکنڈا ـــــ جلد ۱: ، ۵۲، ۶۵ ، جلد ۲ : ، ۲۲

پلوں ـــــ جلد ۲ : ، ۵۳ ،

پنوارڑ ـــــ جلد ۵ : ، ۹۶،

پھابکھڑی ـــــ جلد ۳: ، ۲۳ ،

پھوچاکرم گڑھ ـــــ جلد ۲ : ، ۲۹ ،

پودینہ ـــــ جلد ۱: ، ۳۵ ، جلد ۲: ، ۴۵، جلد ۵: ، ۱۵۸،

پوھقلی ـــــ جلد ۳ : ، ۱۴،

پیپل ـــــ جلد ۳: ، ۸، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۳، جلد ۴: ، ۵۳،
۵۵، ۵۰، جلد ۵: ، ۱۵، ۱۷، ۴۸،

پیاز ـــــ جلد ۳: ، ۱۹، جلد ۵: ، ۴۹، ۹۱، ۱۴۰، ۱۵۷، ۱۶۰،

ترپھلہ ـــــ جلد ۲: ، ۲۳، جلد ۵: ، ۱۴۵

ترب ہولی ـــــ جلد ۱: ، ۳۵ ، ۵۴ ، جلد ۲: ، ۱۳، جلد ۵: ، ۳۵،
۷۷، ۷۸، ۹۴، ۱۵۵

تلسی ـــــ جلد ۱: ، ۳۷، ۵۴ ، جلد ۲ : ، ۲۷ ،
جلد ۵: ، ۸۷،

تمباکو ـــــ جلد ۲: ، ۱۲ ، ۲۴ ، ۴۴، جلد ۵: ، ۱۲۶،
۱۲۷، ۱۳۱،

تونیہ ـــــ جلد ۵: ، ۱۲۷،

تھوہر ـــــ جلد ۱: ، ۴۳ ، جلد ۲ : ، ۲۱، جلد ۳: ، ۱۱۳،
۱۰۸، جلد ۵ : ، ۷۹ ، ۱۶۲،

جامن ـــــ جلد ۱: ، ۲۹ ، جلد ۲: ، ۲۴، جلد ۳: ، ۱۲،
جلد ۴: ، ۹، ۵۱ ، ۵۲ ، ۵۵، جلد ۵: ، ۳۴،

۴۳ ، ۱۲۲ ، ۱۴۹ ، ۱۶۳ ،

جانڈ ——— جلد ۱ : ، ۴۱ ،

جدوار زبسی —— جلد ۲ : ، ۴۳ ، جلد ۳ : ، ۱۶

جل جمنی ——— جلد ۱ : ، ۶۲ ،

جل دھنیا ——— جلد ۱ : ، ۵۵ ، جلد ۳ : ، ۱۶ ، ۳۵ ،

جل نیم ——— جلد ۲ : ، ۴۴ ،

جلابہ ——— جلد ۳ : ، ۱۴ ،

جمالگوٹہ ——— جلد ۵ : ، ۱۳۰ ،

جوار ——— جلد ۱ : ، ۶۰ ،

جھاؤ ——— جلد ۱ : ، ۳۶ ،

چاکسو ——— جلد ۳ : ، ۱۳ ،

چرائتہ ——— جلد ۴ : ، ۱۸۲ ،

چرچٹہ (پٹھکنڈا) — جلد ۵ : ، ۸۶ ، ۹۷

چیٹر ——— جلد ۲ : ، ۴۲

چقندر ——— جلد ۵ : ، ۱۵۶ ، ۱۵۸ ، ۱۵۹

چمکدار گھانس — جلد ۲ : ، ۲۹ ،

چنبیلی ——— جلد ۵ : ، ۹۶

چندن ——— جلد ۱ : ، ۵۱ ، ۸۱ ،

چنے ——— جلد ۵ : ، ۴۶ ، ۱۴۲ ، ۱۴۹ ، ۱۵۰ ،

چولائی ——— جلد ۳ : ، ۶ ، جلد ۵ : ، ۱۵۸

حربل ——— جلد ۱ : ، ۳۴ ، ۴۰ ، جلد ۲ : ، ۲۴

حنظل (اندرائن) — جلد ۱ : ، ۳۶ ، جلد ۲ : ، ۱۴ ، ۱۶ ، ۲۵ ،

جلد ۵ : ، ۶۵ ، ۷۹ ، ۱۵۳ ، ۱۵۴

خبازی ــــ جلد ۵ : ، ۱۲۳
خربوزہ ــــ جلد ۲ : ، ۲۷ ، جلد ۵ : ، ۳ ، ۱۴۳ ، ۱۵۴ ،
خس خشخاش ، جلد ۳ : ، ۱۰ ، جلد ۴ : ، ۴۵ ، جلد ۵ : ، ۶۰
خوب کلاں ــــ جلد ۳ : ، ۱۳ ،
دار چینی ــــ جلد ۵ : ، ۷۱ ، ۹۶ ، ۱۳۷
درخت چیڑ ــــ جلد ۲ : ، ۴۲
درونج ــــ جلد ۵ : ، ۱۳۰
دشمول ــــ جلد ۵ : ، ۳۵
دودھی ــــ جلد ۲ : ، ۴۳ ، جلد ۵ : ، ۰ ، ۱۲۵
دھتورہ ــــ جلد ۲ : ، ۱۶ ، جلد ۳ : ، ۱۰ ، ۱۱۲ ، جلد ۵ : ، ۷۸ ،
۱۵۵ ، ۱۵۸ ، ۱۵۹ ،
دھماسہ ــــ جلد ۳ : ، ۴۷ ،
دھنیاں ــــ جلد ۲ : ، ۱۱ ، ۱۷
دھنتر ــــ جلد ۳ : ، ۱۰
ڈھاک چھچھڑہ ــــ جلد ۱ : ، ۳۶ ، جلد ۲ : ، ۲۳ ، جلد ۳ : ، ۱۱۱
جلد ۴ : ، ۵۷ ،
رائی ــــ جلد ۳ : ، ۱۰ ،
راڑی ــــ جلد ۱ : ، ۵۳ ،
رتن جوت ــــ جلد ۱ : ، ۵۷ ، جلد ۳ : ، ۳۲
رسونت ــــ جلد ۵ : ، ۱۵۷ ،
رم بوٹی ــــ جلد ۲ : ، ۵۷ ،
ریٹھہ ــــ جلد ۲ : ، ۱۱ ، جلد ۳ : ، ۱۰ ، ۱۱ ، جلد ۵ : ، ۶۷ ،
۱۲۸ ، ۱۴۲ ، ۱۴۶

زخم حیات ۔۔۔۔ جلد ا: ۶۸، ۸۸، جلد ۲: ۶۶، جلد ۳: ۳۶،
زنجبیل سونٹھ ۔۔۔ جلد ۳: ۱۶، جلد ۵: ۳۳، ۳۴،
زیرہ ۔۔۔۔ جلد ۵: ۱۴۹، ۱۵۲،
سپاری ۔۔۔۔ جلد ۵: ۹۶
ستیاناسی ۔۔۔ جلد ۲: ۱۲، ۲۴، ۴۲، جلد ۳: ۶، ۱۸،
۳۷، جلد ۵: ۶۶، ۸۲
سرس ۔۔۔۔ جلد ۱: ۳۵، جلد ۴: ۵۴، ۵۵، ۵۶،
جلد ۵: ۴۸، ۸۵، ۱۵۱،
سرکنڈا ۔۔۔۔ جلد ۳: ۱۴،
سرو ۔۔۔۔ جلد ۳: ۱۱،
سروالی ۔۔۔۔ جلد ۳: ۱۲،
سلہ (تلوں کی لکڑیاں) جلد ۲: ۲۶،
سمندر پھل ۔۔۔ جلد ۳: ۱۰،
سنبھالو ۔۔۔ جلد ۴: ۱۹، جلد ۵: ۷۸، ۱۵۸
سنکھاہولی ۔۔۔ جلد ۲: ۴۴، ۶۱
سنکھ مکھی ۔۔۔ جلد ۲: ۲۱
سنگترہ ۔۔۔۔ جلد ۵: ۱۴۱
سورج مکھی ۔۔۔ جلد ۱: ۳۷، جلد ۳: ۲۳، جلد ۵: ۸۴
سہانجنہ ۔۔۔۔ جلد ۱: ۴۰، ۴۳
سیب ۔۔۔۔ جلد ۳: ۹۱، جلد ۵: ۱۴۱
سیندور ۔۔۔۔ جلد ۵: ۹۷،
شالی ۔۔۔۔ جلد ۵: ۱۵۰،
شاہترہ ۔۔۔۔ جلد ۱: ۳۴، جلد ۲: ۲۳، ۷۱

شعیراجو ــــ جلد۲ : ، ۲۲ ،

شہتوت ــــ جلد۱ : ، ۳۵ ،

شہدائی ــــ جلد۵ : ، ۷۸ ،

شہریوی ــــ جلد۲ : ، ۴۳ ،

شیشم ــــ جلد۳ : ، ۹ ، ۱۸ ،

شیموتنگی ــــ جلد۱ : ، ۵۴ ،

طباشیر ــــ جلد۳ : ، ۱۲ ،

عشق پیچہ ــــ جلد۲ : ، ۲۶ ، جلد۴ : ، ۶۴

عقرقرحا ــــ جلد۳ : ، ۱۳ ،

فالسہ ــــ جلد۲ : ، ۲۵ ،

فلفل دراز ــــ جلد۵ : ، ۱۴۴ ،

کاسنی ــــ جلد۱ : ، ۳۷ ، جلد۲ : ، ۲۵ ،

کاٹھی بیری ــــ جلد۳ : ، ۱۱ ،

کافور ــــ جلد۳ : ، ۴۷ ، جلد۵ : ، ۴۹

کاگ جنگا ــــ جلد۳ : ، ۳۴ ،

کاہو ــــ جلد۱ : ، ۳۴ ،

کپاس ــــ جلد۱ : ، ۳۹ ، جلد۵ : ، ۱۵۸ ،

کٹائی خورد ــــ جلد۲ : ، ۴۲ ، جلد۳ : ، ۱۰ ،

کدو ــــ جلد۲ : ، ۱۱ ،

کرنجوا ــــ جلد۱ : ، ۳۸ ،

کریل ــــ جلد۳ : ، ۹ ،

کریلا ــــ جلد۲ : ، ۴۳ ، جلد۵ : ، ۱۶۱

کسونڈی ـــــ جلد۳ : ، ۲۹

کشا ـــــ جلد۳ : ، ۱۱۳

کشمش ـــــ جلد۵ : ، ۳۳

کشنیز ـــــ جلد۱ : ، ۳۶ ، جلد۲ : ، ۴۲

گگروندہ ـــــ جلد۲ : ، ۲۵ ،

گگڑچھڈی ـــــ جلد۲ : ، ۳۲ ،

کنڈیاری ـــــ جلد۴ : ، ۶۴ ،

کنڈیاری خورد ـــــ جلد۳ : ، ۳۵ ، جلد۴ : ، ۶۲ ،

کنگھی ـــــ جلد۱ : ، ۵۷ ، ۶۳ ،

کنیر ـــــ جلد۱ : ، ۶۳ ، جلد۲ : ، ۴۵ ، جلد۵ : ، ۱۵۴ ، ۱۵۶ ،

کوکن کھٹائی ـــــ جلد۴ : ، ۶

کوکنار ـــــ جلد۳ : ، ۴۴

کونج ـــــ جلد۱ : ، ۴۴

کنھوا، ٹپاڈا ـــــ جلد۱ : ، ۴۷

کھٹکل ـــــ جلد۴ : ، ۱۴

کھجور ـــــ جلد۵ : ، ۱۵۲

کھنبی ـــــ جلد۱ : ، ۴۴

گھیکوار کنوار گندل ـــــ جلد۳ : ، ۱۱ ، ۱۷ ، جلد۵ : ، ۱۵۵

کیکر (ببول) ـــــ جلد۲ : ، ۴۰ ، جلد۳ : ، ۱۴ ، جلد۴ : ، ۵۰ ،
۵۲ ، ۵۶ ، ۵۷ ، جلد۵ : ، ۴۸ ، ۱۳۳ ، ۱۴۷ ،
۱۴۸ ، ۱۵۷ ،

کیلا ـــــ جلد۲ : ، ۲۵ ، جلد۵ : ، ۳۴

گاجر ـــــ جلد۵ : ، ۷۷

گاؤزبان ۔ ــــ جلد۳ : ، ۲۲
گپ گٹی ۔ ــــ جلد ۱ : ، ۵۲
گرگٹ مار ۔ ــــ جلد ۱ : ، ۶۲
گرٹھل ۔ ــــ جلد۲ : ، ۴۵
گلاب ۔ ــــ جلد ۱ : ، ۴۵ ، جلد۳ : ، ۲۱
گلو ۔ ــــ جلد ۱ : ، ۳۴ ، جلد۲ : ، ۲۳ ، ۳۲ ، ۴۱
گلونیب ــــ جلد۵ : ، ۹۶
گنا ۔ ــــ جلد۵ : ، ۳۳ ، ۱۳۲ ،
گندم ۔ ــــ جلد۳ : ، ۱۳ ، جلد۵ : ، ۱۴۹
گورکھ پان ۔ ــــ جلد ۲ : ، ۵۵ ، جلد ۳ : ، ۸ ،
جلد ۵ : ، ۱۱۱
گورکھ منڈی ۔ ــــ جلد ۲ : ، ۴۴
گھوڑسمی ۔ ــــ جلد ۱ : ، ۲۳
گوگربیل ۔ ــــ جلد۴ : ، ۷
گوکھرو ۔ ــــ جلد ۵ : ، ۱۳۹
گولر ۔ ــــ جلد ۵ : ، ۹۷ ، ۱۳۹
گوما ۔ ــــ جلد ۱ : ، ۲۱
گھیب بوٹی ۔ ــــ جلد ۵ : ، ۷۸
گھگربیل ۔ ــــ جلد ۳ : ، ۳۰
گھونگچی ۔ ــــ جلد ۵ : ، ۱۳۱
گیندا ۔ ــــ جلد ۵ : ، ۹۷ ، ۱۳۲

لاجونتی ــــ جلد۱ : ، ۵۵

لونہ ــــ جلد ۴ : ، ۲۲

لہسن ــــ جلد۴ : ، ۱۱ ، جلد۵ : ، ۹۶ ، ۱۵۹ ، ۱۶۱

لہسوڑہ ــــ جلد۲ : ، ۴۱ ، جلد۴ : ، ۱۴ ، جلد۵ : ، ۶۸

لونگ ــــ جلد۵ : ، ۱۴۴ ،

لیموں ــــ جلد۵ : ، ۹۵ ، ۹۶ ، ۱۶۰ ،

مازو ــــ جلد۳ : ، ۱۲ ،

ماش ــــ جلد۵ : ، ۱۳۲ ، ۱۵۰ ،

ماکھن بوٹی ــــ جلد۳ : ، ۱۰۵

مرچ سرخ ــــ جلد۲ : ، ۱۴ ، جلد۳ : ، ۱۱ ، جلد۵ : ، ۱۵ ، ۲۵ ، ۸۹ ، ۹۷ ، ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۱۵۶ ،

مرچ سیاہ ــــ جلد۳ : ، ۱۰ ، جلد۵ : ، ۱۴۶

مفروش ڈنڈی ــــ جلد۳ : ، ۱۷

مکو ــــ جلد۱ : ، ۳۳ ، ۳۴ ، جلد۲ : ، ۲۳

مکئی ــــ جلد۲ : ، ۲۴ ، جلد۵ : ، ۱۶

مصطگی ــــ جلد۳ : ، ۱۱

مالکنگنی ــــ جلد۵ : ، ۱۵۲

مولی ــــ جلد۲ : ، ۲۱

مندورا ــــ جلد۱ : ، ۲۳ ، ۵۱

منڈی ــــ جلد۱ : ، ۵۶ ، جلد۲ : ، ۲۸

منقیٰ ــــ جلد۵ : ، ۱۴۴

موچرس ــــ جلد۴ : ، ۵۶

مونگ ــــ جلد۵ : ، ۱۵۳

مهندی ـــــ جلد۵: ، ۱۵۵
میاکا پرسوگندہ ـــــ جلد۲: ، ۲۹
ناریل ـــــ جلد۵: ، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۸،
ناسپال ـــــ جلد۳: ، ۱۱۲
ناشپاتی ـــــ جلد۱: ، ۳۶
ناگدون ـــــ جلد۱: ، ۵۱
ناگ کیسر ـــــ جلد۵: ، ۳۴
نرسل ـــــ جلد۳: ، ۱۱۱
نیل ـــــ جلد۳: ، ۱۱۲، جلد۵: ، ۱۵۲،
نیم ـــــ جلد۱: ، ۳۵، ۵۱، ۶۵، جلد۲: ، ۱۰،
جلد۳: ، ۲۱، جلد۴: ، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳
۵۴، جلد۵: ، ۳۶، ۴۴، ۶۵، ۱۴۲، ۱۴۳
۱۵۶، ۱۶۱
ہلدی ـــــ جلد۱: ، ۳۱، ۶۶، ۳۵، جلد۴: ، ۶۴،
جلد۵: ، ۳۴، ۹۰، ۹۶، ۱۵۶، ۱۶۲
ہلہل ـــــ جلد۱: ، ۴۱، ۵۶
ہلیلہ ـــــ جلد۳: ، ۹، جلد۵: ، ۱۴۵
ہینگ ـــــ جلد۴: ، ۴۱

تمام شد بید

محمد عطاء اللہ الجدانی، مدیر تعلیم معهد الشریعۃ والصناعۃ

کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست کتاب (جڑی بوٹیاں سے) باعتبار امراض مصنفہ پنڈت کرشن کنور شرما

امراضِ سر

جلد۳: ۳۲، ۹۶، ۹۷

مقوی دماغ ——— جلد۲: ۲۳، ۹۵، جلد۳: ۶۰، ۱۰۹، ۱۱۴، جلد۴: ۶۸، جلد۵: ۲۶، ۲۸، ۵۳، ۶۳، ۱۰۲، ۱۴۸،

نسیان ——— جلد۱: ۷۸، جلد۲: ۲۸، جلد۵: ۷۵، ۱۰۲،

نزلہ زکام کھانسی وغیرہ ——— جلد۱: ۳۷، ۶۳، ۹۶ جلد۲: ۴۱، ۹۰، ۹۳، جلد۳: ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۷۰، ۱۰۹، جلد۴: ۵۰، ۶۳، ۶۷، ۷۶، جلد۵: ۳۱، ۸۸، ۱۴۹، ۱۵۳، ۱۵۶ جلد۵: ۱۳،

صداع (سر درد) ——— جلد۱: ۷۶، جلد۲: ۳۰، ۴۲، ۸۹، ۹۵، جلد۳: ۱۰، ۴۱، ۴۶، ۵۹، جلد۴: ۷۶، ۸۴، جلد۵: ۲۵، ۴۸، ۶۳، ۸۵، ۱۰۲، ۱۴۶، ۱۵۶،

درد آنکھ

جلد۴: ۶۲، جلد۵: ۱۲۷،

سہر (بیخوابی) ـــــ جلد ۱ : ۸۵، جلد ۲ : ۸۹، ۹۳،
جلد ۳ : ۱۰، ۵۱، جلد ۴ : ۶۷، ۷۸، ۸۵،
۸۹، جلد ۵ : ۱۶، ۶۳، ۱۰۳، ۱۵۳
سبات (زیادہ نیند آنا) ـــــ جلد ۳ : ۱۰،
مخدر و مسکن (درد کو تسکین دینے والی دوائیں) ـــــ جلد ۳ : ۵۲،
۵۳، جلد ۴ : ۷۸، ۷۹، ۸۵، ۸۹، جلد ۵ : ۶۳،
ھذیان (بکنا) ـــــ جلد ۲ : ۸۹،
صرع وجنون (مرگی اور پاگل پن) ـــــ جلد ۱ : ۵۱، ۶۷،
۷۱، ۸۱، ۸۳، جلد ۲ : ۲۷، ۴۰، ۹۶،
جلد ۳ : ۶، ۱۰، ۳۰، ۶۱، جلد ۴ : ۶۱، جلد ۵ :
۱۸، ۳۳، ۱۱۸، ۱۴۶
مالیخولیا ـــــ جلد ۳ : ۶۰، ۶۱، جلد ۵ : ۱۸،
لقوہ، تشنج، استرخاء ـــــ جلد ۳ : ۷۹، ۹۶، ۱۶۱، ۲۵،
دود المخ (دماغ کے کیڑے) ـــــ جلد ۲ : ۳۴، ۹۶
بال قائم ـــــ جلد ۳ : ۶۲، جلد ۵ : ۳۰،
گنج وبال خورہ ـــــ جلد ۳ : ۷۵، جلد ۵ : ۱۲۱، ۱۴۶
ہر جگہ بال اُگانا ـــــ جلد ۵ : ۱۵۶،
بال سفید کرنا ـــــ جلد ۵ : ۵۹،
بال سیاہ کرنا ـــــ جلد ۵ : ۱۴۷، ۱۵۳،
بال ختم کرنا ـــــ جلد ۱ : ۴۱، جلد ۴ : ۵، جلد ۵ : ۵۹

امراضِ چشم

جلد ۱ : ۱۰۰، جلد ۲ : ۹۰، جلد ۳ : ۲۷، ۳۲، ۳۹،

۴۲ ، ۸۴ ، ۹۴ ، جلد ۵ : ، ۴۸ ، ۶۶ ، ۸۰ ، ۸۳ ، ۸۵،
۸۶ ، ۱۴۵ ، ۱۵۶ ،

شعیرہ گوھانجنی ــــ جلد ۴ : ، ۴۹ ، جلد ۵ : ، ۴۳
رمد (آنکھ دکھنا) ــــ جلد ۱ : ، ۳۸ ، ۵۶ ، جلد ۲ : ، ۴۴ ،
جلد ۳ : ، ۴۶ ، ۶۴ ، ۷۸ ، جلد ۴ : ، ۹۲ ،
جلد ۵ : ، ۹۵ ، ۱۵۵ ، ۱۵۶ ،
ضعفِ بصر ــــ جلد ۱ : ، ۴۳ ، جلد ۳ : ، ۳۵ ، ۶۲ ،
جلد ۵ : ، ۱۵۲ ، ۱۵۳ ،
آشوبِ چشم ــــ جلد ۱ : ، ۳۵ ، ۸۸ ، جلد ۲ : ، ۱۲ ، ۶۹
۹۷ ، جلد ۳ : ، ۴۱ ، ۴۶
دردِ چشم ــــ جلد ۱ : ، ۳۸ ، جلد ۲ : ، ۴۴ ، جلد ۳ : ، ۴۶
۶۴ ، ۷۸ ، جلد ۵ : ، ۹۵ ، ۱۵۵ ، ۱۵۶ ، ۶۳ ،
جلد ۴ : ، ۲۱ ، ۴۹
پھولا جالا ــــ جلد ۴ : ، ۲۰ ، ۲۱ ، جلد ۵ : ، ۱۵۷ ،
سبل (پانی جانا) ــــ جلد ۳ : ، ۹۶ ، جلد ۵ : ، ۱۵۲
سرخی ــــ جلد ۳ : ، ۱۷ ، ۱۵۵ ، ۱۵۷ ،
سفیدی ــــ جلد ۵ : ، ۱۴۱ ،
شب کوری ــــ جلد ۱ : ، ۱۰۸ ، جلد ۵ : ، ۸۸ ، ۱۵۸ ،
جرب الاجفان (گرے، روھے) ــــ جلد ۳ : ، ۴ ، ۵۱
جلد ۵ : ، ۱۴۵ ،
پڑبال ــــ جلد ۳ : ، ۱۳ ، جلد ۵ : ، ۱۵۷ ،
باتھنی چشم ــــ جلد ۳ : ، ۷۶
نابینا ، بینا ــــ جلد ۱ : ، ۲۶ ، جلد ۲ : ، ۱۶ ،

نزول الماء (موتیابند) ـــــ جلد ۲: ۹۷، جلد ۵: ۱۶، ۱۵۲

امراض الاذن (کان کی بیماریاں)

وجع الاذن (کان درد) ـــــ جلد ۲: ۵۶، ۸۲، ۹۰، ۹۸،
جلد ۳: ۷۹، ۹۷، ۱۱۲، جلد ۴: ۷۶، ۹۲،
جلد ۵: ۲۵، ۶۴، ۱۴۴، ۱۵۵، ۱۶۱
سیلان الاذن (کان بہنا) ـــــ جلد ۵: ۴۸
دود الاذن (کان کے کیڑے) ـــــ جلد ۱: ۳۶، ۱۱۲
ورم الاذن (کان کی سوجن) ـــــ جلد ۱: ۷۸
بہراپن ـــــ جلد ۵: ۶۵، ۱۴۲،

أنف (ناک کی بیماریاں)

جلد ۳: ۳۲
رعاف (نکسیر) ـــــ جلد ۱: ۳۴، ۱۰۷، جلد ۲: ۸۲
جلد ۳: ۸، ۶۳، جلد ۶: ۴۹، ۶۴
جفاف المنخرین (نتھنوں کا خشک رہنا) ـــــ جلد ۱: ۷۷
قوۃ الشامۃ (سونگھنے کی طاقت) ـــــ جلد ۳: ۳۰

السن واللثہ (دانت اور مسوڑھے)

جلد ۵: ۷۶، ۱۰۳، ۱۳۵،
وجع (دانت درد) ـــــ جلد ۲: ۱۲، ۹۰، جلد ۳: ۵۱
۸۰، جلد ۴: ۶۴، ۷۷، ۶۲، جلد ۵: ۷۹، ۸۰، ۸۶، ۸۹
۱۳۴، ۱۶۱،

تحرک (دانتوں کا ہلنا)۔ ——— جلد ۴ : ، ۴۹

دود (دانت کا کیڑا)۔ ——— جلد ۵ : ، ۹۶

فم (منہ کی بیماریاں)

جلد ۳ : ، ۳۲

قلاع (منہ آنا)۔ ——— جلد ۲ : ، ۸۲ ، ۹۹ ، جلد ۵ : ، ۳۲ ، ۴۹ ، ۱۲۱

فی الحیوانات (جانوروں کا منہ آنا)۔ ——— جلد ۴ : ، ۵۹

بخر الفم (منہ کی بدبو)۔ ——— جلد ۵ : ، ۴۳ ، ۷۵ ، ۸۷

لکنت (ہکلانا)۔ ——— جلد ۳ : ، ۴۱

تالو کا زخم و سوراخ ۔ ——— جلد ۵ : ، ۵۳ ، ۱۵۳ ،

کثرۃ الریق (تھوک زیادہ آنا)۔ ——— جلد ۳ : ، ۷۷

حلق (گلے کی بیماریاں)

جلد ۳ : ، ۳۲ ،

خنازیر (ہجیریں)۔ ——— جلد ۱ : ، ۸۸ ، جلد ۲ : ، ۵۶ ، ۹۹ ، ۶۳ ، جلد ۴ : ، ۵۴ ، جلد ۵ : ، ۹۱ ، ۱۵۱

استرخاء اللھاۃ (کوے کا لٹکنا)۔ ——— جلد ۵ : ، ۳۰ ، ۱۴۱

ورم (گلے کی سوجن)۔ ——— جلد ۳ : ، ۴۸ ،

بحۃ الصوت (آواز بیٹھ جانا)۔ ——— جلد ۱ : ، ۹۴ ، جلد ۵ : ، ۱۵۷

قروح و خناق (گلے کے زخم اور گلہ گھٹنا)۔ ——— جلد ۱ : ، ۳۳ ، ۳۵ ، جلد ۳ : ، ۳۸ ، جلد ۴ : ، ۲۲ ، جلد ۴ : ، ۸۵ ، جلد ۵ : ، ۱۲۰ ، ۱۵۵

سعال (کھانسی) ـــــ جلد ۱ : ۳۵، ۷۲، ۱۰۱، جلد ۲ : ۲۶،
۴۴، جلد ۳ : ۳۹، ۳۰، ۴۷، ۵۱، ۸۱، جلد ۴ :
۵۰، ۶۷، ۶۹، جلد ۵ : ۷۰، ۷۵، ۸۷، ۸۹،
۹۰، ۱۳۶،

الصدر و الرئہ (سینے اور پھیپھڑوں کی بیماریاں)

ـــــ جلد ۱ : ۷۲، جلد ۲ : ۸۳، ۸۴، جلد ۳ :
۴۷، ۵۰، ۹۷، جلد ۴ : ۶۵،
نفث الدم (خون تھوکنا) ـــــ جلد ۱ : ۹۹، ۱۰۸، جلد ۲ :
۶۸، ۸۱، جلد ۳ : ۴۸، جلد ۴ : ۴۹، ۶۵،
۶۶، ۶۹، ۸۲، جلد ۵ : ۳۱، ۱۴۴،
ضیق النفس وسعال (دمہ اور کھانسی) ـــــ جلد ۱ : ۷۹،
۹۵، ۱۰۱، جلد ۲ : ۲۱، ۲۶، ۲۵، ۴۴، ۵۰،
۶۳، ۹۰، ۱۰۰، جلد ۳ : ۹، ۲۲، ۲۶، ۴۸،
۴۹، ۸۴، ۱۰۴، ۱۰۵، جلد ۴ : ۲۱، ۲۹، ۳۳،
۳۷، ۳۸، ۶۵، ۶۸، ۸۴، ۹۳، ۹۴، جلد ۵ :
۱۸، ۳۱، ۴۱، ۶۳، ۷۵، ۸۱، ۸۷، ۱۳۳، ۱۵۸،
سل ودق (ٹی بی) ـــــ جلد ۱ : ۸۹، جلد ۲ : ۱۱،
۲۷، ۳۳، ۵۶، ۶۱، ۶۵، ۸۳، جلد ۳ : ۲۲،
۲۴، ۴۸، جلد ۴ : ۴۹، ۵۰، ۶۵، ۶۶،
۶۷، ۶۹، ۹۶،

قلب (دل کی بیماریاں)

ـــــ جلد ۱ : ۷۹، ۹۴، ۹۵، جلد ۲ : ۲۸،

۵۵، ۷۸، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۱۱۷، جلد ۳: ۱۸،
۲۲، ۴۳، ۵۰، ۱۰۷، ۱۰۹، جلد ۴: ۶۶،
جلد ۵: ۵۰، ۵۳،
خفقان و اختلاج (دل کا دھڑکنا اور ڈوبنا)۔ ـــــ جلد ۳: ۹۸،
جلد ۵: ۵۰، ۵۳، ۷۷، ۱۰۳،
ورم قلب (دل کی سوجن)۔ ـــــ جلد ۵: ۵۰،
ضغط الدم (بلڈ پریشر)۔ ـــــ جلد ۱: ۸۶

معدے کی بیماریاں

۔ ـــ جلد ۱: ۳۴، ۹۴، جلد ۲: ۲۲، ۲۳،
۲۴، ۵۶، ۹۱، ۴۹، جلد ۴: ۴۳، ۴۴، جلد ۵:
۴۴، ۴۵، ۸۰، ۸۸، ۱۱۹، ۱۴۴،
وجع (پیٹ میں درد)۔ ـــ جلد ۳: ۴۰، ۴۱، ۸۲، ۹۸،
جلد ۵: ۶۷، ۸۹، ۱۵۸،
وجع الفواد (کوڑی کا درد)۔ ـــ جلد ۳: ۸، ۴۲، جلد ۴: ۴۵،
ضعف ہضم۔ ـــ جلد ۱: ۵۲،
ہاضم شنگرف۔ ـــ جلد ۱: ۵۳، ۱۰۱
ہاضم چربی۔ ـــ جلد ۲: ۱۳، ۲۷، ۲۸، ۳۱، ۷۲، ۱۱۷،
جلد ۴: ۲۸، ۳۴، ۷۵، جلد ۵: ۸۴، ۹۴،
۱۳۶، ۱۴۱،
چھ سیر شکر کھالی۔ ـــ جلد ۳: ۵،
مولی کا ڈکار۔ ـــ جلد ۵: ۷۷،
ریاح (پیٹ میں ہوا بھرنا)۔ ـــ جلد ۱: ۱۰۲، ۱۱۴،

جلد۳: ، ۱۹، ۴۲، ۱۰۰، جلد۵: ۸۴، ۸،
۱۵۸، ۱۶۱
واوگولہ ——— جلد۵: ، ۱۷
سوزش (جلن) ——— جلد۳: ، ۹۷، جلد۵: ، ۱۳۴
قاطع الجوع (بھوک ختم کرنیوالی) ——— جلد۱: ، ۶۵
ہیضہ (کالرا) ——— جلد۱: ، ۳۴، ۹۵، جلد۲: ، ۱۰۳،
جلد۴: ، ۵۲، ۷۹، ۸۱، ۹۳، جلد۵: ، ۲۰،
۲۵، ۶۷، ۷۹، ۸۰، ۸۸، ۸۹، ۹۷، ۱۴۲، ۴۴
غثیان وقے ——— جلد۱: ، ۳۴، ۳۶، جلد۲: ، ۴۳، ۴۳، ۵۶،
جلد۳: ، ۱۸، جلد۵: ، ۳۲،
فواق (ہچکی) ——— جلد۱: ، ۳۱، ۳۷، ۶۶، جلد ۲: ، ۲۷،
۱۰۱، جلد۵: ، ۱۳۲،
قولنج ——— جلد ۱: ، ۳۴، جلد ۲: ، ۱۶، ۱۰۴، جلد۳: ، ۹۱،
جلد۴: ، ۴۴، ۶۳، ۷۷، ۸۳
کرم ——— جلد۱: ، ۳۵، ۳۶، جلد۲: ، ۶۹، ۱۰۴، جلد۴: ، ۲۰،
۵۲، ۱۱۳، جلد۵: ، ۶۶، ۱۴۴،

الکبد والطحال (جگر اور تلی کی بیماریاں)

جلد ۱: ، ۱۰۵، جلد ۲: ، ۲۳
الکبد (جگر کی بیماریاں) ——— جلد ۱: ، ۳۴، ۹۷، ۱۰۸،
جلد۲: ، ۲۵، ۵۶، جلد۵: ، ۴۴، ۶۳، ۱۱۲،
۱۲۲، ۱۳۳، ۱۳۴،
یرقان (پیلیا) ——— جلد۱: ، ۳۶، ۳۴، ۳۵، ۹۷، جلد۲: ، ۲۷،

ھوا، جلد۳: ۸، ۱۱، ۳۱، جلد۴: ۵۹، ۱۱۴،
جلد۵: ۳۵، ۶۰، ۸۵، ۱۱۳، ۱۳۳
جلن دست وپا: ـــــ جلد۱: ۶۷، ۱۰۸، جلد۳: ، ۳۲
گرمی ـــــ جلد۱: ۷۱، جلد۳: ۳۲،
جلودھر ـــــ جلد۵: ۱۴۳
استسقاء ـــــ جلد۱: ۷۹، ۱۰۷، جلد۲: ۱۰۵،
جلد۳: ۱۱، ۲۶، ۲۷، ۲۹، ۳۰، ۶۳، ۸۴،
جلد۴: ۹، ۲۷، جلد۵: ۲۰، ۲۱، ۹۶

طحال (تلی کی بیماریاں)

ـــ جلد۲: ۱۰۵، جلد۳: ۱۰، ۶۳، ۱۰۳
جلد۴: ۵۲، جلد۵: ۲۰، ۱۲۲
جلد۲: ۷۶،

امعاء (آنتوں کی بیماریاں)

پیچش ـــــ جلد۲: ۱۰۴، جلد۳: ۹، جلد۴: ۵۲،
۷۶، ۷۷، ۷۸، ۸۲، ۸۵، ۹۳، جلد۵: ۳۳، ۶۹،
۹۶، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳
ضعف (کمزوری) ـــــ جلد۱: ۷۸، جلد ۲: ۹۱،
جلد۳: ۴۹، ۹۸،
قبض ـــــ جلد۲: ۲۵، ۱۰۳، جلد ۳: ۱۴، ۲۱، ۲۲
۲۹، ۴۱، ۹۸، ۱۰۶، ۳۶، جلد۵: ۶۹، ۱۰۴
دیدان (آنتوں کے کیڑے) ـــــ جلد۱: ۸۹، جلد۳: ۲۷،

مسہل (دست لانیوالی) ـــــ جلد ۳ :، ۶۴، ۱۱۱

مروڑ ختم کرنیوالی ـــــ جلد۳ :، ۱۸، ۹۸، جلد۵ :، ۳۳، ۷۰
، ۸۹

اسہال (یعنی دست بند کرنیوالی دوائیں) ـــــ جلد۲ :، ۵۶، ۶۹،
۸۱، جلد۳ :، ۹، ۴۷، ۴۸، جلد۴ :، ۵۱، ۷۷،
۸۰، ۸۲، ۸۳، ۸۵، ۹۳، جلد ۵ :، ۳۲،
۳۳، ۳۴، ۶۳، ۶۴،

جگر کی خرابی سے دست ـــــ جلد ۵ :، ۷۸، ۹۴، ۱۱۷،
۱۲۱، ۱۲۲

افیون سے دست آنا ـــــ جلد۵ :، ۳۴،

سنگرھنی ـــــ جلد ۲ :، ۸۱، جلد۳ :، ۷ ، ۱۶،
جلد۴ :، ۵۱، جلد۵ :، ۱۲۲

گردہ اور مثانہ کی بیماریاں

جلد ۱ :، ۱۰۲، جلد۲ :، ۹۱، جلد ۳ :،
۱۰۶، ۱۰۷،

وجع الکلیۃ (گردے کا درد) ـــــ جلد۲ :، ۴۲، ۱۰۶ ،
جلد۳ :، ۶۴، جلد۵ :، ۱۴۳،

حصاۃ الکلیۃ و مثانۃ (گردے اور مثانے کی پتھری) ـــــ جلد ۱ :، ۳۸،
۶۷، جلد۲ :، ۲۴، ۲۷، ۸۳، جلد۳ :، ۱۴، ۹۹،
جلد۴ :، ۵۳، جلد۵ :، ۳۶، ۷۱، ۹۵، ۱۰۴

ذیابیطس ـــــ جلد ۲ :، ۳۳، ۸۴، جلد ۳ :، ۱۲۳، جلد۴ :،
۵۲، ۶۶، جلد۵ :، ۳۸، ۴۲، ۴۳، ۹۴۹

سلسل البول (پیشاب کا بار بار آنا) ـــــ جلد۳:، ۲۷،
کثرۃ (پیشاب کا زیادہ آنا) ـــــ جلد ۲:، ۲۶، جلد۴:، ۵۲
جلد۵:، ۳۸، ۷۴،
احتباس (پیشاب کا بند ہو جانا) ـــــ جلد ۱:، ۱۰۴، جلد۲:، ۸۳
حرقۃ (پیشاب کی جلن) ـــــ جلد۲:، ۶۴، جلد۳:، ۳۲، ۷۱
حرقۃ المثانہ (مثانے کی جلن) ـــــ جلد۱:، ۳۶، جلد۳:، ۲۷
بول الدم (خون کا پیشاب آنا) ـــــ جلد۴:، ۵۲، جلد۵:، ۱۳۳
سوزاک ـــــ جلد۱:، ۳۴، ۶۸، ۸۹، ۱۰۵، ۱۰۷، جلد۲:،
۱۴، ۵۷، ۱۰۶، جلد۳:، ۱۴، ۳۲، ۳۹، ۴۲
۶۴، جلد۴:، ۳۵، ۵۳، ۵۹، جلد۵:، ۱۹، ۴۳،
۶۹، ۸۲، ۹۴، ۱۱۲، ۱۳۵،

مقعد کی بیماریاں

ـــ جلد۲:، ۹۱، جلد۴:، ۷۷
بچوں کی مقعد میں چمونے ـــ جلد۲:، ۳۴،
بواسیر ـــ جلد۱:، ۳۹، ۳۷، ۶۸، ۱۰۷، جلد۲:، ۲۵، ۲۶،
۳۴، ۴۰، ۴۵، ۶۷، ۶۸، ۸۵، ۱۰۷
۶۷، ۶۸، ۸۵، ۱۰۷،
۲۱، ۲۶، ۳۰، ۳۲، ۴۱، ۸۴، ۹۰، جلد۴:، ۵۵،
۷۷، جلد۵:، ۲۳، ۲۷، ۳۸، ۶۸، ۹۱، ۹۴،
۹۵، ۹۷، ۱۰۴، ۱۳۴، ۱۴۳،
بھگندر اور ناسور ـــ جلد۲:، ۱۰۷، جلد۳:، ۱۱،
۴۲، جلد۵:، ۳۱، ۹۰،

مفاصل (جوڑوں کی بیماریاں)

وجع (جوڑوں کا درد) ـــــ جلد ۱: ۹۸، جلد۲: ۲۴، ۳۳، ۹۲، ۱۱۳، جلد۳: ۹۴، ۹۹، ۱۰۳، ۱۱۳، جلد۴: ۷۷، ۸۲، جلد۵: ۵۱، ۵۳، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۴۳،

گنٹھیا ـــــ جلد ۱: ۴۸، جلد۲: ۳۰، جلد۳: ۱۱۳، جلد۵: ۵۱،

استرخاء (جوڑوں کا ڈھیلا ہوجانا) ـــــ جلد۳: ۹۶

نقرس ـــــ جلد۵: ۱۰۶

دردِ کمر ـــــ جلد۲: ۱۱، جلد۳: ۲۸، ۴۳، ۶۷، جلد۵: ۱۰۵

عرق النساء (لنگڑی کا درد) ـــــ جلد۲: ۴۳، جلد۴: ۹۳، جلد۵: ۶۴

الأعصاب والأعضاء الرئیسہ

ـــــ جلد۱: ۷۸، جلد۲: ۲۱، ۲۶، ۴۹، جلد۳: ۲۲، ۲۸، ۳۸، ۳۹، ۴۸، ۴۹، ۱۰۹، جلد۴: ۶۶، ۸۱، جلد۵: ۲۷، ۵۹، ۸۳، ۱۲۰، ۱۳۷

وجع (درد) ـــــ جلد۴: ۷۷، ۹۳،

غصہ فرو کرنا ـــــ جلد۳: ۱۱۳

خدر، سن ہوجانا، سو جانا ـــــ جلد۴: ۶۱، جلد۵: ۱۳۶،

امراضِ جلد

بثری، پتی یا چھپاکی ـــــ جلد ۳: ۱۳، ۱۸، جلد ۵: ۳۴،

فساد الدم ـــــ جلد ۱: ۶۷، ۶۵، جلد ۲: ۲۴، ۲۵،
۳۶، ۶۷، ۷۲، ۷۴، ۷۵، جلد ۳: ۲۱، ۴۰،
۴۳، ۱۱۰، جلد ۵: ۴۴، ۴۵، ۶۶، ۸۲،
۸۴، ۹۰، ۱۰۵

بثور و دمامیل (پھوڑے پھنسیاں) ـــــ جلد ۱: ۴، ۳۴، ۷۷،
جلد ۲: ۴۴، ۵۲، ۸۱، جلد ۳: ۴۰،
جلد ۴: ۷۷، جلد ۵: ۴۵، ۴۶، ۶۶، ۱۳۵، ۹۷،

بثور لبنیہ، کیل مہاسے، ـــــ جلد ۲: ۳۵، جلد ۵: ۱۴۶،

قروح (زخم) ـــــ جلد ۱: ۷۱، ۷۲، ۷۹، ۸۹، ۱۰۷،
جلد ۲: ۳۶، ۴۲، ۵۷، ۶۴، ۶۸، ۸۱،
جلد ۳: ۶۶، جلد ۴: ۲۰، ۳۵، ۵۳، ۶۷،
جلد ۵: ۱۵، ۴۰، ۴۵، ۷۰، ۸۲، ۱۹۰،
۱۲۲، ۱۲۶، ۱۴۳، ۱۶۱، ۱۶۲،

جرب حکیہ (خشک اور تر خارش) ـــــ جلد ۱: ۳۶، جلد ۲: ۷۳،
۹۳، جلد ۳: ۴۰، ۴۱، ۶۸، جلد ۴: ۶۴، ۷۶،
جلد ۵: ۳۶، ۶۳، ۶۷، ۷۰، ۸۳، ۱۴۵، ۱۵۱،

قوبا (داد) ـــــ جلد ۲: ۴۳، ۱۱۱، جلد ۳: ۴۲،
جلد ۵: ۴۵، ۱۶۲،

چنبل ـــــ جلد ۳: ۹، جلد ۴: ۶۰، جلد ۵: ۴۴،
۴۵، ۹۰، ۱۶۲

آتشک ـــــــ جلد ۲ :، ۱۴ ، ۲۱ ، ۵۶ ، ۷۴ ، ۱۱۲ ،
جلد ۳ :، ۲۶ ، ۳۹ ، ۴۱ ، ۴۲ ، ۴۳ ، ۷۶ ،
جلد ۴ :، ۳۳ ، ۵۳ ، جلد ۵ :، ۶۸ ، ۸۲ ،
۸۳ ، ۹۰ ، ۱۰۵ ،

برص (پھلبہری) ـــــــ جلد ۱ :، ۴۸ ، جلد ۲ :، ۲۶ ،
جلد ۳ :، ۴۲ ، جلد ۴ :، ۶۰ ، ۶۱ ،
جلد ۵ :، ۴۵ ، ۹۶ ،

جذام (کوڑھ) ـــــــ جلد ۲ :، ۶۷ ، ۷۳ ، ۳۱ ، جلد ۳ :، ۳۹ ،
۴۱ ، ۴۲ ، جلد ۴ :، ۶۰ ، ۶۱ ، جلد ۵ :، ۹۰ ،

ناروا ـــــــ جلد ۲ :، ۱۱۲ ، ۸۰ ،

نقرس ـــــــ جلد ۱ :، ۱۰۶

سرطان ـــــــ جلد ۴ :، ۶۶ ، ۷۷ ، جلد ۵ :، ۹۶ ،

دھدر ـــــــ جلد ۳ :، ۹ ،

مبارکی ـــــــ جلد ۲ :، ۶۱ ، جلد ۵ :، ۱۵۲ ،

زہرباد ـــــــ جلد ۵ :، ۹۵ ،

موٹاپا ـــــــ جلد ۲ :، ۱۱۲ ،

عورتوں کا موٹاپا ، جلد ۵ :، ۱۶۰ ،

کثرتِ پسینہ ـــ جلد ۵ :، ۴۷ ،

بغل گندے ـــــ جلد ۲ :، ۴۳ ،

تشقق الانف والاقدام (ہاتھ اور پاؤں کا پھٹنا ـــــــــ
ـــ جلد ۵ :، ۴۷ ، ۱۱۳ ،

اورام، سوجن ـــــــ جلد ۱ :، ۳۳ ، ۷۷ ، ۹۴ ، ۱۰۸ ،
جلد ۲ :، ۶۸ ، ۱۱۲ ، جلد ۳ :، ۴۲ ، ۶۶ ،

۱۰۲، جلد۴ :، ۷۶، ۱۱۳،

حمیات (بخار)

——— جلد ۱ :، ۲۶، ۳۷، ۳۸، ۵۶،
۷۱، ۸۶، جلد۲ :، ۲۷، ۴۱، جلد۳ :، ۱۲،
۱۰۱، ۸۳، جلد۵ :، ۸۸، ۱۶۲،
صفراوی ——— جلد۴ :، ۵۱، ۱۱۴،
بلغمی بخار ——— جلد ۱ :، ۱۰۴، جلد۴ :، ۳۸،
سوداوی
پرسوت کا ——— جلد۵ :، ۹۶، ۱۵۸،
ملیریا ——— جلد ۱ :، ۳۴، جلد۳ :، ۱۸، ۲۳، ۳۰،
جلد۴ :، ۱۱۵، جلد۵ :، ۵۸، ۸۸، ۱۲۲،
باری کا نوبتی ——— جلد۳ :، ۱۹، جلد۵ :، ۲۶،
قے بخار میں ——— جلد۵ :، ۱۵۲،
عرق بارد (ٹھنڈا پسینہ) ——— جلد ۱ :، ۱۰۴،
بخار لرزہ (کپکپی) ——— جلد ۱ :، ۷۹، جلد ۴ :، ۵۰،
جلد۵ :، ۷۸، ۱۳۶،
پرانا بخار ——— جلد۴ :، ۵۰، ۷۷
کونین کا نعم البدل ——— جلد ۲ :، ۴۸
طاعون ——— جلد ۱ :، ۵۵، جلد۳ :، ۳۶، جلد۴ :، ۱۷، ۵۱،
جلد۵ :، ۵۸، ۶۵، ۱۳۰، ۱۶۱،
جدری (چیچک) ——— جلد ۲ :، ۳۶، جلد ۳ :، ۳۵،
جلد۴ :، ۴۹، ۵۱، جلد۵ :، ۲۴،

۸۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۸، 119، ۱۳۴،
۱۴۱، ۱۴۸،
طلاء —— جلد۱: ۴۲، جلد۲: ۱۰۸، ۱۰۹، جلد۳:
۱۶، ۳۶، ۴۳، جلد۴: ۴۹، ۸۰، جلد۵: ۷۶،
۱۳۸، ۱۴۸، ۱۶۰،
ضماد —— جلد۱: ۴۵، ۱۰۶، جلد۳: ۹، ۳۹، ۸۵،
جلد۵: ۱۰۸، ۱۳۷،
ذکاوت حس (حس کا تیز ہونا) —— جلد۴: ۸۳
ورم خصیہ —— جلد۲: ۱۰۸، جلد۴: ۵۹، جلد۵: ۳۴،
حکۃ الصفن (فوطوں کی خارش) —— جلد۴: ۵۴،
فوطا اتر جانا —— جلد۵: ۳۴،

امراض النساء (عورتوں کی بیماریاں)

—— جلد۱: ۴، جلد۲: ۴۹، ۵۰، ۶۳،
۹۱، جلد۴: ۴۵، جلد۵: ۱۱۷،
امراض الرحم (رحم کی بیماریاں) —— جلد۱: ۴۸، جلد۳: ۹۷،
۱۱۱، جلد۴: ۷۹، جلد۵: ۷۶،
سیلان (لیکوریا) —— جلد۳: ۱۲، ۱۴، جلد۴: ۴۷،
جلد۵: ۲۹، ۳۹، ۶۳، ۷۶، 119، ۱۴۷، ۱۶۲،
عسر الطمث وحبس الطمث (ماہواری کا مشکل سے آنا یا رک جانا) ——
جلد۱: ۳۷، ۳۹، ۶۳، جلد۲: ۱۱۰، ۱۱۴،
جلد۳: ۱۶، ۹۷، ۹۸، جلد۴: ۱۱۳، ۵۸،
جلد۵: ۸۵، ۸۷، ۸۹، ۱۵۱،

کثرۃ الطمث (ماہواری کی زیادتی) ــــــ جلد ۱: ، ۳۵ ، جلد ۳: ، ۳۶ ، جلد ۴: ، ۴۷ ، ۵۷ ، جلد ۵: ، ۶۹ ، ۷۶ ، ۱۶۳ ،

ورم (رحم کی سوجن) ــــــ جلد ۵ : ، ۲۷ ،

بثور (رحم کی پھنسیاں) ــــــ جلد ۴ : ، ۴۸ ،

بخر (رحم کی بدبو) ــــــ جلد ۵ : ، ۱۵۷ ،

حکۃ (رحم کی خارش) ــــــ جلد ۵ : ، ۵۴ ،

اختناق (ہسٹیریا) ــــــ جلد ۱ : ، ۸۷ ، جلد ۴ : ، ۴۵ ،

معین حمل (حمل کی امدادی دوائیں) ــــــ جلد ۲ : ، ۶۳ ، جلد ۳ : ، ۲۲ ، ۳۴ ، جلد ۴ : ، ۷۹ ، جلد ۵ : ، ۲۴ ، ۲۷ ، ۳۹ ،

تسہیل ولادت ــــــ جلد ۱ : ، ۱۴ ، ۸۷ ، ۱۰۴ ، جلد ۲ : ، ۵۷ ، جلد ۳ : ، ۵۷ ، ۱۲ ، جلد ۴ : ، ۴۸ ، جلد ۵ : ، ۸۷ ، ۱۳۱ ،

اٹھرا ــــــ جلد ۳ : ، ۱۱ ، ۳۵ ،

عقمہ (بانجھ پن دور کرنا) ــــــ جلد ۵ : ، ۱۹ ،

عقیم بانجھ بنانا ــــــ جلد ۱ : ، ۳۵ ، جلد ۲ : ، ۳۹ ، ۱۱۱ ، جلد ۵ : ، ۷۸ ، ۱۵۹ ، ۱۶۰ ،

اسقاط حمل ــــــ جلد ۳ : ، ۳۱ ، ۹۷ ،

مردہ بچہ کو خارج کرنا ــــــ جلد ۳ : ، ۳۴ ، جلد ۳ : ، ۶۶ ،

اخصاب (حمل ٹھہرانا) ــــــ جلد ۲ : ، ۳۹ ،

اخصاب الانبہ ــــــ جلد ۱ : ، ۵۴ ، جلد ۵ : ، ۲۲ ،

حاملہ یا غیر حاملہ ــــــ جلد ۵ : ، ۱۵۹ ،

لڑکا یا لڑکی ــــــ جلد ۵ : ، ۱۵۹ ،

امراض الحاملہ ــــــ جلد ۵ : ، ۱۵۹ ،

تنگی ـــــ جلد ۱: ۳۷، جلد ۳: ۱۱۱، ۱۱۲،
فراخی ـــــ جلد ۱: ۱۰۳،
مخرج مشیمہ (یعنی آنول) ـــــ جلد ۳: ۶۵،
ورم ثدی (پستانوں کی سوجن) ـــــ جلد ۴: ۴۷، جلد ۵: ۳۳،
قلت لبن (دودھ کی کمی) ـــــ جلد ۵: ۱۵۰،
کثرت لبن (دودھ کی زیادتی) ـــــ جلد ۵: ۳۲، ۱۵۹،
رمانی ـــــ جلد ۳: ۱۱۲

امراض الاطفال (بچوں کی بیماریاں)

ـــــ جلد ۱: ۵۷، جلد ۵: ۷۵،
اُم الصبیان ـــــ جلد ۵: ۴۹، ۸۵،
دودھ الٹنا قے کرنا ـــــ جلد ۵: ۳۵،
سبز دست ـــــ جلد ۵: ۳۱، ۴۹،
دانت نکالنا ـــــ جلد ۵: ۷۸،
دق الاطفال سوکھا ـــــ جلد ۳: ۱۶، جلد ۵: ۷۸، ۸۷، ۹۷، ۱۴۲،
کثیر المنافع ـــــ جلد ۱: ۳۷، ۴۹، ۴۰، ۱۰۸، جلد ۲: ۲۱
۲۸، ۵۰، ۵۸، ۵۹، ۶۵، ۸۰، ۱۱۳، ۱۴۲
حفظ ما تقدم ـــــ جلد ۵: ۵۶،

لدغۃ الحشرات (کیڑوں کا کاٹنا)

لدیغ الحیات (سانپ کا کاٹنا) ـــــ جلد ۱: ۱۸، ۷۰،
جلد ۲: ۱۱، جلد ۳: ۲۹، جلد ۴: ۷۰، ۱۱،
۳۶، ۵۵، جلد ۵: ۲۱، ۳۳، ۵۲، ۶۸،

۹۷ ، ۱۲۸ ، ۱۴۲ ، ۱۵۴ ،

لدیغ العقرب والحشرات الاخری (بچھو اور دوسرے کیڑوں کا کاٹنا) ـــــ
جلد ۱ : ، ۵۸ ، ۶۴ ، ۶۵ ، ۷۲ ، ۷۸ ، جلد ۲ : ، ۱۰ ،
جلد ۳ : ، ۸۵ ، جلد ۴ : ، ۱۴ ، ۱۶ ، ۵۴ ، جلد ۵ : ،
۲۵ ، ۵۱ ، ۶۳ ، ۶۸ ، ۱۲۷

سگ گزیدگی (کتے کا کاٹنا) ـــــ جلد ۲ : ، ۴۳ ، جلد ۳ : ،
۴۰ ، جلد ۴ : ، ۵۵ ، جلد ۵ : ، ۲۵ ، ۶۷ ، ۶۹ ،
۸۷ ، ۸۹ ، ۱۳۶ ،

لدغۃ البعوض (مچھر کا کاٹنا) ـــــ جلد ۵ : ، ۵۲ ، ۶۸ ،

زنبور، ذباب (بھڑ یا مکھی کا کاٹنا) ـــــ جلد ۵ : ، ۵۲ ، ۶۸ ،

چھچھوندر کا کاٹنا ـــــ جلد ۵ : ، ۵۳ ،

طرد او قتل الحشرات وغیرھا

(کیڑے وغیرہ بھگانا یا مارنا)

حیات ـــــ جلد ۱ : ، ۵۱ ، جلد ۵ : ، ۱۵۴ ، ۱۵۵ ،

عقرب (بچھو) ـــــ جلد ۱ : ، ۵۲

پسو ـــــ جلد ۴ : ، ۶۱ ،

بعوض (مچھر) ـــــ جلد ۱ : ، ۴۹

آٹا اور گندم کے کیڑے بھگانا ـــــ جلد ۵ : ، ۱۵۰ ،

نمل ـــــ جلد ۱ : ، ۳۵ ،

ہاتھی ـــــ جلد ۵ : ، ۱۵۴ ،

گھوڑا ـــــ جلد ۵ : ، ۱۵۴

طوطا ـــــ جلد ۵ : ، ۱۴۰ ،

سموم الأدوية (دواؤں کی زہروں کو ختم کرنا)

الخمر (شراب) ـــــ جلد ۱ : ، ۳۵ ، جلد ۵ : ، ۱۴۱ ،
بھنگ ـــــ جلد ۵ : ، ۱۲۲
جمال گوٹہ ـــــ جلد ۲ : ، ۱۷ ، جلد ۴ : ، ۵۱
پارہ ـــــ جلد ۱ : ، ۵۴ ، جلد ۳ : ، ۱۱۲ ،
کچلہ ـــــ جلد ۵ : ، ۵۲ ،
افیون ـــــ جلد ۵ : ، ۹۷ ،
سم الفار ـــــ جلد ۱ : ، ۵۶ ، جلد ۵ : ، ۵۲

العوارض والحوادث (مختلف حادثے)

ضربۃ الشمس (لو لگنا) ـــــ جلد ۲ : ، ۳۵ ، جلد ۴ : ، ۵۱ ،
جلد ۵ : ، ۱۴۰ ،
الحرق والسلق (جل جانا) ـــــ جلد ۳ : ، ۱۱ ، جلد ۴ : ، ۵۴ ،
جلد ۵ : ، ۴۵ ، ۷۸ ،
انکسار العظم (ھڈی کا ٹوٹنا) ـــــ جلد ۲ : ، ۸۰ ،
جرح الأسلحہ (ہتھیار سے زخم ہونا) ـــــ جلد ۴ : ، ۶۳ ،
ورم موچ ـــــ جلد ۵ : ، ۴۷ ،
شوکہ (کانٹا لگنا) ـــــ جلد ۵ : ، ۷۸ ،
شوکۃ الزقوم (تھوہر کا کانٹا لگنا) ـــــ جلد ۵ : ، ۷۹ ،

العجائب والغرائب (عجیب و غریب باتیں)

پانی برف بنانا ـــــ جلد ۱ : ، ۶۲

سموم الأدوية (دواؤں کی زہروں کو ختم کرنا)

الخمر (شراب) ــــــ جلد ۱: ، ۳۵ ، جلد ۵ : ، ۱۴۱ ،
بھنگ ــــــ جلد ۵ : ، ۱۲۲
جمال گوٹہ ــــــ جلد ۲ : ، ۱۷ ، جلد ۴ : ، ۵۱
پارہ ــــــ جلد ۱ : ، ۵۴ ، جلد ۳ : ، ۱۱۲ ،
پچلہ ــــــ جلد ۵ : ، ۵۲ ،
افیون ــــــ جلد ۵ : ، ۹۷ ،
سم الفار ــــــ جلد ۱ : ، ۵۶ ، جلد ۵ : ، ۵۲

العوارض والحوادث (مختلف حادثے)

ضربۃ الشمس (لو لگنا) ــــــ جلد ۲ : ، ۳۵ ، جلد ۴ : ، ۵۱ ،
جلد ۵ : ، ۱۴۰ ،
الحرق والسلق (جل جانا) ــــــ جلد ۳ : ، ۱۱ ، جلد ۴ : ، ۵۴ ،
جلد ۵ : ، ۴۵ ، ۷۸ ،
انکسار العظم (ہڈی کا ٹوٹنا) ــــــ جلد ۲ : ، ۸۰ ،
جرح الأسلحہ (ہتھیار سے زخم ہونا) ــــــ جلد ۴ : ، ۶۳ ،
ورم موضح ــــــ جلد ۵ : ، ۴۷ ،
شوکہ (کانٹا لگنا) ــــــ جلد ۵ : ، ۷۸ ،
شوکۃ الزقوم (تھوہر کا کانٹا لگنا) ــــــ جلد ۵ : ، ۷۹ ،

العجائب والغرائب (عجیب وغریب باتیں)

پانی برف بنانا ــــــ جلد ۱ : ، ۶۲

پھٹے دودھ کی اصلاح ـــــ جلد ۱: ، ۶۳ ،
دھی جمانا ـــــ جلد ۲: ، ۶۴ ،
البرودۃ فی الحرارۃ (گرمی میں سردی لگے) ـــــ جلد ۱: ، ۲۲ ، ۵۱ ،
الحرارہ فی البرودۃ (سردی میں گرمی لگے) ـــــ جلد ۱: ، ۲۳ ، ۵۱ ،
اشتعال النار فی الماء (پانی میں آگ بھڑکانا) ـــــ جلد ۵: ، ۶۰ ،
تابیر النخیل یعنی التثمیر (کھجور کا زیادہ پھل لانا) ـــــ جلد ۲: ، ۳۹ ،
جہو سین: کے لیے ـــــ جلد ۲: ، ۲۹ ، جلد ۴: ، ۸ ،
قیام سم الفار ـــــ جلد ۴: ، ۳۰ ،
قیام شورہ ـــــ جلد ۳: ، ۸۹ ، جلد ۴: ، ۲۴ ،
قیام سم الفار و ہڑتال ورقیہ وغیرہ ـــــ جلد ۳: ، ۳۳ ،

صنعت وحرفت

ـــــ جلد ۲: ، ۳۷ ، ۳۸ ، ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۱۱۷ ،
جلد ۵: ، ۶۴ ،
مرکبات طب جدید ـــــ جلد ۴: ، ۸۵
قدیم ـــــ جلد ۱: ، ۸۰ ، ۸۱ ، جلد ۳: ، ۱۰۳ ، ۱۰۴

کشتہ جات

کشتہ جمیع الاشیاء ـــــ جلد ۳: ، ۲۳ ، ۲۴ ،
۲۶ ،
ابرک ـــــ جلد ۲: ، ۳۴ ، ۱۲۰ ،
پھٹکڑی ـــــ جلد ۴: ، ۳۸ ،

توتیا ـــــ جلد۳ :، ۳۹، جلد۴ :، ۹، ۳۳،

چاندی قلعی پارہ مرکب ـــــ جلد ۳ : ، ۲۴،
جست مرکب ـــــ جلد۳ : ، ۲۵، جلد۴ :، ۹۴
حلزون ـــــ جلد ۴ :، ۳۶،
خرمہرہ ـــــ جلد۴ :، ۳۷،
سرب یعنی ـــــ جلد۱ :، ۱۰۸ جلد۵ :، ۳۵، ۳۸
سکہ ـــــ جلد۱ :، ۸۹،
سم الفار ـــــ جلد ۲ :، ۹۴، ۱۱۹، جلد ۳ :، ۳۷،
جلد۴ :، ۲۹، جلد۵ :، ۱۳۷،
صلایۃ سم الفار ـــــ جلد ۳ :، ۱۱۰
سنگ جراحت ـــــ جلد ۱ :، ۹۶،
سنگ یشب ـــــ جلد۳ :، ۱۰۸،

سیماب ـــــ جلد۲ :، ۱۱۷، جلد۴ :، ۲۶،
شنگرف ـــــ جلد۲ :، ۹۴، ۱۱۸، جلد۱ :، ۱۰۸،
جلد۳ :، ۲۷، جلد۵ :، ۱۳۷،
صدف مروارید ی ـــــ جلد۳ :، ۱۰۸
صدف املیل ـــــ جلد ۴ :، ۴۹،
صدف شنگرفی ـــــ جلد ۳ :، ۱۰۹

طلاء ـــــ جلد۳ :، ۳۸،
عقیق ـــــ جلد ۱ :، ۹۵، جلد ۲ :، ۵۵، جلد۳ :،
۱۰۷، جلد۴ :، ۳۹،

فلوس ۔ ـــــ جلد ۳ : ، ۲۵، ۳۹ ،

فولاد ۔ ـــــ جلد۱ : ، ۹۷ ، جلد۵ : ، ۴۴ ،

گئودنتی ـــــ جلد ۲ : ، ۵۵ ،

مثلث سہ دھاتہ ۔ ـــــ جلد۴ : ، ۵۳ ،

مرجان ـــــ جلد ۲ : ، ۵۵ ، ۱۰۷ ، جلد۴ : ، ۳۸ ،

مس ۔ ـــــ جلد ۲ : ، ۲۵ ، ۳۹ ، جلد ۳ : ، ۱۱۰ ، ۹۶ ،
جلد۴ : ، ۳۰ ، ۳۱ ، ۴۲ ،

نقرہ ـــــ جلد۲ : ، ۵۶ ، جلد۳ : ، ۲۵ ، ۲۸ ، ۴۷ ، ۱۰۹ ،
جلد۴ : ، ۳۳ ، ۳۴ ،

نقرہ سیمابی ـــــ جلد ۳ : ، ۱۰۹ ،

نقرہ شنگرفی ـــــ جلد۳ : ، ۱۰۹ ،

قلعی ـــــ جلد۳ : ، ۵۴ ، ۱۰۷ ،

ہڑتال ورقیہ ـــــ جلد۳ : ، ۳۹ ، جلد۴ : ، ۲۸ ، جلد۵ : ، ۱۳۷ ،

بارہ سنگا ـــــ جلد۴ : ، ۳۹ ،

پوست بیضہ مرغ ـــــ جلد۴ : ، ۱۴۰ ،